MARYAM MUZAFFAR
PRESENTS
محرام
A NOVEL SET
BETWEEN THREE
TIMELINES

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

محرام از مریم مظفر

www.novelsclubb.com

محرام

(مریم مظفر)

تاریخ:27مئی

جگہ:مہرنساءولا

وقت:آج

محرام نے سر اٹھا کر لائٹس سے سجے ہوئے ہلکے سفید رنگ کے "مہر نساء .
ولاء" کو دیکھا۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے وہ واپس یہاں آئے گی جہاں سے یے
بد قسمتی کا
سائکل شروع ہوا تھا۔وہ جگہ جہاں سے it all started to go wrong
۔

ارد گرد کے شور میں اسے خود میں خاموشی محسوس ہو رہی تھی۔یا یے کہا جائے کے وہ سن
تھی۔آس پاس لوگ چہک رہے تھے،کام کر رہے تھے اور وہ

وہ۔۔۔

نہ کوئی حرکت کر رہی تھی اور نہ ہی چہرے پر کوئی تاثر تھا۔

www.novelsclubb.com

کا لیبل دے کر " flop " آنکھوں کے سامنے ایک فلم چل رہی تھی جسے وہ بہت پہلے
آگے بڑھ چکی تھی۔

"مہرو بی بی اندر چلیں؟" طارق چاچا نے گاڑی کی ڈکی سے اسکا سامان نکالتے ہوئے سوال کیا۔ان کی آواز اسے خیالوں کی دنیا سے کھینچ کر لائی۔

"خیالوں میں کھوئے ہوئے سوال کیا گیا۔اسکی نظریں ابھی بھی ولاء پر سجی ہو نہہ؟" لائٹس پر تھیں جو خود میں ایک پوری داستان سنا رہیں تھیں۔

"اندر چلیں؟" انھوں نے اندر کی طرف قدم بڑھاتے ہوا دوبارہ پوچھا "ج۔جی چلے" ہامی بھری گی۔وہ ابھی بھی ٹرانس میں تھی مگر اس سب کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اس نے ولاء کے وسیع شیشے کے دروازے کو پار کرنے کا فیصلہ کیا(ماضی کو ماضی میں ہی رہنے دو محرام ہمایوں)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

www.novelsclubb.com

رامشا اس گلدان کو بھی اٹھا کر صاف کرو" مہر نساء نے لاوءنج میں کام کرتی ملازمہ کو کہا "

۔

آج تو مہر نساء ولاء میں صفائی کی سختی آئی ہوئی ہے" ماہ جبین بوا نے لیونگ روم کے "
گلدان میں پھول سجاتے ہوئے مہر نساہ کی بات کا جواب دیا۔ وہ اس ولاء کی سب سے پرانی ملازمہ تھیں۔ مہر نساء کے شوہر ڈاکٹر خاور کی کینسر سے موت کے بعد وہ ہر مشکل گھڑی میں مہر نساء کے ساتھ کھڑی رہیں تھیں۔

انکی دوستی اس لیئے بھی مضبوط تھی کے بوا نے عام ملازموں کے مقابلے میں کچھ تعلیم حاصل کی ہوئی تھی اور مہر نساء کے ساتھ رہتے ہوئے انکی بچی کچی گرومنگ بھی ہو گئی تھی

۔

www.novelsclubb.com

پتا تو ہے تمہیں ماہ جبین کتنا نازک مزاج ہے اسکا، ہلکی سی کئی دھول دیکھ لے تو ادھر ہی "
اسکا چھینکوں کا طوفان شروع ہو جاتا ہے" مہر نساء نے ٹیبل میٹ سیٹ کرتے ہوئے کہا

لاڈ میں بھی تو۔"ابھی ماہ جبین کچھ اور بھی بولنے والیں تھیں کے باہر سے آنے والی "
گاڑی کے ہارن نے انھیں بیچ میں ہی ٹوک دیا۔ہارن کی آواز سنتے ہی مہر نساء کا چہرہ کھلا اٹھا
اور وہ باہر کی طرف بھاگیں۔

مہرو!"، مہر نساہ نے پورے جوش سے گاڑی سے نکلتی اپنی پوتی کا نام لیا انکی خوشی ان کے "
چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

چمک دیکھ رہیں ہیں پھپھو! بڑی بیگم صاحبہ کے چہرہ پر "رمشا نے ماہ جبین کے کانوں میں "
سرگوشی کی۔(رامشا ماہ جبین کے کزن کی بیٹی تھی جو مہر نساء ولا میں کام کر رہی تھی)

؟چودہ سال بعد نواسی واپس آئی ہے چمک تو ہو گی نہ پھر "ماہ جبین نے اسے جواب دیا۔ "

www.novelsclubb.com

مہرو!!!!!میری جان!!!!"مہر نساء نے آگے بڑھتے ہوئے محرام کو سینے سے لگایا،" "
میری بچی!میری مہرو!"وہ اسے کبھی گلے لگاتیں، کبھی چہرہ چومتں، کبھی اسے پیار سے
دیکھتیں۔

دانی ی ی ی ی ی ی ی۔۔۔"انھوں نے اسکا چہرہ گیلا کر دیا تھا جب محرام نے انھیں روکنے کی کوشش کی۔ "

اوہ سوری۔۔"انھوں نے پیچھے ہٹتے ہوا کہا، "

کوئی بات نہیں" محرام نے ندامت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کہا اور اپنے کپڑے جھاڑیں۔ اسکے بات کرنے کا یہی انداز تھا۔ دھیما، ٹھہرا اور ندامت سے بھرپور (تب جب اسے غصہ نہیں آیا ہوتا تھا) وہ آج کی محر سے یکسر مختلف تھی، اور آنے والی محرام سے تو ہزار درجے مختلف "

سفر کیسا گیا تمہارا؟" وہ اسے اپنے بازو کے ہالے میں اندر لاتے ہوئے پوچھ رہیں تھیں، ا آنکھوں میں ایک الگ سی چمک تھی اور چہرہ خوشی سے بھرپور۔ "

اچھا تھا۔۔ آرام سے گزر گیا" وہ ہلکا سا مسکرائی جس سے گال میں دونوں طرف پڑنے والے ہلکے ہلکے گول ڈمپلز واضح ہوئے۔ "

تھکی تو نہیں" وہی انداز جو ہر ماں کا اپنی اولاد کی اولاد کے لیئے ہوتا ہے۔ "

www.novelsclubb.com

نہیں زیادہ نہیں،۔۔۔تقریباہر سال ہی توانگلینڈ سے آسٹریلیادو تین بار جاناپڑتا ہے تو "

it's not a big deal actually , I'm used to it by now " (یہ اصل میں کوئی بڑی بات نہیں ہے،میں اسکی عادی ہو چکی ہوں۔)

آدھی زندگی آسٹریلیامیں گزارنے سے اسکی انگریزی میں بھی ایک اسٹریلین ٹچ آگیاتھا ( )

چلویے تواچھاہو گیا۔"محرام ہلکاسامسکرائی مگراس مسکراہٹ میں گرم جوشی تھی، " محبت تھی،زندگی جینے کی خواہش تھی جودوسال بعد کی مستقبل کی محرام میں غائب تھی۔

کسی چھوٹے بچے " i made your favorite dishes کھاناکھاوگی۔" کی طرح مہرنساء بھی اسکو للچارہی تھیں،اسکی کھانے میں ناغہ کرلے والی عادت سے وہ بھی واقف تھیں۔وہ دوبارہ مسکرائی شاہدوہ اپنی پسندناپسند کااظہار مسکرانے سے ہی کرتی تھی۔

آج بیگم صاحبہ نے خود اپنے ہاتھوں سے آپ کے لیئے کھانے بنائے ہیں "رمشانے ڈوپٹا" صحیح کرتے ہوا کہا۔ محرام نے ایک آءیبروکے اشارہ سے پوچھا کہ (یہ کون ہے۔)

جی وہ میں رمشا، ماہ جبین بوا پھوپھو ہیں میری۔ وہ جی۔۔۔ انکے بھائی میرا مطلب چچازاد "بھائی کی۔۔ "

نساء کھانا لگوائوں "ابھی رمشا کا مکھن پروگرام شروع ہوا ہی تھا کے ماہ جبین نے اسے بیچ " میں ہی کاٹ دیا. مہر نساء نے جواب کے لیئے محرام کی طرف دیکھا۔

لگوادیں میں بعد میں فرش ہو جاونگی "اس نے جوابا صوفے سے اٹھتے ہوا کہا مگر کچھ یاد " آتے ہی وہ دوبارہ بیٹھ گئ۔

www.novelsclubb.com

بازل کہا ہے؟ "اس نے ساتھ بیٹھی مہر نساء سے پوچھا یا پھر یے کہا جائے کہ مہر نساء کے " چہرے کی ساری خوشی نچوڑلیں۔ انھیں پتا تھا کے وہ اپنے بھائی کے بارے میں ضرور پوچھے گی مگر ڈاکٹر مہر نساء خاور اسے کیا جواب دے نگی یے انھوں نے نہیں سوچا تھا۔

وہ۔۔۔"، انھوں نے تمہید باندھنی چاہی۔ "

" دراصل محرام بیٹے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ نورترن ایریاز (northren areas) گھومنے گیا ہے" مہرنساء کے بجائے ماہ جبین بوا نے جواب دیتے ہوئے صورتحال سنبھالی

" بازل!!! واقعی میں! مگر۔۔۔اسے تو پاکستان کے نورترن ایریاز سے سخت چڑ ہے، وہ مما سے کہتا تھا کے سارے پینیڈو وہی . . "

" مگر بیٹے انسان ہر روز تبدیل ہوتا ہے، کبھی اسے کچھ اچھا لگتا ہے اور کبھی کچھ" ماہ جبین نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

" تم زیادہ اس بات پر دھیان نہ دو، جا کے منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا لگواتی ہوں" صاف ظاہر تھا وہ اس سے کچھ چھپا رہیں تھیں مگر اس نے اس بات کو کرید نا مناسب نہیں سمجھا اور بنا کچھ بولے اوپر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

اسکے جاتے ساتھ ہی مہرنسا کی جان مئں جان آئی

www.novelsclubb.com

"اف خدایا! شکر ہے جبین آج تم نے مجھے پھر بچالیا" محر کے جاتے ہی مہر نساء نے ماہ جبین بوا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

"آج تو بچالیا ہے مگر آگے.. آپ کب تک اس سے یہ بات چھپائی گی کے اس کے بھائی نے ایک شرط کے پیچھے کسی لڑکی سے شادی کرلی ہے وہ.۔"

"اچھا بس" مہر نسا نے انھیں بیچ میں ٹوکا۔"

"جب وقت آئے گا بتادونگی، مگرا۔ بھی کے لئے یہ ایک راز ہے اور رازوں سے پردہ نہ ہی اٹھایا جائے تو بہتر ہے"،

مہر نساء یے کہہ کر کچن کی طرف چلی گئی جبکہ ماہ جبین انھیں افسوس سے دیکھتی رہ گئی، جو بھی ہو جائے مہر نساء ولا کے مکین اپنی غلطی کا اعتراف کبھی نہیں کرے گیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

" شکر ہے مہر تم واپس آئی ہو۔ پچھلے دو دنوں سے انٹی تھریپی سشنز (therapy sessions) نہیں لے رہی۔ ضد کر رہی ہیں بس "

حالا نے محرام سے مہر نساء کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔ محرام نے ایک شکایتی نظر اپنی ساتھ لیٹی مہر نساء پر ڈالی جن کا نچلا دھڑ پچھلے چھ ماہ سے مفلوج تھا اور وہ مسلسل therapy سشنز پر تھیں۔ دو سال پہلے وہ انہیں کس حال میں چھوڑ کر گئی تھی اور اب دہ سال بعد۔۔۔

" اب تم ہی ان کو سمجھاؤ کے یہ سشنز انکے لئیے کتنے ضروری ہیں۔ میری تو سن نہیں رہیں " محرام نے 'کیا کرتی ہیں دانی' والی نظروں سے انھیں دیکھا۔

" فکر نہیں کروائی تم آئی مینج " محرام حالا کو دو سال پہلے سے جانتی ہے جب اس نے اسکی بھابی کا برائڈل شوٹ کیا تھا۔ حالا ہلکا سا مسکرائی مگر جب اسکی نظر مہر نساء پر پڑی تو وہ انکا excuse اشارہ سمجھ کر کرکے باہر چلی گئی۔

دانی میں نے اسی لیئے تو حالا کو ہائر نہیں کیا تھا کے وہ آئے اور آپ اسے واپس بھیج دیں" "

تین ماہ پہلے جب مہر نساء کا نچلا دھڑ پیرا ئلز ہو چکا تھا تب ہی محرام نے آسٹریلیا میں بیٹھے بیٹھے حالا کو ہائر کیا تھا۔ حالا سے محرام کی پرانی دوستی تھی، گہری نا سہی مگر دوستی ضرور تھی

۔

مہر نساء نے ایک لمبی، گہری تھکن زدہ سانس خارج کی اور بیڈ کروائن سے ٹیک لگا لی "اولاد کا دکھ انسان کو کمزور کر دیتا ہے میری جان" وہ آنکھیں موندے بہت دھیمے لہجے میں بول رہی تھیں جیسے اپنے آنسو روک رہی ہوں،۔۔یا پھر انھیں روکے روکے تھک چکی ہوں۔

محرام کو بے اختیار ان کی حالت پر ترس آیا، اسکی بہادر دانی ڈھے گئی ہیں۔۔۔اسنے چپ چاپ انکے سینے پر اپنا سر رکھ لیا۔

www.novelsclubb.com

ایک نواسی طلاق لے کر آ گئی،۔۔۔نواسہ جیل میں ہے، میری اپنی بیٹی قومہ میں ہے اور " ۔۔اور دوسری نواسی غائب ہے" انھوں نے آخری الفاظ کچھ ایسی تلخی سے کہیں کے نا چاہتے ہوئے بھی محرام کی آنکھوں سے ایک منظر گزرا۔

ادھر دو یہ تم کہاں لے کر جا رہی ہو" وہ ایک اجلی اور گندی سی حالت میں کوئی لڑکی " (
تھی جسے محرام نے کچھ ماہ پہلے آسٹریلیا کی ایک سپر مار کیٹ سے سامان چراتے ہوئے دیکھا
تھا، دکان کا مالک اسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کرنے والا تھا جب اس لڑکی کی نظر محرام
سے ملی، بھوری جلد اور بھورے گنگھرالے بال بھلے سے ماسک اور ٹوپی کے نیچے ہوں مگر۔
۔۔ محرام کسی شک کے بغیر کہہ سکتی تھی وہ کون ہے "وہ جگن تھی۔۔اسکا دل کہتا تھا وہ
(اسکی سوتیلی بہن جگن تاثیر ہی تھی

محرو" دانی کی آواز پر وہ واپس حال میں آئی۔" مجھ سے ایک واعدہ کرو گی" محرام نے "
کوئی جواب نہیں دیا بس سر اٹھا کر انھیں دیکھا
تم ان سب کو اکٹھا کرو گی۔۔۔ تم میرے بکھرے ہوئے خاندان کو جوڑ لو گی نا،" کتنا "
مان تھا انھیں محرپر، انکی آواز لڑکھڑھائی ضرور تھی مگر انکی آنکھیں۔۔ وہاں صاف لکھا تھا وہ
"کیا چاہتی ہیں" میں ایک آخری دفعہ ان سب کو ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں۔

محرام ابھی کچھ بولنے ہی والی تھی جب مہر نساء نے اپنی موت کا ذکر چھیڑ دیا" دانی تسک۔۔

"مرنے کی باتیں مت کرے

تم مجھ سے وعدہ کرو۔ کروگی نا یہ سب" محرام نے دوبارہ انکی گیلی آنکھوں میں دیکھا، "

کیا وہ انھیں انکار کر سکتی تھی۔اس سارے واقعے میں وہ پہلی دفعہ مسکرائی تھی۔ایک گہری ، گرم اور مان دلانے والی مسکراہٹ،اسے اپنی ہاں یا ناں کا اظہار یوں ہی کرنا پسند تھا، مسکرا کے یا نا مسکرا کے

میں وعدہ کرتی ہوں دانی۔۔۔۔میں ان سب کو واپس ضرور لونگیں،۔۔۔آئی پرومس "

"، ہلکی اور آہستہ سہ آواز میں کہتے ہوئے اس نے انکے گرد اپنے بازؤں کا حالہ تنگ کر دیا۔

وعدوں کا بوج کتنا بھاری ہوتا ہے یہ اس وقت محرام ہمایوں کو اندازہ نہیں تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہرنسا کو کمرے میں سلا کے ابھی وہ باہر نکلی ہی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے "ویلکم بیک" کی آواز آئی، وہ ٹھہر گئی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور وہی اسکے چہرے کے تاثرات تبدیل ہو گئے (اف!)

کیسی ہو محر؟"زباب عروج تپا دینے والے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی (میں کیوں " بھول گئی کے یہ ابھی بھی اس گھر میں موجود ہے، محرام نے دل میں سوچا)۔زباب عروج مہرنساء کے بھائی منیر عابد کی بیٹی تھی جو دو سال پہلے اپنے والد کی وفات کے بعد سے ہی مہرنساء کے گھر میں رہ رہی تھی۔گولڈن ڈائی ہو شدہ بال، بھرے ہوئے ہونٹ اور چالاک سرمئی آنکھیں، کسی زمانے میں محر کو اسکی آنکھیں بہت اٹریکٹ کرتی تھی مگر اب۔ ۔اب صرف کوفت ہی محسوس ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہوں!۔۔تم سناؤ؟"محرام نے نپے تلے لہجے میں جواب دیا۔۔جبکہ دوسری طرف " زوباب کی مسکراہٹ ابھی بھی قائم تھی۔

پہلے سے زیادہ خوش ش ش ش۔۔، خووووبصورت اوررر۔۔کامیاب "ہر لفظ پر زور " دے کر وہ باقاعدہ اسے چڑا رہی تھی (خیر خوبصورت تو تم آج بھی نہیں ہو میک آپ کا کمال ہے، محر نے دل ہی دل میں سوچا کیونکہ ابھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ زباب کے منہ پر بول سکے)

اچھی بات ہے "چہرہ پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے جواب دیا۔ "

اور سناو۔۔؟آسٹریلیا کیسا تھا "پیچھے سریوں کی ریلینگ سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا، " پھر کچھ یاد آنے پر ساتھ ہی اپنے جملہ میں اضافہ کیا "اوہ سوری مجھے تمہارے آنے کا پتہ نہیں تھا ورنہ تمہارا روم صاف کروا دیتی "، ہر لفظ بناوٹی اور مصنوعی تھا۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں "ہلکی سی آواز میں جیسے ہار مانی گئ، وہ زباب سے ڈرنا نہیں چاہتی تھی مگر " وہ جانتی تھی۔۔اگر ان دونوں کی بحث میں کوئی جیت سکتا تھا تو وہ زباب تھی، محرام کبھی جیت نہیں پائے گی۔۔بلکہ وہ تو جیتنے سے پہلے ہی شاہد ہار مان جائے . .

ویسے۔۔۔(پلیز نہیں، پلیز یہ ٹوپک نہیں) تمہاری طلاق کا سن کر بہت افسوس ہوا" "

اف!! عجیب یار، جس موضوع پر بات کرنے سے وہ گریز کر رہی تھی وہی لالا کے اسکے سامنے پیش کیا جا رہا تھا، محرام نے اندر ابلتے اشتعال کو قابو کیا۔۔ مٹھی سختی سے بند کی اور۔۔ تھوڑی دیر بعد زباب کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا۔

، " شکریہ افسوس کرنے کی "

ترجمہ :افسوس نظر آرہا ہے تمہارے طنز سے۔۔

محرام کہہ کر رکی نہیں بلکہ کوریڈور میں موجود اپنے پرانے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

زباب نے اسکی بات کا کوئی اثر نہیں لیا، مسکراہٹ ہونز قائم تھی،اپنی طرف سے وہ اسکا سکون برباد کر چکی تھی۔۔ جانتی تھی محرام نے بہت مشکل سے خود کو سھنبالا ہوا ہے،وہ کسی سے بھی اس بارے میں بات نہیں کرے گی اور زباب سے تو بلکل نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

اسکے چہرے پر ایک عجیب سی چمک تھی۔وہ خوش تھی، یا یے کہا جائے excited (بہت پر جوش) تھی۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ مہر نساء ولا میں موجود آنیکسی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

انیکسی کا دروازہ پرانے طرز کی لکڑی کا کا بنا ہوا تھا جس پر ایک زنگ آلود کنڈی تھی اور (بند کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا،اس پر لگی زنجیر اسی لئیے وہ زیادہ تر کھلا ہی رہتا تھا۔دروازہ پار کرتے ہی ایک چھوٹا سا صحن آتا تھا جس کے بیچو بیچ پرانے وقت کا کنواں تھا جو اب بند پڑا تھا۔ارد گرد اور اوپر نیچے پودے ہی پودے تھے اور کنوے کے سامنے ایک لکڑی کا بنا جھولا لٹک رہا تھا جبکہ،اس چھوٹے سے صحن میں ایک جگہ کچھ طوطے بھی رکے تھے جو آنے

www.novelsclubb.com

جانے والے ہر ایک کا استقبال کرتے تھے۔اس صحن کی ایک خاصیت یہ تھی کے یے ہر وقت نم رہتا تھا۔۔۔گیلی مٹی کی خوشبو اس سے ہر وقت آتی تھی)

آہستہ سے اس نے کنواے کے گرد ایک گول چکر کاٹا۔وہ پودوں کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے پہلے کبھی دیکھے ہی نہ ہو۔

" تمھیں یے اتنے اچھے کیوں لگتے ہیں "اس کو اپنے کانوں میں چھ سالہ محرام کی آواز آئی.

"کیونکہ یے ہمیں زندہ رکھتے ہیں "وہ کونے میں کھڑی کام کرتے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی جو بڑی صفائی سے گملے کے اندر کھاد اور گوبر کا mixture (آمیزہ)ڈال رہا تھا اور محرام نے بدبو سے تنگ آکر منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا)

مگر وہ سب اب بہت پیچھے رہ گیا تھا اور جو سامنے تھا وہ ماضی سے مختلف۔۔حال تھا۔

" تمھیں یے اتنے اچھے کیوں لگتے ہیں "بائیس سالہ محرام نے خود سے سوال کیا

www.novelsclubb.com

"کیونکہ یہ ہمیں زندگی دیتے ہیں "

اسے جیسے سو والٹ کا کرنٹ لگا تھا، اچھل کے سیدھی ہوئی۔ اسے تو پتہ ہی نہیں چلا کب کوئی اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا اور کب وہ اپنے خیالوں میں اتنی گم ہو گئی تھی کے اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

وہ لڑکا اب بڑا ہو چکا تھا۔ دراز قد، مہرون رنگ کی راف سی ٹی شرٹ، ساتھ بلیک ٹرؤازر پہنے ہاتھ میں ایک گملا اٹھایا ہوا تھا, تھوڑے سے بھورے بال ماتھے کے ایک طرف گرتے تھے، ہلکی بھوری آنکھیں جو اسکی سکن کی طرح دھوپ میں چمکتی تھیں اور بلکل محرام کی طرح۔۔ بائیں آئبرو کے درمیان ایک چھوٹا سا تل۔ اسکی آنکھیں ابھی بھی دھوپ پڑنے کے بائث چمک رہی تھی اور اسکی جلد، اس پر سورج کی گرم گرم کرنیں سایہ کر رہیں تھیں۔ ماتھے پر اسکے بالوں کا سایہ بن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

(فرشتہ)"، یہی پہلا خیال تھا جو محرام ہمایوں کے زہن میں احمد جہانزیب " angel کو دیکھ کر آتا تھا۔

کیسی ہو؟"اگر کچھ بدلا تھا تو اسکی آواز، بھاری بلکہ بہت بھاری۔۔۔ مگر وہ بہت آرام " سے بولتا تھا اونچا بولتا تو شاید محرام کی جان ہی نکل جاتی۔

میں۔۔۔آہم، میں ٹھیک ہوں" محرام نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جیسے اپنے " گھبرا جانے پر قابو پایا ہو۔

احمد اسکی ایک طرف سے ہوتے ہوئے نکلا اور نیچے جھک کر کنوے کے ساتھ موجود گملوں میں سے پیلے پتے کاٹنے لگا۔ محرام کچھ دیر اسے محویت کے ساتھ دیکھتی رہی اور وہ بے نیازی سے اپنا کام کرتا رہا۔

اتنے اچھے کیوں لگتے ہیں تمہیں یہ!؟"، پر زور لہجے مئں کہتے ہوئے وہ قدم قدم چلتی " لکڑی کے جھولے پر جا کر بیٹھ گئی (یہاں سے اب اسے احمد کا آدھا چہرہ نظر آ رہا تھا)

کیونکہ میری زندگی میں کچھ ہی چیزیں ہیں جنھوں نے مجھے زندہ رکھا ہوا ہے،اور۔۔یہ " پودے ان میں سے ایک ہیں "

محرام ہمایوں بے اختیار ہی ہلکا سا مسکارئی، اسکو یہ جاننے کی ضرورت ہی نہیں تھی کے اسکی لسٹ میں اور کیا کیا ہے، (محرام ہمایوں تو سب سے اوپر ہی ہو گی) "تمہیں پتا تھا نا۔۔ میں نے آج آنا ہے ؟" وہ اب انیکسی کے اندر جھانک رہی تھی اور وہ اسی طرح۔۔ پودے میں نئ کھاد ڈال رہا تھا۔

" تم خود ہی ملنے آجاؤ گی مجھ سے but i knew دانی نے بتایا تھا "

"that's so rude of you"، مصنوعی غصہ سے کہا

تھوڑی دیر یونہی بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھی اور انیکسی کے لاؤنج کی طرف بڑھی، اس نے کالے رنگ کا پلین کرتا ٹراوئزر پہن رکھا تھا اور کالے بال کانوں کے پیچھے سے کر کے آگے کی طرف ڈالے تھے۔ اسکی رنگت سفید مگر بلکل صاف نہیں تھی، چہرے پر جا بجا فریکلز تھے۔ قدرتی طور پر اسکے بال ہمیشہ سے روف تھے آنکھیں سیاہ، گول اور بڑی۔ چھوٹی سی ناک، گول چہرہ اور پتلے پتلے ہونٹ، وہ بھلے سے خوبصورتی بہت نہ تھی مگر پر کشش تھی، بار بار دیکھنے کا جی چاہتا تھا

محرام لاؤنج کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔

" You've kept the place in quite a shape i must say "

وہ صرف ہلکا سا مسکرایا اور اٹھ کے اندر چلا گیا۔ محرام چلتی چلتی کچن کاؤنٹر کے پاس آگئی جس کی دوسری طرف وہ کھڑا کچن کیبنٹ سے نجانے کیا نکال رہا تھا یہاں سے اسکے کے دائیں کھندے پر لگا نشان واضح ہو رہا تھا۔ جیسے کسی نے چھرا گھوبا ہو۔ نشان پر نگاہ پڑتے ہی وہ ہلکا سا مسکرائی، کچھ اور یادیں۔۔

" مجھے بھی دونا"۔۔، 'مہر نساء ولاء" کے پچھلے لان میں وہ لوگ کرکٹ کھیل رہے تھے(6سالہ محرام، 8سالہ بازل اور احمد وہ دونوں ہم عمر تھے) کرکٹ کھیلتے وقت وہ مسلسل ضد کر رہی تھی اور بازل اسے بال نہیں دے رہا۔" بازل اب محرو کو بال دے دو"۔۔ 'محرو' یہ نام احمد نے ہی اسکا رکھا تھا جہاں سب اسے محر کہتے تھے وہ اسے محرو کہتا تھا۔" ہاں تاکے یہ بال باہر پھینک دے نو سوری"، بازل (محرام کا بھائی) اس نے کہا

بازل بچپن سے ہی محر سے چڑتا تھا یا یہ کہا جائے کی اسی ناپسند کرتا تھا۔بہت عرصہ تک اس کا حل ڈھونڈتے رہنے کے بعد بلاآخر محرام نے ہار مان لی،اپنا اور بازل کا رشتہ اسے ایسے ہی قبول کرنا تھا" نہیں پھینکوں گی دونا"۔ تنگ آکر اس نے بالآخر بال اسے تھما دی۔ پھر وہی ہوا جو بازل نے کہا تھا م۔۔ محرام نے بال بیٹنگ کرتے ہوئے احمد کی طرف پھینکنے کے بجائے غلطی سے باہر پھینک دی (اس وقت لان کی دیوراین چھوٹی تھی اسی لیئے بال باآسانی باہر چلی گئی)" محرام م م م م م" بازل نے چیختے ہوئے اسکا نام پکارا

" کیا سوچ رہی ہو" احمد نے کچن کاؤنٹر پر مٹھی سے دستک دی تو وہ اپنی سوچوں مین سے واپس آئی " کچھ نہیں"، ہلکا سا ہنسی تو ڈمپلز نظر آئے "ویسے۔۔۔ تم نے کبھی دانی کو نہیں کہا تمہیں کوئی میڈ رکھ دیں؟"، کوئنٹر پر کہنیاں ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا جب اسنے محر کو جواب دیا gardening tools احمد اپنے

"کیوں۔۔ مجھے میڈ کی کیا ضرورت؟ "

" کیا مطلب! وہ تمہارے کام کرے گی نا "

میڈ کے بھی دو ہاتھ ہونگے میرے بھی تو دو ہیں، پھر میں اپنے کام خود کیوں نہیں کر سکتا"

سنبھالنے شروع tools محرام ہمایوں لاجواب ہو گئی تھی جبکہ وہ بہت آرام سے اپنے ہو گیا تھا۔"انیویز کچھ کھاؤ گی" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

نہیں صرف پیونگی۔۔۔اور وہ بھی چائے، تمہارے ہاتھ کی" وہ دوبارہ سے مسکرایا اور کیتلی اٹھانے لگا(وہ چہرہ جھکا کے صرف ہونٹ ایک طرف سے اٹھا کر مسکراتا تھا) محرام اور اس میں ایک اور بات عام تھی کے وہ دونوں قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ محرام تو پھر بھی ہلکا سا ہنس دیتی تھی احمد صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کرتا تھا۔

وہ اب چائے کے لیئے پانی چڑھا رہا تھا اور محرام نے اپنے سفر کی کتھا کہانی شروع کی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کا نوب گھما کر وہ اندر داخل ہوئی، رائٹ سائیڈ پر موجود سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو ہر جگہ روشنی پھیل گئی۔ زباب نے سہی کہا تھا اس نے واقعی اس کمرے کی صفائی نہیں کروائی تھی یا جب دو سال پہلے سے وہ گئی تھی تب سے کسی نے اس کمرے کو صاف کرنے کی زہمت نہیں کی تھی۔ محرام جانتی تھی اسے ڈسٹ الرجی ہے اسی لیئے اس نے اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھک لیا (سکائے بلو رنگ کے کرتا ٹروئزر کے ساتھ اس نے بال ڈھیلی چٹیا میں باندھے تھے۔ یہ کہیں سے بھی محرام ہمایوں کا حلیہ نہیں لگتا تھا۔ عجلت بھرا جان چھڑانے والا لاپرواہ سا)

قدم قدم چل کر اس نے کمرے کا گول چکر کاٹا ہر چیز وہیں موجود تھی، گرد میں لپٹی کہیں دور رہ گئی تھی۔ کمرے کے دروازے کی سامنے والی آدھی دیوار الماری نے لے رکھی تھی اور ساتھ بائیں جانب کھڑکی تھی جو بالکنی کی طرف کھلتی تھی۔ ایک زخمی سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر ابھری جب اسکی نظر بالکانی پر پڑی۔

کھڑکی کھول کر وہ بالکنی کے اندر داخل ہوئی، وہ ایک چھوٹی سی سفید جگہ تھی جس پر کوئی فرنیچر نہیں تھا بس ایک ہینگنگ پلانٹ hanging plant چھت کے ساتھ ٹنگا تھا، ریلنگ بھی سفید رنگ کی تھی (محرام کو پودوں سے کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا، یہ پودہ بھی اسے کسی اور نے دیا تھا جس کے لیئے پودے زندہ رہنے کی وجہ تھے)

اسکی نظروں کا ارتکاز دھول میں لپٹے، سکڑے ہوئے پودوں سے ہوتے ہوئے نیچے موجود انیکسی کی بیک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف گیا۔ایک اور بکھرا ہوا منظر آنکھوں کے سامنے سے گزرا،

وہ احمد کے پیچھے کھڑی چائے پی رہی تھی جب کے وہ واشنگ مشین میں اپنے کپڑے ڈال رہا تھا "تم مجھے مہرو کیوں نہیں بلاتے جیسے پہلے بلاتے تھے، محرام کیوں بولتے ہو، ایون though ۔۔۔سب مجھے محر بولاتے ہیں"۔احمد نے اسے جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر تک مشین کی چلنے کی ہلکی ہلکی آواز آتی رہی، پھر وہ بولا، "محرو تمہیں سب بلاتے ہیں اور محرام ۔۔۔میں تمہیں اس لیئے بلاتا ہوں کیونکہ (وہ اسکی طرف مڑا اور مشین کے ساتھ

ٹیک لگا لکی)جو رشتہ تمہارا میرے ساتھ ہے وہ کسی اور کے ساتھ نہیں "وہ جتا نہیں رہا تھا، احساس دلا رہا تھا اور کہی دور یاد بھی کروا رہا تھا اپنی حیثیت اور مقام۔ وہ دوست تھا سب (سے بہترین اور قابل بھروسہ دوست

محرو باجی" ملازمہ کی آواز پر وہ ایک دم سے ہڑبڑا کر اچھلی، "گاڑی تیار ہے جی" ملازمہ " کہہ کر چلی گئی۔ محرام کی دل کی دھڑکن ابھی بھی تیز ہو رہی تھی۔ بند آنکھوں کے ساتھ stop)آسمان کی طرف دیکھا۔۔ پتہ ہی نہیں چلا کب اسکی آنکھیں بھیگ گئی تھیں اس نے اپنے چہرے پر ایک crying mehr you're not a kid) مرتبہ دونوں ہاتھ پھیرے، شکن زدہ کپڑوں کو درست کیے اور کمرے کا دروازہ لاک کرتے ہوئے باہر چلی گئی

"پوری زندگی پری ہے رونے کے لیئے بٹ ابھی نہیں "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں تمہیں اس سے نہیں ملوا سکتا سوری،، علی نے ایک ہاتھ میں پین کو ہلکا سے گھماتے " ہوئے کہا.

محرام کچھ دیر پہلے ہی بازل کے وکیل علی اصغری سے ملنے آئی تھی, علی دراصل بازل کا دوست بھی تھا، دونوں کی دوستی انگلینڈ میں ہوئی تھی جب بازل وہاں بزنس پڑھ رہا تھا اور علی لاء۔دوستی کیسے ہوئی، کب ہوئی محرام نہیں جانتی اور نہ ہی اس نے کبھی جاننے کی کوشش کی (اسکا اور بازل کا تعلق بس بے فارم پر بہن بھائی ہونے تک محدود تھا آگے دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی غرض نہیں تھی)

اور کیوں نہیں ملوا سکتے ؟" محرام کو غصہ بہت کم آتا تھا مگر اس وقت اسے شدید آ رہا تھا " اس حد تک کے اس نے آنسو روک رکھے تھے۔ایک تو پہلے یہاں کے ہر گزرتے وکیل کی نظریں اور اوپر سے علی کا مزاج، وہ اپنی پاور سیٹ پر ٹیک لگائے جھول رہا تھا اور محرام کو ایسی محظوظ نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسکی پریشانی اسے سکون دے رہی ہو۔

"میں تمہیں پوری کہانی سنا تو چکا ہوں (اب کے وہ تھوڑا آگے ہوا اور محر چیئر پر مزید سیدھی) کے کیسے بازل نے ایک رئیل سٹیٹ ایجنٹ سے کچھ جگہ خریدی یہ سوچ کر کے وہ اپنا رئیل سٹیٹ کا چھوٹا سا بزنس سٹارٹ کرے گا، مگر جب اسنے وہ زمین بیچنی چاہی تو پتا چلا کے وہ ایجنٹ فراڈ تھا۔اسے کسی اور کی زمین کے جالی کاغذات تھما گیا اور اب وہ (وہ دوبارہ پیچھے ہوا) جیل میں ہے "

"بٹ بازل نے کوئی بڑا لاء تو بریک کیا نہیں پھر وہ کیوں ابھی تک جیل میں ہے" (محرام کی اردو اتنی اچھی نہیں تھی۔زندگی کے بمشکل سات سال اس نے پاکستان میں گزارے تھے اسی وجہ سے اسکے جملوں میں زیادہ تر انگریزی کے الفاظ ہوتے تھے)

www.novelsclubb.com

"دیکھو محر (محرام کے ماتھے پر واضح بل پڑے) تمہارا بھائی آرام سے نکل آتا،۔۔۔اسکا تو ویسے بھی فیصلہ دو ماہ پہلے ہو گیا تھا مگر پھر۔۔۔اپنے بھائی کو تو تم جانتی ہی ہو (وہ مسکرایا تھا اور

کچھ عجیب ساتھا اسکی مسکراہٹ میں)وہی اسکی جلد بازی والی عادت کورٹ روم میں اسنے "شور مچادیا کہ جب تک اسے اسکے پیسے نہیں ملیں گیں وہ وہاں سے ہلے گا بھی نہیں

محرام نے ناگواری سے آنکھیں گھمایئں،"پولیس نے جب اسے قابو کرنے کی کوشش کی تواسنے وہیں ایک کو مکا جھاڑدیا" علی کہ بات سنتے ہی محرام نے اپنا سر پکڑ لیا کبھی کبھار وہ 28 سالہ آدمی کم اور 4 سالہ بچہ بن جاتا ہے۔

بس پھر ابھی تک وہ جیل میں ہے" علی کے لہجے میں صاف صاف حقارت تھی،وہ ڈھکے " چھپے انداز میں بازل کا مذاق اڑا رہا تھا۔

محرام نے ایک گہری سانس لی اور ندامت بھری نظروں سے علی کو دیکھا،" مگر میں پھر بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتی مجھے کچھ تو کرنا ہو گا آخر کو۔۔وہ بھائی ہے میرا" محرام نے نیچے جھکتے ہوئے اپنا پرس اٹھایا اور اٹھ گئی۔

خیر آپ اسکے وکیل ہیں تو ظاہر ہے مجھے آپکی ہیلپ چاہیے ہو گی میں دوبارہ بھی آونگی" " وہ جانے کے لیئے مڑی ہی تھی مگر آدھے رستے میں ہی علی کی آواز پر رک گئی۔

"میرا مشورہ مانیں مس ہمایوں۔۔اس سب سے دور رہیں آدھی زندگی باہر گزاری ہے باقی کی آدھی بھی باہر ہی گزاریں، عدالت میں دھکے نہ ہی کھائے تو بہتر ہے، یہ سب جگاہیں آپ جیسی عورتوں کے لیئے نہیں "

محرام نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بس ہلکی سی نگاہ اس پر ڈالی جو حقیر سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ مزید یہاں نہیں کھڑی ہو سکتی تھی اسی لیئے تیز تیز قدم اٹھاتی باہر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

گاڑی کے قریب پہنچتے ہی اس نے دروازے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیے۔ محرام کبھی ایسی جگھوں پر آئی ہی نہیں تھی اور نہ ہی کبھی اتنی حقارت اور مضحکہ خیز نظریں دیکھنی پڑیں تھیں۔

"محرو بی بی چلیں؟" طارق چاچا نے گاڑی کے قریب آتے سوال کیا تب تک محرام خود کو کافی حد تک کمپوز کر چکی تھی، "جی چلیں!"، "گھر؟" انھوں نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا، "نہیں.. بازل سے ملنے"، کوئی اسے جانے بغیر اسکی مدد کیوں کرے گا، وعدہ اس نے خود کیا تھا تو نبھانا بھی تو اسے خود تھا۔

اپنے کندھے سے جھولتے پرس کی زپ کھولتے ہوئے،اس نے اندر سے ایک چھوٹا سا میڈیسن باکس نکالا۔ایک کونے میں پڑیں سفید گولیوں کا پتہ نکالتے ہوئے اس نے ایک گولی نکالی اور پرس میں موجود چھوٹی سی پانی کی بوتل کے ساتھ پھانک لی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج پوری آب وراب سے روشن تھا۔مئی کی جھلسا دینے والی دھوپ ہر سو پھیلی تھی جب مہر نساء ولاء کے باہر بنے پتھریلی روش پر احمد جہانزیب کی گاڑی آکر رکی۔باہر نکلتے ہی پچھلی سیٹ سے اسنے اپنا کوٹ اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔(اندر داخل ہوتے ہی ایک چھوٹا سا لاؤنج تھا جس کی بائیں جانب ڈائینگ ہال تھا اور اسکے اندر ہی کچن کا دروازہ تھا۔جبکہ سیڑھا داخل ہوتے ساتھ ہی ناک کی سیدھ میں آتی تھیں)

وہ ابھی سیڑھیاں چڑھ ہی رہا تھا جب اسے پیچھے سے زباب کی آواز آئی،"ویسے تو تمہیں معلوم ہو گا ہی مگر۔۔پھر بھی تمہاری اطلاع کے لیئے عرض ہے کے تمہاری امریکن محبوبہ کا جہاز پاکستان کی حدود میں داخل ہو چکا ہے اور اس وقت وہ اسلام آباد کی سڑکیں ناپنے

نکلی ہوئی ہیں "(ہر دوسرے پاکستانی کی طرح اسے پاکستان انڈیا کے علاوہ ساری دنیا امریکہ لگتی تھی)

احمد نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بس زباب کی طرف پیٹھ کیے سڑھیوں کے درمیان میں رکا رہا(اس نے وائٹ کلر کی بٹن آن شرٹ پہن تھی جس کے کف کہنیوں سے زرا اوپر تک فولڈ ہوئے تھیں، کٹ کا نشان واضح ہو رہا تھا)

فکر نہ کرو تمہاری دانی کے پاس حاضری لگوا کر گئی ہے "زباب نیچے کھڑی تھی اور وہ " ابھی بھی سیڑھیوں پر بلکل خاموش۔

یوشع!" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے مڑے بغیر زباب کے چھوٹے بھائی کو " آواز دی۔ "جی بھائی!" کسی جن کی طرح یوشع کچن سے بھاگتے ہوئے آیا تھا۔(وہ سترہ اٹھارہ سال کا دبلا پتلا مناسب قد کا لڑکا تھا۔اس نے بھورے رنگ کی شلوار قمیز پر اپیران پہن رکھا تھا ہاتھ میں ایک چمٹا تھا اور کپڑوں پر بے شمار تیل کے داغ۔ حلیہ سے کون پہنچاتا کے وہ ساتھ کھڑی نک سک سی تیار لڑکی کا بھائی تھا۔یہی بات زباب نے اسے بہت بار

www.novelsclubb.com

سمجھائی تھی مگر اسے اپنے حلیہ سے کوئی غرض نہیں تھا۔ غرض تھا تو بس آج کون سی ڈش بنائی جائے یا کھانے میں نمک مرچ کتنی ہو)

" آپ نے بلایا؟" اسکے سرخ سفید گالوں پر جا بجا دانوں کے ہلکے چھوٹے بڑے نشانات تھے۔

" اپنی بہن کو سٹار پلس تھوڑا کم دکھایا کرو، دن بدن مزید سٹار پلس کی ساسوں والی خوبیاں اس میں نمایا ہو رہی ہیں"، کہہ کر وہ رکا نہیں اور اوپر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ زباب پیچھے ضبط کر کے رہ گئی، توہین اور غصہ سے اسکا منہ لال ہو گیا تھا۔ اس کا بس نا چلتا وہ کوئی چیز اٹھا کے احمد کے سر پر مار دیتی۔

" ٹھیک ہے بھائی" یوشع نے زباب کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر پیچھے سے آواز لگائی۔

زباب نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا "تم جا کے اپنے کباب دیکھو، چمچا نہ ہو تو۔ ٹھیک ہے بھائی" منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے اس نے کہا اور باہر کی طرف چلی گئی، بیستی تو کروالی تھی اب کیا فائدہ کھڑے ہونے کا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محرام پچھلے آدھے گھنٹے سے بازل سے ملنے آئی ہوئی تھی مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔اسے اس کمرے کے ماحول میں گھٹن ہورہی تھی،اتنے ساری نظریں اور سامنے موجود جالی جسکے پار ابھی تک کوئی موجود نہیں تھا،دفعتاً جالی کے پار موجود دروازہ کھلا اور بازل باہر آیا۔ (وہ تقریباً 5'8 کا بھوری رنگت والا مرد تھا،جس کے بال بہت چھوٹے کٹے ہوئے تھے۔ وہ محرام سے بلکل مختلف دکھتا تھا،چھوٹی بھوری آنکھیں پتلے ہونٹ اور کلین شیو۔اسکے نقوش اپنی ماں پر تھے اور محرام کے اپنے باپ ہمایوں پر اور مہر نساء پر)

محرام کو دیکھ کر پہلے اسکے چہرے پر شاک ابھرا پھر بے یقینی اور پھر غصہ۔"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"اسنے جالی کے پیچھے سے دبی دبی آواز میں کہا۔اسکی آواز کھردری اور کسی حد تک چبنے والی تھی۔

محرام نے ایک گہری سانس لی مگر اسی طرح ٹیک لگا کر بیٹھی رہی" تمہیں دیکھنے آئی ہوں "

" کیوں میں کوئی سرکس کا بندر ہوں "

" لگتے تو کچھ یوں ہی "

بازل کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا۔ وہی انداز جلد بازی، ہر بات پر غصہ اور لاپرواہی۔" جاو یہاں سے "وہ آگے ہو کر بیٹھا، بھوری آنکھیں جالی کے دوسری پار موجود لڑکی پر ٹکی تھی۔

چلی جاؤنگی بس تم یہ بتادو کے وہ ایجنٹ کون تھا"پل بھر میں بازل کے چہرے کے " تاثرات غصہ سے فوراً ہر براہٹ میں تبدیل ہوئے۔

مجھے نہیں پتا تم کس ایجنٹ کے بارے میں بات کر رہی ہو"۔ محر جانتی تھی وہ ایسے نہیں " بتائے گا اپنی غلطی ماننا تو اسنے کبھی سیکھی ہی نہیں تھا۔

"میں علی کے پاس بھ۔ "

www.novelsclubb.com

تم علی کے پاس گئی تھی" وہ اچانک سے اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا ایک سیکنڈ پہلی " ہر براہٹ اب خوشی میں بدل گئی تھی۔

کب، ؟ کہاں، ؟ کیسے ؟" محرا اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔" اگر تم دوبارہ اس سے ملو " تو اسے کہنا کے بازل سے ملنے آئے مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے

کیا مطلب وہ تمہارے سے ملنے نہیں آتا۔" اب کے محر کو مزید حیرت ہوئی "

اسے مجھ سے ملے ایک ماہ ہو گیا ہے" بازل نے پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے جتنے پر سکون لہجے " میں کہا محرام نے اسی تیزی سے ٹیک ختم کی اور آگے کی طرف ہو کر بیٹھی، بازو جالی کے سامنے بنے چھوٹے سے شیلف پر رکھے۔

www.novelsclubb.com

مجھے پوری بات بتاؤں، کہیں اس ایجنٹ سے تمہیں علی نے تو نہیں ملوایا؟" محرام کا " ذہن ابھی کڑیاں ملانا شروع ہوا تھا۔ علی کا انداز، اسکا یوں بازل سے نہ ملنا وہ چالاک نہیں تھی مگر بے وقوف بھی ہر گز نہیں تھی۔

" ہاں وہ علی کا جاننے والا تھا۔(محرام کا شک صحیح نکلا)اسی وجہ سے تو اسنے میرے سے کم پیسے لیئے تھے "

محرام کا دل کیا اپنا سر دیوار کے ساتھ ماڑلے یا بازل کا اسکے پیسے اڑانے والے بھائی نے صرف پیسے بچانے کے لیئے خود کو اس مصیبت میں پھنسالیا اور پھر جس شخص نے اسے اس سب میں پھنسایا اسی کو اپنا وکیل بھی ہائر کر لیا تف ہو اس پر

" تم نے کتنی اماونٹ میں وہ جگہ خریدی تھی۔ "

سیو نٹی لاکھس میں دو دس مرلہ کے پلاٹز" بتا تو اتنی خوشی سے رہا تھا جیسے ملک کی " معیشت کو اسکے پیسوں نے ہی گرنے سے بچایا ہو۔

www.novelsclubb.com

کیا" محرا اتنا اونچا بولی کے ایک منٹ کے لیئے تو بازل بھی گھبرا گیا۔"

مجھے پوری بات بتاؤ۔تم کیسے اس ایجنٹ سے ملے اور یہ سب ،ہاوڈٹ دس ہیپن "اب " کے اسکی آواز میں تھوڑا رعب تھا اور خود پر کنڑول بھی کے کہیں غلطی سے وہ بازل کا قتل بھی نہ کر لے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں آتے ساتھ ہی احمد بیڈ پر کمر کے بل لیٹ گیا یوں کے اسکا چہرہ چھت کی طرف تھا۔اور ز ہن ،ذہن ابھی تک یہی بات سوچ رہا تھا کہ "محرام واپس آگئی،کب،کسی نے اسے بتایا کیوں نہیں۔"

نظر بے اختیار بیڈ کے پاس پڑے سائڈ ٹیبل پر پڑی،ایک جھٹکے سے وہ اٹھا اور سایڈ ٹیبل کے پاس پنجوں کے بل بیٹھا اور نیچے والا شیلف کھولا۔اس میں سے احمد نے ایک ڈبہ نکالا، پرانے جوتوں کا ڈبہ۔

www.novelsclubb.com

ایک زخمی سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا۔بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس نے ڈبے سے گرد صاف کی اور بہت دھیرے سے اسے کھولنا شروع کیا یوں کے ہر گھڑی وہ خود سے کہہ

رہاہوا ٹھاویانہ اٹھاو۔یادیں تکلیف دہ ہوتیں ہے اور خاص کر وہ جن کو ہم کسی کونے میں بند کر کے خود سے دور رکھ دے انکی طرف لوٹنا مشکل ہوتا ہے۔

اس نے انگلیوں کے پوروں سے اندر موجود چیزوں کو چھیڑا۔ایک فریم۔ایک گلوب کا منی ماڈل۔ایک منار پاکستان اور موٹر بائک کا گولڈ پلیڈ ماڈل۔وہ ہلکا سا حصہ، بچپن کی بے وقوف خواہشات، کتنی یادیں تھی اس میں مگر اب شاہدان یادوں پر بھی گرد بیٹھ گئی تھی

دوسال پہلے

www.novelsclubb.com

کیا دیکھ رہے ہو" وہ جو آرام سے چائے کے کپ کے ساتھ مورننگ شو دیکھ رہا تھا محرام " کی آواز پر اچھل پڑا

ڈونٹ ٹیل می تم مورننگ شو دیکھ رہے تھے "وہ حیران تھی یا خوش احمد نے اس بات پر " دھیان نہیں دیا۔ کسی چھوٹے بچے کی طرح جس کی چوری پکڑی جائے اسنے جلدی سے چینل چینج کرنے کی کوشش (اس منحوس وقت میں ہی کیوں رموٹ بار بار گرنے لگتا ہے ۔اف)

ٹی وہ بند کرنے کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی اور محرام کی طرف دیکھا جو ساتھ کے ساتھ منہ کھول کر excitement والے سنگل صوفے پر بیٹھی اسے پوری دیکھ رہی تھی۔ (شٹ اب کیا کروں)

احمد ددددد "اس نے پوری خوشی کے ساتھ اسکا نام لیا۔ "

ان۔ت۔ تم اس وق۔ ناشتہ کیا تم نے "محرام سے نظریں چراتے ہوئے اس نے " سامنے پڑے ناشتہ کے برتن اٹھانا شروع کر دیے۔

www.novelsclubb.com

"-ہاں کرلیامگ "

ویسے تم اس وقت۔میرا مطلب اتنی صبح صبح"اس سے پہلے کے محرام کوئی سوال " پوچھتی اس نے اپنا سوال پوچھ لیا

کیونکہ مجھے پتہ تھاآج ویکنڈ ہے تو تم گھر پر ہی ہو گے "محرام نے اٹھتے ہوئے جواب دیا " جبکہ احمداب برتن دھونے کی تیاری کررہا تھا۔یونکے اسکارخ تومہر کی طرف تھا مگر نظریں نیچے برتنوں پر تھی۔گال ابھی بھی گلابی ہورہے تھے چوری جو پکری گئی تھی۔

جس صوفے پر محرام بیٹھی تھی اسکے پیچھے ایک بند پرادیوار گیر ہیٹر تھا،جس طرح کاعموما انگریزوں کے گھر میں ہوتا ہے۔اسکے کے اوپر بنے شلف پر ایک چھوٹی سی سائکل،ایک منار پاکستان اور ایک گلوب پرا تھاتینوں چیزیں ہی گولڈ پلیڈڈ تھی،نکلی گولڈ پلیڈ۔ان پر نظر پرتے ہی محرام تھوڑاسا مسکرائی،احمد کے بچپن کے خواب(بس میں براہو جاوں ساری دنیااپنی بائک پر گھومونگاہاں مگر شروعات منار پاکستان سے کرونگا)

www.novelsclubb.com

بچپن کی بھولی خواہشات۔ شلف کے اوپر کچھ تصویروں کے فریم بھی پڑے تھے جس میں سے ایک ان کے بچپن کی ایک خوبصورت مگر آخری یاد تھی۔ محرام آٹھ سال کی تھی اور بازل اور احمد بارہ سال کے تھیں جب وہ پہلی بار لاہور گئے تھے مہر نساء کے ساتھ .

"! تم اب کیا کرو گی" احمد نے برتن دھوتے ہوئے پوچھا۔ "کیا "

محرام اب کیا کرو گی پاکستان تو آ گئی ہو" احمد نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ "میں" محرام کا ' ایک ہاتھ ابھی بھی فریم کے اوپر تھا جو شلف پر پڑی تھی مگر ذہن ابھی بھی انکی آخری یاد پر اٹکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"۔ محرا "

ہم لوگ لاہور چلے" محر نے جلدی سے احمد کی بات کاٹتے ہوئے کہا "

کیا" برتن دھونے اسکے ہاتھ رک گئے اور اس نے حیرت بھی نظروں سے محرام کی " طرف دیکھا۔

ہاں۔ میرا مطلب (عادت کے مطابق اس نے منہ پر دونوں ہاتھ پھیر کے بالوں کو کان " کے پیچھے اڑسا) تم..میں..اور بازل ہم تینوں لاہور چلے "

" کیوں "

"۔کیا مطلب کیوں ہم تینوں دوست ہیں۔آئی مین تم اور بازل دوست ہو او "

بازل میرا دوست نہیں ہے "کچھ ایسی کاٹ تھی احمد کے لہجے میں جس نے کچھ دیر کے " لیئے محرام کو خاموش کر دیا۔

" آ۔آ۔میرا وہ "

www.novelsclubb.com

احمد نے ایک گھرا سانس لیا اور پھر آخری پلیٹ دھوئیں اور نل بند کا،ساتھ ہی ساتھ کہنا شروع کیا۔

محرام، ہم اب چھوٹے بچے نہیں رہے، بڑے ہو چکے ہیں اپنی..اپنی زندگیوں میں آگے " جا چکے ہیں، میں جاب پر ہوتا ہوں، تم بھی اب ہوپ فلی کوئی پروجیکٹ کرو گی اور بازل وہ ۔(وہ جیسے الفاظ کا چناؤ کر رہا تھا)وہ بھی بزی رہتا ہے۔ہم میں سے کسی کے پاس وقت نہیں "

اس نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد شلف صاف کیا اور اپنے ہاتھ دھوئے،(اس نے ساری بات محرام کی طرف دیکھے بغیر کر دی)

اور محرام وہ بلکل پتھر بن گئی،یوں لگتا تھا کسی نے کھینچ کر اسے تھپڑ مارا ہو۔(فینٹسی سے نکل آو محرام ہمایوں یے دنیا اس سے کہی بڑی ہے)وہ خود کو یے روز کہتی تھی مگر صرف کہتی ہی تھی عمل نہیں کرتی تھی یا پھر نہیں کر پاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آ۔او کے "محرام نے ایک مرتبہ سامنے پرے فریم کو دیکھا اور پھر احمد سے نظر چراتے " ہوئے باہر بھاگ گئی۔وہ رونا نہیں چاہتی تھی بٹ اسے رونا آ گیا تھا۔

محر کے جانے کے بعد اسے اندازہ ہوا کے اس نے غلط کیا ہے، بازل سے نفرت اپنی جگہ اسے محرام کو اسطرح سے نہیں کہنا چاہیے تھا

" لعنت ہو تم پر احمد جہانزیب "

آج

اس نے وہ ڈبہ جتنے دھیان سے کھولا تھا اتنے ہی آرام سے اسے بند کیا اور دوبارہ اندر رکھ دیا ،انکو پہلی مرتبہ یہاں پر رکھتے ہوئے اس نے خود سے یہی کہا تھا کے وہ دوبارہ انکی طرف نہیں لوٹے گا، "تم اب اس رشتے کے قابل نہیں رہے جو محرام اور تمہارے درمیان تھا" مگر اب وہ اپنے ہی الفاظ سے پھر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے جھکی گردن کو ہلکا سا موڑ کر بیڈ کے سامنے والی دیوار پر موجود آئینہ کو دیکھا، تھوڑی دیر یوں ہی بیٹھنے کے بعد وہ اٹھ کر اسکے قریب گیا۔ دائیں طرف والے کندھے کا کف اوپر

ہونے کی وجہ سے نیچے موجود زخم کا نشان ہلکا ہلکا نظر آ رہا تھا، بہت آرام سے اس نے اس نشان پر انگلی پھیری اور جیسے جیسے کف اوپر کرتا جاتا نشان زیادہ واضح ہوتا جاتا۔

تقریباً دو سے تین انچ کا ایک بد نما نشان ایک ہی ٹیڑھی لکیر میں بنا تھا جس پر دھاگے سے پروئے جانے کے نشان اب ہلکے ہو چکے تھے، وہ اسی طرح بغیر کسی تاثر کے ساتھ آئینہ میں موجود اپنے نشان کو دیکھتا رہا جب ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے سے ہو کر گزرا۔

" میں نہیں جاونگی بال لینے "

" کیا مطلب نہیں جاوگی تم نے پھینکا ہے تو تم ہی جاوگی "

بازل اور محرام پچھلے پندرہ منٹ سے اسی بات پر ضد کر رہے تھے کے "بال کون لینے جائے"، بازل کا کہنا تھا محرام نے گرایا ہے تو وہ جائے گی اور محرام آگے سے بس ایک ہی جواب دے رہی تھی "میں نہیں جاوگی "

www.novelsclubb.com

آئی ٹولڈ یو احمد یے گرادے گی اس بے وقوف کو مت دو،اور اب دیکھو یے جا بھی نہیں " رہی "

مجھے بے وقوف مت بولو موٹے " محرام نے باقاعدہ اسے پر چیختے ہوئے کہا۔ "

اچھا اچھا بس " معاملہ اب بگڑتا نظر آرہا تھا، اگر بازل ایک اور جملہ محرام سے کہتا تو اس کا " رونے والا باجا ایک منٹ میں سٹارٹ ہو جاتا تھا،اور ایک تو وہ روتی بھی اتنا گلہ پھاڑ کر تھی کے اسے سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا بس اپنے کانوں کی انشورنس کرا لینی ہوتی تھی۔

میں اور محرو چلتے ہیں لینے " احمد نے محرام کے بگڑتے ہوئے تاثرات دیکھ لیئے تھے تب " ہی ساتھ چلنے کی آفر کی (باجا سٹارٹ ہونے والا تھا)،"میں نہیں جاونگی تمہارے ساتھ " محرام نے چیختے ہوئے کہا،

www.novelsclubb.com

کیا مطلب تم نہیں جاوگی " بازل باقاعدہ محر کا سر پھوڑنے کے لیئے آگے بھرا ہی تھا کے " احمد محرام کو وہاں سے کھینچتی ہوئے لے گیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں گھر کے باہر کھڑے بال ڈھونڈ رہے تھے جب اچانک محرام کی نظر تھوڑے سے دور کھڑے کچھ لڑکوں کے ہاتھ پر گئی، وہ تقریبا کوئی چار پانچ بگڑتے ہوئے امیر ٹین ایجرز تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں انکی بال تھی اور وہ اسے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں اچھالے جا رہا تھا۔

احمد وہ دیکھو ہماری بال "اس سے پہلے کے احمد اسے روکتا کے وہ وہاں نہ جائے وہ خوشی " بھائی "ان چار لڑکوں excuse me " سے دھوتے ہوئے ان لڑکوں کے پاس گئی، نے اس چھوٹی سی بچی کی طرف دیکھا، جو قمر کے پیچھے ہاتھ باندھے ان سے اپنا بال مانگ رہی تھی۔

" یہ ہماری ہے، پلیز واپس کر دے "

یہ بال "ان میں سے ایک آگے بھڑا جس کے ہاتھ میں وہ بال تھی اور تھوکا سا نیچے جھکا " تا کہ محرام کے برابر آ سکے، (احمد اب انکے پاس پہنچ چکا تھا)

جی یہ ہمارا ہے " محرام نے ایک بار پھر اپنی بات دہرائی "

www.novelsclubb.com

اچھا"اس لڑکے نے پیچھے مڑ کر ایک مرتبہ اپنے دوستوں کو دیکھا اور ایک گندی سی " مسکراہٹ اچھالی،

یہ لو" محرام کو بال دینے کے بجائے اس نے جیب سے چھوٹا سا چاقو نکالا اور بلکل محرام " کے چہرے کے سامنے لا کر اسے پھاڑ دیا۔ بال سے نکلنے والی ساری ہوا محرام کے چہرے کے ساتھ آ ٹکرائی۔

وہ لڑکے تو ہنسنے شروع ہو گئے جبکہ محرام کی شکل بن گئی،(محرام پلیز یہاں مت اپنا باجا شروع کر دینا)احمد نے خود سے کہا اور اس سے پہلے کے وہ محرام کو وہاں سے لے کر جاتا، اس نے پوری قوت اور گلہ پھاڑ کر رونا شروع کر دیا اور آو دیکھا نہ تاو سامنے کھڑے لڑکے کی ٹانگوں پر مکے مارنا شروع کر دیے۔

www.novelsclubb.com

محرام کے مکوں سے اسے کوئی جسمانی تکلیف تو ہوئی نہیں مگر پھر بھی اسکی پھڑکی گھوم گئی۔ اس نے وہی چاقو والا ہاتھ محرام کی طرف کیا اور اس سے پہلے کے وہ کچھ کرتا احمد جو محرام کو " پیچھے کرنے والا تھا چاقو جا کر اس کے بازو میں کھب گیا۔"آآآآاہ‌ooooo

آج

منظر کہیں غائب ہو گیا اور احمد کی آنکھوں کے سامنے ایک اور فلم چلنے لگی۔

" انکی ہمت کیسے ہوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی، دیکھ لو گی میں انکو بھی ایک ایک کو جیل میں ڈالوانگی سمجھتے کیا ہیں انکی غنڈہ گردی پر ہم خاموش۔۔"

" مہر نساء باہر پولیس آئی ہے آپ سے ملنے" دانی جو احمد کے سر پر کھڑی اپنی سپیچ کر رہی تھی ماہ جبین کی اطلاع پر رک گئی، ایک نظر یا سپٹل بیڈ پر بیٹھے احمد کو دیکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی

www.novelsclubb.com

وہ لڑکے تو چاقو مارنے کے بعد وہاں سے باگ گئے تھے مگر احمد کی چیخ کی آواز پر مہر نساء ولا کے باہر موجود چوکیدار دھوتے ہوئے آئے تھے، (وہ اس وقت گیٹ پر موجود نہیں تھے

جب وہ دونوں جیمز بونڈ بننے کے لیے گھر سے نکلے تھے)۔احمد کو فورا مہر نساء کے ہاسپٹل لایا گیا تھا، محرام اور بازل بھی ساتھ ہی آئے تھے۔

اور تب سے اب تک مہر نساء کا غصہ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا، وہ کبھی چوکیدار کو ڈانتی کے آپ کہاں تھے، کبھی محرام کو کہتی کے تم ان لڑکوں کے پاس کیوں گئی تھی۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا ان لڑکوں کو ان کے گھر سے اٹھا کر لے آئے۔

احمد "کچھ دیر محرام نے ہچکیوں کے درمیان احمد کو پکارا۔وہ جب سے ہاسپٹل آئی تھی " روئی جارہی تھی جیسے چوٹ اسے لگی ہو۔ مگر اب اسکا رونا تھوڑی دیر کے لیئے تھے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آئم فائن محرو مجھے کچھ نہیں ہوا میں بلکل ٹھیک ہوں "اور وہ واقعی میں ٹھیک لگ رہا تھا " صرف دائیں بازو پر پٹی کا نشان تھا اسکے علاوہ کہیں پر ایک خراش بھی نہیں۔کچھ دیر تک محرام اسے دیکھتی گئی دیکھتی گئی دیکھتی گئی اور پھر اچانک سے... باجا دوبارہ سٹارٹ۔

احمد نے ایک نظر پیچھے صوفے پر بیٹھے بازل کو دیکھا جس نے اب اپنا سر پکڑ لیا تھا اور دوسری نظر ساتھ کھڑی نرس کو جواب مسکرا رہی تھی اور پھر اس نے خود بھی سر پکڑ لیا۔

آج

منظر پھر کہیں تحلیل ہو گیا مگر اس بار اس یاد سے اسکے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی اور آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی، اس نے کف دوبارہ نیچے موڑے اور اب وہ نشان دوبارہ سے چھپ گیا تھا، مگر اسکے چہرے سے مسکراہٹ ابھی بھی غائب نہیں ہو رہی تھی۔

محرام کو لگتا تھا کے صرف وہی خواہش کرتی تھی کے کاش وہ بچے ہی رہتے اسے یہ نہیں معلوم تھا کے احمد جہانزیب کی تو ساری دنیا ہی اس ایک خواہش کے ارد گرد گھومتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

شام ہو رہی جس وقت محرام مہر نساء ولاء میں داخل ہوئی۔دوپہر کی نکلی شام کو گھر لوٹی اور ہاتھ کیا آیا؟شاید کچھ نہیں۔

ولا ویسا ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھیں روشنیوں میں نہایا ہوا مگر اس ولا سے دور اسکی بائیں جانب موجود انیکسی۔۔وہ کہی چھپی ہوئی تھی،گھپ اندھیرے میں بلکل غائب،اتنی روشنی اور اندھیرے کے امتزاج میں اگر کچھ نظر آرہا تھا تو اسکے لکڑی کے کھلے دروازوں کے پار موجود کنواں۔پودوں سے سجا ہوا کنواں

اسکا ذہن دور ابھی کہیں بازل کی باتوں پر ہی غور کر رہا تھا۔(اسکا نام مجاہد رؤف تھا ویل اٹلیسٹ میں اسکو اسی نام سے جانتا ہو،وہ علی کا دوست تھا،چھوٹے سکیل پر پراپرٹی ڈیلنگ کرتا تھا مجھے لگا آئل سٹارٹ فرام ڈسٹ اور پھر ویسا ہی بزنس کرڑھا کرو نگا جیسا منیر انکل احمد کے لیئے چھوڑ کر گئے ہیں)

اسکے قدم بے اختیار ہی اندھیرے کے طرف اٹھ پڑے،(اور جہاں تک بات میرے پیسوں کی بات ہے تو مما کے بینک میں تھرٹی پرسنٹ شیئرز میرے ہیں اور میں کوئی گرا

پڑا تو ہوں نہیں، میری نانو کا اپنا ہاسپٹل ہے اور میں ۔۔۔ہمایوں انور اور قرۃ العین خاور کا واحد بیٹا ہوں)

انیکسی آج بھی ویسی تھی وہی کھلا دروازہ اور اسکے پار وہی منظر، وہی گیلی مٹی کی خوشبو اور ہلکی ہلکی پانی کے گرنے کی آواز۔اس نے ایک گہری سانس لے کر گلی مٹی کی خوشبو کو اندر اتارا۔ (ہاں میرے پاس اسکا ایک address ہے بٹ وہاں اب وہاں کوئی اور رہتا ہے علی نے پتہ کروایا تھا)

سب ویسا ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی مگر ایک چیز غائب تھی۔ طوطے،اس نے کنوان کے دائیں طرف بنے پنجرے کی طرف دیکھا جہاں عموماً طوطے موجود ہوتے تھے۔ مگر وہ پنجرا خالی تھا۔(بس تم ایک مرتبہ میری ملاقات علی سے کروادو ویسے تو تم کسی کام کی نہیں ہوں بٹ خیر میں کرونگا تمہارے ساتھ گزارا)

کسی مقناطیس کے عالم میں وہ قدم قدم چل کر پنجرے کے پاس گئی۔ کب سے خالی تھا یے پنجرہ؟ کیا احمد نے پرندوں کو آزاد کر دیا تھا؟ کیا وہ مر گئے تھے ؟اس نے انگلیوں کے پوروں سے پنجرے کو ہلکا سا چھیڑا۔ لوہا ہوا سے ٹکرایا اور سارے ماحول میں ایک ہلکی سی گونج پیدا ہوئی

"آزاد کر دیا تھا میں نے انھیں" وہ ایک دم گھبرا کر مڑی، احمد اسکے سامنے کھڑا تھا نہیں کپڑوں میں جن میں وہ صبح تھا وہی شرٹ اور وہی بازوں پر نشان۔ کف اوپر مورے اور ہاتھ پینٹ کی جیب میں

وہ دونوں اندھیرے میں تھے مگر احمد کے چہرے پر نیلی روشنی ہلکی ہلکی پڑ رہی تھی اور محرام وہ اس سے بھی محروم تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے احمد کو کوئی جواب نہیں دیا۔ خود کو کمپوز کرنے کے لیئے وہ کنواے کی طرف مڑی اور نیچے جھانکنے لگی۔ دل ابھی بھی دھڑک رہا تھا۔ اسے پتہ تھا وہ اسکا سامنہ کرلے گی، وہ

ایک میدان فتح کر کے آئی تھی دوسرا بھی کر لے گی مگر اتنی جلدی،اسکے لیئے وہ تیار نہیں تھی۔

جبکہ احمد اپنی جگہ پر ہی کھڑا تھا چہرہ موڑے اسے دیکھ رہا تھا جو خواب چاندنی میں کھڑی تھی اور کنواے کے اندر جھانک رہی تھی۔(کنوے کے اوپر موجود چھت میں ایک سوراخ بنایا گیا تھا کنواں اور اس سوراخ کی چوڑائی ایک جتنی تھی یوں کے روشنی اوپر سے آتی تھی)

کیسی ہو"سارے منظر میں احمد کی بھاری آواز گونجی اسکی نظر ابھی بھی محرام پر ٹکی تھی "
۔

ٹھیک ہوں" محرام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔وہ ابھی بھی کنویں کے اندر جھانک "
رہی تھی۔

اچھی بات ہے" وہ یہ کہہ کر اندر کی جانب بڑھنے لگا تھا جب اسے محرام کی آواز پر اسکے " قدم تھم گئے "میں آج بازل سے ملی تھی"۔احمد جہاں تھا وہی کا وہی رہ گیا۔(اتنی جلدی اف)احمد نے دل میں سوچا۔

محرام کنواے سے دور ہوئی جبکہ احمد کی اسکی طرف پھیٹ تھی اور محر کی آنکھیں گیلی تھی شاہد اسی نمی کو چھپانے کے لیئے وہ ابھی تک احمد سے منہ موڑ کھڑی تھی۔

کچھ دیر دونوں میں خاموشی رہی، پانی گرنے کی ہلکی ہلکی آواز اور اس فاتح لڑکی کی آنکھوں میں تپش اور نمی جبکہ مقابل کا چہرہ بے تاثر رہا مگر جب مقابل بولا تو بس اتنا ہی کہ "تم خود کو اس معاملہ سے دور رکھو محر" اس کے لہجے میں کوئی سختی نہیں تھی نہ ہی وہ حقارت جو محرام ہمایوں صبح سے سب کے لہجوں میں دیکھ رہی تھی مگر پھر بھی وہ بھڑک گئی۔

کیوں ! کیوں رکھو میں خود کو اس معاملہ سے دور ہنہ "منٹ کے ہزارویں حص میں وہ " احمد کی طرف بھری اور ایک جھٹکے سے اسکو اپنی طرف موڑا،

تم لوگ کچھ نہ کرواسکے لیئے تو میں بھی ہاتھ پے ہاتھ دھرے بیٹھی رہوں ہاں" وہ چیخ " رہی تھی رو رہی تھی دن بھر کا غصہ اس پر نکال رہی تھی مگر احمد اسے نہیں دیکھ رہا تھا اسکی نظریں نیچے تھی جبکہ محرام کے ہر لفظ کے ساتھ آواز اونچی ہو رہی تھی۔

اسکا غصہ ایسا ہی تھا، دو منٹ چیختی چلاتی پھر کوئی ایک چیز توڑتی اور پھر رونے بیٹھ جاتی۔

حیرت ہے احمد حیرت کے تم نے اسکے لیئے کچھ نہیں کیا، مانا وہ اب دوست نہیں تمہارا " مگر کبھی تو تھا نہ، کچھ تو کر سکتے تھے نہ" اسکے آنسوؤں میں اضافہ ہو رہا تھا اسکی آواز اور اونچی ہو رہی تھی مگر سامنے والے نے بھی نظریں نہیں اٹھائی۔

دانی نے۔۔۔دانی نے تمہیں ہر رشتہ سے زیادہ پیار دیا، اپنی بیٹی سے، اپنی نواسی سے، " " نواسہ سے سب کو سائڈ پر کر دیا جسٹ فور یو مگر تم۔۔تم نے کیا کیا ہاں، حالانکہ تم تو۔ حالانکہ میں تو انکا خون بھی نہیں" ایک جھٹکے سے احمد نے نظریں اٹھائیں۔ محرام جو بولی " جا رہی تھی اسکی زبان کو بریک لگ گی۔ جانتی تھی وہ آگے کیا بولے گا۔

میرے تو ماں باپ بھی آج تک سب کو ایک کہانی لگتے ہیں"، کیا نہیں تھا اسکے چہرے پر " دکھ، ملال، اذیت۔ اسکی آنکھیں ضبط کر کے لال ہو رہیں تھیں، محرام جانتی تھی وہ کے وہ تھا ہمیشہ رو دیتا تھا۔ 28 سال کا ہونے کے (sensitive) اس معاملہ میں سنسٹو باوجود بھی وہ اس ٹرام سے کبھی آگے نہیں بھر سکا کے اسکے ماں باپ اسے کسی اور کے حوالے کر کے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے تھے۔

احمد میں" محراب رو نہیں رہی تھی مگر اسکا چہرہ ابھی بھی گیلا تھا۔ "ت۔ تمہیں لگتا ہے " کے۔ کے میں ایس۔ "اسنے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے احمد کی نظر میں محرام ایسا بول سکتی ہے۔ مگر پھر محرام ہمایوں کے لوگوں کو پڑھنے کے سکلز ہمیشہ ہی برے رہے ہیں فائن" فاتح نے اپنی قمر کو دوبارہ اکڑا لیا اور آنسو پونچھے "اگر تمہیں لگتا ہے تو... لگتا " رہے آئی ڈونٹ کیر "ایک آخری نگاہ احمد پر ڈالنے کے بعد وہ رکی نہیں لمبے لمبے ڈگ بڑھتی باہر چلی گئی اور پیچھے احمد اپنی محرومیوں میں اکیلا رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

دانی آپ نے بلایا"اس نے دروازے کے پار جھانکتے ہوئے پوچھا۔اس نے ایک کھلی " سی ٹی شرٹ ساتھ میں ٹراویزر پہن رکھے تھے غالبا سونے جا رہی تھی۔

ہاں ہاں کم ان"مہرنساء نے اپنے زیورات کا دراز بند کرتے ہوئے محرام کو صوفے کی " طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا

بازل ملا تم سے"(اس وقت بازل جیل میں نہیں تھا)انھوں نے صوفے کی طرف " بھرتے ہوئے سوال کیا انکے لہجے میں فکر مندی تھی اور کچھ تفتیش بھی جب کے محرکا تو بازل کا نام سنتے ہی سارا موڈ خراب ہو گیا۔

کہاں دانی "اسنے آنکھیں گھماتے ہوئے کہااور مہر نساء نے دل ہی دل میں شکرادا کیا مگر "

" ظاہر نہ ہونے دیا" تین دن ہو گئے ہیں بہن کو آئے بٹ پتہ نہیں کہا غائب ہے وہ

تمہاری اس سے بات بھی نہیں ہوئی "اب انکے لہجے میں تفتیش تھی جیسے کسی راز کے "

کھل جانے کا ڈر ہو

" محرام نے ایک گہری سانس لی "دانی آپ کو پتہ ہے وی ہیو نو یر بین ان گوڈ ٹرمز

مہر نساء خاموش ہو گئی وہ اپنے نواسے کو بھی جانتی تھی اور اپنی نواسی کو بھی۔

محر تو ہاتھ بڑھا لے گی مگر وہ اپنی انا کو کبھی نیچے نہیں گرائے گا بلکل اپنی ماں کی طرح۔

www.novelsclubb.com

کیا آپ نے صرف مجھے اسی لئیے بلایا تھا "کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد محرام نے پوچھا "

۔

مہر نساء نے ٹہر کر اسکی طرف دیکھا اور دیکھتی ہی گئی۔ انکے اور محرام کے نقش بہت ملتے تھے ہیاں تک کے عادات اور نظریات بھی ایک جیسے تھے۔ شاہد وہ کچھ سوچ رہی تھی مگر محرام کو انکے یوں دیکھنے پر گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

کی۔ کیا ہوا دانی. وائے آر یو لونگنگ آٹ میں لائک دیٹ "آواز میں واضح گھبراہٹ " تھی۔

مہر نساء نے ایک لمبی سانس لی اور اگلا جملہ ایک ہی سانس میں کہہ دیا بغیر محرام کو دیکھے۔" قرۃ العین آرہی ہے دو دن بعد (وہ رکی) پاکستان۔۔۔ تم سے ملنے "آخری لفظوں میں انھوں نے محر کی طرف دیکھا اور وہ تو گویا بت بنی بیٹھی تھی۔ ہاتھ لگاو تو کوئی جنبش بھی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

مما آرہی ہیں "اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتے محسوس ہورہی تھی۔ قرۃ العین سے " ہی تو بچ کر وہ پاکستان آئی تھی اور وہ یہاں بھی اسکے پیچھے آگئی تھی۔

توثابت ہوا محرام ہمایوں جو کچھ بھی کرلے وہ کبھی مکمل آزاد نہیں ہو سکتی۔

شاید کوئی بھی انسان کبھی نہیں ہو سکتا۔۔

دو سال پہلے

وہ ابھی بھی شل تھی جب وہ مہر نساء کے کمرے سے ہو کر آئی تھی، کانوں سے ٹکرانے والی آوازیں گڈ مڈ ہو رہی تھی، ٹکرا رہی تھی، ذہن میں ایک شور سا مچا تھا۔

" مجھے نہیں پرواہ محرام تم کیا سوچتی ہو "

www.novelsclubb.com

" تم میری بیٹی ہو، یو ہیو ٹو بی پرفکٹ "

" سیدھی طرح سے بیٹھو محر "

" جب میں اجازت دوں محر تب بولنا "

بچپن سے لے کر اب تک اس نے اپنی ماں سے نجانے کیا کیا سنا تھا، کیا کیا سمجھا تھا، کیا کیا سیکھا تھا اس کا اگر کوئی سد باب نکلا تھا تو وہ یہ کے اسکی شخصیت مسخ ہو کر رہ گئی ہے۔ محرام کیا چاہتی ہے کیا سوچتی ہے قرۃ العین کے نزدیک وہ معنی نہیں رکھتا تھا اور بقول محرام 'وہ کیا چاہتی ہے، کیا سوچتی ہے یہ کسی کے لیئے اہم نہیں تھا'، محرام کسی کے لیئے اہم نہیں تھی۔

قدم قدم اٹھا کر وہ اپنے کمرے میں تو آ گئی تھی مگر اسکا ذہن ابھی بھی ان آوازوں سے لڑ رہا تھا، ("تم میری بیٹی ہو.. خاموش محر.. میری اجازت) ایک کے ساتھ ایک آواز ٹکرا رہی تھی یوں جیسے ساتھ والی کو ہرا کر آگے آنا چاہے اور سہنے والے کو مزید اذیت دے۔

وہ اسی شل کیفیت میں بلکانی تک آئی، وہی سفید رنگ میں ڈھکی بغیر فرنیچر کے اور ایک واحد ساتھی وہ ہینگنگ پلانٹ، ("جو میں چاہتی ہوں وہ ہو گا.. اجازت.. میری بیٹی")

ریلنگ تک پہنچ کر محرام نے اس پر ہاتھ رکھا اور آرام آرام سے نیچے بیٹھتے ہوئے وہ اچانک

زمین پر دھپ ہو گئی جیسے ٹانگوں سے جان نکل گئی ہو، پتہ ہی نہیں چلا کب اس بت کی آنکھوں میں سے ایک آنسو گرا پھر دوسرا پھر تیسرا اور اسکے بعد وہ گنتی بھول گئی۔

وہ بغیر آواز کے گردن جھکائے روئے جا رہی تھی، آنسو سفید ماربل پر ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ "یوں ہیو ٹو بی پرفیکٹ... تم میری بیٹی ہو.. مجھے نہیں پرواہ تم کیا... آواز آہستہ رکھ کر بات کرو.. محرام "

دفعتاً اسکے آنسو رک گئے، وہ اس آواز کو پہنچاتی تھی، ہاں یے آواز جو آخر میں آئی تھی اسے وہ کیسے نہیں پہچان سکتی تھی، اندھیرے سے روشنی تک لانے والی آواز انسان کو کبھی نہیں بھولتی۔

محرام نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا، چہرہ ابھی بھی گیلا تھا مگر حیرت آنگیز طور پر وہاں کوئی نہیں تھا، محرام کو گھبراہٹ ہوئی اور تھوڑا عجیب بھی لگا، اسے یقین تھا اس نے احمد کی آواز سنی تھی مگر یہاں تو کوئی نہیں تھا۔

اس سے پہلے کے وہ اس معاملہ پر زیادہ سوچتی اندر کمرے میں موجود اس کا فون بجنے لگا، وہ بھاگتے ہوئے اسکے پاس گئی چہرہ صاف کیا اور فون ان لوک کیا، اس پر ایک مسج آیا تھا

' احمد کا مسج '

اسے مزید حیرانگی ہونی لگا مگر مسج کھولنے کے بعد تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، "رو "کیوں رہی ہو؟

(اسے کیسے پتہ چلا) محرام کچھ دیر پتھر کا بت بنی کھڑی رہی پھر چھوٹے چھوٹے قدموں اٹھا کر بالکانی کی جانب بھڑی اور دیکھا نیچے احمد انیکسی میں کھڑا ہے (محرام کی بالکنی سے انیکسی کی پچھلی طرف نظر آتی تھی)۔ محرام پر نظر پڑتے ہی اس نے اسکی طرف ہاتھ ہلایا۔ محرام وہ بھی نہ کر سکی کہی دور اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کے سامنے کھڑے شخص نے اسے اتنے دور سے آواز لگائی تھی، اور محرام کو لگا کوئی اسکے پیچھے سے اسے پکار رہا ہے۔

وہ ابھی حیرت سے اسے دیکھ ہی رہی تھی جب اسکے ہاتھ میں موجود فون بجنے لگا جس پر 'احمد گالنگ' لکھا آرہا تھا۔ وہ اپنے فون کو دیکھ رہی تھی مگر اسکی سوچ کہی اور ہی اٹکی تھی۔ اس نے ایک مرتبہ نیچے کھڑے احمد کو دیکھا اور پھر اپنے موبائل کو، اور گرین بٹن دبا دیا۔

کیوں رو رہی تھی" سپیکر سے نکلنے والی بھاڑی آواز ابھی بھی مکمل طور پر اسکے خیالوں سے ' اسے آزاد نہیں کر سکی تھی، وہ نیچے کھڑے بھورے بالوں والے شخص کو دیکھ رہی تھی جس پر چاند کی ہلکی ہلکی روشنی گر رہی تھی اور وہ شخص گردن اٹھائے پودے کے قریب کھڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

محرام "کچھ دیر بعد اس شخص کی آواز دوبارہ سپیکر میں گونجی مگر محرام ابھی بھی اسے ہی " دیکھی جا رہی تھی بغیر رکے، "محر۔"" مما آرہی ہیں" اس سے پہلے کے نیچے کھڑا شخص دوبارہ سوال کرتا محرام اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

اوہ اچھا" ذہن میں چلنے والی آوازیں آہستہ آہستہ دھیمی ہو رہی تھیں۔ (نظریں ابھی بھی نیچے ٹکی تھی)، "تو اس میں رونے کی کیا بات ہے" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد سپیکر

سے آواز آئی پہلے تو محر نے اسکی بات پر اتنا دھیان نہیں دیا مگر جب سپیکر سے نکلنے والی آواز باقی تمام آوازوں کو ہرا کر آگے آئی تب محرام کو اسکی بات سنائی بھی دی اور سمجھ بھی آئی۔

" دماغ خراب ہو گیا تھا میرا "، محرام نے جل کر کہا دل کیا ہاتھ میں پکڑا فون نیچے کھڑے انسان کے سر پر دے مارے جو ابھی بھی اسے مسکرا کر دیکھ رہا ہے۔

" شکر ہے خدا کا اندازہ تو ہوا "، محرام کو بے اختیار ہنسی آ گئی. کوئی اور موقع ہوتا تو وہ غصہ سے کال کاٹ دیتی، مگر پھر بھی اسے ہنسی آ گئی اور عادت کے خلاف وہ قہقہہ لگا کر ہستی چلی گئی، گالوں کے گھڑے واضح ہوئے مگر وہ سب سے انجان بس ہنستی چلی گئی، نیچے کھڑا شخص اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا، عقیدت سے خوشی سے ٹھہر کے۔

اسکی ہنسی تب تھمی جب اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے مگر ابھی بھی وہ ٹھہر ٹھہر کر دھیما دھیما ہنس رہی تھی، "محرام "کچھ وقت کی خاموشی کے بعد نیچے کھڑے شخص نے کہنا شروع کیا"، تم ایک خوبصورت دل کی لڑکی ہو، یوں گبھرا کر ہار مت مان جایا کرو "

" تم جانتے ہو میں کیوں ڈرتی ہوں، تم ہی تو جانتے ہو "

وہ دونوں ابھی بھی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے بغیر کچھ بولے، مگر نیچے کھڑے شخص کی اب مسکراہٹ غائب تھی، وہ جانتا تھا سپیکر کے اس پاس موجود لڑکی وہ واحد انسان تھی جو آنکھیں بند کر کے بھی اس پر اعتبار کر سکتی تھی، احمد جہانزیب کی کہانی محرام ہمایوں کے بغیر نامکمل تھی۔

"ہر انسان کے ڈر ہوتے ہیں محرام، کچھ کے ڈر انھیں کھا جاتے ہیں اور کچھ... اپنے ڈر کو نوچ کر خود سے الگ کرتے ہیں، اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے "

محرام کے ذہن سے اب ساری دھند ہٹ چکی تھی اور اگر کچھ تھا تو اس شخص کے بولے جانے والے الفاظ۔

" یہ تمہیں طےہ کرنا ہے کے تم اپنے ڈر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے نوچ نکالو گی. the ball is in your court " محرام کے .یا وہ محرام کو کھا جائے گا۔

ذہن میں اسکا ایک ایک لفظ نقش ہو رہا تھا۔ اس نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔

گڈ (احمد ہلکا سا مسکرایا) اب اٹھو جا کے سو اور رونہ مت اب، بے وقوف لڑکی" محرام ہلکا " سا ہنسی اور کال کاٹ دی مگر اندر جانے سے پہلے اس نے نیچے مڑ کر دیکھا، وہ شخص ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا، کبھی کبھار محرام سوچتی تھی کے جہاں اس سے اتنے رشتہ چھن گئے اسے کے بدلے میں اسے ایک یہی رشتہ کیوں ملا۔

شاید وقت نے اس سوال کا جواب دو سال بعد کے لیئے رکھا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال بعد

میں یہاں نہیں رہ سکتی دانی"، کچھ دیر پہلے ہی محرام مہر نساء کو گھر کے پچھلے طرف بنے " لان میں لائی تھی. وہ لان چیئر پر بیٹھی سامنے ویل چیئر پر موجود مہر نساء کو چائے بنا کر دے رہی تھی، صبح کی ہوا میں ابھی بھی کچھ نمی اور ٹھنڈک تھی۔

مگر کیوں" محرام کے ہاتھ سے کپ تھامتے ہوئے انھوں نے سوال کیا ان کا لہجہ ایک دم " سادہ تھا

www.novelsclubb.com

محرام کی نظریں مہر نساء کے چہرے پر اٹک گئیں، اسنے ہلکے پیلے رنگ کا سادہ کرتا شلوار پہنا ہوا تھا اور کالے بال گول مول جوڑے میں باندھے ہوئے تھے، اسکے بر عکس ویل چیئر پر موجود عورت کے کندھوں کے ارد گرد شال تھی اور ہر وقت کے ڈائے شدہ کالے بال آدھے سفید ہو چکے تھے۔

محرام نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا بلکہ ہاتھ بڑھا کر انکے سفید بالوں کو چھوا، مہر نساء ایک دم ساکت ہو گئیں، "بابا نے اپنی زندگی میں ایک آپارٹمنٹ خریدا تھا انکی ڈھیٹ کے بعد انکا ایک دوست استعمال کر رہا تھا، میں نے آنے سے کچھ ہفتے پہلے ان سے کہہ دیا تھا آپارٹمنٹ خالی کر دیں تو اب میں وہی رہوں گی" وہ ساتھ ساتھ ان کے سفید بالوں پر بال پھیر رہی تھی ساتھ ساتھ بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں آپکو یہ نہیں کہوں گی میرے ساتھ چلے مگر اگر کبھی آپ آنا چاہے تو موسٹ ویلکم" " اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی بات مکمل کی، "اور فکر مت کریں میں وہاں

اکیلے رہ لو نگی فجر ..کے ساتھ نے مجھے کافی کچھ سکا دیا ہے"، مہر نساء کی چائے انچھوئی انکے ہاتھ میں موجود تھی وہ بس اپنی نواسی کو دیکھی جا رہی تھیں۔

تمہیں مجھے ایسے نہیں دیکھنا چاہیئے تھا"، مہر نساء کے کہنے پر محرام نے ان کی طرف دیکھا "
،

" کیسے ؟ "

تمہاری 'ہر چیز کو سنبھالنے والی دانی 'کو تمہیں اتنا بکھرا ہوا نہیں دیکھنا چاہیے تھا محر" " اسے لگا کسی نے اسکا دل مٹھی میں لے لیا ہو، وہ سہی کہہ رہیں تھیں، بچپن سے لے اب تک محر نے صرف اپنی نانی ہی کو ائڈ الائز کیا تھا، اب انکو یوں دیکھ کر اسے تکلیف ہو تھی تھی، شدید تکلیف۔

محرام کچھ دیر سامنے موجود وجود کو دیکھتی رہی پھر اپنے سفید ہاتھوں میں انکا جھریوں زدہ ہاتھ لیا، " محرام کے برے وقت میں مہر نساء اسکے ساتھ کھڑی رہی کیا اب .. مہر نساء کے " برے وقت میں محرام انھیں چھوڑ کر چلی جائے

کافی دیر سے روکے گئے آنسو کسی آبشار کی طرح مہر نساء کے چہرے پر بہنے لگے، انھوں نے آگے بھر کر محرام کو سینے سے لگالیا، انکے آنسو اسکا کندھا گیلا کر رہے تھے مگر کچھ آنسو انمول ہوتے ہیں انکا بہہ جانا دل ہلکا کر دیتا ہے۔

"چیچ ڈرامے تو دیکھو" ان دونوں سے بہت دور اندر لونج میں کھڑی زباب نے پیچھے بیٹھے یوشع سے کہا، جو پین کیکز پر بڑے دھیان سے سرئپ ڈال رہا تھا، زباب نے ابھی بھی بلو کلر کا سلک کا نائٹ گاون پہنا ہوا تھا، گولڈن بال میں کر لرز لگے تھے اور ایک ہاتھ میں اورنج جوس کا گلاس (لاؤنج کی بیک سائیڈ پر موجود دروازہ لان کی طرف کھلتا تھا مگر لونج میں کھڑا شخص صرف باہر بیٹھے لوگوں کو دیکھ سکتا تھا سن نہیں سکتا تھا، وہ بہت دور ہوتے تھے)

www.novelsclubb.com

"کس کے" یوشع نے اپنے ناشتہ کا بڑا سا نوالہ لیا اور اسے چباتے ہوئے سوال کیا، "

ان نانی نواسی کے اور کس کے "زباب نے پیچھے بیٹھے یوشع کے سر پر ہلکی سی چپیٹ لگائی، "ایک تو بیٹھے بھی اتنے دور ہیں کچھ سن نہیں سکتے "زباب نے اپنے گلاس سے ایک سپ لیا۔

آپ کو کیا ہے آپی ؟آگ لگے بستی میں ہم اپنی مستی میں "زباب نے ایک شکوہ کناں نظر اپنے ٹی نیجبر بھائی پر ڈالی جو کھانے کے ساتھ مکمل انصاف کر رہا تھا اور دائیں سے بائیں سر ہلا یا،

اسی وجہ سے ابا نے تمہیں اپنی جائداد میں سے ایک ڈھیلا بھی نہیں دیا "زباب نے ایک آخری نظر باہر ڈالی اور پھر ساتھ سیڑھیوں کے جانب بڑھ گئی، جبکہ یوشع اپنی بات پر مکمل اترتا رہا 'آگ لگے بستی میں ہم اپنی مستی میں' اور ناشتہ کے ساتھ ورلڈ وار تھری میں مشغول رہا

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شیشہ کی دوسری جانب وہ تاروں اور جالیوں میں لپٹے نفوس کو دیکھ رہی تھی،اس نے ہمیشہ اپنی ماں کو ٹپ ٹاپ فیصلہ سناتے فریش روپ میں دیکھا ہے اور آج وہ انھیں یوں خاموش ہاسپٹل کے وارڈ میں لیٹے ہوئے دیکھ رہی تھی،انکے سر اور بدن کے ساتھ مختلف اقسام کی مشینز جڑی تھی،وہ کمرے کے اندر نہیں گئی بس باہر کھڑے اندر لیٹی قرۃ العین کو دیکھ رہی تھی۔

تین ماہ پہلے کراچی سے اسلام آباد آتے وقت انکی کار کا ایکسڈنٹ ہو گیا تب سے وہ قومہ میں تھی، محرام کو لگا تھا انکو اس حالت میں دیکھ کر وہ بہت روئے گی کچھ بھی ہو جائے تھی تو وہ اسکی ماں، مگر اسکی سوچوں کے خلاف اسکی آنکھیں سوکھی ہوئی تھی،بغیر تاثر کے وہ شیشہ کے پار دیکھ رہی تھی،اس نے صبح والا ہی لباس پہنا تھا بس فرق یے تھا کے ڈوپٹے کو مفلر کی طرح گلے میں لپیٹا ہوا تھا کے ایک کونا آگے کی طرف لٹک رہا تھا اور دوسرے قمر کی پیچھے جھول رہا تھا

اسکی آنکھوں کے سامنے سے ایک منظر گزرا

www.novelsclubb.com

دوسال پہلے

دوپہر کا وقت تھا،ڈائنگ حال میں چھری کانٹے کے ٹکرانے کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں تھی(قرضہ العین کی فلائٹ صبح پانچ بجے ہی لینڈ ہو گئی تھی مگر اسکی ملاقات ابھی دوپہر کے کھانے پر ہوئی تھی)

ممی"قرۃ العین نے اپنے دائیں جانب موجود مہرنساء کو پکارا،وہ لوگ یوں بیٹھے تھے کے " محرام کا چہرہ دروازے کی طرف تھااور قرۃ العین کا اسکے سامنے،جبکہ مہرنساء سربراہی " کرسی پر موجود تھیں،"ہمم بولو"،"محرکو پاکستان آئے ہوے کتنے دن ہوگئے ہیں اپناذکر سن کر محرام کے پلیٹ میں چلاتے ہاتھ رک گئے،اس نے بے اختیار مہرنساء کی جانب دیکھا،"اگر میں نے غلطی سے اسکو آپ کے پاس آکر رہنا کی اجازت دے دی ہے تو اٹلیسٹ کوئی ڈھنگ تو سکادے اسے میری تو کبھی سنی نہیں اس نے"،وہ اونچا یا چیخ کے نہیں بولتی تھی لیکن انکے لہجے میں ایسی کاٹ ہوتی تھی جو محرام کو ہمیشہ کمزور کردیتی تھی۔

"محرام بچے آپ کمرے میں جاو"، مہرنساء نے اس سے کہا

"کیا مطلب کمرے میں جائے، یہی بیٹھو" محرام جو ابھی تھوڑی سی اٹھی ہی تھی ڈر کے فورا بیٹھ گئی، اسکا دل بری طرح دڑھک رہا تھا،

"آدھا دن ہو گیا ہے اور تمہیں دیکھ کر ابھی بھی ایسا لگتا ہے جیسے تم سو کی اٹھی ہو، یہ.. یہ کیا حلیہ ہے تمہارا"، محرام نے کوئی جواب نہیں دیا بس چہرہ جھکائے اپنی چھوٹی انگلی میں موجود رنگ کو گھماتی رہی، بچپن سے کی گئی تذلیل سب سامنے آرہی تھی، کب کب اسے یوں نہیں ٹوکا گیا۔

اسکی برتھڈیز پر، عید پر، فیملی گیترنگز پر، پبلک میں۔ محرام کے دل میں ایک ڈر سا بیٹھ گیا تھا کے وہ کبھی اپنی ماں کو مطمئن نہیں کر سکے گی

www.novelsclubb.com

آج

منظر تحلیل ہو گیا تھا، پیلے جوڑے میں کھڑی لڑکی کا چہرہ بے تاثر تھا، آس پاس سے گزرتے کہیں لوگوں نے اسے مڑ مڑ کر دیکھا تھا کچھ نے شاید سوال بھی کیا تھا مگر وہ سب سے انجان کوریڈور میں کھڑی اندر لیٹی اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں کے سامنے ایک اور منظر ابھرا۔

دو سال پہلے

محرام پچھلے آدھے گھنٹے سے انیکسی میں احمد کا انتظار کر رہی تھی، وہ اس وقت رونا نہیں چاہتی تھی وہ صرف گھبرا گئی تھی اور وہ یہ سب ہمیشہ سے احمد سے ہی شیر کرتی تھی، پاکستان سے جانے کے بہت سالوں بعد ان دونوں کا کونٹیک ہوا تھا۔ اور تب ہی سے محرام اور اسکے درمیان ایک عجیب سا تعلق بن گیا تھا، کے جب بھی محرام پریشان ہوتی یہ اسے مشورہ چاہیے ہوتا وہ احمد کو مسج کرتی اور وہ کبھی اسکی کال نا کاٹتا اور مسج کا جواب بھی کچھ لمحوں میں دے دیا کرتا۔

قطار در قطار موجود گملے خاموشی سے اس سیاہ بالوں والی لڑکی کو پریشانی سے ٹہلتے ہوئے دیکھ رہے تھے، دفعتاً ہی اسے اپنے پیچھے بائیک کے رکنے کی آواز آئی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا احمد بائیک کو ایک سائڈ پر کر رہا تھا، اسکو وہاں دیکھ کر اندر تک سکون اترا تھا، (احمد کے بھورے بال کچھ ماتھے پر بکھرے تھے اور شرٹ کی آستینیں اوپر تک فولڈ تھیں بازو پر موجود نشان واضح تھا)

محرام نے اس سے بات کرنے کے لیئے منہ کھولا مگر وہ اسے بغیر دیکھے اندر کی جانب بھڑ گیا، محرام کو حیرت کا دھچکا لگا اور تھوڑا سا برا بھی، مگر وہ رکی نہیں اور اندر اسکے پیچھے گئی، "مما آگئی ہیں"، اس نے اسکے پیچھے سے پکارا جواب کچن کاونٹر کے قریب کھڑا پانی کی بوتل سے گلاس میں پانی انڈیل رہا تھا، اسکے بالوں اور گردن پر موجود رگیں تنی ہوئی تھی اور منہ لال ہوا تھا مگر محر نے ان چیزوں پر غور نہیں کیا،

www.novelsclubb.com

تو"، احمد کی آواز کسی بھی جذبہ سے خالی تھی وہ ایک کے بعد ایک گلاس تھوڑا تھوڑا " بڑھتا جاتا اور پیتا جاتا،

تم ان سے ملوگے نہیں"،احمد کی محرام کی طرف کمر تھی اسی وجہ سے وہ اسکے چہرہ نہیں "
دیکھ پارہی تھی۔

میں کیا کرونگا"،اس نے ایک اور گلاس اندر اتارا اور اپنے سامنے موجود کچن کاونٹر پر "
دونوں ہاتھ یوں رکھ لیے کے کندھوں کے درمیان گردن جھکی ہوئی تھی،

".کیا مطلب تم "

محرام پلیز لیو"، محرام کی بات کو کاٹتے ہوئے اس نے کہا،اسکی آواز جتنی دھیمی اس "
وقت تھی اتنی ہی بھاری،شاید وہ دانت پیسے ہوئے بول رہا تھا

محرام خاموش ہو گئی،اب اسے تھوڑا تھوڑا ڈر بھی لگ رہا تھا مگر اس سب کے باوجود وہ وہی
www.novelsclubb.com
کھڑی رہی،

محرام.. "احمد نے ہلکی سی گردن موڑ کر محرام کی طرف دیکھا،اسکا چہرہ مکمل لال تھا اب "
محرام کو سمجھ آیا تھا وہ اسے کیوں جانے کا کہہ رہا تھا، "...پلیز لیو"، کچھ لمحے محرام اسے

دیکھتی رہی پھر آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف قدم اٹھائے اور انیکسی سے باہر بھاگ گئی، پیچھے احمد نے خود کو کمپوز کرنے کے لیئے لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیے۔

جانتا تھا وہ ہرٹ ہوئی ہو گی مگر وہ کسی اور کا غصہ محرام پر نہیں اتار سکتا تھا

آج

آنکھوں کے سامنے ہاسپٹل کا وارڈ واپس آگیا تھا اور اندر لیٹا خاموش شخص، وہ ان سے کافی کچھ کہنا چاہتی تھی انھیں ہاتھ لگانا چاہتی تھی مگر اسے ڈر تھا کے کہیں اسکی باتیں سن کر وہ اسے اس حالت میں بھی اس میں نکس نہ نکال لیے۔

کاش مما آپ نے مجھے میں رہنے دیا ہوتا تو آج ہمارے درمیان اتنی دیواریں نہ ہوتیں، "

"پیلے جوڑے والی لڑکی اب دور جارہی تھی، کوریڈور کا وہ خانہ اب خالی ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

یہ ایک چھوٹے سے کیبن کا منظر تھا جس میں احمد جہانزیب بیٹھا اپنے کچھ کلائینٹز کے ساتھ محو گفتگو تھا، لکڑی کے ٹیبل کے دوسری طرف دو لوگ بیٹھے تھے اور پاور سیٹ پر احمد جس پر پیچھے کھڑکی سے آتی دھوپ گر رہی تھی، کیونکہ کھڑکی بلاینڈز کے طرز میں بنی تھی اسی لیئے دھوپ خانوں کی صورت اس پر گر رہی تھی۔

دفعتاً اسکے قریب موجود فون بجنے لگا اس نے ایکسکیوز کر کے سپیکر اٹھایا۔ دوسری طرف والے شخص کی بات سن کر اسکے تاثرات یک دم تبدیل ہوئے، چہرہ پر کفلت تاری ہو گئی، مگر جلد ہی اس نے اس پر قابو پالیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ لوگ چلے گئے، تو وہ اپنا کوٹ چیئر پر لٹکاتے ہوئے آفس کے ایک کونے میں موجود الیکٹرک کیٹل کی طرف بھرا اور ساتھ موجود کپ میں سے اس میں گرم انڈیلا، تاثرات اب مکمل توڑ پر سخت ہے۔

خاموش آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نفوس اندر داخل ہوا سارے ماحول میں اچانک سے فیمیل پرفیوم کی خوشبو کے ساتھ ہیل کی ٹک ٹک کی آواز پھیل گئی، زباب نے پیلے رنگ کالان کا جوڑا پہن رکھا تھا، گولڈن بال کرل کیے ہوئے تھے اور ایک کندھے میں ہینڈ بیگ جھول رہا تھا۔

گڈ مارننگ "، اسکی آواز سنتے ہی احمد کو لگا اس نے ثابت زہر اگل لیا ہو، مگر وہ پھر بھی بے " نیازی سے چائے بناتا رہا جبکہ زباب اب ان چیئرز میں سے ایک پر بیٹھ گئی جس پر کچھ دیر پہلے وہ لوگ بھیٹے تھے، یوں کے احمد کی اسکی طرف کمر تھی۔

کیا کام ہے "احمد نے روکھے لہجے میں سوال پوچھا۔"

کیا ضروری ہے کے میں اپنے ہونے والے شوہر سے صرف کام کے متعلق ملنے آو"، " اس نے اپنا لہجہ ہد درجہ شرین کرنے کی کوشش کی۔

اتنی اچھی مت بنو زہر لگ رہی ہو"، احمد زباب کے سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا(" ان دونوں کے درمیان ایک میز تھی)۔

جبکہ دوسری طرف زباب کا منہ غصہ سے لال ہو گیا۔

کام بتاو زباب"،اس نے اپنی چائے میں سے گھونٹ بڑھتے ہوئے کہا۔ "

مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو، یہ جس پراپرٹی پر تم ناگ بن کے بیٹھے ہونا یہ میرے باب "
" کی عنایت ہے

پہلی بات اس پر بیٹھنے کے لیئے مجھے تم جیسی بلا کو جھیلنا پڑتا ہے اور دوسری بات (اس نے "
اپنی چائے کا گھونٹ بھرا) باب کی تھوڑی خدمت کی ہوتی تو آج تم اس پراپرٹی پر ناگن بن
" کر بیٹھی ہوتی

جتنے سکون سے احمد نے کہا تھا اتنے ہی ذور سے زباب کو اسکی بات چبھی تھی،"اگر کوئی کام
نہیں تو تم جا سکتی ہو"،احمد نے اپنا فون اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہاری بکواس سنے کا، صرف تم سے یہ کہنے آئی تھی کے اپنی "
دانی کو اس گھر سے نکالو (ایک جھٹکے سے احمد نے گردن اٹھائے کرا اسے دیکھا،اب لگا نا تیر
نشانہ پر زباب نے دل میں سوچا)،"اس نے اپنا لہجہ میں چبھن پیدا کی "کچھ دن بعد ویسے
" . . . بھی شادی کے مہمان آنا شروع ہو جائے گے اور وہ بیچاری اکیلی ایک کونے میں

وہ انکا گھر ہے زباب "احمد نے دانت پیستے ہوئے اسکی بات کاٹی، جہاں لوگ غصہ میں چیخ چیخ کر اپنا غبار اتارتے ہیں وہاں وہ الٹا اتنے ہی آرام سے بولا کرتا تھا، "وہ چاہے وہاں پر ایک کونے میں پڑی ہی کیوں نہ رہے تم یا میں کوئی بھی انھیں نہیں نکال سکتا "اس نے زور سے اپنا کپ سامنے موجود ٹیبل پر پٹخا، گرم مایا اچھل کر اسکے ہاتھ پر بھی گرا مگر وہ اس سے بے نیاز بولتا رہا

" مگر عنقریب وہ یہ گھر تمہارے نام کردے نگی جس طرح ہاسپٹل کیا تھا"

میں پھر بھی انہیں نہیں نکالونگو، وہ میرا سارا خاندان ہیں، سمجھی اور آئندہ ایسا سوچنا بھی مت "انگلی اٹھا کر اسے وارنگ دی

تو تم ایسا نہیں کروگے "زباب نے اپنا غصہ دباتے ہوئے سوال کیا۔ "

ہر گز نہیں"، ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے اس نے کہا۔"

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے نہ کرو میں خود کرلونگی "اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور ٹک ٹک کرتی باہر چلی گئی، " پیچھے اسکے پرفیوم کی خوشبو ابھی بھی تازہ تھی

نجانے ہر بار اس عورت کو دیکھ کر اسے قتل کرنے کی خواہش اور بڑھتی تھی پتہ نہیں وہ اس سے شادی کیسے کرے گا، احمد نے دل میں سوچا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک پسماندہ اپارٹمنٹ بلڈنگز کا منظر تھا، جگہ جگہ سے سیڑھیاں ٹوٹی ہوئی تھی، اور نالیوں سے گندا پانی ابل ابل کر باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ محرا اس ایڈریس پر آئی تھی جو اسے بازل سے ملا تھا۔ بہت دھیان سے وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کے کہی کوئی چوہا نہ نکل آئے یا سیڑھی ہی نہ ٹوٹ جائے۔ اور ریلنگ کو ہاتھ لگانے کا تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا، احتیاطی طور پر پہلے ہی ناک کو ڈوپٹے سے ڈھک لیا تھا (ڈسٹ الرجی جو تھی)

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مطلوبہ فلیٹ کے سامنے کھڑی تھی اور دروازہ کنوک کرتے رہی تھی (بیل بھی غائب ہے عجیب)، کچھ دیر کے بعد دروازہ کھلا اور سامنے ایک انیس بیس سالہ دراز قد لڑکا نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

محرام پہلے ہی قمر سیدھی کر کے کھڑی ہو گئی، اس لڑکے کو وہاں دیکھ کر ہی اسے اندر ہی اندر گھبراہٹ ہونا شروع ہو گئی، "مجھے مجاہد رو ئف سے ملنا ہے"، اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہی اس نے کہا۔

" مجاہد سے کیوں مجھ سے مل لو"، سامنے موجود لڑکے نے ایک خبیث مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔

" گھر میں اگر کوئی عورت ہے تو اسے بلا دیں"، اندر سے وہ ڈر رہی تھی ایک تو یہ علاقہ اور سامنے کھڑی مصیبت، مگر اسے اپنی جھجک پر قابو پانا ہی تھا دانی کے لیئے۔

اس سے پہلے کے وہ لڑکا اور بد تمیزی کرتا اندر سے ایک نسوانی آواز آئی، "کون ہے سیف" ایک دبلی پتلی عورت ڈوپٹہ سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے ظاہر ہوئی۔

" آپ کون؟" اس عورت نے لڑکے کو سائڈ پر کرتے ہوئے سوال کیا اور محرام نے سکھ کا سانس لیا۔

" مجھے مجاہد رو ئف سے ملنا ہے "

www.novelsclubb.com

" . یہاں تو ایسا کوئی شخص نہیں رہتا "

پھر آپ مجھے یہ بتا سکتی ہیں کے آپ کے گھر میں آپ سے پہلے کون رہتا تھا"، بچکانہ " سوال تھا مگر اس نے پھر بھی ہو چ لیا۔

" یہ تو مالک مکان ہی بتا سکتا ہے جی "

آپ پھر مجھے مالک مکان کا نمبر دے دیں پلیز"، اس سارے منظر میں وہ لڑکا ابھی بھی " دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے سامنے کھڑی محرام کو دیکھ رہا تھا اور محرام نے دل ہی دل میں دعا کی (خدا کرے اسکی آنکھیں نکل جائیں)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

" باجی جی بڑا ہی کوئی منحوس انسان تھا وہ "

مالک مکان کا نمبر ملنے کے فوراً بعد ہی محرام نے اس سے رابطہ کیا اور ایک آوپن ائیر ریسٹورنٹ میں بلا لیا، وہ ایک ادھیڑ عمر بڑی سی دوند اور ساولی رنگت والا آدمی تھا۔ جو آتے ساتھ ہی سامنے موجود پیسٹریوں اور کیکز پر کسی صدیوں کے بھوکے کی طرح ٹوٹا۔

محرام چپ چاپ اپنے جوس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بڑھتے ہوئے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی، آس پاس کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

منحوس کیسے "، محر نے سوال کیا، پیسٹریوں کی پلیٹ کو اچھی طرح صاف کرنے کے بعد وہ آدمی بولا۔

دو مہینے وہ کمبخت میرے گھر میں رہا مگر مجال جو اس نے کبھی وہاں کی صفائی کی ہو یا کرایہ دیا ہو، ایڈوانس بھی نہیں دیا تھا اس خبیث نے "، ان کا بس چلتا تو کئی عظیم گالیاں اسکی شان میں کہہ ڈالتے۔

آپ کے پاس.. " محرام بولنے ہی والی تھی جب وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولے کے " کہیں ان کی دکھ بھری داستان رہ نہ جائے

www.novelsclubb.com

اور تو اور کوئی ایسا (انھوں نے ڈکار مارا) دن نہیں ہو گا جس میں محلے داروں نے شکایت نہ "
کی" محرام بے چینی سے وہاں بیٹھی تھی

" آپ کے پاس.۔ "

دن کو غائب رہتا، راتوں کو آکر اونچی آواز میں گانے لگالیتا ایک دو دفعہ تو اسکی ہاتھا پائی بھی
ہوئی تھی"، انھوں نے پھر اسکی بات کاٹی اب کے محر نے واضح آنکھیں گھمائی تھی (عجیب
(

بے غیرت کو جب میں نے کہا کے میں پولیس بلا لو نگا تو میرے گھر کے شیشے توڑ دیے" "
"،

اچھا.۔" محرام نے طنز کرتے ہوئے کہا۔ "

www.novelsclubb.com

" . . مگر دو مہینے بعد خبیث خود ہی کہیں چلا گی "

کہا گیا آپ کو کچھ پتا ہے"، محر نے جوش سے انکی بات کاٹی اور آگے ہو کر بیٹھی۔ "

نہیں جی لیکن دو مہینے بعد اپنے گھر کے باہر جی مجھے ایک لفافہ ملا جس میں دو مہینوں کا "
" کرایہ بھی تھا اور ساتھ ایڈوانس پیمنٹ بھی

آپ نے پتہ کروایا کے وہ لفافہ کس نے دیا آپکو"، محرام جواب سے بولی۔ "

نہیں باجی مجھے میرے پیسے مل گئے نیا کرائے دار بھی آ گئے مجھے اور کیا چاہیئے تھا"۔ "

(بیٹی کی عمر کی ہوں اور باجی ایسے بول رہا ہے جیسے چار پانچ سال مجھ سے چھوٹا ہو)

محرام نے افسوس بھری نظروں سے سامنے بیٹھے جوس پیتے شخص کو دیکھا، جو الو ہی سی چمک اسکے چہرے پر آئی تھی وہ اچانک ہی مایوسی اور تھکن میں تبدیل ہو گئ۔

آپ کے پاس اسکی کوئی تصویر کوئی ایڈرس کچھ تو ہو گا نا"، ایک آخری سہارے کے تحت اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں جی ایک نمبر ہے میرے پاس اسکا"، کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولے۔ محرام غور سے سنے گئ

یہ (انھوں نے فون سے ایک نمبر نکال کر اسکے سامنے رکھا)، جب اسے یہ گھر دیا تھا "
" تب وہ جہاں کام کرتا تھا اس نے دیا تھا مجھے

محرام جانتی تھی جیسے وہ یہاں سے سارے نشان مٹا کر گیا تھا وہاں پر بھی نہیں ہونگے مگر وہ پھر بھی ایک آخری امید کا سہارا لینا چاہتی تھی، وہ بازل کو ثابت کرنا چاہتی تھی کہ وہ بے وقوف نہیں، علی کو ثابت کر کے دینا چاہتی تھی کے وہ کمزور نہیں اور سب سے بڑھ کر وہ مہر نساء کو دکھانا چاہتی تھی کے وہ بھروسہ کے قابل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

یہ دوائیاں لے جاو ختم ہو گئی ہیں، میرا پرس بھی لاو میں تمہیں پیسے دیتی ہوں"، مہر نساء " ساتھ کھڑی ملازمہ کو حکم دے رہی تھی جب دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور زباب اندر داخل ہوئی۔ مہر نساء کے چہرے کے زاویے ایک دم سخت ہو گئے۔

انھوں نے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا اور خود کو مصروف ظاہر کرنے کے لیئے گود میں موجود دوائیوں کے ڈبہ میں ہاتھ مارنے لگیں۔ "کیا کر رہی ہیں پھوپھو"، زباب نے انکے پیچھے موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا، وہ قمر کیئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنی ویل چیئر پر بیٹھی تھیں۔

"کام بتاو"، زباب کے تو مانو اندر تک زہر اتر گیا ہو۔ (سارے ہی سائکو ہیں یہاں)

میں تو آپ کے ساتھ گپ شپ لگانے آئی تھی اور آپ"، زباب نے حد درجہ شرین " لہجے میں کہا۔"

میں اپنے معیار کے مطابق گپ شپ کرنا پسند کرتی ہوں، تم کام بتاو اور اتنی اچھی مت بنو زہر لگ رہی ہو"، زباب نے اندر ابلتے اشتعال کو قابو کرنے کی کوشش کی (انکو تو وہاں لے جا کر مارو نگی جہاں پانی پینے کی جگہ نہیں ہوگی)

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں آپ لوگوں میں کیوں اس قدر زہر لگتی ہوں، کیا نقصان پہنچا دیا ہے میں نے " آپ لوگوں کو سب کو خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہوں اپنے کام سے کام رکھتی ہوں،

میرے تو نہ سر پر باپ ہے ناماں "، اگر سامنے محرام ہوتی تو وہ ضرور اسکی داستان سن کر پگھل جاتی مگر مہر نساء نے اپنا دل پیچھے بیٹھی عورت کے لیئے پتھر کر لیا تھا۔

" میں تو یہاں آپکی ہی سہولت کے لیئے مشورہ لائی تھی کے اگر آپ کو نہیں پسند آپکی بیماری کے بارے میں ذکر ہو تو آپ کچھ دنوں کے لیئے اپنے ہاسپٹل میں شفٹ ہو جائے "

، مہر نساء نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھا، وہ بوکھلا گئی تھی "۔ اگر آپ چاہے تو، میں جانتی ہوں میں تو کیا کوئی بھی آپ کو مجبور نہیں کر سکتا یہاں سے جانے کے لئے یہ آپکا گھر ہے مگر (وہ اٹھ کر انکے قدموں کے قریب بیٹھ گئی) پھوپھو آپ عزیز ہے مجھے بابا کے بعد آپ ہی سہارا بنی ہیں اور اب جب یہاں ٹھہرنے والے مہمان شادی میں مدعو ہونے والی عورتیں آپ کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھے گے مجھ سے برداشت نہیں ہو گا "

www.novelsclubb.com

زباب نے دیکھا کے مہر نساء پگھل رہی ہیں اس لیئے اس نے گرم لوہے پر ایک آخری ضرب لگائی۔

اور آپ احمد کو تو جانتی ہی ہیں اگر کسی نے یہاں آپکی بیماری کو موضوع بنایا تو وہ بپھر جائے گا اور آپکے معاملہ میں تو وہ ہے بھی حساس"، اسکو معلوم تھا اب مہر نساء اسکی بات پر ضرور غور کرے گی اپنی خود مختاری انکے لیئے سب سے زیادہ محبوب تھی اپنی گردن وہ کسی کے سامنے نہیں جھکائے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆

باذل کا سن کر بہت افسوس ہوا تھا"، باذل کے ٹرئنیر نے کہا۔ "

فون نمبر ملنے پر محرام نے جب اپنے ایک دوست کے ذریعے ٹریس کروایا تھا تو اسے معلوم ہوا کے وہ نمبر ایک ریسنگ کلب کا تھا اور حیرت انگیز طور پر اسکا بھائی بھی اس کلب کا حصہ تھا۔ ان سے رابطہ کرنے کے بعد کچھ دیر پہلے ہی محرام ان سے ملنے ریسنگ گراونڈ پر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں ملا تھا اس سے کورٹ میں ایک بار مگر اس نے سلام تو دور کجا منہ ہی نہیں لگایا"، "

انھوں نے شکایت کی، محر کو حیرت نہیں ہوئی اسکے بھائی سے کس کس کو شکایت نہیں تھی

۔

کیا آپ مجھے اس انسان کے بارے میں بتا سکتے ہیں"، محر نے ٹائم ضائع کیے بنا انکے سامنے مجاہد کا شناختی کارڈ رکھ دیا جو اسے مالک مکان نے ڈھونڈنے پر دیا تھا، "نہیں یاد تو نہیں آ رہا "کچھ دیر تصویر کو دیکھتے رہنے کے بعد انھوں نے جواب دیا۔

تھوڑا غور کرے کیا پتا.."، "سر یے لیے"، محرام کی بات ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھتے " ایک انیس بیس سالہ لڑکے نے کاٹی، پانی کی بوتل سامنے موجود ادھیڑ عمر شخص کو تھما کر جب وہ محرام کی طرف مڑا تو پہلے شاک اور بعد میں خوشی اسکے چہرے پر پھیل گئی۔

تم.."سیف نے خوشی اور جوش کے ملے جلے تاثر سے کہا۔ محرام تو یہ بھی نہ کر سکی " اسے لگا تھا یہ مصیبت صرف اس آپارٹمنٹ تک ہی محدود ہو گی مگر یہ تو یہاں بھی ٹپک پڑی تھی (اللہ جی آپ نے اسکی آنکھیں کیوں نہیں نکالی)، جب سامنے موجود کالے بالوں

والے لڑکے نے اسے اوپر سے نیچے ایک مرتبہ دیکھ کر طنزیہ مسکراہٹ اچھالی تو محر کا دل کیا وہ یہاں سے غائب ہو جائے۔

ابھی تک اپنے بچھڑے ہوئے عاشق کو ڈھونڈ رہی ہو"، محرام نے شدت سے ہونٹوں کو آپس میں پیوست کیا اور مٹھی کو دبایا اندر موجود شناختی کارڈ بھی ساتھ ہی دب گیا۔

تم اسے جانتے ہو سیف"،" جانتا تو نہیں ہوں مگر جاننا ضروری چاہوں گا"، محر کا دل " زور زور سے دھڑک رہا تھا اندر ہی اندر اسے اپنے اوپر پڑنے والی نظروں سے کوفت ہو رہی تھی۔اس نے جلدی سے اٹھنے کے لیئے اپنا بیگ پکڑنا چاہا مگر اسی ساعت میں ہاتھ میں موجود شناختی کارڈ نیچے گر گیا،اس سے پہلے کے وہ اٹھاتی ساتھ موجود شخص نے پڑھتی دکھاتے ہوئے اچک لیا۔

یہ.. یہ تو یاور حبیب ہے"،شناختی کارڈ پر تصویر پہچانے کے بعد اس نے الجھ کر محرام کی " طرف دیکھا۔"تم اسے ڈھونڈ رہی ہو؟"

تم جانتے ہو اس لڑکے کو"، محر کے بجائے ٹرینر نے سوال کیا۔ "

ہاں یے تو فرخ حبیب کا بھائی ہے"، محرام کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا، "دو سال پہلے " فرخ سر کے جنازہ پر ہی اسکے بھائی سے میری ملاقات ہوئی تھی، اور دو تین بار وہ اسے اپنے میچز میں بھی لائے تھے

اوہ تو یہ بات ہے"، اسکے ٹریز نے کہا جبکہ محرام ابھی بھی ہونقوں کی طرح سیف کا " چہرہ دیکھ رہی

یہ لوگ کون ہیں؟"، بالآخر اس نے سوال کر ہی لیا۔ "

فرخ حبیب میرے کلب کا سب سے بہترین ریسر تھا.."، "جسے ایک کوئے نے " چیٹینگ سے ہرا دیا"، کالے بالوں والا لڑکا ان کی بات کاٹتے ہوئے بولا، مگر وہ کچھ دیر پہلے کے لڑکے سے بہت مختلف لگ رہا تھا اسکے چہرے پر سختی پھیلی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

سیف"، انھوں نے اسکو غصہ سے گھوڑا، "میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا اگر وہ کوا نا آتا تو " ابھی فرخ سر ہمارے ساتھ ہوتے"۔ وہ ہونز اسی سخت لہجے میں بات کر رہا تھا۔ "یہ کس

کی بات کر رہا ہے ؟"، محرام نے ٹریزر سے سوال کیا، انھوں نے ایک گہری سانس خارج کی اور سیف کی طرف دیکھا جواب محر کی طرف پورا مڑے اسے کہانی سنانے کو بے تاب تھا۔

" فرخ حبیب پچھلے چودہ سالوں سے اس کلب میں ریسنگ کر رہیں تھے، وہ میرے آئیڈیل تھے انھے ہرانا مشکل ہی نہیں ہم سب کے لیئے ناممکن تھا مگر دو سال پہلے ایک کوا ہمارے کلب کا حصہ بنا اس میں کچھ خاص نہیں تھا، بس وہ ایک بگڑا ہوا امیر زادہ تھا جسے بس اپنی ضد منوانی ہوتی تھی"، ہر لفظ کے ساتھ اسکا لہجہ مزید تلخ ہو رہا تھا۔ "اس نے فرخ سر سے شرط لگائی کے اگر وہ ان سے ایک ریس جیت گیا تو وہ ہمیشہ کے لیئے ریسنگ چھوڑ دے گے "(وہ تلخی سے ہنسا)"ہم سب کو پتہ تھا وہ ہارے گا مگر وہ جیت گیا چیٹنگ سے"، اس نے چیٹنگ پر زور دیا

www.novelsclubb.com

" بڑے فخر سے قمر اکڑا کے چلتا تھا وہ کے میں جیت گیا ٹسک لوزر کہیں کا، روز وہ آتا اور فرخ سر کو چڑاتا۔ وہ اسکی وجہ سے ڈپریشن میں چلے گئے تھے اور اسی ڈپریشن میں انھوں نے

خودکشی کرلی تھی،اور یہ سب اس اڈیڈ بگڑے ہوئے کوے کی وجہ سے ہوا تھا"، بول بول کے جب وہ چپ ہوا تو اسکا چہرہ غصہ سے لال ہو کر دھک رہا تھا۔

محرام ابھی بھی اسے دیکھ رہی تھی جب ٹریز بولے،"یہ بازل کی بات کر رہا ہے محرام"۔ محر کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئی،"نام مت لیں اس کوے کا"، وہ پھٹ پڑا تھا،"تم اسے کوا اس لیئے کہہ رہے ہو کیونکہ اسکا رنگ ساولہ ہے"، محر کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی،"ہاں تو..ایک منٹ تمہیں کیسے پتہ چل.."،"کیونکہ وہ کوا میرا بھائی ہے"، محرام غصہ سے اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی۔اسے غصہ سیف پر نہیں تھا کے وہ بازل کی رنگت کا مذاق اڑا رہا ہے اسے غصہ اپنے بھائی پر تھا جس کی شرط لگانے والی عادت انھیں اس آندھے کنواے میں دھکیل لائی تھی۔

یور این اڈیڈ بازل ہمایوں، دا بکسٹ اڈیڈ آئی ہیوا یور نون "

(you're an idiot bazil humayun , the biggest idiot I've ever known)

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ملاقاتی کمرے ویسا ہی تھا جیسے محرام چھوڑ کر گئی تھی، وہی سوراخ دار جالی، دھول سے لپٹی ہوئی کرسی اور اسکے پار موجود بند دروازہ

آج پھر محرا اسی ملاقاتی کمرے میں لوٹ آئی تھی اسے دیکھتے ہی بازل ایک دم بپھر گیا، "تم پھر "کرسی سنبھالتے ہوئے اس نے کہا

فرخ حبیب کون ہے ؟"، بغیر وقت ضائع کیا مہر جالی کے قریب ہوئی اور اپنی کالی آنکھیں بازل کے بھورے چہرے پر گاڑ دیں۔

کون ؟"وہ ہونقوں کی طرح اسکا چہرہ دیکھنے لگا "

www.novelsclubb.com

دیکھو بازل میں پہلے ہی بہت تھک گئی ہو پلیز نو مور گیمز، میں تمہارے دیئے گئے "

ایڈرس پر گئی تھی وہاں سے مالک مکان کو کونٹیک کیا اس نے اس مجاہد روئف (انگلیوں سے کوٹ کیا) کا نمبر دیا تھا اور وہ نمبر بد قسمتی سے تمہارے ریسنگ کلب کا نکلا، وہاں جانے پر مجھے پتہ چلا کے اس مجاہد روئف کا اصل نام یاور حبیب ہے اور وہ تمہارے کسی پرانی شرط کا

گھٹیار زلٹ ہے"، اس نے آخری لفظ نہایت ذبط اور غصہ کے ساتھ ادا کیئے تھے۔ بازل کی بات پے بات شرط لگانے والی عادت سے اسے ہمیشہ ہی سے چڑ تھی۔

" کیا تم اپنی بکواس بند کر سکتی ہو؟"، بازل نے اپنی بھوری آنکھوں کو مصنوعی طور پر پھیلاتے ہوئے کہا۔ "میں نے تم سے ایک کام کہا تھا کے علی کو میرا پیغام دے دو وہ تو تم سے ہوا نہیں، منہ اٹھا کر میرے ریسنگ کلب میں چلی گئ"، محر کو لگا کسی نے اسکے چہرے پر زوردار تھپڑ مار دیا ہو۔ پوری دن کی بھاگ دوڑ اور آخر میں یہ صلہ۔

" میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا اور اب ہاتھ جوڑ کر بولونگا کے دور رہو میرے معاملہ سے (اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑے) تم جیسی بے وقوف لڑکی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں (جب میں کہوں ... پرفیکٹ بنو.. خاموش بلکل چپ)، ذہن کے پردے پر پھر آوازیں ابھر کر آرہی تھی اسے بازل کی آواز خود سے دور ہوتی ہوئی محسوس ہوئی اور اپنی ماں کی آواز کو کانوں میں گونجتے ہوئے پایا۔

سیدھی طرح بیٹھو"، "تم میری بیٹی ہو"،اسے اب صرف بازل کے ہونٹ ہلتے ہوئے " محسوس ہو رہے تھے آس پاس کی ساری آوازیں بند ہو گئی تھی،اسکا سانس اکھڑ رہا تھا، گلے میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا تھا،"کسی کو پرواہ نہیں محر بی بی آپ کیا سوچتی ہیں تو فور گوڈز اٹھیں جائیں یہاں سے"، بازل کے ہاتھ ابھی بھی (for God's sake) سیک جڑے ہوئے تھے، مگر محر کو انکی پرواہ نہیں تھی بازل کے الفاظ ویسے ہی سیسہ کی طرح پگھل کر محر کے کانوں میں اتر رہے تھیں۔

ایک جھٹکے سے وہ اٹھی اور ملاقاتی کمرے کو چھوڑ کر باہر کی طرف دھوڑی،اسے لگ رہا تھا وہ ان سب آوازوں سے دور بھاگ جائے گی مگر وہ جتنا تیز دھوڑتی اتنی وہ آوازیں اونچی اور ایک دوسرے میں حل ہو جاتی،(بے وقوف.. کم عقل.. نہیں پرواہ... غیر اہم)، نجانے کتنے لوگوں سے وہ ٹکرائی، کچھ اس پر ہنسے بھی، کچھ نے گردنیں موڑ کر اسے دیکھا بھی مگر وہ بس بھاگ رہی تھی اس ذہر بھرے اندھیرے سے دور سایہ کر دینے والی روشنی کی طرف۔

www.novelsclubb.com

پارکنگ ایریا میں پہنچ کراس نے سکون کا سانس لیا، اپنی گاڑی کے بند شیشہ پے دونوں ہاتھ رکھ کران آنسوس کو بہنے دیا جو گلہ میں اسکے تھے، پارکنگ ایریا میں کسی ذی نفس کا نام و نشان نہیں تھا صرف گاڑیوں کی بند بتیاں اس لڑکی کو تاسف سے دیکھ رہی تھی، (محرام ہمایوں بے وقوف ہے، محرام ہمایوں کی کسی کو ضرورت نہیں، محرام ہمایوں نالائق ہے)، وہ مدھم آواز میں خود سے کہہ رہی تھی، خود کو یاد دلا رہی تھی جب اس نے اپنے پیچھے سے ایک حقارت بھری آہ سنی۔

تسک تسک تسک "، اس نے چہرہ اٹھا کر سامنے موجود کالے شیشہ کو دیکھا جس میں ایک " کالا کوٹ پہنے سوڈ بوڈ آدمی اسے محظوظ نظروں سے دیکھ رہا تھا، محرام کے جبڑے تن گئے

۔

www.novelsclubb.com

کہا تھا نا مس ہمایوں یے آپ کے بس کی بات نہیں "(علی اسکے پیچھے کھڑا اسکے کانوں " میں ذہر انڈیل رہا تھا)" یہ ہم مردوں کی دنیا ہے یہاں کچھ عورتیں ہمارے شانہ بشانہ کھڑی تو ہو جاتی ہیں مگر ان میں آپ جیسی جذباتی اور بزدل عورتوں کا شمار نہیں ہوتا "،

محرام کا دل چاہا وہ اسے تھپڑ لگا دے اسکا سر گاڑی کے شیشہ میں دے مارے مگر خود پر قابو پاتے ہوئے اس نے اپنی خواہش کو اندر ہی اندر دبا دیا۔

آخر صحیح تو کہہ رہا تھا وہ محرام ہمایوں کو چلے ہی جانا چاہیے تھا سب کچھ چھوڑ کر اسکی کسی کو ضرورت نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی کو ولا کے پتھریلی روش پر پارک ہوتے ہوئے اس نے قدم اندر کی جانب بڑھائے، ماتھے پر بال کچھ بکھرے ہوئے تھے اور کچھ ہاتھ سے پیچھے کیئے ہوئے، ایک کندھے پر کوٹ لٹکایا ہوا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں موبائل پر تیزی سے چلاتا ناک کی سیدھ میں وہ سیڑھیاں چڑ رہا تھا جب زباب کی آواز پر وہ رک گیا جو اپنے سامنے موجود ملازمہ سے کچھ کہہ رہی تھی (زباب نے فیس ماسک لگایا ہوا تھا، بال جوڑے میں بند تھے اور ملازمہ اسکا پڈیکیور کر رہی تھی)

www.novelsclubb.com

پھو پھو کا سارا سامان پیک کیا تھا نا"، وہ پوچھ تو ملازمہ سے رہی تھی مگر صاف ظاہر تھا وہ " کسی کو بتانا چاہ رہی تھی کس کو کیا یہ تم لوگوں کو بتانے کی ضرورت ہے۔

جی بی بی جی"، کسی روبوٹ کی طرح اس نے جواب دیا۔"

اف بی بی جی نہیں بڑی بیگم صاحبہ بولو"اس نے حیرت سے سیڑھیوں کے قریب" کھڑے احمد کو دیکھا۔

" ایسے کیا دیکھ رہے ہو تمہیں نہیں پتا پھو پھو ہاسپٹل شفٹ ہو گئی ہیں"

منٹ کے ہزارویں حصہ میں احمد کے تاثرات تبدیل ہو گئے،اب وہ پریشان لگ رہا تھا شدید پریشان۔وہ فوراً سے اپنی گاڑی کی طرف بھاگا،زباب کو وہ آکر بعد میں دیکھ لے گا فلحال اسے اپنی ہونے والی بیوی کا پھیلایا ہوا گند سمیٹنا تھا۔

www.novelsclubb.com

(ابھی تو بیچارہ بچہ تھکا ہارا گھر آیا تھا)

مہر نساء کا ہاسپٹل ایک چار منزلہ سفید اور سرمئی رنگ کی عمارت تھی جس کی وسعت زیادہ اور لمبائی کم تھی۔ ہاسپٹل کے بائیں جانب پارکنگ ایریا بنایا گیا تھا اور پارکنگ ایریا سے تھوڑی ہی دور سرسبز اور کشادہ لان تھا جس کے درمیان میں ایک پتھریلی روش پارکنگ ایریا کو لان کے ساتھ جوڑتی تھی۔

بازل سے ملنے کے بعد محرام گاڑی میں بیٹھی اپنے آپارٹمنٹ جا رہی تھی جب اسے مہر نساء کا میسج ملا کے ان سے ہاسپٹل میں آ کر مل جائے، وقت ضائع کیے بغیر وہ وہاں آ تو گئی مگر وہ اس بات سے بلکل انجان تھی کے مہر نساء وہاں شفٹ ہو گئیں ہیں. اس نے اس بات کو زیادہ نہیں کریدا کیونکہ دل ہی دل میں وہ خود بھی یہی چاہتی تھی کے مہر نساء اسی کے ساتھ شفٹ ہو جائیں اور کچھ اس میں اس وقت بحث کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی

www.novelsclubb.com

وہ اس پتھریلی روش کے کنارے پر موجود گھاس پر بیٹھی تھی اور اسکے سامنے مہر نساء ویل چیئر پر بیٹھی پر سوچ نظروں سے اسکا چہرہ دیکھ رہیں تھیں۔ سورج طلوع ہونے کی وجہ سے آسمان میں نارنجی اور نیلے رنگ کی ملاوٹ تھی، اس نے وہی صبح والا پیلا لباس پہنا ہوا تھا، ہلکی ہلکی ہوا سے اسکے چہرے پر بالوں سے نکلنے والی لٹیں جھول رہی تھیں مگر وہ انھیں پیچھے نہیں ہٹا رہی تھی۔

"

مجھے یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا دانی"، بہت دیر کی خاموشی کے بعد اس نے بولنا شروع کیا، وہ ڈھلتے ہوئے سورج کو دیکھ رہی تھی اور ویل چیئر پر بیٹھی مہر نساء اسے، چہرے پر پیلی اور نارنجی روشنی پڑ رہی تھی۔

کیوں"، بہت دیر تک اسے دیکھتے رہنے کے بعد انھوں نے سوال کیا، شاہد وہ اسکے " چہرے پر کچھ کھوجنا چاہ رہی تھیں۔

بازل سہی کہتا ہے"، سورج سے نظریں ہٹا کر اس نے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنا " شروع کر دیا، "i should've میں ایک بے وقوف لڑکی ہوں،

،اسکالہجہ تھکن سے بھرپور تھااور آواز بہت ہلکی۔ " stayed in Australia

کچھ دیر تک مہر نساء اسکا جھکا ہوا سر دیکھتی رہیں،انھوں نے تو اسے سر اٹھا کر جینا سکھایا تھا سر جھکانا اس نے کب سیکھ لیا۔

کیا بازل نے آج تک کچھ سچ کہا ہے"، محرام کی گردن ابھی بھی جھکی ہوئی تھی۔"بتاو " محرو تمہارے بھائی نے کیا آج تک تمھاری تعریف بھی کی ہے، کبھی سراہا ہے اس نے تمہیں"،اس معاملے میں محر کو سوچنے کی ضرورت ہی نہیں تھی سب کچھ تو اسکے سامنے تھا، بچپن سے اب تک بازل کا اسکے ساتھ ایک ہی طرح کا رویہ رہا تھا،رھو کا ور ھتک آمیز

، " ... میں نے اپنی محرو کو بہادر بنایا تھا یہ تو کوئی اور"

کیسے بنو بہادر دانی"اسنے نے ایک جھٹکے سے اپنی جھکی گردن کو اٹھایا"سب کہتے ہیں " بہادر بنو مضبوط رہو، جھکو نہیں،ڈٹے رہو کوئی یہ کیوں نہیں کہتا کے رکو، لمبی سانس لو بھاگ بھاگ کے تھک گئی ہو گی نہ"،وہ پھٹ پڑی تھی بازل کا غصہ،پورے دن کی تھکن،

علی کی تذلیل جیسے ایک ساتھ آنسو کی شکل میں اسکے چہرے پر بہنے لگے تھے، "کوئی یہ کیوں نہیں کہتا کے تم جیسے ہو ویسے ہی ٹھیک ہو چلو مان لیا میں جذباتی ہو، جلدی گبھرا جاتی ہو مگر اٹلیسٹ میں خود پر ظلم برداشت نہیں کرتی، لیس کے لیئے سٹیل نہیں ہوتی "،

بولتے بولتے وہ اچانک رک گئی، اسے محسوس ہو رہا تھا کے سامنے بیٹھے وجود کو اسکے الفاظ تکلیف دے رہے تھے۔ کچھ سیکنڈز کے بعد بولنے کے لیئے اس نے دوبارہ منہ کھولا مگر اس بار اسکا ذہن مکمل طور پر خالی تھا اور حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹک گیا تھا۔ کچھ سمجھ نہ آنے پر وہ اٹھ کے پارکنگ ایریا کی طرف جانے والی تھیں جب سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر اسکے قدم تھم گئے، بھورے بالوں والا شخص پارکنگ ایریا کی طرف سے آ رہا تھا، سورج کی روشنی کا راستہ رک گیا تھا مگر اسکی رنگت چمک رہی تھی، ماتھے پر کچھ بال بکھرے ہوئے تھے اور بلیک شرٹ کے بازو کہنی سے ذرا اوپر موڑے تھے یوں کے ایک کٹ کا نشان واضح تھا۔

کچھ دیر کے لیے محرام کو لگا اسکے پاوں مفلوج ہو گئے ہیں، اگلا قدم بھی وہ نہیں اٹھا پا رہی تھی، آس پاس ساری دنیا رک گئی ہو اور پیلے لباس میں موجود لڑکی کی نظر سیدھ میں ایک ہی نکتہ پر اٹکی ہو، جواب اسکے بلکل سامنے کھڑا تھا۔ محرام کے چہرے پر ابھی بھی آنسوؤں کی ہلکی ہلکی نمی تھی اور سامنے موجود شخص کے چہرے پر تفتیش اور سوالات. یک دم ہی پیلے لباس والی لڑکی کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے اور وہ ایک طرف سے ہوتے ہوئے دوبارہ پارکنگ ایریا کی طرف چل دی، وہ ابھی احمد سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی، اس دن انیکسی میں ہونے والی ان دونوں کی لڑائی چاہے بے تکی اور فضول تھی مگر محرام کے بقول وہ معافی ڈیزرو کرتی تھی اسے دیکھ کر اچانک ہی محرام کا دل کیا اس سے چیخ چیخ کر " پوچھے "مجھ سے معافی کیوں نہیں مانگی تم نے عجیب انسان

www.novelsclubb.com

تھوڑی دور جانے کے بعد اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا، اب احمد مہر نساء کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا شاہد وہ التجا کر رہا تھا کے واپس چلے یا سوال کر رہا تھا کے آپ وہاں سے کیوں آئی وہ ان دونوں کو وہاں سے دیکھ تو سکتی تھی مگر سن نہیں سکتی تھی

"کیوں آگئی آپ وہاں سے، وہ آپ کا گھر ہے نا، ایک بار زباب نے آپکو بولا تو آپ چلی آئیں"، اسکی آواز بہت دھیمی تھی اور چہرے پر آپکے قدرے گھبراہٹ تھی

کچھ بدلا تھا مہر نساء کی آنکھوں میں جیسے انھوں نے خود پر ضبط کیا ہو اور ہونٹوں کو آپس میں سختی سے پیوست کر لیا ہو مگر وہ تاثر جلد ہی ذائل ہو گیا تھا، شاہد وہ ایک کمال کی اداکارہ تھیں۔ مہر نساء نے مسکرا کر اسے دیکھا البتہ انکی آنکھیں بالکل خالی تھی یوں لگتا تھا زبردستی مسکرا رہی ہوں۔

"میرا وہاں سے آجانا ہمارا رشتہ ختم نہیں کر دے گا بچہ میں آج بھی آپ ہی کے ساتھ ہوں، اور ویسے بھی آپ پورا دن مصروف رہتے ہو جبکہ محرو اب آپارٹمنٹ میں اکیلی ہو گی تو اسکے ساتھ.."، "ایک منٹ ایک منٹ"، احمد نے مہر نساء کی بات کاٹتے ہوا بولا، "آپارٹمنٹ، اکیلی کیا؟" اس نے الجھ کر مہر نساء سے پوچھا۔

"ہمایوں کا آپارٹمنٹ تھا اب اس میں محرو رہے گی" انھوں نے اسے پیار سے کہا۔

مگر اتنا بڑا اولا ہے تو سہی پھر وہ اکیلے کیوں"،اب اسکی آواز میں بھی واضح گھبراہٹ تھی "

کچھ دیر اسے خالی نظروں سے دیکھتے رہنے کے بعد مہر نساء نے کہنا شروع کیا" جب اسکے پاس ایک بہتر سہولت مہیا ہے

“then why should she settle for less

احمد لاجواب ہو کر رہ گیا،ان کے گھٹنوں پر اسکی گرفت کمزور ہو گئی تھی کچھ بدلا بدلا سا تھا اسکی دانی کے اندر جو اسے تکلیف دے گیا تھا۔

اس پر آخری نگاہ ڈالنے کے بعد مہر نساء اپنی ویل چیئر کے سہارے پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئی،انھیں ویل چیئر چلانے کی جدوجہد کو دیکھتے ہی محرام انکے قریب آگئی،بے اختیار اسکی نظر ہو نزاسی پوشیزن میں بیٹھے احمد پر پڑی جو اس جگہ کو خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے مہر نساء موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں کے سامنے سے ایک منظر گزرا

.

دو سال پہلے

ماہ جبین بوا، آپ نے دانی کو کہیں دیکھا ہے"، ولا کے سامنے موجود لان میں کام کرتی ماہ جبین سے محرام نے پوچھا، اس نے آج بھی ڈھیلی ڈھالی سی کالی شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔اپنی ماں کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ اپنا حلیہ یونہی رکھتی تھی اور اگر وہ کبھی گھر میں ہوتیں تو وہ اپنے کمرے میں بند رہتی ان سے کتراتی تھی۔

www.novelsclubb.com

محرو باجی وہ تھوڑی دیر پہلے انیکسی کی طرف گئی تھی"،ماہ جبین بوا کے بجائے دوسری " طرف لانڈری والے کپڑوں کو اٹھائے ہوئے آتی رمشا نے جواب دیا۔ محرام سر ہلاتے انیکسی کی طرف چل پڑی۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تھا یہ سب کرتے وقت"، وہ ابھی انیکسی کے دروازے " کے قریب پہنچی ہی تھی جب اسے اندر سے مہر نساء کی غصہ سے بھڑی آواز سنائی دی، وہ وہی پودوں کے پاس رک کر اندر موجود لاؤنج میں جھانکنے لگی۔اس نے اپنی دادی کو غصہ میں بہت کم دیکھا تھا مگر تب بھی وہ یوں نہیں چیخا کرتی تھی جیسے وہ ابھی سامنے بیٹھے احمد پر برس رہی تھیں

سامنے والے کاؤچ پر موجود احمد کی گردن سیدھی مگر نظریں جھکی ہوئی تھی جبکہ مہر نساء اسکے سامنے کھڑی تھی،"ہزار دفعہ بولا ہے تمہیں بازل جو مرضی کرے تم اسکی بد تمیزی کرنا اسے اور بھرا وا دیتا ہے، مگر نہیں تم سنتے کب react کا جواب مت دیا کرو، تمہارا ہو مجھے اور اب تو ماشاءاللہ سے تم اسکی وجہ سے جاب بھی چھوڑ آئے ہو"، احمد کی نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھی جبکہ دوسری طرف محرام کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا۔اتنا تو وہ جانتی تھی کے احمد اپنی جاب چھوڑ آیا تھا جس دن محر کی ماں پاکستان آئی تھی اور وہ انیکسی اس سے

ملنے گئی تھی وہ اسی بات پر ٹینس تھا مگر اس کام میں بازل بھی ملوث تھا اسے یہ معلوم نہیں تھا۔

اسکی اور احمد کی اس دن سے اب تک بات نہیں ہوئی تھی تقریبا ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور محرام ابھی تک معافی کی امیدوار تھی اسکا دل چاہا تھا چیخ چیخ کر بولے کے 'مجھ سے معافی کیوں نہیں مانگنے آئے عجیب انسان'، وہ جانتی تھی یہ ایک فضول کی ضد ہے مگر پسندیدہ شخص سے خود کے ناز نخرے اٹھوانے میں سب سے زیادہ شہ اسے وہ پسندیدہ شخص خود ہی دیا کرتا تھا۔

سوری دانی"، جب مہر نساء بول بول کر تھک کے بیٹھ گئی تب احمد نے آہستہ سے کہا، " نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں۔"سوری کا اب کیا فائدہ نوکری کو تو تم لات مار آئے ہو"۔ اب وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر دبا رہی تھیں۔

سوچا تھا اب تمہاری جاب پکی ہو گئی ہے تو قرۃ العین سے کہہ کر تمہاری اور محرو کی منگنی کا " چھوٹا سا فنکشن رکھ دو مگر پہلے شاہد دباؤ ڈالنے پر مان جاتی مگر اب تو وہ ڈنکے کی چوٹ پر منع کرے گی"، وہ جیسے خود سے بات کر رہی تھیں مگر انکے جملہ نے جہاں محرام کو حیران کیا تھا وہیں احمد نے بھی فوراً سے نظریں اٹھا کر انکو دیکھا تھا۔ اسکے چہرے کے تاثرات اب مختلف تھے جہاں پہلے کچھ نہیں تھا وہاں اب حیرت تھی۔

اس سے پہلے کے محرام وہاں مزید کھڑی ہوتی احمد کی نظر اس پر پڑ گئی۔ ایک دم سے اسکا منہ لال ہو گیا۔ ایک بھی منٹ ضائع کیے بغیر وہ وہاں سے بھاگ گئی۔ 'اف محرو! وہ کیا سوچ رہا ہو گا تم ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی، عجیب عورت '

www.novelsclubb.com

آج

محرو"، مہر نساء جو اب بلکل اس کے سامنے بیٹھی تھیں انکی آواز پر وہ ماضی کی دنیا سے " واپس آئی، "گھر چلو اب بچے"۔ محرام نے سر ہلا دیا اور ایک مرتبہ دوبارہ مڑ کر وہاں دیکھا

جہاں احمد بیٹھا تھا مگر اب وہ جگہ خالی تھی اپنے خیالوں میں اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کب وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

کبھی کبھار محرام سوچتی تھی کے فجر عدیل کی بیوی بننے کے بجائے اگر وہ احمد جہانزیب کے ساتھ ہوتی تو اسکی زندگی کیا تب بھی اسی طرح الجھی اور بکھری ہوئی ہوتی کیا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس وقت احمد گھر پہنچا اس وقت شام کا اندھیرا ہر سو چھایا ہوا تھا صرف ولاء کے ارد گرد سجائی چھوٹی چھوٹی بتیاں جل رہیں تھیں۔ گاڑی کا دروازہ لاک کرتے ہوئے اس نے اپنا کوٹ دوسرے بازو پر سیٹ کیا۔ اسکی حرکات میں سستی اور تھکن تھی۔ دماغ ابھی بھی دانی کے رویہ کی گھتی سلجھانے میں مصرف تھا۔

لاونج روشنیوں سے بھرپور تھا. کسی ذی نفس کا ہونے کا کوئی نام ونشان نہ تھا مگر پھر بھی لائٹس اور پھنکے سب چل رہے تھیں۔ اگر کوئی اور دن ہوتا تو وہ آگے بھڑ کر خود ہی فضول کی بتیا بجھا دیتا مگر آج وہ بس لاونج کے بیچو بیچ کھڑا انھیں خالی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ دانی

ہوتی تو وہ ابھی ایک ڈائینگ ایریا کے علاوہ اور کوئی لائٹ آن نہ ہونے دیتیں مگر اب یہ دانی کا گھر تھوڑی رہا تھا اب تو یہ... اسکی ہونے والی بیوی کی بے تاج ملکیت تھی۔

" بلالائے اپنی دانی جان کو"، احمد کے حلق میں اچانک ہی کڑواہٹ گھل گئی، ضبط سے اس نے مٹی بھینچ لیں تھیں۔ زباب پیچھے ڈائینگ ایریا کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی احمد کی پشت دیکھ رہی تھی۔

" یا پھر... پیاری دانی جان نے کوئی خاطر ہی نہیں کی، ٹسک ٹسک"، وہ باقاعدہ منہ کے زاویہ بگاڑتے ہوئے اسے چرا رہی تھی۔ احمد نے ایک لمبی سانس لی اور اسے کوئی بھی جواب دیے بغیر سڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا تھا جب زباب دوبارہ بولی۔

" جواب تو دے کر جاو دانی کے لاڈلے"، آخری الفاظ اس نے شدید غصہ کے ساتھ ادا کیے۔

احمد نے ایک گہری سانس لی اور چہرہ اسکی طرف موڑ کر ٹھنڈے اور بے تاثر لہجے میں جواب دیا جو اسکی خاصیت تھی

زباب... اگر مجھے بے وقوفوں کی زبان بولنی آتی تو میں تمہیں جواب دینا ضرور پسند کرتا " ، " مگر افسوس اس فن میں صرف تمہیں مہارت حاصل ہے مجھے نہیں

احمد نے جتنے آرام دہ انداز میں بولا تھا زباب کا چہرہ غصہ سے اتنا لال پڑ گیا۔اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ بولتی احمد اس پر آخری نگاہ ڈال کر اوپر چلا گیا۔اس وقت زباب جیسی شہ سے ڈیل کرنے کی ہمت اس میں نہیں تھی،اسے فلحال اپنی دانی کے رویہ کو سمجھنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اگلی صبح

محرام جس آپارٹمنٹ میں رہ رہی تھی وہ اسلام آباد کا قدرے پر سکون علاقہ تھا جہاں جگہ جگہ اونچی اونچی ریسیڈینشئل (residential)

عمارتیں کھڑی تھی۔انھیں میں سے ایک میں محرام کا تین کمرے کا ماربل سے بنا آپارٹمنٹ تھا۔

یہ ایک اوپن کچن کا منظر تھا جس کے بلکل سامنے لائونج تھا اور درمیان میں ڈائنگ ٹیبل تھا جو اوپن کچن کو لاونج سے علیحدہ کرتا تھا، سفید ماربل پر چیزوں کا ہلکا ہلکا عکس بن رہا تھا جو پردے کے اڑ کے آنے سے کبھی غائب ہوتا تو کبھی منظر پر آتا۔ان سے ہٹ کر لاؤنج کی سامنے والی دیوار پر دو کھڑکیاں نصب تھی جن کے سامنے بیٹھنے کے لیئے چھوٹا سا شیلف بنا تھا۔اسی شیلف پر محرام بیٹھی سامنے موجود مہر نساء کے بالوں کو ڈائی کر رہی تھی۔کالا رنگ آہستہ آہستہ سفید بالوں کو ڈھانپ رہا تھا۔

محرو تمہیں میں نے کہا بھی ہے یہ کام فضول ہے چھوڑ دو اب میں نے کہاں آنا جانا ہوتا " ہے جو کوئی مجھے دیکھے۔"، کھڑکی کے شیشوں کے ذریعے داخل ہونے والی دھوپ سیدھا محرام پر پڑ رہی تھی اور جوڑے سے نکلنے والی لٹوں کا اسکے چہرے پر سایہ بن رہا تھا۔

کوئی آپکو دیکھے یا نہ دیکھے آپ یہ سب میرے لیئے تو کر سکتی ہیں نا"، انکے کان کے " قریب موجود بالوں پر کالے رنگ کی ایک سٹروک لگاتے ہوئے اس نے کہا۔ کچھ دیر کے لیئے اسکے ہاتھ تھم گئے۔ کالا رنگ اپنا روپ بھڑا رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں کے سامنے روڈ پر چلتی ایک کالی گاڑی کی تصویر ابھر رہی تھی .

سولہ سال پہلے

" دانی ہم پہنچ جائیں گیں نا احمد کے کمپٹیشن پر، he was so excited for this, اس نے اتنی محنت کی ہے آج کے لیئے، آئی کنو وہ ہی جیتے گا"، آٹھ سالہ محرام نے ساتھ موجود مہر نساء سے پوچھا جو کوئی بھی جواب دیے بغیر کسی بت کی طرح بیٹھی باہر دھوڑتی دنیا کو دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بارہ سالہ بازل بیٹھا تھا، جو اپنی گیم میں گم تھا، پوری گاڑی میں صرف اسکی گیم میں سے نکلنے والی آوازیں گونج رہیں تھیں یا پھر تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد محرام کی آواز، "دانی بتائے نا ہم کہاں جا رہے ہیں"۔ کچھ دیر بعد محرام

نے پھر سوال کیا مگر اس بار بھی مہر نساء نے اسے کوئی جواب نہیں دیا انکی نظریں ہونز باہر مرکوز تھیں۔

بالآخر تنگ آکر محرام سامنے بیٹھے بازل کے کندھے کے اوپر سے جھانک کر گیم دیکھنے لگی، "پیچھے ہٹو"، بازل نے اسے کندھے کے ذریعے ہی خود سے پیچھے کیا۔ ہر طرف سے مایوس ہو کر وہ بازو کو سینہ پر باندھ کر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور اپنے پاؤں بازل کی سیٹ کی پشت پر رکھ لیے۔

گاڑی میں اب صرف بازل کی گیم کی ڈشم ڈشم تھی یا "اف یار!"، "اوہ نو!"، "نہیں یار!"، کے نارے تھے جب دانی ایک جھٹکے سے بولیں، "بازل یا تو اپنی گیم بند کر و یا اپنا منہ ورنا میں توڑ دو نگی"، وہ اتنے غصہ سے بولیں کے محرام سمیت بازل بھی ڈر گیا۔ وہ زیادہ غصہ نہیں کرتی تھیں مگر جب بھی کرتی تھی محرام کی روح کھینچنے والی ہو جاتی تھیں، انکی آنکھوں کا اشارہ اور دانت کچھا کر بول دینا محرام کو خاموش کر دینے کے لیئے کافی ہوتا تھا

آج

محرو! محرو"، مہرنساء نے جھنجھلا کر اسکا یا تھ ہلایا تب کہیں جا کر وہ حال میں واپس آئی،" "ہم جی"،اس نے سوکھے ہوئے برش کو ڈائی میں ڈبوتے ہوئے کہا،"کہاں کھو گئی؟ ہم نہیں...! نہیں! یہی ہوں"،اس سے پہلے کے مہرنساء اسی سے مزید سوال کرتی وہ " وہاں سے خود ہی اٹھ گئی،"میں دوبارہ سے بنا کر لاتی ہوں خشک ہوتا جارہا ہے"اور کچن کے جانب بھڑ گئی،اسے اپنا فوکس ایک طرف رکھنا ہوگا ماضی پیچھے رہ گیا تھا اب جو تھا وہ حال تھا اور اسے اسی حال کو بدلنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سولہ سال پہلے

کالی رنگ کی گاڑی آخر کار ایک ایئر پورٹ پر آکر رکی، ایئر پورٹ لوگوں کے ہجوم سے کھچا کھچ بھڑا تھا، "دانی ہم یہاں کیا کر رہی ہیں"، محرام نے سر اٹھا کر ساتھ کھڑی دانی کو دیکھا جواب ڈرائیور کو کہہ رہیں تھیں کے سامان نکالیں، انھوں نے محرو کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔

اس سے پہلے کے محرام اپنا سوال دوبارہ دہراتی سامنے سے ایک نسوانی آواز آئی، "ہیلو ممی" ، لئیر زمیں کٹے ہوئے بھورے بال اور ماتھے پر ایک طرف کیے ہوئے بینگز والی عورت آکر اسکی دانی کے گلے لگی اور انکا گال چوما۔

" کیسی ہیں ؟"، مہرنساء نے اس عورت کے جواب پر ہلکا سا سر ہلا دیا اور ڈرائیور کا نکالا ہوا سامان دیکھنے لگی، "کیسے ہو بچوں "، اب وہ عورت جھک کر بازل کو گلے لگانے والی تھی جب وہ خود ہی ایک طرف سے نکل کر آگے بھڑ گیا، اس عورت کے چہرے پر غصہ کا ایک سایہ گزرا اور اس نے نظر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا جو اب بڑی مہارت سے اسے اگنور کرتے ہوئے محرام کے سامنے جھک رہیں تھیں۔

" یہ تمہاری ماں ہیں نا محر، قرۃ العین "محرام کے الجھن بھرے تاثرات کو دیکھتے ہوئے مہر نساء نے اسے کہنا شروع کیا، محر تین سال کی تھی جب اپنے والد کی ایکسڈنڈ میں ہونے والی حادثاتی موت کے بعد وہ پاکستان آگئی، اسکی کبھی کبھار اپنی ماں سے سکائپ پر بات ہو جاتی تھی مگر اس میں بھی وہ زیادہ تر بازل سے مخاطب ہوتی تھیں جو چڑ چڑا ہو کر بیٹھا ہر بات کا الٹا جواب دے رہا ہوتا تھا اور محرام بس انھیں دیکھتی جاتی کے کب وہ بات کر کے فارغ ہو گا تا کہ وہ اپنی ماں سے بات کر سکے مگر ایسا موقع کبھی نہیں آتا تھا، پانچ منٹ تک دونوں فریق آپس میں جھگڑتے رہتے اور پھر بازل غصہ میں وہاں سے اٹھ کر چلا جاتا اور اسکی ماں کال کاٹ دیتیں، اپنی سگی ماں اسکے کیئے ہمیشہ ایک تجسس اور مسٹری کا ایلیمنٹ رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اپنی مدر فگر میں اس نے ہمیشہ سے دانی کو ہی سوچا تھا اب اچانک سے کسی دوسری عورت کو اس سانچہ میں دیکھنا اسکے لیئے مشکل تھا۔"ممی میں لیٹ ہو رہی ہوں کچھ دیر بعد فلائٹ

ہے میری تو.. "، قرۃ العین نے ایک ہاتھ سے محرام کا چھوٹا سا ہاتھ پکڑا اور اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔

محرام کا ایک ہاتھ مہر نساء کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا قرۃ العین کے ہاتھ میں، اسکی ماں اسے دور لے کر جا رہی تھیں مگر محرام کی نظریں ابھی بھی پیچھے کھڑی اپنی نانی پر مرکوز تھیں، جو اسے کچھ دیر تک دیکھتی رہیں اور پھر ہلکا سا مسکرا کر محرام کو ہاتھ ہلایا جس نے جواباً خوشی میں ہاتھ ہلایا اور چہرہ آگے کی طرف پھیر لیا۔ اسکے چہرے پر اب ہلکی سی مسکان تھی اور ڈمپلز نظر آ رہے تھیں۔

" جو بھی ہو جائے محرام تم میری بیٹی رہو گی کوئی تمہیں مجھ سے الگ نہیں کر سکتا"، اسکے بھیڑ میں غائب ہو جانے تک مہر نساء وہیں کھڑی خود پر ضبط کرتی رہیں، جتنے آرام اور سکون سے اسے پالہ تھا اتنی ہی جلدی اور ہر بری میں وہ ان سے دور چلی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

اسلام آباد ایئرپورٹ لوگوں کے ہجوم سے لدھا ہوا تھا، کچھ لوگ اپنی فلائٹ کا انتظار کر رہے تھے، کچھ بورڈ ہو رہے تھیں اور کچھ واپس آ رہے تھے۔ واپس آنے والے لوگوں کے ہجوم میں ایک وہ بھی تھی جس کی بھوری رنگت کی چمک مانند تھی، چہرے پر جگہ جگہ تشدد اور چوٹوں کے نشانات تھے اور آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے جو اس نے کالے شیشوں والی عینک کے پیچھے ڈھانپ رکھے تھے۔ اسکے بے حد گنگھرالے اور بھورے بال گول مول جوڑے میں بند نہ ہونے کے برابر تھے کیونکہ بیشتر لٹے ارد گرد سے نکل رہیں تھیں۔

وہ کبھی گبھرا کر پیچھے دیکھتی اور کبھی ساتھ چلتے لوگوں سے اچھل کر دور ہوتی۔ ایئرپورٹ کا ماربل ذدہ فرش اسکی کاروائی کا بغور معانہ کر رہا تھا۔ اس نے ایک لمبی سفید اجلی ہوئی سکرٹ، پرپل رنگ کی آدھے بازوں والی شرٹ اور ساتھ اجلے سفید جو گرز پہن رکھے

تھیں۔یوں لگتا تھا وہ کسی سے بچ کر بھاگ رہی تھی، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ قمر پر موجود بیگ کی سٹر پس پر اسکی گرفت مزید مضبوط ہو جاتی۔

ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی اس نے ایک سکون کا سانس خارج کیا، بجھے ہوئے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکان آئی ہی تھی جو اچانک ہی سامنے کھڑے جانے پہچانے چہرے کو دیکھ کر غائب ہو گئی تھی .

سرپرائز جگن "، محرام نے سامنے سے آنے والی گنگھرالے بالوں والی اپنی بہن کو ہنس کر " مخاطب کیا۔

کیسی ہو؟"اور جگن تاثیر کسی بھی خوف کے بغیر یے آرام سے تسلیم کر سکتی تھی کے یہ " اسکی زندگی کا بدترین سرپرائز تھا .

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

ماربل کے فلور پر وہ اپنی نیوڈ رنگ کی بلاک ہیلز پہنے چلی آرہی تھی، آس پاس کے لوگوں کا ہجوم، دکانوں کی چمک دمک اسکی ہیلز پر ایک عکس رقم کر رہیں تھیں۔ یہ اس کے لکی جوتے تھے، جس دن بھی اس کی کوئی امپورٹنٹ میٹنگ یا ڈے ہوتا تو وہ یہی نیوڈ رنگ کی بلاک یہلز پہنتی تھی تاکہ اپنی نورسنس پر قابو پاسکے اور ہر بار یہ پہن کر وہ خود کو کئی گنا زیادہ کمپوزڈ اور پر سکون محسوس کرتی .

اس کی آج ایک آنلائن کپڑوں کی برینڈ کے ساتھ میٹنگ تھی جنہوں نے اسے اپنی اگلی لانچ کے لیے ایز آ فوٹو گرافر ہائر کرنا تھا مگر تھوڑی دیر پہلے ہی اسے اپنی ماں کا میسج ریسیو ہوا کے ان کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچو، جو کے خوش قسمتی سے اسی مال میں واقع ایک کیفے تھا۔ (اس نے گہرے سبز رنگ کا سادہ کرتا شلوار پہنا رکھا تھا، ڈپٹہ اسی طرح سکارف کی صورت میں ایک پلو آگے گرا ہوا اور دوسرا پیچھے لٹک ہوا تھا، اور اسکے سیاہ بال ٹھیری مانگ نکال کر کان کے پیچھے اڑسے ہوئے تھیں)

انگلینڈ سے میڈیا سائنسز میں ماسٹرز کرنے کے بعد اس نے فری لانس فوٹو گرفی کرنا پسند کیا، جس طبقے سے وہ تعلق رکھتی تھی اس میں زیادہ تر بچے اپنے ماں باپ کا بزنس ہی آگے سنبھالتے تھے، اسکی ماں کی بھی یہی خواش تھی اور شاہد وہ اس خواہش میں کامیاب بھی ہو جاتی آگر اسکی دانی چار سال تک اسکی پڑھائی کا خرچانہ اٹھاتی. شروع شروع میں تو اسکی ماں اس بات کے سخت خلاف تھیں مگر آخر میں تنگ آکر انھوں نے اسے اپنی ماں کے حوالے کر دیا. بعد میں وہ اس بات سے صاف مکر جاتی تھیں کے انھیں اسکے فیصلے سے کوئی مسئلہ تھا "اس جیسے بے وقوف اور جلد باز لوگ بزنس کرنے کے لیئے تھوری پیدا ہوتے ہیں"، وہ سب کو یہی بولا کرتی تھیں

www.novelsclubb.com

گردن اٹھا اٹھا کر وہ ہر دکان کے سائن بورڈ کو دیکھتی اور آگے بھر جاتی، دفعتاً اسے بتایا ہوا کیفے مل گیا تھا، گلاس ڈور سے اندر داخل ہونے پر ایک گھنٹی کی سی آواز آئی اور اپنی ماں کو

کوئنٹر کے سامنے موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر وہ انکے پاس چلی آئی

۔

کیفے چھوٹا سا تھا جس میں حبس اور کافی بینز کی سمل بے شمار تھی، دونوں سبز رنگ کی)

(دیواروں کو چھوڑ کر کوئنٹر کی پیچھے والی دیوار پر جدید وال پیپر چسپاں تھا

۔اسکی ماں اتنے سالوں بعد بھی ویسی تھیں. وہی لیئر ز میں کٹے بھورے بال اور ایک طرف کیے ہوئے بینگز، بھوری رنگت، بھوری چھوٹی آنکھیں اور پتلے نقش۔اسکی ماں کا فیشن سینس بھی اتنے عرصے میں تبدیل نہیں ہوا تھا، لمبی پینسل سکرٹ جو ٹخنوں تک آتی ہو اور اسی امتزاج کا کوٹ جس کے آگے کے بٹن بند ہوتے تھیں۔پہلی نظر میں تو وہ کوئی ائیر ہوسٹس معلوم ہوتی تھیں مگر اب کون لوگوں کو بتائے اس عورت کا بولنا، کھانا، سوچنا سب کیلکولیٹڈ ہوتا تھا، دل کے بجائے وہ دماغ ہی ہر وقت استعمال کرتی تھیں اسی لیے سامنے والے کے جذبات سے بے نیاز کڑوی باتیں کر جایا کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اپنی ماں کے ساتھ موجود کرسی سنبھالنے پر بالآخر انھوں نے اسے دیکھا اور بشاشت سے سامنے موجود باریسٹا سے ہنس کے تعارف کروایا۔ ایسا مزاج وہ عموماً تب استعمال کرتی تھیں جب انھوں نے محرام کو کسی ایسے شخص سے ملوانا ہو جو انکو بزنس کی ٹرمز پر جانتا ہو اور اسکی نظر میں قرۃ العین کا ایک اچھا امیج image رقم ہو۔

محرام...مائے daughter "، انکے حد درجہ شریں لہجے پر محرام صرف ہلکا سا مسکرائی، دل ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا کیونکہ ساتھ اسکی ماں تھی کیا معلوم انھیں کب کیا برا لگ جائے، وہ کچھ بھی ایسا بول کر انھیں شرمندہ نہیں کروا سکتی تھی۔ مسلسل وہ اپنی دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں موجود سونے کی انگوٹھی گھما رہی تھی.

بارسٹا نے محرام کی طرف مسکرا کر دیکھا اور ہاتھ بڑھایا، "فجر عدیل"، محرام نے جھجکتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا، وہ عموماً مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتی تھی اسے الجھن ہوتی تھی مگر ساتھ اسکی ماں بیٹھی تھی اگر وہ فجر کو نہیں روک رہیں تھیں تو محرام اس سے ہاتھ نہ ملا کر اپنی ماں کی ناراضگی کو دعوت نہیں دینا چاہتی تھی۔

اچھالگاآپ سے مل کر.. میم سے بہت سنا ہے آپکے بارے میں"، فجر کی بات کے " جواب میں وہ ہلکاسا مسکرائی، اس سے بہتر قرۃ العین کے پبلک اور پرائیوٹ امج میں فرق کون سمجھ سکتا تھا .

عدیل شمس کو جانتی ہو ناتم۔۔اسکا بیٹا ہے یہ"، قرۃ العین نے اسکے کانوں میں سر گوسی " کی۔زیادہ تو نہیں مگر وہ اس آدمی کے متعلق صرف اتنا جانتی تھی کے وہ شخص انکا بزنس رائیول تھا اور اسکی ماں کے ساتھ کبھی اچھی ٹرمز پر نہیں رہا تھا تو اب اسکے بیٹے کے ساتھ وہ کیوں اتنی اچھی ہو رہی تھیں؟

یہ فجر کے دوست کا کیفے ہے جس میں یہ شوقیہ آکر کبھی کبھار مدد کروادیتا ہے ورنہ اسے کیا ضرورت

www.novelsclubb.com

"he's the only heir to his father's business"

انکی بات سن کر فجر ہلکا سا مسکرایا، گردن جھکائے ایک ہونٹ اٹھا کر بلکل کسی اور کی طرح ۔

اس کو دیکھ کر محرام نے یہ سوچا کے اسکے نقش یقیناً اپنی اسٹریلین ماں پر گئے ہونگے، سفید رنگت، شہد رنگ والے بال اور اسی رنگ کی آنکھیں. اسکے باپ پر ایک کونٹروسی یہ بھی تھی کے وہ ایک گولڈ ڈگر تھے، اسکی ماں سے شادی انھوں نے صرف اسکے باپ کے پیسے کے لیئے کی تھی

تو مس محرام آپ فوٹا گرافی کرتی ہیں"، فجر عدیل کے ہاتھ کسی ماہر بارسٹا کی طرح چل " رہے تھے، لمبی انگلیاں جن پر نسیں واضح ہورہی تھیں، اور گرے شرٹ کے کف پیچھے تک موڑے ہوے تھے، شاہد کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ اسکی ظاہری خوبصورتی دیکھ کر ہی متاثر ہو جاتی مگر محرام کے نزدیک مردانہ وجاہت بات کرنے کے انداز اور نظریہ پر منحصر تھی۔

www.novelsclubb.com

جی" محرام نے جواب دیا "

" have you "

captured anything yet"

محرام نے بولنے کے لیئے منہ کھولا ہی تھا جب فجر دوبارہ بول پڑا

" except for my heart "

جہاں اسکی ماں نے ہنس کے قہقہہ لگایا وہیں محرام کا دل کیا وہ اپنا کھایا پیا سب سامنے والے کے منہ پر الٹ دے۔ اسے ہمیشہ سے ہی ایسے لوگوں سے چڑ تھی جو فرسٹ آمپریشن کے لیئے فلرٹ کا سہارے لیتے تھے اور اس آدمی سے ملے اسے بمشکل پانچ منٹ ہی ہوئے تھے اور یہ ابھی سے ہی محرام کے 'عجیب لوگ' نامی لسٹ میں شامل ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سریس مت لینا مذاق کر رہا تھا"، اس " as if i care " اس نے پیچھے موجود کریم ' " نے ہنستے ہوئے کہا، "اور اگر سیریس لے بھی لو تو کوئی بات نہیں

اٹھائی اور مہارت سے اسے کافی میں انڈیلنے لگا۔

" ڈیر یو گو؟"

،اس نے محرام کے سامنے وہ کافی رکھتے ہوئے اسے کہا، "،کیونکہ میرا دل تو شاہد آپکو پسند نہیں آیا "except this as a first meet up gift

،اپنی بات کے آخر میں محرام کی طرف آنکھ مارتے ہوئے اس نے کہا۔ مھرام یقین سے کہہ سکتی تھی دینا میں اتنی زہریلی کافی کوئی نہیں ہو گی جتنی سامنے موجود فجر کی بنائی کافی تھی کافی تھی۔

میں تو کافی پیتی بھی نہیں ہوں "،اس نے گندا سا منہ بناتے ہوئے سامنے پڑی ان چھوٹی " کافی کو دیکھا اور پھر اپنی ماں کی جواب فجر سے یوں بات کر رہیں تھیں جیسے بچپن سے اسکی دوست ہو،اور پھر ایک نظر فجر کو جوان کو جواب دے رہا تھا. وہاں کسی کو پرواہ نہیں تھی محرام اس وقت کیا سوچ رہی تھی کیونکہ وہاں دوانا پرست ..سیلف سینٹرڈ لوگ موجود تھیں جنھیں صرف پیسہ بنانا اور اڑانا آتا تھا..انسانی دل کی قدر انکی سمجھ سے باہر تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

محرام جانچنے والی نظروں کے ساتھ سامنے بیٹھی اپنی بہن کو کھانے پر یوں ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہی تھی جیسے کوئی صدیوں کا بھوکا ہو۔ایئرپورٹ سے محر جگن کو سیدھا ایک اٹیلین ریسٹورنٹ میں لے آئی تھی جس کے آوپن ائیر ایریا میں وہ بیٹھی اپنی بہن کا تحقیقی معائنہ کر رہی تھی۔

اسکی نظر جگن کی آنکھوں کے نیچے موجود حلقوں سے ہوتی ہوئی جگن کے چہرے اور ہاتھوں پر موجود جابجا چھوٹے چھوٹے کٹ اور چھالوں کے نشانات پر ٹھہر گئی۔اسے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن سے ایک طرح کا کمپلکس تھا کے اسکی جلد جگن جیسی صاف اور ملائم کیوں نہیں تھی۔لوگوں کی نظر میں بظاہر یہ ایک بے وقوفانہ کمپلکس تھا

وجہ..ان دونوں بہنوں کی رنگت کا فرق تھا۔ محر بھلے ہی رنگت کے لحاظ سے معاشرے کی نظر میں زیادہ پر کاشش سمجھی جاتی تھی مگر جتنی کشش اور چمک جگن کے چہرے پر تھی محرام اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

رشتہ میں تو جگن اس کی سوتیلی بہن تھی مگر اسے نہ کبھی جگن سے نفرت ہو سکی نہ محبت، ہاں اس نے اسکی طرف دوستی کا ہاتھ بھرانے کی کوشش کئی مرتبہ کی تھی کیونکہ وہ پیار اور رشتہ جو اسکا سگا بھائی اسے نہ دے سکا وہ جگن کے ذریعے پانا چاہتی تی مگر جگن اور محرام کی سوچ، عادات اور پرسنیلٹی میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ جگن نقش اور عادات کے معاملے میں بازل کی سگی بہن لگتی تھی، وہیں بھوری آنکھیں۔ بھوری رنگت اور بھورے بال صرف اپنے گنگھرالے ہونے کے جنیٹکز اس نے اپنے دادا کی طرف سے لیے تھیں۔

www.novelsclubb.com

محرام نے ہلکے جامنی رنگ کا کرتا پہنا ہوا تھا اور بال آدھے کیچڑ میں مقید تھے، ڈپٹے کا وہی سٹائل ایک پلو آگے اور دوسرا پیچھے مگر اسکی وہ لکی ہیلز اور سونے کی آنگھوٹی غائب تھیں

مجھے تمہاری دوست کرسٹل نے خبر دی تھی کے تم پاکستان آنے کی تیاری کر رہی ہو"، " تھوڑی دیر بعد محرام نے کہا مگر سامنے موجود گنگھرالے بالوں والی لڑکی یونہی کھانے میں مگن رہی، "..مجھے تو لگا وہ جھوٹ بول رہی ہیں بٹ میں نے سوچا وائی نوٹ گیو اٹ آئے چانس اور دیکھو میرا لک.. تم مجھے مل گئی"۔

جگن تسلی سے پانی پی رہی تھی محرام کے الفاظ اس پر کوئی اثر نہیں کر رہے تھیں، "..ہاں لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کے تم بھاگی کیوں تھی گھر سے ؟"،اپنی بات مکمل کرنے کے بعد اس نے جگن کے چہرے کی طرف دیکھا شاہد کوئی ندامت، کوئی جواب مگر وہ نیپکن سے منہ رگرتی اپنے بیگ کی طرف دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

جگن ؟"، محرام نے اس امید سے اسکا نام پکارا کے شاہد وہ اب کوئی جواب دے مگر " جواب دینا تو دور وہ ٹھنڈے انداز میں بولتے ہوئے اٹھی کہ،

کھانا کھلانے کے لیئے شکریہ، اگر کبھی مستقبل میں یم ملے تو تمہیں اس ٹریٹ کا ادھار " بھی دے دونگی. تم ایک اچھی بہن ہو اور میں امید کرتی ہوں کے آئندہ..(آخر کار محر کی طرف دیکھا) ہم کبھی نہیں ملیں گیں"، اپنی بات بول کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئ اور اسے روکنے کی جدوجہد میں جب محرام اٹھی تو پہلے اسکا ڈپٹہ کرسی کی آڑ میں پھنسا۔

اسے نکال کر وہ تھوڑا ہی آگے بھری تھی کے اچانک اسے منہ میں کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا، ساتھ موجود ٹیبل سے ٹشو اٹھا کر وہ منہ تک لے کر گئی اور اس گیل چیز کو تھوکا، "یہ کیا!"، لال لال خون کی دو بوندیں اس ٹشو میں جذب ہو گئیں تھیں۔

لگتا ہے دوبارہ سنسٹویٹی "sensitivity

کا پرابلم ہو گیا ہے، ڈینٹسٹ کے بعد جانا پڑے گا"، اس ٹشو کو وہیں پھینکتی وہ دروازے سے باہر کی طرف بھاگیں مگر باھر پہنچنے پر اسے گاڑیوں اور خالی سڑک کے علاوہ کوئی نا ملا، " اف یار!"۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر جگن غائب ہو گئ تھی، ایک دو منٹ وہاں کھڑے

رہنے کے بعد وہ خود ہی اپنی گاڑی کی طرف بھڑ گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جگن کا انتظار کرنا فضول تھا اسکی سپیڈ کے ساتھ محر کبھی مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

کچھ لمحوں کے بعد اس اٹیلین ریسٹورنٹ سے دور ایک دیوار کی اوٹ میں سے گنھگرالے بالوں والی ایک لڑکی نمودار ہوئی، آنکھوں پر کالے چشمے فٹ کیے اور کان سے لگائے فون پر ساتھ موجود بندے سے انگریزی میں کہا، "مرے کیوں جا رہے ہو، دے دو نگی تمہارا قرضا"، بھوری رنگت والی لڑکی اب بگڑے ہوئے تاثرات کے ساتھ آگے بھڑ رہی تھیں، وہ جانتی تھی کہ محرام سے ڈرنا فضول ہے، اس کی بہن جتنا سست دماغ شاہد ہی کسی کا ہو گا .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو سال پہلے

محرام ابھی ابھی مال میں ہونے والی اپنی میٹنگ کے بعد واپس ولا آئی تھی.اسکا ارادہ پہلے کچن میں جا کر کچھ کھانے کا تھا اور پھر فریش ہونے کا۔ .

ڈائننگ ایریا میں قدم رکھتے ہی وہ ٹھٹک گئی" جگن تم"،اس نے خوشی اور جوش سے آپنی سترہ سالہ بہن کو مخاطب کیا جو اپنے فون میں مگن تھی اور وقفے وقفے سے سامنے موجود ڈبے میں پڑے کیک کے نوالے بھی لے رہی تھی .

تم کب آئی؟"،اس نے آگے بڑھ کر سوال کیا "

جب تم گھر پر نہیں تھی تب"،اپنے اسی روکھے اور 'مجھے نہیں پرواہ' والے انداز میں اس " نے جواب دیا.اسکی مما کو آئے تقریباً دو ہفتے ہونے والے تھے مگر جگن انکے ساتھ نہیں آئی تھی اور اسکا یوں اچانک آنا محرام کو اچھا لگا تھا.اسکی اور اسکی چھوٹی بہن کے درمیان بھلے ہی کتنی اونچی دیواریں کیوں نہ تھیں مگر محرام کو پھر بھی وہ عزیز تھی .

وہ دراصل آج میری ایک میٹنگ تھ.."اس نے جھجکتے ہوئے صفائی دینی چاہی مگر جگن " اسکے بات کاٹتے ہی بولنے لگی

اور وہاں تمہیں مما نے ایک کیفے میں بلوا کر اس Preminger سے ملوایا "

پھر بلا بلا بلا سب پتا ہے مجھے"، اس نے بیزاری سے کہا۔

باربی میں آنے والا ایک کردار جو اپنے سلف سٹڈ یرڈ اور لالچ کی وجہ سے مقبول ہے (

Preminger)

"preminger ?" محرام نے سوال کیا

فجر عدیل اور کون"، جگن نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنے کیک کا ایک "

نوالہ بھی لیا .

اوہ" محرام تھوڑا سا ہنسی. جگن کی اس عادت کو وہ کیسے بھولتی، انیمیٹڈ چیزیں دیکھ دیکھ "

کر وہ ہر انسان کو کسی فکشنل کریکٹر کے ساتھ ریلیٹ کرتی تھی اور پھر وہی اسکا نام بھی رکھ

دیتی تھی. محرام کچن میں موجود اب فریج کھولے پانی کی بوتل نکال رہی تھی جب اسے

پیچھے سے جگن کی آواز آئی.

www.novelsclubb.com

" ویسے تم ہوں ہت بے وقوف. اچھی بھلی مینچشٹر میں جاب آفر ہوئی تھی اسے لات ماڑ کر تم یہاں پاکستان آگئ جہاں تمہارے لیے دکھوں کے سوا کچھ بھی نہیں"، محرام خاموشی سے پانی پینے لگی. وہ اس طرح کے طعنے دن میں کئ مرتبہ اپنی ماں سے سنتی تھی، جگن کو جواب دینے کی ہمت اب اس میں نہیں تھی۔

" ویسے.... تم پاکستان کس کے لیے آئ ہو؟"، تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے تجسس بھڑے لہجے میں سوال کیا .

" کیا مطلب؟" محراب اسکے سامنے پانی کی بوتل لیے کھڑی تھی، جگن کی بات اسے بلکل سمجھ نہیں آئی تھی

" now don't act smart big سب کو پتا ہے تم پاکستان کیوں آئی ہو sis اوہ

www.novelsclubb.com

،اس نے ڈرامائی انداز میں کہا مگر محرام کو پھر بھی اسکی بات کا کوئی سر پیر سنجھ نہیں آیا۔

" اف!" اس نے dearest سیکنڈ کزن ہے اور مہر نساء ولا کی انیکسی میں قائم پذیر ہے باقاعدہ اپنا سر پیٹا، "وہی جو یماری مما کا

اس نے کہنا قیام پذیر تھا مگر چونکہ اسکی اردو اتنی صاف نہ تھی تو جذبات کے ہاتھوں) مجبور ہو کر اس نے یہ کہہ دیا (

. احمد کی بات کر رہی ہو"، تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ آرام سے بولی "

" mhm hm , that guy . . . is in love with you ",

فخر سے سر ہلاتے ہوئے اس نے محرام کی معلومات میں اضافہ کیا تھا اور اپنے کیک کا ایک نوالہ لیا .

تم جھوٹ بول رہی ہو" محرام کو اپنا دل زور زور سے دھڑکتا ہوا محسوس ہوا. اسے یقین " تھا جگن جھوٹ بول رہی ہے، اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

www.novelsclubb.com

تسک محروی آل کنو تم اندھی ہو جب تک بات ڈائریکٹ نہیں کی جائے گی تمہیں کچھ " سمجھ نہیں آنا"، اپنے کیک کا ایک اور نوالہ لیتے ہوئے اس نے کہا .

قین نہیں آتات.. "ابھی اسکے بات آدھی ہوئی تھی کے پیچھے سے احمد سیڑھیاں اترتا "
ہوا آیا .

محرام، تمہیں دانی بلا رہی ہیں"، محرام کچھ دیر خالی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی اور پھر "
جب وہ جانے کے لیئے مڑا تو اس نے پیچھے سے اسے پکارا،

" احمد "

ہمم"،اس نے گردن موڑ کر محر کو دیکھا "

احمد سے زیادہ وہ خود کو " you're not in love with me right "
یقین دلا رہی تھی کے جو جگن کہہ رہی ہے وہ جھوٹ تھا .

احمد کے چہرے پر جو ہلکی سی مسکان تھی محر سے بات کرتے وقت وہ غائب ہو گئی،وہ
خاموشی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا،

کیا یہ اس قدر اندھی تھی کے اسے کچھ نظر نہیں آتا؟"،اس نے دل میں سوچا " .

www.novelsclubb.com

خاموشی کا وقفہ جب طویل ہونے لگا تو احمد نے ہولے سے گردن 'نہ 'میں ہلادی، اسکے لئیے محرام کا ہونا ہی کافی تھا پھر چاہے وہ اسے دوست سمجھے یا محبوب اسے فرق نہیں پڑتا تھا

.

احمد وہاں سے چلا گیا تو محرام نے ایک فخریہ مسکراہٹ جگن کی طرف اچھالی، جو اپنا سر پیٹ رہی تھی

دیکھا!!"اس نے خوشی سے کہا "

" نہیں ہے کوئی محبت وحبت اسے "

جگن نے اسے افسوس سے دیکھا، "ایک تم عقل کی اندھی دوسرا وہ پیار میں اندھا بیٹھے رہو ایسے ہی، کچھ نہیں ہو سکتا تم دونوں کا"، وہ برا سا منہ بناتی وہاں سے اٹھ کر چلی گی اُور پیچھے محرام سچ معلوم ہونے پر ساتویں آسمان پر تھی. یہ ایک واحد رشتہ تھا جس نے کبھی اسے تکلیف نہیں پہنچائی تھی وہ یوں محبت کے نام پر اسے رول نہیں سکتی تھی۔

مگر وقت کا اعتبار کسے ہوتا ہے ہو سکتا ہے جس رشتہ نے کبھی اس پر خراش بھی نہ آنے دی ہو وہ رشتہ آخر میں اسے برباد کر کے اسکے وجود کے ٹکرے ٹکرے کر دے .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

مہر نساء کا ہاسپٹل ہمیشہ کی طرح مریضوں اور دوائیوں کی سمیل سے بھرپور تھا، اپنی ماں کے ڈاکٹر کے آفس سے نکلتے ہوئے محرام لفٹ کی طرف بھڑ رہی تھی، اسکی دماغ میں ساتھ ساتھ پچھلے ایک سال میں ہونے والے سارے واقعات باری باری چل رہے تھے۔

اسکا بڑا بھائی سات ماہ پہلے جیل گیا تھا۔

. اسکی چھوٹی بہن پانچ ماہ پہلے گھر سے غائب ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

.اور اسکی ماہ کا تین ماہ پہلے ایکسڈنڈ ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ ابھی تک قومہ میں تھیں

اور خود اسکی اپنی طلاق کو ایک ماہ ہو چکا تھا۔

اپنی مطلوبہ منزل پر پہنچ کر لفٹ کا دروازہ ایک سفید کوریڈور میں کھلا، اسکی ماں کا روم ٹاپ فلور پر تھا جہاں عموماً ان مریضوں کو رکھا جاتا تھا جو لمبے عرصے کے لیئے ہاسپٹل میں ایڈمٹڈ ہوتے تھے۔

کمرے کے سامنے پہنچ کر اس نے دروازہ کھولنا چاہا مگر بے اختیار اسکی نظر دروازے پر بنے شیشے کے ذریعے اندر بھٹکی، ایک سفید یونیفارم میں گھنگرالے بالوں والی نرس اسکی ماں کو انجیکشن لگانے کی تیاری کر رہی تھی، یہ دیکھتے ہی مھرام نے سوچا نرس فارغ ہو جائے تو وہ اندر جائے گی تب تک وہ باہر موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ جاتی ہے۔

اسکے دماغ میں اپنی ماں کی صحت سے متعلق معلومات گونج رہی تھی، ان تین ماہ میں اسکی ماں نے کوئی پروگریس نہیں دکھائی۔ وہ سن اور محسوس کر سکتی ہیں مگر کچھ بھی بولنے سے محروم تھیں۔ انکے لیئے دو الگ نرسز آپاونٹڈ تھیں جو انکی دیکھ بھال کرتی، اور تقریباً ایک سے تین تک انکا کمرہ خالی رہتا ہے نرسز نے جو کرنا ہوتا ہے وہ ان اوقات سے پہلے یا بعد..' ایک منٹ، ایک منٹ'، "مما کے ڈاکٹر نے کہا ہے... انکا روم ایک سے تین تک خالی رہتا

ہے مگر ابھی تو.."اس نے فوراً ہاتھ میں پہلنی گھڑی کو دیکھا تھا جس پر 1:45 لکھا آرہا تھا۔

جب اس وقت کوئی نرس کمرے میں موجود نہیں ہوتی تو وہ جو اندر ہے وہ..، بجلی کی سی تیزی سے محرام اٹھی اور جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر کو دوری اور نرس کو ایک بھی منٹ دیے بغیر اسکو اپنی طرف موڑا، انجیکشن نیچے گر پڑا۔

خوش قسمتی سے اس نرس نے ابھی انجیکشن کی سوئی کے ساتھ صرف قرۃ العین کی جلد کو چھوا ہی تھا جب محرام اندر داخل ہوئی،

www.novelsclubb.com

تم" محرام کی آواز ہتک اور نفرت سے بھرپور تھی جبکہ سامنے موجود اسکی بہن کے " چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا .

محرآی کین.." جگن کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے جب محر کا زوردار تھپڑ اسکے رخسار " کے ساتھ لگا اور سارے کمرے میں چٹاخ کی آواز گونجی۔

جگن کے چہرے پر اب غصہ اور حیرت تھی جبکہ محرام کے چہرے پر نفرت اور بھروسہ ٹوٹنے کا درد تھا۔اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کے جگن کو کبھی وہ اس حالت میں بھی پکڑے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسال پہلے

www.novelsclubb.com

محرام اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں پچھلے دودنوں سے چکوال آئی ہوئی تھی۔اس آنلائن برینڈ کے ساتھ کی گئی شوٹ کے بعد اسے مزید ایک اور پروجیکٹ کی آفر ہوئی جو ایک نجھی

لان کی برینڈ تھی اور انکے اگلی لانچ کے سلسلے میں ہی وہ یہاں چکوال میں واقع ایک پرانے قلعہ میں موجود تھی۔

وہ اس وقت ایک ماڈل کو اسکی تصویریں دکھا رہی تھی جب سٹاف میں سے ہی ایک لڑکی نے آکر اسے بتایا کے کوئی اس سے ملنا آیا ہے، "مجھ سے؟"

"جی میم وہ وہاں کھڑے ہیں"، اس نے ایک درخت کی جانب اشارہ کیا جہاں ایک شہد رنگ کے بالوں والا لڑکا کھڑا محرام کے جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ وہاں پر نظر پڑتے ہی محرام کے الجھن بھرے تاثرات اب حیرت میں تبدیل ہو گئے۔ ماڈل سے ایکسکیوز کرتی وہ فجر عدیل کے پاس گئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہاں" (وہ ابھی اس شخص کے ساتھ فارمل ٹرمز میں نہیں جانا چاہتی اسی لیئے آپ بولنے پر اکتفا کیا)

میں چکوال ہمارے بینک کے کام کے سلسلے میں آیا ہوا تھا تو میم (قرۃ العین) نے کہا کے " میں تم سے ملتے ہوا جاو اور دیکھو...اسکے مجھے دو فائدے ہوئے ایک دو اتنی حسین لڑکیاں دیکھنے کو مل گئیں اور دوسرا میرا کوئی دوست فوٹو گرافر نہیں ہے تو مجھے سارا پروسس دیکھنے کو مل گیا، سوا ٹس آون ون situation"

اس ساری بات سے محرام نے تین باتیں اخذ کی تھی،

پہلی یہ کہ یہ انسان بولتا بہت تھا

دوسری کہ اسے اس کا تم کہہ کر بلانا بلکل پسند نہیں آیا تھا

اور تیسرا یہ آدمی صرف عجیب نہیں عجیب ترین تھا

www.novelsclubb.com

" ویسے میں پاکستان بہت کم آتا ہوں تو یہاں کے ڈھابے اور سٹریٹ فوڈز مجھے بیت فیسینٹ کرتے ہیں تو ادھر پاس میں ہی ایک ڈھابہ ہے ہم وہاں چل کے چائے پیتے ہیں اور

تھوڑی گپ شپ بھی لگالے گے"،وہ افرکم اور حکم زیادہ لگ رہا تھا،جو کہ محرام کو بلکل پسند نہیں آیا

"اہھم آیکچولی ہم لوگ کچھ دیر بعد ریپ اپ کریں گے تو ابھی تو نہیں.. مگر بعد میں ضرور"،وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر ناں بولنا اس کے لیئے زندگی کا مشکل ترین کام تھا۔

اوہ"،صاف ظاہر ہو رہا تھا کے فجر کو اسکا انتظار کرنے کا آئیڈیا بلکل پسند نہیں آیا تھا مگر " " پھر بھی وہ مروتاً مان گیا تھا،"ٹھیک ہے ٹیک یور ٹائم

www.novelsclubb.com

وہ جانے کے لیئے مڑا ہی تھا جب محرام نے اسے پیچھے سے پکارا،"فجر...پلیز آپ مجھے تم کہہ کر نا بلائے میں کمفرٹیبل نہیں ہوتی ہوں"،اور فجر نے خدا جانے کتنا ضبط کر کے اسکی بات پر سر ہلایا تھا ورنہ اسکے چہرے پر بظاہر لکھا نظر آرہا تھا کہ 'تم مجھے منع کر رہی ہو تمہاری یہ مجال'

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

پورے کمرے میں یا تو ائیر کنڈیشنر کی دھیمی آواز گونج رہی تھی یا محرام کے ہاتھ میں موجود پیپر وئیٹ کے لکڑی کے ٹیبل پر پٹخنے کی، وہ ایک گلوب کی شکل میں کیا ہوا پیپر ویٹ تھا جسے وہ پچھلے دس منٹ سے مسلسل ہلکا سا اچھال کر ٹیبل پر گراتی.

اس وقت وہ ہاسپٹل میں واقعہ مہر نساء کے آفس میں بیٹھی تھی جواب زیادہ تر بند رہتا تھا، وہ پاور چئیف پر سر پیچھے کی طرف گرا کر آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی. دماغ میں ابھی کچھ دیر پہلے ہونے والا منظر دھوڑ رہا تھا

www.novelsclubb.com

کچھ دیر پہلے؛

اس حبس زدہ کمرے میں اس وقت چار نفوس موجود تھے، پہلی محرام جو اس پاور چئیف پر ٹیک لگائے بیٹھی اس پیپر ویٹ کو دھیرے دھیرے ہلا رہی تھی۔ اسکی تنقیدی نظریں اپنے بلکل سامنے صوفے پر گھبرائی ہوئی بیٹھی جگن پر تھیں، جو بار بار انگلیاں چٹختی اور اپنے ڈر اور خوف پر قابو پانے کے لیئے ہاتھوں اور ٹانگوں کو مسلسل ہلاتی جاتی۔

اسکے بلکل دائیں جانب تیسرا نفوس ڈاکٹر مہر نساء خاور بیٹھی تھیں، جنکی نظروں میں ملال اور ترس تھا۔ اور کمرے میں آخری شخص جگن تاثیر کے بائیں جانب پی کیپ پہنے احمد جہانزیب ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔ اسکی نگاہیں کسی پینڈلم کی طرح کبھی جگن پر جاتی پھر دانی پر اور پھر محرام کی جانب آ کر رک جاتیں۔

اس سارے واقعے کے بعد ہاسپٹل کے سٹاف میں سے ہی کسی نے پولیس کو کال کر دی تھی اور اسے پولیس کیس بننے سے روکنے کے لیئے مجبوراً مہر نساء کو احمد کو بلانا پڑا جواب بلکل خاموشی سے بیٹھا کسی کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔ چند منٹ بعد ہی اسکا یہ انتظار ختم ہوا جب پورے کمرے میں مہر نساء کی نرم آواز گونجی

" آپ نے یہ سب کیوں کیا جگن؟ اگر آپ کو اپنی مما سے کوئی مسئلہ تھا تو آپ میرے پاس آجاتی یوں گھر سے بھاگنے . . "

" نہیں بھاگی تھی میں گھر سے"، جگن اچانک سے چیخ کر بولی تو مہر نساء خاموش ہو گئیں۔ وہ اب لمبے لمبے سانس لے کر خود کو کمپوز کرنے لگی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہنا شروع کیا (ندامت سے اسکی گردن ابھی بھی جھکی ہوئی تھی)

" میں مانتی ہوں کے میرے مما کے ساتھ اختلافات تھے مگر اسکا یہ مطلب نہیں تھا میں بھاگ جاتی"، اس نے ہلکی سی آواز کے ساتھ کہا

تو پھر کہاں غائب تھی آپ جگن ؟"، مہر نساء نے اس سے سوال کیا۔"

اس نے جھجکتے ہوئے ایک نظر اٹھا کر مہر نساء کو دیکھا اور فوراً ہی نظریں جھکا کر اپنے جوتے پر مرکوز کر لی، "میں فیشن ڈیزائنگ پڑھنا چاہتی تھی مگر مما کو اس بات سے اختلاف تھا. وہ چاہتی تھی کی میں.. بازل کی طرح آگے بزنس ہی پڑھو کیونکہ..انھیں ابھی تک محرام کا جھٹکا نہیں بھولا تھا جو اس نے بتائے بغیر اپنی پسند کا کیریئر چوز کر لیا تھا. مما کی ایگو آج تک ڈیمجڈ تھی"، اپنے ذکر پر محرام کے چہرے کے تاثرات قدرے ڈھیلے ہوئے اور پیپر ویٹ کو چلاتے ہاتھ تھم گئے۔ یہ بدلاؤ صرف احمد نے نوٹس کیا تھا۔

" میں نے سوچا کے انکے سہارے رہی تو کبھی وہ نہیں کر پاؤگی جو کرنا چاہتی ہوں. سو میں نے خود ہی یونیورسٹی میں اپلائی کیا، میرے پاس کچھ اپنی سیونگز تھیں جن کے ذریعے میں فسٹ سمیسٹر کی فیس پے کر سکتی تھی، کچھ میں نے سوچا میں جاب کر لونگی اور کچھ پیسے.. میں نے مما کی جیولری بیچ کے خریدنے تھے، ایوریتھنگ واز گوئنگ فائن بٹ میرے بیڈ

لک نے میرا پیچھا وہاں بھی نہیں چھوڑا"(اب اسکی آواز میں کرب کے ساتھ ساتھ غصہ بھی بھڑ آیا)

" جس دن میں گھر چھوڑ کر آئی تھی اسی دن ٹرین شٹیشن پر مجھے کڈنیپ کر لیا گیا تھا پھر اسکے بعد میرے پیسے، وہ چرائی ہوئی جیولری سب کہاں گئی آئی ہیو(جواخانہ)میں تھی نو alice springs (آسٹریلیا میں موجود ایک ٹوئن نما شہر) کے ایک casino کلیو کیونکہ جب مجھے ہوش آیا تو میں

اور اس وقت ہی.. مجھے پتا چلا کے مجھے بیچ دیا گیا ہے، میری کڈنیپنگ...پری پلینڈ تھی"، اپنی بات ختم کر کے اس نے ہلکی سی نظر سب کے چہروں پر ڈالی، محرام خلا کو گھورتے اسکی بات پر غور کر رہی تھی، مہر نساء دھیان سے اسکی کہانی سن رہی تھیں اور احمد...وہ . . جگن نے سوچا 'تسک lover boy ' کنکھیوں سے محرام کو دیکھ رہا تھا اور تب (عاشق)

اس نے اپنی بات دوبارہ شروع کی،" مجھے بیچنے میں میری ایک پرانی دشمن کا ہاتھ تھا، ہماری ہائی سکول کی دشمنی میں وہ اتنا گر جائے گی مجھے آئیڈیا نہیں تھا.. بٹ خیر فاسٹ فارورڈ کا سینو واز ٹف بہت ٹف جگہ تھی، روز وہاں پر شراب پیش کرنا، برتن دھونا، لوگوں کی پھیلائی ہوئی گندگی صاف کرنا میں عاجز آ گئی تھی اس سے. میں نے physical torture کافی دفعہ سوچا وہاں سے نکلنے کا مگر ہر بار میں ناکام ہو جاتی اور ہر ناکامی پر مجھے پہلے سے مزید کیا جاتا (اسکی آنکھوں میں اب نمی بھر آئی تھی)۔ آخر کار میں نے ہار مان لی میں وہاں سے نہیں نکل سکتی تھی اس جہنم کو میں نے اپنا مقدر خود بنایا ہے" (اس نے ایک گیلی سانس اندر کھینچی)

" ایک دن میں نے یونہی ایک جوے کی گیم کھیلی اینڈ گیس واٹ آئی وان، میں خود بھی حیران تھی کے میں کیسے جیت گئی اور وہ بھی فرسٹ ٹرائے پر اور پھر اسکے بعد یہ میرا روز کا مشغلہ بن گیا جو بھی انسان کسی گیمبل میں ہار رہا ہوتا میں اسکی مدد کرتی ہے اسکی جگہ جا کر کھیلتی اور وہ جیت جاتا، ان چار ماہ میں مجھے پہلی دفعہ خود پر رشک آیا شاہد مجھے گیمبل کرنے

کے لیئے ہی بنایا گیا تھا(اسکی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک تھی)، مگر یہ سٹارڈرم کچھ دن کے لیئے ہی رہااور میری بری قسمت دوبارہ واپس آگئی.ایک انڈرڈوگز کی پارٹی نے مجھے میری آزادی کی لالچ میں خرید لیااور میں بک گئی، میرا کام کچھ زیادہ بڑا نہیں تھا بس انکی ہر گیم کو میں نے کھیلنا ہوتا تھا شروع میں سب ٹھیک تھا مگر آہستہ آہستہ میں میچز ہارنے لگی ایک دو باری تو انھوں نے مجھے جانے دیا مگر جب میں زیادہ اماؤینٹ میں انکا لگایا ہوا پیسہ ہارنے لگئی تو مجھے ایک مہینے کی ڈیڈلائن ملی کے یا تو میں انکے پیسے دوں ورنہ وہ مجھے اس سے بھی بدتر جگہ پر آگے بیچ دینگے "

اس نے ایک گہری سانس لی اور دوبارہ شروع کیا، "پیسے میں نہیں لاسکتی تھی تو آخری راستہ یہی بچتا تھا کے میں بھاگ جاو، کہیں بھی بس بھاگ جاو.ایک مہینے تک میں اپنی آزادی کو پلین کرتی رہی اور آخر کار میں اس میں کامیاب بھی ہوگئی میں بھاگ گئی، مگر میں ٹرین شٹیشن پر ہی پکڑی گئی. موت کے خوف سے میں نے انکے سامنے damn it

www.novelsclubb.com

سب اگل دیا میں کون ہوں اور میری ماں کیا کرتی ہے... میں نے انھیں لالچ دی کے میں " اپنے حصہ کی جائیداد کا شئیر انھیں دے دونگی

جائیداد کا شئیر ؟"۔مہرنساء نے اسکی بات کاٹتے ہوئے سوال کیا۔ "

مما نے اپنی زندگی میں ہی ہمارا شئیر مقرر کر دیا ہے میں یہ تو نہیں جانتی وہ کتنا ہے مگر وہ " ہم سب کو مما کی ڈھیتھ کے بعد ہی ملنا تھا کیونکہ انھیں یقین تھا بازل انکا بزنس پانی کی " طرح بہادے گا

توتم پاکستان کیسے آئی ؟"۔سارے واقعے میں احمد پہلی مرتبہ بولا۔کچھ دیر جگن اسے " خالی نظروں سے دھیکتی رہی پھر اس نے جواب دیا۔

مجھے پاکستان انھوں نے ہی بیجھا ہے،اپنی جائیداد کا شئیر حاصل کرنے کے لیئے مجھے مما " کو مارنا تھا آئم سوری نانی امی میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر میں مجبور ہوں ابھی بھی انکی مجھ پر نظر.."۔مہرنساء نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروایا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کتنے پیسے چاہیے ؟"، جگن نے ایک ترس بھری نگاہ تینوں چہروں پر ڈالی اور پھر دھیرے سے کہا،

" دو کروڑ"، اس نے نظر اٹھا کر محرام کے چہرے کی طرف دیکھا جواب دونوں ہاتھوں سے اس پیپر ویٹ کے ساتھ کھیل رہی تھی اسکا چہرہ خالی تھا، وہاں کچھ نہیں تھا۔

اس وقت؛

سارے اس کمرے سے چلے گئے تھے مگر محرام ابھی تک ہونزا سی پوزیشن میں بیٹھی کمرے میں موجود تھی. تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ ہلکا سا ناک ہوا اور ایک پی کیپ پہنے شخص اندر داخل ہوا. محرام ابھی بھی آنکھیں موندے لیٹی، جگن کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی اسی لیئے اس نے کسی کے اندر آنے کو محسوس نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے لگتا ہے کہ جگن جھوٹ بول رہی ہے"، احمد کی آواز پر محرام نے آہستہ سے آنکھیں کھولی اور نظروں کو تھوڑا ترچھا کر کے اپنے سامنے کھڑے ٹیبل سے ٹیک لگائے احمد کو دیکھا۔(اس نے ایک کالی پی کیپ کے ساتھ سفید شرٹ اور کالی پینٹ پہن رکھی تھی، اسنے کف کے بازو کہنی سے ذرا اوپر مڑے ہوئے تھے جس کی وجہ سے کٹ کا نشان واضح تھا)، محرام کی نظر اسی کٹ پر ٹھہر گئی۔

کچھ دیر دونوں میں خاموشی رہی، احمد ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑا سامنے موجود دیوار پر مہر نساء کے لگے سرٹیفیکیٹز کو دیکھ رہا تھا جبکہ محرام اسکے ساتھ چیئر پر بیٹھی اسکے کندھے پر موجود نشان دیکھ رہی تھی، ہاتھ میں پکڑا پیپر وئیٹ اب ٹھہرا ہوا تھا، "اچھا"، تھوڑی دیر بعد محرام نے دھیرے سے کہا اور پھر خاموشی دوبارہ چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ تک !(محرام نے اپنی پاور چیئر کا رخ ٹیبل کی طرف موڑا)

دو منٹ تک !(محرام اب ٹیبل پر موجود پین ہولڈر پر انگلی پھیرنے لگی)

"آئم سوری"(محرام اب پین ہولڈر سے ایک پین نکالنے والی تھی جب) تین منٹ تک!
احمد کی انتہائی آہستہ آواز سنائی دی۔ "مجھے تمہیں... اس دن وہ سب.. نہیں کہنا چاہئے تھا"، محرام نے گردن اٹھا کر احمد کو دیکھا جواب گردن جھکائے محرام سے کہہ رہا تھا، اس نے ہاتھوں کو پینٹ کی جیب میں دھنسا ہوا تھا اور جوتے کی نوک بار بار زمین پر رگڑ رہا تھا۔

"مجھے یہ نہیں بھولنا.. چاہئے تھا کے اس دنیا میں تم وہ واحد انسان ہو جسے میرے پاسٹ میں لیسٹ انٹرسٹ ہے (اس نے چہرہ موڑ کر نیچے بیٹھی محرام کو دیکھا you trust me more then you trust yourself "

کالی آنکھوں والی لڑکی کا چہرہ خالی تھا اسکی نظریں پی کیپ پہنے شخص پر مرکوز تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہلکا سا مسکرا دی.

www.novelsclubb.com

ایسا کیسے ہو سکتا تھا کے وہ ان آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہ مسکرائے۔ کمرے میں اب وہ گھٹن اور اجنبیت غائب ہو گئی تھی اور دونوں اب اپنے کمفرٹ زون میں موجود تھے، "احمد.." تھوڑی دیر بعد محر نے اسے پکارا، محرام ابھی خوشی سے مسکرا رہی تھی۔

"ھم "

تمہیں کیوں لگتا ہے جگن جھوٹ بول رہی ہے؟" اپنی کالی آنکھیں اٹھا کر اس نے احمد " سے سوال کیا

احمد اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا تھا جہاں سوال تھا اور اسکا جواب وہ جانتا تھا محرام کیا سننا" چاہتی ہے مگر وہ جانتا تھا جو وہ سننا چاہتی ہے وہ وہ بولنا نہیں چاہتا اور جو وہ بولے گا وہ محرام کو ڈیگریڈ کرے گا۔ اور وہ اسے ڈیگریڈ نہیں کرنا چاہتا تھا. احمد کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گزرا جب اس نے جگن سے سوال کیا تھا اور وہ کچھ دیر کے لیئے خاموش ہو گئی تھی، اس پورے دورانیہ میں احمد جگن کی بوڈی لینگو یج کو ہی نوٹ کرتا رہا اور شک کے علاوہ اسے

اور کوئی جذبہ محسوس نہ ہوا۔ وجوہات تو بہت ساری تھیں مثلاً، اتنی بری گینگ اسے یوں اکیلے پاکستان کیوں آنے دے گی .

کچھ دیر بغیر کچھ بولنے کے بعد اس نے محض کندھے اچکانے پر اکتفا کیا، "گٹ فیلینگ آئی گیس"، محرام نے اس پر سے نظریں ہٹا کر سامنے موجود پین ہولڈر پر ٹکا لیں. آہستہ آہستہ اپنی انگلی کو اس میں موجود پینز پر پھیرنے لگی .

" جانتے ہو کہیں دور مجھے بھی لگتا ہے جگن جھوٹ بول رہی ہے مگر میں یہ تسلیم نہیں کرنا چاہتی (اس نے احمد کی طرف دیکھا) مجھے لگتا ہے اگر میں نے یہ تسلیم کر لیا تو میرے مسائل میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور یہ میں نہیں چاہتی. میں تھک چکی ہو اور اس وقت مجھے ایک جھوٹی امید چاہیے اسی لیئے میں خود کو بار بار کہہ رہی ہوں کے یہ بس میرا شک ہے... ضروری نہیں جگن جھوٹ بول رہی ہو " (اس نے دوبارہ نظریں پین ہولڈر پر ٹکا لی اور اب اس میں سے باری باری ایک پین کو تھوڑا سا اوپر ل اٹھاتی اور پھر اندر پٹخ دیتی)

کیاضروری ہے محرام کے ہر انسان ایک وقت میں جتنے کام کرے وہ ان سب میں بہترین ہو" وہ اپنے جوتے کو دیکھتے ہوئے جیسے خود کلامی کر رہا تھا،"ہم بھی انسان ہیں اور سارے انسان ایک حد تک محنت اور کوشش کر کے تھک جاتے ہیں، سب کو ایک بریک کسی نہ کسی پوائنٹ پر چاہیئے ہوتی ہے. ہو سکتا ہے... تمہارا پوائینٹ یہ ہو(اس نے محر کی طرف دیکھا)، کبھی کبھار رک کر ایک گہری سانس لے لینی چاہیئے اور خود کے لیئے تھوڑا ٹائم نکالنا چاہیئے کیا پتہ ہم بعد میں وہ کام زیادہ بہتر طرح سے انجام دے سکے"، اس نے محرام کی طرف مسکرا کر دیکھا جس کے جواب میں وہ ہلکا سا ہنسی اور آخر کار پین ہولڈر کو چھوڑتے ہوئے کھڑی ہو گئی، اب سب کچھ اپنی جگہ پر آ رہا تھا، برف پگھل رہی تھی، الجھنیں دور ہو رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ویسے... تمہاری شادی کی تیاریاں کیسی چل رہی ہے، دو ہفتے بعد ہے ہیں نا"، اس نے احمد کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے سوال کیا

"تسک کس کا پوچھ لیا"، اس نے اتنی گندی شکل بنا کر کہا کے محرام ہنسے بغیر نہ رہ سکی۔

"کیاہوا؟"، محرام نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"چھوڑو اسے، چائے پیو گی"اس نے پی کیپ درست کرتے ہوئے آفر دی۔

"اگر تم بناوگے تو... ضرور"، احمد جواباً مسکرایا اپنے اسی انداز میں گردن جھکائے ایک طرف سے ہونٹ اٹھا کر. اسے دیکھ کر محرام ہلکا سا ہنسی جس کی وجہ سے ڈمپلز واضح ہوئے.

دو سالوں کی بنی ہوئی دیوار چھوٹی ہو رہی تھی وہ دونوں دوبارہ اپنی جگہوں پر آ رہے تھیں، جہاں محرام اپنا سناتی تھی اور احمد صرف اسکی سنتا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو سال پہلے

محرام کو تقریبا بیس منٹ ہو گئے تھے فجر کے ساتھ بیٹھے ہوئے اور اس سارے دورانیہ میں جو چیز اس نے محسوس کی تھی وہ یہ کے اس انسان کو اپنی تعریف کرنے کا بہت شوق تھا۔ وہ مسلسل اپنے ہی بارے میں بول رہا تھا اور اگر کہیں بیچ میں مھرام سے کوئی سوال کر بھی لیتا تو اسکے جواب سے پہلے ہی کوئی اپنی چیپ سی جوک مار دیتا اور ہر بار کے ساتھ وہ محر کی 'عجیب لوگ' کی لسٹ میں ایک نمبر اوپر چلا جاتا .

تم اپنی چائے کیوں نہیں پی رہی محرام"، آخر کار اس نے محرام پر توجہ دے ہی دی جس " کا چائے کا کپ پچھلے بیس منٹ سے اچھوا پڑا تھا .

مین یہ ڈھابے یا سٹریٹ فوڈ آئٹمز نہیں کھا سکتی میرا اسٹامک اپسیٹ ہو جاتا ہے"، اس " نے مسکرا کر جواب دیا تاکہ ماحول تھوڑا کم عجیب ہو مگر شاہد اس نے یہ بات بتا کے بھی غلطی کی تھی کیونکہ فجر کو ایک اور موضوع مل گیا تھا۔

واقعی میں "اس نے محظوظ ہوتے ہوئے کہا، "بڑی نازک ہو تم یار"، محرام نے اسکی " بات پر آنکھیں گھمانے پر ہی اکتفا کیا، کیونکہ فجر کو جواب دینے کا کوئی فاعدہ نہ تھا، اس نے اسکو تم کہنے سے بھی منع کیا تھا مگر وہ اس بات سے بھی بعض نہیں آیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اچانک چائے پیتے ہوئے درمیان میں بول پڑا "ہم وہ محرام "(اس نے اپنی چائے کی پیالی رکھی)"اپنا نمبر دینا"(اپنا فون نکالتے ہوئے اس نے کہا)

نمبر.. میرے نمبر کا آپ کیا کریں گیں؟"اس نے سوال کیا۔ "

ویٹ..ڈونٹ ٹیل می تم بھی وہ بیک ورڈ سوچ رکھتی ہو کہ نکاح سے پہلے لڑکا لڑکی بات " نہیں کر سکتے"، محرام کو اسکی بات کا مقصد سمجھ نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

نکاح، لڑکا... لڑکی کیا" فجر بغور اسکا چہرہ دیکھتا رہا اور چڑ کر بولا، "

محرام ہمارا نکاح یار"، اس نے صرف اتنا ہی بولا اور محر کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں "

.

نکاح!" وہ صرف اتنا ہی بول پائی "

ایک منٹ تمہیں کسی نے نہیں بتایا کے تمہاری ہی مما نے میرے ڈیڈ سے میرا اور " تمہارا رشتہ مانگا تھا"، پہلے تو اس نے حیرت کا اظہار کیا مگر محرام سے کوئی جواب نہ پا کر اسے بے اختیار ہنسی آ گئی جبکے دوسری طرف محرام کا دل چھا رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں گر جائے

www.novelsclubb.com

فجر ہنسے جا رہا تھا، قہقہے مار کر، گردن پیچھے پھینک کر، "اور مجھے لگا اس سارے وقت تم مجھے ہونے والے شوہر کی ہسیت سے آپ کہہ رہی ہو" اس نے قہقہوں کے درمیان کہا. اسکی بات کا محر کے پاس کوئی جواب نہ تھا وہ تو خود ابھی اس بات کو ہزم نہیں کر پا رہی تھی کے اسکی ماں نے اسکو بتائے بغیر ہی اسکا رشتہ تہہ کر دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"رمشا "

" رمشا "

محرام چیختے ہوئے ولا مین داخل ہوئی، وہ ابھی ابھی ہی چکوال سے واپس آئی تھی اور پورا راستہ اس نے روتے ہوئے گزارا تھا۔

کیا یوا محرو باجی"، رمشا نے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے سوال کیا۔ "

مما کہاں ہیں ؟"، اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی اور حلیہ بگڑا ہوا۔ "

"! چھوٹی بیگم صاحبہ "

ہاں ہاں وہیں ! ! کہاں ہیں وہ ؟"اس نے بے صبری سے سوال کیا۔ "

"وہ جگن باجی ہیں نا انکے چچا کے گھر گئیں ہیں انکی بیٹی کی شادی ہون..."، رمشا کی بات درمیان میں ہی چھوڑ کر محرا اسکی دوسری طرف سے ہوتے سیڑھیاں پھلانگنے لگی۔اسکا ارادہ مہرنساء کے کمرے میں جانے کا تھا .

مگر انکے کمرے تک پہنچ کر وہ دروازہ کھولنے ہی والی تھی جب اسکی نظر دروازے پر لگے تالے پر پڑی. وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف پہنچی اور رمشا سے دوبارہ سوال کیا، "دانی کہاں ہیں رمشا؟"، اسکے جواب دینے سے پہلے ہی ڈائینگ ایریا سے ماہ جبین بوا نکلتی ہوئی آئی اور انھوں نے اسے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"مہرنساء گاؤں گئیں ہیں بیٹے انکے بھائی کی۔۔۔""اف!" محرام انکی بات کو آدھی آدھوری چھوڑ کر اپنے کمرے کی جانب بھڑ گئی. پیچھے رمشا ماہجبین بوا کی شکل دیکھتی رہ گئی، "یہ آج انھیں کیا ہو گیا ہے!"،ماہ جبین نے اسے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ وہ اچھی طرح سے سمجھ گئی تھی کے اس خاندان کے اب کونسے راز سے محرام واقف ہوئی تھی .

ان سب کو چھوڑ کرا گر ہم اوپر محرام کے کمرے میں آئے تو ایک سیاہ بالوں والی لڑکی دروازے کو شدت سے بند کر کے مڑتی ہے۔وہ اب گھرے گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی اسے کس بات کی زیادہ تکلیف تھی،اسکی ماں کا یوں اسکی پیٹھ پر چھڑا گھمپنا یا اس وقت کسی کا اسکے پاس نہ ہونا. مگر وہ اتنا ضرور جانتی تھی کے اسکا غصہ تب تک ٹھنڈا نہیں ہو گا جب تک وہ کسی چیز کے ٹکرے ہوئے نہ دیکھ لے۔

www.novelsclubb.com

اسکے غصہ کا نشانہ سب سے پہلے دروازے کے ساتھ سٹڈی ٹیبل پر موجود انک کی ڈبی بنی،اس نے پوری قوت کے ساتھ اس ڈبی کو اٹھا کر کمرے کے بیچ میں مارا مگر بد قسمتی سے وہ نہ ٹوٹی اور رول ہوتے ہوئے بالکنی میں چلی گئی. یہ دیکھ کر محر کو مزید غصہ آیا اور اس نے سامنے موجود بیڈ لیم کے پاس جو شیشے کا گلاس تھا وہ اٹھا کر وہیں مارا جہاں اس نے اس

ڈبی کو پھینکا تھا اور خوش قسمتی سے وہ ٹوٹ گیا، وہ نرم قالین جو کمرے کے بیچوں بیچ موجود تھا وہ بھی اسے نہ بچا سکا۔

گلاس کے ٹکروں کو دیکھ کر محرام کو اندر تک سکون اترتے ہوئے محسوس ہوا. آہستہ آہستہ وہ زمین پر ایک ریت کے مجسمے کی طرح ڈھے گئی. کچھ دیر اس گپ اندھیر کمرے میں سانس لینے تک کی آواز بھی نا آئی اور پھر دفعتاً

ایک ہچکی

پھر دوسری ہچکی

اور اب محرام زارو قطار رو رہی تھی. آنکھوں سے بہنے والے آنسوں کے درمیان جیسے ایک جنگ چھڑ گئی تھی کے کون پہلے آنکھ سے نکلے گا اور کون بعد میں. وہ کیوں رو رہی تھی ؟

شادی ہو جانے پر؟ یا اس بات پر کے ایک مرتبہ مزید وہ کسی اور کے مذاق کا موضوع بن گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

توآخرکار ثابت ہوا کے قرتہ العین خاور ہمیشہ محرام ہمایوں سے ایک قدم آگے ہو نگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خدا جانے رات کا کون سا پہر تھا جب محرام کی آنکھ کھلی. بازؤں کے زور سے اس نے اٹھنا چاہا مگر سر شدید بھاری ہو رہا تھا. اس نے نظر موڑ کر پیچھے پڑی الارم واچ کو دیکھا جس پر رات کے ایک بج رہے تھے. وہ شام کو روتے روتے وہیں دروازے کے پاس سو گئی.

اپنے چکراتے ہوئے سر کو سنبھالتے ہوئے وہ بیڈ کا سہارا لے کر اٹھی. اس کا ارادہ تھا کے وہ بھاتروم میں جاکر فرش ہوسکے جو کہ کمرے کی دوسری طرف واقع تھا۔ اپنے لرکھڑاتے قدموں سمیت وہ بیڈ کے سہارا لے کر چلنا شروع ہوئی۔ اسکا عکس سامنے موجود ڈرڈنگ ٹیبل کے آئینے میں بنا.

www.novelsclubb.com

سیاہ کرتا، بکھرے ہوئے بال، فریکل زدہ چہرے پر آنسوؤں کے خشک نشانات اور آنکھیں سوجی ہوئی. وہ بیڈ کو ٹٹول ٹٹول کر چل رہی تھ کیونکہ کچی نیند سے جاگنے کی وجہ سے اسکی آنکھیں آدھ کھلیں تھیں. چلتے چلتے وہ کمرے کے درمیان میں واقع نرم قالین تک پہنچی اور اچانک آؤچ کی آواز کے ساتھ نیچے گر گئی.

اسے محسوس ہوا کے اسکی ایڑھی میں کچھ چبا ہے اسی لیئے اس کو دیکھنے کے لیے اس نے ہتھیلی قالین پر رکھ کر جیسے ہی اٹھنے کی کوشش کی اسے زور سے کوئی چیز چبھی .

اؤچ"،اس نے فوراً ہاتھ ہٹا کر ھتیلی کا جائزہ لیا. وہاں کوئی واضح نشان تو نہ تھا مگر ایک " کونا دباؤ پڑنے کی وجہ سے سرخ تھا. اس نے اب اپنی ایڑھی کو اٹھا کر دیکھا جہاں ایک شیشہ کا ٹکرا اسکی جلد کے ساتھ چپکا تھا. اس نے اسے ہٹایا تو خون کی ایک پتلی سی دھاڑ بہنے شروع ہو گئی. ابکے اسے واضح درد ہوا تھا. اور جو آدھی آنکھیں کھلیں تھیں وہ اب پوری طرح کھل گئی تھیں .

آہستہ آہستہ اسے یاد آنا شروع ہوا کے وہ اور یہ کانچ فرش پر کیا کر رہے تھے. اسکے آنسوں ایک مرتبہ دوبارہ بہنے لگے مگر اب وہ پہلے کی طرح لڑ نہیں رہے تھے۔ ایک دو منٹ وہاں بیٹھنے کے بعد جب کوئی نہ آیا تو وہ خود ہی ہمت کرتے ہوئے اٹھی اور لنگڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ دروازے تک پہنچ کر اسے کھولا۔ اسکا ارادہ تھا کے وہ سامنے مہر نساء کے کمرے میں جائے (اسے یہ بھول گیا تھا کے وہ گھر پر نہیں ہیں)، مگر ابھی وہ بیچ راستے میں ہی تھی جب اچانک ہی مہر نساء کے کمرے کا دروازہ کھلا اور احمد ہاتھ میں ایک فائل پکڑے نمودار ہوا .

محرام "، اس پر نظر پڑتے ہی محرام نے بچوں کی طرح زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ "

یہ کیا حالت .. "اپنی بات کو درمیان میں چھوڑتے ہوئے جب اسکی نگاہ محر کا پاوں پر " پڑی تو آگے بڑھتے وہ سہارا دیتے ہوئے محرام کو اندر لے آیا

"تم کہاں تھے؟ "

" میں اتنی اکیلی ہو گئی تھی "

" مجھے کوئی سننے والا ہی نہیں تھا "

وہ آدھی نیند میں ہوش و حواس سے بے گانا بولے جا رہی تھی. اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے احمد نے ہاتھ میں موجود فائل کو سٹڈی ٹیبل پر رکھا اور خود جھک کر اسکے زخم کا جائزہ لینے لگا. ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر وہ دھوڑتا ہوا مہر نساء کے کمرے میں گیا اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا اور اسکی پٹی کرنا شروع کی .

حیرت انگیز طور پر محرام نے ایک مرتبہ بھی درد کی شکایت نا کی وہ بس چہرہ جھکائے زار و قطار روئے جا رہی تھی. احمد نے پٹی کرنے کے بعد باکس واپس اسکی جگہ پر رکھا اور دھورتے ہوئے نیچے سٹور روم سے ڈسٹ بین اور جھاڑو لے کر آیا اور کانچ کے ٹوٹے ہوئے حصے جمع کرنے لگا۔ اس نے محرام کو نہ ڈانٹا کے شیشہ کیوں توڑا اور خود کو چوٹ کیوں پہنچائی اور نہ ہی اس سے کمرے کے حال پر سوال کیا .

وہ اس سے اندھی محبت کرتا تھا، اسکی ہر اچھائی اور ہر کمزوری کے ساتھ وہ اسے قبول تھی مگر اگر کوئی اس سے یہ پوچھتا کے محرام کے نزدیک وہ کیا ہے تو وہ بلا جھجک بتا دیتا کے وہ صرف اسے ایک دوست مانتی ہے، ایسا دوست جو تمام رشتوں سے زیادہ اہم تھا، جو اسکی ہر اچھی بری یاد سے واقف تھا، اسے محرام حرف با حرف یاد تھی. مگر اسے اس بات کا دکھ نہیں تھا کے وہ اسے دوست کی نظر سے ہی کیوں دیکھتی ہے، کم از کم وہ اسے کسی نظر سے تو دیکھتی تھی نا احمد کے لیئے یہی کافی تھا .

کمرا صاف کر کے وہ محرام کی جانب آیا اور ڈریسنگ پر موجود ویٹ واءپز wet wipes سے پہلے اسکا چہرہ صاف کیا اور پھر اسکے الجھے ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیر کے انھیں سمیٹا اور کان کے پیچھے اڑسا. ابکے محرام کا حلیہ تھوڑا قابلِ قبول تھا. اسکی ٹانگیں اوپر بیڈ پر رکھ کر اس نے محرام پر چادر دے کر اسے لٹایا، کمرے کی لائٹس آن کر کے اس نے دروازہ آدھ کھلا چھوڑ دیا کیونکہ محرام لایٹ آف کیے نہیں سوتی تھی .

اپنی فائل اٹھا کر وہ جانے کے لیے مڑا ہی تھا جب محر کی آواز پر وہ رک گیا، "کہاں جا رہے ہو، مجھے ڈر لگ رہا ہے یہی رکو". اور وہ رک گیا۔ سٹڈی ٹیبل کی چیئر کھینچتے ہوئے وہ بیڈ کے ساتھ ہی بیٹھ گیا، کچھ دیر روشنی بھرے کمرے میں خاموشی رہی پھر محر کی بیٹھی ہوئی آواز گونجی

"پوچھو گے نہیں کے یہ سب کیوں کیا میں نے", احمد نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ محرام کی حالت دیکھ کر اس نے اندازہ کر لیا تھا اس ساری صورتحال میں ضرور قرۃ العین کا کہی نا کہی ہاتھ ہو گا۔

"مما ایک مرتبہ پھر جیت گئیں اور میں (وہ طنزیہ ہنسی) پھر ہار گئی" وہ دور خلا میں دیکھ کر بول رہی تھی، "مما نے میرا رشتہ تہہ کر دیا ہے" وہ سفاکی سے ہنسی مگر احمد جہانزیب وہ بھی نہ کر سکا. اسے سب کچھ رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا. جیسے کسی نے ایک آخری امید بھی چھین لی ہو۔

مگر مجھے دکھ یہ نہیں کے کیوں ہو رہی ہے،... کس سے ہو رہی ہے،.. کب ہو رہی ہے، " کہاں ہو رہی ہے....... ہونی تو تھی ایک نہ ایک دن.... مگر یوں کے جب وہ خود ہی سب کچھ تہہ کر دے اور مجھے علم بھی نہ ہونے دیں"، وہ آخر میں قرب سے مسکرائی مگر احمد وہ بھی نہ کر سکا۔

خیر تم بھی کہتے ہو گے کے ہمیشہ اپنے رونے سنانے آجاتی ہے"، محرام نے کروات لے " کر چادر سے خود کو مکمل طرح ڈھانپ لیا. احمد اس سے یہ کہنا چاہتا تھا کے "مجھے تمہیں سننا اچھا لگتا ہے" مگر اس نے کچھ نہیں کہا وہ کچھ کہہ ہی نہ سکا۔ آنکھوں میں جلن کا احساس ہونے پر وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔ اسکی آنکھیں گیلی ہو رہی تھیں مگر کوئی پانی باہر نہیں آرہا تھا وہ بس اسکا منظر دھندلا رہیں تھیں اور کچھ نہیں .

www.novelsclubb.com

کسے معلوم تھا کے وہ جو مہر نساء کے ایک کام سے یہاں آیا تھا جاتے جاتے محرام کا بوجھ سینے پر لاد کے لے جائے گا .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" ماہ جبین بوا "

"ماہہہ جبین بوااااا "

وہ تقریباً صبح کے گیارہ بجے اٹھی تھی اور جو پہلا خیال اسکے زہن میں آیا تھا وہ یہ کے اسے شدید بھوک محسوس ہو رہی تھی اور اسی لیئے وہ ماہ جبین بوا کو آوازیں دے رہی تھی تا کے وہ اسے ناشتہ بنا کر دے سکیں۔

کیا ہے محرام بچے "(محرام نے کبھی انھیں ملازمہ کا درجہ نہیں دیا تھا اس کے لیے وہ اتنی ہی قابل احترام تھیں جتنی کے اسکی اپنی نانی)

ناشتہ بنا دے بہت بھوک لگی ہے "، وہ ڈائننگ ایریا میں بیٹھی سبزیاں کاٹ رہی تھیں " جب محرام نے جا کر انھیں کہا .

www.novelsclubb.com

" اچھاایک منٹ. رمشا! رمشا" رمشا کسی جن کی طرح کچن سے نمودار ہوئ .

" جی پھوپھو "

" محرام کو ناشتہ بنادو"، انھوں نے سبزیاں کاٹتے ہوئے کہا .

" جی...اچھا"، گندا سا منہ بناتے ہوئے وہ کچن میں دوبارہ غائب ہو گئ "سارے کام میں ہی کرو "

" میری تمہاری نانی سے کچھ دیر پہلے بات ہوئی ہے وہ بس...." ابھی انکی بات بیچ میں ہی تھی جب باہر سے گاڑیوں کے رکنے کی آواز آئی. "لگتا ہے تمہاری نانی آ گئ"، وہ یہ کہا کر کچن میں چلی گئیں اور محرام باہر کی طرف بھڑ گئ (وہ لنگڑا کے چل رہی تھی) .

www.novelsclubb.com

طارق...یوشع اور زباب کا سامان نکال کر اندر رکھوا دیں"، مہر نساء نے اپنے کندھوں " کے گرد شال درست کرتے ہوئے کہا۔

محرام نے لوگوں کو گننا شروع کیا، پہلی گاڑی کی فرنٹ سیٹ سے دانی نکلیں تھی اور انکی دوسری طرف سے احمد. جبکے پیچھے والی گاڑی میں سے اسکی ماں اور جگن باہر آئ. جگن ابھی بھی آنکھیں مل رہی تھی یقیناً اسکو نیند سے جگا کر لائے تھے جبکے دوسری طرف اسکی ماں ایک دم ٹپ ٹاپ فرش تھیں. لیکن صرف یہیں لوگ واپس نہیں آئے تھے انکے ساتھ ایک گنگھرالے بالوں والا لڑکا جو مہر نساء کے ساتھ چلا آ رہا تھا اور ایک سفید چادر میں لپٹی گرے آنکھوں والی لڑکی جو احمد کے ساتھ کھڑی تھی, اسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔

آؤ جاؤ شاباش" وہ اس لڑکے کو آگے لے کر آ رہی تھیں جب انکی نظر محرام پر پڑی،" " ارے محرام "۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا،"ان سے ملو یہ یوشع ہے اور وہ زباب (اس لڑکی کی طرف اشارہ کیا) میرے بھائی کے بچے". یہ کہہ کر وہ اس لڑکے کے ساتھ محرام کی سائیڈ سے ہو کر نکل گئی۔

مگر محرام نے اس بات پر دھیان نہیں دیا اس کا دھیان صرف اس گرے آنکھوں والی لڑکی پر تھا جو اب احمد کے ساتھ اندر چلی آ رہی تھی. کچھ تھا جو اسے برا لگا تھا یا تو اس لڑکی کا وہاں ہونا یا پھر اس لڑکی کا یوں احمد کے ساتھ کھڑے ہونا. مگر اسے برا کیوں لگا تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

شہر اسلا ما باد میں ایک خوبصورت صبح طلوع ہوئی تھی اسی طرح کی ایک خوبصورت صبح محرام کے اپارٹمنٹ پر بھی اتری تھی، "دانی ٹانگ تھوڑی آگے کریں نا، اس وقت وہ لاؤنج کے ساتھ ملحقہ physiotherapist
www.novelsclubb.com
"چھوٹے سے سٹڈی روم میں موجود تھی جہاں مہر نساء کی ا

. حالا محرام کے ساتھ مل کر انکی تھریپی شیشنز کروا رہی تھی

کتنا آگے کرو محرو ہل ہی نہیں رہی"، انھوں نے شکایت کرتے ہوئے کہا. پچھلے پانچ منٹ سے مسلسل وہ مہر نساء کی دائیں ٹانگ آگے کی طرف کر رہی تھی مگر ایک تو مہر نساء کا وزن بار بار آڑے آجاتا تھا۔ وہ کب سے کوشش کر رہے تھے مگر خدا جانے وہ کس مٹی سے بنی تھی ملنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی.

" میم تھوڑی سی ول پاؤور آپ کی بھی چاہیے ہمیں۔۔یوں اگر آپ ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ جائیں گی تو کیسے ٹھیک ہو گا سب"، حالا نے انھیں پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا جس کے جواب میں مہر نساء نے اسے گھوڑ کر دیکھا، اسکی چلتی ہوئی زبان کو بریک لگی. انھیں پہلے دن سے ہی وہ دبلی پتلی عینک والی حالا نہیں پسند تھی، عجیب کبھی کہتی تھی ٹانگ ادھر ہلائے، قدم ادھر رکھیں۔ وہ جب بھی آتی تھی مہر نساء کسی ضدی بچے کی طرح سو بہانے کرتی تھیں کے آج نہیں مگر کوئی ان کے بہانوں کو خاطر خواہ نہیں لاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

" دانی آگر آپ یوں کریں گی تو ہو گیا پھر آپ کا علاج تھوڑی تو ہمت دکھائے نا پلیز!!"، محرام نے مزید ایک اور مرتبہ انکے گھٹنے کو ہلانے کی کوشش کی مگر وہ جامد ہی رہا. ماربل

کے بنے اپارٹمنٹ میں یا تو محرام کی تھکن زدہ آواز تھی یا باہر لاؤنج میں چلتے ٹی وی کی جہاں جگن بیٹھی بڑے آرام سے فارک کی مدد سے تربوز کھا رہی تھی اور ساتھ کوئی کارٹون دیکھ رہی تھی بلکل بے پرواہ کے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔

" دانی یار....اف!"اس نے ایک آخری کوشش کے بعد ہار مانتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتی دروازے پر لگی گھنٹی بجنے لگی. محرام نے پہلے دروازے کو دیکھا اور پھر ٹی وی میں گم بیٹھی جگن کو .

" جگن ن۔ن"اس نے اسے پکارا تھا تا کے وہ دروازہ کھول سکے مگر جواب میں جگن نے اسے انگلی دکھاتے ہوئے بیچ میں ٹوکا۔دروازے پر ایک مرتبہ دوبارہ گھنٹی بجی، محرام نے افسوس بھری نگاہوں سے اپنی بہن کو دیکھا۔انتظار کرنے سے بہتر اس نے خود ہی اٹھ کر دروازہ کھولنے کا سوچا ہی تھا جب جگن ٹی وی پر سے نظریں ہٹاتے ہوئ اُٹھی. محرام نے آگے ہو کر ٹی وی کی چلتی ہوئی سکرین کو دیکھا تو اسکا دل کیا وہ اپنا سر پیٹ لے. جگن اسی

لیئے پہلے نہیں اٹھی تھی کیونکہ اس وقت اسکے کارٹون کے درمیان میں کمرشل بریک نہیں آئی تھی.

دروازہ کھولتے ہی جگن نے آؤ دیکھا نا دیکھا بےزاری سے مقابل شخص کے منہ پر ہی دروازہ مار دیا اور خود آرام سے دوبارہ صوفے پر آکر بیٹھ کر تربوز کھانے لگی

کون تھا باہر ؟"، محر نے تفتیش سے پوچھا "

" مدر گوتھل (mother gothel) "

تربوز منہ میں ڈالتے ہوئے اس نے بےتاثر لہجے میں جواب دیا۔ محرام نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے خود دروازہ کھولنے چلی گئی. دروازے کے باہر کھڑے شخص کو دیکھتے ہی اسے اپنے سارے سوالوں کے جواب مل گئے دل ہی دل میں خود کو کوسا اور جگن کو داد تھی کے اھا کیا اسکے منہ پر دروازہ مار کر

اوہ"، سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہی اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا "

www.novelsclubb.com

اندر نہیں بلاؤ گی"، گلاسس بالوں میں ٹکاتے ہوئے زباب نے اس سے سوال کیا۔ دل " تو محر کا کیا کے وہ بھی دروازہ اسکے منہ پر مار دے۔ مگر یہ کام کرنے کے لیئے اُسے باقاعدہ اپنی بہن سے ٹریننگ لینی ہو گی جو کے فلحال بڑے انہماک سے ٹی وی یوں دیکھ رہیں تھیں جیسے ملکی حالات پر کوئی ڈاکومینٹری ہو اور اسی کے لیئے ہی بنائی گئی ہو۔

نہیں نہیں...آؤ....اندر آؤ"، سائیڈ ہر ہوتے ہوئے محر نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ " اندر داخل ہونے پر زباب نہ ایک کڑوی نگاہ ٹی وی دیکھتی ہوئی جگن پر ڈالی اور ایک شیرین سے لبریز مسکان آگے بڑھتے ہوئے مہر نساء کی طرف اچھالی۔

اسلام علیکم پھوپھو!"، حد درجہ میٹھے لہجے میں کہتے ہوئے وہ مہر نساء کے سامنے جھکی تھی " ۔جنھوں نے کڑوا سا منہ بنانے کے باوجود نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے سر پر ہاتھ پھیر ڈالا۔

کیسی ہیں ؟"، مسکراہٹ تو جیسے ایلفی سے جوڑ کر لائی تھی، محرام نے دل ہی دل میں " سوچا۔

ٹھیک ہوں" آہستہ سا جواب "

اور تم کیسی ہو حالا؟"،ایک اور جھوٹی مسکراہٹ "

پیچھے کھڑی حالا نے صرف سر ہلانے تک ہی اکتفا کیا۔

اپنے تابڑ توڑ ڈھکے چھپے طنز والی سلاتیاں دینے کے بعد وہ لاؤنج میں موجود صوفوں میں سے ایک پر جاکر بھیٹھ گئی۔ جگن اسکے دائیں جانب والے صوفے پر بیٹھی تھی۔

ویسے میں نے کل آنا تھاااا... مگر پھر پتا چلا.ا.کے جگن کل واپس گھر آئی ہے تو سوچا.. "

؟"اپنے جملے کو ادھورا چھوڑتے ہوئے اس نے نظریں جگن کے چہرے ہر ٹکادی۔ بات تو وہ مہر نساء سے کر رہی تھی مگر صاف ظاہر تھا وہ اپنے طنز کے تیر کس پر برسا تھی ہے۔

www.novelsclubb.com

ہھم..توتم نے سوچاکے آج آکر ہماری زندگی جہنم بنادو"، تربوز کا ٹکرا منہ میں رکھتے ہوئے جگن نے اسکا آدھا آدھورا جملہ مکمل کیا، نظریں ابھی بھی ٹووی کی سکرین پر چپکی تھیں۔

زباب کوتو جیسے ایک سو والٹ کا جھٹکا لگا تھا، وہ جو یہاں جگن کو دروازہ اسکے منہ پر مارنے والی حرکت کے لیے زلیل کرنے آئی تھی الٹا خود زلیل ہو کر رہ گئی۔

ایک کڑواسا جواب دینے کے لیے زباب نے ابھی منہ۔کھولا ہی تھا جب صورتحال کو بھانبھتے ہوئے ہی محرام بیچ میں بول پڑی۔"جگن..اٹھو تم کمرے میں جاؤ"، جگن تو جیسے اسی چیز کے انتظار میں تھی۔ جھٹ سے اپنے تربوزوں سے بھرا پیالہ اٹھاتی ہوئی صوفے سے اٹھی۔

www.novelsclubb.com

شکر ہے.. ویسے بھی اس مدڑ گو تھل کو دیکھ کر میرا دماغ گھوم رہا تھا،" محر کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے بربراتے ہوئے کہا۔ جو کے پوری کی پوری زباب کے کانوں میں بھی گوش گزار ہوئی تھی۔

" ویسے اتنی صبح صبح آنے کا مقصد"، اپنی ویل چیئر کو دھیکلتی مہر نساء نے سوال کیا۔

" اپنوں کے گھر آنے کا کوئی وقت تھوری ہوتا ہے"، خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ اس نے کہا۔ اسکے ڈائے شدہ بال آج بھی پراپرلی کرلڈ تھیں اور گہرے سبز رنگ کے لباس میں وہ ایک ٹانگ پر ٹانگ چراہے ہشاش بشاش لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

" خیر میرے آنے کا مقصد آپکو یہ دینا تھا (اپنے پرس کی۔ زپ کھولتے ہوئے اس نے ایک سفید اینویلپ نکالا جو شاہد کوئی انویٹیشن کارڈ لگ رہا تھا) اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے مہر نساء نے جانچتی نگاہوں سے کارڈ کو دیکھا۔ محرام ابھی بھی بت بنے پیچھے کھڑی تھی۔ جبکے اس سارے منظر میں اگر کوئی مس فٹ تھا تو وہ حالا تھی۔

" میرے کینیڈااور یو کے سے کچھ مہمان آرہے ہیں آپکو تو پتا ہی ہے نہ انکا۔ تو بس ایک چھوٹا سا گیٹ ٹو گیتر ہے یا پھر یے بولیں چھوٹی سی دعوت ہے"، دانی نے کارڈ کھولا جبکے زباب ابھی بھی اپنی بات جاری رکھے ہوئی تھی۔

" اور یے دعوت آپ کے بغیر ممکن کیسے ہے، گھر کی بڑی ہیں آپ۔ بس آج شام آپ نے ولا انا ہے زیادہ لوگ نہیں ہونگے وہا. . . "

" مجھے ولا آنے کے لیے کسی کی دعوت یا اجازت کی ضرورت نہیں"، مہر نساء نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

بات اتنی بڑی نہیں تھی مگر زباب کے جتانے والے انداز نے بات کو بڑا بنا دیا تھا۔

ماحول کا تناؤ دیکھتے ہی محر نے صورتحال سہ سنبھالنے کی کوشش کی۔

" اہم زباب..(زباب نے اسکی طرف دیکھا) چائے پیو گی"، ہر اچھے میزبان کی طرح اس نے بھی ایک گرم جوش مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

چائے.. مطلب کے پانی میں گھلی ہوئی پتی نو تھینکس"، مہر نساء پر آنے والا غصہ اس " نے یوں محرام کو بے وقعت کرتے ہوئے نکالا۔ وہ جو مسکرا رہی تھی اچانک ہی اسکے چہرے کے جوت جھج گئی۔

پہلے تو اسے تکلیف ہوئی پر ہتک کا احساس ہوا اور پھر بے تحاشہ غصہ، وہ گھر کے کاموں میں کبھی بھی اچھی نہیں تھی کیونکہ اسے اس سب میں انٹرسٹ نہیں تھا مگر شادی کے بعد جب سب کچھ اسکے کندھوں پر آیا تو وہ کافی حد تک ان معاملات میں انوالوڈ ہو چکی تھی۔

مہر نساء جو تب سے کارڈ دیکھ رہیں تھیں انھوں نے ایک حقارت بھری نگاہ اپنے سامنے بیٹھی اپنے بھائی کی بیٹی پر ڈالی، دل تو کیا ایک کرارا سا جواب دیں دے مگر کچھ بھی بولنے سے پہلے جو اس سارے منظر میں ایک ان فٹ پیس کی طرح کھڑی تھی بول پڑی۔

اچھا میم (حالا کے پکارنے پر مہر نساء نے اسے دیکھا) میں اب چلتی ہوں، آج کے لیے اتنا " کافی ہے"، ایک نظر اس نے اجازت دیتی ہوئی مہر نساء کی طرف دیکھا اور پھر غصہ سے

مٹھیوں کو بھینچے کھڑی محرام پر جس نے نظر پڑنے پر سر کے خم سے اجازت دی، ہلکا سا مسکرائی اور دروازے تک اسے چھوڑنے چل پڑی۔

حالا ابھی دروازہ کھول کر باہر قدم رکھنے ہی والی تھی جب پہلے سے ہی سامنے ایک کالی پی کیپ پہنے شخص کھڑا تھا۔ وہ غالباً گھنٹی بجانے لگا تھا اسی لیئے اسکا ہاتھ یوں ہوا میں لہرا رہا تھا۔

محرام جو پہلے غصہ میں تھی اب احمد جہانزیب کو دیکھتے ہی اسکے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے پر گئے۔

اوہ احمد تم!"، حالا نے چہکتے ہوئے کہا۔ "واؤ لگتا ہے دونوں میاں بیوی ایک ساتھ آئے " ہو" اسکی بات پر احمد نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا؟"، حالا کی مسکان بھی نا سمجھی میں تبدیل ہو گئی۔ "تم.. دونوں ساتھ نہیں " آئے"، ہاتھ کا اشارہ پیچھے بیٹھی زباب پر تھا۔ گھر کا دروازہ پورا وا کرتے ہوئے احمد جیسے ہی

فلیٹ کے اندر داخل ہوا اسکی نا سمجھی اب حیرت اور بے یقینی میں بدل چکی تھی۔(یہ یہاں اتنی صبح صبح عجیب مصیبت ہے)

جبکہ دوسری طرف زباب کے چہرے پر فتح اور طنز کی رمق مزید گہری ہو گئی۔ پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے احمد کو یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہو"سرپرائزڈ"، اسکے برعکس ساتھ بیٹھی مہر نساء کے چہرے پر غصہ تھا، شدید غصہ۔کارڈ کو مضبوطی سے مٹھیوں میں دباتے ہوئے خود پر قابو کیا ہوا تھا۔اپنے حیرانکن تثرات ہر قابو پاتے ہوئے احمد آگے بڑھا۔ کنکھیوں سے وہ ابھی بھی زباب کو دیکھ رہا تھا۔وہ تو یہاں مہر نساء سے ملنے آیا تھا یے مصیبت کہاں سے آگئی۔

www.novelsclubb.com

محرام ان سب سے دور اب اوپن کچن میں کڑھی اپنا غصہ تابر توڑ سنک میں موجود گندے برتنوں پر نکال رہی تھی (حالا جاچکی تھی)۔زباب کی بات اسے کانٹے کی طرح چبی تھی۔ لگی لپٹی میں وہ اسے پوڑھ اور بد سلیقہ ہونے کا طعنہ دے گئی تھی۔وہ کچھ بولی نہیں اور شاہد

کچھ بولتی بھی نہ۔بس ہمیشہ کی طرح غصہ آ کر بے جان چیزوں پر نکالنا شروع کر دیا۔فرق صرف یہ تھا کے آج انھیں توڑنے کے بجائے وہ ان کو رگڑ رگڑ کے دھو رہی تھی۔اپنی جلد بھی اگر اسکی ساتھ اتر جاتی تو اسے پرواہ نہ تھی اسے بس اپنے اندر لگی اس آگ کو پھیلنے سے روکنا تھا جس کی جنگاری زباب کی بات بنی تھی۔

احمد جواب مہرنساء کی طرف بڑھ رہا تھا تاکے انھیں سلام کر سکے رستے میں ہی رک گیا۔ مہرنساء نے بات ہی کچھ ایسی کہی تھی۔

محرام بچے میں تھک گئی ہوں اب آرام کرونگی"، سختی سے کہہ کر وہ رکی نہیں بلکے ویل " چیئر کو دھیکلتے اپنے کمرے کی جانب بڑھیں اور دروازہ ٹاہ کی آواز کے ساتھ بند کیا۔احمد جو ابھی تک بیچ راستے میں کھڑا تھا اسے لگا جیسے یے دروازہ اسکے منہ پر مارا گیا ہو۔کل تک جو شک تھا کے دانی اس سے کسی بات پر خفا ہیں آج وہ یقین میں تبدیل ہو چکا تھا۔

انکے جانے کے بعد بے اختیار احمد کی نگاہ سامنے بیٹھی زباب پر پسلھی جو اسے حقارت اور مزاق آڑانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔احمد جہانزیب کا دماغ بھک سے اڑا۔اسے غصہ نہ ہونے کے برابر آتا تھا مگر جب بھی آتا تھا گھنٹوں بعد جاتا تھا جب تک وہ اپنے غصے کی آگ کو بجھانے کے لیے بدلہ نہ لے لیں اور بعد میں بیٹھ کر اس بدلے پر بچتانہ لے تب تک غصہ وہیں رہتا تھا۔

"ہائے..ےئتسک..بیچارہ،انھوں نے تو سلام تک کرنا گوارا نہیں سمجھا"،وہ اس کے غصے کو بڑھاوا دے رہی تھی مگر احمد کی پرورش اسی عورت نہ کی تھی جس عورت نے احمد جہانزیب کی ماں کی کی تھی۔اور اس پرورش کا پہلا اصول غصہ میں جاہل نہ بن جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

لپک کر وہ آگے بڑھا اور زباب کو طرف قہر برساتی نظروں سے دیکھا،غصے میں اسکی آواز حد درجہ دھیمی ہو جاتی تھی اور گردن کی نسیں ابھر کر باہر آنے لگتی تھیں۔

سکون نہیں ملا تمہیں انھیں انکے ہی گھر سے نکال کر جواب تم یہاں بھی آگئی ہو زہر " گھولنے "، وہ دانت پیستے ہوئے حد درجہ آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔ان دونوں سے بے گانہ محرام ابھی بھی زور زور سے برتنوں کو رگڑ رہی تھی۔ پچھلے پانچ منٹ سے وہ اسی برتن پر ہاتھ صاف کر رہی تھی۔اس بات کا اندازہ تو اسے تب ہو جب وہ اس برتن کے بارے میں سوچ بھی رہی ہو۔اسکے دماغ میں بہت سی آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔

زباب نے اپنے سر پر کھڑے پی کیپ پہنے شخص کو دیکھا اور پھر ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔اسکا غصہ احمد کی طرح نہیں تھا۔جتنا آتا تھا اتنی دیر بعد جاتا تھا۔وہ غصہ میں بدلحاظ ہو جاتی تھی۔جو کے وہ ابھی ہونے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

لگی لپٹی بات کیوں کر رہے ہو ہاں !" وہ چیخی تھی،"سیدھا سیدھا بولو اپنی محبوبہ سے ملنے " آئے تھے مجھے یہاں دیکھ کر تمہارا سارا پلین چوپٹ ہو گیا"، احمد جو اسکی بات انتہائی ضبط سے سن رہا تھا اسے لگا کسی نے اسکے ساتھ ساتھ محرام کے منہ پر بھی طمانچا مار دیا ہو۔اس

طریقے سے تو کبھی اس نے خود محرام کے بارے میں بات نہیں کی اور یہاں اسکے ہونے والی بیوی یہ الفاظ کہہ رہی تھی۔

محرام جو برتن دھو رہی تھی اسکے ہاتھ اچانک ہی تھمے، جو آگ اندر لگی تھی اسے شاہد ایک اور جنگاری کی ضرورت تھی اور وہ زباب کے اس ایک 'محبوبہ' لفظ نے دے دی تھی۔

کیا کہا تم نے !!!"، آہستہ سے وہ مڑی اور اونچی آواز میں سرمئ آنکھوں والی لڑکی سے " کہا۔ جو آنکھیں آنسو روکنے کی وجہ سے لال ہو گئ تھیں اب وہ غصے سے بھر چکی تھیں۔

اسکے یوں مڑنے پر احمد کو نا چاہتے ہوئے بھی بے تحاشہ خوشی ملی تھی۔ (اب بچے یے مصیبت) دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے اس نے کہا۔

۔"ہاں ! کیا کہا تم نے" اپنے ہاتھوں کو تولیے سے رگڑتے ہوئے اس نے اپنا سوال دوبارہ دھرایا۔ اسکی آنکھوں سے نکلتے شعلے سید ھازباب کی اپنی زد میں لے رہے تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیوں بہری ہو... کیا ایک بار کہنے پر تمہیں سنائی نہیں دیتا؟"، زباب نے محرام کا یہ روپ پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔اس کانچ کی گڑیا کو غصہ بھی آتا تھا۔

"نہیں بہری نہیں اور نہ ہی اتنی گری پڑی اور بے وقعت ہوں کے کوئی بھی... صبح سویرے میرے گھر میں...بن ن ن بلائے گھسے گا اور رر میں اسے اجازت دیتی رہوں گی کے وہ مجھے زلیل کرتا رہے"، زباب کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔منظر ہی کچھ ایسا تھا محرام کے پیچھے کھڑے پی کیپ والے شخص نے بامشکل ہی اپنی ہنسی روکی ہوئی تھی۔

"پہلے تم آتی ہو میرے ے ے ے گھر میں اور پھر

۔. بڑے ٹھاٹ سے طعنوں کی برسات شروع کر دیتی ہو۔میں بھی برداشت کیے جا رہی تھی !کیے جا رہی تھی !کب یہ بے وقوف بولنا بند کرے گی مگر نہیں..جو ڈھٹائی کا ٹیکا بچپن میں ابا نے لگوایا تھا نا اسکے جراثیم آج بھی پوری ی ی طرح عمل میں ہیں"، زباب

نے ایک نظر احمد کو مدد طلب نظروں سے دیکھا مگر وہ تو ہونٹوں پر دو انگلیاں رکھے محضوظ ہو کر محرام کو لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

" پتا ہے ایکچولی مسئلہ کیا ہے.. تم نہیں تمہاری یہ موٹی عقل مسئلہ ہے.. بے چاری میں کوئی بات بیٹھتی ہی نہیں، لیکن آج ج میں تمہیں ایک بات کلئیر کر دوں...نہ میں کسی کی محبوبہ ہوں نا مجھے بننے کا شوق ہے اپنی یے غلاظت بڑھی زبان اور گندی سوچ.. دونوں آئندہ یہاں آنے سے پہلے ولا چھوڑ کر آنا"، انگلی اٹھائے وہ اسے دھمکی دے رہی تھی۔ محرام کی ایک ڈارک سائڈ بھی تھی جس میں وہ بنا سوچے سمجھے سمنے والے کو ذلیل کیے چلی جاتی تھی اور اس ڈارک سائڈ کی سب سے عجیب بات یہ تھی کے وہ بعد میں بیٹھ کر خود کو کوستی رہتی تھی میں نے یے کیوں کہا؟ کیوں کیا؟

www.novelsclubb.com

" یہ سب.. یہ سب تمہیں بہت مہنگا پڑے گا"، دانت پیستے ہوئے اس نے کہا۔ محرام اور اسکے قد میں تقریباً دو انچ کا فرق ہو گا اسی لیئے وہ محر سے اونچی تھی۔

" ،i have alllll the money i need , think about yourself میری فکر نہ کرو

تمہارے ابا تو جاتے جاتے تمہیں ایک روپیہ بھی نہیں چھوڑ کر گئے سب کچھ کسی اور کے نام کر گئے "، معصومیت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے اس نے زباب کی کمزوری پر وار کیا تھا

چند ثانیے وہ وہی کھڑی ہو کر دیکھتی رہی کبھی اپنے ہونے والے شوہر کو تو کبھی اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو۔ زلت ہی زلت تھی جو اسے محسوس ہو رہی تھی۔

اب کس کا انتظار کر رہی ہو ending credits "

کا مووی ختم ہو گئی ہے اب گھر جاؤ یا پھر (وہ ایک قدم۔ آگے بڑھی) تمہارے لیے بھی انویٹیشن کارڈ منگواؤ باہر جانے کا"، اب مزید وہاں کڑھا رہنا ناممکن تھا۔ ایک جھٹکے سے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے وہ ہیل کی ٹک ٹک کرتے باہر چلی گئی۔ دروازہ ٹھاہ کر کے مارنا وہ بلکل نہیں بھولی۔

اسکے جاتے ہی جو وہ غصے میں چیخ چلا رہی تھی سامنے پڑے صوفے پر ڈھے گئی۔ (ہئیر وی گو اگین)، احمد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ تاسف سے سر دائیں سے بائیں ہلایا۔ اسے

www.novelsclubb.com

آج تک محر کی یہ عادت سنجھ نہیں آئی تھی کے اگر لڑ لیتی ہو تو بعد میں روتی کیوں ہو۔

سنک کی طرف نظر پڑتے ہوئے اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکان آئی، اپنی پہ کیپ شلف پر رکھی اور کہنیوں سے اوپر تک مڑی ہوئی آستین کو ہلکا سا موڑا۔ وہ جانتا تھا ابھی محرام تقریباً پندرہ بیس منٹ تک یونہی روئے گی۔ وہ اسے روکنا نہیں چاہتا تھا۔ اسکا کوپنگ مکینزم یہی تھا تو یہی سہی آخر میں وہ ٹھیک تو ہو جاتی ہے نا۔ یہی اہم تھا۔

ایک طرف اس نے دو گلاس چائے کے لیے چولے پر پانی دھڑا اور خود محر کی طرف سے قمر موڑے برتن مانجنے لگا۔ وہ ابھی بھی گردن جھکائے ہلکی ہلکی آواز میں رو رہی تھی۔ پورے لاونج میں یا تو اسکی سسکیوں کی آواز تھی یا پھر نل سے نکلتے پانی کی اور برتنوں کی کڑھ کڑھ کی۔ آخری پلیٹ کو دھونے کے بعد وہ اسے باقی دھلے ہوئے برتنوں کے ساتھ رکھنے ہی والا تھا جب عقب سے آواز آئی۔

"سنو کام والی ! یہ بھی دھودو"، جگن اسکی دوسری طرف اپنا خالی تربوز والا پیالا رکھ رہی تھی۔ اپنی طرف سے تو وہ احمد کا مذاق آڑا رہی تھی جو کے اسنے محسوس بھی کیا تھا اور اسے

www.novelsclubb.com

برا بھی لگا تھا بہت برا۔ مگر وہ جانتا تھا بازل اور جگن دونوں اپنی فطرت سے مجبور تھے۔ انھیں مذاق اڑانا آتا تھا مذاق کرنا نہیں۔

پیالہ دے کر بڑے مزے سے وہ اندر چلی گئی۔ ایک نظر محرام پر بھی نہیں ڈالی شاید وہ سن چکی تھی باہر کیا یوا ہے اور اگر نہ بھی سنا ہوتا تو کم ہی چانس تھے کے وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی۔

اس نے غصہ سے اس پیالے کو دیکھا اور وہیں چھوڑ دیا۔ نوکر نہیں ہوا سکا۔ صرف اس لییے دھوئے ہیں تاکے بعد میں محرام ان غریب برتنوں پر اپنا غصہ نہ نکالتی رہے۔ فرج میں سے پانی کی بوتل نکالنے کے بعد اب وہ سٹینڈ میں لگے گلاسوں کو دیکھ رہا تھا۔ 'ہم یہ والا.. نہیں.. یہ والا.. ہاں یے''، بالآخر اسے ایک پلاسٹک کا گلاس پسند آیا۔ 'یہی سہی رہے گا ٹوٹے گا بھی نہیں'۔

آگے بڑھ کر اس نے پانی پینے کا گلاس محرام کے سامنے موجود ٹیبل پر رکھا۔وہ ابھی کچھ سیکینڈز پہلے ہی رونا بند ہوئی تھی۔ گردن ابھی بھی جھکی ہوئی تھی اسی جھکی گردن کے ساتھ اس نے سامنے پڑا پلاسٹک کا گلاس دیکھا۔

پانی"،اب احمد بوتل اسکی طرف کیے اسے پانی کی افر دے رہا تھا۔پہلے اس نے کنھکیوں " سے اسے دیکھا اور پھر جھکے ہوئے کندھوں کے ساتھ ہی گردن اٹھا کر اپنے سر پر کڑھے اس چمکتی جلد والے فرشتے کو دیکھا۔سورج کی روشنی آج اس پر بہت کم پڑ رہی تھی شاید وجہ اسکا کڑ کھی سے اتنا دور کڑھا ہونا تھا۔

ایک سکنڈ..وہ اسے گھورتی رہی۔آنسوؤں کی وجہ سے اجلی سفید رنگت پر بالوں کی کچھ سیاہ لٹے چپک گئی تھیں۔

دوسرا اسیکنڈ..وہ ابھی بھی اسے امید طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اس سے پہلے کے احمد اسے ایک اور مرتبہ پانی کی افر دیتا،اس نے گھوڑ کر گلاس کو دیکھا اور پھر پوری قوت کے ساتھ اسے اٹھا کر زمین پر ماڑ دیا۔احمد کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی(وہ جان بوجھ کر اس سے پانی کے مطعلق پوچھنے آیا تھا۔معلوم تھا جب تک کسی چیز کو اٹھا کر پٹخ نہیں دے گی غصہ مکلمل ختم نہیں ہو گا)

اب وہ غصہ سے دل ہی دل میں بر برا رہی تھی جبکے دوسری طرف نیچا پڑا گلاس اٹھانے کے بعد اب وہ چائے کو کپوں میں ڈالتے محر کی طرف بڑھا۔ گرم بھاپ اڑاتا کپ ایک اسکے سامنے رکھا اور دوسرا خود پکڑ کر اب وہاں بیٹھ گیا جہاں بیس منٹ پہلے زباب بیٹھی تھی۔

محر نے چائے کو ہاتھ نہیں لگایا،غصے سے سینے ہر بازو لپیٹے ٹیک لگا کر زمین کو گھورتی رہی

چائے پی لو غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا"،سادہ سا حلل پیش ہوا تھا۔ "

مجھے نہیں پینی"، تیزی سے جواب موصول ہوا۔ "

ٹھیک ہے نا پیو"، کندھے اچکا کر ہار مان لی گئی تھی اور وہ جو پہلے ہی تپی بیٹھی تھی ہار مانتے " ہوئے گلاس اٹھا ہی لیا تھا۔وہ نہ کافی کی شوقین تھی نا چائے کی مگر یے بات وہ بلا جھجک کہہ

دیتی تھی کے احمد جہانزیب کے ہاتھ کی بنی چائے ہی صرف قابل قبول ہے اگر اسکے ہاتھ کی نہیں تو پھر بلکل کوئی چائے نہیں۔

تھوڑی دیر تک لاؤنج میں صرف چائے کی چسکیوں کی آواز آتی رہی۔ بھورے بالوں والا مرد کھڑکھی سے آتی روشنی کو دیکھ رہا تھا اور سیاہ بالوں والی لڑکی گردن جھکائے چائے پی رہی تھی جب اس نے خود ہی خاموشی کا وقفہ توڑا۔

" مجھے لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی؟"، دھیمی سی سرگوشی خود سے کی گئی تھی مگر اسکے پیچھے چھپا سوال ساتھ بیٹھے شخص کے لیے تھا۔

www.novelsclubb.com

" محر!"(ایک لمبی سانس کھینچی) اگر کوئی انسان آپ کی عزت یا کریکٹر پر ہاتھ اٹھائے آپکی کمفرٹ زون کو انویڈ کرے تو آپکو اسے روکنا پڑتا ہے۔ بلکہ آپکو اسے روکنا چاہیے۔ جب آپ نے رشتوں میں باونڈریز سیٹ کی ہوئی ہیں تو ساتھ والے شخص کو کیسے حق ہے وہ ان حدود سے آگے بڑھے"، اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

اور جب کوئی ایسا کرے تو اسے شٹ آپ کال دے دینی چاہیئے۔یا پھر روک دینا چاہیئے "
"اور اسکی غلطی کو پاونٹ آؤٹ کرنا چاہیے

"اس سے کیا ہوتا ہے؟ "

اس سے اس انسان کو اپنے نگیٹو ٹریٹ کا پتا چل جائے گا اور ہو سکتا ہے وہ اسے درست " کرے یا پھر درست نا کرے مگر آپکے دل میں نفرت اور بغض پلنے سے بچ جاتا ہے "اس کی باتوں پر وو دھیرے دھیرے سر ہلا رہی تھی۔جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو

she تو اسکا مطلب میں نے اس عجیب عورت کے ساتھ بلکل ٹھیک کیا ہے " ،عجیب عورت "کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح بول کر وہ اپنی کافی deserved it پینے لگی جب احمد کو بے اختیار ہی ہنسی آگئی۔بہت ہلکی سی ہنسی۔

" تمہارا تکیہ کلام آج بھی وہی ہے !اتنے سالوں میں بھی نہیں بدلا آج بھی تم عجیب لفظ بہت بولتی ہو"،اس نے اپنی چائے کا گھونٹ بڑھا

" عجیب صرف ایک لفظ نہیں ہے بلکے it's the best feeling in the world" اس کا انداز دیکھ کر وہ دوبارہ ہنسا۔اور اس مرتبہ دورانیہ تھوڑا زیادہ لمبا تھا۔

وہ جو کسی کے ساتھ بھی نہیں ہنستا تھا وہ کبھی کبھار محرام کی بچکانہ حرکتوں پر ہلکا سا ہنس دیتا تھا اور اسکی ہنسی ہر بار محرام کو مجبور کرتی تھی کے وہ دل میں ابھرتی شدید خواہش کو دبا دے کے وہ ایک مرتبہ احمد جہانزیب کو بھرپور قہقہ لگاتے ہوئے سن سکے۔

ابھی وہ اس سے بات کر ہی رہا تھا جب کچن کاؤنٹر پر پڑا محرام کا فون بجنے لگا۔اس سے پہلے کے محرا اٹھتی اس نے آگے بڑھ کر اس کا موبائل اٹھایا۔کالر آئی ڈی دیکھ کر جو اسکے چہرے پر بشاشت تھی وہ اچانک ہی غائب ہو گئی۔"ایڈوکیٹ علی اصغری"۔وہی بے تاثر چہرہ جو ہر کسی کے ساتھ ہوتا تھا۔

کس کا فون ہے احمد " محر نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ "

ایک پل کے لییے تو احمد کا دل کیا وہ کال کاٹ دے، نہ بتائے محر کو، اسے اس سب سے دور دکھے اسے علی سے دور رکھے مگر ایک اور مرتبہ محر کے ہیچھے سے ہانک لگانے پو وہ بول پڑا

۔

ع۔ علی کا ہے"، دل اور دماغ ابھی بھی جنگ کر رہے تھے کیاں تم نے اسے علی تک " ! جانے کا راستہ دے کر اچھا کیا۔ دماغ جواب دے رہا تھا نہیں

دل نے جواب دیا ہاں ! کم از کم تم نے اسکا بھروسہ تو نہیں توڑا

اف وہ کال کاٹ دو اسکی میرا کوئی موڈ نہیں"، بگڑتے تاثرات کے ساتھ اس نے حکم دیا " تو اس نے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

دل نے ایک اور مرتبہ شاباشی دی اسکا بھروسہ نہ توڑ کر اس سے جھوٹ نہ بول کر، مگر دماغ نے گواہی دی بھروسہ اور جھوٹ تو کب کا ٹوٹ اور بول چکے تھے اب کیا فائدہ ناٹک کا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

مہر نساء کو اپنے بھائی کی فوتگی سے آئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹا ہونے والا تھا مگر محارام کی ابھی تک ان سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی یا پھر اسے بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

جس وقت وہ ڈائینگ ہال میں داخل ہوئی تو ہر طرف چھری کانٹے چلنے کی آواز تھی اور ناشتہ کی خوشبو عروج پر تھی اس کی سب سے پہلی نظر سربراہی کرسی پر بیٹھی مہر نساء کے دائیں جانب موجود احمد پر پڑی مگر اسکے ساتھ ہی زباب کو بیٹھا دیکھ کر اسے کچھ چبا تھا۔ مسلسل ایک گھنٹے سے اس سے اس لڑکی کی موجودگی برداشت نہیں ہو رہی تھی اور اوپر سے سب کی خاموشی اسے اور بے چین کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زباب بچے چائے تو لو نا"، مہر نساء نے تھوڑی دیر بعد زباب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا(محرام مہر نساء کی بائیں جانب موجود تھی اسکی ایک طرف یوشع گردن جھکائے ناشتہ کر رہا تھا اور اسکے سامنے احمد بیٹھا تھا جس کا چہرہ ہمشہ کی طرح خالی تھی)۔زباب اپی پلیٹ میں برائے نام ہی نوالہ پھیر رہی تھی جب اس نے مہر نساء کی بات کا جواب دیا، "نہیں پھو پھو میں ٹھیک ہوں..."،اس نے ایک خالی سی مسکراہٹ اچھالی۔

"تم کل سے بھوکی ہو بیٹا کیسے ٹھیک ہو. احمد چائے ڈال دو اسے بچے"،انھوں نے احمد کو اشارہ کیا اور وہ تابعداری کے ساتھ چائے ڈال کر دینے والا تھا جب محرام بول پڑی۔"اہم رکو" احمد نے رکتے ہوئے اسے دیکھا،"میں ڈال دیتی ہوں"،اس نے چینک احمد کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کپ میں زباب کے کپ میں گرم مایا انڈیلنا شروع کیا۔بس تو اسکا چل رہا تھا کے چائے سامنے بیٹھے شخص پر انڈیل دے مگر اسے اپنے غصہ پر قابو رکھنا تھا، آخر کو مہر نساء کے بعد اس گھر میں وہی تھا جس سے اسکی اچھی خاصی دوستی تھی۔

چینی کتنی چمچ لیں گیں آپ ؟"،وہ اپنے اسی دھیمے اور آہستہ انداز میں سوال کر رہی تھی " ۔زباب نے اپنے سفید ڈپٹے میں لپٹے چہرہ کو اسکی طرف موڑتے ہوئے جواب دینے ہی والی تھی جب اچانک ہی شور مچ گیا۔

" ! ممی "

ممی ی ی ی !"قرتہ العلین دھارتے ہوئے ڈائینگ ایریا میں داخل ہوئی اور محرام جو " چینی کا برتن اٹھانے والی تھی اچانک ہی گبھرا گئی۔انکے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ ابھی دنیا اڑادینگی۔"کیا ہوا؟"مہرنساء نے اپنی غصہ سے لال ہوتی بیٹی سے ہوچھا۔

www.novelsclubb.com

قرتہ العین نے اپنے موبائل پر ایک دو بار انگلیاں چلانے کے بعد سر پر مارنے والے انداز میں سکرین مہرنساء کے سامنے کی. وہ یقیناً کئیں تصاویر تھیں اسی وجہ سے قرتہ العین اپنی انگلی بار بار آگے سوائپ کر رہی تھیں۔

مہرنساء کے حیرت بھرے تاثرات دھیرے دھیرے زائل ہو رہے تھے. کمرے میں موجود چاروں نفوس خاموشی سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہے تھیں۔"اب explain this " اسکی ماں نے فون ہٹاتے ہوئے سوال کیا۔

" میں نے اپنے بیٹے کو پاکستان اسی لیئے تو نہیں بھیجا تھا ممی کے آپ اسکی یوں چوری چھپے شادی کروادیں "،

" شادی" محرام کو لگا کسی نے اسکے سر پر بم پھوڑ دیا ہو۔اسکے بھائی نے شادی کر لی تھی اسکی ماں چیخ نہیں رہی تھیں مگر انکے لہجے میں وہی کاٹ اور طنز تھا جس سے محرام ڈرتی تھی

" آپ مجھے انفارم تو کر سکتی تھی نا atleast " ۔

وہ سینے پر بازو بول رہی تھیں۔انکی بھوری آنکھیں اپنی ماں پر ہی مرکوز تھیں جو بلکل پر سکون بیٹھی اپنے سامنے موجود کباب کی ٹرے کو اٹھا رہی تھیں. کباب کو اپنی پلیٹ میں رکھ کر وہ چھری کانٹے کی مدد سے کھانے لگیں۔

میں تمہارے بیٹے کا حال چال معلوم رکھنے کی پابند نہیں ہوں"، کباب کا ٹکرا منہ میں " "رکھتے ہوئے انھوں نے کہا، "وہ پاکستان میں رہتا ہوگا.. میرے گھر میں نہیں

اوہ! تو جو اوپر اسکا سامان پڑا ہے.. اسکے کمرے میں۔۔اسکے justification ا " بارے میں کیا

دے نگی آپ"، اب اسکی ماں دانی کے پر سکون روایہ پر واضع چڑ رہی تھیں

وہ سامان تو بس برائے نام وہاں موجود ہے، اصل میں تو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ رہتا " " ہے

کباب کا آخری ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے انھوں نے سامنے سے نیپکن اٹھا کر چہرہ تھپتپایا۔

میں نے اسکو آپکے سہارے پر بیجھا تھا" وہ ہر لفظ چھبا چھبا کے کہہ رہیں تھیں"

مہر نساء پر سکون انداز سے چیئر پیچھے کرتے ہوئی اٹھیں اور ایک آخری نظر اپنی بیٹی پر ڈالی

وہ محرام نہیں جو ہر کام سے پہلے مجھ سے مشورہ کرے۔۔وہ بازل ہے۔۔تمہارا بیٹا۔۔ "
جس نے آج تک مشورہ تو دور غلطی سے کال بھی نہیں کی ہو گی"، یہ کہہ کر وہ رکی نہیں
بلکے ڈائننگ ہال سے نکل کر اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

اس سارے دورانیہ میں ناشتہ کرتے چاروں لوگوں کے الگ الگ تاثرات تھیں۔

یوشع جو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔

زباب جو خاموش تماشائی بننے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

محرام جو ابھی تک صدمے میں تھی کے روز کوئی نیا راز کھل جاتا ہے

اور احمد جو آرام سے ناشتہ کر رہا تھا جیسے ارد گرد کچھ ہو ہی نہیں رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس طرح ایک خوبصورت صبح محرام کے فلیٹ پر اتری تھی اسی طرح کی ایک روشن اور قدرے کم گھٹن زدہ صبح مہر نساء ولا پر بھی اتری تھی. زباب کی گاڑی زن سے آتی ولا کی پتھریلی روش پر رکی تھی اور ایک جھٹکے سے زباب اس کی پچھلی سیٹ سے اتری اور گاڑی کا دروازہ زور سے مارا۔

وہ انتہائی غصہ میں پاوں پٹختی ہوی اندر بڑھ رہی تھی اس کا چہرہ ابھی بھی غصہ سے لال تھا. وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تھی جب کچن سے بھاگتا ہوا یوشع باہر آیا. اسکے انداز سے خوشی اور کچھ بتانے کا انداز صاف ظاہر ہو رہا تھا. "آپی یہ دیک..." اس نے آگے آکر زباب کو ایک ٹرے دیکھانی چاہی مگر وہ کمال مہارت سے اسے اگنور کرتی اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی اور پیچھے یوشع کا چہرہ اتر گیا۔

اوپر آتے ساتھ ہی زباب نے ٹاہ کی آواز کے ساتھ درواڈہ مارا اور گھرے گھرے سانس لے کر خود کو کمپوز کرنے لگی۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا پرس اس نے پوری قوت کے ساتھ دیوار پر دے مارا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ "تمہاری اس قدر ہمت ہو گی محر کے تم اب مجھے طعنے دو" وہ اب اپنے بیڈ ہر بیٹھی آگے پیچھے جھول کر خود کو کمپوز کر رہی تھی۔

تم ہمیشہ ایسا کرتے ہو احمد ہمیشہ ایسے کرتے ہو!!" وہ خود سے بڑ بڑا رہی تھی۔ "اتنا نا ہوا " کے اپنی ہونے والی بیوی کے حق میں کچھ بول دو مگر نہیں (وہ بے بسی سے ہنسی) اپنی محبوبہ کے سامنے تو تمہاری زبان تالوسے لگ جاتی ہے"، اس کا بس چل رہا تھا محر کا سر کسی دیوار کے ساتھ دے مارے۔

www.novelsclubb.com

ابھی بھی وہ خود کو کمپوز کر ہی رہی تھی جب کمرے کے دروازہ کھلا اور یوشع بولتا ہوا اندر آیا ۔اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی اور چہرے پر خوشی۔ اس نے ایپرن پہن رکھا تھا یقیناً اس نے آج کا پورا دن بھی کچن میں

experiment

کرتے ہوئے گزارا تھا۔

" آپی یہ دیکھے "اس نے ٹرے زباب کے سامنے کرتے ہوئے کہا "میں نے

brownies

کی آج ایک نئی ریسپی ٹرائے کی ہے "، وہ اتنی لگن اور جوش سے بتا رہا تھا کے اس نے زباب کی جھکی ہوئی گردن پر دھیان ہی نہیں دیا۔

" آپی "جب آگے سے اس نے کوئی جواب نہ پایا تو اس نے زاب کا کندھا دھیرے سے جھنجھوڑا۔

" یوشع "تھوڑی دیر بعد زباب کی گھٹی گھٹی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

" جی آپی "

" جاؤں یہاں سے "، اس نے اپنے ٹھاٹھے مارتے ہوئے غصہ کو دباتے ہوئے نہایت آہستگی سے اسے حکم دیا۔

"مگر آپی چھکے تو سہیں ں ں "اس نے ایک مرتبہ ٹرے دوبارہ آگے کی۔وہ ضد نہیں کر رہا تھا اسکا فلسفہ تھا کے اچھے کھانے کا ایک لقمہ انسان کی زندگی جنت بنا سکتا تھا۔

۔

"نہیں کھانا مجھے تمہارا بنایا یوا گھٹیا کھانا جاؤں یہاں سے"،اس نے اتنی زور سے چیختے ہوئے کہا کے یوشع ایک دم پیچھے ہو گیا اس کے ہاتھ سے ٹرے گرتی گرتی بچی تھی۔اس نے اب کے اپنی بڑی بہن کا چہرہ دیکھا، گردن کی رگیں ابھری ہوئی تھیں، آنکھیں آنسو روکنے سے لال ہوئی تھیں اور گال غصہ سے دھک رہے تھے۔

"کیوں کھرے ہو یہاں پر۔۔جاؤ!!"اس نے پہلے سے بھی زیادہ شدت سے چیختے ہوئے کہا کے ہوشع کو جھرجھری آگئ۔وہ ڈرتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا اور پیچھے سے دروازہ بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

باہر آتے ہی اس نے ایک گیلی سانس اندر کھینچی اور خود کو کمپوز کیا۔ زباب اس پر غصہ کر دیتی تھی، ڈانٹ دیتی تھی اور سب کے سامنے زلیل بھی کر دیتی تھی مگر وہ اسکی اپنی تھی اس دنیا میں اسکا واحد اپنا۔

وہ ابھی غصہ میں ہیں اسی لیے وہ یوں چیخی ہیں ورنہ وہ کبھی تم پر نہیں چیختی "انسان امید " کے سہارے جیتا ہے، اور اس نے بھی خود کو خود ہی دلاسا اور امید دی تھیں۔ چہرے پر ایک جھوٹی مسکراہٹ طاری کی جو اسکی خاص پہچان تھی اور نیچے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اسکا واحد چھٹکارا اپنو سوچوں سے۔

www.novelsclubb.com

اندر

زباب کی آنکھیں آنسو روکنے کے سبب لال ہو رہی تھی اس نے دونوں ہاتھوں سے بیڈ کو ارد گرد مضبوطی سے تھام رکھا تھا یوں کے گردش کرتے ہوئے خون کی وجہ سے ہاتھ

سرخ ہو گۓ تھے. وہ تب نہیں روئی تھی جب وہ دس سال کی تھی اور اسکی ماں تڑپ تڑپ کر اسکی آنکھوں کے سامنے مڑ گئ تھی تو وہ اب کیسے رو دیتی۔

اس نے اپنی خون خوار سرمئ نگاہیں اٹھا کر سامنے دیوار پر لگے اپنی باب کی تصویر کو دیکھا، وہ اس نے خود وہاں لگائ تھی تا کے روز صبح اٹھ کر وہ انکو یہ بول سکے کہ

" آپ کہتے تھے نا۔۔۔زباب تمہیں خدا غارت کرے۔۔ تم برباد ہو جاؤ۔ کہاں ہے وہ بربادی بابا، میں تو نہیں ہوئی غارت " مگر آج وہ یہاں بیٹھی کچھ اور کہہ رہی تھی

" کیا کیا نہیں کیا بابا آپکے لییے میں نے،۔۔کیسے کیسے آپ کو خوش رکھنے کی کوشش نہیں کی مگر آپ نے آخر میں۔۔آخر میں بھی میرا حق اس انسان کی جھولی میں ڈال دیا جس سے میں اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں.۔ لیکن فکر نہ کرے (وہ آرام سے اٹھی اور باتھروم کی طرف بڑھ گئ) اپنا حق چھیننا آتا ہے مجھے "اس نے باتھروم کے شیشے

www.novelsclubb.com

میں اپنا عکس دیکھا۔ڈائے شدہ بال، سرخ ہوتی آنکھیں جن کے ارد گرد ہلکا ہلکا سا مسکارا لگ چکا تھا

احمد جہانزیب اسے ناگن کہتا تھا نا تو پھر آج اسکے زہر سے ڈسنے کے لیے تیار ہو جائے، منہ پر پانی ڈالتے ہوئے اس نے خود سے عہد کیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نل سے بہتا پانی محرام کے پیالے کی صورت میں بنائے ہوئے ہاتھوں میں گر رہا تھا۔اس نے چہرہ پر دو تین چھینٹے مار کر پانی کا نل بند کیا اور گیلا چہرہ یونہی سنک پر جھکا لیا۔پانی کے قطرے اسکے فریکل زدہ چہرہ پر سے پھسلتے ہوئے سنک میں گر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ میں نے صبح کیا کر دیا"، وہ صبح لگنے والی فلم کے بارے میں سوچ رہی تھی ہاں مانا کے اسے غصہ بہت کم تھا مگر جب بھی آتا تھا کوئی چیز توڑے بغیر اور چیخنے چلانے سے اسکے اندر کا غصب نہیں جاتا تھا۔ لیکن اس نے غصہ کیا بھی تو کس کے سامنے۔۔زباب عروج آہ! یہ لڑکی اب تمہارا جینا حرام کر دے گی محرا اپنا بدلہ لیے بغیر وہ نہیں ٹلے گی۔

وہ خود کلامی کرتے ہوئے بھاتروم سے باہر نکلنے والی تھی جب اسے زبان پر کچھ بہتا ہوا محسوس ہوا۔ نل ایک بار دوبارہ کھول کر اس نے کلی کی اور سنک میں تھوکا۔ ہلکے سرخ رنگ کا پانی سنک میں بنے سراخ کے اندر غائب ہو گیا۔ "اف یار!"، اس نے منہ کھول کر اپنے مسوروں کو شیشے میں دیکھا۔ عموماً جب اسکی سنسٹیوٹی بھڑتی تھی تو اسکے مسورے سوج جاتے تھے مگر آج نہ تو اسکا کوئی مسورا سوجا تھا نہ اسے درد ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم سٹرینج !"

لگتاہے ڈاکٹر سے رابطہ کرناپرے گا"، خود سے عہد کرتی وہ باتھروم کادروازہ کھولنے کے لیے ناب گھمارہی تھی جب اسے باہر سے کچھ آوازیں آئیں۔غالباً جگن کسی سے فون پر بات کررہی تھی، مگر جو ٹھٹکا تھاوہ یہ کے وہ کسی سے انگریزی زبان میں بہت آہستگی سے بات کررہی تھی۔انداز پیچھا چھڑانے والا تھا

" میں نے ایک مرتبہ وعدہ کردیاہے ناتو آجاؤں گی واپس "

وعدہ جگن نے کس سے وعدہ کیاہے اور کون ساوعدہ کیاہے۔

" اچھااچھا... باب نہ بنومیرے "

چڑتے ہوئے اس نے دوسری طرف والے شخص کو کہا۔ محرکو خطرے کی گھنٹی سنائی دی، کہیں جو کل جگن نے ساری کہانی سنائی تھی کیاوہ من گھڑت اور جھوٹی تھی۔وہ کوئی گیم تو نہیں کھیل رہی تھی محر کے ساتھ

www.novelsclubb.com

اپنے سوالوں کے جواب پانے کے لیے وہ کمرے کے ساتھ ملحقہ باتھروم سے نکل کر کمرے میں آئی۔ مگر وہاں کسی کا کوئی نام ونشان ناتھا۔

اتنی جلدی جگن کمرے سے باہر کیسے نکل گئی۔ایک طرف وہ باہر جا کر اس سے پوچھنا چاہتی تھی کے وہ کس سے بات کر رہی تھی مگر دوسری طرف اسے لگا وہ پوچھ کر اپنی ہی مشکلات میں اضافہ کرے گی۔

جگن کے مسئلہ مسائل وہ بعد میں حل کر لے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محرام نے کمرے کے پردے ایک جھٹکے سے ہٹائے تو سارے کمرے میں روشنی پھیل گئی

۔

www.novelsclubb.com

"یہ آج سے آپکا کمرہ!"،اس نے مسکراتے ہوئے پیچھے کھڑی زباب سے کہا جو پھٹی پھٹی " نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔یہ بازل کا کمرہ تھا جو برائے نام ہی اسکا تھا رہتا تو وہ یہاں نہیں تھا۔ مگر دانی کے حکم پر آج سے یے زباب کی ملکیت تھی۔یوشع دانی کے کمرے میں رہ رہا تھا جب تک گیسٹ روم سیٹ نہیں کروالیا جائے گا تو

اگر آپکو کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو ہماری میڈ ہے رمشا۔ "

آپ اسکو بتادیجیے گا اوکے "،اصولاً تو اسے کہنا چاہیے تھا کے آپ مجھے بتادیجیۓ گا مگر وہ کسی اور کی ذمداری اپنے کندھوں پر نہیں لینا چاہتی تھی۔ایک آخری دفعہ زباب کو مسکر کر دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے جانے والی تھی جب زباب کی آواز پر اسکے قدم تھم گئے۔

"محر "

ہمم "اسنے گردن پیچھے موڑ کر دیکھنے پر ہی اکتفا کیا۔ "

کیا تم نے کبھی۔۔ایسا گناہ کیا ہے۔۔جس نے۔۔جس نے تمہارا سکون تم سے چھین لیا ہو "وہ کھوئے ہوئے لہجے میں محرام کی سیاہ آنکھوں میں اپنی سرمئی آنکھیں گاڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔اسکا لہجہ جذبات سے عاری تھا مگر اس میں بے بسی اور سوال کی ملی جلی رمق تھی۔

www.novelsclubb.com

پہلے پہل تو محرام اسے نا سمجھی سے دیکھے گئی مگر زباب کے منہ سے نکلنے والے اگلے الفاظ نے اسکے رونگٹھے کھڑے کر دیے۔

کیا کبھی کسی کی روح قبض کی ہے؟"، وہ ایسے بے تاثر انداز میں محرام سے پوچھ رہی تھی " کے اسکے انسان ہونے پر بھی شک گزر رہا تھا۔ ایکی بار محر کو اس سے خوف آ رہا تھا وہ اگر مزید ایک منٹ بھی یہاں رکتی تو ڈر کے مارے گر جاتی۔

زباب کا سفید ڈپٹہ سرک کر گردن پر جھول رہا تھا۔ آج کی زباب اور دو سال بعد کی زباب میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ اسکے بال نہ اس وقت ڈائے شدہ تھے اور نہ ہی چہرہ پر مے کپ ۔ وہ بس ایک دانوں کے نشانات سے بھرپور سانوالہ چہرہ تھا جو اسکی عمر کے حوالے سے غلط سرگوشیاں کرتا تھا۔ تھی تو وہ اس وقت چوبیس سال کی مگر اسکے چہرے سے لگتا تھا وہ تیس کا پینترا پار کر گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ انھی سوالیہ نگاہوں سے محر کے خوفزدہ چہرے کو دیکھ رہی تھی جب دفعتاً ہی اسکی آنکھیں ایک دم بڑی ہو گئی۔

جاؤ تم یہاں سے جاؤ! جاؤ!"۔ہاتھ جھلاتے ہوئے اس نے دروازے کی طرف اشارہ " کیا اور خود بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی یوں کے اسکی محرام کی طرف پیٹھ تھی۔ محرام ایک بھی منٹ ضائع کیے بغیر لپک کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔اسکا دل ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا ۔ قتل، خون، لاش ان سب چیزوں سے اسے خوف آتا تھا۔ وہ تو ابھی تک بھوتوں کے ہونے پر بھی یقین رکھتی تھی پھر ان چیزوں سے خوف زدہ نہ ہونے میں... اس نے ایک لمبا سفر تہہ کرنا تھا

اپنے دھڑکتے ہوئے دل پر قابو پانے کے بعد اسکا ارادہ تھا کے اب وہ مہر نساء کے کمرے میں ان سے ملنے جائے (زباب کا کمرہ سیڑھیوں کے بلکل سامنے تھا جبکے محرام کا بائیں طرف اور مہر نساء کا تھوڑا سا ہٹ کر دائیں جانب)۔ وہ دروازہ کھٹکھٹانے والی تھی جب اسکی نظر تھوڑے سے کھلے دروازے کے زریعے اندر بیٹھے احمد پر پڑی۔ غالباً مہر نساء اسے

کچھ سمجھا رہی تھی اور وہ گردن جھکائے سن رہا تھا۔"یہ بات کرلیں پھر جاتی ہوں"، خود سے یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی تھی جب اسے نیچے سے اپنی ماں کی آواز آئی۔

"رکو؟"، اسکی ماں نے کہا۔"

گرل سے آگے ہو کر اس نے نیچے کا منظر دیکھا۔ بازل جو ولا میں داخل ہوا تھا اور اپنی ماں کا چہرہ دیکھ کر فوراً ہی دبے پاؤں باہر جانے والا تھا تبھی قرتہ العین نے اسے روکا۔(اس نے بازل کو پورے چھ ماہ بعد دیکھا تھا جب وہ ضد کر کے پاکستان آیا تھا کے اسے اپنا بزنس سٹارٹ کرنا ہے۔ اسکے فیصلہ پر بہت انگلیاں اٹھیں مگر وہ بھی قرتہ العین کا بیٹا تھا خسارہ ہو جانے کے بعد اسے احساس ہوتا تھا یہ ایک غلط قدم تھا مگر اپنی غلطی اور بے وقوفی کا نہیں بلکہ اس بات کا کے اسکے ساتھ لوگوں نے غلط کیا ہے۔ ہلانکے یہ عادت اسکی ماں میں نہیں تھی مگر اانے ادھر ادھر سے سنا تھا اسکے نانا بلکل ایسے تھے، چناچہ بازل ان پر ہی گیا تھا۔

دو سال بعد کے بازل سے زیادہ مختلف نہیں تھا چہرے پر پھیلے وہی لوگوں کے لیے (
نفرت اور حقارت اور خود پر تکبر۔ وہی بھوری آنکھیں، سانولی رنگت، کلین شیو چہرہ اور
چھوٹے کٹے ہوئے بال)

اس نے آوازاری سے مڑتے ہوئے اپنی ماں کا چہرہ دیکھا۔ "کہاں جا رہے ہو؟ کیا ماں کو
بتائے بغیر اب دوسری شادی کرنے کا ارادہ ہے"، وہ اپنے اسی ٹھنڈے تپا دینے والے
انداز میں کہہ رہی تھیں۔

یہ کیا بولی جا رہی ہیں آپ؟"، بازل نے الجھ کر اپنی ماں سے پوچھا اسکی آواز اسی طرح "
کھڑدری اور کانوں میں چبنے والی تھی، اسکے جملوں میں واضح ٹ ٹ کی آواز آتی تھی ہلا نکے
جملے میں کہیں ٹ استعمال نہیں ہوتا تھا۔

اپنے فون پر دو تین مرتبہ انگلیاں چلانے کے بعد قرتہ العین نے موبائل اپنے بیٹے کے چہرے کے آگے لہرایا اور ہاں وہ گھر میں بھی اسی طرح ایئر ہوسٹس جیسے تیار ہو کر رہتی تھیں۔

موبائل پر چلتی ہر ایک تصویر کو دیکھتے ہوئے بازل کے چہرے کا رنگ فق ہو رہا تھا۔ تاثرات ڈھیلے ہو رہے تھیں۔

کہہ دو اب... کے تم کسی بریرہ کو نہیں جانتے اور یہ ساری تصاویر جھوٹی ہیں"، اپنے " ٹھنڈے انداز میں کہتے ہوئے انھوں نے فون ہٹایا اور اپنی بھوری آنکھیں اپنے بیٹے کی بھوری آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا۔ انکے بیٹے کا قد زیادہ لمبا نہیں تھا بامشکل پانچ انچ آٹھ فٹ تھا مگر ہیلز پہننے کے باوجود بھی اسکی ماں کو گردن اونچی کر کے اپنے بیٹے کو دیکھنا پڑ رہا تھا۔

اچھاتو آپ میری جاسوسی کروا رہی تھیں"، تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ کرواہٹ "سے بولا۔

جاسوسی !!"وہ حقارت سے ہنسی اور صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگیں"لگتا " ہے پاکستان کے گھٹیا ترین ائیر یاز (بازل کو اچانک ہی تذلیل کا احساس ہوا، یے تو اسکے الفاظ تھے) میں گھومنے کے بعد دماغ میں برف جم چکی ہے اسی لیئے تم بھول گئے ہو کہ تمہارے سارے بینک اکاؤنٹس کی ڈیٹیل میرے پاس ہیں۔ تم کب، کہاں کتنے پیسے نکالتے ہو آئی نو ایچ اینڈ ایوری تھنگ"، صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے انھوں نے بازل پر طنز کیا وہ ہلکا سا مسکرا رہی تھیں فاتحانہ مسکراہٹ۔اور یہ مسکراہٹ اوپر کھڑی محرام کو خوف زدہ کر رہی تھی۔اسکی ماں ایسے تب ہی مسکراتی تھیں جب وہ سی کی بربادی اپنے ہاتھوں سے کروا چکی ہوں اور ابھی یہاں انکی بربادی کی زد میں انکا اپنا بیٹا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوہ تو اب آپ مجھے بلیک میل کریں گی، کوئی پرواہ نہیں مجھے "،اس نے غصہ پیتے ہوئے " کہا۔ عموماً وہ غصہ پیتا نہیں تھا مگر سامنے اسکی ماں تھی تھوڑا بہت تو وہ بھی ان سے ڈرتا تھا۔

نہیں پرواہ، واٹ سے اگر میں تمہارے بینک اکاؤنٹس فریز کروادوں.. تو"، وہ قطرہ قطرہ زہر گھول رہی تھیں۔

" کروادے فریض آپ جیسے ماں باپ اور کروا بھی کیا سکتے ہیں"، وہ بولا نہیں تھا پھنکارا تھا۔ بینک اکاؤنٹس فریض ہو جانا مطلب ساری فضول خرچی ختم۔

" اوکے ! ایزیووش"، وہ یہ کہتی اپنے موبائل میں گھس گئی جبکے بازل کچھ سیکنڈز وہاں کھڑا رہا پھر منہ پھیلائے لمبے لمبے ڈگ بڑھتا باہر چلا گیا۔

محرام جو یہ سب نظارہ اوپر سے دیکھ رہی تھی اسکے تاثرات شل تھے اتنے کے اب اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کس کا کتنا نقصان ہوتا تھا۔ کل اسکو اپنے رشتے کے متعلق معلوم ہوا اور آج اپنے بڑے بھائی کی شادی کے متعلق۔ رازوں سے پردہ اٹھتے ہوئے دیکھ دیکھ کر اب اسکی آنکھیں سازشوں اور فریب کی عادی ہو چکی تھیں۔ بغیر کچھ کہے وہ خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف چل دی، انکے مسائل تاحیات ایسے ہی رہنے تھے اس سے بہتر تھا وہ اپنے کیریئر پر فوکس کرلیتی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

کمرے کی کھڑکیوں کے بلاء ئنڈرز ہٹے ہوئے تھے اور روشنی سید ھا بیڈ پر بیٹھی محرام ہمایوں پر پڑ رہی تھی اس کے سامنے ایک چھوٹا سا سیاہ سفری بیگ کھلا ہوا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی شپنگ کے زریعے اسٹریلیا سے پاکستان آیا تھا۔اسکے چہرے پر ایک خوشی تھی ایسی جو ابھی تک تم لوگوں نے نہیں دیکھی تھی۔

ایسی مسکان جو ہر اس ارٹسٹ کے چہرے پر ہوتی ہے جب وہ اپنے آرٹ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایسی مسکان جو ہر اس رایٹر کے چہرے پر ہوتی ہے جو فخر سے اپنا لکھا ہوا صفحہ دیکھ رہا ہو۔

اس بیگ میں اسکے فوٹو گرافی کا سارا سامان تھا۔ پاکستن آئے اسے دوسرا ہفتہ شروع ہو گیا تھا اور یہ سامان پیچھے سے اسکی دوست 'انزل' نے اسے شپ کیا تھا محر کے کہنے پر۔ اپنی طلاق کے دنوں میں بھی وہ انزل کے گھر میں رہتی تھی۔

اس نے بیگ میں سے دو کیمرہ سٹینڈز نکالے تو نیچے ایک بھورے رنگ کا چھوٹا سا کیمرہ موجود تھا۔ اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے وہ کیمرہ اٹھایا اور پھر نزاکت سے اسکے لینز پر لگا کیپ ہٹایا۔ لینز میں دیکھتے ہوئے کہیں مناظر ابھرے تھے پیچھے رہ جانے والے تکلیف دہ مناظر۔

www.novelsclubb.com

یہ آج سے بہت پہلے کی بات ہے، جب اسکے سوتیلے باپ 'تاثیر حیدر' زندہ تھے۔ وہ چاروں لوگ کھانے کی میز پر ارد گرد بیٹھے تھے۔ بارہ سالہ محرام اسکے ساتھ بیٹھی سات سالہ جگن ، جو پورے وسوق کے ساتھ اپنا سئیریل کھا رہی تھی اور سامنے ٹیب پر کوئی کارٹون دیکھ

رہی تھی بلکل انجان کے ارد گرد کیا ہو رہا ہے، اتنی سی عمر میں بھی وہ محرام سے کی گناہ زیادہ سمجھ دار تھی

محر کی ماں اور اسکے سوتیلے باپ تاثیر حیدر اپنا اپنا ناشتہ کر رہے تھے۔ پہلی مرتبہ اپنی چھوٹی بہن اور ماں کی دوسری شدی کے متعلق اسے ائیر پورٹ پر ہی معلوم ہوا تھا جب اسکی ماں اسے پاکستان لینے آئ تھیں۔ تاثیر حیدر کی گود میں ایک گھنگرالے بالوں والی تین سالہ بچی کو دیکھ کر اسے برا لگا تھا بہت برا۔ ہمیشہ سے خود کو اکیلا ہی سمجھا تھا اب اچانک سے یہ۔

ابھی وہ لوگ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے اور محرام کی آگے کی پڑھائی ڈسکس ہو رہی تھی اس نے ابھی ابھی مڈل سکول ختم کیا تھا اور اب ہائی سکول کی باری تھی (بازل بورڈنگ میں پڑھتا تھا اسی لییے وہ یہاں نہیں تھا)۔

www.novelsclubb.com

میرا خیال ہے محر کو آرٹس رکھنا چاہیے"، اسکے انکل نے اپنا مشورہ دیا۔ آرٹس کا نام سنتے " ہی اسکا چہرہ کھل اٹھا۔

واۓ ؟"،اپنی بریڈ پر مکھن لگاتے ہوۓ اسکی ماں نے سوال کیا۔لباس وہی ائیر ہوسٹس " جیسا۔

کیا مطلب واۓ ؟بھائی اسکو شوق ہے

and after all she landed second position in the inter school short film competition

،اسکی اپنے سوتیلے باب سے کافی اچھی انڈرسٹیڈنگ تھی۔وہ بھورے رنگ کا کیمرہ " بھی انھیں نے اسے دیا تھا۔اور وہ اسکی زندگی کا پہلا کیمرہ تھا۔

سیکنڈ ہے نافرسٹ تو نہیں"،اپنے ٹھنڈے لہجے میں بول کر انھوں نے محر کے چہرہ کی " چمک مانند کردی تھی۔اس نے ایک چور نگاہ تاثیر مے چہرہ پر ڈالی جنھوں نے اسے اشارہ کیا "فکر نہ کرو میں ہونا"۔

www.novelsclubb.com

اگر اسے فوٹو گرافی کرنی ہے تو ضرور کرے بٹ میں پوری عمر اتنے لوپنگ پروفیشن "
کے آسرے پر اسے نہیں چھوڑ سکتی اسے"، انکی بات بھی ٹھیک تھی اگر کچھ غلط تھا تو لہجہ۔
غصہ اور مزاق اڑانے سے بھرپور

"..مگر قرتہ العین "

بس تاثیر!" انھوں نے ایک سرد نگاہ اپنے شوہر کے بھورے چہرے پر ڈالتے ہوئے کہا "
۔"وہ میری اولاد ہے میں جانتی ہوں انکے لیے کیا بہتر ہے اور کیا نہیں، تم۔۔بیچ میں مت
بولو" انگلی دکھاتے ہوئے انھوں نے وارن کیا۔

www.novelsclubb.com

تاثیر حیدر نے ایک ہارنے ولی نگاہ محر پر ڈالی جو رونے کے لیے پوری تیار تھی اور پھر اپنے
ناشتہ کو برائے نام کھانے لگے۔اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا، گھر میں اسکی ماں کا ہولڈ تھا اگر
وہ چاہتی تو ہی کچھ ہو سکتا تھا مگر جب وہ انکار کر دے تو وہ اٹل ہوتا تھا۔

بارہ سالہ محر نے اپنی خالی پلیٹ میں اپنا عکس دیکھا سیاہ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں مگر وہ بہہ نہیں رہے تھے۔

چوبیس سالہ محر نے اس لینز میں دیکھا آنکھیں آج آنسوؤں سے نہیں بڑھی تھی مگر چہرے پر قرب آج بھی تھا۔وقت بہت آگے چلا گیا تھا اب پیچھے دیکھنے کو کچھ نہیں تھا جو تھا حال تھا اور حال چاہے جتنا بھی بھاینک کیوں نا ہو آہستہ آہستہ وہ بھی ماضی بن جاتا ہے۔ محر نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کھڑکی سے اندر آتی روشنی کی طرف دیکھا،"رونے کے لیے پوری عمر ہے محر وا بھی اٹھو اور آج کو بدلو "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دس سال پہلے

مہرنساء ولا اتنے سال پہلے بھی اسی کشش سے کھڑا تھا۔وہی اوف وائٹ رنگ، بھوری کھڑکیاں اور کالی رنگ کی بالکنی پر لگی ریلنگ۔اس وقت ولا کے سامنے بڑے کشادہ لان میں ایک طرف موجود ایک گملے میں سے سولہ سالا احمد کھاد نکال رہا تھا۔اسکے انداز میں ہر براہٹ اور تیزی تھی، وہ جب بھی دانی کی کسی بات سے اختلاف کرتا تو بظاہر تو وہ انھی نہ نہیں کہتا تھا۔مگر اندر ہی اندر وہ اپنے فیصلہ کو دبا دیتا تھا اور پھر اپنا سارا اشتعال آکر وہ پودوں پر نکالتا تھا۔کبھی کسی سہی پودے میں بھی نقص نکال کر اسے ٹھیک کرنے لگ جانا یا کسی گملے کی کھاد برابر کرنے لگتا۔پودے اسکے لیئے سکون تھے اسکا کوپنگ میکینزم۔

اس وقت وہ یہاں اس لیے بیٹھا تھا کیونکہ اندر اسکی دانی کے بھائی منیر آئے ہوئے تھے (زباب کے باب)۔اسے ان سے الجھن ہوتی تھی وہ جب بھی آتے تھے اسکی دانی کا موڈ کئ دنوں تک خراب رہتا تھا اور پھر وہ ہر بات پر احمد کو کوستی رہتی تھیں۔ایک اور کوفت اسے ان کے میٹھے رویے سے ہوتی تھی، بات۔ات پر اس سے پیار کرنے صرف اسی کی تعریف کرتے رہنا، وہ تو جیسے اسکے سگے باب تھے یوں پیار دیتے تھے اسے۔ جس سال محرام لوگ

آسٹریلیا چلے گئے تب سے منیر کا یہاں آنا عام سی بات ہو گیا تھا۔اس نے کافی مرتبہ ماہ جبین بوا کے منہ سے منیر کے لیئے برائیاں سنی تھیں۔

ابھی بھی وہ ان کے بھائی سے بچنے کے لیے باہر آیا ہوا تھا۔دھوپ اسکی پیٹھ پر گر رہی تھی، ماتھے پر پڑ ینے کے قطرے تھے اور کمیز کے کف پیچھے تک موڑے ہوئے تھے، کٹ کا نشان آج بھی واضح تھا مگر اس وقت وہ بہت بدھال لگ رہا تھا۔اب وہ ہاتھوں سے مٹی الگ کر رہا تھا یہاں تک کے پودے کی جڑیں واضح ہو گئی تھیں جب اسے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی، "کیا کر رہے ہو؟"

اس کے پھرتی سے چلتے ہاتھ دفعتاً تھم گئے۔اس مصیبت سے تو بچ کر وہ باہر آیا تھا اب یہ پیچھے بھی آ گئی۔احمد نے گردن موڑ کر پیچھے لان چیئرز پر بیٹھی چودہ سالہ زباب عروج کو دیکھا جو ٹیک لگائے پاؤں ٹیبل پر رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔احمد کا حلق تک کڑوا ہو گیا اس نے اسے کوئی جواب نہ دیا اور دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا۔

پتہ نہیں کیوں مگر اس لڑکی کو جب جب وہ دیکھتا تھا اسے کفلت ہوتی تھی، پتا نہیں منیر انکل اس بیماری کو ساتھ کیوں لے آتے تھے، گھر نہیں چھوڑ سکتے تھے کیا۔

" ایک بات پوچھوں.." تھوری دیر بعد زباب نے دوبارہ سوال کیا۔ مگر آگے سے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ پھر بھی بولتی چلی گئی۔

" تم پھوپھو کو دانی کیوں بولاتے ہو؟" احمد کے کھاد نکالتے ہاتھ ایک دم رک گئے۔" وہ تو تمہاری خالہ لگتی ہیں دور کی ہی سہی مگر دانی کیوں." وہ اسے چرانے والے انداز میں پوچھ رہی تھی۔ اسکی سرمی آنکھیں احمد کی پیٹھ پر مرکوز تھیں۔

www.novelsclubb.com

" ان کے نواسے بھی انھیں یہی بولتے ہیں تو میجھے بھی ان سے عادت ڈل گئی"، اس نے اپنے دفاع میں آہستہ سے کہا۔ پہلی بار جب بازل پاکستان اپنے والد ہمایوں کے ساتھ آیا تھا تب وہ چار سال کا تھا اس وقت محر کچھ ماہ کی تھی تو وہ پاکستان نہیں آئی تھی۔ چونکہ اسکی

اردو اتنی صاف نہ تھی اسی وجہ سے مہر نساء کو دیکھ کر نانی بولنے کے کوشش میں وہ دانی بول دیا کرتا تھا۔تب سے احمد بھی اسکی دیکھا دیکھی دانی بولتا تھا

(زباب حقارت سے ہنسی) بچپن سے ہی لوگوں کو کوپی کرنے کی عادت ہے"،اب کی " بار جو وہ کھاد کھودنے میں خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا،زباب کی آواز کسی زھریلے سیسے کی طرح کان میں پگھلی تھی۔اسکی اسی تلخ اور کڑوی باتوں کی وجہ سے اسے وہ زہر لگتی تھی ۔اس نے ایک دو مرتبہ دانی کو زباب کی شکایت بھی کی تھی مگر انھوں نے اسے ہمیشہ کی طرح یہ کہہ کر ٹال دیا۔

تم اسکو کوئی جواب نہ دیا کرو،جو کہتی ہے سن لیا کرو۔۔خاموشی سب سے بڑا ہتھیار ہے " میرے بچے"،اور وہ جو انکی ہر اچھی بری بات کو من و عن حفظ کرتا تھا یہ سن کر چپ ہو گیا ۔

زباب کو اگنور کرتے ہوئے اب وہ اس پودے میں نئی کھاد ڈال رہا تھا مگر زباب کو تو جیسے اسکی خاموشی ڈسی تھی۔

"اب وہ کیا کرتے رہتے ہو پورا دن ان فضول پودوں کے ساتھ, بچ کیا ملتا ہے ان سے"، اس چودہ سالہ سرمئی مصیبت کو کیا بتائے کے اس جیسے لوگوں سے چھٹکارا پانا کے لیے اسکے پاس یہی واحد راستہ تھا۔

" اوبھائی !(زباب نے زچ ہوتے ہوئے اسے پکارا) جواب بھی دینے ہو کیا یہ صرف پودے اگاتے ہو"، وہ اسی طرح لان چیئر زپر ٹیک لگائے ٹیبل پر ٹانگیں رکھے بول رہی تھی۔جب نا چاہتے ہوئے بھی احمد نے گردن ہلکی سی موڑ کر اسے دیکھا۔وہ زیادہ بولتا نہیں تھا یے تو اسے پتا تھا، مگر گونگا اور بہرہ بھی تھا یے اسے آج پتا چلا تھا۔

www.novelsclubb.com

احمد کی نظر سب سے پہلے میز پر رکھے اسکے جوتوں پر گئی۔اسکا بے اختیار دل چاہا وہ زباب پر قہقہ مار کر ہنس دے۔میر امذاق اڑا رہی تھی اپنی حالت دیکھی نہیں ہے اس نے۔

تمہارے جوتے۔۔۔(زباب نے اپنے جوتے کی طرف دیکھا)اسکے نیچے گوبر لگا ہے " ،پاؤں نیچے کر کے بیٹھو"،وہ تو کہہ کر مڑ گیا مگر جو پچھلے پانچ منٹ سے اسکے دماغ کا دہی بنا رہی تھی اسکی شکل کے سارے زاویہ بگڑ گئے۔ جھٹ سے پاؤں نیچے رکھتی وہ اٹھ کر ولا کے اندر جانے والی تھی جب پیچھے سے آواز آئی۔

ان جوتوں سمیت اندر جاؤں گی تو تمہاری پھوپھو تمہاری ٹانگیں کاٹ دے نگی"، " مہرنساءانتہائی سفائی پسند تھیں۔ حیرت کی بات ہے کے انھوں نے زباب کے پہلے اندر کیسے آنے دیا۔

دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ وہ ولا کے پچھلے لان میں چلی گئی، یہاں کھڑی رہی تو انا پر بات آجائے گی۔ وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہلکا سا مسکرایا، ایک ہونٹ اوپر کر کے گردن جھکائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

محرام اس وقت اپنے اپارٹمنٹ میں موجود تھی۔لاونج میں نصب دیوار گیر کھڑکھی سے سورج کی روشنی اندر آرہی تھی۔وہ اوپن کچن کے سامنے موجود ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا تھا وہ کچھ دن کا بیرک لے گی بازل کے پیچھے بھاگ بھاگ کر وہ خود کو نہیں تھکا سکتی تھی،اپنی ناکام ہوتی شادی کی وجہ سے اس نے اپنا کیریئر چھ ماہ سے پس پشت ڈالا ہوا تھا اور آج نا جانے کتنے ماہ بعد اس نے اپنا فوٹو گرافی کے حوالے سے بنایا ہوئے سوشل اکاؤنٹس اور اپنا ای میل ری اوپن اور چیک کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ اپنا لیپ ٹاپ کھولے ایک میل کا جواب لکھ رہی تھی اسکے چہرے پورے وسوق سے کام میں کھبا ہوا تھا۔وہ میل اسے کسی آدمی کی طرف سے آئی تھی جسے ار جنٹلی اپنے نکاح کے لیے ایک فوٹو گرافر کی ضرورت تھی کیونکہ کے اسکے پچھلے ہائر کردہ

فوٹو گرافر کا کل رات ایکسڈنٹ ہو گیا تھا۔ ساتھ یہ بھی لکھا تھا کے وہ ڈاکٹر راحت کے ذریعے محرام کو اپروچ کر رہا تھا۔

محرام ڈاکٹر راحت کے نام سے ناواقف نہیں تھی۔ دو سال پہلے ان کی شادی کا برائیڈل شوٹ اسی نے ہی کیا تھا۔ وہ ایک ڈریم ویڈنگ تھی جو محرام کے کیرئیر کو بوسٹ کرنے میں بہت کار آمد ہوئی کیونکہ جتنے دنوں تک شادی سوشل مڈیا پر ٹرینڈ کرتی رہی اتنے دنوں تک اسے فیم ملتا رہا، اور اسکے ارڈرز بڑھتے رہے۔ اسٹریلیا جانے کے بعد بھی اسکا ان سے رابطے نہیں ٹوٹا تھا اور آج بھی وہ دونوں اچھے ٹرمز پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

کی بورڈ پر اسکی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھی، پورے لاونج میں بس کی بورڈ کی آواز تھی جب اسکے درمیاں ایک ویل چیئر گھسیٹنے کی آواز نے خلل ڈالا۔ مہرنساء اپنی ویل چیئر چلاتے ہوئے محر کے پاس آئیں اور تفتیش بھری نظروں سے اسے دیکھا جو اپنے کام میں گم تھی۔

کیا کر رہی ہو محرو"، انھوں نے سوال کیا "

" ہمم "

کچھ نہیں بس.. وہ ایک نیا پروجیکٹ ملا ہے تو اسی سلسلے میں میل کر رہی تھی"، اس نے " جھجکتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئ۔

"پروجیکٹ؟" انھوں نے حیرت سے کہا, "تم دوبارہ سے فوٹو گرافی کرنے والی ہو؟ "

کی بورڈ پر چلتی محر کی انگلیاں رک گئ۔ اسے کچھ غلط محسوس ہونے لگا تھا۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا

چلو کوئی نہیں کر لو کچھ دن"، اپنی نواسی کے ڈوبتے ہوئے تاثرات دیکھ کر انھوں نے " بات ہی بدل ڈالی۔ " مگر یاد رکھنا دوبارہ تم نے مجھ سے کیا وعدہ پورا کرنا ہے"، وہ آرام سے کہتے ہوئے خود فریج میں سے پانی کی بوتل نکالنے لگی اور پیچھے محرام جیسے رک سی گئ تھی۔ اسے برا لگا تھا دانی کا یوں بولنا مگر وہ اپنے دل کو ملامت کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں محرام انھوں نے بے دھیانی میں بول دیا ہے۔فیل مت کرو

مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو ہر چھوٹی بڑی بات محسوس کرتا تھا۔

اس نے ایک نظر سامنے موجود سکرین پر ڈالی اور پیچھے مڑ کر اپنی نانی کو دیکھا۔

" دانی "

" ہمم "

کیا ضروری ہے میں ابھی ہی اسکی مدد کروں میں تھوڑا سا بریک بھی تو لے سکتی ہوں" "

،اسکے دماغ میں احمد کی کل والی باتیں گھوم رہیں تھیں سو اس نے وہ بول دیا جو اسکے دل میں

آیا۔

www.novelsclubb.com

کیسی باتیں کر رہی ہو محر"،انھوں نے اسے ایسا دیکھا جیسے محر کا دماغ گھوم گیا ہو۔ "

کیا پوری عمر اسے جیل میں سڑنے کے لیے چھوڑنا ہے؟"، وہ ہستے ہوئے بات کو اڑا کر " خود تو آگے بھر گئی اور پیچھے محر کو خالی ہاتھ کر گئی۔ جس امید سے وہ کام کرنے بیٹھی تھی وہ امید بھی اب غائب ہو گئی تھی۔

اس نے زور سے لیپ ٹاپ کی سکرین کو بند کیا اور اٹھ گئی یہ تو تہہ تھا کے ابھی اس سے یہ کام نہیں ہونا تھوڑی سی بریک کے بعد وہ اب آئے گی۔ دوسرے خود غرض تھے تو وہ بھی کیوں خود غرض نہیں بن جاتی تھی؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو سال پہلے

وہ اس وقت اپنے کمرے میں سٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے ایڈڈ نگ کا کام کر رہی تھی ۔ بالکنی سے آتی ہلکی دھوپ اور باہر کسی پرندے کا ہلکا ہلکا چہچہانا پس منظر کر رونق تھی۔

نایئٹ سوٹ میں ملبوس اسکے ہاتھ لاپ ٹاپ پر مہارت سے چل رہے تھے جب کھلے دروازے سے رمشا ناک کیے بغیر اندر داخل ہوئی۔

محرو باجی !!، چھوٹی بیگم صاحبہ آپکو بلا رہی ہیں"، رمشا کے یوں آندھی طوفان کی اندر " آنے پر اس نے ایک گندہ سا منہ بنایا اور اسے یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہو" یار ناک تو کیا کرو کو کم از کم" جس کے جواب میں رمشا اپنی بتیسی کی مکمل نمائش کرتی دوبارہ آندھی طوفان کی طرح غائب ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ نیچے اتری مگر سیڑھیوں کے دہانے تک پہنچتے ہی اس نے اپنی ماں کو کسی سے کال پر مصروف پایا وہ غالباً اپنا بینک کا کام کر رہی تھی اسی لیئے سامنے لاپ ٹاپ سمیت کاغذات کا پلندہ بکھرا ہوا تھا۔

آپ نے بلایا مجھے مما؟"اس نے وہیں سے کھڑے سوال کیا۔ "

اوہ ہاں !!"، انھوں نے کال کے درمیان جلدی سے کہا، "میں نے رمشا سے کہہ کر تمہارے کپڑے نکال دیے ہی یں۔ جاؤں جا کر تیار یو جاؤ باہر فجر تمہیں لنچ کے لیے لینے آیا ہے"، وہ دوبارہ کال پر مصروف ہو گئی جب کہ محرام کی ماتھے کی شکنوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔

فجر !"اس نے حیرت سے کہا"وہ مجھے کیوں لینے آیا ہے۔ " i barely know him "

اس نے ہستے ہوئے بات کو مذاق میں اڑانا چاہی مگر شاہدا اسکی ماں مزاق کے موڈ میں نہیں تھی۔

انھوں نے اپنی ریڈنگ گلاسز کا اوپر سے اسے گھوڑ کر دیکھا،

" تو ابھی جاؤ گی اسکے ساتھ تو this barely knowing him will change , and you might know him more "

انھوں نے اسے سختی سے کہا تھا۔

محر کا بے تحاشہ دل چاہ رہا تھا وہ انکار کر دے مگر اسے اندازہ ہو گیا تھا اسکے ماں کے برے موڈ کا اگر وہ اب آکر انکار کرے گی تو انکا موڈ نزید خراب ہو سکتا ہے اور معاملہ بھی بگڑ سکتا ہے۔

"کمپر ومائز کر لو محر، اس بار چلی جاؤ اور ایسا کرو فجر کو تم خود ہی منع کر دو"، اس ایک سہارے کے تحت وہ مان تو گئی تھی مگر فجر عدیل جیسے آدمی کو برداشت کرنا کتنا "عجیب" تھا یہ اسے ہی معلوم تھا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ ولا کے لاونج سے نکلتے ہوئی نظر آئی۔ وہ تیار ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگاتی تھی کچھ اسے تیار ہونا صحیح سے آتا نہیں تھا کچھ وہ سست اور سب سے بڑھ کر اسکے لیئے فیشن کمفرٹیبل ہونے کا نام تھا مگر اس وقت وہ بلکل بھی خود کو کمفرٹیبل محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔ سیاہ کرتے شلوار کے ساتھ اس نے اپنی وہیں نیوڈ رنگ کی لکی بلاک ہیلز پہن رکھی تھیں پاؤں کا زخم اب قدرے بہتر تھا۔ سیاہ رف بال ہمیشہ کی طرح کھلے

تھے لیکن ڈوپٹہ ندارد۔آج اپنی ماں کے مجبور کرنے پر اسے ہلکا ہلکا سا میک اپ بھی کرنا پڑ گیا تھا،عام دنوں کے مقابلے میں آج وہ اچھی لگ رہی تھی۔

وہ جب سڑھیوں سے اتری تو اس نے سامنے ہی اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے فجر کو دیکھا جو اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرا رہا تھا دل میں کچھ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔اس کے لیے یہ آدمی ابھی سے ناقابلِ برداشت ہو رہا تھا خدا جانے وہ اسکے ساتھ ایک میز پر بیٹھ کر لنچ کیسے کرے گی۔

"ویسے..ے..ے میں لوگوں کا انتظار کرنے کا...عادی تو نہیں مگر (اس نے اوپر سے نیچے تک محرام کو دیکھا پر ایک استہزایا مسکراہٹ اچھالی) تم ہونے والی بیوی ہو تو تمہارے ساتھ پہلی مرتبہ گزارا کر لونگا"، محر پھیکا سا مسکرائی،"مگر آئندہ سے تھوڑا جلدی تیار ہونا understood"

محرام اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے والی تھی تب ہی پیچھے سے ایک سفید رنگ کی گاڑی زن سے ولا کے اندر آتی ہوئی پتھریلی روش پر رکی۔ "پان.... پان... پان"، گاڑی کے اندر بیٹھا شخص شاہد ہارن سے ہاتھ ہٹانا بھول گیا تھا۔اس سے پہلے کے کوئی کچھ بولتا گاڑی کے دونوں اطراف کے دروازے کھلے اور ڈرائونگ سیٹ سے بھورے بالوں والا احمد جہانزیب نکلا جس کی چبتی نظریں محر کے سامنے کھڑے ذی نفس پر ٹکی تھیں۔

مگر محرام یہ نہیں دیکھ رہی تھی جو چیز اسکی نظر کا محور بنی ہوئی تھی وہ احمد کے ساتھ سے اترنی والی زباب عروج تھی۔اسے دیکھ کر محر کا حلق اندر تک کڑوا ہو گیا تھا۔"یہ دونوں کہاں گئے تھیں؟"اس نے خود سے سوال پوچھا اتنی دیر تک احمد اسکے ساتھ آکر کھڑا ابھی ہو چکا تھا محرام کے شانہ بشانہ۔ محرام کا درمیانہ قد تھا اسی لیے وہ احمد کے کندھوں تک آتی تھی جو تقریباً پانچ بارہ یا پانچ گیارہ تک تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں کہاں گئے تھے ؟"،بظاہر تو محر کا انداز سادہ ہی تھا مگر وہ ہی جانتی تھی اس نے خود پر کتنا ضبط کیا ہوا تھا۔پتا نہیں کیوں اسے اس لڑکی سے چالاکی کی شعاعیں آتی تھی۔

"قبرستان گئے تھے منیر انکل کی قبر پر"،بات وہ محرام سے کر رہا تھا جو اسے کسی شکی بیوی کی طرح دیکھ رہی تھی مگر اس کی نظر ابھی بھی فجر پر ٹکی تھی۔

"یہ کون ہے ؟"،ابرو کے اشارہ سے اس نے محرام سے پوچھا مگر اسکے جواب دینے سے پہلے ہی فجر بول پڑا۔

"آئم فجر.... فجر عدیل"اس نے ہاتھ ملانے کے لیے آگے بڑھایا تھا جسے احمد نے ایک ہلکی سی نگاہ ڈال کر دیکھا پھر دونوں ہاتھوں کو جیب میں اڑس لیا،یہ اشارہ تھا سامنے والا تم سے ہاتھ ملانا نہیں چاہتا،اسکی اس حرکت پر فجر کو ہتک محسوس ہوئی اسی لیئے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اس نے اپنے تعارف میں مزید اضافہ کیا

www.novelsclubb.com

میں محرام کا ہونے والا شوہر ہوں"،اس نے شوہر پر زور دیتے ہوئے بولا۔شاہد اس نے" ان کچھ لمحوں میں اندازہ کر لیا تھا کے اس کے الفاظ سامنے والے ہر کیسے اثر انداز ہونگے۔

کچھ دیر کے لیے احمد اپنی جگہ جم سا گیا تھا اسکے ڈوبتے ہوئے تاثرات کو دیکھتے ہی محر نے صورتحال سںنبھالنے کی کوشش کی۔

آن ن...احمد یہ مما کے بزنس پارٹنر ہیں عدیل شمس انکا بیٹا ہے فجر عدیل"اس نے ہلکا " سا مسکراتے ہوئے کہا۔"اور فجر یہ میری مدر کا کزن ہے احمد جہانزیب"،اسکا تعارف سنتے ہی فجر کا منہ ہلکا سا کھل گیا۔

واقعی میں۔۔یہ احمد ہے" محرام تو محرام احمد نے بھی حیرت سے اسے دیکھا۔ "

کیا تم اسے جانتے ہو؟"سیاہ لباس والی لڑکی نے سوال کیا۔ "

" i mean not in person but I've heard alot of stories about him from your mother اف کورس "

www.novelsclubb.com

اپنے اسٹریلین لب و لہجے میں اس نے جواب دیا

وہاں پر وہ تینوں شاکڈ کھڑے تھیں، محر، احمد اور زباب اور وہ شہد رنگ بالوں والا لڑکا دانت دبا کر مسکراہٹ کو روک رہا تھا۔

who's she "؟" زباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے پوچھا جو ابھی تک ایک خاموش تماشائی کی طرح کھڑی تھی۔ " خیر۔

زباب نام ہے میرا، محرام کی نانی میری پھوپھو ہیں" کسی کے بھی سوال کے جواب دینے سے پہلے وہ خود ہی بول پڑی اور اتنے دنوں میں پہلی مرتبہ محرام نے اسے کسی سے یوں پر اعتماد ہو کر بات کرتے دیکھا تھا۔ اور یہ چیز محر کو متاثر کر گئی تھی۔ "

اوہ اینڈ لیٹ می گیس تم بھی یہیں رہتی ہو گی؟" وہ فجر کا سوال کم اور طنز زیادہ تھا۔ "

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں پتا تھا محر تمہاری دانی یتیم بچوں کو ایڈاپٹ کرنے کا بھی شوق رکھتی ہیں" "

حقارت سے کہہ کر وہ قہقہ لگانے والا ہی تھا جب احمد نے اسے درمیان میں ٹوک دیا۔

صرف یتیم بچوں کو ہی نہیں وہ یتیم کتوں کو بھی ایڈاپٹ کرنے کا شوق رکھتی ہیں۔ یو کنو " جو گلی محلے میں بٹھک رہے ہوں، دوسروں کے گھروں میں گھس کر بھونک رہے ہوں" (وہ ایک قدم آگے بڑھا)، "کیا کہتے ہو... لے چلوا اپنی دانی کے پاس"، اسکی آنکھیں اس وقت انتہائی معصوم لگ رہیں تھیں مگر اسکا لب ولہجہ وہ سامنے کھڑے اسٹریلین کے طوطے اڑانے کے لیے کافی تھا۔

تھوڑی دیر اسے خالی اور خوف زدہ نظروں سے دیکھتے رہنے کے بعد فجر بے بسی سے مصنوعی سا ہنسا۔

www.novelsclubb.com

" if we we're rivals what a firey competetion we would have اچھا مذاق تھا۔ سوچو "

(اگر ہم ایک دوسرے کے مقابل ہوتے تو کیسا آگ لگانے والا مقابلہ ہوتا)،اپنی طرف سے تو وہ نہایت مزے لیتے ہوا بولا تھا تا کے اپنی ہونے والی بیستی کا اثر زائل کر سکے مگر احمد کی طنزیہ مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی،وہی ہونٹوں کی ایک سائیڈ کو اوپر کر کے مسکرانے والی مسکراہٹ۔

" no sorry i prefer my sanity "،

بے لچک انداز میں کہتا وہ فجر کو اوپر سے نیچے تک سلگا گیا تھا جو بے چارہ پہلے ہی ضبط کی آخری سیڑھی پر بیٹھا تھا۔اس پر آخری نگاہ ڈالنے کے بعد احمد وہیں نہیں کھڑا رہا بلکہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا اندر ولا کی طرف بڑھ گیا۔

اس سارے منظر میں محرام زیر لب مسکاراتی رہی کتنا دل تھا اسکا کے وہ خود فجر کو ذلیل کرتی مگر یہ کام اسکے لیے احمد کر گیا۔آج سے پہلے اس نے اسکی یہ سائیڈ نہیں دیکھی تھی مگر اب وہ پورے وسوق سے کہہ سکتی تھی کے یہ سائیڈ احمد کی سب سے اٹریکٹو سائیڈ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آج

اپنے کمرے کا نوب گھما کر بند کرتے ہوئے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ پیلے کرتے کے ساتھ سفید ٹرائوزر، ڈپٹے کا وہی سٹائل، مگر آج سیاہ بال کھلے ہونے کے بجائے اونچی اور ٹائٹ پونی میں مقید تھے۔ وہ نکاح کے فنکشن پر جانے کے لیئے بلکل تیار تھی جب عقب سے مہر نساء کی اسے پکارنے کی آواز آئی۔

" محرو "

جی"، اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ "

کہاں جا رہی ہو؟"، وہ اسی سٹڈی روم میں اپنی ویل چیئر پر بیٹھی تھیں جہاں صبح انکے " تھریپی شیز نز ہوئے تھے۔ وہ غالباً کوئی کتاب پڑھ رہیں تھیں جب انھوں نے محرام کو باہر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے پکار بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

میں نے آپکو بتایا تھا نادانی۔۔ وہ ایک نیا پروجیکٹ ملا ہے، تو اسی سلسلے میں جا رہی ہو۔ " مغرب سے پہلے تک آ جاؤ گی"، بظاہر جو پر سکون تھی اندر ہی اندر گبھرا رہی تھی، پتا نہیں

کیوں ایک ڈر سا بیٹھ گیا تھا کے دانی اسکے دوبارہ اپنے کرئیر کی طرف جانے کے فیصلے پر خوش نہیں۔

" اوہ اچھا! "، کچھ دیر اپنی ریڈنگ گلاسز سے اوپر جھانکتے ہوئے اسے دیکھتی رہیں اور پھر جانے کی اجازت دے دی۔

" اچھا جاؤ جاؤ! "، ہاتھ ہلاتے ہوئے انھوں نے کہا۔ جل کے وہ اپنی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو مسلسل سہلا رہی تھی تا کے اپنی نروسنس کو قابو کر سکے۔ چھوٹی انگلی پر کئی سال پہلے ایک سونے کا پتلا سا چھلا ہوتا تھا۔ جو آج غائب تھا مگر اسکا نشان وہیں تھا۔

" دانی "وہ جواب دوبارہ اپنی کتاب میں مگن ہو گئی اسکے پکارنے پر اپنی عینک کے اوپر سے ہی اسے دیکھا۔

" ہمم "

"دعانہیں دے نگی"، معصومیت سے جھجکتے ہوئے سوال کیا۔وہ جب بھی گھر سے باہر جاتی تھی کام کوئی بھی ہو وہ اسے دعا کے ساتھ رخصت کرتی تھی مگر آج انھوں feel نے صرف اجازت دے کر نظریں موڑلیں۔وہ فیل نہ کرتی تو کیا کرتے۔

مہر نساء کا تو جیسے یوں رنگ نچڑ گیا جیسے کسی نے چوری پکڑ لی ہے، جلدی سے دعادی "اوہاں! ہاں! اللہ تمہیں کامیاب کرے بیٹے"،انکی دعا میں ہمیشہ والی چاشنی نہیں تھی مگر کم از کم انھوں نے دعا تو دے دی تھی نا۔وہ اسی میں ہی خوش ہو گئی تھی اور مسکراتے ہوئے دروازہ کھول کر فلیٹ سے باہر چلی گئی۔جبکے پیچھے ڈاکٹر مہر نساء اپنی لاپرواہی پر خود کو کوسنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

گاڑی میں گھٹن زدہ خاموشی چھائی ہوئی تھی۔آے سی سے نکلتی ٹھنڈی یخ ہوا بھی اس گھٹن کو کم نہ کر سکی۔اگر کسی واحد چیز کی آواز تھی تو وہ سپیکرز پر ہلکی آواز سے بجتا کوئی انگریزی گانا تھا۔فجر کا چہرہ ابھی بھی غصہ سے لال تھا۔احمد کے ہاتھوں ہونے والی ہتک اسے تاعمر نہیں بھولے گی۔

محرام کو اس خاموشی سے کوئی مسئلہ نہ تھا، فجر کی اپنی تعاریف میں ڈوبے قصیدے سننے سے بہتر تھا وہ خاموش ہی رہتا۔وہ گاڑی کے شیشے سے باہر جانکھتی دنیا کو دیکھ رہی تھی جب گود میں موجود فون پر میسج موصول ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اٹھا کر دیکھا تو اس پر "احمد" کا میسج ریسیو ہوا تھا۔ تھوڑی سی حیرت کے ساتھ اس نے کھول کر پڑھا اور ہر گزرتے لفظ کے ساتھ اسکی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔ احمد نے لکھا تھا کہ :

اس بندر نے تم سے کوئی بدتمیزی تو نہیں کی نا؟ء "

" اگر کرے تو بلکل برداشت مت کرنا "

" سنا کر آنا اسے، گبھرانا مت! دیکھ لینگے ہم اسے "

آخر میں اس نے ایک غصہ والا موجی بھیجا تھا جسے دیکھ کر محرام کی رکی ہوئی ہنسی ایک جلترنگ سے قہقہے میں تبدیل ہو گئی۔

احمد اسکا بسٹ فرینڈ تھا اسکی کمفرٹ زون تھا، اسکا یوں اسکے بارے میں فکر کرنا اسے اچھا لگا تھا یا پھر سہی معنوں میں اسے کیوٹ لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا؟"، اسے ہنستا ہوا دیکھ کر فجر نے سوال کیا۔ "

کچھ نہیں"، محر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ ابھی بھی مسج کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔ "

"نہیں ایسا کچھ تو ہے جو تم دیکھ کر اتنے زور سے ہنسی ہو؟ "

ایسا کچھ بھی نہیں ہے فجر! بس ایک دوست کا مسج تھا" اس نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔ "

دوست اچھاااا" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بات وہ دوبارہ بولا۔ "

دیکھانا ذرا" فجر نے کہا جس کے جواب میں محر نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ 'کیا یے مجھ سے میرا فون مانگ رہا ہے' اس نے خود سے سوچا۔ "

www.novelsclubb.com

دکھاؤنا فون یار"، (بلکل یہ مجھ سے میرا فون مانگ رہا ہے) محرام کی تو مانو ہوائیاں ہی اڑ گئیں تھیں۔ آج تک قرتہ العین نے بھی کبھی اس سے اس کا فون یوں نہیں مانگا تھا تو پھر یے کون ہوتا ہے؟ "

"کیوں؟"،اس نے ہنستے ہوئے سوال کیا

"ارے یار دونا(اس نے محر کے ہتھ سے فون چھینتے ہوئے کہا، حملہ اتنا جلدی ہوا تھا کے وہ اپنا فون بھی نہ بچا سکی)

"فجر! میرا فون دو"،اس نے اپنا فون واپس لینے کی کوشش شروع کی۔

"رکو تو سہی زرا میں بھی دیکھو کس کا مسج تھا یاررر"،ایک ہاتھ سٹیرنگ پر تھا اور فون والے ہاتھ کو وہ ہوا میں ادھر ادھر اڑا رہا تھا کہ کسی طرح محر سے دور رہے وہ۔

"فجر! میری پرائیویسی انویڈ مت کریں! فون دیں ادھر میرا"،وہ باقاعدہ چیختے ہوئے بول رہی تھی مگر سامنے والے نے آج جیسے نہ سننے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کے وہ محر کے مسیجز میں جاتا اسکا فون اچانک بجنے لگا اور موقع دیکھتے ہی محر نے پنا فون واپس جھپٹ لیا۔ اسے اپنے ایک کلائنٹ کی کال آرہی تھی جس کا آج کل وہ کام کر رہی تھی۔ فجر کو اگنور کرتے ہوئے اس نے وہ کال ریسیو کی۔

اب گاڑی میں صرف محرام کی اپنے کلائنٹ سے بات کرنے کی آواز تھی یا اس ہلکے ہلکے بجتے ہوئے انگریزی گانے کی۔ وہاں موجود گھٹن زدہ خاموشی اب صرف گھٹن میں تبدیل ہو کر رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

www.novelsclubb.com

پورا اپارٹمنٹ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ محرام کو گئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔ مہر نساء اپنے کمرے میں بیٹھے مطالعہ کر رہی تھیں جبکے جگن محرام کے کمرے میں بیٹھی ہڈ فونز

چڑھائے لیپ ٹاپ پر کوئی انیمیٹڈ فلم دیکھ رہی تھی۔اسکی کبھی مہرنساء سے اتنی بنی ہی نہیں ورنہ وہ انکے ساتھ ضرور انکے کمرے میں بیٹھی ہوتی۔

وہ اپنی مووی انجاؤ کر رہی تھی جب اسے لگا ہیڈ فونز کے پار اسے کوئی پکار رہا تھا، ہیڈ فونز ہٹانے ہر پہلے کچھ سیکینڈز تو خاموشی رہی پھر ایک نسوانی آواز آئی۔

" جگن"، وہ مہرنساء تھیں جو غالباً اسے پکار رہی تھیں۔حیرت یے نہیں تھی کے کوئی اسے پکار رہا تھا۔حیرت یے تھی کے وہ اسے پکار رہی تھیں۔ایک اور بار اپنے نام کے بلائے جانے پر وہ اپنے کمرے سے نکل کر باہر انکے کمرے کی طرف گئی۔ہو سکتا ہے انھیں واشروم جانا ہو اسی لیے مدد کے لیے پکار رہی ہوں، یہ کام ویسے تو محرام کرتی تھی مگر ابھی وہ گھر پر نہیں تھی تو اسے ہی خدمات سر انجام دینی ہو تھیں۔

" جی نانی امی!"، وہ جو کوئی کتاب پڑھ رہی تھیں جگن کی آواز پر چونک کر سر اٹھایا اور بشاشت سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

آؤاندر بیٹھو"(کہیں یہ مجھے محرام تو نہیں سمجھ رہیں جو مسکرا رہی ہیں) حیرت کا جھٹکا تو " اسے لگا تھا مگر وہ اگنور کرتے بیڈ کے بلکل کونے پر جا کر بیٹھ گئی یوں جیسے بھاگنے کے لیئے تیار ہو

دوپہر کا کھانا کھاؤ گی ؟"،کتاب کے صحفے پلٹتے ہوئے انہوں نے اس سے سوال کیا۔ "

(!یے میرے سے کھانے کا پوچھ رہی ہیں ؟)

ج.جی کھالیا"،ہنچکچاتے ہوئے اس نے جواب دیا۔اس کے لیے یہ سب نیا تھا۔اسے " کبھی انٹرسٹ نہیں تھا کے وہ انکے ساتھ کوئی اچھا یا ویسا رشتہ قائم کرے جیسے محرام کا تھا۔ ہاں شروع شروع میں خواہش ہوتی تھی مگر رشتوں کی پاسداری اور انکا خیال کرنا محرام کی فطرت تھی اسکی نہیں۔وہ رشتے کو وقت دیتی تھی مگر اگر کوئی تعلق نہ چل سکے تو وہ خود ہی پیچھے ہو جاتی تھی اور پھر اس تعلق کی اسکی زندگی میں کوئی جگہ نہیں رہتی تھی۔

چلو اچھی بات ہے !"، کمرے میں اسکے بعد خاموشی چھا گئی، جگن عادتاً اپنے انگلیاں چیخ "
رہی تھی

جگن "کتاب میں جھکے سر کے ساتھ انھوں نے کہا "

ج۔جی !" گبھراتا جواب۔ "

مجھے سب سچ سننا ہے "،اور یے ہوا تھا جگن تاثیر کے سر پر دھماکا۔ "

جی ی ی ی !"اسکی حیرت پر مہر نساء نے عینک کے اوپر سے ایک بے تاثر نگاہ اس کے " ہونقوں کی طرح دیکھتے ہوئے چہرے پر ڈالی تو وہ سٹپا کر سیدھی ہوئی۔

ایک گہری سانس لینے کے بعد مہر نساء نے اپنی کتاب بند کی، عینک اتاری اور کہنا شروع کیا
۔

www.novelsclubb.com

میں محرام ہمایوں نہیں جگن جسے اگر تم اسکی انسیکیورٹی کا ایک طعنہ دو گی یا تھوڑا " ایموشنل بلیک میل کرو گی تو وہ تمہاری بات پر اندھا یقین کر لے گی "عینک اور کتاب کو میز پر رکھتے ہوئے وہ ویل چیئر چلاتے ہوئے جگن کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ انکے ہر ایک قدم پر اسکا دل مزید زور سے دھڑک رہا تھا۔

"میں مہر نساء خاور ہوں۔ تمہاری ماں کی بھی ماں جب میں اسکی رگ رگ سے واقف ہوں تو تمہارا جھوٹ میں کیسے نا پکڑ لیتی"، جگن کو اپنی ٹانگیں خوف سے ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔(اتنی جلدی نہیں! اتنی جلدی نہیں!)"میں کل ہی جان گئی تھی تم جھوٹ بول رہی ہو مگر میں نے ظاہر نہیں ہونے دیا کیونکہ وہاں احمد بھی موجود تھا میں کبھی بھی تمہیں اسکے سامنے بے نقاب نہ کرتی"، وہ جو اگلے ہی لمحے ڈھینے والی تھی امید کا آخری سہارا پکڑا اور بات بدلنے کی کوشش کی۔

"کیوں؟ کیا احمد خاندان نہیں"، اسکی بات سے مہر نساء جیسے بڑھک اٹھی تھی۔ غصہ سے پوری آنکھیں کھل گئیں اور سفید ہاتھوں کی رگیں تن گئیں۔

"وہ خاندان ہوگا! خون نہیں!"، وہ غصہ پی رہی تھیں۔ ہاں جگن وہ احمد پر آنے والا غصہ پی رہی تھیں اپنے احمد پر۔ اگر اسکی جگہ محر ہوتی تو اسے لگتا کے وہ اسکی بات پر بڑھکی ہیں

مگر جگن محرام سے گئی گنا زیادہ عقلمند تھی۔وہ تاثرات پڑھنا جانتی تھی۔مگر سوال یے تھا وہ احمد کے زکر پر کیوں بڑھکی تھیں؟

تواب کیا تم مجھے سچ بتاؤ گی؟"،اف یار انکی سوئی تو یہی پر اٹکی تھی۔اگر سچ بتا دیا تو۔۔۔۔ "

فکر نا کرو محرو کو نہیں بتاؤ گی"،شاید وہ اسکی مجبوری سمجھ چکی تھی اسی لیئے خود ہی آفر کر " دی۔

کچھ دیر تک وہ سوچتی رہی،خود ہی سچ اور جھوٹ کے درمیان جنگ لڑتی رہی۔مہرنساء کی چبھتی نگاہیں اسی پر ہی مرکوز تھیں۔

www.novelsclubb.com

ول یو judge " می؟"اس نے پوچھا

نو!"،اس نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور ہتھیار ڈال دیے۔ "

میں نے س۔ساری ی باتیں۔۔ جھوٹ نہیں کہیں تھیں" جھجکتے ہوئے اس نے " اعتراف کیا۔مہر نساء بھرپور توجہ سے اسکے بات کو سن رہی تھیں۔

اور نہ ہی میرا مقصد۔۔۔گھر سے بھاگنا نہیں تھا،میرا مقصد تو۔۔صرف۔۔مما کو بلیک" میل کرنا تھا۔میں دیکھنا چاہتی تھی انکے لیے کیا ضروری ہے۔۔۔میں یا پھر اپنی۔۔ضد کے وہ مجھے فیشن ڈیزائن نہیں پڑھنے دینگی "آنسوؤں کی ایک پتلی سی تہہ آنکھوں کی سطح پر ابڑھ رہی تھی۔وہ چہرہ سیدھے کیے مگر نظریں جھکائے ہوی تھی

اسی لیئے میں نے منصوبہ بنایا۔اس دن".

www.novelsclubb.com

۔۔میں وہ زیور اور پیسے لے کر اپنے دوست کے ساتھ گھر۔۔سے نکلی تھی۔کہانی یے گڑھی تھی کے ڈاکا۔۔۔پڑنے پر جب میں گھر پر اکیلی تھی تو ڈاکو مجھے اٹھا کر لے گئے۔اور پھر پلین کے مطابق ہم لوگوں نے مما کو بلیک میل کرنا تھا کے مجھے یر غمال بنالیا گیا ہے۔۔

مجھے بچالیں" بائیں آنکھ سے ایک آنسو نکل کر بہنے لگا۔اتنے عرصے کی ازیت وہ اندر ہی دبائے ہوئے تھی

ان سے دور محرام کی سیاہ گاڑی نکاح کے وینیو پر آکر رکی۔ پچھلی سیٹ سے اترتے ہوئے (وہ اپنی ہیل کی ٹک ٹک کے ساتھ ہال کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس نے وہی لکی نیوڈ ڈنگ کی ہلیز پہن رکھی تھیں،اسکے نزدیک اسکی خوش قسمتی کی کنجی،چہرے پر مسکراہٹ عیاں تھی)

ادھر جگن بول رہی تھی،"مگر پلین سارا چوپٹ ہوگیا،میرا دوست۔۔وہ دھوکے باز نکلا۔ مجھے ٹرین سٹیشن پر بے ہوش کرکے وہ خود فرار ہوگیا،اور جب تک مجھے ہوش آیا۔۔تب تک گھر جانے کے لیئے بہت دیر ہوچکی تھی"،اس انسان کے لیئے نفرت اسکے لہجے میں جھلک رہی تھی،آنسوؤں کے درمیان وہ غصہ میں بول رہی تھی۔ کبھی مہرنساء کو دیکھتی کبھی دیوار پر کسی خالی نقطے کو

equipment محرام اب وہاں پہلے سے موجود فوٹو گرافی ٹیم کے ساتھ مل کر)
سیٹ کرر ہی تھی۔انکے بوس کا کل رات مائنر سا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا مگر اسکی ٹیم کے تین
لوگ ایک لڑکی دو لڑکے پھر بھی آئے تھے۔لڑکی کی کسی بات پر سیاہ بالوں والی لڑکی ہلکا سا
ہنسی، چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا (

تین دن۔۔ تین دن میں وہیں بھیک مانگتی رہی اتنے پیسے بھی نہیں تھے کے واپس گھر جا "
سکتی کیونکہ۔۔انھوں نے مجھے تب بے ہوش کیا جب ہم ایک دوسرے شہر میں پہنچ چکے
تھے۔تین دن بعد وہاں پر ایک چھوٹی سی بار تھی جہاں کے مینجر نے مجھے جاب پر رکھا تھا
اور وہی پر ایک چھوٹا سا کمرہ بھی دیا تھا۔میرا اب ایک ہی مقصد تھا بدلہ اور وہ بھی اپنے
دوست سے۔مگر۔۔ہر کام کے لیے پیسے چاہیے ہوتے ہیں جو کے۔۔اس وقت میرے
لیے سب سے بڑا مسئلہ تھا"اب وہ باقاعدہ ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔آنکھوں سے
نکلتے آنسو بے دردی سے رگڑ رہی تھی، مگر جتنا رگڑتی آنسو پھر بھی نہ تھمتے

یہ ایک پرفکٹ انسٹاویڈنگ تھی جسے باقاعدہ ٹرینڈ کرنے کے لیئے ہی اتنی اچھی اور مہنگی (ارینجمنٹ دی گئی تھی۔ سیاہ بالوں والی لڑکی اب اس نئے نویلے کپل کی تصویریں کھینچ رہی تھی۔ کیمرہ چہرے سے ہٹا کر دیکھنے ہر وہاں ایک ہلکی سی مسکراہٹ رقصاں تھی)

" آپ سوچ رہی ہونگی نمبر کے زریعے کال کیوں نہیں کروائی۔ کیونکہ مجھے کروانی ہی نہیں تھی! وہ گھر نہیں تھا۔۔ قید تھا۔۔ قید، جہاں پر حکم چلتا تھا رائے نہیں۔۔ اس قید سے مجھے آزادی چاہیے تھی جو مجھے مل گئی۔" مہرنساء کو اس پر ترس آرہا تھا۔بے تحاشہ ترس

www.novelsclubb.com

(اپنے ساتھی فوٹو گرافر کی تصویر دیکھتے ساتھ وہ اسکو کچھ سمجھا بھی رہی تھی۔ ایک پروفشنل طور اور طریقے کے ساتھ)

خیر وہاں کام سے بھی میں خوش نہیں تھی مگر۔۔ایک امید تھی۔۔یے امید کے میں " بدلہ لونگی ایک دن ضرور اور جب تک لے نہیں لیتی آرام سے سٹیل نہیں ہو نگی۔۔اور بالآخر اپنے پلین کا پہلا سرا مجھے مل گیا۔۔اس بار میں ایک آدمی روز آتا تھا۔وہ کوئی نجی نیوز مین تھا۔اسے اپنے لییے ایک بلاک بسٹر نیوز چاہیئے تھی اور مجھے۔۔اپنے لیے پاکستان جانے کا راستہ "اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپائے اب وہ آرام آرام سے بول رہی تھی۔اداسی آج چار سو پھیلی تھی

وہ نئے نویلے کپل سمیت اسکی ساری فیملی کی کینڈڈ شٹاس کھینچنے میں مصروف تھی۔سیاہ (پونی دائیں سے بائیں ہل رہی تھی۔ مسکراہٹ تو جیسے چہرے سے چپک ہی گئی تھی،سکون ہی سکون سا تھا)

www.novelsclubb.com

جب سے مجھے یے معلوم ہوا کے بازل جیل جا چکا ہے اور مما قومہ میں ہے۔۔بس یہی " سب سے بہترین لمحہ تھا کے میں اپنے حصے کے وہ پیسے لے سکوں جو میرے ہیں،اگر نہ لیتی

انھیں تو کیا کرتی ۔۔ہاں ! کچھ بھی نہیں تھا میرے پار صرف بدلے کی امید کے سوا ۔۔اور نہیں میں یہاں کسی اور کے کہنے پر نہیں آئی تھی ۔۔اپنی مرضی سے آئی تھی ۔۔اپنی ماں کا قتل کرنے "، کتنے آرام سے وہ یہ الفاظ ادا کہہ رہی تھی اور کتنے ضبط کے ساتھ ایک ماں اپنی ہی بیٹی کے قتل کا منصوبہ اسکی بیٹی کے منہ سے سن رہی تھی ۔

خیر ۔۔میں جانتی ہوں ۔۔جو کچھ بھی کیا ۔۔غلط تھا ۔۔بہک گئی تھی ۔۔بٹھک گئی تھی " مگر کیا کرتی، میرا بھروسہ ٹوٹا تھا اسکا ازالہ چاہنا کوئی بری بات تو نہیں ! میرے جو سال ضائع ۔۔۔ہوئے ہیں اسکا ازالہ ! وہ کون کرتا پھر "آنسوؤں کو رونے کی وجہ سے وہ کانپ رہی تھی ۔مہرنساء نے آگے بڑھتے ہوئے اسے سینے سے لگا کیا اور وہ تو جیسے اسی موقع کی تلاش میں تھی لپٹ کر ساتھ جا لگی ۔

www.novelsclubb.com

کیا تم آج بھی اس رپورٹر کے ساتھ رابطے میں ہو "، اسکے بال سہلاتے ہوئے انھوں " نے اپنے آنسوؤں کے درمیان کہا

" نہیں! میں تھک چکی ہوں۔۔۔مجھے سکون چاہیے۔۔ i need a break . . I'm desperate for it "

،انکے سینے پر سر رکھے وہ آنسوؤں کے درمیان کہہ رہی تھی

" ٹھیک ہے بس۔۔اب سے تم یہی رہو گی ہمارے پاس۔۔کوئی بدلہ نہیں کوئی لڑائی نہیں "اسکے بال سہلاتے ہوئے انھوں نے آرام سے کہا تو وہ زور زور سے ہاں میں سر ہلانے لگی۔اسکے سر پر اپنا گال رکھتے ہوئے انھوں نے اس سے ایک اور فریاد کی

" تم بھی مجھے آج سے دانی بلایا کرو! اچھا"،انھوں نے اتنے پیار سے کہا کے وہ نا چاہتے ہوئے بھی "دانی" بول پڑی,ان انیس سالوں میں پہلی مرتبہ شاہد وہ کسی رشتے کو مکمل طور پر محسوس کر سکے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نکاح کے فنکشن کو ابھی ختم ہوئے آدھا گھنٹا ہی گزرا تھا جب وہ اپنی بلاک ہیلز کی ٹھک ٹھک کے ساتھ حال سے باہر نکل رہی تھی۔اسکی نظر اپنے فون پر جھکی ہوئی تھی جہاں سے وہ اپنے لیئے کیب بک کر رہی تھی۔اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے ڈرائیور طارق چاچا کا فون آیا تھا کے انکی بیٹی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے تو انھیں ہاسپٹل جانا پڑے گا۔ انکی بات سن کر محر نے انھیں خود ہی کہا کے وہ اسکی گاڑی بھی ساتھ لے جائے وہ ڈرائیو تو کر نہیں سکتی گاڑی کا کیا کرے گی۔

حال کی سیڑھیوں کے دہانے پر پہنچ کر بھی اسکی نظر فون سے نہ ہٹ سکی جب دفعتاً ہی اسے کسی کی خود پر نظریں مرکوز ہونے کا احساس ہوا۔اس نے زرا کی زرا نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو جیسے اسکی آنکھیں واپس مڑنا بھول گئی ہوں۔سامنے اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ایک بھوری آنکھوں اور بھورے بالوں والا مرد کڑھا تھا جو اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔اس نے ایک کالے رنگ کی ڈرس پینٹ اور ڈرس شرٹ پہن رکھی تھی جس کے

www.novelsclubb.com

کف ہمیشہ کی طرح کہنی تک کو مڑے ہوئے تھے۔مگر آج اسکی جلد دھوپ پڑنے کے باعث نہیں چمک رہی تھی۔اور آج پہلی مرتبہ محرام کو وہ فرشتہ کم انسان زیادہ لگا۔

احمد کو دیکھ کر ہی اسکے چہرے پر بے تکلف ہی ایک مسکراہٹ دور آئی تھی۔سامنے کھڑا انسان اسے پہلے سے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

تم۔یہاں"،اس کے قریب پہنچتے ہی محرام نے پہلا سوال یہ پوچھا۔دل کو ایک انجانہ " سا سکون ملا تھا اسے وہاں دیکھ کر۔

اسکے سوال پر احمد نے زرا سے کندھے اچکائے،"طارق انکل کی کال آئی تھی بتا رہے تھے انکی بیٹی کی طبیعت خراب ہے سو تمہیں وہ پک نہیں کر سکے گے "(گاڑی کے سامنے کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے محرام سے کہا)"تو تم نے سوچا کے کہاں وہ کیب کروانے کی مشکل میں پھنسی رہے گی میں خود ہی اسے لینے چلا جاتا ہوں ہاں"،گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے مصروف سے انداز میں کہا۔جسے سن کر احمد کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

محر کی طرف کا دروازہ بند کرنے کے بعد وہ دوسری طرف سے آکر ڈرائیور سیٹ پر بیٹھا

" ویسے محر۔۔اب تمہیں ڈرائیونگ سیکھ لینی چاہیے۔آج تو میں آگیا ہوں۔۔ہمیشہ میں تو نہیں ہونگا نا"اس نے مصروف سے انداز میں کہتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ اسکا لہجا ہتک آمیز نہیں تھا وہ ایک مشورہ تھا جو اس نے پہلے بھی کئی مرتبہ محرام کو دیا تھا۔

" کیا تمہیں مجھے پک کرنے سے مسئلہ ہے؟"اپنے دھیمے ہوئے لہجے میں اس نے سوال کیا۔جواب وہ جانتی تھی مگر وہ ایک مرتبہ دوبارہ سننا چاہتی تھی عجیب سا سکون ملتا تھا وہ الفاظ سن کر۔

www.novelsclubb.com

تمہارے کام کرنے سے مجھے کبھی مسئلہ نہیں ہوتا محر۔۔ لیکن تم جانتی ہو میں تمہیں یہ " کیوں کہتا ہوں ؟"، اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس نے کہا۔ "میں تمہیں مضبوط اور اپنے ڈروں کو ہرا لیتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں"، محرام کا دل بے تہاشا چاہ رہا تھا وہ مسکرائے کھل کے مگر وہ کمال مہارت سے ضبط کر گئی تھی۔

تم اچھی طرح سے جانتے ہو میں کیوں ایسی ہوں"، اسکی بھوری آنکھوں سے نظریں " ہٹاتے ہوئے اس نے جھکا لیں۔ وہ جانتا تھا اصل وجہ کیا تھا، وہی تو جانتا تھا۔

ایسا نہیں تھا کے وہ ڈرائیونگ سے ڈرتی تھی۔۔ وہ ایکسڈنڈز سے ڈرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ تین سال کی تھی جب اسکے باپ کی ایکسڈنڈ سے ڈھیتھ ہو گئی تھی۔

وہ خود دس سال کی تھی جب آسٹریلیا میں بننے والی اسکی واحد دوست کی۔ موت کی وجہ بھی ایک کار ایکسڈنڈ بنی تھی۔

وہ خود پندرہ سال کی تھی جب ایک کار ایکسڈنٹ میں اسکومائینر سی پاؤں میں انجری آئی تھی اور اب وہ چوبیس سال کی تھی اور اسکی ماں خود ایکسڈنٹ کی وجہ سے قومہ میں تھیں۔

کچھ دیر تک گاڑی میں مکمل خاموش چھائی رہی صرف گاڑی کے چلتے ہوئے اگنیشن کی آواز آرہی تھی۔ایک منٹ گزرا۔وہ دونوں ابھی بھی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے تھے۔

دوسرا منٹ گزرا،انکی نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھی۔محر گاڑی کے لاک کے ساتھ کھیل رہی تھی اور احمد اپنی انگلیوں کے ساتھ

تیسرا منٹ گزرا تو پیچھے سے کسی اور گاڑی کے ہارن مارنے کی آواز آئی

www.novelsclubb.com

وہ دونوں حال میں واپس آتے ہی ایک پل کو گبھرا گئے تھے۔وہ بھول ہی گیا تھا کے گاڑی سٹارٹ ہو چکی ہے،احمد جہانزیب کو تو محرام مایوں کو سننا ہی اچھا لگتا تھا،اپنی سنانا کہاں !

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

جس وقت فجر کی گاڑی مہر نساء ولا آکر رکی اس وقت تقریباً تین بج رہے تھے، دھوپ ابھی بھی ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی مگر کل رات کو ہونے والی بارش کی وجہ سے موسم قدرے بہتر تھا۔ فجر اسے ایک مہنگے ریسٹورنٹ میں لنچ کے لیے لے کر گیا جہاں صرف وہی بولتا رہا اور ہنستا رہا محرام نے کھانا بھی بس چھکا ہی تھا۔ فجر کی اس حرکت کے بعد اسکا اس آدمی کی شکل دیکھنے کو بھی دل نہیں کر رہا تھا کجا کے وہ اسکے ساتھ بیٹھ کر ہنسی خوشی کھانا کھاتی۔

پتھریلی روش پر گاڑی رکتے ہی محرام بغیر کچھ کہے گاڑی کا دروازہ کھول کر اترنے والی تھی جب فجر کی آواز پر ٹھہر گئی۔

سنو محر"، محر نے گردن موڑ کر ساتھ بیٹھے شخص کو دیکھا جو شاہد اپنی حرکت پر نادم تھا " اسی لیئے گردن کو ہلکا سا کھجا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

" اگر تمہیں میری فون چھیننے والی حرکت بری لگی ہے تو پلیز مائنڈ مت کرنا "

کیا تم مجھ سے apologize "

کر رہے ہو؟"، محرام کو اس وقت لگ رہا تھا اگر فجر اس سے معافی مانگ لے تو وہ اس بات کو بھول جائے گی اور اسے معاف کر دے گی۔

تسک (وہ ہنسا) میں کیوں تم سے معافی مانگوں گا میں تو بس کہہ رہا ہوں یہ میری فطرت " ہے، میں کبھی کبھار چیزوں لو کر پوزیسو

"..ہو جاتا ہوں (possessive)

نہ میں کوئی چیز ہوں (وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی)..نہ میں تمہاری (زور دیتے " ہوئے) next time چیز ہوں اور نہ ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ ہے مسٹر فجر، عدیل جس کی بنا پر آپ میرے معاملے میں پوزیسو keep that in mind

ہوں "

،اس کا لہجہ دھیما تھا مگر اسکی آنکھیں اس وقت شعلے برسا رہی تھیں۔گاڑی کا دروازہ منہ پر مارنے کے سے انداز میں بند کرتی وہ اندر بڑھ گئی۔

جو تھوڑی سی اچھائی کی امید اسی نظر آئی تھی اس انسان میں وہ بھی نہیں تھی۔پتہ نہیں ہر ملاقات کے ساتھ وہ کیوں اسکی 'عجیب لوگ' نامی لسٹ میں ٹاپ پر چلا جاتا تھا۔

یہی سوچتے ہوئے وہ لاؤنج میں داخل ہونے کے بعد اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب اسے رمشا نے بیچ راستے میں ہی روک دیا" وہ مہرو باجی" محرام رکی،"چھوٹی بیگم صاحبہ کہہ رہی تھیں جب محرام واپس آجائے اسے میرے پاس بھیجنا "

www.novelsclubb.com

"کہاں ہے وہ؟ "

پچھلے لان میں"،اسکی بات پر سر ہلاتی محرام باہر چلی گئی۔اس قصہ کو آج ہی تمام کرنا تھا " بس ! یے انسان اب اسکی برداشت سے باہر تھا

قرۃ العین ولا کے پچھلے لان میں شام کے کھلے آسمان تلے بیٹھی اپنے کام میں مصروف تھیں، آج پہلی مرتبہ ڈھیلا ڈھالا سا کرتا شلوار پہن رکھا تھا۔ بینگز ایک طرف ماتھے پر ابھی بھی سیٹ تھے۔ وہ ریڈنگ گلاسز لگائے کچھ لکھ رہی تھیں جب محرام ان تک پہنچی۔

" آپ نے بلایا مما؟"، وہ بے زار تھی مگر اس نے اپنا لہجہ نارمل رکھا ہوا تھا۔ قرۃ العین نے ایک زرا سی نگاہ اس پر ڈالی پھر دوبارہ لکھنا شروع ہو گئیں۔

" بیٹھو "

وہ انکے سامنے والی لان چیئر پر بیٹھ گئی۔ انکے درمیان ایک میز تھا جس پر لیپ ٹاپ اور کاغزات کھلے پڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

" لنچ کیسا گزرا تمہارا"، لیپ ٹاپ پر ٹائپ کرتے ہوئے انھوں نے پوچھا۔

" ٹھیک تھا؟"، اسکی بزاریت پر انھوں نے عینک کے اوپر سے اسے گھورا

" ہمم۔۔ گڈ" یہ کہہ کر وہ دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی۔

کچھ دیر تک تو وہ دونوں یونہی بیٹھے رہے یہاں تک کے انکے سروں پر سے پرندوں کا ایل غول بھی اڑ کر گیا جب اپنی پوری ہمت جمع کرتے محرام نے انھیں پکارا۔

مما!"(بول دے محر! بول دے نہ ڈر) "

"! ہوں "

اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر پہنی آنگھوٹی وہ عادتاً گھما رہی تھی، بول دے محر بول دے !

مجھے فجر سے شادی نہیں کرنی!"(اللہ کا شکر ہے بول دیا)ایک سانس میں ہی کہنے کے " بعد اس نے ایک کنھکیوں سے اپنی ماں کو دیکھا۔وہ کیا کرے گیں اب،ہاں طعنہ مارے گیں،طنز کرے گیں۔اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

۔

www.novelsclubb.com

کچھ سیکینڈز یونہی گزر گئے مگر اسکی ماں نے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا۔اسے لگا انھوں نے اسکی بات نہیں سنی۔اپنی بات دہرانے کے لییے اس نے منہ کھولا ہی تھا جب وہ بالآخر بول پڑی

میں نے تو یہ پوچھا ہی نہیں کے تم نے شادی کرنی ہے کے نہیں "انھوں نے اب " محرام کو دیکھا, "کیا میں نے پوچھا؟

وہ طنز کر رہی تھیں۔ہاں وہ طنز ہی تھا۔

" مجھے پتہ چل چکا ہے .۔آپ نے میری پیٹھ پیچھے میرا رشتہ جوڑ دیا ہے "

تو کیا میں نے رشتہ جوڑتے ہوئے پوچھا(اسکی بات کاٹی)ہاں ! نہیں پوچھا نا تو اب شادی " کا کیوں پوچھوں"، محرام انکا چہرہ دیکھ کر رہ گئی کیا انکو اسکی بات سمجھ نہیں آرہی تھی لگتا تو یہی تھا۔اس نے اپنا موقف دوسری طرح پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

مماوہ ایک بہت عجیب انسان ہے۔۔۔پتاہے۔ "

آج اس نے میرا فون چیک کرنے کی کوشش کی۔۔وہ ایک narcissist

ہے، شکی مزاج، سلف ابسوسیسڈ بندا ہے" جو الفاظ اسے سمجھ میں آرہے تھے وہ کہتی جارہی تھی۔ مگر دوسرا شخص اسی طرح پر سکون بیٹھا رہا۔ اسے لگا وہ اپنا ہی مزاق اڑا رہی ہے۔

زندگی کے دو ہی بڑے فیصلے ہوتے ہیں محرڈارلنگ، ایک کیئریر چوز کرنا اور دوسرا " شادی" عینک اتاری اور کرسی پر ٹیک لگاتے ہوئے اس سے کہا۔" کیئریر کے معاملے میں ورنہ میں تو آج تک horrific تو میں چپ ہو گئی! تم نے ممی کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ تمہارے اس

www.novelsclubb.com

پروفیشن کے ساتھ نہیں ہوں! مجھے تو لوگوں کو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کے میری بیٹی۔۔اتنی لو پیینگ سب سٹینڈرڈ سی جاب کرتی ہ۔۔" وہ تیز تیز بول رہیں تھیں جب اس نے ان سے بھی زیادہ تیزی میں انکی بات کاٹی

"! سب کچھ پیسا نہیں ہوتا مما "

" یے تو تم آج کہہ رہی ہو نا کیونکہ سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوئی ہو اگر نہ ہوئی ہوتی میں پھر پوچھتی۔۔ کیا قدر ہے پیسے کی؟" انھوں نے دوبارہ عینک لگائی اور آگے ہوئیں

" اور جہاں تک تمہاری شادی کا فیصلہ ہے وہ میں تم جیسی بے وقوف پر نہیں چھوڑ سکتی۔۔ تا کے جیسے راہ چلتے دوست بنائے ہوئے ہیں ویسا ہی کوئی ایرا غیرا شوہر بنا کر لے آؤ" غصہ سے کہتی وہ اپنے کام کرنے والی تھیں یے اشارہ تھا کے اب میرا فیصلہ اٹل ہے مگر محر نے وہ اشارہ پک نہیں کیا اس نے انکے "راہ چلتے دوست' کے الفاظ پک کیے تھے۔ وہ کس کی بات کر رہی تھیں

" راہ چلتا دوست!"، نا سمھجی سے سوال کیا تو سامنے بیٹھی عورت نے اسے طنزیہ نظروں سے دیکھا۔

" ،what do you think mehraam بلکل راہ چلتا

کیا میں اندھی ہوں، مجھے نہیں پتا تھا کیا؟۔۔کے اتنے عرصے سے تم حبا کے بیٹے کے ساتھ رابطے میں تھی اور اسی کے لیے پاکستان آئی ہو"، کچھ دن پہلے یے بات جگن نے کہی تھی اور آج اسکی اپنی ماں اور اب مزید وہ یے لیبل نہیں سننا چاہتی تھی۔

" آپ کا بیٹا بھی تو آیا تھا نا پاکستان۔۔اس سے کیوں نہیں ہو چھا وہ۔۔کیوں آیا ہے اور جہاں تک بات ہے احمد کی تو وہ حبا کا بیٹا ہونے کے علاوہ ایک انسان بھی ہے کبھی اس نہج پر سوچا ہے آپ نے؟ "

" انسان نہیں احسان فراموش اور ناپاک وجود ہے وہ"، وہ بولی نہیں پھنکاری تھی۔ احمد کے لیئے نفرت لہجے میں صاف عیاں تھی۔

www.novelsclubb.com

" ناپاک کیسے ہوا وہ! اسکے ماں باپ نے شادی کی تھی۔۔دانی نے خود بتایا ہے مجھے"احمد کے ماں باپ کے متعلق اس نے بچپن سے یہی سن رکھا تھا کے اسکی ماں مہرنساء کی فرزٹ

کزن تھیں اور اسکے باب یونی ورسٹی میں انکے پروفیسر۔ان لوگون کا نکاح ہوا تھا مگر دونوں ماں باب کی جلد موت کی وجہ سے اس حمدانی کے ہاس پلا بڑھا تھا۔

تمہاری دانی کبھی سچ نہیں بتائے گی کبھی نہیں! ظاہر ہے اپنی گردن جو جھک گئ تھی " " کزن کی حرکت پر

آپ جھوٹ بول رہی ہیں!!! ایسا کچھ بھی نہیں ہے" وہ اٹھ کر ڑھی ہوئی۔اسکا دل جانتا " تھا وہ جھوٹ کہہ رہی ہیں۔اگر ایک سیکنڈ اور وہ وہاں رکتی تو آنسو باہر گر پڑتے۔اسی لیے بھاگتے ہوئے وہ اندر چلی گئ۔اس سارے منظر کو چھوڑ کر اگرا وپر آؤ تو اپنے کمرے میں کھڑکھی کے سامنے ایک سرمئی آنکھوں والی لڑکی کھڑی تھی"انٹرسٹنگ!"کسی بھٹکی ہوئی روح کی طرح سینے پر بازو لیپٹے وہ وہاں کڑھی نیچے لان میں ہوتا تماشہ دیکھ رہی تھی۔ آوازیں اس تک نہیں آرہی تھی مگر یے بات واضح تھی کہ نیچے ایک زوردار قسم کی بحث ہوئی ہے۔

زباب نے گردن موڑ کر سنگھار میز کے سامنے رکھی اپنے باپ کی فریم کو دیکھا۔ ہنستا، مسکراتا مگر چالاک اور خود غرض چہرہ۔ قدم قدم چل کر وہ فریم تک آئی۔ کمرے میں صرف کرڑ کھی سے آتی شام کی نیلی روشنی تھی، اسکے علاوہ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

" آپ نے اچھا نہیں گیا بابا (فریم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے کہا، اسکا چہرہ ایک دم بے تاثر تھا، بلکل کوئی احساس نہیں) آپ نے ان لوگوں پر ظلم کیا مجھے ان کے آسرے پر چھوڑ کر (ہاتھ سے فریم کو الٹا کر دیا) انکی بنیادیں تو پہلے ہی کمزور ہیں، اب اگر یے برباد ہوتے ہیں ۔۔۔ تو (اپنے عکس کو سامنے آئینہ میں دیکھا۔ بے تاثر سرد مگر چالاک اور خود غرض چہرہ)

" اس میں میرا کوئی قصور نہیں، میں فطرت کے ہاتھوں مجبور ہوں

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

جس وقت وہ اپنے اپارٹمنٹ بلڈنگ پہنچی شام کا اندھیرا ہر سو پھیل رہا تھا۔فلیٹ کا دروازہ کھولتے ساتھ ہی اسکی نظر سامنے لاؤنج میں کپڑوں کا ڈھیر لگائے بیٹھی مہرنساء پر گئ۔

۔اسلام علیکم "اپنی ساری تھکن کے باوجود بھی اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔گالوں میں" بننے والے گھڑے واضح ہوئے۔

مہرنساء نے عنیک کے اوپر سے ہی دیکھتے ہوئے سر کے خم سے ہی اسے جواب دیا اور پھر دوبارہ جگن کے ساتھ باتوں میں لگ گئیں شاہد وہ ان کپڑوں کو ڈسکس کر رہی تھیں جو سامنے میز پر پھیلائے ہوئے تھیں۔

www.novelsclubb.com

فرج کی طرف بڑھتے ہوئے محرام نے عام سے انداز میں کہا۔"واہ! آج آپ دونوں کی بڑی دوستی ہو گئی ہے؟"،اسکی ان دونوں کی طرف قمر تھی جب وہ فریج سے پانی کی بوتل نکال رہی تھی اسی لیئے ان دونوں کی آپس میں تبدیل ہوتی مسکراہٹ نہ دیکھ سکی۔

پانی پینے کے بعد وہ اب کچن کاونٹر کے سہارا لیے اپنے جوتے اتار رہی تھی جب مہر نساء نے اسے کھانے کے حوالے سے پوچھا۔

"کھانا کھاؤ گی؟ "

نہیں وہاں سے کھا کر آئی ہوں "اس نے جمائی روکتے ہوئے جواب دیا۔ "

"..خیر اب میں جا رہی ہوں سونے تو "

کیا مطلب سونے ؟"، دانی نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ جس پر اس نے انھیں " حیرت سے دیکھا۔

آدھے گھنٹے تک ولا جانا ہے ہم نے۔ دعوت تھی نا آج"، اوہ اپنے جھمیلوں میں محرام تو " یے بھول بھی گئی اس سرمئی مصیبت نے دعوت رکھی ہے ولا میں۔

www.novelsclubb.com

گندی سی شکل بناتے ہوئے وہ وہیں ڈائینگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گئی۔ "مجھے نہیں جانا؟"، ضدی بچے کی طرح اس نے کہا۔

کیا مطلب نہیں جانا؟ میں تمہیں یہاں اکیلی چھوڑ جاؤ، دماغ گھوم گیا ہے میرا"، ستھ " بیٹھی جگن کو انھوں نے اشارہ کر کے کپڑے اٹھانے کا کہا۔

یے دیکھو! (ٹی پنک رنگ کے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا)" " کتنے پیارے ہیں! یہ پہن لینا۔ ابھی بھی نہیں جاؤ گی کیا" پتا نہیں گھر والوں کو یے کیوں لگتا تھا اگر آپ کسی جگہ سے جانے کا منع کرو گے تو مسئلہ ہمیشہ کپڑے ہونگے۔ ہو سکتا ہے ہمیں کپڑوں سے زیادہ اس جگہ سے مسئلہ ہو۔

میں نے تو نانی امی کو منع بھی کیا ہے کے رہنے دیں۔۔ نہیں چلتے مگر انکو تو لگتا ہے اپنے " گھر کی بہت یاد آ رہی ہے" سرعت سے بولتے وہ انھیں دانی کے بجائے نانی امی ہی بول گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں چھوڑ کر نہیں آئی، تم دونوں بے وقوفوں کے پاس رہنے آئی ہوں۔ اکیلے کیسے رہتی " دونوں۔۔۔ محر تو پھر بھی کچھ کام کاج کر لیتی ہے تمہیں تو وہ بھی نہیں آتے"، جگن کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا۔ جس نے آگے سے ایسے "بے وفاؤں والی "نظروں" سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "مجھے کیوں گھسیٹھ رہیں ہیں؟

محرام ابھی بھی گندی سی شکل بنائے وہی کسی روٹھے ہوئے بچے کی طرح بیٹھی تھی جب مہرنساء اس اے مخاطب ہوئیں۔

فوٹو گرافر صاحبہ!"، وہ فوراً سیدھی ہوئی، "خیالات کی وادی سے اگر نکل آئی ہوں تو " جائیں اٹھیں جا کر تیار ہوئیں!" وہ جو پیار سے بول رہیں تھی آخر میں چیختے ہوئے اسے حکم دیا تو وہ بجلی کی طرح سیدھی ہوی۔

جگن سے کپڑے پکڑ کر وہ جانے والی تھی جب مہرنساء نے اسے پکار کر روک دیا۔ "اور ہاں " ! طارق کو فون کر کے بول دو گاڑی تیار رکھے ہم آدھے گھنٹے تک نیچے ہونگے

مگر۔۔وہ تو نہیں ہے "اسکے عجیب سے جواب پر انھوں نے 'ہین ن ن" والی نظروں " سے دیکھا۔

مطلب۔۔انکی بیٹی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے وہ ہاسپٹل میں اسی کے پاس ہیں گاڑی "
" بھی انھیں کے پاس ہے

توتم کیسے آئی ہو؟"اپنی عینک کے اوپر سے اسے گھور رہی تھیں۔ "

احمد کے ساتھ"،وہ جو بڑے آرام سے کہہ کے آگے بڑھنے والی تھی مہر نساء کے بدلتے "
تاثرات دیکھ کر ٹھہر گئی۔

آئندہ تم اسکے ساتھ نہیں آؤ گی"انداز کچھ دیر پہلے والی چہکتی ہوئی مہر نساء جیسا نہ تھا۔ "
یہ ایک سخت اور دو ٹوک حکم تھا۔

".مگر دا "

www.novelsclubb.com

میں نے کہہ دیا نا تم اس سے اب سے نہیں ملو گی۔۔دور رہو اس سے"، سختی سے ہر لفظ"
چباتے ہوئے وہ کہتی ہوئی اب وہ اپنی ویل چیئر گھسیٹتی اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے وہ
انکے بدلتے روپ کو سمجھنے کی کوشش میں لگ گئی۔ایس کیا ہو گیا احمد سے جو انھوں نے
مجھے ملنے سے ہی انکار کر دیا ہے۔آج سے پہلے تو کبھی نہیں کیا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

سولہ سالا احمد گاڑی سے اترتے ہوئے ولا کے اندر داخل ہو رہا تھا۔ کندھے پر سکول بیگ تھا اور بدن پر سکول کا یونی فارم۔ وہ نویں جماعت میں تھا اس وقت۔ بھورے بال آج بھی ہلکے سے کرل ہوتے ماتھے پر گر رہے تھے۔

لاونج میں داخل ہونے پر ہی اسے مہر نساء سامنے بیٹھی ملی۔ انھیں دیکھ کر اس کا منہ چہک اٹھا۔ وہ غالباً کسی سے وڈیو کال پر تھی اسی لیے لیپ ٹاپ سامنے کھلا پڑا تھا۔ اس پر نظر پڑی تو مسکرا کر سلام کیا جس کا جواب دینے کے بعد وہ ساتھ والے سنگل صوفے پر ڈھینے والا تھا جب لیپ ٹاپ سے آتی آواز پر اسکے قدم فریض ہو گئے۔

کون ہے دانی!"، دوسری طرف بارہ سالہ محرام روشن آنکھوں سے دانی کو گھور رہی " تھی بلکل بے خبر کون اندر آیا تھا۔

احمد ہے ! رکو بات کرواتی ہوں !"اس سے پہلے کے وہ لیپ ٹاپ کی سکرین اسکی طرف کرتی وہ بہانہ بنا کر اٹھ گیا۔"میں پانی پی کر آتا ہوں"اور بنا دانی کا جواب سنے کچن میں چلا گیا

۔

پیچھے مہر نساء کا چہرہ جھج گیا۔جب سے وہ لوگ آسٹریلیا چلے گئے تھے اس نے ایک بار بھی ان سے بات نہیں کی تھی۔ایک ہی رٹ تھی اسکی وہ لوگ اسکے پر کیوں نہیں آئے، ملے بغیر کیوں چلے گئے، رکے کیوں نہیں۔مہر نساء نے اسے کافی سمجھایا کے انکے پاس بیٹا ٹائم ہی تھا ایک بار بدگمانی یا شک پال لے پھر لاکھ competetion نہیں تھا مگر وہ ایسا کوشش کے باوجود بھی وہ نہیں نکلتا۔وہ دل میں بغض اور نفرت پالتا تھا اور بعد میں انھیں کے ہاتھوں بے بس ہو کر بدلہ لیتا تھا مگر دوسرے کا نقصان کرنے کے بجائے وہ خود کا نقصان کر بیٹھتا تھا

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

مغرب پکی ہو کر اب عشاء میں تبدیل ہو چکی تھی۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی کلائی میں سونے کی نازک سی چین بند کر رہی تھیں۔سامنے موجود آیئنہ میں اسکا عکس نمایا ہو رہا تھا۔ٹی پنک رنگ کے کرتے شلوار کے ساتھ اس نے اپنی وہی لکی بلاک ہیلز پہنی ہوئی تھی۔سیاہ بال کھلے چھوڑ کر آگے سے نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھے،ڈپٹہ ایک کندھے پر جھول رہا تھا۔اسکی مسکارا سے لدی پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔

محرام کا مے کپ کرنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں تھا مگر جگن کے بار بار استفسار پر اس نے صرف لپ سٹک اور مسکارا لگانے پر اکتفا کیا۔آہستہ سے اس نے پر سوچ نگاہیں اٹھائیں اور شیشے کے ذریعے پیچھے بیڈ پر بیٹھی جگن کو دیکھا

جس نے لمبی سفید قمیز کے ساتھ کھلا سا سفید پلازو،جسکے بھورے لمبے بازو سلیو لیس کمیز سے صاف نمایا ہو رہے تھیں۔بے تحاشہ گھنگرالے اور گھنے بال اطراف میں بکھرے ہوئے تھے۔وہ آج بھی محرام سے زیادہ اچھی لگ رہی تھی مگر نا جانے کیوں ہر پارٹی یا

محفل میں جاکر لوگوں سے ستائش لینے کے بجائے وہ انکو روکھے اور کڑوے جواب دیتی رہتی تھی۔ شاہد یہی وجہ تھی کے خاندان میں بہت سو کو محرام ہی پسند تھی۔

مگر سیاہ بالوں والی لڑکی یے نہیں سوچ رہی تھی اسکے دماغ میں تو جگن کی صبح والی سرگوشی گونج رہی تھی

" میں نے ایک مرتبہ وعدہ کردیا ہے ناتو آجاؤ گی واپس "

" اچھا اچھا... باب نہ بنو میرے "

صبح سے ابھی تک جب بھی محر کو فارغ وقت ملتا، یے وہ پہلا خیال ہوتا جو کیسی آسیب کی طرح اسکا پیچھا کرتا رہتا جب تک وہ دوبارہ مصروف نہ ہو جاتی۔ عجیب کشمکش تھی وہ دل کو بہلا رہی تھی ہو سکتا ہے جگن کسی دوست سے بات کر رہی ہو مگر دل تو بہل جاتا تھا دماغ کا کیا کرتی جو اسے لال بتی بار بار دکھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ذہن کے ہر دے پر سیاہ پی کیپ پہنے شخص کی آواز ابھری "مجھے لگتا ہے جگن جھوٹ بول رہی ہے ؟"، اس بات میں وہ احمد سے متفق تھی مگر دل کو جو ایک امید تھی کے اسکی بہن سچی نکل آئے گی وہ بھی اب دھندھلا رہی تھی۔ کیا وہ واقعی جھوٹ بھول رہی تھی؟

اسکی سوچوں سے بے نیاز جگن جوتے بند کرنے کے بعد کمرے سے باہر نکل گئی تھی مگر وہ یونہی بت بنی سوچتی رہیں، "کیا پوری عمر وہ اپنے خاندان والوں کے لیئے کھپتھی رہے گی، "اسکی مشکالات بڑھتی ہی کیوں رہتی تھیں کم کیوں نہیں ہوتی تھیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہر نساء ولا ہمیشہ کی طرح اسی خوبصورتی سے کھڑا تھا۔وہی سیاہ میٹل کا بڑا سا گیٹ جس سے اندر کا سارا ولا با آسانی نظر آتا تھا۔وہی ولا کا سلیقے سے تراش شدہ لان اور اسکے لیمپ پولز میں جلتی لائٹز،اگر فرق تھا تو صرف اس چیز کے ولا کی بتیاں آن کرنے کے بجائے گھر کے چاروں طرف لگی فیری لائٹس جل رہی تھیں۔وہ صاف گواہی دے رہی تھیں کے گھر میں شادی کی تقریب یا تو ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

انکی سیاہ گاڑی ولا کی پتھریلی روش پر آکر رکی تو گاڑی کے سیاہ شیشوں پر ارد گرد کی روشنیوں کا عکس ابھرا۔گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے محرام سمیت جگن اتر کر باہر آئی،دونوں کی نظر بے ساختہ ان روشنیوں پر ٹھہر گئیں۔

واؤ!!"، جگن نے ستائش کے ساتھ کہا، محرام تو وہ بھی نہ کر سکی۔ دل میں ایک ٹھیس سی ابھری تھی اور اس نے انگلیوں پر دن گنا شروع کر دیے۔ دو ہفتے اور دو دن بعد اس گھر میں اسکے پسندیدہ شخص کا نکاح ہو گا۔ وہ اداس نہیں تھی اسکے لیۓ وہ شاہد اس بات سے خوش نہیں تھی کے اس کو اگر کوئی ملنا ہی تھا تو۔

۔زباب جیسا کیوں ملا۔ وہ اپنے دوست کو سب سے بہترین لڑکی کے ساتھ دیکھنا چاہتی تھی ،جو اسے اسکے حال میں قبول کر لے مگر... قدرت کو شاہد کچھ اور منظور تھا۔

اب وہ جگن کے شانہ بشانہ چلتی ولا کے پچھلے لان میں بڑھ رہی تھی، ہیلز پہننے کے باوجود بھی جگن اس ایک انچ لمبی تھی۔ مہر نساء کی ویل چیئر کو دھکیلتی جگن وہی رک گئی کیونکہ مہر نساء کو اپنی کوئی شناساہ عورت مل گئی تھی جواب ان سے گپے ہانک رہی تھیں۔

ان لوگوں کو چھوڑتے وہ جو آگے بڑھ رہی تھی پاؤں اگلے قدم پر ہی زنجیر ہو گئے

اس سے کچھ فاصلے پر کرڑھا "ایڈ کویٹ علی اصغری" سامنے کسی مرد سے قہقہے لگا کر محو گفتگو تھا۔ اپنے پیش وارانہ حلیے سے آج وہ قدرے مختلف لگ رہا تھا، سیاہ کوٹ کی جگہ آج ایک نیلی واسکٹ نے لے لی تھی۔ وہ کوئی بہت حسین یا پر کشش شخصیت کا مالک نہیں تھا۔ عام

سی شکل وصورت۔ گندمی رنگت کے اوپر گھنی مونچھےاور شاطر بھوری آنکھیں۔وہ جتنا زمین کے باہر تھااس سے کئ زیادہ اندر یہ بات اس نے بازل کے منہ سے سنی تھی جب وہ اپنی ماں کو کوئی قصہ سن رہا تھا

اس دن اپنی گاڑی کے پاس کھڑی جب اسکادل گبھرا رہا تھا تو علی پیچھے کھڑا اسکے کانوں میں زہر گھول رہاتھا

کہاتھا مس ہمایوں یے آپ کے بس کی بات نہیں، ہم مردوں کی دنیا ہے یہاں کچھ (عورتیں ہمارے شانہ بشانہ کھڑی تو ہو جاتی ہیں مگر ان میں آپ جیسی جذباتی اور بزدل (عورتوں کا شمار نہیں ہوتا

اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔وہ انسان اسے چھوٹا محسوس کرواتا تھا بہت چھوٹا، جیسے اسکی کوئی وقعت ہی نہ ہو۔وہ ایسے انسانوں سے جتنا دور بھاگتی تھی وہ اتنا ہی اسکے اور قریب آتے جاتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

باہر دعوت اپنی عروج پر تھی جب وہ کھانے کی تلاش میں بھٹکتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی ۔فرج پر نظر پڑتے ہی اس نے سیدھا اس پر وار کیا۔کھولنے ہر ہی سامنے دو بڑے بڑے براونیز ٹرے میں سجے دیکھ کر اسکے منہ میں پانی آگیا۔

جلدی سے انھیں نکالا مگر اس سے پہلے کے وہ کھاتی کوئی چیختا ہوا اسکے پاس پہنچا۔

نہیں جگن ن ن ن!"،یوشع بجلی کی تیزی سے آیا اور ٹرے باقاعدہ اسکے ہاتھ سے کھینچی" ۔وہ جو منہ کھول کر براونیز اندر رکھنے والی تھی اب خالی ہاتھ ہو گئی تھی

یے آپی کے لییئے ہیں،۔۔۔ نہیں کھائیں اسے "،اس برسوں کی بھوکی کی آنکھوں سے" الوہی سی چمک چھینتے ہوئے اس نے برائینیز واپس فرج میں رکھ دیے۔وہ زباب سے کئی گنا زیادہ پیارا تھا۔سولہ سال کی عمر میں وہ خوبرو یا خوبصورت تو نہیں تھا مگر کیوٹ لگتا تھا۔

اچھا!"، سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے جگن نے اس سے سوال کیا،"کیا تمہاری آپی ی ی ی" ۔۔جانتی ہیں انکے پیارے بھائی نے انکے لیے اتنے پیار سے برائینیز بنائیں ہیں"۔کالے کرتے میں ملبوس سولا سولہ یوشع منیر اپنی جگہ جم سا گیا۔

زباب کے ساتھ صبح ہونے والی ملاقات زہن کے پردے میں گھومنے لگی۔

نہی۔۔ہاں۔۔ہاں ! جانتی ہیں وہ"، جگن سے نظرے ملائے بغیر وہ بول رہا تھا۔ جگن " نے اوپر سے نیچے اسے ایک مرتبہ دیکھا اور پھر طنز کرتے ہوئے کہنا شروع کیا

لگتا ہے۔۔آج بھی اپنی بہن سے دبتے ہو!"،اسکی بات پر یوشع کے قدرتی لال گال " مزید لال ہو گئے۔"نہیں تو۔۔(آگے بڑھ کر وہ الماری سے پانی کا گلاس نکالنے لگا)وہ بہت "پیار کرتی ہیں مجھ سے

وہ قمر موڑے کرڑھا اب گلاس میں پانی انڈیل رہا تھا۔وہ جھوٹ نہیں بول پاتا تھا اسی لیئے ابھی بھی اسکے ہاتھ واضح کپکپا رہے تھے۔

" i wish پیار،تسک "

تم مجھ سے تو جھوٹ بول سکتے ہو۔۔۔مگر خود سے نہیں"،دو سال پہلے جب وہ یہاں نیا" نیا آیا تھا تو پورا پورا دن دانی کے کمرے میں بند رہتا،نہ بات کرتا،نہ باہر آتا۔اسکا جگن سے کچھ ایسا رشتہ تھا کے وہ اسکا مذاق اڑاتی رہتی تھی مگر اکیلے میں اور وہ مسلسل چڑتا رہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل خاموشی میں بیت گئے، پانی حلق میں اترنے کے علاوہ اور وہاں کوئی آواز نہ تھی۔ جگن کی چبتی نظریں اسکی پیٹھ پر مرکوز تھیں اور وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔

میں مجبور ہوں۔۔۔"بہت آہستگی سے اس نے کہا, "آپی کے علاوہ۔۔اس دنیا میں میرا" کوئی نہیں، میری پیدائش پر میری ماں چلی گئی۔ بابا نے نا کبھی آپی کو پیار دیا نہ مجھے۔۔۔ انھیں اگر کوئی پسند تھا تو وہ صرف احمد بھائی تھے۔۔میں ان سے بہت کم ملا تھا مگر۔۔جتنا ابا انکاز کر کرتے تھے مجھے لگتا تھا وہ بہت اچھے اور قابل شخص ہیں۔۔۔(وہ جگن کی طرف مرا مگر نظریں نہیں ملائی تھیں)۔۔مجھے اکیلا رہ جانے سے ڈر لگتا ہے۔۔ہر کسی کو کسی نا کسی چیز سے ڈر لگتا ہے نا۔۔تو بس میرا ڈر یہی ہے"،ہاتھ میں پکڑے گلاس کے دہانے پر دھیرے دھیرے انگلی پھیرتے ہوئے وہ کہ رہا تھا۔وہ عام سولا سالہ بچوں جیسا نہیں تھا۔ وہ اپنی ماں کی طرح بے حد حساس تھا۔اسے اگر کسی چیز میں سکون ملتا تھا۔۔تو وہ مختلف اقسام کے کھانے بنا بنا کر لوگوں کو انکو کھاتا دیکھنا۔

پتا ہے کیا یوشع!"،وہ ایک قدم آگے بڑھی، گنگھرالے بالوں میں چھپا چہرہ خفت زدہ تھا۔" اس پر یوشع کی ایموشنل سپیچ کارتی برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

کر لینی چاہیئے۔ تم بلکل محر کی طرح جزباتی اور بے وقوف ہو swap ہمیں نا بہنیں "
اور میں زباب کی طر۔۔۔ایک منٹ! ایک منٹ! (اپنی بات کے دوران وہ خود ہی بدمزہ
ہوئی) چھی خدا نہ کرے میں تمہاری اس مدر گوتھل کی طرح ہو، نہیں بلکل نہیں!"، اس
کا بس چلتا تو اپنی ہی بات سنتی باقاعدہ قے کر دیتی۔

اسکی حاکت دیکھ کر یوشع تھوڑا سا ہنسا۔"اور بازل بھائی۔۔آپ دونوں کے بھائی ہوتے اور
"احمد بھائی ہمارے

ہاں ہاں! سہ۔۔"، وہ یوشع کی بات کی تاعید کر رہی تھی جب دفعتاً ہی اسے ایک جھٹکا لگا۔"
"ہین ہین ہین!! احمد اور محرام۔۔ارے انکو بہن بھائی تو نہ بناؤ"، یوشع کو تو ایسے ٹوک رہی
تھی جیسے بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہو اس غریب سے۔

کی۔۔کیوں کیا ہوا؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔" "
تمہیں نہیں پتا"(کیا یے بھی محر کی طرح اندھا تھا)، جگن کی بات پر اس نے گردن"
دائیں سے بائیں نہیں میں ہلائی۔

www.novelsclubb.com

جگن کا دل نہ چاہتے ہوئے بھی دکھ گیا۔"کیا یہاں سارے ہی اندھے ہیں ؟"اف میرے خدا !

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

زباب نے کچھ زیادہ لوگوں کو مدعو نہیں کیا تھا۔جیسا کے اس نے کہا تھا کے اسکے کچھ ہی مہمان ہونگے بلکل ویسا ہی تھا۔۔لان میں صرف تین گول میز لگائے ہوئے تھیں جن میں سے ایک پر مہر نساء بیٹھی کسی کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں۔ مہمانوں میں علی کے علاوہ وہ کسی کو نہیں جانتی تھی۔

ان سب سے دور وہ ایک اندھیر کونے میں کرڑھی فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔

" مجھے نہیں پتا ڈاکٹر !اچانک کیا مسئلہ ہو گیا ہے۔کیوں تھوک کے ساتھ خون نکلتا ہے " دوسری طرف سے ڈاکٹر راحت کی سوچ میں ڈوبی آواز ابھری،"تمہارے منہ میں کوئی وائٹ سپاٹس یاد ہے تو نہیں دکھائے دیے تمہیں"،ڈاکٹر راحت اسکے چند کلاینٹز میں سے

ایک تھیں جن کے ساتھ اس کی دعا سلام آج بھی قائم تھی اسی لیئے بغیر اجازت ہی اس نے انھیں کال کردی۔

نہیں ڈاکٹر، اور نہ ہی کوئی مسوروں میں درد ہے نہ دانت ہل رہے ہیں"، اس نے جواب "دیا تو دوسری طرف سے ایک سوچ میں ڈوبی ہوئی آواز گونجی

اچھا میں آدھے گھنٹے تک "and then we'll have a keen look

" تمہیں تمہارے اپائنٹمنٹ کی ڈیٹ میسج کرتی ہوں، تم میرے کلینک آجاؤ

(اور پھر ہم ایک گہری جانچ کرینگے)

اوکے کہتے ہوئے اس نے فون کان سے ہٹایا اور کال کاٹی۔ وہ جانے کے لیئے مڑی ہی تھی جب سامنے کھڑی زباب کو دیکھ کر گبھرا کر وہی رک گئی۔ وہ کب سے اسکے پیچھے کھڑی تھی اسے تو یہ بھی نہیں پتا چلا۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہو؟"، اپنی اسی طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے محر سے اسکی خیریت دریافت " کی۔ زباب عروج نے آج گہرے جامنی رنگ کی بنارسی ساڑھی پہنی ہوئی تھی جس کا بلاوئس گہرے غلابی رنگ کا کہنیوں سے زرا سا اوپر آتا تھا۔ اسکی سانولہ رنگت دمک رہی

تھی۔ گولڈن ڈائے شدہ بال نفاست سے کھینچ کر جوڑے میں قید تھے اور کانوں میں کھلتے ہوئے پھول کی شیپ میں ہیرے اور موتی کے ٹاپس پہنے ہوئے تھے۔

محرام کی نظر اسکی ٹاپس پر ٹھہری تو پلٹنا بھول گئی۔ یہ ٹاپس، انکو تو وہ پہنچاتی تھی۔ یہ اسکی دانی کے تھے اسے خود تو زیور سے کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا اور کچھ اسے ارٹیفیشل جیولری سے الرجی تھی مگر اپنی دانی کی ہر چھوٹی سی چھوٹی آنگھوٹی سے لے کر بھاری سے بھاری ہار تک سے وہ واقف تھی۔ انھیں زیور کا بہت شوق تھا، جب تک وہ پاکستان میں رہتی رہی اس نے ہمیشہ انھیں زیوار پہنے ہوئے پایا۔

"دعوت کیسی لگی؟" ایک اور سوال۔ اب کی بار محرام نے اسکے ٹاپس پر سے نظر ہٹا کر اسکی سرمئی آنکھوں میں دیکھا

"اچھی ہے"، مختصر سا جواب اور دونوں نفوس میں خموشی در آئی۔ محرام کو اسکے ساتھ کھڑے ہو کر گپیں مارنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ وہ جلد سے جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی جب زباب کی آواز پر رک گئی۔

"وہ نہیں آئے گا"، طنز سے کہا

"کون؟"،الجھ کر سول کیا "

"وہی جس کو تمہاری آنکھیں ڈھونڈ رہیں ہیں"، پورے اعتماد کے ساتھ اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سینے ہر ہاتھ بھاندھ لیے۔ طنزیہ مسکراہٹ تو جیسے چہرے ہر جم گئی تھی۔

محرام کو اسکی باتوں کی بلکل سمجھ نہیں آرہی تھی، نا سمجھی سے اسکی ماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔

"اف یار!"، زباب نے چڑ کر کہا، "ایک تو تم معصوم بننے کی اداکاری کرنا تو چھوڑو"، ابکی بار محرام کو تذلیل کا احساس ہوا اور ہونٹوں کو سختی سے پیوست کر کے غصہ کو قابو کیا۔

"اپنے ہونے والے شوہر اور تمہارے جگری دوست کی بات کر رہی ہوں"، اسی طنز سے کہا تو محرام نے پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھا مگر آہستہ آہستہ جیسے ہی بات کا مطلب سمجھ میں آنے لگا۔ گال ایک دم ہی غصہ سے دھک گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اب ایک منٹ اور یہاں کرڑھا ہونا بھی محال تھا، وہ ایک مرتبہ مزید جانے کو پلٹی مگر اس بار زباب اسکے راستے میں آگیٔ

تسک یار... میں تو تم سے بات کرنے آئی ہوں تم ہو کے.. "اپنی بات کو ادھورا " چھوڑتے ہوئے وہ محرام کے راستے سے ہٹی تھی مگر اب کی بار اسکے ہانک لگانے پہ وہ رک گئی اس نے بات ہی کچھ ایسی کی تھی۔

جانتی ہو میں تمہارے احمد سے شادی کیوں کرنا چاہتی ہوں؟" محرام کے پیچھے سے اس " نے کہا۔ دل ہی دل میں محرام نے " نہیں اور نہ ہی مجھے جاننا ہے" کہا مگر زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہیں ہو پایا۔ وہ زباب کے اگلے الفاظ کی منتظر تھی اب۔

ساڑھی میں ملبوس لڑکی قدم قدم چلتے اب اسکے سامنے آکر رکی اور تھوڑا سے آگے ہو کر سرگوشی کی۔

" پیسا "

محرام کے پلے کچھ نہیں پڑا تھا، مماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہو گیا۔

مجھے تو تمہارے اس پودوں سے پیار کرنے والے۔۔۔ کم گو دوست سے شادی کرنے " میں کوئی ی ی انٹرسٹ نہیں۔ میں تو صرف اس وجہ سے یہ سب کر رہی ہوں ں ں۔۔ تاکہ مجھے میرا حق مل سکے (ٹھہر کر محر کی آنکھوں میں دیکھا)، جو میرے باب کی پراپرٹی وہ

اسکے نام کر گئے تھے وہ چاہیے مجھے۔وہ بزنس میرا ہے،گاؤں میں موجود گھر بھی میرا ہے، میرے باب کی زمین بھی میری ہے (لالچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں وہ محرام کو بہت سی باتوں سے آگاہ کر رہی تھی)

محرام ک ماتھے کی لکیریں آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی، تنے ہوئے عصاب ڈھیلے پر گئے۔وہ جو اتنے عرصے سے سمجھفی آرہی تھی کے زباب احمد کو پسند کرتی تھی وہ سب جھوٹ تھا۔

"..کیا..ایک.ک منٹ تم.. تم یہ سب اس لیے..مجھے لگا کے "

تمہیں لگا کے میں اس پر فدا ہو گئی ہوں (توحین سے بھرپور لہجے میں قہقہ مارا)ایسا کیا " ہے اس میں جو میں مر مٹو۔نہ ہی اسکے پر کشش جازب نظر نقوش ہیں جو سامنے والے کو سوچنے پر مجبور کر دیں اور نہ ہی وہ اتنا حسین کے کائنات کا فرد فرد اسکی شان میں قصیدے کہے (وہ اب واضح محرام کی نکل چرا رہی تھی)عام سی شکل ہے اسکی"کندھے اچکاتے ہوئے بہت بے نیازی سے کہا۔

صورتیں خدا تہہ کرتا ہے"، غصہ سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے رک رک کر کہا۔

ہاں اور اسی لیے اس نے تمہیں اتنی عام سی شکل دی اور تمہاری بہن کو" "

۔اتنا جاذب نظر بنادیا"، اس نے ہنستے ہوئے محرام کی سب سی نازک جگہ ہر وار کیا۔ اسکی انسیکیورٹیز۔ وہ خود کو ہمیشہ خوبصورتی کے معاملے میں جگن سے کم تر سمجھتی تھی مگر آج کسی اور کے منہ سے یے الفاظ سن کر اسے لگا کسی نے اسکی ساری ہستی ایک پاؤں کے نیچے کچل دی ہو۔

وہ زباب کو کہنا چاہتی تھی "تم بھی کوئی بہت حسین نہیں ہو"، مگر زبان نے ساتھ نہیں دیا تھا۔

دیکھو تو سہی اپنی بہن کو چارم ہے اس میں کشش ہے اس میں تم میں کیا ہے"، جگن" " اب ایک ٹیبل پر یوشع کے ساتھ بیٹھے ہستی ہوئی جگن کو دیکھ رہی تھی۔ اسکی بہن واقعہ میں خوبصورت تھی۔ روشنیوں میں اسکی بھوری رنگت اور بے تحاشہ گھنگرالے بال دمک رہے تھیں

اسکے مقابلے میں تم کچھ نہیں ہو محرام ہمایوں، تم صفر ہو، زیرو، تم کچھ نہیں ہو"، " چہرے کی طرف جھکتے ہوئے اس نے زہر نما سرگوشی کی تھی۔ مگر محرام صرف اس زہر کو

اپنے اندر انڈیل رہی تھی نظر اسکی ابھی بھی ہنستی ہوئی جگن پر تھی۔وہ ہر لحاظ سے مکمل تھی نا کوئی دانتوں کا مسئلہ، نا کوئی کمزوری کا مسئلہ جس کی وجہ سے محرام کی طرح اسے بھی وایٹمنز کی ٹیبلٹس لینی پڑے، وہ واقعی میں آیڈیل تھی، اسکی بہن آئیڈیل تھی، کسی کی بھی ہو سکتی تھی۔

انجوئے دا پارٹی"، فاتحانہ ادا بت بنی محرام۔پر ڈالتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی تھی "

جب راستے میں ہی اسے ایک آواز نے روک لیا۔

" i might say . . . I'm impressed"

وہ علی اصغری تھا، بازل کا وکیل جو پچھلے پندرہ منٹ سے وہاں ہونے والی ان کی گفتگو سن رہا تھا۔زباب نے اسکی طرف دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اندر جاتی محرام کو۔دل کوں بے تحاشہ ہی سکون ملا

www.novelsclubb.com

مجھے دھمکی دے رہی تھی۔۔ہونہہ۔۔پوری عمر اب نظریں نہیں ملائے گی مجھ سے"، اتراتے ہوئے اس نے اپنی تعاریف میں اضافہ کیا۔

اچھا کیا! بہت اچھا کیا، بی بی نے آج میری کال بھی کاٹ دی تھی صبح "

میں سمجھوگا میر بدلہ بھی تم نے لے لیا عروج" ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کا" گھونٹ بڑھتے ہوئے اس نے اپنی شاطر نگاہوں سے زباب کو دیکھا۔پتا نہیں کیوں لیکن یے عورت اسے احمد جہانزیب کی بربادی لگتی تھی۔

تمہارا بدلہ (زباب نے ہنستے ہوئے کہا)،ایک بات یاد رکھنا(وہ چل کر ایک قدم آ گئے" آئی)۔۔زباب عروج خود غرض ہے۔۔۔جب احسان کسی کا نہیں لیتی تو بدلہ کیوں کسی کا لے گی"،اپنی سرمئی آنکھوں سے گھورتے وہ اسے وارن کرواکے مرنے والی تھی جب بیچ میں رکی۔

" اورہاں !ایک اور بات (ساڑھی کا پلو ٹھیک کیا) it's zubab for you "

،وہ زباب تھی وہ کیوں پرواہ کرتی کسی علی کے غصے کی۔ مگر حیرت انگیز طور پر علی کو اسکی یے بے باکی اور بد تمیزی پسند آئی تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسال پہلے

رات کے کوئی بارہ بج رہے تھے،اپنی ماں کے ساتھ بحث ہونے کے بعد سے وہ یونہی بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی تھی۔کمرے کا دروازہ عادت کے خلاف آج بند رکھا ہوا تھا۔کمرے میں کوئی روشنی کا مرکز نہیں تھا یہاں تک کے بالکانی کے آگے بھی پردے دیے ہوئے تھے۔ آے سی کی ٹھنڈی ہوا سے بے نیاز وہ بلکل اسکے نیچے کروٹ موڑے لیٹی تھی۔

وہ یونہی لیٹی ہوئی تھی جب دروازے پر ہلکی سی کنوک ہوئی اور مہر نساء فکر مند چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوئیں۔محرام کے کمرے کا دروازہ بند تھا مطلب معاملہ سیریس تھا۔

"محرو!کیا ہوا بچے"،اتنی دیر سے اسی حالت میں لیٹنے کی وجہ سے اسکا جسم جامد ہو گیا تھا۔ آے سی کی ہوا اسے کبھی راس نہیں آئی تھی۔آگے بڑھ کر انھوں نے اسکے ماتھے پے ہاتھ رکھا۔"طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری۔۔پھر ایسے کیوں لیٹی ہو؟"،فکر مندی سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

ایسے ہی"، بیڈ کے کنارے پر لگا کمفرٹر اٹھا کر اس نے اپنے اوپر لیا اور بیڈ کراؤن سے " ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔"مجھے جبین نے بتایا تھا کے تمھاری اور عین کی بحث ہوئی ہے"، اسکے ٹھنڈے یخ ہاتھ پر اپنا گرم ہاتھ رکھتے ہوائے انھوں نے سوال کیا۔

نہیں نہیں"، وہ اتنی تھک چکی تھی کے اب بولنے کی بھی سکت نہیں تھی۔ کچھ دیر " مہرنساء اسے یونہی دیکھتی رہی، پھر اٹھتے ہوئے انھوں نے آے سی کی سپیڈ تھوڑی کم کی۔ آگے بڑھ کر اسکا بکھرا ہوا کمرہ سمیٹنے لگی۔ وہ کہنا چاہتی تھی 'مت کریں رمشا کر لے گی'، مگر دماغ میں اس وقت ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔

" انسان نہیں۔۔احسان فراموش اور ناپاک وجود ہے وہ "

تمھاری دانی تمہیں کبھی سچ نہیں بتائے گی کبھی نہیں! ظاہر ہے اپنی گردن جو جھک گئی" تھی کزن کی حرکت پر"، کمرہ سمیٹ کر مہرنساء جانے والیں تھیں جب وہ انکو پکار بیٹھی۔

"! دانی "

ہمم"،انھوں نے رکتے ہوئے اسے دیکھا۔کمرے میں یک دم ہی گھٹن کا سا احساس " ہونے لگا(اب کیا پوچھوں)اس سے پہلے کے مہر نساء اس سے پوچھتی کیا ہوا ہے وہ بالآخر بول پڑی۔

احمد کی اصلیت کیا ہے دانی؟۔۔۔وہ کس کی اولاد ہے۔۔۔اسکی ماں۔۔اسکی ماں نے " ایسا کیا کیا تھا۔۔جواب کی گردن جھک گئی"،رک رک کر وہ اپنے الفاظ کا چناؤ کر رہی تھی ۔اگر اس نے ابھی نہ پوچھا تو اسکا دماغ سوچ سوچ کر پھٹ جائے گا۔مہر نساء کچھ لمحے اپنی نواسی کو دیکھتی رہیں پھر ایک تھکی ہوئی سانس خارج کی۔"قرۃ العین نے بتایا ہے یہ سب ؟"انھوں نے سوال کیا تو اس نے فوراً ہی گردن ہاں میں ہلا دی۔

www.novelsclubb.com

تھکے تھکے قدموں کے ساتھ وہ چلتی ہوئی آئیں اور بیڈ پر اسکے سامنے بیٹھ گئیں۔نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑا اور پھر اسکی طرف دیکھا۔"جاننا چاہو گی"دھیرے سے گردن ہاں میں ہلائی ۔

پورے کمرے میں اب ایک نائٹ بلب سے آتی نارنجی روشنی تھی، جب اسکی دانی کی ماضی کی تلخ یادوں میں ڈوبی ہوائی آواز آئی

" میری شادی کم عمری میں ہو گئی تھی، وجہ یے نہیں تھی کے ہماری کوئی مجبوری تھی۔۔ ۔وجہ یے تھی میں وقت سے پہلے بہت بڑی ہو گئی تھی۔ منیر تین سال کا تھا تو میری امی کی ڈھیت ہو گئی، ماؤں کی طرح پالا ہے اسے میں نے۔بہت عزیز تھا مجھے۔۔۔جب میں شادی کے بعد یہاں آئی تو کچھ ہی مہینوں میں میری چاچی کے پیچھے سے موت ہو گئی" یہ سب وہ جانتی تھی مگر پھر ایسا کیا تھا جو وہ نہیں جانتی تھی اور اسکی ماں اسے عجیب کشمکش میں ڈال گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

" میری چاچی۔۔کے دو بیٹوں کے بعد ایک ہی بیٹی تھی، حبا، وہ کوئی تقریباً چھ سال کی تھی جب اسکی امی کی وفات ہو گئی۔۔کیونکہ اس گھر میں اب کوئی عورت نہیں تھی جو اسکی پرورش کر سکے تو میرے ابا اور چچا نے اسے میرے پاس بھیج دیا۔اس وقت قرۃ العین پیدا

نہیں ہوئی تھی۔ خیر۔۔(سانس خارج کی)ایک سال بعد جب قرتہ العین پیدا ہوئی تو ان دنوں میری میڈ کل کی پڑھائی چل رہی تھی، پورا پورا دن حبا قرتہ العین کے ساتھ لگی رہتی ،اسکے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑا سے بڑا کام کرتی۔"وہ بے بسی سے ہنسیں۔ محرام دھیان سے انکا نارنجی روشنی میں ڈوبا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

" حبا بہت پیاری تھی، بہت زیادہ۔۔۔شاہد ہی میں نے ابھی تک اسے سے زیادہ خوبصورت کوئی دیکھا ہو۔۔۔بچپن میں ہی اسے منیر کے ساتھ منسوب کر دیا گیا تھا۔ دونوں یہ بات جانتے تھے مگر فرق یہ تھا کے منیر جتنا اس معاملے میں سنجیدہ تھا حبا اتنی ہی غیر سنجیدہ۔اسے فرق نہیں پڑتا تھا اسکی شادی کسی سے بھی۔۔۔مگر۔۔تب تک جب تک اسکی ملاقات جہانزیب سے نہیں ہوئی تھی"(انکا لہجہ اچانک ہی عجیب ہو گیا)

www.novelsclubb.com

" جہانزیب حبا کی یونیورسٹی میں اسکا پروفیسر تھا۔چالیس سالہ غیر شادی شدہ۔جب مجھے اسکے بارے میں پتہ چلا تو پہلے پہل تو میں نے ٹال دیا مگر بعد میں۔۔۔معاملات پیچیدہ

ہو گئے جب حبا نے منیر سے شادی کے لیئے انکار کر دیا۔ گھر والے اسکے انکار کی وجہ نہیں جانتے تھے۔۔۔ وہ صرف میں جانتی تھی اور میں یہ کیسے برداشت کر لیتی کے۔۔ جس لڑکی کی تربیت۔۔ میرے ہاتھوں میں ہوئی ہو۔۔ بچپن سے ہی میرے بیٹوں جیسے بھائی کی خوشی ہو۔۔ وہ اب کسی اور سے شادی کر لے" محرام کو انکا لہجہ عجیب لگا وہ کہنا چاہتی تھی کے "دانی غلطی آپکی ہے وہ ایک جیگتی جاگتی انسان تھیں انکی خواہشات پر آپکا حق نہیں تھا". مگر وہ چپ رہی، ہمیشہ کی طرح سامنے والے کی ناراضگی کے ڈر سے۔۔ اس نے اپنے دل سے نکلتی آواز کا گلہ گھونٹ دیا۔

میں نے اسکا گھر سے نکلنا بند کر دیا۔ ہاں مانتی ہوں۔۔ میں خود غرض ہو گئی تھی مگر مجھے " لگا تھا۔۔ تھوڑی سی سختی کروں گی تو دماغ پر سے۔۔ نئی نئی محبت کا بھوت اتر جائے گا۔۔۔ لیکن میں غلط تھی، میری سختی الٹا میرے گلے ہی پڑ گئی اور وہ بھاگ گئی۔۔ کسی کو بھی بتائے بغیر گھر سے جہانزیب کے ساتھ بھاگ گئی,۔۔۔۔ اس بات نے تو جیسے سب پر آسمان گرا دیا تھا۔ میرے باب نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا۔ حبا کے بھائیوں اور باب نے مجھے

جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔انہیں لگا حبا کو میں نے بھگایا ہے۔۔ مگر میں کیوں ساتھ defend کچھ ایسا کروں گی۔۔اس ساری صورتحال میں صرف منیر میرے کھڑا رہا مجھے

کرتا رہا کہ ۔۔۔آپی آپکی کوئی غلطی نہیں۔۔۔ مگر یے بھی میرا وہم ہی تھا کے وہ حبا کو بھول گیا ہے۔۔وہ حبا کو نہیں بھولا تھا" انھوں نے محر کی طرف دیکھا، انکی آنکھوں میں خوف ایسا خوف جو کسی اپنے کو بربادی کی طرف جاتا دیکھ کر ہوتا ہے

وہ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔چاہے وہ زندہ نکل آئے یا مردہ اسے۔۔وہ۔۔ " چاہیے۔۔ تھی۔۔وقت گزرتا گیا، قرۃ العین کی شادی بھی ہو گئی اور پھر ایک سال بعد۔۔ ۔حبا واپس آئی مگر اس حلیے میں نہیں جس میں گئی تھی بلکے پٹھے ہوئے۔۔اجلی چادر میں اور کپڑوں میں لپٹی ایک نومولود بچے کے ساتھ۔۔۔اسکے سیاہ بال عجیب جالی دار ہو چکے تھے۔ وہ میری حبا نہیں تھی وہ تو شاہد۔۔تب ہی میری نہیں رہی تھی جب اس نے جہانزیب کو دل دے دیا تھا۔۔میں اس سے نہیں ملی۔۔اور کیوں ملتی اس سے اسکی وجہ سے میر ب

باب میرے سے ناراضگی کی حالت میں مر گئے، میرے چاچو نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا ۔۔وہ مجھے روند کر گئی تھی سینے سے کیسے لگا لیتی میں اسکو" انکی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

باہر چوکیدار ہی کو وہ بچہ تھما کر چلی گئی۔(نگاہوں کے سامنے بالکنی میں کرڑھی مہر نساء " تھی جو نیچے کھڑی چوکیدار کی منت کرتی حبا کو دیکھ رہی تھیں)۔۔۔اسکا کہنا تھا کے شادی کے تین ماہ بعد ہی تیز بخار کی وجہ سے وہ جہانزیب مڑ گیا تھا۔۔اور تب سے اب تک وہ ایک کمرے کی چھوٹی سی بیٹھک میں رہ رہی تھی اور ساتھ ایک پرائیویٹ سکول میں ٹیچر تھی۔۔۔ مگر تین ماہ پہلے جب سے اسکا بیٹا پیدا ہوا تھا تب سے اسکی جان خطرے میں تھی۔ ۔مجھے نہیں پتا اسکی جان کو کیا خطرہ تھا اور نہ ہی مجھے جاننا تھا۔۔۔گھر سے بھاگنے والی ہر لڑکی کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسا اسکے ساتھ ہوا تھا۔"انکی بات کے درمیان پہلی مرتبہ محرام بولی

www.novelsclubb.com

تو آپ کو۔۔جب حبا سے اتنی نفرت تھی تو آپ نے احمد کو کیوں رکھا" اسکے سوال پر "
انکی چلتی ہوئی زبان رک گئی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔

میں نہیں جانتی۔۔۔حبا نے تو اسکا نام تک نہیں رکھا تھا بس ایک التجا کی تھی کے اسکے "
نام کے آخر میں جہانزیب ضرور لگائیے گا۔۔اسکا باپ دنیا کا سب سے بہترین آدمی تھا اور
اسے فخر ہونا چاہیئے کے وہ اسکا بیٹا تھا۔۔(وہ تلخی سے ہنسی) بہترین آدمی۔۔ہونہہ۔۔گھر
سے بھگا کر لے جانے والے مرد بہترین نہیں۔۔۔بے غیرت ہوتا ہے" محرام انھیں
حیرت سے دیکھ رہی تھی۔اتنے عرصے بعد بھی اپنی انا پر لگنے والا دھبا انھیں آج بھی یاد تھا
۔

آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا دانی"،انکی بات کاٹتے وہ دوبارہ بولی۔مہر نساء نے "
اسے حیرت سے دیکھا۔

آپکو۔۔جب اتنی نفرت تھی احمد کے ماں باب سے تو آپ نے orphanages ۔ "
اسے کیوں اپنے پاس رکھا۔۔

ہوتے ہیں وہاں کیوں نہیں دے دیا"، تھکی تھکی سی آواز کے ساتھ وہ سوال کر رہی تھی
۔

کچھ دیر مہر نساء اسے خالی نگاہوں سے دیکھتی رہیں، وہ انکا عکس تھی بلکل ویسے نقش جیسے انکے تھے، وہی سیاہ آنکھیں، وہی فریکل زدہ چہرہ اور وہی اجلی سفید رنگت۔

میں اکیلی تھی۔۔۔مجھے وہ یاد آتی تھی۔۔"، بہت دھیرے سے نظریں چراتے ہوئے " انھوں نے کہا، "ان دنوں میں میں بہت اکیلی تھی۔۔قرتہ العین شادی کے بعد آسٹریلیا جا چکی تھی، گھر کا کونا کونا مجھے کھانے کو دوڑتا تھا۔۔حیرت کی بات تو یے دیکھو۔۔۔کے مجھے آج بھی وہ یاد آتی تھی۔۔اپنی سگی اولاد سے زیادہ مجھے حبا عزیز تھی۔۔اس دن جب میں نے اسے دیکھا میرا دل کیا میں اسے کہیں نا جانے دوں اپنے پاس رکھ لوں، اسکی مشکالات دور کر دوں۔۔مگر میں نہیں گئی،۔۔۔یہ اسکی سزا تھی اسے کاٹنی چاہئیں تھی۔۔دھوکہ بازوں اور احسان فراموشوں کی یہی سزا ہوتی ہے وہ آخر میں اکیلے رہ جاتے ہیں انکا کوئی نہیں ہوتا" انکی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

"مجھے جبین نے کہا تھا کے اس بچے کو کہیں اور چھوڑ آئیں۔۔ مگر میں کیا کرتی وہ حبا کی اولاد تھی۔۔۔ میری حبا کی اولاد۔۔ نقش اسکے بھلے ہی اپنے باپ پر گئے ہوں مگر اسکی جلد ۔۔اسکی جلد اتنی کم عمری میں بھی اپنی ماں کی طرح گندمی اور چمکتی تھی۔۔ وہ حبا کا نہ ہو کر بھی حبا کا تھا۔۔۔ میں بھی تو ماں ہو پھر پگھل گئی، رکھ لیا اسے اور اسکا نام بھی اسی وقت میں نے ہی رکھا تھا۔۔۔ 'احمد جہانزیب'... تعاریف اور سجاوٹ کے قابل" آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو آرام سے صاف کیا۔

"خیر۔۔اب وہ ماضی تھا اور یے حال اور میں۔۔ جانتی ہوں اب اس حال میں کوئی دھوکے باز نہیں ہو گا۔۔ جو غلطیاں میں نے حبا اور منیر کی تربیت میں کی تھیں وہ میں احمد کے ساتھ نہیں دہراؤں گی یہی میرا عزم تھا اور میں فخر سے کہہ سکتی ہوں کے میرا بیٹا اپنی سگی ماں پر نہیں جائے گا"، انکی گردن خود بخود سیدھی ہوئی اور اکڑ گئی۔اب انکی آنکھیں نم نہیں تھیں ان میں چمک تھی، غرور تھا اور فخر۔

محرام ہلکا سا مسکرائی اور آگے بڑھ کر انھیں گلے لگا یا۔اسکے سر پر اپنی گال ٹکائے وہ اسکے بال سہلا رہی تھی۔

آئی لو یو دانی"، بازوؤں کی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "

آئی لو یو ٹو بیٹے!"،اس کے بالوں کو چومتے ہوئے انھوں نے کہا۔ "

یہ سچ تھا کے انھیں وہ بہت عزیز تھی مگر احمد سے زیادہ۔۔یہ مقام وہ کبھی نہیں لے پائے گی۔

وہ ابھی بھی یے سوچتی تھیں کے اگر حبا کہیں سے ایک دن آئی اور کہا کے اب مجھے میرا بیٹا دیں تو وہ کیا کریں گیں۔۔۔ جسم سے روح نکلنے کا منظر کیسا ہوتا ہے، یے پہلا جواب انکے ذہن میں آتا تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آج

دعوت پر بالآخر کھانا کھل چکا تھا، پورے لان میں گوشت کی خوشبو پھیل گئی تھی۔۔

۔خوش گپیوں اور غیبتوں سمیت چلتے چھری کانٹوں کی آواز کو چھوڑ کر اگر ہم ولا کا پچھلا دروازہ جو لان کی طرف کھلتا تھا وہاں سے اندر ولا میں داخل ہوں اور سڑھیاں چھڑنے پر محرام کے سابقہ کمرے میں آئیں تو ہم باتھروم کا دروازہ بند پائیں گے۔ تھوڑی دیر باہر ٹھہرے رہنے کے بعد ہمیں اندر سے پانی کے بہنے اور کسی کے چھینٹے مارنے کی آواز آئے گی۔

نیچے ہونے کے بجائے محرام اوپر باتھروم میں بند تھی۔ زباب کی تذلیل کے بعد سے ہی وہ یہاں بند تھی اور تب سے اب تک وہ بار بار پانی کی چھینٹیں زور زور سے منہ پر مارتی۔ اسے تقریباً کوئی پندرہ منٹ ہو چکے تھے یہ عمل دہراتے ہوئے۔ کبھی ہچکیاں لے کر روتی ،تو پانی کا نل بند کر دیتی، پھر جب دوبارہ اسکے الفاظ دماغ میں گونجتے، تو پانی مار کر انھیں دور

کرنے کی کوشش کرتی۔وہ جانتی تھی وہ کافی نہیں ہے مگر کسی اور کے منہ سے سننا۔۔یہ ایک الگ طرح کی عزیت تھی۔

شیشے میں اسکا فریکل زدہ چہرے لال ہو گیا تھا۔مسکارا بہہ کر کالی دھاڑوں کی صورت اختیار کر گیا تھا۔لپ سٹک اس نے پہلے ہی رگڑ رگڑ کر اتار دی تھی۔ جتنی بار وہ اپنا چہرہ دیکھتی اسے مزید الجھن ہوتی۔پھر سے پانی کا نل کھولتی،ہاتھوں کا پیالہ بناتی اور تھپاک تھپاک منہ پر پانی مارتی۔ڈوپٹہ جو پہلے ہی ایک کندھے پر جھول رہا تھا وہ اب آدھا کلائی میں جھول رہا تھا باقی باتھروم کے فرش پر تھا۔اسے پہلی مرتبہ اپنے من پسند جوتوں میں کوفت ہوئی۔منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے آئینہ سے رخ موڑ لیا اور گہرے لمبے گرم سانس لینے لگی، ہر سانس کے ساتھ وہ خود کو پرسکون محسوس کر رہی تھی۔۔مگر سر کا کیا کرتی جس میں زباب کی آواز ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آگے بڑھ کر اس نے سٹینڈ کے ساتھ لٹکا ہوا اپنا بیگ اٹھایا اسکا ارادہ اب پھیلے ہوے مسکارا کو ٹشو کے زریعے صاف کرنا تھا۔اس سے پہلے کے وہ یہ کرتی باہر سی آتی آوازوں پر اسکے

چلتے ہاتھ رک گئے۔مانا اب وہ اس کمرے میں نہیں رہتی مگر زباب نے یہ کمرہ کس کو دے دیا تھا۔

اسکے کان باہر سے آتی ہوئی آوازوں پر جم گئے،"زباب کو دیکھا تھا آج؟!"، یہ حقارت میں ڈوبا ہوا لہجہ ایک لمبے قد والی دبلی پتلی لڑکی کا تھا جس کے بال کانوں تک آتے تھے۔

ہاں نا اسے ہی تو دیکھا تھا"، ایک اور آواز نے ہنستے ہوئے جواب دیا،"کیسے گھوم رہی تھی " ادھر سے ادھر جیسے اپنا گھر ہو"، دوسری آواز نے اپنی بات میں اضافہ کیا۔وہ ایک فربہہ لمبے قد والی لڑکی تھی جو اب بیڈ پر سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔

یہ آوازیں۔۔زہن پر کافی زور دینے پر اسے یاد آیا یے کون ہیں، احمد کے ماموں کی بیٹیاں تھی یے (حبا کے دونوں بھائی جو کینیڈا ہوتے تھے)۔لیکن یے زباب کے بارے میں ایسے کیوں بات کر رہی تھیں۔دروازے کے ساتھ بلکل کان جوڑتے ہوئے اس نے سوچا

فکر نہ کرو ایک بار نساء پھوپھو چلنا پھر نا شروع کر دے پھر دیکھنا کیسے نکالتی ہیں اسے " یہاں سے"، چھوٹے بالوں ولی لڑکی نے کمرے کے دروازے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

" تم کیوں جل رہی ہو اتنا؟"، فرہبہ لڑکی نے بیڈ پر سے اپنا فون اٹھاتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا۔

" میں کیوں جلوں گی۔۔ساڑھی دیکھی تھی اس کی؟"، ایک ہی جملے میں اس نے دو بار لہجے بدلے تھے۔ محرام کو یاد آیا نیچے اس نے زباب کی ساڑھی کی تعاریف بہت ہی دل سے کی تھی۔

" ہاں تو!"، سامنے سے جواب ملا

" اتنا ڈارک کلر تھاااا اس پر بلکل بھی نہیں سوٹ کر رہا تھا۔۔ایک تو اس کی آنکھیں بھی ڈائین جیسی تھی اور اوپر سے۔۔"انکی آوازیں اب دور جا رہی تھیں۔ شاہد وہ فون لینے آئیں تھیں اور وہ مل گیا تو چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

مگر محرام یے نہیں سوچ رہی تھی وہ اس بات پر غور کر رہی تھی کے " محرام تم ایک ایسی لڑکی سے ڈر رہی ہو جس کا کوئی بھی سگا نہیں"، طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اب وہ

پوری آنکھیں اٹھا کے شیشے میں دیکھا۔پرس سے ٹشو نکالتے ہوئے اس نے مسکارا صاف کیا۔اس کا ہنسنے کو دل چاہ رہا تھا،زور زور سے ویسے ہی قہقہے لگا کر جیسے زباب اس پر ہنسی تھی،مگر وہ محرام تھی اور دوسری طرف زباب دونوں میں زمین آسمان کا فرق تھا،"اللہ۔۔زباب۔۔تسک۔۔۔تم مجھے نیچا دکھا رہی تھی۔۔تمہارا تو کوئی سگا بھی نہیں ہے"،فرش سے ڈوپٹہ اٹھایا اور پہلے گردن کے پیچھے سے ڈالا اور گھما کر کندھے پر ڈالا۔ایک پلو آگے جھول رہا تھا دوسرا پیچھے۔ہاتھوں کو پھیر کر بالوں کو ٹھیک کیا۔

جو کچھ پل پہلے رو رہی تھی جیسے جان نکل رہی ہو اب یوں مسکرا رہی تھی جیسے زندگی میں کوئی غم دیکھا ہی نہیں۔"میرا مقصد تمہیں گرانا نہیں زباب(پرس کو بند کر کے لٹکایا) گرایا انکو جاتا ہے جو کسی مقام پر ہوں۔۔(دروازہ کھول کر باہر نکی)۔۔اور تمہارے پاس۔۔تمہارے پاس تو کوئی مقام بھی نہیں"۔جن قدموں پر وہ آئی تھی اب ان سے بلکل مختلف قدموں پر چل کر جا رہی تھی۔مضبوط اور پر عزم قدم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دعوت ختم ہونے کے قریب تھی جب محرام کچن میں پانی پینے آئی تھی۔سنسان کچن میں برتنوں کاڈھیر لگاہوا تھاجواب نجانے کس معصوم کی قسمت میں دھونے کے لیئے آنے تھے۔آگے بڑھ کر فرج سے اس نے پانی کی بوتل نکالی اور پانی گلاس میں انڈیلنا شروع کر دیا۔

ابھی گلاس لبوں سے لگایا ہی تھا جب پیچھے سے ایک مردانہ آواز آئی۔

" good evening miss humayun "

،پیچھے مڑ کر دیکھنے پر اسے ایک نیلی واسکٹ پہنے گھنی مونچھوں والا شاطر شخص نظر آیا۔ غصے کو ایک اور جنگاری ملی

www.novelsclubb.com

کیسی ہیں آپ؟"، پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑے علی اصغری نے سوال کیا۔ "

پہلے تک تو ٹھیک تھی اب کا کچھ کہہ نہیں سکتی"، پانی کی بوتل فرج میں رکھتے ہوئے اس " نے مصروف مگر آہستہ سے لہجے میں جواب دیا۔ کچھ پل کو علی ٹھٹک گیا۔ یے روپ تو آج سے پہلے اس نے محرام کا کبھی نہیں دیکھا تھا۔

اوہ او کے، بئی داوے میں نے آپکو کال کی تھی مگر آپ نے کاٹ دی آپکو لگا ہو گا میں نے " کوئی فضول بات کرنی ہے مگر۔۔ بھروسہ رکھے میرا ٹیسٹ اتنا برا بھی نہیں،۔۔۔ خیر آپکے بھائی کا ہی ایک پیغام دینا تھا آپک.."وہ ابھی بات کر رہی رہا تھا جب محرام نے اسکو ٹوکا ۔ سینے ہر بازو لپیٹے اب وہ اپنی سیاہ آنکھیں اس پر ٹکائی ہوئی تھی

" about that , . . . I'm switching up the lawyer's or more better . . . upgrading them اوہ ہاں "

،اب طنز کے تیر وہ برسا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب ؟"، آج پتا نہیں کیوں اس لڑکی سے اسے تھوڑا سا خوف محسوس ہو رہا تھا۔ "

میں لائیرز چینج کر رہی ہوں، آپکو بھلے ہی بازل نے ہائر کیا ہو۔۔ مگر اب میں مزید " آپکے ساتھ کام نہیں کر سکتی"، علی کو لگا وہ مذاق کر رہی۔ ہلکا سا قہقہ لگا کر اس نے محرام کو زچ کرنے کو کوشش کی جس کا اس نے بلکل اثر نہ لیا۔

"اوکے !اوکے ! بٹ کیا آپکے اس عزیم فیصلے کے متعلق آپکا بھائی جانتا ہے؟ "

اس سے پوچھ کون رہا ہے۔ جیل کے باہر میں ہوں۔۔ وہ تو نہیں تو فیصلے بھی میں ہی " کرونگی۔۔ وہ نہیں"، وہ مسکرا رہی تھی مگر یے عام محرام کی مسکراہٹ نہیں تھی یے شاہد اسکی ڈارک سائڈ کی مسکراہٹ تھی، طنزیہ اور حقیر۔

کیا میں۔۔ پوچھ سکتا ہوں آپ یے فیصلہ کیوں لے رہی ہیں؟"اب علی کو غصہ آرہا تھا"""

اس نے ہلکے سے کندھے اچکائے۔"میں کبھی یے فیصلہ لینے پر مجبور نہ misogyny ہوتی اگر آپکی۔۔ سو کالڈ

اور انا بیچ میں نا آتی۔ میں جانتی ہوں۔۔ آپکو اس کیس کی ضرورت ہے ظاہر ہے پچھلے ایک ک ک سال ل۔۔ سے آپکو جتنے بھی کیسز ملے ہیں ان میں سے ستر فیصد یا تو آپ

www.novelsclubb.com

ہارے ہیں یا پھر درمیان میں ہی آپکو چھوڑ کر جا چکے ہیں اور آجکل۔۔آپ بے روزگار ہیں اور آپکی واحد گزر بسر ہر مہینے جو بیس ہزار میرا بھائی آپکو۔۔کوئی ی کام م م۔۔نہ کرنے کے دیتا ہے وہی آپکا کل آثاثہ ہیں"۔بہت دنوں بعد محرام کو اندر تک سکون محسوس ہو رہا تھا۔اسے آج پھر لگا تھا وہ فاتح ہے وہ جیت چکی ہے۔علی کا دھواں دھواں چہرہ اسکی فتح کا اعلان تھا

سوایڈوکیٹ علی اصغری (ہر لفظ پر زور دیا اور قدم باہر جانے کے لیئے موڑے)اگر آپکو" میرے ساتھ کام کرنا ہے تو اپنی ایگو۔۔اور اپنی

"i think ,I've cleared my stance, ! سوچ کو۔۔گھر چھوڑ کر آنا

misogynistic پڑے گا ورنہ

،سر تا پا اسے دیکھ کر وہ باہر بڑھ گئی۔پیچھے بس اسکی ہیل کی ٹک ٹک تھی اور علی کا ابھرتا اشتعال۔

وہ اس جیسے بد دماغوں کے ساتھ بحث کر کر کے تھک چکی تھی،اب اگر دنیا خود غرضی دکھا رہی تھی تو اپنی اندر کی اچھائی کو وہ کیوں خود پر قابض آنے دیتی۔اب وہ۔۔لیڈ لے گی باقی

سارے اسکے پیچھے آئیں۔۔یا نا آئیں۔۔اسے اب پرواہ نہیں۔محرام ہمایوں کو بے حس بننا تھا۔۔اپنے رشتے بچانے کے لیئے اُسے بے حس ہونا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احمد جہانزیب اور زباب عروج کی شادی کو دو ہفتے ایک دن رہ گئے تھے

آج

www.novelsclubb.com

کل رات ہونے والی بارش کی وجہ سے پورے اسلام آباد کے ماحول میں ہلکی سی ٹھنڈک چھا گئی تھی۔سورج بادلوں کے سائے میں چھپا ہوا تھا۔سادہ سرخ کرتے ٹراوزر کے ساتھ وہی نیوڈ رنگ ہیلز پہنے اسکے سیاہ بال کھلے ہوئے تھے اور کانوں کے پیچھے اڑسے تھے۔وہ

سب سے پہلے اپنی ماں کو ملنے ہاسپٹل گئی تھی اور ہمیشہ کی طرح آدھا گھنٹا شیشے کے پار سے انھیں دیکھتے رہنے کے بعد واپس چلی آئی۔اندر چلی بھی جاتی تو کیا کہتی۔۔کہنے کے لئے الفاظ تھے بھی کہاں۔۔انکو دیکھتے ہی زبان سے الفاظ نکلنے سے پہلے ہی دماغ خالی ہو جاتا تھا۔

۔ایک دم خالی۔

ہاسپٹل جانے سے پہلے ہی محرام نے اپنی دوست انزل کے ذریعے ہی اسکے ایک وکیل کزن کا ایڈریس لے لیا تھا۔کیونکے اب یے تو تہہ تھا کے وہ دوسروں کا انتظار کر کر کے اپنا کام نہیں لٹکا سکتی تھی۔خدا نے اسے بھی دماغ دیا۔۔ہر عورت کو دیا ہوتا ہے۔۔وہ تو بس معاشرے کے طعنوں اور سٹینڈرڈز میں دب کے رہ جاتا ہے۔

اسکی چلتی ہوئی گاڑی ایک پسماندہ عمارت کے سامنے رکی۔طارق چچا کی بیٹی کی طبیعت آج بھی خراب تھی اسی لیے انکے بجائے انکا بیٹا آیا تھا۔پچھلے دروازے کو کھولتے ہوئے اس نے قدم باہر رکھے تو ساتھ ہی گندے پانی کے کھڑے ہوئے تلاب میں اسکا پاؤں جا لگا۔

تھوڑ سا پانی چھلک کے اسکے جوتوں میں داخل ہوا۔جو سارا موڈ وہ بنا کر آئی تھی ایک منٹ میں تباہ ہو گیا۔اب ان گیلے جوتوں کے ساتھ چلنا پڑے گا کیا اسے ؟

نظر اٹھا کر اس نے سامنے کھڑی عمارت کو دیکھا،ایک لمحے کو اسکے پاؤں اس گندے پانی کے تالاب کے پاس جامد ہو گئے۔کون سے گیلے پاؤں؟وہ سب بھول گئی. کہیں وہ غلط جگہ پر تو نہیں آگئی تھی۔۔فون کھول کر دوبارہ انزل کا بیجھا ہوا ایڈریس پڑھا،اس نے محرام کو یے تو بتایا تھا کے اسکے کزن کے مالی حالات آج کل کچھ ٹھیک نہیں تھے۔ان پر کرپشن کا ایک جھوٹا کیس ڈال دیا گیا تھا جس کی وجہ سے انکو چیمبر سے بھی نکال دیا تھا اور انکی جاب بھی چھوٹ گئی تھی۔مصیبت اتنی بڑھ گئی تھی کے انھیں اپنا گھر وقتی طور پر چھوڑ کر روپوش ہونا پڑا تھا،مگر۔۔۔وہ یہاں کیوں روپوش ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اسی ہی عمارت سے اسکا سفر شروع ہوا تھا،مجاہد رؤف سے یاور حبیب تک کی سچائی جاننا اور اب یہی پر وہ واپس آگئی تھی۔نا جانے اب کی مرتبہ اسے کیا معلوم ہو گا،اب کونسا راز

کھلے گا۔اپنی ساری غیر مثبت سوچوں کو جھٹکتے ہوئے وہ بلڈنگ کے اندر بڑھی۔ کالک اور جگہ جگہ سے چونا آج بھی اترا ہوا تھا، دھیان سے وہ سڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ کونوں پر سیمنٹ کے زریعے سڑھیوں کو مضبوط بنایا تھا، پتہ نہیں کیوں مگر اسکا دل اندر ہی اندر کہیں ڈر رہا تھا۔

فون نکال کر اس نے دوبارہ ایڈریس دیکھا۔

فلور نمبر تین، فلیٹ نمبر سولہ۔اور وہ جو اگلا قدم اٹھا رہی تھی، پاؤں ہوا میں ہی رک گیا۔

دوبارہ سے ایڈریس پڑھا۔ فلور نمبر تین فلیٹ نمبر سولہ، یے تو۔۔

نہیں ہو سکتا، کیا پتہ وہ لوگ چلے گئے ہوں اب یے یہاں آگئے ہو رہنے۔

انزل سے ہی اسے معلوم ہوا تھا کے اسکے کزن کے ساتھ ایک انکی بیوی اور انکا سالار رہتا ہے ۔انکی کوئی اولاد نہیں تھی۔ سوچوں کو جھٹکتے ہوئے وہ دوبارہ آگے بڑھنے لگی۔ فلیٹ تک پہنچنے وہ ایک ہی دعا کا ورد کرتی رہی

اللہ کرے وہ نا ہو! اللہ کرے وہ نا ہو! للہ کرے وہ نا ہو!"، ایک آنکھ بند کرتے ہوئے " اس نے دروازہ کھٹکھٹایا کیونکہ گھنٹی غائب تھی۔ ورد ابھی بھی جاری تھا، آنکھیں ابھی بھی

سختی سے بند ہوئی تھیں۔قدموں کی آواز پر اسکے لب تیزی سے دعا کرنے لگے۔دروازہ ایک کلک کے ساتھ کھلا اور سامنے سے نکلنے والا سیاہ بالوں اور سیاہ آنکھوں والا انیس سالہ بائیکر وہیں فریز ہو گیا۔محر کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔وہ ہلکا سا مسکرایا اور دروازے سے ٹیک لگائی

میرا پیچھا کرنے سے بہتر ہے میرا نمبر ہی لے لو(محر کے ورد کرتے لب ایک دم رکے) " بار بار یہاں نہیں آنا پڑے گا میں خود ہی آجاؤ گا ملنے"، محرام نے نظریں اٹھا کر سیف کو دیکھا جو دروازے کی چھوکٹ سے ٹیک لگائے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اسکی نظریں آج بھی ویسی تھیں، گہری اور سکین کرنے والیں۔محرام کو الجھن ہونے لگی اور آج ایک مرتبہ مزید محرام ہمایوں نے بے اختیار دعا کی۔

" اے اللہ اسکی آنکھیں کیوں نہیں نکل جاتیں"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

www.novelsclubb.com

صبح کے تقریباً بارہ بج رہے تھے جب وہ اپنے کمرے سے جمائی روکتے ہوئے باہر نکلی تھی۔ یہ اسکی ماں کے ساتھ ہوئی بحث کا اگلا دن تھا۔اسکا ارادہ کچن میں جا کر ناشتے کا تھا۔آدھ کھلی آنکھوں سے اس نے سڑھیوں سے نیچے تک کا سفر تہہ کیا۔ڈائینگ ہال کا دروازہ پار کیا اور کچن میں قدم رکھا ہی تھا جب اسکے پاؤں بیچ رستے میں ٹھہر گئے۔سامنے کڑھے نفوس بھی جو غالباً بحث کر رہے تھے محرام کو دیکھ کر خاموش ہو گئے۔۔۔زباب جو انگلی دکھاتے ہوئے احمد کے سر پر کڑھی تھی اور احمد جو اسکی بات کا کوئی کڑوا جواب دینے والا تھا، دونوں نے مڑ کر محرام کو دیکھا

" لگتا ہے۔۔۔میں غلط ٹائم پر آ گئی"، شرمندگی سے کہتے ہوئے اس نے پیچھے کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے جب زباب مسکراتے ہوئے اس تک آئی۔

www.novelsclubb.com

" نہیں نہیں ! کوئی بات نہیں میں بس۔۔۔جانے ہی والی تھی", محرام نے ایک زرا سی نگاہ احمد کے چہرے پر ڈالی جو کچن کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا شاہد چائے بنا رہا تھا۔زباب نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے کو محبت سے دبایا اور ایک طرف سے ہوتی ہوئی باہر چلی گئی۔

اب کچن میں صرف احمد اور محرام تھے اور ابلتے ہوئے پانی کی آواز۔احمد آگے بڑھ کر اس پانی میں چینی ڈالنے والا تھا جب اسکی نظر دروازے کے سامنے بت بنی کڑھی محر پر پڑی۔ وہ جب اچانک ہی اندر داخل ہوئی تھی تو احمد کڑھا پتیلی چھولے پر رکھ تھا جب زباب اسکی ایک طرف کڑھی انگلی کے اشارہ سے ناجانے کیا کہہ رہی تھی،سنا کچھ نہیں تھا بس دیکھا تھا ۔۔اور جو دیکھا تھا اس سے یہ ظاہر تھا وہ دونوں بحث کر رہے تھے۔۔ مگر کس بات پر؟

کیاہوا محرام؟کچھ چاہیے؟"،کاونٹر پر سے اس نے پتی اٹھائی اور محرام سے مسکراتے " ہوئے پوچھا۔وہ جو خاموش کڑھی تھی تھوڑا سا سٹپٹا گئی۔

نہیں وہ...ناشتہ کرنا تھا۔۔مگر تم اپنا کام۔۔۔کرو میں رمشا کو بو..."آدھا جملہ بول کر وہ " مرنے والی تھی جب احمد کی آواز نے اسے روک دیا۔

"مگر رمشا تو گھر پر نہیں "

"کیا مطلب ؟"،اس نے الجھ کر سوال کیا

"بوا لوگ تین دن کی چھٹی پر گئے ہیں انکے گاؤں میں کسی کی شادی ہے۔۔تو گھر میں کوئی ملازم نہیں"،فرج میں سے دودھ کا ڈبہ نکالتے ہوئے اس نے مصروف لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔"،ملازم نہیں تھے مطلب اب اسے اپنے کام کاج خود ہی کرنے ہونگے۔اف یار !اسکا کمرہ،وہ سیٹ کرنا تھا آج رمشا نے وہ بھی کیا خود کرنا پڑے گا اسے اب۔

اس نے ایک نظر دروازے کے پاس پریشان کھڑی محر کو دیکھا پھر اپنی رائے پیش کی"بولو "تو میں ناشتہ بنادوں؟

"!تم "

"ہاں میں۔۔فکر نہ کرو انڈہ اچھا بنالیتا ہوں"،اس نے مسکراتے ہوئے ماحول کا تناؤ کم کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

آخر کار محرام تھوڑا سا ہنسی اور آگے بڑھ کر کاؤنٹر کے سامنے موجود سٹولز میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔

" ویسے تم پراٹھا تو نہیں کھاؤ گی نا؟"، فرج سے انڈے نکلتے ہوئے اس نے سوال کیا۔ سفید شرٹ کے بازو کٹ کے نشان تک موڑ رکھے تھے۔

" تمہیں بنانا آتا ہے؟"، وہ پراٹھا نہیں کھاتی تھی مگر پھر بھی اس نے پوچھ لیا۔

" نہیں آتا! اسی لیئے تو پوچھ رہا ہوں"، اسکی بات کے جواب میں محرام نے اسے "کیا!!! مجھے لگا تم ایک کمال کے کک ہو" والی نظروں سے دیکھا۔ جس کے جواب میں احمد نے اس سے بھی زیادہ حیرت سے کہا۔

" محرام۔۔۔ مجھے صرف دو سے تین مین ڈشز آتی ہیں، تمہیں نہیں پتا"، پتا نہیں کیوں مگر اسے برا لگا تھا۔ وہ جو اسکے بارے میں ایک چھوٹی سے چھوٹی بات جانتا تھا وہ تو اس کو اوپر اوپر سے بھی صحیح طرح سے نہیں جانتی تھی۔ محرام نے کوئی جواب نہیں دیا۔

" تم زیادہ تر اپنے کمرے میں ہوتی ہو نا یا باہر اسی لیے تمہیں نہیں پتا مگر میں کھانا ادھر سے ہی کھا کر جاتا ہوں، انیکسی میں تو صرف میرا کمرہ یا ضرورت کا سامان ہے"، آرام سے اس

نے اپنی حالت محر کے گوش گزار کی۔انڈے کو پیالے میں پھینٹنے کے بعد اب وہ اس میں نمک اور لال مرچیں ڈال کر املیٹ بنا رہا تھا۔وہ کوئی ماہر کک نہیں تھا صرف گزارے کے لیے کچھ ضروری چیزیں بنانا سیکھیں تھیں اس نے۔

محرام دھیان سے اسکی ہر حرکت کو دیکھ رہی تھی۔ چھولے پر فرائنگ پین رکھ کر آگ لگانا ، تیل ڈالنا، پھر انڈہ ڈالنے پر سارے کچن میں تیل کی آواز اور انڈے کی خوشبو پھیل جانا۔ اچانک سے نا چاہتے ہوئے بھی اسے مہر نساء کی کل والی باتیں یاد آنے لگیں۔اس کی نظر خود بخود اسکے ہاتھوں سے ہوتے ہوئے چہرے پر ٹھہر گئی۔دانی نے کہا تھا وہ اپنی ماں جیسا نہیں لگتا مگر وہ انھیں پھر بھی پیارا تھا۔ایسا کیا تھا اس میں جو وہ انہیں پیارا لگتا تھا اور اتنا عزیز تھا؟

www.novelsclubb.com

اسکی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے احمد نے اس پر ہلکی سی نگاہ ڈالی تو گبھرا کر اس نے اپنا رخ فوراً موڑ لیا۔

کیا ہوا!" ہاتھوں کو ٹشو سے صاف کرتے ہوئے سوال کیا۔ وہ دوبارہ اسے دیکھنے لگی، " ذہن میں ہزاروں سوال امڈ امڈ کر آرہے تھیں مگر وہ ان سب کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ جانتی تھی اپنے ماں باپ کو لے کر وہ حساس ہے مگر پھر بھی ہتہ نہیں کیسے اسکی زبان پسھلی اور ذہن میں گونجتے الفاظ زہر بن کر باہر نکلے۔

تم نے کبھی اپنی ماما کو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی"، حملہ اتنا اچانک تھا کے وہ جواب " انڈے کا رخ تبدیل کر رہا تھا ہوا ہاتھ میں ہی ٹھہر گیا۔ محر نے بے تحاشہ خود پر لعنت بھیجی اور لفظوں کا رخ تبدیل کرنا چاہا۔

نہیں میرا مطلب (نروسنس کو چھپانے کے لیے اس نے ہاتھ ایک مرتبہ چہرے پر " پھیرے اور پھر انہیں باہم ملایا)۔۔ میرا مطلب تھا کے تم نے کبھی نہیں سوچا کے اب تمہارے ماں باپ کہاں ہیں۔۔۔ آئی نو ڈھونڈنا فضول ہے مگر کبھی سوچا نہیں۔۔۔ انکے۔ ۔ بارے۔۔ میں"، اپنی بات ختم کر کے اس نے کنھکیوں سے احمد کے چہرے کو دیکھا۔۔

اسے غصہ آرہا تھا۔۔احمد کو غصہ آرہا تھا۔۔۔مگر وہ پی رہا تھا ہمیشہ کی طرح۔وہ غصہ اندر ہی اندر دبا دیتا تھا ہمیشہ کی طرح۔

"آنا چاہا۔۔۔(وہ ضبط سے بول رہا تھا)تو آجائے گیں۔۔۔(انڈا پلیٹ میں ڈال کر محرام کے سامنے رکھا)۔۔مجھے خود چھوڑ کر گئی تھیں یہاں۔۔۔(ٹوسٹر میں بریڈ ڈالی)۔۔یاد آئی تو آجائے گی"،ٹوسٹر سے بریڈ نکال کر محرام کی پلیٹ میں رکھی۔اپنی چائے کو کپ میں انڈیلا اور بغیر کچھ کہیے کچن سے باہر نکل گیا۔جانتا تھا وہ اب خود کو کوسے گی مگر جس معاملے کو وہ دل میں دفن کر چکا تھا۔۔اسے زندہ کرنے کا حق کسی کو بھی نہیں تھا۔۔اس عورت کو بھی نہیں جو خود اسکے دل میں زندہ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آج

وہ اسی پسماندہ اپارٹمنٹ میں موجود تھی جہاں کبھی یاور حبیب یا مجاہد روئف نامی شخص رہتا ہوگا۔اس کی متلاشی نگاہیں ارد گرد دیوار پر سے اترے چونے سے ہوتے ہوئے نیچے

کونوں میں لگی کالک پر گھوم رہی تھی۔اں مد رہی اندر وہ کراہ رہی تھی اور ساتھ بیٹھے سیف کی ایکس رے جیسی نظروں کو بھی حد درجہ اگنور کر رہی تھی۔وہ سیاہ آنکھوں والا انیس سالہ لڑکا اسکی ساتھ والی کرسی پر پوری طرح سے اسکی طرف گھوما ہوا بیٹھا تھا۔ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے وہ اسے ایسی پیاری پیاری نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اس سے پہلے کوئی لڑکی دیکھی ہی نا ہو۔

ان دونوں کے سامنے ایک میز سجا تھا جس کے پار لکڑی کی بوسیدہ کرسی پر 'ایڈوکیٹ لقمان عبید' عینک لگائے محرام کی دی گئی فائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔اس فائل میں وہ جتنی بھی انفارمیشن بازل کے کیس کے متعلق جانتی تھی اس نے جمع کر کے پیش کی تھی۔ہاں اصل شاہد اپنی لاش کے اوپر once and for all کا غذات تو علی کے پاس تھے جو وہ سے گزرنے کے بعد بھی نا دیتا مگر محراب مزید انتظار نہیں کر سکتی تھی۔وہ اس قصہ کو ختم کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر وہ یونہی گندی سی شکل بنائے ارد گرد دیکھتی رہی سیف کی نظریں اسے خوف زدہ کر رہی تھیں مگر وہ ان پر رد عمل ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔"عجیب انسان ہے، سامنے بہنوئی بھیٹھا ہے مجال ہے جو دیکھنا بند کر دے، پاگل، عجیب، سائکو"۔اپنے دل میں ابھرتے خیالات کو چہرے تک لانا اسکے لیئے آسان نہیں تھا مگر وہ پھر بھی کوشش کر رہی تھی۔ سامنے پڑی ٹھنڈی چائے کو اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔پہلا تو یے کو وہ چائے کافی کی شوقین نہیں تھی اور دوسرا ایے کے وہ چائے ساتھ بھیٹے عجیب انسان نے بنائی تھی خدا جانے کیا گھول کر ڈال دیا ہو۔

لمحے سرکتے گئے اور پھر آخر کار لقمان عبید نے ٹھنڈی آہ بڑھتے ہوئے، نظر کے چشمہ کو آنکھوں سے اتار کر نزاکت سے ڈبی میں رکھا وہ کسی طرح بھی اس سب گندگی کا ماحول نہیں لگتے تھے، سیاہ ڈائے شدہ بال جو پیچھے کو کیے ہوئے تھے اور سفید صاف ستھری شلوار قمیض۔فائل کو آہستہ سے بند کیا اور محرام کی طرف کھسکا دی۔وہ ہونقوں کی طرح انکا چہرہ دیکھنے لگی۔کیا یے انکار کر دینگے؟

ہاتھوں کو باہم ملاتے ہوئے انھوں نے کہنا شروع کیا۔

دیکھیے محرم صاحبہ۔۔(لو جی یے بھی اپنے سالے کی طرح عجیب ہیں، نام تو سہی لیں لے "
)آپ نے مجھے اپنے بھائی کے کیس کے متعلق جو کہانی سنائی ہے وہ میں ماننے کو تیار ہوں۔
۔آپکو اپنے سابقہ وکیل پر شک ہے۔۔۔یہ بھی مان لیا مگر یہ انفار میشن (انگلی سے فائل کو
طرف اشارہ کیا) یے ناکافی ہے۔۔ان سب کو میں کورٹ میں پیش نہیں کر سکتا"، محرام
کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ سیف ابھی بھی اسے انھی میٹھی میٹھی نظروں سے دیکھ رہا تھا
۔

"تو کیا آپ بازل کا کیس نہیں لڑیں گیں؟ "

میں کیس لڑنے سے انکار نہیں کر رہا۔۔ میں محض یے چاہتا ہونکے آپ اگر کسی وکیل "
کو اپروچ کر رہی ہیں تو کم از کم معلومات تو پوری لائیں، کانٹریکٹ کہانیوں کے زریعے سائن
" تھوڑی ہوتے

مگر معلومات اکٹھی کرنا تو آپکا کام ہے آپ وکیل ہیں، میں تو نہیں"،اس کی بات سن کر " وہ ہلکا سا ہنسے۔ جیسے کہہ رہیں ہو "سرئیسلی ".

دیکھے محرم صاحبہ۔(نام سہی لیں میرا!!!!)۔۔ ہتھیار کے بغیر فوجی کو جنگ میں بھیج " دینگی تو صرف ہار ہی آپکا مقدر بنے گی"، وہ بہت ہلکے پھلکے انداز میں اس پر طنز کر گئے تھیں۔۔یے سارے وکیل اتنے عجیب کیوں ہوتے ہیں۔اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

غصہ اور بے بسی سے اس نے مٹھی بھینچ لی تھی۔اسے رونا آرہا تھا مگر وہ روئے گی نہیں۔ آنسوؤں سے وہ اپنا راستہ دھندلا کر کے منزل کو نہیں کھونا چاہتی تھی۔"آپ پہلے ایسا کرے کے اپنے سابقہ وکیل سے تمام معلومات لے کر آئے، جو فائل انکے پاس ہیں آپ وہ مجھے لادے میں آپکا کیس لینے سے انکاری نہیں بس معلومات مجھے لادیں"، وہ اتنے برے نہیں تھے مگر محرام کو پھر بھی اس وقت وہ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔اس پر گھیرا ہر طرف سے تنگ ہو رہا تھا۔ دو سال پہلے بھی یہی ہوا تھا اور آج بھی ماضی خود کو دہرا رہا تھا

آپ اپنے وکیل سے ایک مرتبہ ملیں اور اپنا مؤقف پیش کریں، ہو سکتا ہے راہیں ہموار " ہوجائیں"، شاہد وہ اسکی حالت سمجھ چکے تھے اسی لیئے تسلی سے اسے جواب دیا۔ کچھ دیر محرام اسی پلاسٹک کی کرسی پر بیٹھی رہی۔ کیا ایک آخری موقع دینا چاہیے تھا اسے علی کو؟

نامحسوس انداز میں اسکی انگلی دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر موجود آنگھوٹی کو گھما رہی تھی۔ بہت سی چیزیں اپنی جگہ پر واپس آرہیں تھیں، دو سال پہلے اتاری گئی یے آنگھوٹی دوبارہ اسکی انگلی پر چڑھ چکی تھی

□ ■ □

www.novelsclubb.com

کل رات کو ہونے والی بارش نے مہر نساء ولا کو بھی نکھار کر رکھ دیا تھا۔ لان کی گھاس ابھی بھی نم تھی مگر افسوس گھر کے سارے مکین سو رہے تھے سوائے اسکے۔ وہ لال ایپرین

باندھے کچن کی دیوار گیر کھڑکی سے خانوں کی صورت میں آتی دھوپ کے پاس کھڑا تھا۔ اسکے سامنے ٹرے پڑی تھی جس پر نا جانے وہ کون سی نئی چیز آج بنا رہا تھا۔ گنگھرالے بال ماتھے سے نیچے لٹک رہے تھے اور ہاتھوں پر کسی پروفیشنل کی طرح گلوز پہن رکھے تھے۔

کے گول گول دائرے بنے تھے شاید۔۔۔آج bater ٹرے میں آگے پیچھے ونیلا بیٹر کے مینیو میں کوکیز تھیں، وہ ابھی ٹرے میں ایک اور گول دائرے کی صورت میں بیٹر کی تہہ بنانے لگا تھا جب ولا میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی، گردن اٹھا کر اس نے دیکھا تو کچن کے دروازے سے ایک بھوری رنگت والی لڑکی داخل ہو رہی تھی۔اس نے لال رنگ کی سلیولیس لمبی قمیض کے ساتھ سفید پلازو پہن رکھا تھا۔ گنگھرالے بال ہمیشہ کی طرح کھلے ہوئے تھے اور چہرے پر مسکان تھی۔یکدم ہی سارے سکون میں ارتعاش سا پیدا ہوا۔

ہیلو سنڈریلا، کیسی ہو؟"، جگن نے اسے بشاشت سے اپنے ان مداز میں سلام کیا اور اپنا " چھوٹا سا پرس کچن کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

یوشع نے ایک حیران نگاہ اس پر ڈالی اور پھر وال کلاک پر، یے آج گیارہ بجے ہی اٹھ گئیں۔ اسے یاد تھا ولا میں سوائے احمد بھائی اور نساء پھوپھو کے سب ایک بجے کے بعد جاگتے تھے۔

"آپ یہاں۔۔۔اتنی اتنی صبح صبح؟ "

کیوں! میں نہیں آسکتی، میری نانی امی کا گھر ہے"، سامنے موجود سپر نکلز کے پیالے میں " sprinkles سے مٹھی بھر کر سپر نکلز منہ میں ڈالتے ہوا کہا۔

نہیں نہیں میرا یے مطلب تو نہیں تھا"اس نے گبھراتے ہوئے وضاحت دینے کی " کوشش کی مگر جگن نے پہلے ہی اسکی بات کو کاٹ دیا۔

چھوڑ و یے۔۔کیا بنا رہے ہو؟"، چمکتی ہوئی آنکھوں سے اس نے سوال کیا۔۔ "

www.novelsclubb.com

کوکیز!"،اپنے جواب پر وہ خود ہی مسکرانے لگا،آنکھیں چمک اٹھیں اور چہرہ خوشی اور فخر سے دمکنے لگا۔اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کہتا جگن نے پورے جوش سے ساتھ موجود بیٹر میں چھکنے کے ارادے سے انگلی ماری۔ "

جگن ن ن ن !!! یہ کیا کر رہی ہیں"اس کا ہاتھ بمشکل روکتے ہوئے اس نے کہا۔ "

" کیا ہوا بھائی؟چھک رہی ہوں "

نہیں نہیں خراب ہو جائے گا"اس نے بیٹر کا پیالہ دور کرتے ہوئے کہا۔ "

تسک تسک!ایک تو میں نے ناشتہ نہیں کیا اور تم تم۔۔تم کیسے بھوکے ہو"،حیرت اور خفگی سے کہا،مگر یوشع پھر بھی اپنے بیٹر کی یوں رکھوالی کرتا رہا جیسے وہ قارون کا خزانہ ہو"۔ "

" ۔نہ دو مجھے میں ماہ جبین بوا سے کہتی ہوں مجھے ناشتہ دے دیں

مگر وہ تو یہاں نہیں ہیں"،وہ جو کچن کے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی یوشع کی بات پر ٹھہر گئی "

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ؟"، تفتیش بھری نظروں سے پوچھا

"انھیں تو آپی نے ایک سال پہلے جاب سے نکال دیا تھا"، آرام سے کہہ کر وہ دوبارہ کو کیز بنانے لگا، اب اسکے بیٹر کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔

"کیسے نکال دیا!!؟ کیوں؟ اتنی پرانی ملازمہ تھیں وہ" حیرت سے جگن کی آنکھیں کھل گئیں

"چوری کی تھی انھوں نے"، منہ کو ایک طرف ہاتھ سے ڈھانپ کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا، لہجہ کسی پھپھے کٹنی سے کم نہیں تھا

"زباب آپی نے انھیں پکڑ لیا۔۔اور بس۔۔پھر نکال دیا"، جگن اسے خفگی سے گھورنے لگی جو بڑے فخر سے اپنی آپی کے بہادری کے قصے سنا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"تمہیں یہ کہانی کس نے سنائی ہے؟ "

"آپی نے اور کس نے"، خوشی خوشی ٹرے پر آخری کوکی کی بیٹر سجاتے ہوئے اب وہ اون کی طرف بڑھ رہا تھا، راستے میں اپنے ہی بیٹر کو انگلی کے زریعے چھک بھی لیا۔

" اور کیا گارنٹی ہے کے انھوں نے چوری کی تھی؟"، تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے شکی لہجے میں پوچھا۔

" کیا گارنٹی بھائی آپی نے کہا تھا کے انھوں نے خود۔۔رنگے ہاتھوں پکڑا ہے انھیں زباب آپی کا ہار چراتے ہوئے"، جگن کو وہ "دماغ خراب ہو گیا ہے" والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

" تمہاری آپی نے کہا تھا؟"سوچ بھرے لہجے میں اس نے دوبارہ سوال کیا۔

" ہاں بھائی"، کچن کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے اب وہ باقی بچے بیٹر کو آئیسنگ کون میں ڈال رہا تھا، دل ہی دل میں اپنے بیٹر کے لزیز ہونے پر خود کو داد بھی دے رہا تھا۔

" ہمم !"، دور خلا میں دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

" نانی امی نے کچھ نہیں کہا"، کنکھیوں سے یوشع کو دیکھا۔

"ارے ! وہ کیوں کچھ کہیں گی انھیں تو خود کہا تھا ماہ جبین تم چلی جاؤ"، باقاعدہ دانی کی آواز نکالتے ہوئے اس نے کہا۔ جگن کا دماغ ایک دم پر ھتی سے کام

کرنے لگا۔ہو ہی نہیں سکتا کے بوا something fishy is cooking چوری کریں یقیناً یے اس مدر گو تھل کی گیم ہے کوئی اور اوپر سے نانی امی کا کچھ نہ کرنا، یقیناً

مجھے لگتا ہے تمہاری بہن کچھ چھپا رہی ہے"، بہت دیر کی خاموشی کے بعد اس نے کہا۔ "

تب تک یوشع نے کوکیز کی دوسری ٹرے بھی تیار کر لی تھی، اپنی خود کی تعاریفوں کا سلسلہ ابھی بھی عروج پر تھا

"! کیا مطلب "

ضرور وہ کچھ چھپا رہی تھی جو ماہ جبین بوا کو پتا چل گیا اور اس بات سے نانی امی بھی واقف " ہیں کے زباب ایسا کیا راز چھپا رہی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

، چہرے پر آہستہ آہستہ شیطانی مسکراہٹ " hmm a big bad secret " آ رہی تھی

اندازے مت لگائیں جگن"، اون کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے کہا۔ پچھلی ٹرے " آدھی تیار ہو چکی تھی۔

اندازے نہیں سنڈریلا جی یے سچ ہے اور اس سچ پر (آگے بڑھ کر سپر نکلز سے مٹھی " " بھڑی) سے پردہ ہم اٹھائے گے

وہ جو گرم گرم ٹرے نکال رہا تھا جگن کی بات پر ٹھٹکا اور اس سے پہلے کے ٹرے کو گرنے سے بچاتا اس کا ہاتھ اسی دوران جل گیا۔جب کے جگن کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ تھی،وہی شیطانی مسکراہٹ تھی جو اسکی ماں کے چہرے پر ہوتی تھی جب وہ کسی کی بربادی کا سوچ لیں۔اور یہاں زباب عروج کی بربادی جگن تاثیر کے ہاتھوں لکھی تھی

۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

کمرے کا دروازہ ہربراہٹ میں بند کرتی وہ تیزی سے سڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اسکا آج ایک ضروری شوٹ تھا مگر رات دیر تک کام کرتے کرتے وہ کب سٹڈی ٹیبل پر سو گئی اسے پتا ہی نہ چلا اور جب صبح آنکھ کھلی تو دیکھا ایک بج رہے تھے۔"شٹ میرا شوٹ دو بجے سٹارٹ ہونا تھا نہیں نہیں نہیں!!!"،جلدی سے گہرے نیلے رنگ کا کرتا پہنا،

ڈوپٹے کا اسی طرح بکل مارا۔منہ پر چھینٹے ڈالنے کے بعد اب وہ کمرے سے باہر سڑھیاں پھلانگ رہی تھی۔

ایک ہاتھ سے رک کر اس نے اپنی بلاک ہیلز کو درست کیا اور تقریباً دوڑتے ہوئے دروازے تک پہنچی۔

محر "،وہ جو ولا کا لاؤنج پار کرنے والی تھی پیچھے سے آتی اپنی ماں کی آواز پر رکی۔ "

" جی۔۔ "

کہاں جا رہی ہو؟"وہ لان کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف نک سک سی تیار کر ڈھی تھیں۔ "

میرا آج شوٹ ہے ایک جیولری برینڈ کے ساتھ "،اسکی اور اسکی ماں کی بحث ہونے کے " بعد آج ملاقات ہو رہی تھی، پورے پانچ دن بعد۔اس دن کے بعد سے وہ اپنے کمرے میں ہی تقریباً بند ہو کر رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شام تک آجاؤ گی"،اپنی بات کی خود ہی وضاحت کرتے ہوئے بڑھنے والی تھی جب اسکی ماں کی سوچ میں ڈوبی آواز دوبارہ آئی

"نہیں!"،اس نے حیرت سے انھیں دیکھا

"شام کو نہیں تم اگلے تین گھنٹے میں مجھے یہاں چاہیے ہو"یے حکم تھا۔محرام بھنویں سکیڑے انھیں دیکھ رہی تھی۔

"کوئی زیادہ بڑی بات نہی۔۔بس۔۔فجر کے گھر والے ڈیٹ لینے آرہے ہیں"،اسکے سر پر ایک دھماکہ ہوا تھا۔بدن میں بڑھتا اشتعال ایک دم تیز ہو گیا۔

"کیا مطلب؟کونسی ڈیٹ"،اس نے سوال کیا

"تمہارے اور فجر کی نکاح کی ڈیٹ"،اسکی آنکھیں پوری کھل گئیں،بھونویں بھی اوپر کی طرف اٹھیں،دائیں آئی برو پر موجود تل بھی ساتھ ہی اٹھا۔

"میں آپ سے کہہ چکی ہوں میں نے اس سے شادی نہیں کرنی"لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا

مگر میں نے تو نہیں پوچھا تم سے"، فوراً سے جواب دیتیں وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تھی اور ساتھ ہی اسے ایک اور پیشکش کی

" ہاں کپڑوں کی فکر مت کرنا وہ میں دیکھ لونگی"، آگے بڑھ کر اسکا گال ہلکا سا تھپتھپایا اور اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ٹائلوں والے فرش پر انکے سینڈل کی ٹھٹک کی آواز تھی جو اب دور جا رہی تھی۔

خود تو وہ اوپر چلی گئیں مگر نیچے وہ بے بسی کے عالم میں کھڑی رہی۔ جانتی تھی اسکی ماں نہیں مانیں گی۔۔ وہ کبھی نہیں مانیں گی۔۔ اور اب ایک ہی طریقہ باقی رہا تھا اسے فجر کو خود منع کرنا تھا۔ اپنی عزت نفس کو سائڈ پر رکھ کر اپنا فیوچر ڈوبنے سے خود بچانا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یے ایک جوگنگ پارک کا منظر تھا۔ جہاں ایک پتھریلی روش کا بنا ہوا ٹریک تھا جسے گھاس نے ارد گرد سے گھیرا ہوا تھا۔ پارک میں وقفہ وقفہ سے سیمنٹ کے بینچ اور میز بنے تھے جن میں سے ایک پر محرام بھیٹی سامنے سے جوگنگ کر کے آتے فجر عدیل کو دیکھ رہی تھی۔

دوپہر کے ڈیڑھ بج رہے تھے اور یہ بندا ابھی جوگنگ کر رہا تھا۔اس نے اپنے شوٹ پر کال کر کے کہہ دیا تھا کے وہ پندرہ منٹ لیٹ ہو جائے گی کیونکہ ٹریفک شدید تھی تب تک وہ فجر کو اپنا مؤقف بھی سمجھا لے گی۔یے پہلی مرتبہ ہوا تھا کے اس نے اپنی پروفشنل لائف میں کوئی جھوٹ بولا تھا اور وہ بھی صرف اپنی ماں کی ضد کے ہاتھوں مجبور ہو کر۔

گڈمارننگ"۔اسکے سامنے والے بینچ پر بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے شہد رنگ بالوں میں " ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا اور پھر مسکرا کر اس سے کہا۔وہ ہینڈسم تھا واقعی میں، کچھ اسکے نقوش پیارے تھے کچھ وہ خود کو فیشن سے اپ ٹوڈیٹ رکھتا تھا۔مگر محر کے لیئے ظاہری خوبصورتی کچھ زیادہ معانی نہیں رکھتی تھی اگر انسان کا دل اچھا نہ ہو تو خوبصورتی کا کیا فائدہ

۔

ان دونوں کے درمیان ایک گول سیمنٹ کا بنا میز حائل تھا جس پر محر تھوڑا سا آگے ہوئی اور مٹھیوں کو باہم ملایا۔

" دیکھو فجر "

دکھاؤ محر"، مسکراتی نظروں سے وہ محرام کو دیکھ رہا تھا یا پھر یہ کہا جائے وہ کچھ دن پہلے " ہونے والی بے عزتی کو بھولا نہیں تھا۔

میں یہاں تم سے مذاق کرنے نہیں آئی۔۔۔ایک سیدھی سادھی بات کرنی ہے اوکے " "، دل ہی دل میں تو وہ اسے عجیب، سڑو پڑا اور نا جانے کیا کیا کہہ رہی تھی مگر زبان سے ادا ہونے والے لفظ مختلف تھیں۔

www.novelsclubb.com

اچھا بولو"، بینچ پر کہنی ٹکاتے ہوئے اس نے بولنے کا اشارہ کیا اور پیچھے کو ٹیک لگائی۔ محر " نے ایک گہری سانس اندر کو کھینچی اور پھر کہنا شروع کیا۔

" میں تم سے شادی نہیں کر سکتی "

" اینڈ۔۔۔ "

" تم اس رشتے سے انکار کر دو "

اپنی بات مکمل کرنے کے بعد اس نے فجر کی طرف دیکھا جو ہونزا نھیں مزحکہ خیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اور کیوں نہیں کرنا چاہتی ؟"۔ایسا پہلی مرتبہ ہوا تھا کے اسے کسی لڑکی نے انکار کیا ہو اور " وہ بھی وہ لڑکی جس کے ساتھ آج اسکی شادی کی تاریخ تہہ ہونی تھی۔

ہم دونوں انتہائی مختلف انسان ہے۔completely polar opposites ,"
،ہم کبھی ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں رہ سکے گیں،اسی لیئے تم۔۔تم اس شادی سے انکار کر دو" اسکی بات مکمل ہونے پر فجر نے کہنی کو ہٹائی اور تھوڑا سا آگے ہوا۔اسکے بال ماتھے پر بھکرے تھے اسکی آنکھوں کو تھوڑا سا ڈھانپ رہے تھیں،سیاہ ہڈ کی آستین پوری طرح پہنی تھیں۔

ہم دونوں میں سے۔۔۔یہ شادی۔۔۔کسے نہیں کرنی محر؟"،اسکی بات پر محر نے کچھ "
نہیں کہابس چپ چاپ اسے دیکھے گئی۔

تمہیں نا۔۔۔تو تم خود انکار کرو" میٹھے سے لہجے میں بولتا وہ دوبارہ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا "

کیاہے نا مگر وہ نہیں مان رہے اسی لیئے تو تم سے ریکویسٹ کر رہی ہو کے تم کر دو نا منع" "
، تیزی سے اپنا موقف پیش کیا کہیں بات رہ نہ جائے اور شاہد فجر کو اسکی بات سمجھ میں
آجائے۔

مگر مجھے تو تم ہی سے شادی کرنی ہے۔تو میں کیوں منع کروں"۔طنزیہ ہنسی دوبارہ آچکی "
تھی۔محرام نے الجھ کر اسے دیکھا۔

" you've met me like what ? . . 3 times . . 4 times

" ک.کیا مطلب۔۔۔۔،تم مجھ سے کیوں کرنا چاہوں گے شادی۔۔

،فجر کی بات پر اسے ہنسی آرہی تھی۔

کسی کو جان لینے کے لئے ایک لمحہ بھی کبھی کبھار کافی ہوتا ہے"،اب وہ فلرٹ کر رہا تھا "
۔

تم جھوٹ بول رہے ہو؟"، محرام کی شاکی نظروں پر اس نے کندھے اچکانے پر اکتفا کیا "
۔

تمہیں نہیں کرنی۔۔۔ تم خود انکار کرو۔۔ میرے کندھے پر رکھ کر بندوق مت چلاؤ"، " ایک آخری مسکراتی نظر محرام پر ڈال کر وہ اٹھا اور دوبارہ جاگنگ کرنے لگا۔ پیچھے محر کا دل ڈوب گیا تھا۔ ہر طرف سے گھیرا اس پر تنگ ہو رہا تھا جیسے دو سال بعد ہونا تھا

" یااللہ میں کس مصیبت میں پھنس چکی ہوں "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

www.novelsclubb.com

وہ دوبارہ سکوئیر ون پر آچکی تھی جہاں سے سب کچھ شروع ہوا تھا مگر فرق صرف اتنا تھا کے اس وقت اسے نا اپنی بھائی کی بیوقوفی کا علم تھا اور نا ہی مجاہد روئف کی اصلیت سے وہ واقف تھی، مگر اب وہ سچائی جان چکی تھی۔ تو کسی حد تک اس مرتبہ وہ تیار ہو کر آئی تھی۔

اس وقت وہ ایک ملاقاتی کمرے میں موجود تھے،اسکی ساتھ والی کرسی پر سیاہ پینٹ کوٹ ٹائی پہنے علی اصغری بیٹھا تھااور میز کے دوسری طرف انکے سامنے ملیاٹی سی شلوار قمیز پہنے بازل ہمایوں موجود تھا۔دروازے کے پاس ایک پولیس اہلکار بھی کرسی تانے بیٹھا تھا۔ان لوگوں کی دائیں رخ پر واقع ایک روشن دان تھا جھس سے دھوپ خانوں کی صورت میں آتی درمیان میں موجود لکڑی کے میز پر گر رہی تھی۔انکے چہرے دھوپ کے راستے سے دور تھے۔

مجھے یہاں سے کب نکالو گے "، بازل تھوڑا سا آگے ہوا تو دھوپ کا رستہ اسکے سانولے " چہرے نے روک دیا۔اسکا چہرہ ایک دم عام تھا اس میں کچھ بھی خاص نہیں تھا مگر پھر بھی وہ خود کو بہت قیمتی تصور کرتا تھا۔

"دیکھو بازل یے سب اتنا آسان نہیں۔۔ تم رہا ہو جاتے۔۔ ہم اس عورت کو اسکا پلاٹ واپس دے دیتے۔اور خود مجاہد روئف کو ڈھونڈ کر اس سے تمہارے پیسے نکلوا لیتے۔۔"

علی بھی تھوڑا سا آگے ہوا مگر اسکے چہرہ ابھی بھی دھوپ سے دور تھا

"تو ابھی ڈھونڈ و نا، بعد میں کیا فائدہ"، بازل نے غصہ سے میز پر ہاتھ مارا۔

"دیکھو یار۔۔ معاملہ اتنا پیچیدہ نہ ہوتا اگر تم اس پولیس اہلکار کو یوں مکہ نا مارتے تو۔۔ تم نے اپنا معاملہ خود ہی خراب کیا ہے۔۔"

"واہ"، بازل نے اسکی بات کاٹی، "میں نے تو سنا تھا اس ملک میں کوئی انصاف نہیں۔۔ امیروں کا حکم ہے۔۔ تو یے کیا کے میں اتنے عرصے سے imprisoned ہوں۔پیسا دو انکو تھوڑا اور نکالو باہر مجھے یہاں سے"، وہ اپنی کردھری آواز میں کہتا پیچھے ہوا اب اسکا چہرہ دوبارہ سے دھوپ سے دور ہوا۔

www.novelsclubb.com

تم نے کسی عام بندے کو مکا نہیں جھاڑا ایک پولیس اہلکار تھا وہ۔۔پولیس والا سمجھے"، "
علی کو بھی اب اسکی بد تمیزی پر غصہ آ رہا تھا۔اگر اس کے پاس کوئی اور بہتر کیس ہوتا تو کب
کا اسے لات مار چکا ہوتا مگر جیسے محرام نے کہا" وہ مجبور ہے"۔

اس سارے دورانیہ میں وہ کسی خاموش تماشائی کی طرح بیٹھی کبھی علی کو دیکھتی تو کبھی
اپنے بھائی کو۔ علی نے اسے خود ہی کال کر کے بلایا تھا کے بازل اس سے ملنا چاہتا ہے۔وہ
ہامی بھر کر یہاں آ تو گئی تھی مگر صرف اسی لیئے کے اسے بازل کی کیس فائل چاہیئے تھی۔
۔یہ فیصلہ وہ کر چکی تھی کے اب وہ مزید علی اصغری کے ساتھ کام نہیں کر سکتی۔

تھوڑی دیر پورے کمرے میں خاموشی چھائی رہی، علی تھک کر پیچھے ہو چکا تھا اور بازل
ناگواری سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔جب کچھ نہ بن پڑا تو آخر کار اس نے محرام کو مخاطب
کرنا بہتر سمجھا۔

اسے کیوں لائے ہو ساتھ ؟"، مگر اس سے تو بہتر تھا چپ ہی رہتا، چڑ کر اس نے لال "
لباس والی لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

علی نے محرام کو یوں دیکھا جیسے چوری پکڑی گئی ہو اور محرام اسکو لگا کسی نے ایک مرتبہ
دوبارہ اسکا مذاق بنا کر رکھ دیا ہو۔ کیاں بازل نے اسے نہیں بلایا تھا؟

" ایک منٹ تم نے تو کہ۔۔ "

دیکھو بازل اس وقت تمہاری بہن ہی یہاں پر واحد شخص ہے جو تمہاری مدد کر سکتی ہے "
"،اس نے محر کی بات کو اگنور کیا اور اس بات پر تو جیسے محر کے ابلتے ہوئے غصہ کو بہانہ مل
گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

تم نے مجھ سے جھوٹ کہا"، غصہ اور شاک سے اس نے علی سے پوچھا "

"دیکھے مس محر "

"تم نے مجھ سے جھوٹ کہا کے نہیں کہا"،وہ ترکی بے ترکی ایک دوسرے کے جملے کاٹ رہے تھے، مگراس بار علی کی نظریں جھکی ہوئی تھی اور محرام کی شعلہ برساتی نگاہیں اسکے بھورے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"تم نے کہا تھا بازل مجھ سے ملنا چاہتا ہے"

"میں کیوں تم سے ملنا چاہوں گا" بازل نے اسکی بات کا الجھ کر جواب دیا۔

"اف خدایا! ایک تو آپ عورتیں ہر چیز کو انا کا مسئلہ کیوں بنالیتی ہیں۔ہاں بول لیا جھوٹ کیا ہو گیا"، علی کا منہ تو اسکی طرف تھا مگر نظریں جھکی ہوئی تھی۔شاہد یے کل رات کو ہونے والی تازہ تازہ بیستی کا نتیجہ تھا۔

"انا کا مسئلہ میں..!" محرام بولتے بولتے خاموش ہو گی اُسکا غصہ بڑھ رہا تھا مگر وہ ان دونوں پر اپنی توانائی ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی،وہ اس قابل نہیں تھے۔اسی لیئے رکی۔۔ ایک گہرہ سانس لیا اور کہنا شروع کیا۔

"مجھے بازل کی کیس فائل دیں"

"بازل کی کیس فائل کیوں"، علی نے سوال کیا۔

کیونکہ میں وکیل چینج کر رہی ہو میں مزید آپکے ساتھ کام نہیں کر سکتی"اپنی پرس کی سٹریپ کو سیدھا کرتی وہ اٹھنے والی تھی جب علی اچانک ہی اونچی آواز میں بولنے لگا۔

"آپ ایسے کیسے وکیل چینج کر سکتی ہیں،آپکو کس نے یہ حق دیا ہے؟" محرام کے جواب سے پہلے ہی بازل بول پڑا

"تم میری اجازت کے بغیر میرا وکیل نہیں بدل سکتی" محرام نے ایک نظر اپنے چھوٹے کٹے ہوئے بالوں والے بھائی کو دیکھا اور پھر علی کو

"جیل کے باہر تم ہو یا میں؟"اس نے انگلی دکھاتے سوال کیا،"میں نا،تو فیصلہ بھی میں ہی کرونگی کے کیا کرنا ہے۔۔اور کیا نہیں،ورنہ شوق سے سڑتے رہو"،اپنا بیگ اٹھا کر ایک آخری نگاہ ان دونوں کے لال ہوتے چہروں پر ڈالی۔

"اور ہاں" جانے سے پہلے وہ مڑی "آئندہ آپ مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کرینگے (علی کو وارن کیا)۔۔ورنہ سوشل میڈیا کی طاقت سے آپ با خوبی feminism واقف ہیں،آج کل

کی کیا والیو ہے مجھے بتانے کی ضرورت نہیں یقیناً"،ایک فاتحانہ مسکراہٹ ان دونوں پر ڈالتی وہ اپنی بلاک ہیلز سے چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔

کون کہتا تھا عورت کمزور ہوتی ہے۔۔بس اس کی بہادری پر لوگوں کے طعنوں کا خوف جم جاتا ہے، جیسے اسکی بہادری پر جم چکا تھا۔ مگر اس خوف کو اس نے خود ہی ہٹانا تھا۔ کوئی اور آ کر آسکے خوف سے آسکو نجات نہیں دلائے گا۔

پتا نہیں کیوں مگر آج وہ بلاک ہیلز والی لڑکی خود کو بہت بہتر اور ہلکا محسوس کر رہی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

www.novelsclubb.com

دوپہر کے کوئی دو بج رہے تھے جب وہ ولا کا لاؤنج پار کرتی باہر پتھریلی روش پر کھڑی گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔ وہ مہر نساء کی کار لے کر آئی تھی۔ گاڑی کے دروازہ کو چابی کے زریعے انلاک کیا ہی تھا جب پیچھے سے آنے والی آواز پر وہ رک گئی۔

"رکو" جگن نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔لاؤنج کے دہانے ہر زباب سینے پر بازو لپیٹے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔پتا نہیں وہ کب جاگی تھی اور ٹپ ٹاپ سی تیار بھی ہوگئی تھی۔ہلکی جامنی قمیض شلوار اور گولڈن بال کھلے ہوئے تھے۔جگن نے بے زاریت سے آنکھیں گھمائی۔

قدم قدم چلتے زباب بلکل اس کے عین سامنے کھڑی ہوگئی۔ان دونوں کا قد برابر تھا مگر سرمی آنکھوں والی لڑکی جگن کو تفتیش بھری نگاہوں سے گھور رہی تھی جبکے دوسری طرف وہ منہ پھیرے ہوی تھی۔اسے دیکھ کر اسے اپنا پورا موڈ خراب نہیں کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

زباب نے ایک جانچتی نگاہ اوپر سے نیچے تک اس پر ڈالی۔"کیا کرنے آئی تھی یہاں؟"،

" جگن نے چہرہ ہلکا سا موڑ کر اسے ناگواری سے جواب دیا،"تمہیں اس سے مطلب

زباب کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ رقم ہو گئی، "مطلب تو کچھ زیادہ نہیں بٹ۔۔۔۔تم میرے بھائی سے ملنے کیوں آئی تھی۔۔گھر والوں نے کیا نکال دیا ہے۔۔۔(منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے مصنوعی فکر مندی سے کہا) چچ۔۔پتہ چل گیا ہو گا نا۔۔۔۔کے جو اپنی سگی ماں کو پیسے کے لیے نہیں بخشتی وہ کسی اور کو کیا بخشے گی"، وہ اسے زچ کر رہی تھی۔

"جگن نے اسے الجھ کر دیکھا، "تمہیں کیسے پتہ ہے؟

زباب ایک قدم آگے آئی اور چہرہ تھوڑا سا جھکا کر سرگوشی نما انداز میں کہا۔ "یے مہر نساء والا ہے پرنسز ز۔۔یہاں رازوں کو دل میں چھپانا (وہ پیچھے ہوئی)۔۔بہت مشکل کام ہے"، ایک حقارت بھری مسکراہٹ اس تک اچھالی۔ جگن سن کھڑی رہی وہ اسے ایک کڑا اڑا جواب دینا چاہتی تھی مگر دماغ میں جیسے اس وقت کوئی جواب ہی نہیں آ رہا تھا۔

زباب پیچھے ہٹی اور اس بار اسکی نظروں میں ہتک کے بجائے وارننگ تھی "میرے بھائی سے۔۔دور رہو۔۔میرے گھر سے دور رہ۔۔۔"

تمہارا گھر"، اسکی بات کو کاٹتے ہوئے اس نے مذاق اڑایا۔ "ولا کے باہر ابھی بھی نانی امی کے نام کی نیم پلیٹ لگی ہے"، زباب کا غصہ دوبارہ حقارت میں تبدیل ہو گیا۔ ہلکا سا مسکرائی

" کاش کے کبھی اپنے کارٹونز میں سے بھی سر نکالا ہوتا تو آج تم جانتی کے۔۔ یہ ولا (ولا کی طرف اشارہ کیا) میرے ہونے والے شوہر کے نام ہونے جارہا ہے۔ اور وہ جو ہاسپٹل ہے نا۔۔۔وہ بھی میرے ہونے والے شوہر کے نام ہے۔۔"، فاتحانہ لہجے سے اترا رہی تھی۔

"اور میرے ابا نے مرتے وقت جب میرا اور اسکا رشتہ تہہ کیا تھا تو اسی وقت۔۔۔ میرے حق مہر میں اسکی ساری پراپرٹی کا پچاس پرسنٹ شئیر ڈال دیا تھا۔۔ اور مزے کی بات (وہ تھوڑا سا ہنسی) اگر وہ حق مہر چیلنج کرے گا یا مجھ سے شادی سے انکار کرے گا۔۔۔ تو وہ جو میرے باب کی ساری جائداد، زمین، بزنس وہ سب۔۔۔ وہ سب اس سے چھن جائے گا)

جگن کے سر پر دھماکہ ہوا تھا)۔۔تسک کیا کرے بیچارہ مجبور ہے۔۔ برداشت کرے مجھے یا پاس کرے"، اس نے جانے کے لیئے قدم بڑھائے۔"اور ہاں۔۔اب امید کرتی ہوں تم دوبارہ مجھے یہاں نظر نہیں آؤں گی"، ایک شیرین مسکراہٹ اس تک اچھالی جیسے ان دونوں کے بیچ کچھ ہوا ہی نہیں اور جن قدموں پر آئی تھی انھیں پر واپس لوٹ گئی۔

مگر جگن جن قدموں پر پہلے کھڑی تھی اب وہ ویسے نہیں تھے۔۔"ایسا کیسے ہو سکتا ہے" watch your ۔سب اسے نہیں مل سکتا۔اس پر اسکا کوئی حق نہیں۔دیکھ لونگی تمہیں میں مدڑ گھوتھل۔۔میری بدلوں کی لسٹ میں اب تمہارا نام بھی back now درج ہو چکا ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

www.novelsclubb.com

ولا کے ڈائننگ ہال کو کھانے کی اشتہار انگیز خوشبوؤں نے اپنے قید میں لیا ہوا تھا۔ڈائننگ ہال کے ساتھ موجود لاؤنج میں اس وقت اس کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا۔ہلکے غلابی رنگ

کے کرتا شلوار پہنے اس نے نفاست سے بالوں کو آگے سے بھاند کر پیچھے کھلا چھوڑا تھا۔

ڈوپٹہ ندارد تھا۔

وہ سنگل صوفے پر بیٹھی مشکل سے ایک مصنوعی مسکراہٹ قائم رکھے ہوئے تھی۔اسکی بائیں جانب والے ٹو سیٹر پر اسکی ماں اور فجر کی ماں خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔فجر بلکل انکا عکس تھا وہی بال وہی آنکھیں۔وہی چہرہ۔محرام کے سامنے والے ٹو سیٹر پر فجر اور اسکے والد بیٹھے عورتوں کی باتوں میں بھرپور رائے پیش کر رہے تھیں۔وہ چاروں ایک مکمل فیملی لگتے تھے۔ایک دوسرے کی ہر بات کا پر تھی سے جواب دینا، فجر کا اپنے باب کے ساتھ پر جوش طور پر سپارٹس کو ڈسکس کرنا۔فجر کا اسکی ماں کے ساتھ ہلکا پھلکا مذاق اور فجر کا خود کی ماں کے ساتھ وقفے وقفے سے فلرٹ۔

www.novelsclubb.com

وہ جو نروس ہو رہی تھی مستقل انگلی میں پہنی آنگھوٹی کو ہلا رہی تھی،وہ تین سال کی تھی جب اسکے والد کی وفات ہو گئی۔اس نے انھیں زیادہ دیکھا نہیں تھا۔یے آنگھوٹی۔۔یے آنگھوٹی انھوں نے ہی اسکے لیئے بنوائی تھی جو اس وقت تو کسی سات آٹھ سالہ بچی کی

شہادت والی انگلی پر پوری آسکتی تھی مگر آج کی محرام صرف اسے اپنی چھوٹی انگلی پر پہن پاتی تھی۔ بہت کہا تھا اسے مہر نساء نے کے اسے اتار دے پہن پہن کر رنگ بھی اڑ چکا ہے۔ مگر انھیں کون سمجھائے کے اس آنگھوٹی کو جب جب وہ نروس ہوتی تھی تب تب وہ اسے ہلا کر یوں محسوس کرتی تھی جیسے اسکے بابا اسکے ساتھ ہے۔ وہ آسمان پر سے اسے دیکھ رہے ہیں ۔ وہ قسمت اور ستاروں کی گردش پر یقین رکھنے والی تھی۔ اس سونے کے چھلے میں بھی اس اپنا سکون اور اپنی خوش قسمتی نظر آتی تھی۔۔ یے ہو گی تو وہ پر سکون رہے گی۔۔ نہیں ہو گی تو جسم کا حصہ سا غائب ہو جائے گا

ایسا لگ رہا تھا جیسے فجر نے سب کو اپنے سحر میں جکڑ رکھا تھا۔ وہ تھا ہی اتنا اچھا پبلیک فگر، mis matched آرام سے گھل مل جاتا تھا اور ایک وہ تھی انسانوں سے کترانے والی اپنی خاموشی، نیند اور کام کو پر فر کرنے والی۔ اس میں اور فجر couple to be میں واقعی زمین آسمان کا فرق تھا۔ وہ ایک

تھے مگر وہاں بیٹھی وہ خود کو صرف ایک ہی بات سمجھا رہی تھی۔

" محرام ہو سکتا ہے وہ شادی کے بعد ایسا نہ ہو "

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماں تمہاری دشمن نہیں "

" سب اچھا ہو گا گیو ہم آ چانس "

وقفے وقفے سے اسکی ہونے والی ساس اس سے انگریزی میں کچھ پوچھ لیتی تھیں (انھیں اردو نہیں تھی وہ اسٹریلین تھیں)۔وہ بھی ہنس کر کچھ لفظوں پر مشتمل مختصر سا جواب دے کر چپ ہو جاتی اور ہر بار جواب دینے کے بعد اسکی نظریں فجر سے ملتی جو اسے ایسا دیکھ رہا ہوتا جیسے کہہ رہا ہو۔۔"یو کین نیور کمپیٹ ود می"،اور ہر بار محرام کو پہلے سے زیادہ ہتک اور زمین میں گڑ جانے کا سا احساس ہوتا۔کیا یے انسان چانس کے قابل تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

www.novelsclubb.com

وہ ان سب سے دور آ چکی تھی،

علی کے جھوٹ سے،

بازل کے مغرور لہجے سے،

ان سب چالاکیوں اور سازشوں سے دور وہ اس سرسبز، درختوں سے ڈھکے ہوئے پارک کے ایک کونے میں بیٹھی تھی۔ دائرے میں آمنے سامنے چار بینچز پڑے تھے اور درمیان میں ایک لکڑی کا میز۔ دور کہیں سے فوارے کے پانی گرنے کی ہلکی سی آواز آرہی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کسی پرندے کے چہچہانے کی آواز آجاتی یا کوئی تتلی اسکے سر پر سے ہو کر گزر جاتی۔

یہ ایک جوگنگ پارک تھا جہاں مختلف فیملیز اور لوگ آئے ہوئے تھے۔ دور سے کسی فیملی کے کرکٹ کھیلنے کی آواز بھی آرہی تھی، شاہد ان میں سے کسی نے بال بہت دور پھینک دیا تھا اور سب اس بات پر بحث کر رہے تھے۔ مگر یہ سب ثانوی آوازیں تھیں۔ سرخ لباس میں موجود وہ لڑکی آنکھیں موندے، گھٹنوں میں سر دیے بھیٹی تھی۔ اسکا پرس اسکے قریب پڑا تھا اور اس نے ٹانگیں بینچ کے اوپر کی ہوئی تھی۔ پس منظر کی آوازوں کو اگنور کرتی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے بہت عرصے بعد کسی کو یوں شٹ آپ کال دی تھی، پر سکون تو محسوس ہوا تھا مگر اندر ہی اندر اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا، اگر علی نے اس بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیا تو؟ اگر بات بگڑ گئی تو؟ کیا وہ واقعی بہادر ہے؟ وہ خود سے سوال کر رہی تھی مگر آواز کہیں سے بھی نہیں آ رہی تھی۔ ارد گرد سے کوئی جواب نہیں آ رہا تھا، نا اسکے سر پر جھکے ہوئے درخت اور اسکی شاخوں سے، نہ آس پاس موجود سبزہ زار سے اور نہ ہی ارد گرد کے پرندے اور کیڑے مکوڑوں سے۔

آواز آئی تو بس یے کے، 'یہاں کیوں بیٹھی ہو بچے'، وہ ایک دم گبھرا کر سیدھی ہوئی تقریباً بینچ سے گرتے گرتے بچی۔ دل اچانک ہی باہر کی طرف کو اچھلا۔ نظر گھما کر اس نے آواز کا تعاقب کیا تو دیکھا اسکے بائیں جانب موجود بینچ پر ایک بھورا اسکارف عبایہ پہنے ایک پر شفیق عورت بھیٹی تھیں۔ وہ اسے مسکارتی نظروں سے یوں دیکھ رہیں تھیں جیسے کچھ دیر پہلے اسے انے والا ہارٹ اٹیک انکی غنیمت بلکل نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

گہرے سانس لیتی وہ اب خود پر قابو پا رہی تھی۔دل ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا ۔اچانک آنی والی آواز غیر ارادی تھی وہ کیسے نا گبھراتی۔

میں نے ڈرا دیا لگتا آپکو!"ہنس کر انھوں نے بات کو ٹالا۔محرام نے کنکھیوں سے انھیں " دیکھا۔وہ درمیانے سے قدو قامت کی بوڑھی عورت تھیں جن کے سفید چہرے اور ہاتھ کے علاوہ سارا جسم عبایہ میں ڈھکا ہوا تھا۔بھوری نحیف آنکھوں پر نفاست سے چشمہ لگا ہوا تھا جس کے دھاگوں پر موتی پروئے ہوئے تھے جو سکارف کے اندر جا رہے تھے۔

انکے ہاتھوں میں ایک سفید کپڑا تھا جس پر وہ غالباً قروشیہ کا کام کر رہی تھیں،چہرے پر پر سکون مسکراہٹ تھی۔محرام کا دل کیا وہ اٹھ کر بھاگے لیکن پتہ نہیں کیوں۔۔۔اس خاتون سے اسے منفی وائبز نہیں آرہی تھیں۔انکے چہرے پر ایک عجیب سا نور تھا۔محرام کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہوئے انھوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔عینک کو آنکھوں پر درست کیا۔

میرے بڑے بھائی کے ہاں نواسی ہونے والی ہے۔۔۔بس اسی کے لیئے یے سب کر "رہی ہوں"،،انکا اشارہ ہاتھ میں موجود کپڑے پر تھا۔ محرام نے کوئی جواب نہیں دیاوہ سختی سے اپنے پرس کو پکڑے ہوئے تھی۔

سامنے بیٹھی عورت مستقل بولے جارہی تھیں،شاہدا نھیں باتیں کرنے کی عادت تھی۔ اپنے بھائی،انکی نواسی اورانکی بیٹی کی کہانیاں سنارہیں تھیں۔جیسے انکی زندگی کا محور یہیں لوگ تھیں۔۔۔بولتے بولتے انھیں اندازہ ہواکے انھوں نے ابھی تک اپنا تعارف بھی نہیں کروایا

لو!میں نے تواپنانام بھی نہیں بتایا۔۔۔۔ڈاکٹرکوثر دعا۔ادھر پارک کے قریب ہی " ایک گورنمنٹ گرلزکالج ہے وہاں انگریزی کی پروفیسر ہوں میں"انھوں نے دانتوں سے دھاگہ کاٹااور محرام سے اسکے تعارف کا پوچھا۔

تم کیا کرتی ہو بیٹے، نام کیا ہے ؟"، کوئی اور انسان ہوتا تو وہ اب تک ڈر کر بھاگ جاتی کے ' ناجانہ یہ عورت کون ہے مگر۔۔۔ نااسکا دماغ اسے یے اشارہ کر رہا تھا نہ دل۔ ہلکی سی آواز کے ساتھ اس نے اپنا تعارف کیا۔

" میرا نام محرام ہے "

ماشاءاللہ پیارا نام ہے ! محرام، یعنی۔۔۔ قریبی دوست "اپنے بیگ کی زپ کھلوتے " ہوئے انھوں نے اظہار کیا

" کس نے رکھا ہے "

میرے بابا نے رکھا تھا"، وہ ابھی بھی بینچ کے ایک کونے پر اپنے پرس کو سینے سے لگائے " بیٹھی تھی جیسے بھاگ جائے گی۔

تھا؟"، انھوں نے حیرانگی ظاہر کی، مسکراہٹ غائب ہی نہیں ہو رہی تھی "

" جی تھا!۔۔۔ وہ فوت ہو چکے ہیں "

www.novelsclubb.com

"اوہ۔۔۔۔!!،اللہ انکی مغفرت کرے" ہلکی سی آواز کے ساتھ اس نے آمین کہا۔وہ زیادہ اپنے بابا کو نہیں جانتی تھی اسی لیئے کیا بتاتی ان کے بارے میں۔

دونوں کے درمیان خاموشی کا وقفہ آیا۔فوارے سے نکلنے کی آواز پھر سے اطراف میں پھیل گئی۔وہ اب تھوڑے پرسکون طریقے سے بینچ پر بیٹھی تھی۔یے عورت اسے خوف زدہ نہیں کر رہی تھی۔

"پریشانی ہے کوئی"،خاموشی کا وقفہ ڈاکٹر کوثر کی آواز نے توڑا۔انکی نظریں فوارے پر ٹکی تھیں۔محرام نے نظریں موڑ کر انھیں دیکھا۔پرسکون مسکراتا چہرہ۔وہ ابھی بھی نہیں بھاگی تھی۔اسکی خاموشی محسوس کرتے ہوئے انھوں نے اسکی جھجک دور کرنی چاہیے۔

فکر نہ کرو کبھی کبھار اپنی پریشانی کسی انجانے شخص کو بتا دینی چاہیئے، دل ہلکا ہو جاتا ہے" "

، محرام نے انھیں دیکھا، پتہ نہیں کیوں مگر اسکے دل اور دماغ اسے اشارہ کر رہے تھے کے

! بتا دو !۔دل ہلکا کر لو ! بول دو

کیا۔۔آپکی زندگی میں بھی ایسے لوگ ہیں جو آپکو نیچا محسوس کرواتے ہیں؟"آنکھیں "

اپنی ہاتھوں کی انگلیاں پر ٹکائے وہ آہستہ سے رک رک کر کہہ رہی تھی۔

کیا۔۔آپکے پاس بھی ایسے لوگ ہیں جن کو خوش رکھنے کے لیئے آپکو چپ کر جانا پڑتا "

ہے۔۔۔حق بات سے پھر جانا پڑتا ہے۔۔۔کیا لوگوں کو خوش رکھنا اتنا مشکل ہے۔۔۔

اپنی خوشیاں قربان کرنا۔۔۔ضروری ہے کیا؟"آخر میں اسکی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

آواز بھاری اور آہستہ ہو گئی تھی۔مگر وہ ابھی بھی اپنی انگلیوں کو دیکھ رہی تھی۔ہاتھ میں

پہنی آنگھوٹی آہستگی سے اوپر نیچے کر رہی تھی۔

خاموشی دوبارہ چھا گئی تھی، پانی گرنے کے آواز اور پتوں کی چر چر ہاٹ آپس میں گھل گئی تھی۔

" تمہارا سب سے بڑا خوف کیا ہے"، تھوڑی دیر بعد کوثر دعا کی سوچ میں ڈوبی آواز آئی۔ ہلکی سی گردن موڑ کر محرام کو دیکھا جو نم آنکھیں ابھی بھی جھکائی ہوئے تھی۔

" بتاؤ! ایسی کیا چیز ہے جو تمہیں خوف زدہ کرتی ہو"، محرام نے اپنے زہن پر زور ڈالا اندھیرا، خون، لاش، جانور، کیڑے مکوڑے کتنے خوف تھے اسکے۔ مگر انھوں نے سب سے بڑا پوچھا تھا۔ آخر میں بے اختیار ہی اسکی زبان سے نکلا

" اعتماد ٹوٹ جانا۔۔۔ "

" مجھے انسانوں کی ناراضگیوں سے خوف آتا ہے، جن لوگوں پر میں بھروسہ کرتی ہوں انکا مجھے دھوکہ دینا۔۔۔ میں لوگوں کو خوش رکھتی ہوں اسی لیئے نہیں کے کہیں وہ دور نہ چلے جائیں اسی لیئے کے کہیں وہ مجھے دھوکہ نہ دے دیں، میری پیٹھ پر چھرا نے کھوب نے دے ،میرا مذاق نا بنا دیں۔۔۔ میری بات کو انا کا مسئلہ نہ بنا لیں۔۔۔۔ مجھے انسان اور انکی

سازشوں سے خوف آتا ہے"، آخر میں اس نے گیلی آنکھیں اٹھا کر بائیں طرف بیٹھی عورت کو دیکھا۔بینائی کا راستہ دھندھلا ہو گیا تھا مگر وہ روئے گی نہیں، آج صبح ہی اس نے خود سے وعدہ کیا تھا کے اب سے وہ روئے گی نہیں۔

ایک گیلی سانس اندر کھینچتے ہوئے اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا۔اسے لگا وہ دل ہلکا کر رہی ہے مگر اسے تو اپنا دل مزید بھاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

" رولو بیٹا!۔۔۔آنسو اندر مت رکھو"، نہایت آہستگی سے اسے کہا مگر اس نے سر نفی میں ہلا دیا آنکھوں کو زور سے رگڑا، وہ روئے گی نہیں، وہ روئے گی نہیں۔وہ روئے گی نہیں

" نہیں! میں بہت روتی ہوں۔بہت رونا کمزوری ہے۔یہ ایک بری بات ہے میں نہیں ہو جائے گی"وہ کوئی چار سال کی بچی لگ رہی تھی blurry روؤں گی۔میری منزل جو خود سے ہی عجیب سی منطق پیش کر رہی تھی۔

کوثر دعا نے ایک ٹھنڈی آہ بڑھی اور کہنا شروع کیا۔

"کامل انسان دیکھا ہے کبھی محرام ؟"سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے نا سمجھی سے گردن اٹھا کر انھیں دیکھا۔اسکی آنکھیں اور ناک لال ہو رہیں تھیں۔

"نہیں دیکھا نا کوئی مکمل انسان !۔۔۔کیوں کہ خامیاں اور خوبیاں ہر انسان میں ہوتی ہیں۔ اچھے سے اچھے اور برے سے برے انسان میں بھی ہوتی ہیں۔" محرام کی سماعتوں میں اب انکی نرم گرم سی آواز گونج رہی تھی۔

"برائی اور...اچھائی تو ہر انسان میں ہوتی ہے ہے نا!فرق صرف یے ہے کے انسان اپنی برائی کو پہنچانے اور اسے بدلنے کی کوشش کرے "

برائی کو بدلے '،اس نے خود کلامی کی۔ "

"بلکل !عادتاً پیدا ہونے والی برائی بدلی جاسکتی ہیں کوشش سے۔۔۔محنت سے لیکن فطرتاً نہیں۔سوچ اور نظریات تو بدل سکتے ہیں مگر خون کا اثر زائل نہیں ہو سکتا"آخری جملہ اسکے دماغ میں اٹک سا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تو فطرتاً کیسے بدلی جائے برائی"، وہ تھوڑا سا مسکرائیں اور کہنا جاری رکھا "

انہیں minimize "

کر دو،۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔، مکمل طور پر ورثہ میں آئیں برائی نہیں بدلی جاتی وہ ہمیشہ رہتی ہے بس انسان کو اپنی ول پاؤور سٹرانگ کر کے اسے کم سے کم خود پر حاوی ہونے دینا ہوتا ہے۔ مثلاً۔۔۔ اگر اسے لگتا ہے وہ تلخ ہے،۔۔۔ کڑوی باتیں کر جاتا ہے تو تنقید کرنے کا مادہ کم کر دے، کم سے کم رائے دے، جب مانگی جائے تب دے اور اس میں بھی اپنے لہجے کا دھیان رکھے۔۔۔ کوئی کتنا حساس ہے ہم یہ نہیں جانتے مگر۔۔۔ ہم دل دکھانے سے تو خود کو روک سکتے ہیں نا۔"، محرام آرام آرام سے انکے لفظوں کو سمجھنے کو کوشش کر رہی تھی

اگر کسی شخص کو لگتا ہے کے اسکے الفاظ لوگوں پر منفی اثر چھوڑ "dictionary ۔ " رہیں ہیں تو اپنے الفاظ کا رخ بدل دے

۔۔۔اتنی وسیع ہے ایسے الفاظ۔۔۔ایسی بات۔۔۔کرے ہی مت جو سامنے والے کو نقصان پہنچانے۔اسکے جذبات کو نقصان پہنچائے۔۔اسکا دل دکھائے۔"انکی بات سن کر محرام ہلکا سا ہنسی،اداسی سے۔

آپ ایک انگلش ٹیچر ہیں نا۔۔اسی لیئے ایسی باتیں کر لیتی ہیں"،اسکی ہنسی پر وہ بھی تھوڑا " سا مسکرائیں۔

توکیا نا کروں،الفاظ اثر رکھتے ہیں بیٹے! تمہیں لگتا ہے تم روتی بہت ہو،سچ کا ساتھ نہیں " " دے پاتی،بزدل ہو۔یے سب تمہاری خامیاں ہیں

برائیاں"اس نے ان کی تصحیح کی "

www.novelsclubb.com

تمہاری نظر میں برائیاں۔۔۔میرے نزدیک خامیاں۔۔۔توانکو خود پر کم سے کم حاوی " ہونے دو،تھک جاتی ہو رو لیا کرو مگر سہی وقت پر۔۔۔سہی انسان کے سامنے،انسانوں کے ردعمل سے گبھرا جاتی ہو،خود کو کمپوزر کھو۔۔۔انکا لہجہ تکلیف دہ ہے توانکی تصیح کرو۔

۔۔مناسب الفاظ کے استعمال کے ساتھ۔۔۔مناسب صورتحال میں۔خود پر قابو اور جذبات پر قابو ہونا بھی ایک فخر کی بات ہوتی ہے"،وہ انکی باتوں پر سر ہلاتی گئی۔

" لوگوں کی باتوں کو دل سے نا لگانے کا طریقہ بتاؤں۔۔۔معاف کر دیا کرو اور انکے حق میں دعا کر دی کے اللہ انھیں لوگوں کے حق میں بہتر بنائے۔بغض اور کینے کو دل میں رکھ کر ہم صرف خود کو ہی نقصان دیتے ہیں۔اوپر سے۔۔۔تو چلو یے کہہ دیتے ہیں کے ہم انکے بارے میں نہیں سوچ رہے تو وہ جو نفرت ہمارے دل میں انکے متعلق ابھی بھی زندہ ہے وہ کیا ہے۔دل بھی تو انسان کے جسم کا حصہ ہوتا ہے نا بچے،وہ میلا ہو گا تو باقی جسم کیسے صاف ہو گا"،انکی بات مکمل ہوئی تو محر جو کب سے انھیں دیکھ رہی تھی سیدھی ہو کر بیٹھی ۔انکے الفاظ اب اسکے زہن میں دوڑ رہے تھے۔پاس سے ایک دو لوگ جو گنگ کرتے بھی گزر جاتے تھے مگر وہ پھر بھی انکے الفاظ کے سحر میں جکڑی رہی۔

" منفی سوچوں کو زائل کرو۔۔۔۔ "

" بات کے لب و لہجے پر فوکس کرو۔۔۔ "

" رونا برا نہیں۔۔ "

" بغض رکھنا برا ہے۔۔۔ "

دماغ تھوڑی دیر پہلے ہونے والی بات چیت کے نوٹس بنا رہا تھا جب گود میں موجود بیگ میں سے فون کی آواز آنے لگی۔ ہربڑا کر اس نے فون نکالا۔

" جگن کالنگ "

یے کیوں مجھے فون کر رہی ہے، حیرانگی کے ساتھ اس نے کال اٹھائی۔

"...ہیلو، جگن ک "

www.novelsclubb.com

کہاں ہو تم "، اسکی بات منہ میں ہی رہ گئی، دوسری طرف سے جگن کی گبھرائی ہوئی " آواز ابھری۔ محرام کا دل بے اختیار ہی ڈوبا۔

"..ک۔ کیا ہوا"

"کہاں ہو تم؟"،اس بار اس نے تقریباً چیخ کر سوال کیا۔

"پار۔ک میں! کیوں؟"کچھ برا تھا،کچھ غلط ہوا تھا

"نانی امی بیہوش ہو چکی ہیں ہاسپٹل میں ہیں۔۔انکی کنڈیشن کرٹکل ہے"،محرام کے ہاتھ میں پکڑے فون پر گرفت ڈھیلی ہو گئی۔سر پر جیسے کسی نے بم پھوڑ دیا ہو۔جگن ابھی بھی اس سے تابڑتوڑ سوالات پوچھ رہی تھی یا شاہد مہرنساء کی کنڈیشن سے اسے آگاہ کر رہی تھی مگر وہ ابھی تک پچھلے جملے کو ہی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"نانی امی بیہوش۔۔"

"ہاسپٹل میں۔۔"

www.novelsclubb.com

"کرٹکل کنڈیشن.."ایک ہچکی سی ابھری اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پہلے بائیں آنکھ سے آنسو ٹپکا اور بہتا ہوا نیچے گر پڑا،اور اسکے بعد آنسوؤں کا نا تھمنے والا سیلاب امڈا۔

کیا ہوا بیٹا!"ڈاکٹر کوثر کی آواز نے اسے سکتے کے عالم سے نکالا۔ "

ج۔جگن ہیلو!کہاں ہو تم۔۔۔ہمارے ہاسپٹل میں۔۔۔ا۔اچھا۔۔اچھام۔میں آرہی ہو۔۔آرہی ہو"،الفاظ بمشکل ہی ادا ہو رہے تھے۔کیا کہہ رہی تھی کیا چھوڑ رہی تھی۔۔۔ کچھ اندازہ نہیں تھا۔

بینچ سے اٹھتے ہوئے اسکا پرس گود سے نیچے گر پڑا۔ساری چیزیں زمین پر بکھر گئی۔۔جھکتے ہوئے اس نے چیزیں سمیٹنا چاہیں مگر آنسوؤں نے رستہ دھندلا دیا تھا۔۔منزل غائب ہو رہی تھی۔۔چیز کہاں تھی۔۔ہاتھ کہاں مار رہی تھی،کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ٹانگوں اور ہاتھوں میں سے جیسے جان ختم ہو گئی تھی۔اسکی حالت دیکھتے ڈاکٹر کوثر نے جھک کر چیزوں کو سمیٹا۔دوسری طرف دوبارہ جگن کی کال آئی۔

www.novelsclubb.com

تیزی سے اٹھا کر کان سے لگایا،ساتھ ہی ہاتھ سے آنسوؤں کو صاف کیا۔

تم کیسے آؤ گی؟"جگن نے پوچھا "

گاڑی پ۔۔۔"، اور اس وقت اسے اندازہ ہوا اسکے پاس کار نہیں تھی۔۔ اس نے " پارک آنے کے بعد گاڑی بجھوا دی تھی کیونکہ طارق چچا کی بیٹی کو دوسرے ہاسپٹل میں شفٹ کرنا پڑ رہا تھا۔ اسی لیئے انکے بیٹے کو وہاں سے جانا تھا۔ ان لوگوں کی سہولت کے لیئے اس نے اپنی کار بھیج دی تھی

" بتاؤ نا۔۔ کیسے آؤ گی؟ "

تم مجھے پک کرنے آسکتی ہو"، دھیرے سے التجا کی۔ اتنی دیر میں کوثر دعا نے اسکا بیگ " بند کر کے بینچ پر رکھ دیا تھا۔

"پلیز میرے پاس کار۔۔ وہ میں۔ طارق چچا "

اچھا اچھا میں آرہی ہوں" محرام کی حالت سمجھتے اس نے حامی بڑھ لی۔۔ "لوکیشن بھیجو " "، کال کاٹ کر اس نے جھٹ سے اسے لوکیشن بھیجی مگر ہاتھ اس قدر کانپ رہے تھے کے کوئی بھی کام سہی سے نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یے زندگی میں پہلا موقع تھا۔۔۔جب محرام ہمایوں نے شدت سے دعا کی۔۔۔کے کاش اسے گاڑی ڈرائیو کرنا آتی ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

پارک سے جگن کی گاڑی اور گاڑی سے ہاسپٹل تک کا سفر اس نے کیسے تہہ کیا وہ یے نہیں جانتی۔پورے راستے وہ اپنے آنسوؤں کو درشتی سے رگڑتی ہوئی آئی۔جو بھی دعائیں اسے یاد تھیں وہ زیر لب وہی پڑھتی ہوی آئی۔جب جب وہ اپنے بارے میں سوچتی تھی تب تب ایسا کچھ کیوں ہو جاتا تھا جو اسکے قدموں کو ہلا دیتا

ہاسپٹل آج بھی ویسا ہی تھا وہی گہما گہمی،وہی دوائیوں کی بدبو۔ہاسٹل کی سفید ٹائلز پر وہ اپنی بلاک ہیلز سمیت دھوڑتے ہوئے آرہی تھی۔ذہن کے پردے پر کئیں مناظر ابھر رہے تھے،کہیں باتیں یاد آرہی تھیں۔

صبح جب اس نے مہر نساء کو ناشتہ دیا تو انھوں نے اس سے اپنے بائیں کندھے میں ہونے والے درد کی شکایت کی مگر اس وقت وہ آپنے آج کے لائحہ عمل کے بارے میں اتنا سوچ رہی تھی کے اس نے انکی بات پر دھیان نہیں دیا۔

آج کہاں جاؤں گی؟'،انھوں نے صبح اِپنا دلیہ کھاتے ہوئے اس سے سوال کیا تو اس نے ''' غائب دماغی سے انھیں "فکر نہ کریں جلدی آجاؤ گی کہہ دیا" مگر۔۔۔کیا وہ واقعی جلدی آئی تھی یا اس نے آج آنے میں پوری زندگی کی دیر کردی تھی۔

سفید ٹائل نما فرش اور بھوری ٹائلز سے مزین دیواریں سرد تھیں، جسم میں گھل جانے والی یخ سردی۔

محرام ہمایوں کو آج سے پہلے کوئی ہاسپٹل اتنا ٹھنڈا نہیں لگا۔

اسے آج سے پہلے کبھی اتنی سردی نہیں لگی تھی۔

وہ جگن کے پیچھے پیچھے اندھا دھند دوڑ رہی تھی ایک موڑ کاٹتے ہوئے اس کے قدم رک گئے ،وہ اپنے مطلوبہ وارڈ تک پہنچ چکی تھی۔ایک چھوٹا سا قدم بھڑایا مگر نظر پسھل کر تھوڑے سے دور واقع ہاسپٹل کی کرسیوں پر گئی۔وہاں ایک بھورے بالوں والا نوجوان گردن جھکائے بیٹھا تھا،اس نے سیاہ شرٹ پہن رکھی تھی جس کے بازوں کہنی سے اوپر تک کو موڑے ہوئے تھے۔وہ تھکا ہوا لگتا تھا اور شاہد۔۔شاہد وہ رو بھی رہا تھا۔ہاں وہ رو رہا تھا محرام نے اسے درشتی سے آنکھ سے نکلتا آنسو صاف کرتے دیکھ لیا تھا،۔مگر ساتھ ہی ایک اور آنسو آنکھ سے نکل کر بھوری داڑھی میں جزب ہو گیا تھا۔

نیو ڈبلاک ہیلز میں مقید پاؤں اسے بھاری لگ رہے تھے اسی لیئے وہ ننھے ننھے قدم اٹھاتی کرسیوں تک پہنچی اور اس نوجوان کے ساتھ دھپ سے بیٹھ گئی جیسے کوسوں کی مسافت تہہ کی ہو اور اب۔۔اب وہ تھک چکی ہو۔۔۔،جسم کی طاقت نے جواب دے دیا ہو۔ منزل تک پہنچ چکی ہو

www.novelsclubb.com

محرام کے بیٹھتے ساتھ ہی بائیں جانب موجود احمد کے آنسوؤں یک دم رک گئے، حیرت سے گردن موڑ کر ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔ جس کے سیاہ بال الجھے ہوئے تھے۔ گردن میں ڈوپٹہ جھول رہا تھا اور دونوں پلو آگے کو لٹک رہے تھے۔ پرس ساتھ والی کرسی پر گرا ہوا تھا۔ اسکا چہرہ انتہائی تھکا ہوا لگتا تھا مگر اس وقت احمد جہانزیب یے نہیں سوچ رہا تھا اسے وہاں دیکھ کر ناچاہتے ہوئے بھی اسے بے تحاشہ غصہ آیا، مگر پھر اپنی وہی عادت غصہ میں اونچا بولنے کے بجائے آواز کو حد درجہ دھیما کر لینا۔

"کیسی ہیں وہ؟!"، محرام کی آواز ہلکی تھی۔۔۔ جیسے بہت دوری سے آرہی ہو، احمد تک بھی اسکی سرگوشی نما آواز نا پہنچ سکی۔

"تم انھیں اپنی زمہ داری سمجھ کر لے کر گئی تھی۔۔۔۔وہ میری امانت تھی محرام، وہ میرا ہر رشتہ تھیں۔۔۔ بہن۔۔ماں۔۔ بھائی۔۔ باپ۔۔ وہ احمد جہانزیب کا پورا خاندان تھیں" محرام اسے نہیں دیکھ رہی تھیں، دیوار پر کسی غیر مرائی نقطے پر اسکی نظر ٹکی تھی

۔احمد نے تھک کر ایک گیلی سانس اندر کھینچی پھر کندھے سیدھے کیے اور میٹل کی کرسی سے ٹیک لگالی۔

تم نے میری امنات میں خیانت کی ہے محر" وہ اب سامنے دیکھ رہا تھا غصہ سے، دکھ سے " ،بے بسی سے, "اگر انھیں کچھ ہوا۔۔تو میں پوری زندگی تمہیں معاف نہیں کرونگا"، آخر میں اسکی آواز سے غصہ غائب ہو گیا تھا وہاں اب صرف دکھ اور بے بسی تھی۔ جیسے کسی پر سے بہت مان اٹھ گیا ہو

میں بھی معاف نہیں کر پاؤں گی"، تھوڑی دیر بعد ایک ہلکی سی سرگوشی نما آواز اس " سیاہ بالوں والی لڑکی کے منہ سے نکلی۔ایک آنسو ٹوٹ کر گال سے ہوتا ہوا گردن تک پسھلا مگر ابھی تو آنسوؤں کی شروعات تھی اس ایک کو روکنے کے کیا فائدہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو سال پہلے

اسکی قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ایک ہفتے بعد اسکا سادگی سے مہر نساء ولا میں نکاح تھا اور اسی دن ہی رخصتی ہونی تھی۔اسکے دو دن بعد وہ آسٹریلیا چلی جائے گی مسز فجر عدیل بن کر۔

فجر اور اسکے گھر والوں کو گئے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی،ولا کا لاؤنج گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا صوفے کے پیچھے واقعے دیوار گیر کھڑکھی کے پردے ہٹائے ہوئے تھے اور رات کی نیلی روشنی اندر کو آرہی تھی۔اسکا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا،اس نے لباس بھی ابھی تک تبدیل نہیں کیا وہی ہلکے غلابی رنگ کا کرتا شلوار اور ڈوپٹہ غائب۔

صوفے کو ارد گرد سختی سے تھامے وہ آگے پیچھے جھول رہی تھی جب ہیل کی ٹک ٹک کی آواز آئی۔اسکی ماں ٹائلز والے فلور پر چلتی ولا کے اندر آرہی تھیں۔وہ تھوڑی دیر پہلے ہی کسی کام سے باہر گئیں تھیں اور ابھی گھر لوٹیں تھیں۔محرام کو لاؤنج میں یوں بھٹکی ہوئی روح کی طرح بھیٹا دیکھ کر وہ وہیں رک گئی۔

"اوہ محرام۔! ابھی تک سوئی کیوں نہیں بیٹے، کل تم نے شاپنگ پر بھی جانا ہے میرے اور جولیا(فجر کی ماں)! کے ساتھ"، اپنے موبائل پر نظر دھوراتے انھوں نے مصروف سے لہجے میں کہا۔ محرام ایک دم غصہ سے اٹھی اور ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی انکی طرف بڑھی۔ اسکا دماغ درد سے پھٹ رہا تھا۔

"میں نے۔۔۔ آپ سے۔۔۔ کہا تھا نا مجھے نہیں کرنی شادی! تو آپ کیوں کر رہیں ہیں یے"، لفظوں کو چبا چبا کر ادا کیا تو قرۃ العین نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔ ایک بازو پر پرس ٹکایا ہوا تھا اور سینے پر دونوں ہاتھ باندھ کر ماتھے پر موجود بینگز کو جھٹکا۔

'شادی نہیں کرنی یا۔۔۔ اس سے۔۔۔ شادی نہیں کرنی" ایک آبرو اوپر چھراتے ہوئے چیلینج کرنے والے انداز میں کہا۔

"فجر سے نہیں کرنی"، اس نے تیزی سے کہا

www.novelsclubb.com

فجر سے نہیں کرنی تو کس سے کرنی ہے" یے طنز تھا، محرام کے تاثرات سست پڑ رہے "
تھے۔

کیونکہ ۔۔۔ جس سے تمہیں کرنی تھی وہ تو کسی اور سے کر رہا ہے"، ہنستے ہوئے کہا "

محرام نے اپنی ازلی نا سمجھی والی نظروں سے دیکھا۔ قرتہ العین نے جواباً آنکھیں گھمائیں

ایک تو تم یے جو نا سمجھی کا ماسک پہن لیتی ہوں ناں اف !""، چڑ کر اس سے کہا تو اس نے "
خود کو کمپوز رکھنا چاہا۔

" تمہارے دوست کی بات کر رہی ہوں the boy next door، "

احمد جہانزیب، وہ۔۔۔ زباب عروج سے شادی کرنے والا ہے" محرام کے سر پر دھماکہ
ہی تو ہوا تھا۔ اسکا دوست شادی کر رہا تھا؟ وہ بھی زباب سے ؟

www.novelsclubb.com

تمہیں میں نے پہلے بھی کہا تھا میں اندھی نہیں" انگلی دکھاتے ہوئے کہا، "اچھی طرح "
سے نظر آ رہا تھا

that boy has feelings for you "

تیزی سے انکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔, "we're just friends "

اوہ رئیلی !"طنز سے اسے دیکھا،"تم بیوقوف ہو گی۔۔میں نہیں"،اپنی بات کہہ کر وہ" "
سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تھی جب محرام نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"!ایسا کچھ نہیں ہے مما "

نہیں ہے تو پوچھ لو اس سے "سڑھیوں کے درمیان میں رک کر ہلکی سی گردن موڑ کر "
کہا۔"کیوں نہیں بتایا تمہیں کے زباب کے ساتھ اسکا رشتہ تہہ ہو چکا ہے"اپنی بات کہہ
کر وہ اوپر چلی گئی۔جبکہ نیچے کڑھی محرام بے بسی سے پاؤں پٹختی رہ گئی۔

وہ جانتی تھی یے سب جھوٹ بول رہے ہیں۔۔وہ دونوں صرف دوست تھے۔۔لیکن پھر
اسے کیوں نہیں بتایا تھا کسی نے کے احمد کا رشتہ تہہ ہو چکا ہے۔۔اور وہ بھی کس سے زباب
عروج سے ؟اسے اپنے سوال کا جواب چاہیے تھا
اور اس سوال کا جواب صرف ایک شخص دے سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

مہرنساء کا ہاسپٹل اندر سے اس وقت جتنا مصروف تھا باہر سے اتنا ہی خاموش۔ دھوپ تقریباً ختم ہو چکی تھی، اور نیلے آسمان پر ہلکے ہلکے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ظہراب عصر میں ڈھل رہی تھی اور ایک انجانہ سا سکون تھا ہر طرف۔ اسی سکون میں وہ لال لباس والی لڑکی کسی بت کی مانند کھڑی تھی۔ اسکے سیاہ بال ڈھیلی سی پونی میں بند تھے اور کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔ ڈوپٹے کو گردن میں سکارف کی طرح ڈال کر ایک پلو پیچھے کو پھینکا ہوا تھا۔ کندھے پر بیگ لٹکا ہوا تھا اور سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔

ارد گرد چلتی ہوا اسکے کرتے کو ہلکا سا اڑا رہی تھی، یا اسکے ڈوپٹے کو ساتھ لے جانے کی روادار تھی مگر وہ اس سب کی پرواہ کیے بغیر سیدھ میں موجود بینچز کو دیکھ رہی تھی جہاں ایک سیاہ پی کیپ پہنے شخص گردن جھکائے بھیٹا تھا۔ پارکنگ ایریا میں گاڑیاں خاموش تھی اور اس شخص کے اوپر جھکا درخت نیچے بیٹھے شخص کو ہی دیکھ رہا تھا۔

محرام نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور بلاک ہیلز سے چلتے چلتے وہ اس بینچ کے قریب پہنچی۔ سینے پر ہاتھ باندھنے کی وجہ سے ڈوپٹہ کا پلو ہی صرف ہوا کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ بینچ کے قریب پہنچنے پر بغیر کچھ کہے وہ اس آدمی کے ساتھ خاموشی سے بیٹھ گئی اور اپنا بیگ دونوں کے درمیان میں رکھ دیا۔

اسکے بیٹھتے ہی احمد نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا مگر اس بار آنکھوں میں نا تو غصہ تھا نا سختی، بس ایک دکھ سا تھا جو اسکی لال ہوئی آنکھوں کی ساری داستان سنا رہا تھا۔ بغیر کچھ کہے اس نے گردن دوبارہ جھکا دی۔

www.novelsclubb.com

ہوا کچھ یوں تھا کے مہر نساء کسی کام سے باتھروم میں گئی تھی اور باہر نکلتے وقت انکی ویل چیئر دروازے میں پھنس گئی۔ انھوں نے بہت آوازیں دیں مگر اس وقت گھر میں کوئی موجود نہ تھا تو انھوں نے اپنی مدد خود کرنی چاہی اور اسی دوران وہ باتھروم کے ٹائل نما فرش پر ویل

چیئر سمیت لڑھک گئیں۔انکا بائیں کندھا بہت زور سے زمین سے ٹکرایا تھااور سونے پر سہاگہ ویل چیئر کے بوجھ کے نیچے دبنے کی وجہ سے ڈاکٹرز کے بقول وہ مفلوج ہو چکا تھا۔ اس میں پہلے ہی اور جان نہ تھی اور یہ جھٹکا شدید تھا،جو انکا بازو برداشت نہ کر سکا۔ محرام یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کے دانی پر کیا گزری ہو گی جب انھوں نے اسے بہت پکارا ہو گا مگر وہ نہیں آ سکی۔ وہ خود کو موردالزام نہیں ٹہرانا چاہتی تھی بار بار صفائی دے رہی تھی کے جگن کی غلطی ہے وہ اسے ان کے پاس چھوڑ کر آئی تھی تو وہ گھر سے غائب کیوں ہوی پھر؟ مگر زمہ داری تو وہ انھیں اپنی سمجھ کر لائی تھی نا !

تھوڑی دیر تک جب ان دونوں میں سے کوئی نا بولا تو محرام نے سلسلہ کلام جوڑا" وہ ٹھیک ہو جائے گیں احمد! ڈاکٹرز نے کہا ہے تھوڑی سی physiotherapy کی ضرورت ہے بس"، وہ اسے امید دلا رہی تھی۔

" بلکل!۔۔۔ ہو جائے گیں ٹھیک"، وہ طنز کر رہا تھا اسکی آواز گیلی اور بیٹھی ہوئی محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ بہت دیر تک روتا رہا ہو۔ وہ کہتی تھی دانی سے سب سے زیادہ محبت وہ

کرتی ہے لیکن ساتھ بیٹھے شخص کی تکلیف اسے اپنی محبت کے سامنے ہارتے ہوئے نظر آرہی تھی۔ کیا احمد دانی کے زیادہ قریب تھا؟، وہ خود سے سوال کررہی تھی!

تمہیں کیا معلوم وہ کس تکلیف سے گزر رہیں ہیں! تم نے تو پوری زندگی باہر گزاری ہے۔ میں رہا ہوں انکے پاس۔۔۔ میں جانتا ہوں انھیں"، گیلی سی آواز کے ساتھ وہ تیزی سے بول رہا تھا۔ "جب انکی ٹانگیں بھی مفلوج ہوئیں تھیں ناتو۔۔۔ تو جس طرح سے انھوں نے خود کو سنبھالا ہے نا۔۔۔ یہ میں جانتا ہوں" انگلی کے زریعے خود کی طرف اشارہ کیا، سرخ آنکھیں اٹھا کر محرام کو دیکھا۔ اسکی آنکھیں پھر گیلی ہورہیں تھیں وہ رودے گا! ۔۔۔ آگر زیادہ دیر اس موضوع پر بات ہوئی تو ہاں وہ رودے گا !

www.novelsclubb.com

پوری عمر انھوں نے کسی کا سہارا نہیں لیا۔۔۔ خود کی ہے محنت اور اب۔۔۔۔" تیزی " سے بولتے بولتے وہ رک گیا۔ ایک گیلی سانس اندر کو کھینچی، آنکھوں کو سختی سے بند کرکے

آنسوؤں کو روکا اور ٹیک لگالی۔ محر کو بے اختیار ہی اس پر ترس آیا۔اندر لیٹی عورت واقعی میں اس انسان کا سارا خاندان تھیں۔

کچھ دیر تک وہ خاموش رہا۔اب اسکی حالت قدرے سنبھلی ہوئی تھی۔گندمی رنگت آج دمک نہیں رہی تھی۔ بھوری آنکھیں پہلے ہی خالی ہوتی تھیں آج اداس بھی لگ رہیں تھیں ۔پی کیپ ترچھی کر کے اس نے اپنا چہرہ بھی آدھا ڈھک لیا تھا۔

تم نے وہ منظر نہیں دیکھا تھا جب۔۔۔"ہلکی سے آواز کے ساتھ تھکے تھکے لہجے میں کہا۔ "

۔"جب وہ باتھروم کے فرش پر بے ہوش تھیں۔۔میں نے دیکھا تھا"، مہرنساء کو ہاسپٹل لانے والا وہی تھا۔وہ محرام کے اپارٹمنٹ دانی سے ہی ملنے آیا تھا مگر کوئی جواب ناپا کر گھر کے ساتھ موجود گملے میں سے اس نے چابی اٹھا کر دروازہ کھولا اور اندر کا منظر کیسا ہوگا۔۔ ۔۔وہ یے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

تم سست تو تھی مگر اتنی غیر ذمہ دار تو نہیں"، احمد کے الفاظ اسے کسی زہریلے تیر کی " طرح چبھے تھے۔ جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا مگر آنکھیں ابھی بھی اداس تھیں۔ محرام نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب اسے اندازہ ہوا کے وہ غلط تو نہیں کہہ رہا۔ اسکی غلطی تھی یہاں اور اسے مان لینی چاہیے تھی

۔

وہ خاموش ہو گئی تو ساتھ بیٹھے سیاہ شرٹ والے مرد نے بھی نظریں جھکا دی۔ اب وہ اپنے جوتے کی نوک سے فرش کرچھ رہا تھا جبکے وہ ہاتھ میں موجود چھوٹی سی آنگھوٹی گھما رہی تھی ۔ ٹھنڈی ہوا انکے سروں پر موجود درخت کے پتوں کو ہلا رہی تھی۔ محرام نادم تھی، اسکی غلطی تھی مگر اس نے یہ جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ یے بات وہ ساتھ بیٹھے شخص کو کیسے سمجھاتی۔

www.novelsclubb.com

احمد۔۔۔"، خاموشی کا وقفہ جب طویل ہو گیا تو اس نے اسے پکارا۔ احمد جہانزیب نے " پی کیپ کو ہلکا سا اوپر کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

اگر۔۔آج دانی کو کچھ ہو جاتا۔۔۔(چہرہ موڑ کر اسے دیکھا)۔۔تو کیا تم۔۔واقعی میں " مجھے پوری عمر معاف نہ کرتے"دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اگر اس نے بول دیا ہاں !۔ سامنے بیٹھا بھوری آنکھوں والا شخص بس خاموشی سے اسے دیکھتا گیا۔اسکی گردن میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی اور پھر اس نے سیاہ آنکھوں میں دیکھنا چھوڑ دیا۔

احمد جہانزیب نے چہرہ پھیر لیا،"نہیں۔۔۔میں معاف کر دیتا مگر۔۔"محر جو اسکا نہیں سن کر خوش ہوئی تھی مگر سن کر ٹھہر گئی۔"۔۔مگر کبھی دل سے معاف نہ کرتا"، محرام کو زندگی میں پہلی مرتبہ احمد جہانزیب سے منفی شائیعیں آئیں تھیں۔اسکی بھوری آنکھوں میں موجود اداسی اب غصہ میں تبدیل ہو گئی تھی۔

مگر۔۔میں نے جان بوجھ کر تو کچھ نہیں کیا تھا نا"، گبھراتے ہوئے پوچھا"میں مجبور " تھی۔۔دانی۔۔دانی کی خواہش ہے یہ۔۔وہ سب کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتی ہیں۔۔میں تو بس۔۔بس وہ خواہش پوری کر رہی ہوں، اپنا وعدہ نباہ رہیں ہوں"، اسکا لہجہ منت کرنے والا ہو گیا تھا۔بس یے کہہ دینا باقی رہ گیا تھا کے 'خدا کے لیئے یے ظلم مت کرو '

تو میں بھی تمہیں جان بوجھ کر تو معاف نہیں کرتا۔۔میں بھی۔۔ مجبور ہوتا۔۔یا پھر بے " بس"، آخر میں اسکی آواز بلکل ہلکی ہو گئی تھی۔ محرام جو کچھ بولنے والی تھی ٹھہر گئی۔ایک نفیس سی آواز کانوں سے ٹکرائی

انسانوں کے رد عمل سے گبھرا جاتی ہو، خود کو کمپوز رکھو۔۔۔انکا لہجہ تکلیف دہ ہے تو انکی تصیح کرو۔۔۔ مناسب الفاظ کے استعمال کے ساتھ۔۔۔ مناسب صورتحال میں۔خود پر قابو اور جذبات پر قابو ہونا بھی ایک فخر کی بات ہوتی ہے

کیا وہ خود پر قابو پا رہی تھی؟

www.novelsclubb.com

کیا یے موقع سہی تھا؟

سامنے موجود شخص بھی تو تکلیف میں تھا۔اور اسکی تکلیف دگنی تھی

تھوڑی دیر بعد وہ بولی تو اسکی آواز سے ساری بے بسی غائب ہو چکی تھی، اب وہاں ایک عجیب سا سکون تھا۔

پتا ہے احمد آج میں ایک عورت سے ملی" احمد جہانزیب نے گردن موڑ کر اسکے بدلے ہوئے انداز کو دیکھا۔ "انھوں نے مجھے ایک بات سکھائی ہے، ایک نہیں کئی باتیں سکھائیں ہیں (وہ ہلکا سا مسکرائی)۔ انھوں نے کہا تھا کہ

" لوگوں کی باتوں کو دل سے نا لگانے کے لیئے۔۔۔ انھیں معاف کر دیا کرو۔ بس انکے حق میں دعا کر دی کے اللہ انھیں لوگوں کے حق میں بہتر بنائے۔ بغض اور کینے کو دل میں رکھ کر ہم صرف خود کو ہی نقصان دیتے ہیں۔ اوپر سے۔۔۔ تو چلو یے کہہ دیتے ہیں کے ہم انکے بارے میں نہیں سوچ رہے تو وہ جو نفرت ہمارے دل میں انکے متعلق ابھی بھی زندہ ہے وہ کیا ہے۔ دل بھی تو انسان کے جسم کا حصہ ہوتا ہے نا، وہ میلا ہو گا تو باقی جسم کیسے صاف ہو گا"، وہ اب کوثر دعا کی باتیں دہرا رہی تھی۔ اور جیسے جیسے وہ ہر لفظ پڑھ کر آگے بڑھتی گئی احمد جہانزیب کے ماتھے ہر پسینہ زیادہ ہو جاتا۔ جیسے کسی نے اسکا کالا چٹھا اسکے سامنے سجا دیا ہو

www.novelsclubb.com

تم بغض رکھتے ہو۔۔"پر سکون لہجے میں کہا" معاف کر دیا کرو۔۔الفاظ سے نہیں۔۔ " دل سے۔۔آگے بڑھ جایا کرو"،احمد کو اچانک ہی بے چینی سی محسوس ہوئی۔اپنی جگہ پر نامحسوس انداز میں وہ آگے پیچھے ہوا۔

" محر۔۔ "

ہمم "محرام نے اسی پر سکون انداز سے اسے دیکھا "

اگر۔۔۔میں کبھی کچھ ایسا کروں مثلاً۔۔۔جو تمہیں اندھیرے میں رکھے۔۔تو کیا تم۔۔تم " مجھے معاف کر دو گی "لہجے سے اداسی اور سختی غائب ہو چکی تھی اب وہ خوف زدہ اور ڈرا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب "محر نے ہنستے ہوئے پوچھا، "

میرا مطلب۔۔"اس سے پہلے کے وہ اپنی بات کی وضاحت کرتا۔ محر کا فون بجنے لگا۔" ہاسپٹل کے ریسیپشن سے کال تھی۔دل ایک دم ڈوبا

مسز زخاور کے ساتھ آپ ہیں"ریسیپشنسٹ کی آواز ابھری "

! جی میں ہی ہوں"،اگلی طرف کیا بولنے والی تھی وہ "

انھیں ہوش آچکا ہے،آپ آجائے"،اور بے اختیار ہی محرام کی زبان سے شکر کا کلمہ ادا " ہوا، پچھلے چند گنٹھے جیسے گرم سلاخوں پر گزارے تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دیر کے لیئے اگر ہاسپٹل کی ان ٹھنڈی راہداریوں سے نکل کر اور اس پتھریلی روش کو چھوڑ کر ہم وہاں سے دور آئیں۔تو ہمیں ایک اونچی مال نما عمارت دیکھنے کو ملے گی جہاں پر اس وقت زباب عورج اپنی ایک دوست اور کزن کے ساتھ شاپنگ کے لیئے آئی تھی۔ مگر حیرت کی بات وہ قہقہے لگاتی لڑکیاں نہیں تھیں بلکہ انکو دور سے دیکھنے والی چار آنکھیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ان سے فاصلے پر کھڑی ایک سیاہ گاڑی میں دو نفوس بیٹھے تھے، ایک بھوری رنگت اور گنگھرالوں بالوں والی لڑکی اور دوسرا سرخ و سفید رنگت والا لڑکا۔ان دونوں نے سیاہ چشمہ لگا رکھا تھا لیکن آنکھیں انکی زباب پر ہی ٹکی تھی۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں جگن"، یوشع نے چڑ کر کہا، اسے اپنی بہن کی جاسوسی کرنا بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر وہ جگن کو انکار نہیں کر سکا جب وہ گاڑی لیے خود ہی ولا آئی اور زبردستی اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

www.novelsclubb.com

جگن کی نظریں اب دروازے پر ٹکی تھیں جہاں سے زباب ابھی ابھی اندر گئی تھی،"ہم یہاں کیوں آئے ہیں جگن !!!"،اس نے ایک مرتبہ اور اپنا سوال دھرایا جس کے جواب میں جگن نے ایک بیزار نگاہ اس پر ڈالی پھر سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگائی۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی۔

" سنڈریلا، تم نے کبھی سوچا نہیں۔۔" جگن نے اپنی شاطرانہ ٹون میں کہا

"کیا؟ "

" کے تمہارے ابا مرتے مرتے سب کچھ احمد کے نام کیوں کر گئے" طنزیہ مسکراہٹ سے یوشع کو دیکھا

" نہیں۔۔۔سب کو پتہ تھا وہ ابا کا فیورٹ تھیں۔اسی لیئے زباب آپی کو وہ زہر لگتے تھے اور مجھے اچھے"، سادگی سے کہا تو جگن نے اسے ٹوکا

" تسک۔۔ نہیں یار۔۔احمد کے نام وہ سب کر گئے مگر تمہاری بہن کو ایک روپیہ بھی نہیں دیا۔۔ایسا کیوں وہ تو انکی سگی اولاد ہے"، آنکھوں سے چشمہ تھوڑا سا نیچے کر کے ناک پر ٹکایا۔یے مہر نساء کی گاڑی تھی جس میں وہ بیٹھے تھے۔

ہاں تو۔۔احمد بھائی۔۔۔زیادہ پسند تھے ناابا کو" اس نے کچھ یوں کہا جیسے خود ہی اپنی "
بات پر شک ہو۔

اوہوں پسند ہونگے۔۔۔مگر بیٹی سے اتنی نفرت کے ساری جائیداد کسی اور کی جھولی میں "
ڈال تھی" اسے نظر آرہا تھا کے اسکی بات کا سامنے والے پر کچھ اثر ہو رہا ہے اسی لیئے وہ
مسکرائی بلکل ویسے جیسے قرتہ العین مسکراتی تھیں۔

تمہارے بابا کے وکیل نے وصیت تیار کی تھی نا انکی"، تھوڑی دیر بعد اس نے صدمے "
میں بیٹھے یوشع کو کہا جس نے اپنی سیاہ چشمے والی آنکھوں کے پار سے اسے دیکھا۔اسکا رنگ
ہلکا ہلکا فق ہوا تھا مگر دوسری جگہ جگن کی آنکھوں میں چمک تھی۔۔منصوبہ کامیاب ہوتے
ہوئے خوشی کی چمک۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو"، یوشع کو دور سے لال بتی کی آواز سی آئی۔اسکی بات پر جگن کی مسکراہٹ گہری "
ہوئی اور اگے بڑھ کر اس نے بیگ سے لپ گلوس نکالی۔

ہاں تو۔۔بس ان سے پوچھنا ہے کے ایسی کیا وجہ ہو گئی تھی کے تمہاری بہن کے لیئے " تمہارے ابو نے ایسی شرط کیوں رکھی کے اگر جائیداد میں سے مو نتھلی بونس چاہیئے تو احمد جہانزیب سے شادی کرنی ہو گی "لپ گلوس بیک مرر میں دیکھتے ہوئے لگائی اور ساتھ ساتھ کہا۔

" میں نے آپکو وجہ بتا۔۔ "

اوہوں "جگن نے اسکی بات کاٹی۔ہونٹوں کو آپس میں ملا کر لپ گلوس کو پھیلایا اور " اسے بیگ میں پھینکتے ہوئے کہا۔

تم سیدھے سادھے بچے ہو اصلی وجہ کبھی نہیں دیکھو گے "،بیگ کی زپ بند کی،چابی کو " اگنیشن میں گھمایا اور گاڑی سٹارٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"!کیا مطلب؟ "

ہم کہاں جارہے ہیں !!"،اس نے جگن۔کو گاڑی پارکنگ ایریا سے نکالتے ہوئے دیکھا " تو سوال کیا۔

" تمہارے ابو کے وکیل کے پاس "

کیا!!!"، وہ چیختے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھا۔"

ہاں اب ایڈریس منگوان سے۔ نمبر ہے نا انکا تمہارے پاس"، جگن نے گاڑی کو سڑک " پر ڈالتے ہوئے کہا۔ یوشع کچھ دیر اسے بے بسی بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ اسے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ اسے اپنی بہن کے خلاف نہیں جانا تھا۔

□ ■ □

سفید ٹائلوں والے فرش اور مصنوعی لکڑی کی دیواروں سے بنایا گیا آفس بہت ٹھنڈا اور خاموش تھا۔ جس میں واحد آواز پیچھے دیوار نصب ایکویریم میں موجود مچھلیوں کی تھی جو وقفہ وقفہ سے پانی میں ہلتی اور خاموشی کا دورہ توڑتی۔ آے سی کی وجہ سے کھڑکیوں کے بلائنڈرز نہیں ہٹائے تھے

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس وقت یوشع کے ابا منیر عابد کے دوست کم وکیل کے آفس میں آئے تھے۔ سیاہ مخملی کرسیوں پر یوشع بے چینی سے اگے ہو کر بیٹھا تھا، سیاہ چشمہ اب شرٹ کے کالر کے سامنے ٹنگا تھا۔اور ایک ٹانگ بے تابی سے جھول رہی تھی۔اسکے بر عکس جگن آرام سے پیچھے کو ہوئی بیٹھی تھی، حیرت اور مایوسی سے ساتھ پریشان حال بیٹھے یوشع کو دیکھ رہی تھی۔پندرہ منٹ ہو گئے تھی۔انھیں آئے ہوئے اور تب سے اسکی ٹانگ نے اپنی موٹر سٹارٹ کی ہوئی تھی۔جب اس سے رہا نا گیا تو وہ بال آخر بول پڑی۔

"کھا نہیں جائے گی تمھاری بہن تمہیں "

کیا مطلب "اس کی ٹانگ ابھی بھی جھول رہی تھی جبکی دوسری طرف آنکھیں الجھی " ہوئی تھیں۔وہ ڈسٹر بڈ لگ رہا تھا۔پہلی مرتبہ کوئی کام اپنی بہن کو بتائے بغیر اسکی اجازت کے بنا کر رہا تھا۔دل بے ترتیبی سے دھک دھک نا کرتا تو کیا کرتا۔

جگن نے تنگ آکر اپنا سر پیٹ لینا تھا لیکن اس سے پہلے انکی پشت ہر مرکوز دروازہ کھلا اور ایک سفید اور بھورے بالوں والے وکیل اندر داخل ہوئے۔یے حسن شکیل تھے منیر عابد کے بچپن کے دوست اور وکیل بھی۔یوشع نے انھیں فون کر کے اپنے آنے کا مقصد تو نہیں بتایا مگر تشریف کا وقت ضرور بتادیا تھا۔

کیسے ہو یوشع "اپنی کرسی تک بڑھتے ہوئے انھوں نے راستے میں اسکا کندھا تھپتھپایا اور " گرم جوشی سے سوال کیا۔منیر کے بچے انکی آنکھوں کے سامنے بڑے ہوئے تھے۔

ٹھیک ہوں انکل"، زبردستی مسکرایا مگر ٹانگ ابھی بھی ہل رہی تھی۔حسن شکیل نے نا " سمجھی سے ساتھ بیٹھی جگن کو دیکھا۔ان کے تاثرات دیکھتے ساتھ ہی یوشع نے جگن کا تعارف کروایا۔

www.novelsclubb.com

انکل یے۔۔۔نساء پھوپھو کی نواسی ہے جگن"، مہر نساء کا نام سنتے ہی ان کے چہرے پر " شناسائی کی رمق آئی۔

اوا چھا۔۔ خیر آج کیسے یاد کر لیا اپنے انکل کو"، انکی شفیق نظریں یوشع کے چہرے پر ٹکی تھیں، انھیں یوشع ہمیشہ سے ہی پیارا تھا۔ وہ ایک سیدھا سادھا سا کھانوں کی دنیا میں گم رہنے والا لڑکا تھا۔ اپنے باپ اور بہن کے برعکس چالاکی اسے ورثہ میں نہیں ملی تھی۔ وہ اپنی ماں کی طرح محبتیں بکھیرنے والا تھا مگر افسوس جیسی قسمت اسکی ماں کی تھی اسی قسمت کا عکس اس میں بھی تھا۔

یوشع نے حسن شکیل کے سوال پر ایک نگاہ جگن پر ڈالی، "بولیں ناب "اشاروں میں کہا جس کے جواب میں جگن نے یوں کندھے اچکا کر اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو 'مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو، تم لائے ہو ہمیں یہاں "، یوشع منیر جہاں تھا وہیں بیٹھا رہ گیا۔ عین کنارے تک پہنچ کر جگن تاثیر نے اسے پانی کے اندر دکھا دے دیا کے جاؤ خود تیر واب۔

www.novelsclubb.com

حسن شکیل ان دونوں بے وقوفوں کو دیکھ رہے تھے جو آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔

"یوشع۔۔۔بچے۔۔۔آپ نے کہا تھا آپکو ضروری کام ہے۔کیا کام ہے؟"،اپنے لہجے سے اسکا حوصلہ بڑھایا۔وہ دونوں جو آپس میں لڑ رہے تھے سیدھے ہوئے۔

کنکھیوں سے جگن کو دیکھتے ہوئے اس نے کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائی، آگے ہوا اور ہاتھوں کو باہم ملایا۔

"انکل آپ نے ہی بابا کی وصیت تیار کی تھی نا؟ "

"جی اور۔۔"،

"دراصل بات یہ ہے کے ہم دونوں جاننا چاہتے تھے کے ایسا کیا ہوا جو بابا نے زباب آپی کو جائداد کا کوئی حصہ نہیں دیا"،سامنے بیٹھے وکیل کی آئبرو نا سمجھی سے اوپر ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"میرا مطلب (اس نے اپنی بات کی تصحیح کی)۔۔۔ کوئی لڑائی۔۔ کوئی جھگڑا۔۔ کیا بابا نے آخری وقت میں جا کر وصیت تبدیل کی تھی یا پھر یے ہمیشہ سے تہہ تھا کے وصیت آخر میں احمد بھائی کو ملے گی"، دھیان سے سامنے بیٹھے شخص کا چہرہ دیکھا۔

"تمہارا بابا کبھی بھی پہلے فیصلہ نہیں کرتا تھا۔۔ ہمیشہ آخری موقعوں پر بمب پھوڑتا تھا"، ہنس کر کہا تو وہ بھی تھوڑا سا مسکرایا۔۔ البتہ جگن یونہی پر سکون بیٹھی ان دونوں کی کاروائی دیکھتی رہی۔

" ہاں یہ تو جانتا ہوں۔۔ مگر احمد بھائی ہی کیوں۔۔ انھیں ہی کیوں ساری پراپرٹی ملی "

www.novelsclubb.com

حسن شکیل نے پیچھے کو ٹیک لگائی، وہ شاہد اب کچھ سوچ رہے تھے

جہاں تک مجھے یاد ہے۔۔۔اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے منیر میرے پاس آیا تھا اور "
تب سے ہی تہہ تھا کے جائیداد احمد جہانزیب کے نام ہونی ہے، مگر اس میں زباب کا حصہ
بھی تھا اور شرط یہی رکھی تھی کے اگر ان دونوں کو جائیداد چاہیئے تو آپس میں شادی کرنی
ہوگی لیکن۔۔"انکا لہجہ پر سوچ تھا، یوشع بے چین ہوا، جبکے جگن کا دل کیا وہ ہنسے۔بیچارے
جاتے جاتے بھی انکا ابا پھنسا گیا انھیں

اپنی موت سے دو دن پہلے منیر نے مجھے گھر بلایا تھا اور تب جائداد میں ہلکا سا ردوبدل "
کروایا تھا"یوشع اگے کو ہوا
جس میں زباب عروج مکمل طور پر جائیداد سے عاق ہو چکی تھی اور اگر زباب کو ایک ماہانہ
قیمت چاہیئے تھی تو اسے احمد سے شادی کرنی ہوگی، وجہ کیا
i have no idea تھی
،مگر لڑائی تو ان دونوں میں نہیں ہوئی تھی،۔۔تمہارے باپ کو تو عادت تھی بس گرینڈ
رویل کرنے کی"،وہ کافی ہنسھ مکھ تھے

www.novelsclubb.com

۔انکی بات سن کر یوشع نے شکریہ ادا کیا اور جگن کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کے "دیکھا میں نے کہا تھا نا میری بہن نیک ہے"، جس کے جواب میں جگن نے آنکھیں گھمائی

ہاں ایک اور۔اف۔۔۔"وہ جو خوشی سے اٹھنے والا تھا حسن شکیل کی آواز پر رک گیا،" "

"جس دن میں وہاں آیا تھا اس دن تمہاری بہن نے مجھ سے روک کر پوچھا تھا کے منیر نے کیا فیصلہ کیا ہے، جب میں نے اسے فیصلہ بتایا تو اس نے ایسی خونخوار نظروں سے اپنے باپ کے کمرے کی طرف دیکھا جیسے سالم نگھل جائے گی"، ابکی باری جگن کی تھی اترانے کی۔

ہاں بس یہی ہوا تھا، ویسے تم لوگوں کو کون سا شوق چڑھا ہے گڑے مردے اکھاڑنے کا "

"تفتیش سے ان سے پوچھا تو جگن بڑی مہارت سے انکی بات کو اگنور کر گئی۔

شکریہ انکل "اپنی جگہ سے اٹھی اور سن بیٹھے یوشع کو چلنے کا اشارہ کیا۔آیا بڑا میری بہن "

نیک ہے !

□ ■ □

ان دونوں کو چھوڑ کر اب ہم دوبارہ ہاسپٹل کے ان ٹھنڈی راہداریوں میں واپس آتے ہیں ۔دو نفوس آگے پیچھے تیزی سے چلتے ہوئے آرہے ہیں۔ایک سرخ لباس میں درمیانے قد کی لڑکی اور اسکے پیچھے سیاہ شرٹ میں دراز قد مرد۔اپنے مطلوبہ وارڈ نمبر تک پہنچتے ہی انکے قدموں میں تیزی آجاتی ہے اور چہرے کا جوش مزید بڑھ جاتا ہے۔

ایک دھاڑ کے ساتھ محرام کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی۔بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھیں مہر نساء کا چہرہ اچانک ہی کھل اٹھا۔لیکن اگلے ہی پل پیچھے سے آنے والے احمد کو دیکھ کر انکے چہرے کی خوشی مانند ہو گئی۔آنکھوں میں اچانک ہی بے پناہ غصہ بڑھ آیا۔

www.novelsclubb.com

محرام خوشی کے مارے آگے بڑھ کر مہر نساء کی طرف جارہی تھی جبکے احمد کے پاؤں اگلا قدم اٹھانے سے بھی انکاری تھے۔اس نے مہر نساء کی تپش بڑھی نگاہیں بخوبی محسوس کی تھیں۔ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر جیسے جم سا گیا تھا۔

دانی ی ی!!"محرام جس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا وہ مہر نساء کے گلے لگنے والی تھی "
جب انکی بات نے اسکے قدم روک دیے۔

" یے یہاں کیا کررہا ہے"، انکی آواز اونچی نہیں تھی، تھکن کے بائث ہلکی چبتی ہوئی خشک آواز نکلی تھی، جیسے گلہ خراب ہو۔ محر جوانکے بیڈ کے قریب کھڑی تھی رک گئی، ٹھٹک کے دروازے میں جمے احمد کو دیکھا۔

"ک۔۔۔ کیا ہوا دانی۔۔۔ احمد ہے ناوہ"، مگر انھوں نے اسکی بات کو نظر انداز کردیا اور دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔

" یے یہاں کیا کررہا ہے؟"اس بار انکی آواز قدرے اونچی تھی مگر لہجہ سخت، ایسے جیسے وہ اپنی پوری طاقت لگا کر یے بول رہیں تھیں۔ محرام انھیں ناسمجھی سے دیکھے گئی، انکے چہرے کے بائیں جانب نیل موجود تھا۔ اسکی دانی نے آج سے پہلے تو احمد کے ساتھ یے برتاؤ نہیں کیا تھا۔

اس سے بولو جائے یہاں سے"، ہر لفظ چباتے ہوئے محرام کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔ وہ اب کانپ رہی تھیں یوں لگ رہا تھا اگلے لمحے رو دے نگی۔ جیسے کوئی انسان مجبوری کے تحت بول رہا ہو، وہ نفرت کرنے پر مجبور ہو، اسکا بھروسہ ٹوٹا ہو

"دان۔ "

میں چلا جاتا ہوں"، اس سے پہلے کے محر، مہر نساء کو کول ڈاؤن کرتی احمد خود ہی بول پڑا " اور کمرے سے نکلتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ اس وقت وہاں کھڑا رہنا ٹھیک نہیں تھا اسی لیئے اس نے باہر جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

www.novelsclubb.com

اب کمرے میں صرف مہر نساء اور محرام تھے، زرد بتیاں تھیں اور پردوں کی اوٹ سے آتی عصر کی کچی دھوپ۔

یے کیا کیا آپ نے دانی"، تکلیف سے سوال کیا مگر سامنے سے کوئی جواب نا آیا۔ وہ بس " سختی سے دوسری طرف منہ کیے بیٹھ گئی آنکھوں کی پتلیاں نم ہو رہی تھیں جیسے کسی پل

بھی آنسو لھڑک جائے گے۔ محرام انھیں مایوسی سے دیکھے گئ۔احمد کی جگہ وہ ہوتی تو شاہد ابھی تک رونا شروع کر دیتی خدا جانے وہ کیا کرہا ہو گا ابھی؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوسال پہلے

مہر نساء کے سٹڈی روم کے دیوار گیر کرڑ کھی کے سامنے پردے گرائے ہوئے تھے۔گہری رات باہر چھائی ہوی تھی اسی لیئے اندر ساری بتیاں روشن تھیں۔

"یے پھینک دینا" اپنے ڈیسک کے ایک دروز سے فائل نکالتے ہوئے انھوں نے سامنے کرڑھی ماہ جبین بوا کو پکرائی۔

www.novelsclubb.com

اور یے۔۔" ایک اور فائل کو عینک کے پار سے دیکھا" ہاں یے بھی پھینک دو"،اس وقت وہ اپنا سٹڈی صاف کررہی تھیں۔سیاہ ڈائے شدہ بال نفاست سے پیچھے کرکے کیچر میں بند تھے کندھوں کے گرد شال تھی اور آنکھوں پر ریڈنگ گلاسز لگائیں ہوی تھیں۔

ایک کے بعد ایک ڈرائر کھلتا اور کاغذ کے پلندے نکلتے جاتے۔اسی دوران سٹڈی کا دروازہ کسی نے ہلکا سا کھٹکھایا اور ایک بھورے بالوں والا قدرے دبلا پتلا لڑکا اندر داخل ہوا۔

مہر نساء نے اس پر ایک بھرپور نگاہ ڈالی اور پھر جیسے ہی اس نے نظریں اٹھا کر انھیں دیکھا انھوں نے چہرہ موڑ لیا۔

" جاؤ تم!"،ماہ جبین کو باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ سامنے بکھرے فضول کاغذات اٹھا کر باہر نکل پڑیں۔ان کے جانے کے بعد اب کمرے میں وہ دونوں تھے اور گہری خاموشی۔ سائڈ سے ایک سٹول اٹھا کر انکے ٹیبل کے بائیں جانب رکھی اور بیٹھ گیا۔انیس سالہ احمد جہانزیب نے اپنی بھوری آنکھوں کا رخ بظاہر خود کو مصروف ظاہر کرنے والی مہر نساء پر ڈالیں۔اسکی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں جیاے بہت دیر تک روتا رہا ہو۔

" دانی۔۔"،گیلی آواز کے ساتھ اس نے تھوڑی دیر بعد پکارا

بولو!"آرام سے کہا جیسے تین دن پہلے جو عذاب ولا میں آیا تھا وہ کچھ بھی نہیں تھا۔ "

آئم۔۔۔ سوری۔۔۔ ریلی سوری"، گیلی سانس اندر کو کھینچی اور جھکی ہوئی نظروں سے کہا "

۔

کس بات کے لیے؟"، جھکتے ہوئے میز کا ایک اور دراز کھولا، البتہ ہاتھ کانپ رہے تھے "

مجھے وہ سب نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔ مجھے پتا ہے آپ خود غرض نہیں۔۔ میری ماں "

مجھے خود اپکے پاس چھوڑ کر گئی تھیں۔۔ مجھے اپ پر شک نہیں کرنا چاہیے تھا"، کنکھیوں سے دانی کو دیکھا۔

تین دن پہلے احمد جہانزیب اپنے فٹ بال میچ سے واپس آیا تھا، وہ ایک خاص میچ تھا، انکی ٹورنمنٹ کا فائنل جو کے اسکی ٹیم نے جیت لیا تھا۔ وہ اس دن بہت خوش تھا اور سب سے پہلے وہ یے خوشی دانی کے ساتھ شئیر کرنا چاہتا تھا مگر اسے نہیں معلوم تھا اسے اتنا بڑا اسپرائز ملے گا۔

www.novelsclubb.com

منیر عابد اس وقت ولا میں موجود تھا جب پیچھے سے احمد مردہ چہرے کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوا، اس نے سب سن لیا تھا۔ اسکی ماں کی حقیقت۔ منیر کی مگنی۔ اسکی ماں کا اسے یوں چھوڑ جانا۔ انیس سال زندگی کے ایک مذاق سا لگنے لگے تھے۔ بچپن سے اسے یہی سنایا گیا تھا کے اسکی ماں دانی کی کزن تھی اور انکی موت کے بعد مہر نساء نے اسکی زمہ داری اٹھائی تھی۔ ادھر ادھر سے اس نے بہت باتیں سنی تھیں مگر وہ ان پر دانی کے کہنے پر عمل نہیں کرتا تھا مگر آج سب کچھ سن لینے پر اس اپنے نا سننے پر پچتاواہ ہو رہا تھا۔

غصہ میں آکر اس دن وہ گھر سے چلا گیا تھا، کچھ گھنٹوں تک اوارہ گردی کرنے کے بعد ولا آیا اور سیدھا انیکسی میں جا کر بند ہو گیا۔ مہر نساء اسے ایک مرتبہ منانے گئیں تھیں مگر وہ ان پر پھٹ پڑا، زندگی میں پہلی اور آخری بار وہ شدید غصہ میں چیخا تھا اور تین دن بعد اسے احساس ہوا تو معافی مانگنے چلا آیا۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر مہر نساء خاور نے ایک گہری سانس لی۔ وہ اس بچے کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتیں تھیں۔ کندھے ڈھیلے چھوڑے اور بازو کھولا جیسے گلے لگنے کے لیے بلا رہیں ہوں۔ ایک بھی منٹ ضائع کیے بغیر سامنے بیٹھا لڑکا جھٹکے سے آیا اور انکے کندھے کے ساتھ چپک گیا۔ تین دن سے جو وہ شعلوں پر چل رہیں تھیں اچانک ہی لگا کسی نے قدموں تلے نرم بستر بچھا دیا ہو۔

انکا بیٹا تین دن سے بھوکا تھا، تین دن سے کمرے میں بند تھا، وہ کیسے جھیل رہی تھیں وہیں جانتی تھیں۔

ایم سوری دانی ائم رئیلی سوری"، آنسوؤں کو بہنے سے روکتے ہوئے اس نے کہا۔ '

مہر نساء ہولے ہولے سے اسکے بال سہلا رہی تھیں

معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں بچے، آپ نے وہی کیا جو اپکی جگہ کوئی بھی ہوتا تو کرتا "

"وہ اس بچے کو معاف کر سکتی تھیں، بڑی سی بڑی غلطی پر بھی۔

www.novelsclubb.com

"اس حقیقت کو تو کوئی بدل نہیں سکتا کے آپ حبا کے بیٹے ہو، اگر آج بھی وہ آئے اور کہے مجھے میرا بیٹا دو تو میں دے دونگی۔۔آپ اسکی امانت ہو"، پیار سے کہا تو وہ تیزی سے گردن نفی میں ہلانے لگا۔

"مگر میں انکے ساتھ نہیں جاؤنگا۔۔انھوں نے اچھا نہیں کیا۔۔آپ نے انھیں اتنا پیار دیا اور انھوں نے کیا کیا آپکو دھوکہ دے دیا۔۔عزت خاک میں ملادی آپکی" وہ انیس سے دس سال کا بچہ بن گیا تھا۔مہرنساء اداسی سے مسکرائی اور اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا۔

"مجھ سے ایک وعدہ کروگے" گیلی آنکھوں سے انکی طرف دیکھا "جو بھی ہو جائے۔۔جو بھی۔۔۔تم کبھی کسی کو اجازت نہیں دوگے کے وہ میری تربیت پر انگلی اٹھائی"، اس نے تیزی سے ہاں میں گردن ہلادی اس بات سے بلکل بے خبر کے نوسال بعد یے وعدہ کتنا بھاری ہو جائے گا۔"میں تمہیں کامیاب انسان دیکھنا چاہتی ہوں۔۔ایسا جس پر دنیا رشک

کرے۔۔۔ تھو تھو نہیں۔۔ کروگے ناپے؟"، جتنے مان سے وہ اسکی آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑے پوچھ رہی۔ تھیں وہ انکار کر سکتا تھا بھلا۔

فورآ سے گردن ہاں میں ہلائی۔دنیا تو اسے یاد رکھے گی اور وہ کامیاب بھی ہوگا مگر ویسے نہیں جیسے مہر نساء چاہتی تھیں۔

اچھا کھانا کھاؤ گے، تین دن سے بھوکے ہو۔میں جبین کو بولتی ہوں وہ کھانا گرم کروائے" اسکا سر اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

آپ نے کھایا؟" اسکے سوال پر مہر نساء نے جھوٹ بولا۔ "

www.novelsclubb.com

ہاں کھالیا،اب تم جاؤ"، وہ جانتا تھا دانی جھوٹ بول رہیں ہیں مگر اس نے دباو نہیں ڈالا اور اٹھ گیا۔

دروازے تک پہنچ کر وہ بیچ راستے میں رکا۔

دانی" وہ جو اپنے کام میں دوبارہ جٹنے والی تھی چونکی۔ "

آپ نے مجھے معاف کر دیا نا؟"، شک، سوال، بے یقینی یے سب اسکے لہجے کا حصّہ تھیں "
۔مہرنساء کچھ دیر اسے دیکھتی رہیں پھر ہنستے ہوئے سرہاں میں ہلا دیا۔

احمد نے ایک پھیکی سی مسکراہٹ اچھالی اور باہر چلا گیا اس کے جاتے ہی مہرنساء کی مسکراہٹ غائب ہو گئی آنکھوں میں اداسی چھا گئی۔

انھوں نے تو اس بچے کو صرف اپنی ڈوبی ہوئی عزت بچانے کے لیۓ سنبھالا تھا۔ یے سوچ کر کے اسے پال پوس کر سب کو بتائیں گی انھوں نے حبا کو معاف کر دیا ہے، وہ اپنی عظمت قائم رکھنا چاہتی تھیں مگر پھر کیوں یے بچہ انکو اتنا عزیز ہو گیا تھا؟ کیا واقعی اگر حبا ایک دن اپنے بیٹے کو مانگنے ائی تو وہ اسے دے دینگی ؟

www.novelsclubb.com

□■□

آج

کیفے میں رش اور کھانوں کی خوشبو عروج پر تھی۔۔اسی رش کے درمیان ایک ٹیبل پر وہ دونوں بھی بیٹھے تھے۔ جگن ٹیک لگائے ملک شیک پی رہی تھی اور یوشع سر ہاتھوں میں گرائے ٹیبل پر کہنیاں ٹکائے بھیٹا تھا۔آس پاس لوگوں اور ویٹرز کا ہجوم گزر رہا تھا۔ سر پر چھت کے ساتھ لٹکے پھنکے کی آواز بھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں جب سے آئے تھے یوشع یونہی بیٹھا تھا۔ جگن بہت دیر سے اسے دیکھ رہی تھی جب رہا نا گیا تو آخر کار کہہ دیا۔

اتنامت سوچو۔(سامنے موجود پلیٹ سے ایک فرنچ فرائز اٹھایا) سوچنے کے لیے دماغ "
چاہیئے ہوتا ہے۔۔(حقارت سے ہنسی) جو تمہارے پاس ہے نہیں"، مگر اسکی بات کا یوشع
پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا تھا شاہد کچھ گہرا سوچ رہا تھا۔

جگن ادھر ادھر نظر دہرا رہی تھی، دل ہی دل میں لوگوں پر تنقید کر رہی تھی جب اچانک
ہی یوشع بول پڑا۔

یاد آیا! یاد آیا! یاد آیا!"اس نے زور سے دونوں ہاتھ ٹیبل۔پر مارے، جھکے ہوئے "
کندھے اچانک ٹھیک ہو گئے۔ چہرہ چمک اٹھا۔ جگن جو پہلے ہی اس سے تنگ تھی اسکی
حرکت پر طنز کرنا نا بھولی۔

"کیا یاد آیا! اون میں کوئی کیک پیسٹری رکھ کے آئے تھے کیا؟ "

تسک نہیں" مگر یوشع نے اسکے طنز کا کوئی اثر نہ لیا۔ "

جب ماہ جبین بوا کو نوکری سے نکالا تھا نا تب انھوں نے جاتے جاتے نساء پھوپھو کو کہا تھا "
کے (ذہن کے پردے پر ایک منظر ابھرا، سفید چادر پہنے ایک عورت اور اس کی ساتھ

ایک سفری بیگ، وہ عورت سامنے صوفے پر نظریں جھکائے بیٹھی مہر نساء سے کہہ رہی تھیں کے۔")ابھی تو آپکو میری باتیں مذاق لگے گیں مہر نساء مگر جب آپ پر حقیقت واضح ہو گی کے زباب کو منیر نے جائیداد کا حصہ کیوں نہیں دیا تو۔۔۔آپ ڈھے جائے گی "،ساتھ ساتھ وہ بول رہا تھا ساتھ ساتھ ماہ جبین بوا۔

اسکی بات کا اثر لیے بغیر جگن فرینچ فرائز کھاتی گئی۔"تو!"اس نے ہو چھا

تو یے کے سیدھا سیدھا ماہ جبین بوا سے ہی پوچھ لیتے ہیں نا کے ایسا کیا ہوا تھا جو آپی کو " جائیداد نہیں ملی"، جگن کا فرنچ فرائز منہ تک لے کر جاتا ہاتھ ہوا میں ملحق رہا۔اس نے ایک نظر سامنے پر جوش سے بیٹھے یوشع کو دیکھا جو اسکی رائے کا انتظار کر رہا تھا۔جگن کا دل کیا سارا ملک شیک اسکے منہ پر پھینک دے۔"اس گدھے کو اگر یے پتہ تھا تو پہلے کیوں نہیں بتایا آدھا شہر گھما دیا پھر اسے یاد آیا تھا"، وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی فرنچ فرائز والا ہاتھ آپ ٹیبل پر رکھا تھا

چلیں اٹھیں چلیں ماہ جبین بوا کے گھر ایڈریس ہے میرے پاس"، جگن کی نظروں کو " اس نے سمجھا ہی نہیں۔ ٹیبل پر موجود گاڑی کی چابی اٹھائی اور گردن میں لٹکی عینک کو آنکھوں پر ٹکاتے ہوئے اٹھا اور جگن کو کہا۔ وہ ابھی بھی اسے انھی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

یوشع!" میٹھے لہجے سے پکارا "

ہم"، اسکے بلانے پر وہ ٹھہرا "

کبھی کبھار مجھے جلن ہونے لگتی ہے کے اوپر والے نے تمہیں ہی کیوں اتنی عقل دی " باقی سب کو دماغ کیوں نہیں دیا"، غصہ سے طنز کا تیر چلایا۔ کچھ پل یوشع اسے بھنویں سکیڑے دیکھتا رہا جیسے اسکی بات سمجھ ہی نہ آئی ہو۔ پھر جب بولا تو یے کہ

نہیں تو جگن، دماغ تو سب کے پاس ہوتا ہے"، اور جگن کا دل کیا یا تو اپنا سیر پیٹ لے یا " اسکا پیٹ دے۔ کس پاگل نے مشورہ دیا تھا اسے اس کے ساتھ ٹیم بنانے کا

□■□

دو سال پہلے

وہ جانے کتنے دنوں بعد انیکسی آئی تھی۔اس نے گننے کا سوچا

پانچ دن،۔۔۔چار دن۔۔۔جس دن اسکی قرتہ العین سے بحث ہوئی تھی اسکے دو دن بعد وہ یہاں احمد سے ملنے آئی تھی مگر وہ انیکسی میں نہیں تھا۔اتنا تو وہ جانتی تھی کے اب سے وہ منیر انکل کا بزنس سنبھال رہا تھا اور بزی ہو گیا ہے مگر اتنا بزی ہو گیا ہے کے انیکسی آنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔باہر موجود کنواں سنسان تھا مگر پودے آج بھی تر و تازہ تھے،انکا مالک اپنی مصروفیت میں انکو نہیں بھولا تھا مگر انیکسی کو بھول ضرور گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اندر موجود لاؤنج گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ انگریزی طرز کے بنے ہوئے ہیٹر کے سامنے کرڑھی تھی۔ جسکے اوپر بنے شلف پر ایک چھوٹی سی سائکل، ایک منار پاکستان اور ایک گلوب پڑا تھا تینوں چیزیں ہی گولڈ پلیڈڈ تھی، نکلی گولڈ پلیڈڈ۔

آسودہ سی مسکراہٹ نے لبوں کا احاطہ کیا، تقریباً ڈیڑھ مہینہ پہلے اس نے یہاں آکر احمد سے کہا تھا کے ہم گھومنے چلتے ہیں جس کے جواب میں احمد نے اسے کہا کہ۔

(ہم اب چھوٹے بچے نہیں رہے، بڑے ہو چکے ہیں اپنی.. اپنی زندگیوں میں آگے جا چکے ہیں، میں جاب پر ہوتا ہوں، تم بھی اب ہوپ فلی کوئی پروجیکٹ کروگی اور بازل وہ۔۔۔ وہ بھی بزی رہتا ہے۔ ہم میں سے کسی کے پاس وقت نہیں)

www.novelsclubb.com

اس وقت تو محر کو اسکے الفاظ بہت کڑوے لگے تھے مگر اب وہ انکے ساتھ ایگری کرتی تھی۔

وہ لوگ واقعی بہت آگے آگئے تھے۔

بازل نے چھپ کر شادی کرلی تھی۔۔۔

اسکا اگلے ہفتے نکاح ہونا تھا۔۔۔

اور احمد اسکا رشتہ تہہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ واقعی اب بچے نہیں رہے تھے۔تب وہ کہاں کھڑے تھے اب وہ کہاں کھڑے ہیں۔ جھک کر اس نے ساتھ موجود فریمز میں سے ایک تصویر اٹھائی،ان کے بچپن کی ایک خوبصورت مگر آخری یاد۔جب وہ پہلی بار لاہور گئے تھے مہر نساء کے ساتھ۔

وقت بے رحم تھا،آج محرام ہمایوں نے قبول کر لیا تھا تبھی اندھیرے لاؤنج میں ایک آواز گونجی۔

" محرام۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

تصویر کو دیکھتی لڑکی اس آواز کو پہنچاتی تھی۔ہزاروں کے ہجوم میں بھی پہچان لیتی،

وہ آواز بھاری تھی۔۔۔۔

مگر بازل کی طرح کردھری نہیں۔۔۔

فجر کی طرح تحقیر نہیں۔۔

اور نہ ہی اسکی ماں کی طرح تلخ اور ٹھنڈی۔۔۔

وہ آواز نرم تھی۔۔یا شاید اسکے لیئے نرم ہو جاتی تھی۔۔ناچاہتے ہوئے بھی محرام کو وہ آواز تحفظ کا احساس دلاتی تھی۔۔

محرام نے گردن پیچھے موڑ کر احمد جہانزیب کو دیکھا جو لاؤنج کے دروازے میں ایک ہیولہ سا بنا ہوا تھا۔ محرام نے تصویر رکھ دی۔

کیا ہوا! تم یہاں کیا کر رہی ہو"، آگے بڑھ کر فرج کا دروازہ کھولتے ہوئے سوال کیا۔ "

محر نے پیچھے ہیٹر کے ساتھ ٹیک لگالی۔اسے ڈر تھا وہ اپنی بات بتاتے بتاتے گر جائے گی۔

لاؤنج میں ابھی بھی اندھیرا تھا جب احمد نے کچن کی لائٹ آن کی، سارے میں نارنجی اور سفید روشنی پھیل گئی مگر محرام پر اس روشنی کا ہلکا سا سایہ بن رہا تھا وہ اوپن کچن سے دور کرڑھی تھی۔جبکے وہ روشنیوں میں بلکل نیچے کرڑھا تھا۔

گہرا سانس لینے کے بعد اس نے بات کا آغاز کیا۔

آج فجر کے گھر والے آئے تھے" احمد جہانزیب جو فرج سے پانی کی بوتل نکال رہا تھا " رک گیا مگر یے صرف ایک سیکنڈ کے لیئے ہوا تھا، وہ ساتھ ہی سنبھل بھی گیا۔

اچھا۔۔"، مختصر سا جواب دیا اور پانی کو گلاس میں انڈیلنے لگا۔ سست روی سے "

میری۔۔۔ شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے" اپنے الفاظ کے ساتھ وہ اسکا صبر آزمارہی " تھی۔ نظریں اسکے ہر رویہ پر تھی کہ وہ کیسا ری ایکٹ کرے گا۔

www.novelsclubb.com

" مبارک ہو۔۔۔"، ہلکی سی آواز سے کہااور نل کھول کر پتیلی کو کھنگھالا، شاہد وہ چائے بنانے والا تھا۔

وہ غائب دماغی سے سب کر رہ تھا کبھی ماچس اٹھاتا پھر رکھ دیتا۔ گیس کو آن کرتے ہوئے چھوڑ دیتا۔

محرام کو لگا وہ اسے منع کرے گا مت کرو، اس کا ساتھ دے گا کے انکار کر دو، جیسے دوست کرتے ہیں ایسی صورتحال میں مگر اسکے جواب نے محرام کو بھونچکا کر دیا۔۔ شاہد وہ دوست تھا ہی نہیں جیسے سب بولتے ہیں وہ محرام کو کسی اور نظر سے دیکھتا تھا۔

" بس۔۔ کچھ اور نہیں پوچھو گے؟ "اب وہ روشنی میں داخل ہوئی۔ ہلکے غلابی رنگ کے کپڑے اور کندھوں کے گرد بھوری شال۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں موجود نمی روشنی کے نیچے چمکی تھی مگر سامنے کرڑھا شخص اپنی ہی الجھنوں میں تھا۔ اس سے چولھے پر آگ ہی نہیں لگ رہی تھی۔ اسی کوشش میں وہ ایک دو بار اپنی انگلی بھی جلا گیا تھا۔

احمد۔۔"گیلی سی آواز سے کہا "

" ہمم۔۔ "

کیا کچھ اور نہیں پوچھو گے"اب وہ اسکے سامنے کوئنٹر کی دوسری سائڈ پر کرڑھی تھی، " امید اور خوف سے۔"میری شادی کی ڈیٹ نہیں پوچھو گے؟"آواز لڑکرڑھا رہی تھی

جب ہو گی تو پتہ چل ہی جائے گا"، وہ اس سے دور رہنا چاہتا تھا اسی لیے کونے پر کرڑھی " فرج کی طرف بڑھ گیا اور اسکا دروازہ کھولا۔ محرام کو اس پر بے تحاشہ غصہ آیا۔ مگر اسے غصہ کیوں آرہا تھا؟ شاہد اسی لیے کے ایک اچھے دوست ہونے کے ناتے اسے تسلی دینے کے بجائے وہ الٹا اسے اگنور کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

محرام نے ایک گیلی سانس اندر کو کھینچی اور کوئنٹر پر دونوں ہاتھوں کو ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کی۔احمد جہانزیب اب پتیلی میں پانی انڈیل رہا تھا۔ہلکی سی پانی کے ابلنے کی آواز آنے پر اس نے اندر پتی اور چینی ڈالی۔

"تم نے بتایا کیوں نہیں تم زباب سے شادی کررہے ہو؟" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کہا تو وہ جو ابھی الئیچی ڈال کر ہٹا تھا حیران رہ گیا۔

"سب کو پتہ ہے یے" عام سے لہجے میں کہا

"مگر مجھے نہیں پتہ نا!!" وہ پھٹ پڑی، "مجھے تو نہیں بتایا نا!!" احمد اسے کچھ سیکینڈز دیکھتا رہا۔وہ رو نہیں رہی تھی مگر وہ اداس تھی،کیوں؟

"کیوں نہیں بتایا مجھے؟" اسکے سوال نے کئی پرانے مناظر کو جگا دیا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر کے لیے اس سب کو روک کر وقت میں پیچھے آؤ اس دن جب زباب عروج) اوریوشع منیر پہلی مرتبہ محرام ہمایوں سے ملے تھے۔احمد اس وقت مہرنساء کے کمرے میں انکے سامنے گردن جھکائے بیٹھا تھا،اور اسکی ایک ہی گردان تھی "میں زباب سے شادی نہیں کرونگا"،اسے پہلے ہی منیر نہیں پسند تھا اور مرتے مرتے وہ اپنی بیٹی اسکے ساتھ باندھ گئے تھے یہ شرط رکھ کر کے اگر احمد جہانزیب کو میری جائیداد کا وارث بننا ہے تو اسے زباب عروج سے شادی کرنی ہوگی اور اگر ایسا تب تک نہ ہوا جب تک یوشع اٹھارہ سال کا نہیں ہو جاتا تو یے سب اسکے حق میں آجاتا تھا۔یوشع کو اپنی باب کی جائیداد مل جاتی۔

" میں جانتی ہوں بیٹے زباب ایک مشکل انسان ہے مگر آپ یے بھی تو دیکھو اب کو بیٹھے بیٹھائے کیا کیا مل رہا ہے، عورت شادی کے بعد بدل جاتی ہے۔۔ کرواہٹ کم ہو جاتی ہے "،وہ انکو ٹوکنا چاہتا تھا مگر اسے معلوم تھا وہ اس کی کبھی نہیں سنے گی۔دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے گی وہ نہیں سنے گی۔وہ انھیں کیسے سمجھاتا انکا بھائی مرتے دم تک اسکی ماں کو نہیں

www.novelsclubb.com

بھولا تھا، یہیں وجہ تھی کے وہ احمد پر اتنا مصنوعی پیار نچھاور کرتے تھے۔۔۔اور زباب کی اسکے ساتھ شادی کروانے کے پیچھے بھی یہی مقصد تھا کے وہ مرنے کے بعد بھی کسی نا کسی کو اسکے قریب رکھ سکیں۔

مگر مہر نساء کو اپنا بھائی، جان سے زیادہ عزیز تھا۔۔انھیں تو یہی لگ رہا تھا وہ احمد سے پیار اسی لئیے کرتے تھے کے کہیں اسے اپنے ماں کی کمی محسوس نہ ہو۔

(بالآخر احمد نے گردن ہار میں جھکا دی

www.novelsclubb.com

اب واپس آتے ہیں انیکسی میں جہاں وہ دونوں کچن کاؤنٹر کے آگے پیچھے آمنے سامنے کرڑھے تھے۔

دانی کی خواہش ہے"اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ "

واٹ! دانی ایسی بے وقوف خواہش کبھی نہیں کریں گی" احمد نے کوئی جوب نہ دیا۔ "
خاموشی سے چائے کے ابلتے ہوئے پانی میں دودھ انڈیلا

تم زباب سے شادی مت کرو" محر نے بے چینی سے کہا۔ "

" وہ تمہیں ہرٹ کریں گی "

تم فجر سے شادی مت کرو وہ تمہیں ہرٹ کرے گا"، جھکی ہوئی نظروں کے ساتھ کہا۔ "

" تم اسکے ریڈ فلیگز کو اگنور کر رہے ہو "

تم بھی فجر کے ریڈ فلیگز اگنور کر رہی ہو"، ترکی بے ترکی آرام سے کہا "

میں مجبور ہوں!" وجہ پیش کی "

www.novelsclubb.com

میں بھی مجبور ہوں!" جواب پیش ہوا۔ محرام نے تنگ آکر اسے دیکھا جس کے "
بھورے بال ہلکے سے ماتھے پر گرے تھیں

ٹھیک ہے !(انگلی دکھاتے ہوئے کہا)جب وہ تمہیں سٹریس آوئٹ کردے گی ناتب " تمہیں احساس ہو گا میری باتوں کا"، پاؤں پٹختے ہوئے وہ میدان سے ہٹنے لگی تھی جب لاونج کے دروازہ تک پہنچتے ہی احمد نے اسے پکارا

محرام" گردن موڑ کر دیکھا "

تمہیں۔۔۔کیوں اتنا برا لگ رہا ہے کے میں زباب سے شادی کر رہا ہوں "اسکی " آنکھوں میں سوال تھا۔شاہد وہ کچھ سننا چاہتا تھا مگر محر کو آنکھوں کی زبان پڑھنے نہیں آتی تھی، تھوڑی دیر تک وہ یونہی اسے دیکھتی رہی۔وہ اندھیرے میں تھی وہ روشنی میں تھا۔وہ کہنا چاہتی تھی وہ سننا چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

تمہیں کیوں برا نہیں لگ رہا میں فجر سے شادی کر رہی ہوں "اپنی بات پر زور ڈال کر وہ " چلی گئی اور پیچھے اسے ڈھیروں سوالات کے ساتھ چھوڑ گئی۔احمد جہانزیب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ایک عجیب سا احساس ہوا تھا۔

کیا محرام بھی وہی محسوس کرتی تھی جو وہ کرتا تھا۔۔۔ نہیں نہیں۔۔اسکے لیے احمد صرف دوست تھا! بھلا محرام کو وہ ڈیزرو تھوڑی کرتا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

لفٹ کا دروازہ بیپ کے ساتھ کھلا تو وہ اپنی بلاک ہیلز سے چلتے ہوئے باہر آئی۔اسکے ساتھ ایک دو اور لوگ بھی لفٹ سے نکلے تھے مگر اسکی نظریں اپنے فون پر جھکی تھی۔آئبرو آپس میں غصہ سے جڑی ہوئی تھیں اور انگلیاں موبائل پر تیزی سے ٹائپ کر رہیں تھیں جیسے سکرین توڑ دے گی۔

"کہاں ہو تم؟؟ "

www.novelsclubb.com

"!!میری کال اٹھاؤ "

"دانی کو ہوش آگیا ہے۔ "

"!!!! تم میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی "

" جگن فون سائلنٹ پر مت کرو "

"دانی کی کار لے کر گئی ہو؟ "

" جگن تاثیر!!!! کال اٹھاؤ "

وہ مسلسل پچھلے آدھے گھنٹے سے اپنی سوتیلی بہن سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر اس نے ایک دو بار اسکی کال کاٹنے کے بعد اپنا فون سائلنٹ پر کر دیا تھا اور اب اسکے بھیجے ہوئے میسیجز دیکھ کر بھی جواب نہیں دے رہی تھی۔ محرام کا دل کر رہا تھا فون اٹھا کر باہر پھینکے اور جگن جہاں کہیں بھی اس کے سر پر جا کر لگے۔

www.novelsclubb.com

کوئی جواب نہ پا کر اس نے غصہ سے فون کو بیگ میں پھینکا اور خود کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گئی۔ بال ابھی بھی پونی میں بند تھے۔۔۔اسے بھوک نہیں لگی تھی، صبح سے کیا ہوا دو سلائس بریڈ کا ناشتہ اور اسکے بعد مستقل بے ترتیبی سے کھانی والی وائٹمنز نے اسکی بھوک ختم کر دی تھی۔ ویسے بھی وہ بھوک لگنے کی دوائی لیے بغیر کم ہی کھانا کھا پاتی تھی۔

بھوری دیواروں پر 'کیفیٹیریا' کا بورڈ دائیں جانب کے موڑ پر اشارہ کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر اس نے اپنا راستہ تبدیل کیا مگر سامنے سے اچانک آنے والے شخص کو دیکھ کر وہ رک گئی۔ قدم تھوڑا سا لڑکھڑائے۔۔اور آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔

تم"، سامنے موجود سیاہ پینٹ کوٹ پہنے وکیل کو پھولوں کو گلدستہ اٹھائے دیکھ کر وہ" حیران نا ہوتی تو کیا ہوتی۔۔ علی اصغری وہ آخری شخص ہو گا جسے وہ یہاں دیکھنے کی توقع کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مغرب کا اندھیرا ہر طرف پھیل رہا تھا۔انکی سیاہ گاڑی ایک تنگ سی گلی کے سامنے آکر رکی ۔یوشع نے ایک نظر فون پر ڈالی اور پھر سر ہلاتے گاڑی سے نکل پڑا۔یہی تھا انکا مطلوبہ ایڈریس۔

گلی کے سانے ہی ایک گہری ابلتے ہوئے گندے پانی کی نالی تھی جس پر ایک بڑا اور بھاری سا پتھر رک کر گزرنے کا راستہ بنایا تھا۔یوشع تو بنا دیکھے اسے پار کر گیا۔انھیں گلیوں میں تو وہ بڑا ہوا تھا، مگر جگن نے ایک گندی سی شکل بنائی اور بمشکل ہی اسے پار کیا۔آج رات کا کھانا تو پکہ اسے ہضم نہیں ہونا تھا۔

گلی میں نالی کی اتنی بدبو نہیں تھی جتنی وہاں پر ننگے گھومنے والے بچوں کا شور شاہد جو کالے بادل بنے ہوئے تھے یے انکے لیے خوشخبری تھی کے بارش آنے والی ہے۔ جگن بمشکل ہی ان بھاگتے ہوئے بچوں سے بچتے ہوئے یوشع کے پیچھے چل رہی تھی۔ ساتھ ہی ایک ہاتھ سے ناک کو ڈھانپا ہوا تھا۔

" وہ سیکینڈ لاسٹ گھر"، آگے چلتے ہوئے یوشع نے ایک گھر کی جانب اشارہ کیا۔ اس کا لال گیٹ جگہ جگہ سے زنگ آلود ہو چکا تھا اور ہر دوسری جگہ پر چالک سے لکھی ہوئی تار یخیں درج تھیں۔ دروازے کے سامنے اینٹوں کو سیمینٹ سے جوڑ کر ایک اونچا سا مینار بنایا ہوا تھا جسے پار کر کے گھر کے اندر داخل ہوا جا سکتا تھا۔ ارد گرد کی نیلے رنگ میں رنگی دیواریں اور درمیان میں وہ زنگ الود دروازہ، جگن کے لئیے یے سب کچھ نیا تھا۔

یوشع نے اگے بڑھ کر دروازہ زور سے کٹھکٹایا و جگن کی نظر گھر کے اندر لگے بوگن ویلیا کے درخت کی جانب پسھلی جس کی نارنجی پھولوں سے لدی ہوئی شاخیں باہر کو آ رہی تھیں اور گھر کو ڈھاپنا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک بار دروازہ کٹھکٹایا کوئی نہیں آیا۔۔

دوسری بات کیا، جواب ندارد۔۔

تیسری بار یوشع کا ہاتھ اٹھا ہی تھا جب اندر سے ایک نسوانی آواز گونجی

" آ رئیا آ رئیا۔۔ بو اپنا ہے او نر "

(آ رہی ہو آ رہی ہو، دروازہ توڑوں گے کیا؟)

جگن کے اوپر سے پنجابی گزر گئی تھی مگر شاہد یوشع کو سمجھ آ گئی تھی اسی لئیے اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

دروازہ عجیب سی آواز سے کھلا اور ایک چھوٹے قد کی فربہہ مائل لڑکی نکلی جس کا وزن اسکی عمر کے حساب سے جان لیوا تھا۔

www.novelsclubb.com

جہاں وہ عورت سامنے کڑھے لوگوں کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہیں ان دونوں کا منہ بھی کھلا کا کھلا رہ گیا تھا اور ہوتا بھی کیوں نا دو سال پہلے یے لڑکی تیلی کی طرح پتلی تھی اور اب

"رمشاتم !"

باآواز کہااور ایک دوسرے کی طرف بے یقینی سے دیکھا

□ ■ □

کیفے ٹیریا میں کچھ ہی لوگ بیٹھے تھے، محرام کی پشت پر دو بھوری عورتیں شاہد کسی کی عیادت کو آئیں تھیں اور اب انکا "آنٹی نامہ" سٹارٹ ہوا تھا اور ایک دوسرے ٹیبل پر تھوڑا سا دور کر کے ایک فیملی بیٹھی تھی، جس میں باپ مسلسل اپنی بیٹی کو پیار سے کہہ رہا تھا کے سامنے موجود کھانا کھالو اور بیوی مسلسل اپنے شوہر کو روک رہی تھی۔

محرام کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اور اوپر سے علی اصغری کو دیکھ لینے سے اس سے لگا کوئی اسکے سر پر ہتھوڑے برسا رہا ہے۔

"آنٹی کے لئے"، ہاتھ میں پکڑا پھولوں کا گلدستہ اس نے محرام کے سامنے رکھا جو اس "نے اٹھا کر ٹیبل کی ایک طرف رکھ دیا"

www.novelsclubb.com

انکے حادثے کا سنا۔۔۔ بہت افسوس ہوا"، محرام نے اسے کوئی جواب نہ دیا بس خاموشی " سے گلدستہ قبول کرلیا۔ سر میں درد شدید ہو رہا تھا، اسے اس وقت نیند کی اشد ضرورت تھی۔

یقیناً آپکے لیئے مشکل ہوا ہوگا اس سب کو اکیلے ہینڈل کرنا۔۔"، جھوٹی فکر سے کہا۔" "

" مگر اب کیا کر۔۔

مدعے پر آئیں مسٹر علی"، درشتی سے اسکی بات کاٹی، سر کا درد اب گردن کے پچھلے " حصّہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

سامنے بیٹھا وکیل کنکھارا اور ہاتھوں کو ٹیبل پر رکھ کر باہم ملایا"میں اس کیس پر گیو اپ نہیں کر سکتا۔۔ میرے سات مہینے کی مہنت لگی ہے، یے میرا کیس ہے میں آپکو اسے کسی اور کی جھولی میں ڈالنے نہیں دونگا"، وہ طنز سے مسکرانا چاہتی تھی مگر گردن میں ہونے والے درد نے اسے زیادہ ہلنے سے بھی روکا ہوا تھا، علی ابھی بھی بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں آپکی طرف کی کہانی سننا چاہتا ہوں یقیناً آپکو غلط فہمی ہوئی ہو گی۔"لو جی تو اس نے " ابھی تک نہیں مانا تھا کے وہ غلط ہے، کیسا ادمی تھا یے۔یقیناً بازل نے ہی اسے بتایا ہو گا کے محرام کو یاور حبیب کا علم ہو چکا ہے۔

"

میری ایک کزن کے ہسبنڈ، وہ دراصل امریکہ میں ہوتے ہیں ان کو مجاہد روئف نے ادھر پاکستان میں ایک پلاٹ سستے داموں میں دلوایا تھا، لوکیشن اچھی تھی اور قیمت بھی کم تھی ۔انھی دنوں بازل پر پراپرٹی ڈیلر بننے کا نیا نیا جنون چڑھا تھا میں نے اسے مجاہد روئف کا بتادیا، ۔۔اور اب آپ کہہ رہیں کے وہ مجاہد نہیں کوئی یاور نامی آدمی ہے"، اپنی صفائی جب اس نے پیش کرلی تو محر نے ٹھنڈی سانس خارج کی اور بیگ میں سے ایک فائل نکالی۔ وہ اب اس آدمی سے ثبوتوں کے زریعے بحث کرے گی، الفاظ اسکی موٹی عقل کے لیئے ناکافی تھیں

"یہ یاور حبیب عرف مجاہد روئف نامی شخص کا شناختی کارڈ ہے، جو مجھے اس کے سابقہ فلیٹ کے مالک مکان سے ملے ہے،" علی نے اس کی بات کاٹنے کے لیئے لب کھولے ہی تھے جب اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا

" آپکے کزن کے ہسبنڈ ملے تو ہونگے نا مجاہد سے"، علی نے تیزی سے گردن ہلائی۔

" تو بس انکو یہ تصویر بیجھے اور پوچھے کے کیا یہ واقع مجاہد روئف ہے، اگر نہیں تو سارا دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا، اٹھے۔۔"، وہ جانتی تھی وہ سچی ہے۔ پر کسون ہو کر ٹیک لگائی اور ٹانگ پر ٹانگ چرہائی سر کا درداب گردن تک چلا گیا تھا مگر وہ خود کو اب مزید کمزور ظاہر نہیں کرے گی۔

www.novelsclubb.com

علی نے کچھ دیر اسے دیکھا پر اٹھا شناختی کارڈ سمیت کیفے ٹیریا سے باہر چلا گیا۔ اسکے جاتے ہی محرام کی اکڑی ہوئی گردن ڈھیلی ہو گئی۔ آنکھوں کو سختی سے بند کیا۔ درد بے تحاشہ ہو رہا تھا وہ تھکی ہوئی تھی۔ بہادر بننے کی اداکاری کرنا مشکل تھا۔

سر میز پر ٹکاتے ہوئے اس نے آنکھیں موند لیں، اسے کچھ دیر کا سکون درکار تھا۔

"لڑکیوں کو اتنی بے باکی زیب دیتی ہے بھلا"، کانوں میں اچانک ہی ایک کڑوی آواز سنائی دی تو اسکا سکون غارت ہو گیا۔

"اب چلو اگر لڑکے والوں نے جہیز کی فرمائش کر دی تھی تو تمیز سے گھر کے بڑوں کو منع کرنے دینا تھا، منہ پھاڑ کو محسن کی بیٹی نے کہہ دیا کے کیا مجھے بھی بدلے میں جہیز ملے گا کیا"، اسکے پیچھے بھیٹی عورتوں میں سے ایک ہاتھ ہلا ہلا کر کسی محسن نامی شخص کی بیٹی کو گولی کے نشانے پر رکھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں عورتیں آپس میں اپنا ہی کوئی گوسپ پروگرام نبھا رہیں تھیں، اس بات سے بے خبر کے پیچھے بیٹھی وہ سیاہ بالوں والی لڑکی کی کتنی یادوں کو انھوں نے جگہ دیا تھا۔ کانوں میں ایک آواز پڑی

" اگر غلطی سے فجر تم پر سب کے سامنے چیخ پڑا تو بات کا بتنگڑ مت بناؤ نا، انسان ہے میرا بیٹا بھی غلطی ہو جاتی ہے" جولیا کی انگیرزی ارد گرد سنائی دی۔ اس نے اپنی اور فجر کی شادی بچانے کی بہت کوشش کی تھی مگر وہ کوشش یک طرفہ تھی۔ نجانے شادی کی ناکامیابی صرف عورت کی غلطی کیوں ہوتی ہے

اسکی یادوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب علی دوبارہ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھے، جھٹکے سے وہ سیدھی ہوئی اور گردن اکڑا لی مگر کان ان عورتوں کی باتوں پر ہی ٹنگے تھے۔

" کیا کہا؟"، علی نے دھواں دھواں ہوتے چہرہ اٹھا کر محرام کو دیکھا۔ آنکھوں کی چالاکی غائب ہو چکی تھی۔ یہ اعلان تھا کے محرام ہمایوں سچی تھی۔

" یے مجاہد روئف نہیں" محرام کو گردن مزید اکڑ گئی۔ "کوئی بھی مجاہد روئف نہیں"، علی کے جملا سن کر اسکی بھونویں آپس میں نا سمجھی سے سکڑی۔

مجاہد روئف ہے ہی نہیں۔۔۔پانچ ماہ پہلے اسکی موت ہو چکی ہے"، محرام ہمایوں کو لگا " اس نے سننے میں غلطی کردی تھی، کیا مطلب مجاہد روئف ؟

میرے بہنوئی کو خود تین ماہ پہلے پتہ چلا ہے اسکی موت کا" کسی کھائی میں سے اسکی آواز " ارہی تھی

"تو کیا انھوں نے تمہیں بتایا نہیں ؟ "

انھیں پتہ ہی نہیں میری مالی حالت کے بارے میں", وہ خاموش ہو گیا۔ہر طرف " خاموشی چھا گئی ان عورتوں کی آواز بھی تھم گئی۔اب اسکا دماغ دوبارہ سے تیزی سے کام کر رہا تھا۔ایک کڑی سے دوسری کڑی ملا رہا تھا

www.novelsclubb.com

تم۔۔تم نے انھیں تصویر بھیجی ؟"، علی نے گردن ہاں میں ہلائی۔ '

"کیا کہا انھوں نے ؟ "

یہی کے۔۔یہ مجاہد روئف نہیں"، چلوایک بات تو سچ ثابت ہوئی اب اگلے سوال کی "
باری تھی۔

مجاہدرویف کا کوئی کام وغیرہ نہیں تھا؟"، تیزی سے لفظوں کو پکڑ رہی تھی جیسے وہ "
بھاگ جائیں گے۔

ہاں تھا۔۔بھائی نے بتایا ہے کے وہ پہلے ادھر پاکستان میں ہی ایک پراپرٹی فرم کے ساتھ "
" کام کرتا تھا مگر انھوں نے اسے نکال دیا کیوں، بھائی کو نہیں پتہ ...

ہاں توانسے بس یے پوچھو کیا انھیں یے معلوم ہے وہ کدھر جاب کرتا تھا۔۔ہمارے "
پاس ایک کلو تو ہونا"، تیزی سے اسکی بات کاٹی۔کون سا سر درد؟ کہاں کا سر درد؟ فلحال
یے مسئلہ سب سے بڑا تھا۔ جسے وہ ڈھونڈ رہے تھے وہ وہ تھا ہی نہیں اور جو وہ بنا ہوا تھا وہ
انسان مر چکا تھا۔ایسا لگ رہا تھا وہ کسی فلاپ فلم کا حصّہ بننے جا رہے تھے۔

علی سر ہلاتا دوبارہ کیفے ٹیریا سے نکل گیا،اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے، فلحال وہ کوئی
اور آواز سننا نہیں چاہتی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تینوں تکون کی طرح بیٹھے تھے۔ماہ جبین بوا سامنے چارپائی پر بیٹھی جانچنے والی نظروں سے اپنے بن بلائے مہمانوں کو دیکھ رہیں تھیں۔جبکے وہ دونوں انکے سامنے کچھ یوں بیٹھے تھے کے ایک دوسرے کی طرف ترچھے ہوئے تھے مگر پھر بھی مکمل طور پر آمنے سامنے نہیں تھیں۔درمیان میں ایک پلاسٹک کا خستہ حال میز موجود تھا جس پر اس وقت دو جام شیری کے گلاس موجود تھیں۔جگن کا گلاس انچھوا پڑا تھا جبکے یوشع وقفہ وقفہ سے اپنے گلاس سے گھونٹ بڑھ لیتا تھا تاکے برا نا لگے۔

ایک منزلہ اینٹوں کا بنا گھر ماہ جبین کے بھائی کا تھا جس کا پتہ یوشع کو کچھ اس طرح یاد تھا کے وہ دو تین مرتبہ یہاں پر پہلے مہرنساء کے ساتھ آچکا تھا،اسے راستے جلدی یاد ہو جاتے تھیں۔گھر میں تین کمرے موجود تھیں جن میں سے ایک میں اس وقت ایک بچے کے حلق پھاڑ کر رونے کی آوازیں آرہی تھیں اور وقفے وقفے سے رمشا کی آواز بھی ابھر آتی جو اسکی منتیں کررہی تھی کے "چپ کر کا جا میرے باب! چپ کر جا

"کوئی ضروری کام تھا کیا جو تم دونوں آئے ہو؟", کسی ماہر تھانے دار کی طرح وہ ان سے پوچھ رہی تھیں۔ یوشع نے ایک مدد طلب نظر جگن پر ڈالی جو ابھی تک منہ بنا کر بیٹھی تھی کے اسے کوک کی جگہ جام شیری کیوں دیا ہے۔

یوشع کنکھارا، تھوڑا سا آگے ہوا اور گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائیں۔

"ہمیں آپ سے ایک ضروری کام ہے!"، خفیہ ایجنٹ کی طرح کہا

"میں نے بھی یہی پوچھا ہے بچے!" میٹھی سی آواز سے طنز کیا تو یوشع نے سپٹا کر جگن کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اپنے جام شیری کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کون سا ضروری کام تھا جو فون پر نہیں ہو سکتا تھا۔۔ جس کے لیے یہاں آنا پڑا تمہیں"، سوال کیا۔

فون پر شاہد ہم اپنا مدعا پیش نا کر پاتے "آرام سے جواب دیا "

ٹھیک ہے۔بولو"، تھوڑا سا ریلکس ہوتے ہوئے انھوں نے کہا، پیچھے بچہ ابھی بھی رو رہا " تھا اسی لیئے ان دونوں کو تھوڑی اونچی آواز میں بولنا پڑا، جگن کا ارادہ شاہد آج اپنے گلاس کے ساتھ جنگ کرنے کا ہی تھا

" دیکھیے بوا۔۔۔آپ نے جب جاب چھوڑی تھی۔ "

نکالا گیا تھا۔۔"اسکی بات کاٹی "

جی بلکل آپ کو جب نکالا گیا تھا اس وقت آپ نے کہا تھا کے بہت جلد ہمیں پتہ چل " جائے گا کہ زباب آپی کو بابا نے جائداد سے عاق کیوں کیا تھا اور یے شرط کیوں رکھی تھی" کنھکیوں سے جگن کو دیکھا جس نے غصہ سے منہ پھیر لیا۔جام شیری ناہوا زہر دے دیا تھا جیسے انھیں۔

www.novelsclubb.com

" توبس۔۔ہم یے۔۔ "

ہم "انھوں نے اسکی بات کاٹ کر ہم پر زور دیا "

جی ہم۔میں اور جگن۔ہم دونوں جاننا چاہتے ہیں کے وہ وجہ کیا تھی "،اپنی بات مکمل کر " کے اس نے ڈرتے ہوئے بوا کے چہرے کو دیکھا۔کیا یے چینخے گی؟ کیا ہنسے گی؟اس نے جگن کی طرف دیکھا جواب آخر کار دھیان سے بوا کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔یوشع نے بے اختیار شکر ادا کیا،اسے اکیلے پھنسا کر اب وہ واپس اخر کار آگئی تھیں۔

کیا تمہاری بہن جانتی ہے تم یہاں ہو؟"، تھوڑی دیر بعد سوال کیا تو وہ جو بڑا بہادر بن رہا " تھا،غبارے سے ساری ہوا ایک دم نکل گئی۔بہن کا زکر سنتے ہی اسکے کندھے ڈھیلے پر گئے ۔اسکی بہن ابھی تک گھر آچکی ہو گی۔اگر اس نے کسی سے پوچھ لیا یوشع کہاں ہے؟اف سب بتادے گے وہ جگن کے ساتھ تھا؟اللہ اسکی بہن اسے کچا کھا جائے گی۔

ج۔ج۔جی بل۔ بلکل بلکل پتہ ہے"،نروسنس کی وجہ سے دوبارہ ٹانگ ہلنا شروع ہو گئی۔ماہ جبین سے نظریں چراتے ہوئے اس نے جھوٹ کہا۔وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بول پاتا تھا،ابھی بھی وہ یقین سے کہہ سکتا تھا وہ پکڑا گیا ہے۔بچے کے رونے کی شدت اب آہستہ آہستہ مدھم ہو رہی تھی۔

بوا نے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھا۔

"کیا اپنی بہن سے پیار کرتے ہو؟"،ہوا میں جیسے اندھا تیر سوچ سمجھ کر مارا ہو اور وہ بلکل نشانے پر جا لگا ہو،یہی اس وقت یوشع منیر کا حال تھا سوال مشکل نہیں تھا مگر وہ جواب نہیں دے پا رہا تھا۔کیا اسے اپنی بہن سے محبت تھی؟ مسلسل ہلنے والی ٹانگ اب قدرے آہستہ ہو چکی تھی۔بچے کی رونے کی آواز اب نا ہونے کے برابر تھی جیسے وہ بھی یوشع کا جواب سننا چاہتا ہو۔جگن بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔سب کی نظریں اس پر تھی اور اسکی خود کی نظریں۔۔۔وہ زمین پر ٹکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ میرا اواحد رشتہ ہیں۔۔ان سے محبت نہیں کرونگا تو کس سے کرونگا" نظریں زمین پر " ٹکائے مدھم آواز سے کہا۔ وہ اپنی بہن سے محبت نہیں کرتا تھا مگر اس بات کا اعتراف وہ کبھی پوری زندگی نہیں کرے گا۔۔کیونکہ اپنی ماں کی طرح وہ بھی مجبور تھا۔

محبت نہیں کرتے مگر اس کا سچ جاننے کے بعد نفرت ضرور کرنے لگو گے "، آسودہ سے " لہجے میں کہا۔اس وقت انھیں اس بچے پر بے تحاشہ ترس آرہا تھا۔

یوشع نے آرام سے گردن اٹھا کر انھیں دیکھا، ارد گرد ابھی بھی خاموشی چھائی تھی۔ جگن کی آنکھیں کسی پن بال کی طرح ان دونوں کے چہروں کا طواف کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جاننا چاہتے ہو سچ ؟" خاموشی مزید گہری ہو گئی۔ "

جی"، اعتماد سے گردن ہلائی اور دوبارہ اپنی اسی گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائے والی پوزیشن میں بیٹھ گیا۔

احمد کو ساری جائیداد دینے کا مطلب اور تمہاری بہن کو اسکا ساتھ منثوب کرنے کا مطلب" یے نہیں تھا کے تماہرا باب احمد سے بہت پیار کرتا تھا۔ پوری عمر اس نے اپنے پیسے کے علاوہ اور کسی چیز سے لگاؤ نہیں تھا۔۔ ظاہر ضرور کرتا تھا کے اسے اپنی بہن سے بھی پیار ہے اور۔۔ احمد سے بھی اور تم دونوں سے بھی مگر حقیقت یے نہیں"۔ خاموشی اب آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہو رہی تھی۔ رمشا اس کمرے سے نکل کر کچن میں گئی تھی مگر اس پر صرف جگن نے دھیان دیا تھا۔ یوشع کو اس وقت اپنے حصہ کا سچ جاننا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محرام یونہی کانوں پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی جب علی دوبارہ واپس آیا۔ اسکی موجودگی محسوس کرتے ہی وہ فوراً ہی سیدھے ہو کر بیٹھی۔

کیاہوا! کیا بولا!"آنکھوں میں اچانک ہی جوش بھڑ آیا تھا مگر ایک عجیب چیز اس نے " نوٹ کی۔جب علی اصغری پہلی مرتبہ اٹھ کر گیا تھا اور واپس آیا تھا اسکا چہرہ دھواں دھواں تھا جیسے کوئی مردہ دیکھ لیا ہو مگر اس مرتبہ۔۔۔وہ ہشاش بشاش سا واپس آیا تھا۔آنکھوں کی چالاکی واپس آچکی تھی۔محرام کو دوبارہ اس بندے کے سامنے اپنا آپ چھوٹا محسوس ہوا تھا۔

کیاہوا!"،دوبارہ سے پوچھا،"پتہ چلا وہ کن ڈیلرز کے ساتھ کام کرتا تھا"،اسکے جواب "نے علی نے اپنی اسی طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا اور سر ہلایا،"ہاں

" تو۔۔۔ "

" تو یہ کے وہ۔۔ H M establishers کے لیئے کام کرتا تھا۔ "

،محرام کو نام کچھ جانا پہچانا سا محسوس ہوا۔ایچ ایم یے نام تو۔۔"

ایک منٹ۔۔۔

ایک منٹ۔۔

یے نام تو منیر انکل کی کمپنی کا تھا۔۔

زباب کے والد کی کمپنی کا۔۔

اور اس وقت احمد جہانزیب کی کمپنی کا۔۔

ایچ ایم (حبا منیر) پبلشرز۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مغرب کی آزانوں کا وقت ہونے والا تھا، مگر وہ بن بلائے مہمان ابھی بھی وہاں بیٹھے تھے

زباب کو احمد پر مسلط کرنا تمہارے باب کا شروع سے پلین تھا۔۔ وہ بدلہ لینا چاہتا تھا " اسکی ماں سے۔۔، اسی لئیے تو پوری عمر اسکے پیچھے پڑا رہا۔ اور مرتے وقت اپنی بیٹی کو اسکے ساتھ بھاند گیا تاکے وہ کبھی اس سے چھٹکارا نا پا سکے۔۔" جگن آوازاری سے انکی کہانی سن رہی تھی جو پوچھنے آئی تھی وہ تو بتا نہیں رہی تھیں، عجیب سسپنس ڈال رہیں تھیں۔

مگر اس سب کا زباب اپی سے کیا تعلق ؟"، سوال یوشع کی طرف سے آیا "

زباب کا ہی تو تعلق ہے۔۔" وہ تھوڑا سا مسکرائی,یوشع کو خطرے کی گھنٹی سنائی دینے لگی "
۔

جب اسے اپنے باب کا فیصلہ معلوم ہوا تو اس نے بہت احتجاج کیا مگر جب کچھ نا ہو سکا تو " اس نے وہی راستہ اپنایا جو تمہارا باب اپنا تا تھا" کونسا راستہ،یوشع نے دل ہی دل میں سوچا پیٹ میں گڈ گدی سی ہو رہی تھی۔کچھ برا ہونے والا تھا

کون سا راستہ "اسکے معصومیت سے پوچھنے ہر وہ دوبارہ سے مسکرائی،انکی آنکھیں اس " وقت بہت عجیب لگ رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

پیسا بڑہ ظالم چیز ہے بیٹے،انسان انسان کو نگھل جاتا ہے اسکے پیچھے "انکا سسپینس یوشع کو " مزید تنگ کرڑ رہا تھا

تمہارے باپ کی موت۔۔" بابا کی موت کا یہاں کیا ذکر، خود سے کہا "

وہ حادثاتی ہارٹ اٹیک نہیں تھا۔۔" کیا مطلب دوبارہ خود سے کہا"

پھر۔۔" پاس والے مسجد میں سپیکرز آن ہونے کی آواز آئی۔ آزان شروع ہونے والی " تھی۔ رمشا جو کچن میں سے گزر رہی تھی اپنا دوپٹہ درست کرتے گزری

وہ ایک قتل تھا۔۔" یوشع منیر کی آنکھیں کھل گئیں "

تمہاری بہن نے۔۔ پیسے کے پیچھے اپنے باپ کا قتل کروایا تھا۔۔۔ زباب عروج نے " اپنے باپ کا قتل کروایا تھا"، آس پاس کی ساری آوازیں جیسے رک گئی۔ کمرے میں موجود بچہ اچانک ہی حلق پھاڑ کر چینخا۔ مغرب کی آزانیں بلند ہی ہو رہی تھیں

www.novelsclubb.com

اور یوشع منیر۔۔ اسکے کانوں میں بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی

تمہاری بہن نے تمہارے باپ کا قتل کروایا ہے،زباب عروج نے اپنے باپ کا قتل کروایا ہے،

بچپن کی ایک فلم آنکھوں کے سامنے چلی

(ولا کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی)

پانچ سالہ یوشع منیر اپنی پندرہ سالہ بہن کے سامنے کڑھا ہوا تھا جس نے اسے بجھلی کے کھمبے سے باندھا ہوا تھا

(سرمئی آنکھوں پر سے سیاہ چشمہ اتارا اور نفاست سے گولڈن بالوں میں ٹکایا)

اب گلی کے اور بھی بہت سے بچے اس کنبھے کے ساتھ باندھے ہوئے سرخ سفید سے کمزور روتے ہوئے بچے کو دیکھ کر ہنس رہے تھیں،زباب نے جھوٹ جھوٹ میں کھیل کا بہانہ لگا کر اسے یہاں باندھ دیا تھا

www.novelsclubb.com

ڈرائیور اسکی پیچھے شاپنگ بیگز لے کر آ رہا تھا اور وہ اپنی کزن سے ہنس کر بات کر رہی تھی)

وہ مسلسل رو رہا تھا

آپی "حلق پھاڑ کر کہا۔۔ مگر کوئی نہیں آیا "

باپ سے اسے امید نہیں تھی۔۔

ماں زندہ نہیں تھی۔۔

اور بہن۔۔ وہی اسکا کل اثاثہ تھی مگر وہ بھی نہیں آئی

جیسے وہ آج نہیں ائی تھی۔۔

جیسے وہ کبھی نہیں آئے گی۔۔

www.novelsclubb.com

بچہ زور زور سے رو رہا تھا، رمشا اسے ڈپٹ رہی تھی اور وہ باہر سچ جان کر اندر ہی اندر رو رہا تھا

آپی۔۔"ایک آنسو بائیں انکھ سے نکلا اور بہتا ہوا زمین پر گر پڑا، غم کا انسو، تکلیف کا احساس ہونے پر بہنے والا آنسو

(پانچ سالہ یوشع کو وہاں بندھے بندھے رات ہو چکی تھی، آنکھیں خشک ہو گئی تھی۔۔ دفعتاً ہی اندھیرے میں سے ایک سایہ نکلا۔۔اونچی پونی بنائے "آپی" ایک انسو دائیں آنکھ سے نکلا اور زمین پر گر پڑا۔خوشی کا آنسو، تسکین میں بہنے والا انسو۔زباب عروج نے اپنے بھائی کو آزاد کیا اور اسے زور سے گلے لگا یا۔۔وہ آگئی تھی۔۔ چاہے دیر سے ہی مگر وہ اگئی تھی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

احمد جہانزیب اور زباب عروج کی شادی کو دو ہفتے رہ گئے تھے

دو سال پہلے

مہرنساء ولا کا سیاہ گیٹ پار کرتے ہوئے اندر آؤ تو جگہ جگہ تمہیں لوگ کام میں مصروف نظر آئیں گے۔ کوئی ولا کے ارد گرد لائٹس لگا رہا ہو گا، کوئی لان کی کٹائی میں مصروف ہو گا تو کوئی پھولوں کی لڑیوں کے ساتھ الجھ رہا ہو گا۔

نکاح کی تقریب ولا کے پچھلے لان میں منعقد ہونی تھی، چھوٹی سی تقریب تھی کچھ زیادہ لوگ نہیں ہونے تھے۔ اب اس سارے منظر کو چھوڑ کر لاؤنج کا دروازہ پار کرتے ہوئے اندر آؤ تو دیکھو گے کہ اندر اس سے بھی زیادہ گہما گہمی ہے۔ ارد گرد لوگ صفائی میں مصروف تھے۔ جگہ جگہ شاپنگ بیگز موجود تھے۔ قرۃ العین ایک کان سے فون لگائے تیزی سے سڑھیاں پھلانگ رہیں تھیں۔ وہ خوش تھیں بہت خوش مگر اس وقت ان کا ماتھا شکنوں سے بھرپور تھا جو بری نفاست سے انکے ماتھے پر موجود بینگز چھپا گئے تھے۔

وہ مسلسل ایک ہفتے سے بازل سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہیں تھیں، وہ ہر بار اپنا فون بزی پر لگا دیتا تھا۔ بہن کی شادی تھی اور یے بندہ غائب تھا۔ جس دن قرتہ العین لے اسکا بھانڈا پھوڑا تھا۔۔۔اس دن کے بعد سے وہ واپس ولا نہیں آیا تھا،

ان کو چھوڑ کر اب سیڑھیوں کا سفر تہہ کر و تو سامنے ہی مہر نساء کھڑی ملے گیں جو ملازمین کے سروں پر کڑھی صفائی کا معائنہ کر رہی تھیں وہ بھی خوش تھیں ظاہر ہے تین دن بعد نواسی کا نکاح ہونا تھا مگر انکی خوشی پھر بھی قرتہ العین کا مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی۔

سارے ولا میں ایک گہما گہمی تھی، ہلچل تھی مگر خوشی بہت کم تھی۔اس ساری رونق اور شور میں سڑھیوں کے بائیں جانب والے کمرے میں خاموشی اور سناٹا تھا۔دروازہ آدھ کھلا تھا۔۔۔اندر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔اور اس کمرے میں اندھیرا ہونا معمول کے بلکل خلاف تھا۔

محرام کے کمرے میں موجود کھڑکھی کے پٹ بھی آدھ کھلے تھے مگر پردے اگے گرائے ہوئے تھے اسی لیئے ہوا کی وجہ سے وہ تھوڑی دیر بعد اڑتے اور انکے اڑنے سے

کمرے میں موجود خاموشی کا دورہ تھوڑی دیر کے لئے تھم جاتا مگر جیسے ہی پردے ٹھہرتے خاموشی دوبارہ چھا جاتی۔

وہ بیڈ کے درمیان میں لیٹی تھی یوں کے اسکی قمر بیڈ کراؤن کی طرف تھی اور چہرہ سامنے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف۔ سینے کے ساتھ ٹانگیں جوڑے وہ ابھی تک رات والے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں میں تھی، سیاہ ہاف سلیوز شرٹ اور کھلا ٹراؤزر۔ اسکے سفید بازو کسی مردہ کی طرح بیڈ پر پڑے تھے۔ جیسے وہ تھک چکی ہوں، اور اب اس نے ہار تسلیم کر لی ہو۔

اسکے قریب ہی ایک سفید ٹوکری موجود تھی جس میں موتیا کی پھولوں کی تہہ سمیت اسکی ضرورت کا سامان اور مہندی کا جوڑا موجود تھا۔ پورے کمرے میں موتیا کے پھولوں کی خوشبو تھی۔۔ یہ اسکے ہونے والے سسرال کی طرف سے آیا تھا جو اس نے سرسری سی نگاہ ڈال کر چھوڑ دیا۔ ٹوکری کے ہینڈل کے ارد گرد غلابی رنگ کی ربن موجود تھی۔ وقفے وقفے سے وہ اس ربن کو ہلکا سا کھینچتی اور پھر چھوڑ دیتی۔۔ ربن دوبارہ اپنی جگہ پر چلی جاتی۔

وہ ناجانے کب سے یہی عمل دہرا رہی تھی۔ مرے مرے ہاتھوں سے ساتھ موجود فون اٹھایا اور ایک نمبر ملایا۔۔۔

یے نمبر پچھلے پندرہ منٹ سے چھٹی دفعہ ملایا جا چکا تھا۔۔

گھنٹی جا رہی تھی۔ وہ ابھی بھی ربن کے ساتھ کھیل رہی تھی اور پردہ ہوا کے ساتھ جھول رہا تھا۔۔ باہر کیا ہو رہا تھا اسے زرا برابر بھی پرواہ نہیں تھی اسکے اندر زیادہ بڑی جنگ چل رہی تھی۔

تھوڑی دیر تک بیل جاتی رہی اور پھر

www.novelsclubb.com

"آپکا ملایا ہوا نمبر اس وقت مصروف ہے۔۔" بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے کال کاٹ دی۔ وہ کب سے فجر سے رابطہ کرنا چاہ رہی تھی مگر وہ اسے نظرانداز کر رہا تھا۔ ایک فضول کوشش تھی مگر وہ پھر بھی ایک آخری دفعہ اسکی منت کرنا چاہتی تھے کے انکار

کردے کیا معلوم وہ مان جانتا؟ وہ ایک کھائی میں گر چکی تھی۔۔اندھیری گہری کھائی میں جہاں آس پاس روشنی اور شور تھا مگر اندر اندھیرا۔

کمرے کا دروازہ پار کر کے اگر باہر آؤ تو بلکل سامنے ہی مہر نساء احمد کے ساتھ کھڑی ملیں گی ۔"یے پھولوں کی لڑیاں تم نے پورچ میں لگانی ہیں"،اس نے سن کر سر ہلادیا اور موتیا کی لڑیاں انکے ہاتھ سے لے لیں۔آج رات ولا میں ہی محرام کی مہندی کی چھوٹی سی تقریب ہونی تھی۔

"نیچے میں نے یوشع کو بھی کھڑا کر دیا ہے لائٹس کے پاس،اگر کم پڑ گئی تو اور لے آنا"، اس نے دوبارہ سر ہلادیا۔نظریں ہاتھوں میں موجود پھول پر تھیں۔"کچھ بھی چاہیے ہو تو میرے پاس آجانا اچھا!"نرمی سے اس کا کندھا تھپتھپایا اور چلی گئیں۔وہ جو اتنی دیر سے نظریں اور گردن جھکائے ہوئے تھا، بالا خر اس نے نظریں اٹھائیں مگر گردن ابھی بھی جھکی تھی۔۔ندامت سے۔۔وہ نا اپنے لیئے کچھ کر سکا نہ اپنی دوست کے لیئے۔

ایک چور نگاہ محرام کے کمرے میں ڈالی، کیونکہ دروازہ آدھ کھلا تھا تو یہاں سے اسکے سیاہ بال بیڈ پر بکھرے ہوئے اور اسکے ہاتھ نظر آرہے تھیں۔وہ شاہداب ساتوی دفعہ کال ملانے والی تھی۔۔احمد جہانزیب حسرت اور اداسی سے اسے دیکھتا رہ گیا اور وہ اسکی نظروں سے یکسر انجان جواب نہ پاکر اٹھوی دفعہ کال ملانے والی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نو سال پہلے

www.novelsclubb.com

کمرے کی کھڑکی بند تھی اور پردے سائڈ پر کیے ہوئے تھے، باہر سے رات کا گہرا ہوتا اندھیرا نظر آرہا تھا۔

انیس سالہ احمد جہانزیب ولا میں واقع اپنے کمرے میں مجود تھا جہاں ساری بتیاں روشن تھیں۔ وہ الٹا لیٹا ہوا تھا یوں کے اسکی ٹانگیں بیڈ کراؤن کی طرف تھیں اور چہرے بیڈ کے نیچے لٹکا تھا۔

چہرے کے سامنے موبائل کی سکرین کیے وہ انٹسا گرام پر بے مقصد سکرول کر رہا تھا۔ اسکی یہی زندگی تھی صبح ینورسٹی، پھر دوستوں کے ساتھ تھوڑا سا باسکٹ بال اور پھر گھر۔ اسکے دوست اسے زبردستی ساتھ لے جاتے تھیں۔ مگر یے کبھی کبھار ہی ہوتا تھا، زیادہ تر وہ اسکی منت کرتے تھے کے "آ گھومنے چلتے ہیں" بس وہی کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیتا۔

اور پھر بعد میں سوشل میڈیا پر انکو سٹالک کرتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتا "میرے بغیر بھی تو انکی زندگی چل رہی ہے میری کیا ضرورت میرا تو کوئی دوست ہی نہیں":۔

ابھی وہ ان میں سے ایک کی انٹسا گرام سٹوری کوئی پانچویں دفعہ دیکھ رہا تھا جب نوٹیفیکشن کا آئکن آیا، سرسری سی نگاہ اس پر ڈال کر وہ ڈیلیٹ کرنے والا تھا (یقیناً سم والے ہونگے)

مگر سوائپ کرتے وقت اسکی انگلیاں تھم گئیں۔وہ انٹسا گرام پر ہی ایک فالو ریکویسٹ تھی ۔مگر اچھنبے کی بات وہ ریکویسٹ نہیں تھی، حیرانی کی بات وہ آئی ڈی تھی جہاں سے اسے رکویسٹ ائی تھی۔

(_mehraamhm_ has send you a follow request)

وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔یے محرام ہے کیا؟ جلدی سے جا کر آئی ڈی کھولی اور اس سے پہلے کے وہ خود پوچھتا اس آئی ڈی سے اسے مسج آیا۔

www.novelsclubb.com

احمد "اسکا نام انگریزی میں لکھا تھا اور ساتھ دو سوالیہ نشان تھے جیسے پوچھ رہی ہو کیا تم احمد ہو؟ "

اسکے جواب میں احمد نے "محرام ہمایوں "انگریزی میں دو سوالیہ نشان کے ساتھ لکھ کر ٹائپ کیا، وہ سانس روکے بیٹھا تھا۔ان دونوں نے اپنی آئی ڈیز پر پورا نام نہیں لکھا تھا۔

دو ہی سیکینڈ میں جواب آیا۔

"yes"

"ahmed jahanzaib? right "

دو الگ الگ مسیجز کیے تھے۔سانس دوبارہ بحال ہوئی اور جلدی سے بیڈ پر سیدھا ہو کر بیٹھا ۔

ہاں! وہی ہوں۔۔۔"ایک ہی مسیج میں بولا۔کیا محرام کو وہ آج تک یاد تھا۔کیلے عرصے " بعد ان دونوں کی بات ہو رہی تھی اس نے سوچنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

وہ بارہ سال کا تھا جب وہ یہاں سے گئے تھے اور اب انیس کا ہو چکا تھا۔

سات سال۔۔۔

سات سال پہلے ان لوگوں نے آخری مرتبہ بات کی تھی۔

چیٹ میں تین ڈاٹس نظر آئے مطلب کے وہ ٹائپ کر رہی تھی۔احمد نے اسکی پراوٗفل پک دیکھنی چاہی،ٹام اینڈ جیری لگے ہوئے تھے۔وہ بے اختیار مسکرایا۔۔۔لگتا ہے اسکو آج بھی یہی ایک واحد کارٹون پسند تھا

رئیلی!!!!"اسکا ایک پرجوش مسج آیا۔"

"کیسے ہو؟ "

"کہاں ہو؟ "

"کیا کر رہے ہو؟ "

الگ الگ میسجز میں ڈھیر سارے سوال پوچھے تھے۔جن کا جواب اب اسے دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

سات سال بعد ان دونوں کی دوستی شاہد دوبارہ قائم ہونی تھی اور نو سال بعد یے دوستی کسی اور چیز میں تبدیل ہو جانی تھی! مگر اس بات سے دونوں لوگ بے خبر تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

صبح کے نو بج رہے تھے۔۔

اسلام آباد میں کل رات دوبارہ بارش برسی تھی

موسم آج بھی ڈھنڈا تھا اور روڈ گیلے تھے۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ پہلے آدھا گھنٹہ شیشے کے پار سے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے گزار کر آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں ہی آنکھوں میں ان سے کئیں باتیں کر لیں تھیں۔۔۔ شکوہ۔۔ خواہشات۔۔ محرومیاں اور آخر میں انکا حال پوچھ کر لوٹ آئی۔

اس وقت وہ ڈاکٹر راحت کے کلینک میں بیٹھی انگلی میں پہنی آنگھوٹی گول گول گھما رہی تھی۔ صبح صبح ہی محرام نے انھیں مسج کر دیا تھا کے آج وہ جلدی آنا چاہے گی کیونکہ اسکی اپائنٹمنٹ بارہ بجے پلین تھی۔اور صد شکر ڈاکٹر راحت کا وہ بغیر چوں چا کے مان گئیں۔

سادہ سلک کے سکائے بلو رنگ کے کرتا شلوار کے ساتھ وہی نیوڈ ہیلز اور وہی سکارف کا سٹائل اوڑھا ہوا تھا البتہ آج سیاہ رف مگر گھنے بالوں کو کھینچ کر اونچی پونی میں باندھا ہوا تھا۔ اسکی نظریں سامنے موجود اپنے ڈینٹسٹ کے چہرہ کے بدلتے تاثرات پر ٹکی تھیں۔انکے پیچھے ہی کھڑکی واقع تھی اسی لیئے تیز روشنی کے پڑنے کی وجہ سے انکے چہرے پر غور کرنا مشکل تھا۔جو کبھی فکر مند ہو جاتا تو کبھی ڈھیلا پڑ جاتا۔

www.novelsclubb.com

ہمم۔۔ٹھیک "فائل کو بند کرتے ہوئے انھوں نے سائڈ پر رکھی اور اپنی عینک کو بالوں " میں ٹکاتے ہوئے سایڈ سے نوٹ پیڈ اور پین اٹھایا۔ محرام کھوجنے والی نگاہوں سے انکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔آدھے گھنٹے پہلے ہی اسکے کچھ ٹیسٹس ہوئے تھے۔

، "کیا کچھ سیریس ہے ڈاکٹر؟ "

سیریس ان دا سینس؟"نوڈ پیڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے آرام سے کہا۔ "

ہے مطلب۔۔کوئی کینسر وغیرہ۔۔میں نے سناہ " it runs in the family

۔۔اور موسٹلی ڈراموں میں یہی دیکھا یا جاتا ہے کے تھوک کے ساتھ symptom خون آنا یے ایک میجر کینسر

ہے"،اپنے اسی آہستہ آہستہ رک رک کے بولنے والے انداز میں کہا۔

"کیا تمہاری فیملی میں کسی کو کینسر تھا؟ "

ہاں میرے نانا کو۔۔۔بلڈ کینسر تھا"اس نے مہرنساء کے منہ سے ہی اپنے نانا کی موت" کے بارے میں سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں نہیں۔۔کوئی کینسر وغیرہ نہیں۔۔بس تمہارے پچھلے مسورے ایک مرتبہ دوبارہ" سوج گئے ہیں۔۔لاسٹ ائیر تم نے پچھلے دانتوں کو جو ریفل

کر "thanks to your excessive use of vitiman pills

کروایا تھا ناوہ میٹیریل expired گل سڑ گیا ہے ہو

،انھوں نے اسے آخر میں غصہ سے دیکھا تو اس نے نظریں جھکا لیں۔

تمھیں میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے کے اگر سیدھی طرح سے ڈائٹ کا خیال رکھو تو ان" سٹرویڈ پلز اور میڈیسنز سے جان چھوٹ جائے گی تمہاری"، کسی بڑی بہن کی طرح وہ اس ڈپٹ رہی تھیں۔

محرام نظریں جھکائے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

کیوں نہیں رکھتی تم اپنا خیال ؟"، لہجہ سے غصہ اب غائب ہو چکا تھا، اب وہاں التجا، فکر " اور سوال تھا۔

محرام ہمایوں بچپن سے ہی کھانے کی چور تھی، چاہے گھر کا ہو یا باہر کا وہ نہیں کھاتی تھی، کھانے کی شکل دیکھ کر ہی اسکا دل بھر آیا کرتا تھا۔اس کے لیئے وہ کئی طرح کی دوائیاں بھی لے چکی تھی مگر پیدائشی طور پر ہی اسکا یے مسئلہ تھا اور کچھ اسکا میٹابولک ریٹ سلو تھا۔ جتنے آرام سے کھانا کھاتی اتنے ہی آہستہ سے اسے وہ ہضم ہوتا۔

" یاد ہی نہیں رہتا!"، آہستہ سی آواز میں اس نے کہا۔ نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں۔

ڈاکٹر راحت نے ایک تاسف بھری اور تھکی ہوئی سانس خارج کی

" میں نے لاسٹ ٹائم تم سے کہا تھا کے نیٹرشنٹ سے رابطہ کرو تم نے خود تو کیا نہیں اب میں تمہاری بات خود کروں گی۔۔تم پر چھوڑا تو تمہیں اگلے تین چار سال میں اورل کینسر ہو جائے گا یے اوپر نیچے دوائیاں کھا کے" اپنے اس نوٹ پیڈ سے پیج پھاڑا اور اسی کی طرف بڑھایا۔

اس پر میں نے کچھ "basic precautions سے اپنے پچھلے لکھ دیے ہیں جو تم نے تب تک فالو کرنے ہیں جب تک تم اگلے اپائنٹمنٹ میں آکر دوبارہ

.دانتوں کو فل نہیں کروالیتی" وہ اٹھ کر ڑھی ہوئی مگر وہ ابھی بھی بول رہیں تھیں

کیونکہ۔۔"زور دیا" میں چاہتی ہو جب تم مجھے اگلی مرتبہ ملو تو ایک اچھا ڈائٹ پلین " تمہارا ساتھی ہو اوکے "چیئر دکھیلتے وہ بھی کر ڑھی ہوئیں۔

ناشتہ کر کے آئی ہو"، پیار سے پوچھا، انکی موٹی فریم والی عینک ابھی بھی گلوڈن چھوٹے " کٹے ہوئے بالوں میں ٹکی تھی۔

ہاں ایک اورنج جوس کا گلاس پیا تھا" مصروفیت سے کہتے ہوئے سامنے سے اپنے فائل " اٹھائی۔

ایک جوس کا گلاس بس!!! چلو میرے ساتھ ناشتہ کرتے ہیں" اسکے کندھے کے گرد " وہ ہاتھ پھیلانے والیں تھیں جب وہ تیزی سے اپنی بیگ کی زپ کھولنے لگی

www.novelsclubb.com

نہیں نہیں! بعد میں کر لونگی۔۔۔خدا حافظ "انکا جواب سنے بغیر ہی وہ تیزی سے " دروازہ کھول کر باہر چلی گئی تھی۔

ناشہ صبح کے ٹائم کرتے ہیں لڑکی بعد میں کیا کرو گی"،اداسی سے خود سے بڑبرائی۔۔ "

انھیں اس لڑکی پر بہت ترس آتا تھا۔اپنی قوت سے زیادہ اس نے بوجھ خود پر ڈالا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر راحت کا کلینک ایک پر سکون علاقہ میں واقعہ تھا۔جہاں ارد گرد درخت ہی درخت تھے۔

کلنک کی گلاس ڈور دکھیلتے ہوئے اس نے پرس میں سے فون نکالا،اس کا ارادہ کسی کو کال کرنے کا تھا مگر اس سے پہلے کے وہ کال ملاتی اسکی نظر سامنے اٹھی۔وہاں اس کا وہی مطلوبہ شخص کھڑا تھا۔۔احمد جہانزیب۔۔اپنی کار کے ساتھ ٹیک لگائے۔۔کف کہنیوں سے اوپر کو موڑے اور سینے پر بازو باندھے ہوئے

محرام ہمیشہ کی طرح اس بار اسے دیکھ کر مسکرائی نہیں اور نہ ہی وہ مسکرایا مگر کندھوں پر سے بوجھ ہلکا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے خود ہی احمد کو کال کر کے بلایا تھا یہاں اور اسکو مجاہد روئف کے متعلق بھی ساری کہانی سنا دی تھی،کے کیسے اس پتہ چلا وہ یاور ہے اور پھر کیسے اس نے علی کے زریعے اس بات کو کنفرم کروایا۔اور۔۔یہ بھی کے وہ مجاہد۔۔۔اسی کی کمپنی میں پرانا ملازم ہوا کرتا تھا۔

اس کے قریب پہنچنے پر محرام نے ایک تھکی تھکی سانس خارج کی۔وہ جو اسے پی کیپ کے نیچے سے تفتیش بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا آگے بڑھ کر ہاتھ سے فائل لی اور ساتھ ہی گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔

کیا ہوا تھا!کیوں آئی تھی ڈاکٹر کے پاس؟سب ٹھیک ہے نا!"گاڑی کا دروازہ بند کرتے " ہوئے پوچھا۔

ہاں سب ٹھیک تھا تو تھ فلنگ جو لاسٹ ائیر کروائی تھی ایکسپائرڈ ہو چکی ہے"سیٹ کی " پشت سے سر ٹکاتے ہوئے تھکے انداز میں کہا۔

احمد دوسری طرف سے دروازہ کھول کر اندر بیٹھا۔"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ ۔گھر چلتے ہیں!"، گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں ابھی نہیں! وہ فائل لائے ہو جو میں نے تمہیں کہا تھا"، صبح ہی اس نے احمد کو " کہہ دیا تھا کے اگر وہ مجاہد رؤف کی ڈیٹیلز نکال سکتا ہے تو محرام کو آج دوپہر تک دے دے۔وہ یہ کام جلدی ختم کرنا چاہتی تھی۔۔اپنی سستی کے پیچھے ٹال دیتی تو کل تو پھر بھی دانی بچ گئیں تھیں اگر احمد سے تھوڑی دیر ہو جاتی اور وہ نہ بچ پاتی تو؟ یہ خیال ہی اسے ڈرا دیتا تھا۔وعدہ کرنا آسان ہوتا ہے نبھانا مشکل۔اندازہ ہو گیا تھا اسے

اسکی بات سننے کے بعد احمد نے ہلکی سی گردن ہاں میں ہلادی اور سٹورج کانپارٹمنٹ میں سے ایک نیلی رنگ کی فائل نکال کر دی اور ساتھ ساتھ مجاہد کے بارے میں تفصیلات دیتا گیا۔

" اسے تین سال پہلے منیر انکل نے خود نکالا تھا۔۔کلائنٹس کے دیے گئے پیسوں میں سے یے گھپلے کیا کرتا تھا۔۔ منیر انکل کے پیٹھ پیچھے اس نے انھی کے ایک دو پلاٹز کی ڈیل کرنی چاہی اور اسی وجہ سے اسے نکال دیا۔۔سننے میں آیا ہے کے اسکے بعد یے امریکہ چلا گیا تھا، شاہد وہاں پراپرٹی کا کام شروع کر دیا I don't know much ،ہو"

محرام نے ابھی پہلا صفحہ پلٹا، کونے میں ایک تصویر لگی تھی مگر وہ یاور حبیب کی نہیں تھی۔ یقیناًوہ پھر اصلی والے مجاہد روئف کی ہو گی۔وہ فخریہ مسکرائی۔ بلکل سہی ٹریک پر تھی وہ۔ احمد کی بتائی گئی تفصیلات بھی درست تھیں۔اس فائل میں اسکا ٹرمینیشن لیٹر بھی تھا۔

"فائل کا معائنہ کرتے ہوئے محر کی آواز آئی "احمد میرا ایک کام کرو گے؟

میں تمہیں انکار کر سکتا ہو"، فوراََ سے اس نے جواب دیا تو محرام مسکرا دی، گالوں میں پڑنے والے گول چھوٹے ڈمپلز بھی نظر آئے۔

"guess what تم مجھے ہمیشہ کہتے تھے ناڈرائیونگ سیکھ لو۔۔۔

۔۔میں ریڈی ہو اب سیکھنے کے لئے۔۔ تم کوئی اچھا سا ڈرائونگ کوچ ڈھونڈ سکتے ہو میرے لیئے"، کل رات ہی اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کے اپنے ڈر کو اب اسے ختم کر لینا چاہیے۔ اگر کل جگن نہ ہوتی تو اسکی جان مزید مصیبت میں پڑ جاتی۔

" کوچ کی کیا ضرورت ہے میں ہو نا"، سڑک کا موڑ کاٹتے ہوئے کہا

" جانتی ہوں تم ہو۔۔ مگر۔۔۔۔ دو ہفتے بعد تمہاری شادی ہے میں تمہیں تنگ نہیں کرنا چاہتی تمہارے پاس وقت کہا۔۔ "

" میں تمہارے لیئے وقت نکال سکتا ہو محر۔ جیسے ہمیشہ نکالتا آیا ہو"، آرام سے اسکی بات کاٹی اور ایک ہاتھ سے سٹیرینگ ویل گھمایا۔

اسکی بات سن کر وہ دوبارہ تھوڑا سا مسکرائی، احمد نے کنکھیوں سے اسے دیکھا۔ محرام نے ایک سکون کا سانس خارج کیا اور دوبارہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالی۔ وہ باہر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی جب احمد کنکھارا اور اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

کیاہوا؟" محر نے سوال کیا۔ احمد کا سارا دھیان گاڑی چلانے پر تھا البتہ وہ پھر بھی بات کر رہا تھا "

کیا تمہیں واقعی یقین ہے محر۔۔کے وہ مجاہد روئف نہیں ہے جس نے بازل کو فریم کیا " ؟" اپنی بھاری اور ہلکی آواز میں اس نے کہا۔ ساتھ ہی سٹرینگ گھما کر گاڑی کو دوبارہ موڑ کر یوٹرن لیا۔

تم نے جو مجھے سب بتایا ہے۔۔پتا نہیں بٹ۔۔ تمہیں نہیں لگتا بہت بچکانہ کہانی ہے۔۔ " آئی مین آجکل بدلہ اور وہ بھی اتنا چیپ طریقہ سے پلان کرنا کچھ سڈوپڈ نہیں لگتا تمہیں "

www.novelsclubb.com

وہ رک رک کر کہہ رہا تھا۔ایک سکینڈ کے لئیے محرام کی طرف دیکھتا پھر نظر پھیر لیتا جیسے اسے کسی راز کے کھل جانے کا ڈر ہو۔

پتا نہیں۔۔" محرام نے ایک گہری سانس لی،پر سکون ہوئے ابھی دیر ہی کتنی ہوئی تھی "اسے۔"سارے ثبوت یہی کہہ رہیں ہیں احمد

ثبوت فریم بھی تو کیے جا سکتے ہیں نا محر"،اس نے اتنے عجیب انداز سے کہا کے محرام " نے ایک جھٹکے سے گردن مور کر اسے دیکھا۔وہ ابھی بھی آگے سیدھ میں دیکھ کر ڈرائیو کر رہا تھا۔پی کیپ نے بھورے بالوں کو ڈھکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

محرام خاموش ہو گئی۔۔وہ زہن میں لفظوں کو ترتیب دے رہی۔

ہو بھی سکتا ہے تم کسی غلط راستے پر چل رہی ہو۔۔غلط فہمی بھی کوئی چیز ہے "لال بتی" دیکھ کر اس نے گاڑی کو بریک لگائی، محرام ابھی بھی خاموشی سے لفظوں کو ترتیب دے رہی تھی۔جب گاڑی دوبارہ چلنا شروع ہوئی تو اس نے کہا۔

اگر۔۔میں اسی شک میں ہی بیٹھی رہی کے ثبوت فریمیڈ ہیں۔۔تو پھر تو میں کسی پر بھی " بھروسہ نہیں کر سکوں گی۔۔مسئلہ تو لٹکتا رہ جائے گا"،اسکی بات سن کر احمد خاموش ہو گیا، البتہ اسکے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔جب سے اسے صبح محرام کی کال آئی تھی اسکی یہی خوف زدہ عجیب سی کیفیت تھی

محرام نے ہلکی سی نظر اس پر ڈالی، بے اختیار ہی اسے دانی کی بات یاد آئی۔

تم اس سے اب سے نہیں ملو گی۔۔دور رہو اس سے!"،دانی نے اسے کیوں منع کیا تھا اور" انکا کل والا رویہ۔۔اس نے سوچا تھا اس بارے میں احمد سے بات کرے گی مگر وقت آنے پر اسکی زبان تالو سے چپک کر رہ گئی تھی۔وہ لوگ اب اسکے اپارٹمنٹ کی طرف جا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہر نساء ولا میں شور آج معمول سے زیادہ تھا، تین دن بعد زباب کی ڈھولک رکھنی تھی۔ مہمان اس وقت ناشتہ کر رہے تھے اور کچن میں عجیب ہی بے ترتیبی تھی کیونکہ آج اس کچن سے سب سے زیادہ محبت کرنے وال جو اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ گیا تھا۔

باہر کے شور، کھانے کی خوشبو، لوگوں کی گپیں اور قہقہوں سے دور ولا میں ایک گوشہ ایسا بھی تھا جو خاموشی کی نظر ہو گیا تھا۔ سڑھیوں سے اوپر آؤ تو سیدھے ہاتھ میں کونے پر ایک کمرہ موجود تھا جس کا دروازہ اس وقت بند تھا۔ دروازہ کے علاوہ کھڑکی بھی بند تھی اور پردے گرائے ہوئے تھے۔ پورے کمرے میں ایک بھی بتی نہیں جل رہی تھی، روشنی کا واحد ذریعے پردے کے پیچھے واقع کھڑکی کے بند شیشوں سے آتی دھوپ کا سایا تھا۔

اپنے بیڈ کے قریب ایک کونے میں وہ اکڑوں بیٹھا کھڑکی سے آتی دھوپ کو دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھیں گیلی تھیں، بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ابھی بھی کل والے کپڑوں میں موجود تھا۔ سکائی بلو پولو کی شرٹ اور ساتھ کھلی رف جینز

" تمہارے باپ کا قتل تمہاری بہن نے کیا ہے"، یے الفاظ کل رات سے مسلسل اسکے ارد گرد گونج رہے تھے۔ وہ جتنا ماہ جبین بوا کے انکشاف کو جھٹکنے کی کوشش کرتا تھا وہ الفاظ اتنے ہی اسے زخمی کرتے تھے۔

وقفے وقفے سے اسے ہلکی سی ہچکی آجاتی تو وہ درشتی سے گیلی آنکھوں کو رگڑ کر اندر ایک گیلا سانس کھینچتا۔

www.novelsclubb.com

ذہن کے پردے پر دوبارہ کل کا منظر چلنے لگا۔

یقین نہیں آیا نا! ؟مجھے بھی نہیں آیا تھا۔۔"کل کے منظر میں دوبارہ چلتے ہیں، جہاں " یوشع گیلی نظروں سے چارپائی پر بیٹھی بوا کو دیکھ رہا تھا اور جگن ساتھ بیٹھے حیرت سے سب سن رہی تھی۔یقین تو اسے بھی نہیں آرہا تھا۔

میں نے بھی یہی سوچا کے کوئی اتنی نفرت کیسے کر سکتا ہے کے اپنے باپ کو ہی مروا " دے۔۔مگر پھر مجھے یاد آیا اسکا باپ بھی تو ایسا ہی تھا۔۔لالچی اور خود غرض"، انکی آنکھوں میں اچانک ہی بے تحاشہ غصہ در آیا۔یوشع انھیں چپ کروانا چاہتا تھا مگر عجیب بے بسی تھی وہ اپنی بہن کی اصلیت کی وجہ بھی جاننا چاہتا تھا۔

بوا نے ایک ٹھنڈی آہ بڑھی۔"ہمیشہ کہتی تھی میں نساء کو جب رازوں کا علم ہو جائے اور معلوم ہو وہ راز گناہ ہے تو گناہ کو چھپایا مت کریں اسے سدھار لیا کریں۔خدا نے اگر پردہ اٹھایا ہے تو کسی وجہ سے اٹھایا ہو گا نا"، سامنے بیٹھے لڑکے کے کندھے جھک گئے۔اسکی بہن

اچھی نہیں تھی مگر اتنی بری بھی تو نہیں تھی نا! وہ یقین کرنا نہیں چاہتا تھا مگر شک خود بخود دل میں بیٹھ رہا تھا۔

" تمہاری پھوپھو رازوں کو نظر انداز کر دیتی تھیں۔۔۔ صرف اپنا خاندان بچانے کے لیے " وہ طنز سے ہنسی، "وہ خاندان جو ایک دوسرے کے لیے گڑھے خود کھودتے ہیں، انھیں بچانا تھا انھوں نے"، ماہ جبین کی بات ختم ہوئی تو وہ منظر جیسے بہت پیچھے رہ گیا۔

سرخ اور سفید رنگت والے لڑکے کی ہچکی بلند ہوئی تو اس نے دوبارہ چہرے پر نامحسوس آنسوؤں کو رگڑا، "میری آپی ایسی نہیں ہیں! سب جھوٹے ہیں! وہ اتنی ظالم نہیں ہیں"، ہچکیاں بڑھتی گئی۔ آنسوؤں نے بہنا شروع کر دیا۔ دھوپ کے سائے میں بیٹھے لڑکے نے سر گھٹنوں میں دے کر کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔

نہ وہ کسی کی آواز سننا چاہتا تھا۔۔

نہ وہ اپنی آواز کسی کو سنانا چاہتا تھا۔۔

وہ بس اپنی بہن سے جواب چاہتا تھا۔۔

مگر کیسے ؟ کب ؟ کہاں ؟ یے وہ نہیں جانتا تھا۔۔

اپنی مشکلات میں گرے اس لڑکے سے تھوڑا ہی دور بیڈ پر موجود اسکا فون مسلسل بج رہا تھا مگر کوئی اسے نہیں اٹھا رہا تھا۔ بج بج کر وہ خود ہی بند ہو جاتا اور پھر جب دوبارہ بجنے لگتا تو روشن ہوئی سکرین پر بڑا بڑا لکھا آتا۔

" جگن کالنگ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو سال پہلے

گانوں کے شور اور مہندی کی رونق نے سارے مہر نساء ولا کو جکڑا ہوا تھا۔ آج اسکی مہندی تھی جو پچھلے لان میں اس وقت ہو رہی تھی۔ کچھ پچاس لوگ ہونگے تقریباً جن میں زیدہ تر قرۃ العین کے جاننے والے تھے۔ انھوں نے خود ہی خاندان کے بہت سے لوگوں کو بلانے سے منع کیا تھا کیوں؟ محرام نہیں جانتی۔ بظاہر تو سب خوش تھے اور انجوئے کر رہے تھے مگر پھر بھی سب کے درمیاں کچھاؤ تھا۔ عام شادیوں کی طرح وہ ایک خوشی اور جوش غائب تھا۔

اس سب گانوں کے شور سے دور وہ اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ بالکنی میں موجود ہیکنگ پلانٹ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے گہرے نارنجی رنگ کا گھٹنوں تک آتا کرتا پہن رکھا تھا جس پر جا بجا موتی اور ستارے لگے تھے اور انکی تعداد کف اور گھیرے پر زیادہ ہو جاتے تھے۔ کرتے کے ساتھ اس نے گہرے شوخ گلابی رنگ کا شراراہ پہن رکھا تھا جو اس کے پاؤں میں آ رہا تھا۔ سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑ کر کرلز ڈالے تھے اور جا بجا موتیا کے چھوٹے چھوٹے پھول لگائے ہوئے تھے۔ چہرے پر دو موٹی سیاہ لٹوں کو کرل کر کے

www.novelsclubb.com

ڈالا ہوا تھا۔ مناسب میک آپ اور زیور کے نام پر موتیا کے بنے ہوئے جھمکے پہنے وہ اچھی لگ رہی تھی مگر روائتی دلہن نہیں۔ اپنی مہندی میں بیٹھنے کے بجائے وہ یہاں کمرے میں آگے پیچھے گھوم رہی تھی۔ چھوٹی انگلی میں پہنی آنگھوٹی مسلسل گھمار ہی تھی۔

قریب ہی بیڈ پر اسکا گہرے گلابی رنگ کا ڈوپٹہ پھیلا ہوا تھا۔ جو اس نے ویسے بھی سر پر ٹکانا نہیں تھا۔ مہندی کی چھوٹی موٹی رسومات کے بعد وہ طبیعت خراب ہونے کا بہانہ بنا کر اندر چلی آئی تھی، کسی نے اسے روکا نہیں تھا شاہد اسکا وہاں ہونا اتنا اہم نہیں تھا۔

تین دن بعد اسکا نکاح تھا مگر وہ ابھی بھی خود کو اس بات پر راضی نہیں کر پار ہی تھی۔ اندھیری کھائی میں گرنے کے بعد بھی وہ واپس نکلنے کی تگ ودو میں تھی۔ وہ جانتی تھی نا فجر اسکی مدد کرے گا، نا اسکی ماں انکار کرے گی۔

www.novelsclubb.com

راستہ ایک ہی بچتہ تھا۔۔ جسے وہ بہت دنوں سے سوچ بیٹھی تھی مگر اس راستے پر چلنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔ مگر اب شاہد اس پر چلنے کا وقت آ چکا تھا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اپنا شرارہ سنبھالتے ہوئے سڑھیوں کو پار کرتی ولا کے سامنے والے دروازے سے ہوتی ہوئی انیکسی کی طرف چل دی۔ وہاں ویسے بھی اس مدھیرا تھا کسی کو پتہ نہیں چلنا تھا وہ انیکسی جا رہی تھی اور اگر کسی کو پتہ چل بھی جاتا تو زیادہ بڑا کوئی نقصان نہ ہوتا۔ البتہ،۔۔۔اسے ابھی احمد سے بات کرنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

www.novelsclubb.com

سیاہ گاڑی تیزی سے آتی ہوئی ایک بلند و بالا عمارت کے سامنے رکی۔ گاڑی کی پچھلی طرف کا دروازہ کھلا اور بلاک ہیلز میں مقید ایک سفید پاؤں باہر نکلا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ پاؤں ایک پورے قد کی لڑکی میں تبدیل ہو گیا جس کے بال اونچی پونی میں قید تھے۔ ماتھے پر ہاتھ کا

سایہ بناتے ہوئے اس نے سامنے کرڑھی سفید عمارت کو دیکھا۔دھوپ سیدھا اس عمارت کے اوپر لکھے گئے الفاظ پر پڑ رہی تھی۔

" گورنمنٹ گرلز کالج "

آرام سے چلتی وہ اس کالج کے اندر جانے لگی تھی جب پیچھے بیٹھے گارڈ نے اسے روک لیا۔

جی بی بی کس سے ملنا ہے ؟"بیزار بیٹھے گارڈ نے پوچھا۔ "

ڈاکٹر کوثر سے"، محرام نے دھوپ کی وجہ سے آنکھیں چھوٹی کیے جواب دیا۔ "

رکیں زرا" وہ گارڈ اٹھا اور اندر دروازے سے تھوڑا دور بیٹھی آیا کو اشارہ سے بلایا۔ "

انھیں کوثر آپا سے ملوانے لے جاؤ" آیا قریب آئی تو اس نے کہا۔ "

www.novelsclubb.com

آپ انکی کیا لگتی ہیں ؟"چھوٹے سے قد اور بھاری جسامت والی آیا نے تفتیش سے پوچھا "

۔

اس سوال کا محر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، کیا بولتی میں کل پارک میں ان سے ملی تھی اورتب سے انھیں جانتی ہوں۔ جھوٹ بولنا اسکے لیئے ہمیشہ سے مشکل ہوتا تھا اور آج سچ بھی اتنا بے تکا تھا کے بولتے ہوئے شرم سی آتی تھی

م۔میں انکی۔۔ سٹوڈنٹ ہوں۔۔ مطلب تھی" جھجکتے ہوئے اس نے کہا۔آیا نے اوپر " سے نیچے تک اسے سکین کیا پھر سر ہلاتے ہوئے اندر آنے کا راستہ دیا۔اندر سے کالج باہر کے مقابلے میں چھوٹا لگتا تھا۔شاہد وجہ یے تھی کے ایک طرف چھوٹا سا گراؤنڈ تھا اور ارد گرد سے دو منزلہ لال کمروں نے گھیرا ہوا تھا۔

محرام اس آیا کے پیچھے پیچھے چلنے لگی جو ابھی بھی اسے اتنی عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھیں جیسے کھا جائے گی۔ایک تو انسانوں کے ساتھ اسکی قسمت نا جانے اتنی بری کیوں تھیں۔
محرام جو ابھی تک سمجھ رہی تھی کے کالج چھوٹا ہے اسکی ساری غلط فہمی مٹی میں مل گئی جب

وہ ایک موڑ مڑے اور کالج کے پیچھے واقع وسیع گراؤنڈ میں آر کے۔ غالباً یہاں لڑکیاں باسکٹ بال وغیرہ کھیلتی ہونگی۔

گراؤنڈ میں ایک جگہ بیٹھنے کے لیئے اُوپر نیچے سٹیپز بنے تھے جو عموماً گراونڈز میں ہوتے ہیں ۔انھیں میں سے ایک پر محرام کو ڈاکٹر کوثر بیٹھی دکھائی دیں۔ ہلکے سرمئی رنگ کا عبایا اوڑھے اس سکون کا حصّہ لگتے ہوئے۔ آج بھی صرف انکا چہرہ اور ہاتھ نظر آرہے تھے اور آج بھی انکے چہرے پر ایک پر سکون مسکراہٹ تھی، گود میں کچھ کاغزات پڑے تھے شاہد بچیوں کے پیپر دیکھ رہی ہوں۔ انکے علاوہ پورا گراؤنڈ خالی تھا۔

انھیں دیکھ کرنا جانے اسے کیوں سکون سا محسوس ہوا تھا۔ کا یے عورت کوئی فرشتہ تھی؟

"آپا"، آپا کے بولانے پر پروفیسر صاحبہ نے گردن اٹھا کر دیکھا۔ اور جیسے ہی انکی نظر پیچھے کرڑھی محرام پر پڑی چہرہ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل گیا۔ آپا جو کچھ بتانے والی تھی اسکی بات بیچ میں ہی ٹوک دی گئی۔

محرام بچے آپ!" جہاں محر کو حیرت سی خوشی ہوئی تھی وہی اس آیا کا منہ کھل گیا۔وہ " جو سوچ کر آئی تھی اس لڑکی کی بیستی کروائے گی یہاں تو وہ پہلے سے ہی جانتی ہیں اسے۔

آؤ بچے آؤ"، کاغذات کا پلندہ جوانکے ایک طرف کوپڑا تھا اٹھاتے ہوئے اسے بیٹھنے کا " اشارہ کیا۔"آپ جائے صغرا"صغرا نامی آیا نے محرام کو غصہ سے دیکھا اور بر براتی ہوئی چلی گئیں۔وہ بے چاری ڈر کر پیچھے ہوگئی، اتنی خوفناک نظریں اور اوپر سے کاجل کی بھی آدھی ڈبی انکھوں میں لگائی ہوئی تھی۔

یہاں تک کیسے آگئی؟"انھوں نے ہنستے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جھجکتے ہوئے وہ " ان سے ایک قدم نیچے بیٹھ گئی۔

ایسے ہی بس "آہستہ سی آواز کے ساتھ اس نے کہا۔وہ ہاتھوں کی انگلیوں کے ساتھ " کھیل رہی تھی۔وہ کیوں آئی تھی یہاں وہ خود بھی ناواقف تھی, کوئی اندھیکی سی کشش اسے کھینچ لائی تھی یہاں تک۔

www.novelsclubb.com

اسکی بات سن کر کوثر دعا ہلکا سا مسکرائی اور ساتھ ساتھ پیپرز بھی چیک کرتی گئیں۔"نانی امی کیسی ہیں اب ؟"انھوں نے مصروف انداز میں پوچھا تو اس نے فوراً سے گردن پیچھے موڑ کر دیکھا۔پونی ایک کندھے پر جھول رہی تھی۔

" آپکو کیس۔۔ "

کل غالباً آپکی بہن کی کال تھی، وہ نانی امی بول رہی تھی تو ظاہر ہے وہ آپکی بھی تو نانی ہونگی نا۔۔اب کیسی ہیں وہ؟" محرام کے لب "اہ" میں سکڑ گئے۔اسکی کل حالت اتنی عجیب ہو رہی تھی اسے خود نہیں پتہ تھا اس نے کیا کہا تھا! کہا کیا تھا !

اب بہتر ہیں وہ" آہستہ سے کہا۔وہ اور بھی بتانا چاہتی تھی مگر پتہ نہیں کیوں زبان تالو کے ساتھ لگ کر رہ گئی تھی۔وہ زیادہ بات چیت نہیں کیا کرتی تھی اور اپنے مسائل کے بارے میں تو بلکل بھی نہیں۔کنکھیوں سے کوثر دعا کو دیکھا۔وہ ابھی بھی پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ پیپرز کو لال بال پاوئنٹ کی مدد سے چیک کر رہی تھیں۔

دونوں میں خاموشی چھاگئی۔دھوپ گراؤنڈ کی دوسری طرف کو پڑ رہی تھی وہ لوگ اس سے دور تھے۔ہلکی سی ہوا چل رہی تھی اسی وجہ سے فلحال گھٹن کم تھی۔کوئی ایک پرندہ انکے سر پر سے ہو کر گزرا تو محرام نے اسے دیکھا۔اب وہ کیا بولے ؟کیا بتائے یہاں کیوں آئی تھی ؟وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب اچانک ہی اسے پاؤں کے قریب کچھ نرم ملائم سا محسوس ہوا۔نظر جھکا کر دیکھا تو وہاں ایک سیاہ رنگ کی بلی بیٹھنے کی تیاری کر رہی تھی۔لمحے کے ہزارویں حصے میں محرام کے سارے جسم پر رونگٹھے کھڑے ہو گئے۔

آآآآہہہہ"چیخ مارتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور کوثر دعا کے پیچھے چھپ گئی۔اسکی " چیخ پر جہاں کوثر دعا نے بھوکھلا کر اسے دیکھا وہی بلی صاحبہ نے بس ایک بے نیاز نگاہ ڈالنے پر اکتفا کیا۔یے گراؤنڈ ویسے بھی اسکا تھا یہاں یے بی بی نئی نئی آئیں تھیں،وہ کیوں اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھتی !

ہٹائے اسکو ہٹائیں "چیخے مارتے ہوئے اس نے کوثر دعا سے کہا۔ وہ تھوڑا سا ہنسنے لگی۔ "

"! بیٹے بلی ہے بس "

بس!!!!!"اس نے پروفیسر صاحبہ کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو" یے بلی نہیں شیر ہے مجھے نوچ لے گی، کاٹ لے گی، میں مر جاؤ نگی، عجیب انسان مجھے بچاؤ "

اسکے تاثرات پر کوثر دعا نے ہنستے ہوئے اپنے بیگ کی زپ کھولی اور اندر سے ایک شاپر میں بند کیٹ فوڈ کے کچھ دانی نکالے، مٹھی بڑھی اور انھیں گراؤنڈ کے بیچ میں اچھالا۔ بلی انکو دیکھتے ہی دھوڑ کر وہاں بھاگی۔ محرام ابھی بھی ڈری سہمی انکے پیچھے بیٹھی تھی جب انھوں نے اس سے کہا۔

آجاؤ اب وہ کچھ نہیں کہے گی "محر نے ایک نظر انھیں دیکھا پھر کھانا کھاتی بلی کو۔ ان " کے پیچھے سے نکلی اور چھیننے والے انداز میں بیگ اٹھایا۔ ڈاکٹر کوثرا سکا رویہ دیکھ کر ہنسنے لگی ۔ محرام اپنی جگہ پر بیٹھنے کے بجائے کوثر دعا کے پیچھے ایک سٹیپ اوپر بیٹھ گئی۔ زور سے پرس کو سینے سے لگائے وہ بلی کو گھوڑ رہی تھی۔

"بلیوں سے اتنا ڈر لگتا ہے؟" پیپر چیک کرتے ہوئے پوچھا۔

"بلیوں سے نہیں جانوروں سے" آہستہ سے اعتراف کیا۔

"کیڑے مکوڑوں سے بھی لگتا ہے کیا؟" آرام سے پوچھا۔ محر کی گالیں شرم کے مارے لال ہو گئی۔ گردن ہاں میں ہلا دی

"کیوں!" انھوں نے حیرت سے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔

"پنجے دیکھیں ہیں آپ نے کبھی ان جانوروں کے، اتنے شارپ ہوتے ہیں" چڑتے ہوئے اس نے کہا، "اور کیڑے مکوڑوں کی شکل دیکھی ہے آتھوا تنے ڈسکسٹنگ ہوتے ہیں"، اس نے باقاعدہ جھر جھری لی۔ کوثر دعا ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"پنجے تو انسانوں کے بھی ہوتے ہیں جو وہ وقت آنے پر کبھی کبھار دکھا دیتے ہیں" انکی بات سن کر محر لاجواب ہو گئی۔ انھوں نے ہلکا سا سر اٹھا کر اسے دیکھا، "مگر جانوروں کے پنجوں سے لگے زخم کا علاج بھی ہوتا ہے انسانوں کے دیے گئے زخم کا تو علاج بھی نہیں" وہ ہونقوں کی طرح انھیں دیکھے گئی۔

تم تو انسانوں سے بھی ڈرتی ہونا"، محر کی آنکھیں پوری کھل گئی۔اتنی شرم اسے پہلے "
کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔یے ناہواب وہ بولے میں ہوا سے بھی ڈرتی ہوں !

پتہ" attack نہیں کرتے،انھیں ہمیشہ cause چاہیے ہوتا ہے"آرام سے کہا
ہے جانوروں کو جب تک تنگ مت کرو وہ کبھی بھی

ضروری تو نہیں ایسا ہو،کچھ جانور پھر بھی کرتے ہیں"اس نے اپنی منطق پیش کی۔ "

ہاں اور ایسے جانوروں کو ہم کیا کہتے ہیں۔۔"اسکی طرف جواب کے لیے دیکھا،"جنگلی "
یا پاگل"۔

www.novelsclubb.com

ایسا انسانوں میں بھی ہوتا ہے۔۔جب تک آپ کچھ انسانوں کو تنگ مت کرو وہ کبھی بھی "
جوابی حملہ نہیں کریں گے مگر۔۔کچھ ایسے بھی ہیں جنھیں کوئی وجہ نہیں چاہیے ہوتی تنگ
کرنے کے لیے آپکو تکلیف دینا،آپکو کمتر محسوس کروانا یے سب انکی نیچر کا حصّہ ہوتا ہے"

بے اختیار ہی محرام کی نظروں کے سامنے سے ایک منظر گزرا، فجر کا سب کے سامنے اسکا مذاق اڑانا۔اسے لگا وہ یے سب کر کے کول لگے گا جب کے وہ کسی کا دل دکھا رہا تھا۔

" جو لوگ عاداتاً ایسے ہو جائے کے وہ آپکو مسلسل تکلیف دے رہے ہیں تو اگر آپکو لگتا ہے آپ میں اتنی ول پاور ہے کے اپکو ان کی تصحیح کر سکو تو ضرور کر و لیکن خود کو تکلیف مت دو"، وہی پر سکون ساعتوں میں گھلتا ہوا لہجہ۔

ارد گرد جیسے سب کچھ ٹھہرا ہوا تھا اور وہ انھیں سن رہی تھی۔

" اور اگر وہ فطرتاً ہی برا ہو، تکلیف دینا اسکے لیئے عام ہو تو"، اپنی ساری الجھنوں کا سوال پوچھا تھا۔وہ کل سے اب تک ان عورتوں کی باتوں سے پیچھا نہیں چھڑا پائی تھی۔۔اسے آج بھی لگتا تھا طلاق لینا اسکی غلطی تھی۔اس نے فجر کو شاہد زیادہ چانسز ہی نہیں دیے۔

www.novelsclubb.com

"دو طریقے ہیں۔۔اگر آپکو لگتا ہے آپ میں اتنی قوت ہے کے آپ خود کے ساتھ ہونے والے ظلم،زیادتی کا بدلہ لے سکو تو ڈٹ جاؤ ضرور لو۔میں یے نہیں کہتی جیسا وہ ہے ویسے بن جاؤ۔۔۔۔نہیں۔۔ظالم اور مظلوم میں ہمیشہ فرق رہنا چاہیے لیکن۔۔۔اگر آپکو لگتا ہے کے آپ میں اتنی قوت نہیں اور آپ اس انسان کی دینے والی تکلیف کا جواب نہیں دے پائیں گے تو سائڈ پر ہو جائیں۔۔آپکا وقت بہت قیمتی ہے یوں کسی پر ضائع مت کیا کریں"،وہ محرام سے کہہ رہی تھیں اور محر خود سے،"تو میں نے سہی کیا۔۔میں فجر کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اسی لیئے میں پیچھے ہو گئ"

تھوڑی دیر تک دونوں خاموش ہو گئے۔وہ سیاہ بلی اب دھوپ سے تھوڑا دور بیٹھ گئی تھی۔خود کو چاٹ کر جیسے گرد اور گندگی جھاڑ رہی تھی۔

"جو لوگ غلط کر رہے ہوں ہمارے ساتھ ہمیں انھیں ایک دفعہ بتانا تو ہوتا ہے نا کے تم غلط ہو؟"بلی کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

بلکل بتانا ہوتا ہے۔۔اگروہ بدلنا چاہے تو ہمیں مدد بھی کرنی چاہیے لیکن۔۔"محرنے " انکے جھکے سر کی طرف دیکھا۔وہ کسی بچے کے سوال کے گرد لال دائیرہ بنارہی تھیں۔

اگروہ انسان مانے ہی نا کے اس میں کچھ غلطی ہے اور اپنی خامی کو own "

کرکے درست نا کرے تو ایسے انسان کو اسکے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔ہم راستہ دکھا سکتے ہیں،ہاتھ پکڑ کر چلا بھی سکتے ہیں مگر کسی کو زبردستی نہیں کھینچ کر رکھ سکتے۔۔۔جبر اور زبردستی سے کیے جانے والے کام جلد ہی اپنا اثر ختم کرلیتے ہیں" محرام نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔ان عورتوں کی۔باتیں اب کہیں بہت دور رہ گئیں تھیں۔

دفعتاً ہوا کا ایک جھونکا آیا اور کوثر دعا کے کچھ پیپرز اڑ کر نیچے والے سٹیپ پر گر گئے۔ انھوں نے جھک کر انھیں اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

مثال کے طور پر میم۔۔اگر کوئی انسان ہمارے لیئے اہم ہو۔۔اسکا ہونا ضروری ہو مگر وہ " فطرتاً برا ہو۔۔شاہد اسے کبھی کسی نے بتایا ہی ناہو کے وہ برا ہے۔۔مگر ہم نے اسے بتایا ہو کے تمہارا رویہ تکلیف دے ہے"وہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی ذہن کے پردے پر ایک

اور منظر ابھرا وہ چیخ کر فجر کو اسکی غلطیاں گنوا رہی تھی اور وہ اس سے بھی زیادہ زور سے چیخ کر اسے اسکا قصور بتا رہا تھا۔

" اگر۔۔رشتہ میاں بیوی کا ہو۔۔اور آپ اسے بچانے کی کوشش کرو۔۔بہت زیادہ مگر وہ کوشش صرف یکطرفہ ہو دوسرا انسان سننا ہی نا چاہے تو۔۔تو کیا کریں؟"اس نے کوثر دعا کی پیٹھ کو دیکھا جو اب سارے پیپرز کو ترتیب دے رہیں تھیں۔شاہد انھوں نے چیک کر لیے تھے۔

" شاہد ہمارا بتانے کا طریقہ غلط ہو"سکون سے کہا اور پیپرز کو شاپر میں ڈالا۔محر نے جھٹکے سے انھیں دیکھا۔محر نے کئی بار فجر سے اسکے رویے کی شکایت کی تھی۔مگر وہ ہر بار مذاق میں ٹال دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

" یا شاہد۔۔"ڈاکٹر کوثر نے کہا،"دوسرے شخص نے آپکی بات سمجھ لی ہو مگر اس میں کھل کر آپکے سامنے تسلیم کرنے کہ ہمت نا ہو"بات تھی یا کیا محرام کی سیدھ میں دیکھتی گردن اچانک ہی کڑھی ہوتی ڈاکٹر کوثر کی طرف اٹھ گئی۔

سینے کے ساتھ شاپر لگایا اور ہاتھ میں پرس پکڑ کر وہ بلکل اسکے سامنے کڑھی ہوئی تھیں۔۔ سفید چہرے پر لگی عینک کے پار سے وہ اسے پیار سے دیکھ رہی تھیں "میاں بیوی کا رشتہ بہت مشکل ہوتا ہے بیٹے اسکو صرف وہ دونوں ہی سمجھ سکتے ہیں جو اس رشتے میں ہوں۔ ہاں۔۔البتہ اس رشتے کو بچانے کے لیے یکطرفہ کوشش کبھی کام نہیں آتی۔۔۔کسی بھی رشتے کو بچانے کے لیئے ایک طرف سے ہونے والی کوشش کبھی کام نہیں آتی۔ہم انسان ہیں مشین تو نہیں۔۔کب تک اپنے جذبات کو دوسرے کے لئیے نظر انداز کریں گے، ایک نا ایک دن تھک جائے گے اور پھر وہ جو رشتہ ہم (ہم پر زور دیا) بچا رہے تھے اسے بچانا بھی چھوڑ دے گے "اپنی بات کہہ کر وہ جانے والی تھی جب محرام نے انھیں پیچھے سے پکارا۔

www.novelsclubb.com

توکیا ہمیں گلے سڑے رشتے کو چھوڑ دینا چاہیئے، چانس نہیں دینا چاہیئے کیا" یے سوال " وہ ان سے نہیں خود سے پوچھ رہی تھی۔ کوثر دعا نے ہلکی سی گردن موڑ کر اسے دیکھا اور مسکرائی۔

میں نے کہا نا۔۔ ہم انسان ہیں مشین نہیں۔۔ کب تک کسی رشتے کو بچائیں گے۔۔ کب " تک چانس دے گے۔۔ رشتے جب دو فریق مل کر بناتے ہیں تو انھیں جوڑے رکھنا بھی ان دونوں کا کام ہے۔ سارا بوجھ ایک کندھے پر ہو گا، تو کیا وہ جھک نہیں جائے گا؟" آرام سے کہہ کر وہ چلی گئی۔ پیچھے محرام انکے سوال کے ساتھ رہ گئی انکو دور جاتا دیکھتی رہی اور ایک چیز اس نے آج دیکھی تھی انھوں نے بھی نیوڈ رنگ کی بلاک ہیلز پہنی تھی۔

پتہ نہیں کیوں مگر اسے اپنی ہیلز پر فخر سا محسوس ہوا تھا۔ مسکراتی ہوئی اٹھی، اپنے کپڑے جھارے اور وہاں سے چلی گئی۔ پیچھے اب گراؤنڈ خالی تھا وہ بلی بھی اب جا چکی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو سال پہلے

لان جو روشنیوں اور شور میں ڈوبا ہوا تھا انیکسی اتنی ہی خاموشی اور اندھیرے کے سائے میں تھی، لکڑی کا پرانا سا دروازہ پار کر و تو وہی گیلی مٹی کو خوشبو نتھوں سے ٹکراتی تھی۔ پانی کی ہلکی ہلکی ٹپ ٹپ بھی رک رک کر کہیں سے سنائی دے رہی تھی۔اس ساری خاموشی میں ارتعاش صرف ایک چیز کی وجہ سے تھا، ایسا لگ رہا تھا کوئی مٹی زور زور سے نکال رہا ہو۔

کنوے کے پاس موجود تین گملے یونہی خالی کر دیئے گئے تھے اور مٹی اور کھاد کے منار ارد گرد بکھرے تھے۔ بھورے بالوں والا مرد زور زور سے آوزار سے مٹی نکالتا اور جب زیادہ غصہ آتا تو ہاتھوں سے مٹی نکالنے لگتا۔ غصہ کی وجہ سے اسکی ہاتھوں کی نسیں پھوٹ کر باہر

آرہی تھیں۔اسکا دل کر رہا تھا آج سارے گملے خالی کر کے ان میں نئی کھاد ڈالے ،نئے پودے ہر گملے میں لگائے۔پرانی یادوں کو نکال کر نئی یادیں بنائے۔

یے اسکی پرانی عادت تھی ،بچپن سے ہی اس نے اپنے جذبات اور غصہ کو ندر ہی اندر دبایا تھا۔وہ کسی پر نکال نہیں پاتا تھا بس اسے بغض بنا کر دل میں پال لیتا تھا پھر وہ نفرت ،حسد اور جلن اسے اندر ہی اندر کھاتی چلی جاتی تھی۔آج بھی وہ غصہ میں تھا ،تکلیف میں تھا مگر وہ کسی پر بھی نہیں اتار سکتا تھا اسے مہر نساء کی ناراضگی سے خوف آتا تھا۔

تیسرا گملہ خالی کرنے کے بعد اس نے مٹھی بھر کر اندر سے کھاد نکالی ،زور زور سے مٹی کے ڈھیر پر پھینکی اور اگلے گملے کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔جب اچانک ہی فضا میں رچی خوشبو بدل گئی۔تیزی سے چلتے اسکے ہاتھ رک گئے۔

موتیا کی خوشبو۔۔۔

اسکے اعصاب آہستہ سے ڈھیلے پڑ گئے۔۔ایسی خوشبو آج صرف ایک ہی شخص سے آسکتی تھی۔وہ جس کے بالوں میں آج موتیا کے پھول لگے تھے۔۔

وہی جس نے کانوں میں آج موتیا کے پھول پہن رکھے تھے۔۔

ڈر اور حیرت کے مارے اس نے گردن بھی نہیں پھیری۔ہارے ہوئے قدموں سے کوئی چل کر اانیکسی کے اندر آیا۔نیلی روشنی نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔نارنجی لباس پر لگے ہیرے رات کے اندھیرے میں چمک رہے تھے۔مگر اس لباس میں ملبوس دلہن کے تاثرات بجھے ہوئے تھے۔۔تھکے تھکے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ کنویں کے سامنے موجود جھولے تک آئی اور خاموشی سے وہاں بیٹھ گئی۔ایک نظر بھی سامنے پیٹھ کیے بیٹھے ساکت وجود پر نہیں ڈالی۔

www.novelsclubb.com

احمد کو مزید حیرت ہوئی۔۔وہ خود کو باز رکھ رہا تھا۔۔آج کے دن وہ محرام کو نہیں دیکھے گا۔ ۔وہ اتنا کمزور نہیں تھا۔۔اگر وہ اسکی قسمت میں ہوتی تو اسے مل جاتی مگر ایک یہی تو بات تھی اسے قسمت پر یقین نہیں تھا۔اسکی منطق تھی کے اگر آپکے پاس پیسہ،ماں باپ اور

خوبصورتی ہے تو آپکے پاس سب کچھ ہے اور اگر یے سب نہیں تو آپ خالی ہاتھ ہیں۔ وہ بھی خالی ہاتھ تھا مگر اب اسکے پاس پیسہ آچکا تھا چاہے وہ پیسہ کسی اور کا ہی کیوں نہ ہو۔۔ مگر ۔۔وہ پھر بھی کیوں پر سکون نہیں محسوس کر پا رہا تھا؟

چھوتے گملے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس نے سرسری سا پیچھے بیٹھی لڑکی سے کہا۔

تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہیے! باہر چلی جاؤ! آج تمہارا دن ہے" چوتھے گملے میں سے " مٹی نکالنے کے بجائے اس نے خراب پتوں کا معائنہ شروع کر دیا۔

اسکی بات سن کر سیاہ بالوں والی اداس دلہن طنز سے مسکرائی،

www.novelsclubb.com

میرا دن! ہونہہ! کسی کو پرواہ ہی نہیں تھی کے میں وہاں ہوں یا نہیں۔۔۔ میری ماں " کو بھی نہیں۔۔" نظریں اپنے پاؤں پر ٹکاتے اس نے کہا "اور آج تو دانی نے بھی مجھے فراموش کر دیا"، ہلکی سی اواز سے کہا مگر وہ سرگوشی بھی اداسی سے بھرپور تھی۔ جیسے کوئی بہت لڑا ہو مگر اسکے باوجود بھی ہار گیا ہو۔

"کبھی کبھار مجھے لگتا ہے۔۔۔یہ شادی نہیں۔۔میری ماں کا مجھ سے بدلہ ہے۔۔کہ کیوں چنی تم نے وہ فیلڈ جو مجھے نہیں پسند تھی" گیلی آواز میں رک رک کر کہا۔ پیچھے بیٹھا مرد پودے کا تفصیلی معائنہ تیسری بار لے چکا تھا مگر خراب پتے دیکھنے کے بعد بھی انھیں نہیں کاٹ رہا تھا۔۔شاہد اسکا دھیان وہاں تھا ہی نہیں !

"میں نے اتنی محنت کی اس فیلڈ میں۔۔۔اتنی زیادہ۔۔میں چاہتی تھی میں انھیں یہ بتا سکوں کے پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔۔سکون اور خوشی بھی تو معنی رکھتی ہے" گیلی سانس اندر کھینچتی اس نے جھولے سے ٹیک لگالی،۔۔"مگر میں غلط تھی۔۔۔یا شاید۔۔ میں نے اتنی محنت نہیں کی جتنی

needed ۔ تھی" اندر موجود اندھیرے لاؤنج کو دیکھتے ہوئے اس نے اداسی سے کہا

www.novelsclubb.com

احمد نے کوئی جواب نا دیا اور بالآخر پہلا خراب پتہ کاٹ لیا۔اسے ڈر تھا اگر اس نے آج کچھ بولا تو شاہد جو دل میں ہے وہ زبان پر آجائے گا اور اسکی دوستی پر حرف اٹھ جائے گا۔۔اور ویسے بھی وہ کہاں محرام کے قابل تھا .

انیکسی میں خاموشی چھا گئی۔۔ہوا میں رچی بسی گیلی مٹی کی خوشبو موتیا کی خوشبو کے ساتھ مل رہی تھی۔چاندنی سیدھا اسکے اوپر گر رہی تھی اور وہ دونوں ٹانگوں کو سینے سے لگائے سر جھولے کے ساتھ ٹکائے بیٹھی تھی۔احمد ابھی بھی سامنے موجود پودے کا معائنہ کر رہا تھا۔محرام نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

کیا میں نے واقعی میں اتنی محنت نہیں کی؟" احمد کی طرف سے کوئی جواب نا پا کر اس نے " اسے پکارا۔

احمد۔۔"،انیکسی میں اسکی نام کی پکار گونجی،احمد نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔وہ اسے " انکار نہیں کر سکتا تھا اور نظرانداز تو بلکل بھی نہیں۔کنکھیوں سے اس نے محرام کو دیکھا

جس کا چہرے پر چاند کی روشنی سیدھی پر رہی تھی، وہ بہت خوبصورت نہیں تھی مگر اس وقت اسے وہی 'خوبصورتی' لگ رہی تھی۔

" بتاؤ احمد! کیا میں نے واقعی محنت نہیں کی" وہ اتنی اداسی سے پوچھ رہی تھی۔ کیا وہ انکار کر سکتا تھا اسے ؟۔ اسکی طرف دیکھنے پر اب وہ بچتا رہا تھا۔ اور خود کو کوس رہا تھا۔

" م۔ محرام جاؤ یہاں سے"، گبھراتے ہوئے اس نے نظریں ہٹالیں اور انھیں سختی سے بند کر لیا۔

" مجھے معاف کرنا بٹ نہیں! مجھے لگتا ہے اگر میں باہر گئی تو رو پڑوں گی۔۔۔ میں سب کے سامنے نہیں رونا چاہتی۔۔ مما کو برا لگا گے"، احمد نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اور دوبارہ اپنے پودے کے ساتھ مصروف ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

" میرا ایک کام کرو گے ؟"، تھوری دیر بعد محرام نے دوبارہ اس سے کہا، احمد نے کوئی جواب نہ دیا مگر کان اسکے اگلے جملے پر لگا لیے۔

"زباب سے شادی مت کرو!" وہ انداز۔۔ وہ انداز اس دن والا نہیں تھا۔۔ اس دن وہ کسی بہت قریبی کی طرح اپنا رعب اس پر جما رہی تھی۔۔ آج وہ کسی بہت بے بس کی طرح اس سے التجا کر رہی تھی۔ خود سے کیا وعدہ توڑتے ہوئے اس نے جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ وہ ابھی بھی خلا میں پتہ نہیں کیا ڈھونڈ رہی تھی۔ روایتی دلہنوں کی طرح اس نے مہندی نہیں لگائی تھی

"کیوں نا کرو شادی!"، کسی مقناطیسی عالم میں اس نے سوال کیا۔ نظریں سامنے موجود لڑکی پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

محرام نے کوئی جواب نہ دیا بس اداسی سے خلا میں دیکھتی رہی۔ ناامید ہو کر احمد نے ایک ٹھنڈی آہ بھری، وہ کبھی بھی جان نہیں پائے گی اور اسکے کان سننے کے لیے ترستے رہ جائیں گے۔ خاموشی سے وہ کڑھا ہوا اور اندر لاؤنج میں چلا گیا۔ سست روی سے ہاتھوں کو دھونے

کے بعد وہ باہر آیا۔ محرام ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔ایک گھٹنے پر جھکتے ہوئے اس نے ہاتھوں پر گلوز چڑھائے اور بکھری ہوئی مٹی سمیٹنا شروع کی۔

" میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔میں اسکے ساتھ خوش نہیں رہوں گی"،آنکھ سے ایک آنسو نکلا۔

" جانتا ہوں! مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا"مٹی سمیٹتے ہوئے بے تاثر لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے! بہت کچھ ہو سکتا ہے"ایک جھٹکے سے وہ سیدھی ہوئی اور پاؤں جھولے کے نیچے کر لیے۔اسکی عجلت پر احمد نے ہربڑا کر اسے دیکھا۔

" ایک راستہ ہے ابھی بھی"گیلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کون سا راستہ"،اس نے تفتیش بھری نظروں سے محرام کو دیکھا۔وہ تھوڑی دیر کے لیئے خاموشی سے اسے دیکھتی گئی،بغیر رکے۔۔بغیر کچھ کہے اور پھر مضبوط لہجے میں کہا

تم مجھ سے شادی کرلو!"احمد جہانزیب کو لگا کسی نے اسے ایک سو والٹ کا جھٹکا لگا دیا ہو " ۔آنکھیں پوری کی پوری کھل گئی کیا واقعی اسکے کانوں نے وہی سنا تھا۔

اسکے تاثرات بھانپتے ہوئے محرام گبھرا گئی اور اپنی بات کی جلدی جلدی وضاحت دینے کے لیئے پلک جھپکنے سے پہلے گھٹنوں کے بل نیچے احمد کے سامنے بیٹھ گئی۔اسکا شرارہ مٹی سے گندا ہو رہا تھا۔

دیکھو میرا کوئی غلط مقصد نہیں۔تم زباب سے شادی نہیں کرنا چاہتے میں فجر سے تو۔۔ " تو ہم ایک دوسرے کی مدد کر دیتے ہیں نا اور۔۔ویسے بھی دانی بھی تو ایک زمانے میں تھے اسی لیئے مما jobeless ہماری شادی کروانا چاہتی تھیں ہیں نا۔۔اس وقت تو تم انکار کر دیتی اب تو تمہارے پاس ایک پورا ویل بلڈ بزنس آچکا ہے۔۔اب مما کے پاس انکار کرنے کا کوئی پوئنٹ نہیں"،وہ جیسے لفظوں کے پیچھے بھاگ بھاگ کر انھیں پکڑ رہی تھی۔یے راستہ بہت مشکل تھا مگر اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی اور چارہ بھی نہیں رہتا تھا۔

پلیز انکار مت کرنا!"، گیلی اور پر امید نگاہوں سے وہ احمد کو دیکھ رہی تھی جس کی " آنکھیں ابھی بھی پوری کھلیں تھیں۔ان دونوں کے بیچ ایک گملا پڑا تھا اور ارد گرد مٹی۔

ہاں کر دوں احمد جہانزیب۔۔۔

تم یہی تو چاہتے تھے۔۔۔

اپنے اندر سے ایک آواز سنائی دی ہاں وہ یہیں تو چاہتا تھا مگر۔۔

وہ یوں نہیں چاہتا تھا۔۔۔ محرام اس سے شادی اپنے لیے کرنا چاہتی تھی اور وہ۔۔ وہ شادی محرام سے اس کے لیے کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر یوں نہیں، یے اسکی سلف ریسپیکٹ کے خلاف تھا۔وہ کوئی ٹشو پیپر تھوڑی تھا کے آخر میں جب کوئی حل نا نظر آئے تو اسے استعمال کر لیا جائے۔

www.novelsclubb.com

محرام ابھی بھی امید طلب نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اسے مایوس نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ خود کو بھی دھوکہ نہیں دے سکتا تھا۔

آئم سوری محرام۔۔"،امید ٹوٹ گئی۔ "

" میں تم سے شادی نہیں کر سکتا.۔۔ "

(اس وجہ سے کے میں جس طرح تمہارے بارے میں محسوس کرتا ہوں۔۔تم اس سے بے خبر ہو۔۔تم مجھے ایک آپشن کے لیے چوز کر رہی اور میں۔۔استعمال ہو ہو کر تھک چکا ہوں)۔

اس نے محرام سے نظریں چرا لیں۔کچھ دیر دونوں میں خاموشی چھا گئی اور پھر محر جھٹکے سے اٹھی

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں۔۔ تم۔ تم ایسا کرو آج رات تک کا وقت لے لو۔۔ مجھے اپنا فیصلہ صبح سنا دینا۔ آسان سوال تھوڑی ہے"۔ وہ ابھی بھی پر امید تھی یا پھر پر امید ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔ اسکی کھو کھلی ہنسی اور گیلی آنکھوں کے پیچھے آج وہ بھی سمجھ نہیں پایا تھا۔

" میرا صبح بھی یہیں جواب ہو گا.۔"، جھکی ہوئی نظروں سے اس نے کہا۔ مٹی، پودے سب کچھ وہاں چھوڑتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جب محرام نے اچانک سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔

آس پاس سب رک گیا تھا۔۔

احمد جہانزیب کی نظریں محرام ہمایوں کے ہاتھ سے ہوتے ہوئے اسکی گیلی آنکھوں تک گئی ۔ وہ خود کو گرا رہی تھی۔۔ کیوں گرا رہی تھی۔۔۔ نہیں گرانا چاہیئے تھا۔۔ وہ اسے اگر جھولی بڑھ کر بھیج دے گا تو خود خالی ہاتھ رہ جائے گا۔

www.novelsclubb.com

" محرو۔۔پلیز" بہت پہلے استعمال کیا جانے والے لفظ دوبارہ واپس آ چکا تھا، آہستہ سے کہا ، بھوری آنکھیں گیلی ہو رہیں تھیں مگر وہ مضبوط رہنا چاہتا تھا۔۔

" میں فجر کے ساتھ خوش نہیں رہ پاؤں گی۔۔"، وہ اب ہچکیاں لے کر رو رہی تھی۔۔ ایک پل کے لیئے احمد نے سوچا ہاں کر دے مگر۔۔۔ محرام کو ہاں کر دینے سے وہ خود کی نظروں میں گر جائے گا۔

" پلیز۔۔میں اسکے لیے کافی نہیں ہوں۔وہ مکمل ہے میں اپنے مسائل میں الجھی ہوں، پلیز مت کرو انکار"، محر نے اسکے ہاتھ کو ابھی بھی پکڑ رکھا تھا۔احمد نے ایک نظر اسکے ہاتھ کو دیکھا اور پھر آرام سے اسے ہٹایا۔محرام کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔کیا وہ اپنا دوست بھی کھو دے گی آج؟

www.novelsclubb.com

" خود کو کم تر سمجھنا چھوڑ دو محرو۔۔" جھکی ہوئی گردن کے ساتھ کہا۔اسکا لہجہ گیلا ہو چکا تھا اور محرام وہ تو باقاعدہ رو رہی تھی۔

" تم کافی ہو۔۔۔

تم ہزار مرتبہ کافی ہو۔۔

اٹلیسٹ۔۔ میری نظر میں تم ہی کافی ہو"، آہستہ سے کہتے ہوئے اس نے جھکی گردن اٹھائی، آنکھیں اب نم تھیں۔ چہرے پر ایک اداس مسکراہٹ تھی۔ محرام کا ہاتھ اب اسکی ہتھیلی پر تھا۔

"تم کیا وہ آسٹریلین تمہارے قابل نہیں "

توپھر کون ہے میرے قابل"، فوراً سے سوال کیا۔ "

(میں!) مگر اس نے یہ کہا نہیں۔ ذہن کے پردے پر کچھ اور الفاظ چل رہے تھے۔۔ کسی اور کا اسے احساس دلانا کے وہ ناکافی ہے۔

www.novelsclubb.com

ہو گا کوئی۔۔ وہ تمہیں خوش رکھے گا۔۔۔ تمہاری۔۔ بہت قدر کرے گا"، الفاظ ادا کرنا " اتنے تکلیف دہ تو کبھی نہیں تھا۔

مگر . I don't want anyone. . I don't need anyone ۔ "

میں اپنی خوشیوں کی وجہ خود بننا چاہتی ہوں

مجھے بس یے شادی نہیں کرنی"، مضبوط لہجے میں کہا۔آنکھیں اب رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھی مگر مے کپ واٹر پروف ہونے کی وجہ سے نہیں بہا تھا۔

جانتا ہوں !"آرام سے اسکا ہاتھ آزاد کیا "

، " مگر مانتا نہیں ہوں "

" مانتا بھی ہوں "

تو پھر کردوں نا میری مدد !"التجایا انداز میں کہا لیکن۔۔۔اب کی بار لہجے میں تھوڑی سی " چڑ بھی تھی۔

احمد نے ایک ٹھنڈی آہ بڑھی۔

،محرام یے میرے بس میں نہیں"،بے تاثر لہجے میں کہااورانیکسی " I'm sorry

کے اندر چلا گیا۔

کنوے کے پاس کرڑھی لڑکی خالی ہاتھ رہ گئی۔امید ٹوٹ چکی تھی۔۔اب اسے واپس اپنے

کمرے میں چلا جانا چاہیئے تھا۔یہاں ویسے بھی لینے کو کچھ نہیں تھا

خالی گملے اداسی اور ملال سے ان دونوں نفوس کو الگ الگ راستوں پر جاتا دیکھ کر رہ گئے،

بے جان تھے بے چارے کہتا بھی تو کیا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

www.novelsclubb.com

رات کو ہونے والی بارش کا اثر آپ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔مئی کے آخری دنوں کی

گرمی ہر جگہ پھیل گئی تھی۔یے ایک اوپن ائیر کیفے تھا جہاں پر بھورے گول میز موجود

تھے اور ہر میز کو بھوری چھتری نے ڈھکا ہوا تھا۔کیفے کی درو دیوار کے ں ام پر بس ارد گرد بھوری اینٹوں کی چھوٹی سی دیوار بنائی ہوئی تھی جہاں سے آنے والی دھوپ سارے کیفے میں پھیلی ہوئی تھی۔انکا میز دروازے کے قریب ہی تھا مگر چھتری کی وجہ سے وہ دھوپ سے محفوظ تھے اور سایہ انکے چہرے پر پر رہا تھا۔

محرام پچھلے پندرہ منٹ سے چبتھی نظروں سے سامنے فون میں مصروف علی اصغری کو دیکھ رہی تھی۔ محرام کی طرف کا میز خالی تھا کوئی چائے،کافی نہیں تھی البتہ علی کے سامنے سفید کپ میں اسکی کافی موجود تھی جس کے وقفے وقفے سے وہ گھونٹ بڑھ لیتا تھا، نظریں ہونز موبائل پر جھکی تھیں اور انگلیاں تیزی سے ٹائپ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

محرام سے جب مزید اسکی لاپرواہی برداشت نا ہوئی تو اس نے کنکھارتے ہوئے اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کروانا چاہی، علی نے ایک زرا سی نظر اسکے چہرے ہر ڈالی جیسے پوچھ رہا ہو کے کیا بات ہے؟.

موقع دیکھتے ہی محرام نے اپنی بات کی شروعات کی،'دیکھیے میرے پاس پورا دن نہیں۔۔ آپ پلیز تھوڑا جلدی نہیں کر سکتے۔۔ پوچھے اپنے brother in law سے کے کیا وہی مجاہد ر وئف ہے ؟"،سیاہ پونی والی لڑکی کا اشارہ سامنے موجود فائل کے اندر لگی تصویر کی طرف تھا۔

علی تھوڑا سا آگے ہوا اور اپنی کافی کا گھونٹ بھرا،"دیکھیے مس ہمایوں۔۔ میرے بہنوئی کی بھی اپنی کچھ پرسنل لائف ہے۔ میں بار بار انھیں ڈسٹرب کیوں کرو۔۔ میں نے انھیں مسج چھوڑ دیا ہے جب دل کرے گا دیکھ لے نگے "،اسکے جواب پر محرام تلملا کر رہ گئی۔ دل کیا سامنے موجود علی کی گرم کافی اسکے سر پر انڈیل دے مگر ابھی اس میں اتنی ہمت نہیں ہوئی تھی کے پبلک میں چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکے۔

علی دوبارہ اپنے فون میں مصروف ہو گیا۔اپنی کرسی پر پیچھے ہوتے ہوئے ٹیک لگاتی محرام نے سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔

"ٹھیک ہے پھر۔." تھوڑی دیر بعد اس نے کہا،"آپ مجھے بازل کی کیس فائل دے دیں " اسکی التجا پر علی نے اسے یوں دیکھا جیسے محرام کا دماغ گھوم گیا ہو۔!

"کیوں؟ "

کیونکہ میں مزید آپکے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی" اپنی سیاہ آنکھوں کو مضبوط ظاہر " کرتے ہوئے اس نے کہا۔ جس کے جواب میں علی حقارت سے ہنسا۔یوں کے کوئی لطیفہ سنایا ہو۔

www.novelsclubb.com

تو نہ کریں کام۔۔ مگر وہ کیس فائل (کافی کا گھونٹ بڑھا) میں آپکو مر کر بھی نہیں دونگا" " ،وہ بہت مشکل سے اپنا غصہ پی رہی تھی۔

میں آپ پر کیس کرونگی؟"ضبط سے کہا۔ "

اوہ ریلی!"وہ قہقہہ مار کر ہنسا،"جائے ضرور کریں۔۔مگر پہلی بات آپ اس وقت کیس کرنے کی پوزیشن میں نہیں اور دوسرا اہم وکیل ایک دوسرے کے ساتھ اس کالے دھندے میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔۔مگر یہ بات آپ کو کون سمجھائے،پوری زندگی باہر گزاری ہے،یہاں کے نظام کے بارے میں آپ بے خبر ہیں"محرام کو غصہ کنڑول کرنا تھا۔چیخ چلا کر وہ اپنا حق نہیں لے سکے گی۔زہن کے پردے پر کسی کی نصیحت گونجی

(اگر آپکو لگتا ہے آپ میں اتنی قوت ہے کے آپ خود کے ساتھ ہونے والے ظلم،زیادتی کا بدلہ لے سکو تو ڈٹ جاو ضرور لو۔میں یہ نہیں کہتی جیسا وہ ہے ویسے بن جاؤ۔۔۔نہیں۔۔ظالم اور مظلوم میں ہمیشہ فرق رہنا چاہیے)

مٹھی بند کرتے ہوئے اس نے اپنا سارا غصہ ناخنوں کو جلد کے اندر پیوست کرتے ہوئے نکالا۔اسے اپنے اور علی کے اندر فرق رکھنا تھا۔

ابھی وہ کچھ اور بھی بولنے والی تھی جب اس نے علی کی طرف غور کیا۔سامنے بیٹھا وکیل حیرت سے محرام کی پشت کو گھور رہا تھا جہاں پر کیفے کا دروازہ تھا۔علی کی حیرت بھری نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اس نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا۔آنکھیں پوری کی پوری کھل گئی۔وقت جیسے رک گیا تھا۔۔سیاہ پی کیپ سے اپنے بھورے بالوں کو ڈھکے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔اس نے گہرے سبز رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی جس کے کف کہنیوں سے اوپر بدھے سے کٹ کے نشان تک فولڈ کیے ہوئے تھے۔اسکی گندمی رنگت دھوپ کی وجہ سے چمک رہی تھی۔نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی اور پھر وہ رک گئیں۔۔

چمکتی ہوئی بھوری آنکھیں سیاہ بڑی آنکھوں سے ٹکرائیں۔۔۔

سب کچھ جیسے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔۔

علی کی موجودگی۔۔کیفے میں پھیلی کافی کی خوشبو۔۔سب منظر سے غائب ہو گیا تھا۔

وہ آدمی قدم قدم چلتا انکی میز تک آیا اور کرسی کھینچ کر بے نیازی سے ان دونوں کے بیچ میں بیٹھ گیا (وہ ایک گول میز تھا جس کے ارد گرد چار کرسیاں لگی تھیں، احمد دھوپ کے راستے میں بیٹھا تھا جس کی وجہ سے اب اسکی پیٹھ پر سایہ بن گیا تھا)۔ محرام کو بلکل توقع نہیں تھی احمد کے آنے کی! وہ آیا ہی کیوں تھا۔

علی کے کنکھارنے کی آواز آئی مگر محرام ابھی بھی یک ٹک احمد کو دیکھ رہی تھی۔ وہ یہاں کیا کر رہا تھا۔ علی نے مسکراتے ہوئے احمد کو دیکھا۔

"long time no see احمد جہانزیب، کیسے ہیں آپ؟"، مصافحے کے لیئے اس نے ہاتھ بڑھایا جسے احمد نے بس ایک نظر دیکھا اور بے نیازی سے اگنور کر دیا۔ علی کے لیئے یہ ایک چماٹ سے کم نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں کیا کر رہے ہو احمد!"سکون سے پوچھا۔" بات کرنی تھی تم سے!"میز پر تھوڑا " آگے ہوتے ہوئے اس نے کہا۔ علی اصغری احمد جہانزیب کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

" مگر ہم صبح ملے ہیں تم مج۔۔ "

چینج کر رہا ہوں"، محر کی بات کاٹتے ہوئے اس نے کہا،"وہ حالا سے خوش نہیں اور جب میں دانی کی" physiotherapist تک ان

کی اپنی مرضی کی تھریپسٹ نہیں ملے گی وہ ٹھیک نہیں physiotherapist ہو نگی۔۔ میرے ایک جاننے والے کی بیوی

ہیں۔۔ ہم ان سے آج ملنے جائیں گے۔دانی کی کنڈیشن بھی ڈسکس کر لے نگے اور انکا سکیڈیول بھی بنا لے نگے۔۔ بہت وقت ضائع کر لیا ہم نے اب مزید نہیں ہو سکتا۔۔" اسکے لہجے اور آنکھوں میں فکر واضح تھی مگر محرام کو پتا نہیں کیوں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ڈرا ہوا بھی ہے! پتہ نہیں کیوں؟ وہ آنکھوں کی زبان نہیں پڑھ پاتی تھی مگر وہ وائبز پر یقین رکھتی تھی۔اور اس وقت اسکو یہی محسوس ہو رہا تھا۔

پلیز محر۔۔۔یہ ہم دونوں کی زندگی کے اہم ترین شخص کی صحت کا سوال ہے۔۔ " فراموش مت کروانھیں "التجا تھی یہ۔ مگر وہ کیا کرتی۔ہاں یاناں! بغیر کچھ کہے وہ چپ چاپ اسکا چہرہ دیکھتی گئی۔ فیصلہ لینا تھا اسے اور اس نے لے لیا تھا۔سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے نظریں موڑی تو ارتکاز ٹوٹ گیا۔

جھکی ہوئی گردن کے ساتھ اس نے کہنا شروع کیا۔اسکی سیاہ ہائی پونی ایک کندھے پر جھول رہی تھی، "آئم سوری احمد۔۔۔میں نہیں آسکتی!"، کچھ ٹوٹا تھا۔"میں دانی کی صحت کو فراموش نہیں کر رہی مگر میرے لیئے یہ کام بھی ضروری ہے کیونکہ (احمد کی طرف دیکھا) یہ کام بھی دانی کا ہے۔۔وہ مجھ سے روز پوچھتی ہے بازل کے بارے میں۔۔ میں انھیں مایوس نہیں کر سکتی.۔۔"

www.novelsclubb.com

try to understand.. . I'm not in a comfortable position right now

،اپنے اسٹریلین لب وہ لہجے میں اس نے کہا۔

احمد کا چہرہ ایک دم ہی بجھ گیا۔اور اس چیز نے محرام ہمایوں کو زیادہ تکلیف دی تھی۔وہ دونوں جگہ سے پھنسی ہوئی تھی۔۔ محرام کے انکار پر علی نے اپنی ہنسی کو قابو کیا اور اگے ہوا ۔اب علی نظر آرہا تھا اور احمد پیچھے اپنی کرسی ہر ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ مگر مایوسی اور اداسی کے ساتھ نہیں بلکے چھبتی ہوئی نظروں سے علی کو دیکھتے ہوئے۔

" تو ہم لوگ کہاں تھے۔۔ ہاں ! مس ہمایوں اگر آپکو میرے ساتھ کام کرنا ہے تو آپکو میرے اصولوں پر چلنا ہوگ۔۔ "

" آپکے اصولوں پر کیوں ؟"، سکون سے اسکی بات کاٹتے ہوئے اس نے کہا۔ علی نے اسے الجھ کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

" میں کمپرومائز کیوں کرو۔۔ یہاں اس کیس کو لینے پر آپ مجبور ہیں میں نہیں۔۔ تو مسٹر علی اصغری آپ کو میرے بتائے گئے طریقے پر چلنا ہوگا اور ifyou want to work as a team with me میرا سب سے پہلا کام آپ یے کریں گے

۔۔۔کے آپ یاور حبیب کے گھر چل رہے ہیں میرے ساتھ"، اعتماد سے کہتی وہ ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔کندھے پر پونی جھول رہی تھی۔اسکے انداز پر علی تپ کر رہ گیا تھا۔

"یاور حبیب کے گھر۔۔؟پتہ ہے آپکو وہ کہاں رہتا ہے؟'، چیلنج والے انداز میں پوچھا۔

"ہاں ہے ایڈریس" کل جب وہ ایڈوکیٹ لقمان سے ملنے گئی تھی تب ہی اس نے سیف سے اسکا نمبر لے لیا تھا۔چاہے وہ کتنی ہی اس لڑکے سے تنگ ہو۔۔یے بات تہہ تھی کے وہ اسکے بہت کام آسکتا ہے۔وہ الگ بات ہے کے ایڈریس بھینجے کے ساتھ اس نے اور بھی بہت ساری بکواس کی تھی جس کا جواب دینے کے بجائے محرام نے اسے بلاک کر دیا تھا اور دل ہی دل میں خود سے عہد کر لیا کے بازل ایک دفعہ جیل سے نکل آؤ مر کر بھی نہیں پوچھوں گی تمہیں۔

www.novelsclubb.com

اسکے انداز پر علی کا رنگ پھیکا پر گیا تھا،

"! توبتائیں چل رہے ہیں آپ"

"میں چلونگا تمہارے ساتھ !"اس سے پہلے کے علی کچھ بولتا احمد نے اپنی بھاری مگر آہستہ آواز میں کہا۔ محرام نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"مگر دانی کا کام ؟"سوال کیا۔

"بعد میں کرلونگا۔۔جب تم فارغ ہو جاؤ گی آج شام تک "کرسی سے اٹھتے ہوئے اس نے بے نیازی سے کہا۔ علی ہونقوں کی طرح انھیں دیکھ رہا تھا۔

کچھ سوچ کر محرام اٹھی، کندھے پر بیگ صحیح کیا اور علی کے سامنے موجود فائل اٹھائی اور چلنے لگی۔

"یے فائل کیوں لے کر جا رہی ہیں ؟"علی نے تقریباً چینختے ہوئے کہا۔ محرام نے ایک بے تاثر نگاہ فائل پر ڈالی اور پھر علی پر۔

www.novelsclubb.com

"آپکو دے جاؤں تاکے کیس فائل کی طرح اسکو حاصل کرنے کے لیئے بھی آپکی موت یقینی ہو جائے"، اپنے الفاظ سے گویا اس نے علی کو اسکی اوقات یاد کرادی۔ اعتماد سے چلتی اب وہ کیفے سے باہر بڑھ رہی تھی اسکے پیچھے ہی وہ دراز قد مرد تھا۔

آج وہ خوف سے آزاد ہو کر چل رہی تھی، گردن سیدھی کیئے۔۔کل کی طرح آج اسکا دل زور سے نہیں دڑھکا تھا۔۔وہ جانتی تھی وہ حق پر ہے۔۔تو پھر کیا ڈرنا اور ویسے بھی

" انسان ہو کر انسان سے کیا ڈرنا "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

تھکے تھکے قدموں سے چلتی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی۔دو دن بعد اس کا نکاح تھا اور ابھی وہ فجر کے ساتھ اپنے نکاح کا جوڑا خرید کر ہی واپس آرہی تھی، جس میں زیادہ ہاتھ تو فجر عدیل کا تھا جس نے اپنی پسند سے ہی اسکے لیئے جوڑا لیا تھا۔ محرام تو بس ہوں ہاں کرتی رہی ۔

www.novelsclubb.com

اسکی ماں نے زبردستی اسے فجر کے ساتھ بھیجا تھا، ورنہ وہ تو دوبارہ کل رات سے اپنے کمرے میں قید تھی۔ خاموشی سے اس نے سیڑھیوں کو پار کیا۔ بائیں جانب ہی اسکا کمرہ موجود تھا۔ دروازہ انلاک کر کے وہ اندر جانے والیں تھیں جب اسے سامنے موجود اپنی ماں کے کمرے سے انکی آواز آئی۔

آواز آنا غیر معمولی بات نہیں تھی، جو غیر معمولی تھا وہ انکی بات میں 'احمد' کا ذکر تھا۔

" اس میں غلط کیا ہے جو آپ انکار کر رہی ہیں؟" ، اسے دوبارہ اپنی ماں کی چڑتی ہوئی آواز آئی۔ بھونیں سکیڑے اس نے دروازہ کو وہی چھوڑا اور انکے کمرے کے دروازہ کی طرف بڑھتے ہوئے کان وہی جوڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

" ہر گز نہیں!" اسے اب ایک اور آواز سنائی دی، مہر نساء کی آواز۔

اپنے بیٹے کو بلاؤ" انھوں نے کہا۔ "

اس نے محر کی شادی پر آنے سے انکار کر دیا ہے، میں جتنا مرضی کہہ لو وہ نہیں آئے گا" "
، بازل کا انکار جان کر اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنے بھائی کے ایسے رویہ کی
عادی تھی۔

اسے بتاو اسکی سگی بہن ہے سوتیلی نہیں، بھائی کے فرائض اسی نے ادا کرنے ہیں"، "
مہرنساء نے غصہ سے کہا۔

منظر کچھ یوں تھا کے مہرنساء بیڈ پر بیٹھی تھی اور قرتہ العین بیڈ کے دوسری طرف کھڑیں
تھیں

www.novelsclubb.com

تو احمد کرے یا بازل بات ایک ہی ہے،۔۔۔وہ بھی محر کا بھائی ہی ہے"، محرام کی "
آنکھیں پھیل گئیں تو یے تھی ساری بحث۔ قرتہ العین مسلسل دس منٹ سے اپنی ماں کو

اسی بات پر منا رہی تھیں مگر مہر نساء انھیں کیسے سمجھاتی کے ایک زمانے میں وہ محرام اور احمد کی شادی کا بھی سوچا کرتی تھیں۔اب اسی انسان کو اپنی نواسی کا بھائی بنا دیں۔

اور ویسے بھی۔۔۔"،اسکا ماں کا لہجہ اب تبدیل ہو چکا تھا،"بازل نہیں آسکتا اس نے " بریرہ کو طلاق دے دی ہے اور ابھی وہ انہی مسائل میں پھنسا ہے"،کان لگائے کڑھی لڑکی پر ایک اور راز کھلا۔پہلے اسکے بھائی نے بن بتائے کسی بریرہ نامی لڑکی سے شادی کر لی اور اب بن بتائے اسے طلاق بھی دے دی۔

عین کی بات سن کر مہر نساء نے انھیں "دماغ گھوم گیا ہے کیا!" والی نظروں سے دیکھا۔

تمہارے بیٹے کا دماغ تو کہیں ایکسپائر نہیں ہو گیا۔۔"غصہ سے بولیں،"وہ لڑکی جس " کے ساتھ وہ یے سب کر رہا ہے وہ بھی کسی کی بیٹی ہے۔۔"قرتہ العین نے انکی بات پر یوں آنکھیں گھمائی جیسے کوئی پرواہ نہ ہو۔۔"دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ تم یے کر رہی ہو عین تمہاری اپنی بیٹیوں کے ساتھ کیا ہو گا سوچا ہے کبھی؟"،انھیں اپنی بیٹی کی بے حسی اور خود غرضی پر حیرت ہو رہی تھی۔

قرۃ العین نے ایک مرتبہ دوبارہ بیزاری سے آنکھیں گھمائی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے موجود کرسی کھینچ کر بیٹھ گئیں

"می! آجکل کی لڑکیاں اتنی بھی بچی نہیں ہوتیں اور آپکا کیا خیال تھا میں کسی بھی عام سی لڑکی کے ساتھ اسکی شادی کروادونگی"، بالوں میں نامحسوس الجھنیں برش سے دور کرتے ہوئے کہا، "وہ میرے بزنس کا واحد وارث ہے۔۔یونہی کسی کی جھولی میں ڈال دوں "

مہر نساء نے اپنی بیٹی کو ترس بھری نظروں سے دیکھا، "تمہاری یے خود غرضی۔۔اور تمہاری یے لالچ تمہارے خاندان کو کھا جائے گی عین "اپنی ماں کے لہجے پر وہ طنز سے مسکرائی

www.novelsclubb.com

"کیوں! کیا آپ نے خود غرضی نہیں دکھائی تھی۔ جبا آپا کے ساتھ"، شیشے کے ذریعے اپنی ماں کا فق ہوتا چہرہ دیکھا"۔۔انکی جان آپ نے لی تھی می"، قرۃ العین کی آنکھوں

میں کچھ تھا، کرب اور اداسی، وہ آنسو روکے ہوئے تھیں۔۔"پوری عمر کے اپنے کیئے گئے احسانوں کا بدلہ آپ انھیں اپنے سائکو بھائی کے ساتھ شادی کرا کر اتارنا چاہتی تھیں"، زور سے برش کو پٹختے ہوئے وہ اٹھیں"۔۔۔آپ نے کچھ بھی اسی لیے نہیں کیا کے۔۔آپکو حبا آپا سے پیار تھے۔۔نہیں! آپ نے صرف اسی لیے کیا تا کے آپ کے بھائی کو ایک مکمل بیوی مل سکے، اپنی واہ واہ کے لیئے آپ نے حبا آپا کو پالا"، مہر نساء اپنی بیٹی کو حیرت سے دیکھ رہیں تھیں۔۔"۔حبا آپا کو آپ کی لالچ نے چھینا ہے ممی!"، چبا چبا کے الفاظ کہتے ہوئے وہ وہاں رکی نہیں۔کمرے کے ساتھ اٹیچڈ واشروم میں چلی گئی۔

اندر کڑھی مہر نساء بھی دنگ تھیں۔۔وہ جانتی تھی ہمایوں کے بعد آگر عین نے کسی سے محبت کی تھی وہ حبا تھی۔۔وہ دونوں لوگ انکی بیٹی کی زندگی میں آنے والے واحد معجزے تھے۔۔مگر معجزے زیادہ دیر قائم کہاں رہتے ہیں۔۔۔اگر انکی قدر نہ کی جائے تو وہ ختم ہو جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

انکی بیٹی نے بھی ان دونوں کی قدر نہیں کی تھی۔۔بس ان سے محبت کی تھی۔۔ لیکن محبت نبھائی نہیں۔

باہر کرڑھی محرام بھی اتنی ہی شاکڈ تھی جتنی اندر کرڑھی اسکی نانی۔مرے مرے قدموں سے وہ اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔ گردن جھکی ہوئی تھی اور کندھے لٹکے ہوئے تھے

آپ بھی تو خود غرضی کر رہیں ہیں ناما،آپ بھی میری زندگی لالچ کے پیچھے روندرہیں " ہیں"،خود سے کہتی وہ بیڈ پر قمر کے بل لیٹ گئی۔اور اس کے سامنے والے کمرے میں واقع واشروم کے بند دروازے سے ایک ہی آواز آ رہی تھی۔۔پورے کمرے میں بس ایک وہی آواز گونج رہی تھی۔۔ سسکنے کی۔۔ناقدری کرنے پر خسارہ رہ جانے کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آج

گاڑی دھول اڑاتی ہوئی سڑکوں سے ہوتی ہوئی ایک وسیع گلی کے سامنے رکی،"یاں یہی لوکیشن ہے"،موبائل پر کھلی

google location

پر ایک آخری نگاہ ڈالنے کے بعد اس نے احمد کو گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ سیف نے جو اسے فرخ حبیب اور یاور حبیب کے گھر کا پتہ بھیجا تھا وہ اسلام آباد سے تھوڑا سا دور واقعی ایک چھوٹا سا خستہ حال علاقہ تھا۔

یو شیور۔۔ہم سہی جگہ پر آئیں ہیں" ,احمد نے سوال کیا "

" 101٪ "

فرنٹ سیٹ پر بیٹھی محرام نے اپنی سیٹ بیلڈ کھولتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔ایسا ہو سکتا ہے اس لڑکے نے تمہیں کوئی غلط پتہ بھیج دیا ہو"،انھیں کوئی " ڈیڑھ گھنٹا لگا تھا اس جگہ تک آنے میں اور اس ڈیڑھ گھنٹے میں وہ ڈیڑھ سو دفعہ الگ الگ طریقے سے محرام سے یہی سوال پوچھ چکا تھا کے "کیا ہم سہی جا رہے ہیں"،"کیا یہی راستہ ہے؟"

www.novelsclubb.com

گاڑی سے اترتی محرام چڑ کر دوبارہ اندر بیٹھ گئی،

" احمد تم اتنا نیگکیٹو کیوں سوچ رہے ہو "

نہیں میں تو بس۔۔ تمہاری سیفٹی کے لیے کہہ رہا تھا"، گبھراتے ہوئے اس نے اپنی بات کی وضاحت دی جیسے کوئی چوری پکڑی جارہی ہو اور اب اسے بھاگنے کی جلدی ہو۔

میری سیفٹی کے لیۓ تم آئے ہو نا میرے ساتھ"، سیاہ پونی ٹیل والی لڑکی نے چڑ کر کہا " اور گاڑی سے اتر گئی۔ ساتھ بیٹھا پی کیپ پہنا شخص بھی سر ہلاتا اتر گیا۔

www.novelsclubb.com

اس علاقہ میں کھلی گلیاں تھیں مگر وہ کچی اور ٹوٹی ہوئیں تھیں۔ بجلی کی تاریں حد سے زیادہ نیچے کو آئیں ہوئی تھیں اور نالی کے باہر کچڑے کے ڈھیر پڑے تھے البتہ اندر سے نالیاں خشک تھیں۔ گلی یا ارد گرد موجود لوگ مڑ مڑ کر اس بلاک ہیلز پر چلتی گھروں کے

دروازوں کو دیکھتی لڑکی کو اور اسکے ساتھ بیزار سی شکل بنائے مرد کو شوخ اور سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

" پہنچ گئے!" ایک سبز رنگ کے خستہ حال بڑے سے میٹل کے دروازے کو دیکھتے ہوئے محرنے خوشی سے کہا۔ دو قدم ہی اس نے ابھی بڑھائے تھے جب اسکی خوشی ختم ہو گئی اور مسکراہٹ ایک دم اتر گئی۔

دروازے پر بڑا سا تالہ لگا تھا۔۔۔

وہ دیکھ کر اسکا منہ لٹک گیا اور احمد کے چہرے پر نا جانے کیوں سکون اتر آیا۔۔

www.novelsclubb.com

" یہاں تو تالہ لگا ہے"، محرام نے اداسی سے اس سے کہا اور اسکی طرف مڑی اتنی دیر میں وہ اپنے تاثرات بدل چکا تھا

" ہو سکتا ہے ہم غلط پتہ پر آ گئے ہو"، بے تاثر لہجے میں کہا۔

"اب کیا!؟ "

کچھ نہیں اب۔۔ گھر چلتے ہیں۔۔۔۔ میں تمہیں پتہ ڈھونڈ دونگا"، آرام سے اس نے کہا " اور آخر میں یقین دلانے والے انداز میں محرام کو چلنے کا اشارہ کیا۔

مگر وہ نہیں ہلی۔۔

محر۔۔"، تھوڑا سا آگے پہنچ کر جب اس نے دیکھا کے محرام وہی کڑھی ہے تو اس نے " آواز دی۔

چلو نا یار۔۔ یہاں کیوں کڑھی ہو گئی ہو؟"قریب پہنچتے ہوئے سوال کیا۔ "

اتنا دور آئیں ہیں ہم اب خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔۔ یے سامنے والے دو تین گھروں " ، " سے پوچھتے ہے یا ور حبیب کے بارے میں

www.novelsclubb.com

' کیا!!"، احمد نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "لڑکی بس کر و دماغ گھوم گیا ہے کیا؟ "

احمد کے کھلے منہ کو مکمل طور پر اگنور کرتی وہ خود ہی ساتھ موجود گھر کی طرف بڑھ گئی جہاں دو عورتیں باہر کرسیوں پر بیٹھی تھیں۔ وہ گھر تھوڑا زیادہ خستہ حال اور چھوٹا تھا

" اسلام علیکم !"، دونوں عورتیں جو غالباً اپنی باتوں میں مصروف تھیں انھوں نے سر اٹھا کر محرام کو دیکھا، دھوپ کی وجہ سے ان عورتوں نے آنکھیں چھوٹی کی ہوئی تھیں۔

" یے ساتھ والا گھر،۔۔۔یاور حبیب اور فرخ حبیب کا ہی ہے نا؟"، ان عورتوں کا چہرے کا رنگ ایک دم ہی اڑ گیا۔

" بیٹا کس کو ڈھونڈنے آنکلی ہو؟"، ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا۔ احمد اب اسکی پیٹھ پر کرڑھا ہو چکا تھا۔

" جی۔۔ کیا مطلب؟"، نا سمجھی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

وہ توکب کے یہاں سے چلے گئے"،ان عورتوں نے ہنستے ہوئے بتایا۔یا شاہد مزاق " اڑاتے ہوئے۔

محر چلیں"احمد نے تھوڑا سا اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا جسے محرام نے بڑی بے نیازی " سے اگنور کر دیا۔وہ ضبط کر رہ گیا۔بے چینی سے جیبوں میں ہاتھ ڈال کر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔یے تو تہہ تھا کے وہ محر کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا

"کیا مطلب چلے گئے ؟ "

فرخ کی موت کے بعد گھر میں بچتا ہی کون تھا انکی ماں۔۔ایک دن اسکے بھائی اور شاکراہ " کو ساتھ لے گئے۔۔ادھر قریب میں ہی ایک گاؤں ہے وہی رہتی ہے اب وہ"،شاکراہ غالباً انکی ماں ہو گی۔

www.novelsclubb.com

اور یاور۔۔یاور حبیب وہ کہاں گیا؟"،ناجانے محر کے سوال میں ایسا کیا تھا۔وہ دونوں " عورتیں جو بڑے مزے سے اسے کسی کے دکھ کی کہانی سنا رہی تھیں اچانک خاموش ہو گئی

۔ان میں سے ایک نے تو باقاعدہ منہ بھی تقریباً ڈھانپ لیا تھا جیسے کسی بہت قابلِ نفرت انسان کی بات کی ہو۔

بیٹا اس سے کیا کام ہے تمہیں"، خشک مگر کڑوے لہجے میں پوچھا۔ "

آپ بس مجھے یہ بتادیں کیا وہ بھی وہی اپنی ماں کے ساتھ گیا تھا؟"التجایا انداز میں پوچھا " اب وہ انکو بازل کی پوری کہانی سنانے سے تو رہی۔اسی دوران پیچھے کھڑے احمد کو اچانک ہی آسمان میں بہت دلچسپی ہونے لگی اسی لیئے سر اٹھا کر بے وقوفوں کی طرح اسے دیکھنے لگا ۔۔

وہ کیوں جائے گا ماں کے ساتھ۔۔"، حقارت بڑھے لہجے میں کہا،"ادھر بھائی مرا ادھر " یاور صاحب ہفتے بعد غائب۔۔ ویسے اچھا ہی ہو گیا تھا غائب ہو گیا۔۔۔ یہاں رہ کر بھی اس نے لوگوں کو تنگ ہی کرنا تھا۔۔"زبان پر آتی گالی بڑی مشکل سے روکی گئی تھی۔

محر تو انکے لہجے کی نفرت دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی، کیا ان لوگوں کو بھی یونہی دھوکہ دیا تھا اس نے؟ ,"ایسا کیا کیا تھا اس نے؟"، محرام نے سوال کیا۔ وہ دونوں عورتیں آپس میں خاموش نظروں کا تبادلہ کرنے لگی۔

" آپ لوگ کچھ بول کیوں نہیں رہیں ہیں!" لہجے پر تھوڑا زور دیتے ہوئے بولا

" دیکھو بی بی ہم جتنا جانتے تھے بتا دیا آگے ہمیں نہیں پتہ" محرام کے سامنے بیٹھی عورت نے باقاعدہ طور پر لڑتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک گہری شانس لیں اور ان سے شاکراہ کے گھر کا پتہ مانگا جو کے انھوں نے چوں چاں کے بغیر دے دیا

" اب کیا؟" وہ پتہ لے کر مرے ہی تھے جب احمد نے پی کیپ نیچے کرتے ہوئے پوچھا

" اب ہم اس پتے پر چل رہے ہیں"، گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے حکم صادر کیا۔ احمد نے ضبط کرتے ہوئے گردن اچھا میں ہلا دی

www.novelsclubb.com

اسکی بھی اپنی مجبوریاں تھیں وہ محرام کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

دو سال پہلے، 26 مئی، صبح کے 11:54

آخر کار نکاح کا دن آ چکا تھا۔۔۔

مہر نساء ولا میں آج باقی دنوں کے بر عکس پہلے سے بھی زیادہ رش اور شور تھا۔۔

سنگھار میز کے سامنے وہ دلہن بنی بیٹھی تھی اور اسکے پیچھے گھر کے نفوس نے گھر کو سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ کوئی کمرے سے جا رہا تھا، کوئی کمرے میں آ رہا تھا۔ کوئی کھڑا چیخ رہا تھا، کوئی کھڑا دلہن کی تعریف کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

آئوری رنگ کا گھٹنوں تک آتا کرتا پہن رکھا تھا جس پر جا بجا ننھے (ivory) محرام نے ننھے ہیرے، موتی اور ستارے گول دائروں میں جڑے تھے۔ کرتے کے نیچے اس نے غرارہ پہن رکھا تھا جس نے اسکے پاؤں کو ڈھکا ہوا تھا۔ گردن میں بھاری سا سونے کا چوکر

تھااور ماتھے کی ایک طرف سونے کا بنا بڑا سا جھومر۔اتنے بھاری زیور کے ساتھ اسے جھمکوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔اس وقت اسکے بال کھلے ہوئے تھے جن کو ساتھ کھڑی بیٹو ٹیشن جوڑے میں قید کرنے والی تھی۔

ایک بے تاثر سی نگاہ اپنے سراپے پر ڈال کر اس نے نظریں جھکالیں۔وہ روایتی دلہن نہیں لگ رہی تھی مگر پھر بھی اچھی لگ رہی تھی۔پس منظر میں مہر نساء اور اسکی ماں کی آوازیں آرہی تھیں

کیٹرینگ والے نہیں آئے ابھی تک کیا؟"مہر نساء نے قر تلعین سے سوال کیا۔ "

www.novelsclubb.com

انھیں کو دیکھنے جارہی ہوں۔۔۔ہاں روزی!"،مہر نساء کی بات کا جواب دیتی آخر میں " وہ اپنا بجتا ہوا فون اٹھاتی باہر نکل گئی،آسٹریلیا سے انکی سیکٹری کا فون تھا۔وہ پچھلے دو ہفتے سے ادھر پاکستان میں تھیں پیچھے سے سارا کام انکی سیکرٹری روزی اور آنوار صاحب (اسکے بابا کے دوست اور انکے بینک کی مین برانچ کے مینجر)ان دونوں لوگوں کے کندھوں پر تھا

جگن!!!"، مہرنساء نے تقریباً چیخ مارتے ہوئے جگن کو روکا جو مٹھائی کے ٹوکرے میں سے ایک گلاب جامن کھانے والی تھی۔

بارات کب تک آئے گی پھوپھو؟"زباب جو ایک طرف کھڑی لپ سٹک لگا رہی تھی " اس نے سوال کیا۔ سارے گھر نے جیسے اسکے کمرے کو میٹنگ روم سمجھا ہوا تھا۔ آج انکے پاس فری کا پاس تھا ورنہ عام دنوں میں تو جب وہ گھر سے باہر ہوتی تھی پیچھے سے اپنا کمرہ لاک کر کے جاتی تھی۔

ان سب کو چھوڑ کر اسکی طرف آؤ تو وہ خاموش بیٹھی تھی۔۔اس کے اندر بھی خاموشی تھی اور باہر کی آوازیں بھی کچھ زیادہ معنی نہیں رکھتی تھیں۔ یہاں تک کے اسے یے بھی نہیں پتہ تھا کون کیا بول رہا ہے بس اسکی نظر۔۔۔دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر ٹکی تھی جہاں واضح ایک آنگھوٹی کا نشان تھا مگر اب وہاں کچھ نہیں تھا۔ یے آنگھوٹی اس نے کل رات ہی

www.novelsclubb.com

اتاری تھی۔۔اب شاید اسکی کوئی ضرورت نہیں رہی تھی۔اس نے سمجھوتہ کر لیا تھااور وہ بڑا ہی ثابت ہو نا تھا،یقین تھا اسے۔

" اوہ شکر احمد تم آ گئے !"،مہر نسا کی آواز پر اس نے فوراً سے نظریں اٹھائیں۔کمرے کے دروازے کے سامنے ہی ایک دراز قد بھورے بالوں والا مرد سیاہ کرتا واسکٹ کے ساتھ سفید شلوار پہننے کھڑا تھا۔اپنی مہندی والی رات کے بعد اس نے آج احمد کو دیکھا تھا۔جو نظریں جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔وہ ویسا ہی لگ رہا تھا جیسا عام دنوں میں لگتا تھا مگر آج کف پورے پہنے تھے،کٹ کا نشان نظروں سے اوجھل تھا

" یے پھول ادھر۔۔ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دو"،مہر نساء کا اشارہ اسکے ہاتھ میں موجود دو گلدستوں اور پھولوں کے ہار پر تھا جو انھوں نے فجر کی فیملی کو دینے تھے۔احمد سر ہلاتا سنگھار میز کی طرف بڑھ گیا۔شیشے کے ذریعے محرا اسے دیکھتی رہی۔وہ اس سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔۔محرام کو ڈر تھا اس نے اپنا دوست بھی کھو دیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"!اوپر دیکھو احمد "

اسکی کرسی کی پشت تک پہنچتے ہی اس نے پہلے ایک گلدستہ آہستہ سے رکھا اور پھر دوسرا۔

"!!اوپر دیکھو پلیز "

محرام کی اداس نظریں اسکے بے تاثر چہرہ پر ہی ٹکی تھیں۔دونوں گلدستہ اور ہار رکھنے کے بعد اس نے تین پھول الگ سے آہستہ سے رکھے،نہایت احتیاط کے ساتھ۔

ایک گہرا گلابی رنگ کا گلاب کا پھول جس کے معنی تھے"تمہارا بہت بہت شکریہ"۔۔

اسکے ساتھ ایک بڑا سا سفید گلاب جس کے معنی تھے"میں تمہارے ساتھ ہوں،ہمیشہ"۔

۔

اوران دونوں کے اوپر ایک چھوٹا سا پیلے رنگ کا گلاب جس کے معنی تھے"ہماری دوستی پر کبھی انچ نہیں آئی گی"۔۔

www.novelsclubb.com

پھولوں کی سطح پر ہلکی سی انگلی پھیرتے ہوئے اس نے آخر کار۔۔۔ شیشے کے پار سے محرام کی طرف دیکھا۔۔ محرام کی ورد کرتی زبان کو سکون ملا

وہ ابھی بھی انھیں اداس نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

مجھے معاف کردو۔۔"، اسے یقین تھا اسکی بے وقوفی نے اس سے اسکا دوست چھین لیا " ہوگا۔

احمد جہانزیب نے کوئی جواب نا دیا وقت جیسے رک سا گیا تھا۔ بہت پیچھے چلا گیا تھا۔۔ جب بہت سے خواب پورے ہو جانے کی امید ہوا کرتی تھی۔

یے لو۔۔اب بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں" اٹھارہ سالہ محرام ہمایوں لیپ ٹاپ کی سکرین " کے زریعے بائیس سالہ احمد جہانزیب کو انیکسی کے کچن میں کرڑھا دیکھ سکتی تھی۔ انگلیڈ پڑھنے آنے کے بعد آج اس نے وہیں پر ہی اپنی کسی کلاس فیلو کی برتھ ڈے پارٹی پر جانا تھا ۔ گھٹنوں تک آتی سفید فراک کے نیچے سیاہ ٹائٹس اور سیاہ بلاک ہیلز پہن رکھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے پہلے اپنی تیاری کے لیئے دانی کو کال تھی مگر انھوں نے اٹھائی نہیں تو اس نے احمد سے مشورہ کرنا چاہا۔ پرامید نگاہوں سے وہ سکرین کو دیکھ رہی تھی۔ اسکے تاثرات پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔ کیسے کسی چھوٹے بچے کی طرح بیٹھی تھی، جو کوئی اچھا کام کرنے کے بعد تعاریف سننے کے انتظار میں ہو۔

" بہت ٹائم لگا ہے تیاری میں مجھے اب بتاؤ بھی!"، اس نے دوبارہ کہا۔ ہاتھ میں موجود کافی کو پینتھتے ہوئے اس نے محر کے سوال کا جواب دیا

" خوبصورت لگ رہی ہو۔۔"، آہستہ سے کہا۔

" بلکہ۔۔"، وہ تو اتنی سی تعاریف پر بھی خوش ہو گئی تھی مگر اسکا بلکہ سن کر رک گئی۔

" ۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہو"، آہستہ سے سکرین کے پار بیٹھی لڑکی کو کہا۔

www.novelsclubb.com

انیکسی میں اس وقت شام کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور وہاں انگلینڈ میں اسکے فلیٹ پر دوپہر کی روشنی۔

وقت کی سوئیاں دوبارہ اپنی رفتار پر چلنے لگیں اور وہ ویڈیو کال کہیں بہت پیچھے رہ گئی۔ سامنے موجود دلہن پیچھے کھڑے اپنے دوست کو دیکھ رہی تھی۔ دونوں کی نظریں سامنے موجود شیشے پر مرکوز تھیں

"خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ بلکہ۔۔(تھوڑا سا مسکرایا ایک ہونٹ اوپر کر کے) بہت خوبصورت لگ رہی ہو"، سرگوشی کرتے ہوئے اس نے نظریں پھیر لیں۔ مگر محرام اسکی آواز نہ سن پائی، وہ اتنے آرام سے کہی گئی تھی شاید ہی کسی کو آواز آئی ہو

"احمد۔۔ بیٹے نیچے کیٹیرنگ والے آئیں ہیں انھیں دیکھ آؤ"، مہرنساء کی آواز نے جیسے اس ساری خاموشی کو ختم کر دیا ہو۔ وہ تیزی سے وہاں سے ہٹا اور سر ہلاتا باہر چلا گیا۔ سیاہ

آنکھوں والی لڑکی اسے دور جاتا دیکھتی رہی جب بیوٹیشن نے آکر اسکے بالوں کو بند کرنا شروع کر دیا۔

میم آپکو پھولوں سے الرجی تو نہیں؟"، بیوٹیشن نے پوچھا جس کے جواب میں محر نے " نفی میں سر ہلا دیا۔

گریٹ تو پھر آپکے بالوں میں میں " it'll complement your dress
"تین ریڈ روزز لگاؤں گی

،اسکی بات پر محر کی نظر بے اختیار ہی سامنے موجود تین پھولوں پر گئی۔

، " نہیں نہیں ریڈ روزز نہیں۔۔آپ یے تین لگا دینا "

www.novelsclubb.com

بٹ میم وہ اچھے نہیں لگیں گیں"، بیٹوٹیشن نے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن " محرام نے کوئی جواب نا دیا بس گردن غصہ سے اکڑا لی۔اسے لگانے تھے تو اب وہیں پھول لگانے تھے۔

بیوٹیشن ایک ٹھنڈی آہ بڑھ کر رہ گئی۔ایک تو ان دلہنوں کے نخرے۔چپ چاپ وہ تین

! پھول اٹھائے اور محرام کے

lowبن کے سائڈ پر لگانا شروع کر دیے۔

گہرا گلابی گلاب۔۔

سفید گلاب۔۔

پیلا غلاب۔۔

اگر ان تینوں کو ساتھ میں دیا جائے تو اسکا مطلب ہے کے "آپ کو بھروسہ ہے کسی پر۔۔

"اور یے علامت تھی کے "ہماری دوستی کبھی نہیں ٹوٹے گی۔۔

" کبھی. بھی. نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو سال پہلے، 26 مئی، دوپہر کے 1:13

اسے دلہن بنا کر لایا جا چکا تھا۔۔

سیاہ بال جوڑے میں قید تھے اور انکے اوپر ivory

رنگ کا ڈوپٹہ ٹکا تھا۔ جس کو ایک طرف سے کندھے کے اوپر رکھ کر پن کیا ہوا تھا۔

جوڑے کی ایک طرف وہ تین پھول لگے تھے۔۔

سفید گلاب

گہرا گلابی رنگ کا گلاب

اور چھوٹا سا پیلے رنگ کا غلاب۔۔

وہ اس وقت پورچ میں کھڑی تھی، لوگوں کے جمگھٹے نے اسے گھیرا ہوا تھا۔ فجر کے گھر والوں نے انیکسی کی طرف سے پچھلے لان میں آنا تھا اور اس نے پورچ کی طرف سے پچھلے لان میں۔۔۔ وہ مسلسل پندرہ منٹ سے یہیں کھڑی تھی کیونکہ فجر کے مہمانوں سے ابھی

تک سب کا ملنا ختم ہی نہیں ہوا تھا۔خدا جانے وہ اپنے کتنے دوستوں کو اٹھا کر لے آیا تھا جو ولا کے سامنے گاڑیاں ہی گاڑیاں کڑھیں تھیں۔

وہ چڑ رہی تھی۔۔۔"ان سب سے پہلے مل لینا تھا نا پھر مجھے نکالنا تھا کمرے سے"، موتیا کی لگی ہوئی لڑیوں کے نیچے کڑھی وہ دل ہی دل میں فجر پر بے شمار "عجیب انسان" بھیج چکی تھی۔اسکی ایک طرف جگن کڑھی تھی جس کی سنیپس ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔شاہد اس نے قسم اٹھالی تھی پوری دنیا کو اپنی بہن کی شادی دکھانے کی۔

جگن نے سرمئی نیلے رنگ کا لہنگا پہن رکھا تھا۔جس کی چولی کے بازو کہنیوں سے کافی اوپر تھے اور اسکے بھورے بازو وصاف نظر آرہے تھے۔ڈوپٹہ ندارد تھا اور بھورے گنگھرالے بال اطراف میں بکھرے تھے۔ماتھے پر نیلے رنگ کی موتیوں کی چھوٹی سی بھندی تھی۔

بیزاری سے محرام ادھر ادھر نظریں گھما رہی تھی جب اسے اپنے پاؤں پر کسی ivory چیز کی گرفت ڈھیلی ہوتی محسوس ہوئی۔تھوڑا سا اپنا

رنگ کا غرارہ اٹھا کر دیکھا۔۔اسکے ہیلز کی سٹریپ دوبارہ سے کھل گئیں تھیں۔اور یے کمرے سے نکل کر یہاں آنے تک کوئی پانچویں دفعہ ہو رہا تھا۔جوتا اسے ٹائٹ تھا اسی لیئے سٹریپ کا بکل بند کرنا بہت مشکل تھا اور پھر وہ جھٹکے سے کھل بھی جاتا تھا۔

بے زاریت سے اس نے جوتے کو دل ہی دل میں کوسہ اور ساتھی کر ڈھی جگن کو پکارا۔

جگن !تسک ! جگن ن ن ن"،وہ جس کی ارد گرد کی تصویریں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں " اس نے تنگ آکر اپنی بہن کو دیکھا۔

میرا جوتا کھل گیا ہے۔۔بند کر دو میرے سے جھکا نہیں جائے گا"اور یے بات سچ تھی " دلہن بن کر اس سے زیادہ ہلا جلا ہی نہیں جا رہا تھا۔ایک توڈوپٹہ اور اوپر سے وہ ڈھائی کلو کا جھومر

www.novelsclubb.com

اف یار! سنیپ نا خراب کرو میری۔۔کسی اور کو بول دو"، تیزی سے بولتی اب وہ وہاں " لگی موتیا کے پھولوں کو پوسٹ کرنے والی تھی۔

محرام نے غصہ سے اسکا چہرہ دیکھا، دل تو کر رہا تھا وہی جوتا اسکے فون پر زور سے مار مار کر توڑ دے۔

دفعتاً پیچھے سے ایک نحیف سی نسوانی آواز سنائی دی "بیٹے رکو!"، محرام نے مڑ کر دیکھا مگر وہ آواز اسکے لیئے نہیں تھی وہ اسکے سائڈ سے گزرتے احمد جہانزیب کے لیے تھی۔ وہ کوئی ویل چیئر پر بیٹھی عورت تھیں جنھوں نے اسے روکا تھا۔ محرز یادہ نہیں بس اتنا جانتی تھی وہ اسکی دانی کی کوئی خالہ پھوپھو وغیرہ تھیں

جی!" رکتے ہوئے اس نے کہا۔ "

یہ بہن کے جوتے کا سٹریپ کھل گیا ہے بند کر دو زرا" ان دونوں کی آنکھیں پوری کی " پوری کھل گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔

اب لوگ اسکو بھائی بھی بنا دینگے، دل ہی دل میں اس نے خود سے کہا۔

محرام نے نظریں سامنے موڑلیں۔۔ مہندی کے دن ہونے والے واقعے میں ابھی تک وہ سٹک تھی۔احمد نے بھلے سے اسے معاف کر دیا ہو گا مگر اس نے خود کی بے وقوفی پر خود کو معاف نہیں کیا تھا۔

احمد نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور ایک گھٹنے پر جھکتے ہوئے اسکا سٹریپ ٹھیک کرنا چاہا۔

پاؤں تھوڑا آگے کرو محر"، محرام نے جھٹکے سے نیچے بیٹھے شخص کو دیکھا۔وہ محرام سے " محر کب ہو گئی۔بے اختیار کسی کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے۔

محرو تمہیں سب بلاتے ہیں اور محرام میں تمہیں اس لیئے بولاتا ہوں کیونکہ جو رشتہ (تمہارا میرے ساتھ ہے وہ کسی اور کے ساتھ نہیں)

www.novelsclubb.com

وہ ناجانے سٹریپ بند کرنے کے لیئے کتنی کوشش کر رہا تھا مگر محرام اس چیز پر غور نہیں کر رہی تھی وہ اپنی خوش فہمی پر دل ہی دل میں ہنس رہی تھی "اور اسے لگا تھا اسے معافی مل چکی ہے "

بالا آخر جوتے کا سٹریپ بند کرنے کے بعد اس نے ایک ہلکی سی نگاہ اٹھا کر محر کو دیکھا اور نظریں پھیر لیں۔ بغیر کچھ بولے وہ چپ چاپ اٹھا اور سامنے لوگوں کے جھمٹکے میں جگہ بناتے باہر چلا گیا۔۔ پیچھے کڑھی دلہن اسکو دیکھتی رہی جب تک وہ غائب نہیں ہو گیا

یے سب اتنا مشکل کیوں ہو رہا تھا؟ وہ اس واقعے کو بھلا کیوں نہیں پا رہی تھی؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے، 26 مئی، دوپہر کے 1:34

www.novelsclubb.com

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ فجر ایک طرف۔ محرام ایک طرف۔ ان دونوں کے درمیان اگر کچھ تھا تو وہ موتیا کے پھولوں سے بنی دیوار تھی۔ اسکے چہرے پر اب جالی دار سرخ کپڑے کا گھونگھٹ تھا جس پر بڑا بڑا "فجر کی دلہن" لکھا تھا۔

نکاح خواں ان دونوں کے آمنے سامنے بیٹھے تھا۔ محرام کی نظریں جھکی ہوئی تھیں وہ اٹھانا بھی نہیں چاہتی تھی۔ فجر کی طرف سے مہمان اتنے زیادہ تھے کے انھیں لڑکی والوں کی جگہ میں بھی کرڑھنا پڑ گیا۔ انھیں مہمانوں میں سے ایک وہ بھی تھا جسے باقاعدہ محبوب کی شادی میں کرسیاں لگانے کا شرف نصیب ہوا تھا۔ احمد خاموش نگاہوں سے دل ہی دل میں کئی طریقوں سے فجر کے قتل کا منصوبہ بنا چکا تھا جب اسکی 'کبھی نہ ہونے والی سالی' اپنی (snaps) سنیپس

سنبھالتی اسکے ساتھ آکر کرڑھی ہوئی۔

احمد نے ایک بے زار نگاہ اس پر ڈالی اور منہ موڑ لیا، "کیسی لگ رہی ہے میری بہن ؟"، تھوڑا سا اسکی طرف جھکتے ہوئے جگن نے پوچھا۔ احمد نے اسے کوئی جواب نہیں دیا وہ ابھی تیسری بار فجر عدیل کو گولی مارنے کے بعد اسکی بوٹیاں گرائنڈر میں ڈالنے میں مصروف تھا

،

ہائے!!" جگن نے غم سے کہا، "کاش تم تھوڑی سی ہمت دکھا کر Preminger '
اظہار محبت کر لیتے۔۔ تو آج وہاں

کی جگہ تم سہرا سجا کر میری بہن کے سامنے بیٹھے ہوتے"، ایک جھٹکے سے احمد نے گردن اسکی طرف موڑی۔ اسکی نظریں شعلے برسا رہی تھی مگر جگن بھی آج پوری تیاری کر کے آئی تھی۔ سامنے والا بھلے سے آنکھوں سے شعلے برساتا یا منہ سے آگ نکالتا اس نے طنز کے تیر چلانے تھے اور وہ بھی۔۔ سیدھا دل پر۔

واپس دلہا دلہن کی طرف آتے ہیں۔۔

فجر سے رضامندی لے لی گئی تھی اب قبول ہے بولنے کی باری اسکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک بھرپور نگاہ سامنے بیٹھے اپنے ہونے والے شوہر پر ڈالی اور پھر جھکا دی۔ نکاح خواہ نے اس سے پہلی مرتبہ رضامندی مانگی۔ وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔ اس سے کہیں دور ایک بھورے بالوں والا مرد کڑھا تھا، سینے پر ہاتھ بھاندے، غصے سے فجر کو دیکھتے

ہوئے۔ محرام نے ایک مرتبہ مزید نظر اٹھائی لوگوں کو دیکھنا چاہا مگر اتنی ہمت نہیں تھی اس میں کے وہ انسے نظریں ملا پاتی۔

it's now or never " اور پھر اس نے گردن ہلکی سی ہاں میں ہلا دی

mehraam , say it "

قبول ہے"۔۔۔ "

دور کرڑھے شخص نے دکھ سے آنکھیں بند کر لیں۔

" نکاح خواہ نے دوبارہ پوچھا، "کیا آپکو یے نکاح قبول ہے ؟

" اس نے گردن ہاں میں ہلا دی، "قبول ہے۔۔۔

وہ مرداب ہلکے ہلکے قدم اٹھاتا پیچھے ہٹنے لگا۔

www.novelsclubb.com

محرام ہمایوں ولد ہمایوں یونس کیا آپکو فجر عدیل ولد عدیل شمس کے ساتھ باعوض حق " " مہر ایک لاکھ روپے کیا یے نکاح قبول ہے ؟

دلہن نے گھونگھٹ کے پار سے اپنے ہونے والے شوہر کو دیکھا بس دو لفظوں کی دوری تھی اور پھر وہ محرام ہمایوں سے محرام فجر میں تبدیل ہو جائے گی۔

اس نے آرام سے آنکھیں بند کی اور سانس اندر کو کھینچی، "قبول ہے۔۔" اور سانس چھوڑ دی

فضا میں اچانک ہی شور سا پھیل گیا۔ فجر کے دوستوں نے اسے جھٹکے سے اپنے کندھوں پر اٹھالیا تھا۔ اب بس انکا شور تھا اور اسی شور کے کہیں بیچ مبارکبادیں بھی۔

دلہن نے ایک اداس مسکان کے ساتھ مہر نساء کی مبارکباد وصول کی۔۔۔

محرام ہمایوں سے محرام فجر میں تبدیل ہو جانا واقعی میں مشکل تھا۔ اسے لگا کوئی پیچھے سے کچھ گنگنا رہا ہے، عموماً وہ گیت جو انگریز اپنی شادیوں میں گاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

" kudos to a new start mrs . fajar adeel "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

ان کی گاڑی اڑی ترچھی گلیوں پر سے ہوتی ایک بلندی کی طرف جاتی کھلی سی گلی کے سامنے رکی۔ محرام نے باہر قدم رکھتے ہی سب سے پہلی چیز اس گلی کی بے تحاشہ ہوتی ہوئی اونچائی دیکھی۔ان دو عورتوں کے دیے گئے ایڈریس کی بدولت ہی وہ کوئی دو گھنٹے کا سفر کر کے یہاں شاکراہ بی بی کے بھائیوں کے گھر پہنچے تک۔

مغرب کی آزان ہونے والی تھی جب ان دونوں نے آگے پیچھے چلنا شروع کیا۔دیے گئے ایڈریس کے مطابق گھر کا نمبر ڈھونڈنا شروع کیا۔"وہ والا"، محرام کو پہلے مل گیا تھا۔میٹل کا ہلکے نیلے رنگ کا صاف ستھرا گیٹ۔

دروازے کے سامنے بھی سیمنٹ سے ایک اونچائی سی بنائی ہوئی تھی۔ابھی وہ اسکے قریب پہنچے ہی تھے جب اچانک سے دروازے کے نیچے سے ڈھیر سارا پانی بہتا ہوا آیا۔

آہہہ!"، محرام۔بدک کے پیچھے ہوئی۔اسے اپنی ہیلز گیلی نہیں کرنی تھی۔آتے ساتھ " ہی اتنا حسین استقبال۔

احمد جہانزیب باآسانی گھر کے دروازے تک پہنچ گیا۔اس نے پیچھے مڑ کر محرام کو چڑھنے کے لیئے ہاتھ دیاتا کے اسکی ہیلز گیلی ہونے سے بچ جائیں۔

چلو!" محرام نے زیادہ دھیان نہیں دیااور آرام سے اسکا ہاتھ تھام لیا اسکی نظریں ابھی " بھی اس فرنائل اور گندگی سے لدھے ہوئے پانی کی طرف تھی۔غالباً کوئی اندر صحن دھو رہا تھا۔

دھیان سے "،احمد نے آرام سے اسے ہاتھ کے زریعے کھینچ کر اوپر کیا۔پانی سے مکمل " طریقے سے بچاتے ہوئے اور دروازے کے ساتھ موجود بیل بجائی۔

www.novelsclubb.com

اندر سے فوراً سے آواز آئی، "کون ؟"، لیکن جواب سننے سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا۔شاید اس بندے کو ان دونوں سے بھی زیادہ جلدی تھی۔کھولنے والا کوئی گیارہ بارہ سال کا بیزار سا بچہ تھا جس کے یقیناً انھوں نے کارٹون ٹائم خراب کیا ہو گا گھنٹی مار کر۔

جی کس سے ملنا ہے ؟"، چبتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "

" شاکراہ بی بی سے۔۔۔فرخ حبیب کے پرانے جاننے والے ہیں اسی سلسلے۔۔۔ "

فرخ حبیب مر گیا ہے"،احمد کی بات کاٹ کر ٹھاہ سے دروازہ مارا اور یے جاوہ جا۔اتنی بھی کیا مصروفیت۔

بڑا ہی کوئی بد تمیز بچہ تھا" محرام نے صدمے سے کہا۔البتہ احمد نے غصہ پیتے ہوئے " دوبارہ بیل بجائی اور اس بار تو جیسے وہ بیل پر سے ہاتھ ہٹانا بھول گیا ہو۔

احمد کیا کر رہے ہو انسان بنو"، محرام نے اسکا ہاتھ بیل پر سے ہٹاتے ہوئے کہا مگر وہ پھر " بھی غصہ سے دروازے کو گھورتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور اب کی بار ایک لمبا چوڑا سیاہ تازی ڈائی ہوئی موچھوں کے ساتھ ایک مرد نمودار ہوا۔ محرام نے ابھی بولنے کے لیئے منہ کھولا ہی تھا جب وہ آدمی بولنے لگا۔اسکی اواز بھی اسکے سراپے کی طرح بھاری تھی

معاف کیجئے گا۔۔ لیکن ہمارے گھر میں کسی کو موڑوں کا مسئلہ نہیں۔آپ جا کر کسی اور " گھر میں اپنے پروڈکٹ کی مشہوری کریں"، میٹھے لہجے میں کہا جبکہ محرام کو منہ کھل گیا۔اس بچے نے انھیں موڑوں کی دوائی دینے والا بنا دیا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ دروازہ انکے منہ پر بند کرتے محرام بول پڑی۔

نہیں نہیں انکل رکیں "آدھ کھلے دروازے سے دیکھا،"ایسی کوئی بات نہیں دراصل " ہمیں شاکرہ بی بی سے ملنا ہے۔۔ فرخ اور یاور حبیب کی ماں سے "، چہرے پر سے ساری ہمدردی غائب ہو گی اب وہ کسی ماہر پولیس والے کی طرح ان دونوں کی شکلوں کو دیکھ رہے تھے۔ محرام جو اندر جانے کے لیے بے چین تھی۔۔

احمد جو اندر جا کر اس بچے کا سر توڑنے کے لیے بے چین تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون ہو تم دونوں؟"تفتیش سے پوچھا۔ "

یاور حبیب کے ساتھ بائک چلاتے تھے" محرام کے بجائے احمد نے روکھے لہجے میں " جواب دیا۔ جتنی تفتیش سے وہ انکل جی انھیں دیکھ رہے تھے اس سے کہیں زیادہ تفتیش سے وہ انھیں دیکھ رہا تھا، سینے پر بازو باندھے۔

دل تو اسکا کیا بولے کے (میں ؟کون ؟ہوں ؟تمہارے اس بد تمیز بچے کا سب سے برا خواب اسکی موت) مگر پھر اس نے کہا کہیں یے "پولیس والا" جیسے دکھنے والا آدمی اسے پہلی فرصت میں اندر نہ کر دے۔

تھوڑی دیر وہ ان دونوں کی شکل دیکھتا رہا پر دروازے سے ہٹ کر انھیں اندر آنے کی جگہ دی۔

آجاؤ" محرام نے شکر کیا البتہ احمد ابھی بھی انھیں کڑوی نگاہوں سے انھیں گھورتے " ہوئے اندر آیا۔ایک بھی منٹ کے لیئے ان دونوں مردوں کا آئی کونٹیکٹ نہیں ٹوٹا

وہ انکل اس سے کافی لمبے تھے مگر

جب حوصلیں بلند ہوں تو قدوں کو کون پوچھتا ہے"، گھورنے کا مقابلہ آن تھا "

دروازہ کے ساتھ ہی تھوڑی سے سیمنٹ کی بنی پکی سڑھیاں تھیں جو ایک پھول دار پردے کے سامنے آکر رکتی تھیں۔اس آدمی نے پردہ ہٹاتے ہوئے انھیں اندر بیٹھنے کا کہا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔ایک منٹ کے لیئے بھی اسکی شکی نظریں تبدیل نہیں ہو رہی تھیں۔

کمرہ واقعی چھوٹا تھا۔پرانے لکڑی کے میز جن پر سفید پھول دار گدیاں تھیں۔میز پر پھولدار کپڑے کے اوپر پلاسٹک کی شیٹ چڑہائی ہوئی تھی اور ایسی ہی ایک شیٹ کمرے میں موجود لمبے سے شیلف ہر چرہائی ہوئی تھی جہاں جابجا کئیں تصاویر، میڈیلز اور سکول کی طرف سے ملنے والے شیلڈز پڑے تھے۔پھنکے کی ہوا سے وہ شیٹ اڑ رہی تھی۔جس صوفے پر وہ بیٹھے تھے اسکے سامنے والی دیوار پر پورے قد کی کھڑکی تھی جس پر ویسا ہی پھولدار کپڑا گرایا تھا جیسا دروازے کے تور پر استعمال ہو رہا تھا۔

کیا پوچھنا ہے فرخ کے بارے میں!"، بھاری لہجے میں پوچھا۔ "

" آپ انکی ماں کو بلا دے برائے مہربانی"، احمد نے ان سے بھی زیادہ چبھتے اور بھاری لہجے میں کہا۔ کمرے کا تناؤ عجیب سا تھا۔ ایسے جیسے دو بچھڑے ہوئے بھائی مل گئے ہوں مگر دونوں کو نہیں پتہ کے وہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

" معاف کرنا۔۔ میں اپنی گھر کی عورتوں کو ایرے غیرے لوگوں کے سامنے پیش نہیں کرتا" طنز کیا تھا۔۔ مگر نشانہ محرام تھی۔ انکا اشارہ احمد کا یوں محرام کو ایسی جگاہوں پر ساتھ لانا تھا۔

محرام کا چہرہ ہتک سے سرخ ہو گیا، ایک تو پہلے ہی اسے گرمی لگ رہی تھی۔ اے سی کی جو عادت تھی اور پھر انکی بات جلتے تیل پر کوئلے کی مانند لگی تھی۔ احمد کو بھی اس آدمی کی بات بھائی نہیں تھی، ضبط کرتے ہوئے مٹھی بھینچ لی

" خیر مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا ہے"، آرام سے آفر دی۔ احمد نے ایک نظر محر کو دیکھا اور پھر کہا۔

www.novelsclubb.com

دراصل ہمیں فرخ نہیں ہمیں یاور حبیب کے بارے میں پتہ کرنا ہے"،اس آدمی کے "
چہرے پر موجود طنز اب غصہ میں تبدیل ہو چکا تھا۔

ہم اس کے بارے میں نہیں جانتے، سارے رشتے توڑ چکے ہیں"غصے سے کہا۔ "

کیوں؟"آرام سے سوال کیا۔ "

یے تمہارا مسئلہ نہیں"قدرے اونچے اور تیز لہجے میں کہا۔محرام کا دل کسی پتے کی "
طرح لرز رہا تھا، جو بھی ہو جائے وہ اونچا لہجا برداشت نہیں کر پاتی تھی۔البتہ دوسری جگہ
احمد ویسے ہی ڈٹا رہا۔ تفتیش شکی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

ہمارا مسئلہ ہے یے۔۔۔کیونکہ یاور حبیب کی وجہ سے ہمارا ایک بہت قریبی جیل میں "
ہے"،اس نے ہمارا قریبی کہا یے نہیں کہا اس لڑکی کا بھائی۔

www.novelsclubb.com

اس آدمی کے چہرے کا رنگ نچڑ گیا مگر غصہ ابھی بھی وہاں تھا، شاید غصے کی وجہ تبدیل
ہو چکی تھی۔

وہ خبیث۔۔۔ابھی بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا" چیختے ہوئے کہا "

کیسی حرکتیں" محرام پہلی بار بولی۔ساتھ بیٹھے بھورے بالوں والے مرد نے پی کیپ " کے نیچے سے اسے دیکھا۔

یہی جیل جانے والیں۔۔فراڈ کرنے والی ایک نمبر کا دھوکے باز ہے وہ۔۔۔میری بلا " سے تو مر جائے اچھا ہے حرام خور"،غصے میں آنھوں نے گالی بھی بک دی۔

تو کیا آپکو بلکل نہیں معلوم وہ کہاں ہے۔۔پلیز دیکھے اگر آپکے پاس اسکا کوئی نمبر، پتہ " کچھ بھی ہے تو دیں دے میرا بھائی اسکی وجہ سے ہی جیل میں ہے"منت والے انداز میں اس نے کہا۔ایسا لگ رہا تھا جسیے وہ اپنے بھائی سے بہت ہی پیار کرتی ہے اور یے سب اسکے لیے کر رہی تھی مگر حقیقت اسکے بلکل برعکس تھی۔احمد نے ندامت سے گردن جھکالی، محرام کو بازل کسی حد تک لے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، ہم سارے رشتے توڑ چکے ہیں اس سے۔۔اسکے ساتھ مزید "رہتے تو وہ ہمیں منہ دکھانے کا قابل نہ چھوڑتا"، اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے انھوں نے کہا۔

محر کے چہرے کی جوت جھج گئی۔۔پورے دن کی محنت کا جیسے کوئی صلہ بھی نہیں ملا۔

معاف کیجی ئے گا۔۔میں آپ لوگوں کی مدد نہیں کر سکتا" اس آدمی نے ہارے ہوئے " لہجے میں کہا۔

احمد نے ٹھنڈی سانس خارج کی اور اٹھتے ہوئے محرام کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا جو ابھی تک مایوس بیٹھی تھی۔تھکے تھکے قدموں سے چلتے ہوئے انھوں نے وہ پھولدار پردہ پار کیا۔احمد اسکے آگے جیبوں میں ہاتھ ڈالے سڑھیوں سے اتر رہا تھا جبکے وہ اداسی سے سینے پر بازو باندھے اسکے پیچھے چلی آرہی تھی جب اچانک ہی سڑھیوں کے آخر تک پہنچ کر اسے پیچھے سے آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

" رکیں!" محر نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہاں ایک گہری بھوری رنگت والی دبلی پتلی لڑکی کڑھی تھی۔اسکی حالت بہت ہی کوئی عجیب سی تھی۔آنکھوں کے نیچھے گہرے ہلکے اور بال پتلی مگر لمبی سی چٹیا میں قید تھے۔وہ بدصورت نہیں تھی مگر وہ خوبصورت بھی نہیں تھی۔بس اگر اسے اندھیرے میں دیکھ لو تو خوف آئے گا کیونکہ اسے دیکھ کر لگتا تھا کے کہں بہت پہلے اس نے اپنا خیال رکھنا چھوڑ دیا ہے۔

احمد محرام سے آگے کڑھا تھا۔اس لڑکی پر نظر پرتے ہی وہ سائڈ پر ہو گیا یقیناًاس نے محر کو کچھ بتانا ہو گا۔

" آپ لوگ یاور کو جانتے ہیں"، کتنے پیار سے کہا تھا اس نے۔تقریباًسیاہ رنگت والے چہرے پر ایک چمک اور شرمیلی سی مسکراہٹ اترائی تھی۔

محرام نے اسے امید سے دیکھا، شاید وہ انھیں کچھ بتادے، "نہیں ہم خود اسے ڈھونڈ رہیں ہیں۔کیا آپکے پاس اسکا کوئی پتہ وغیرہ ہے؟"

"آپ لوگ اسے کیوں ڈھونڈ رہے ہو" لڑکی نے سوال کیا۔

"ہمارے کچھ کام ہے" محرام نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ لوگوں کی مدد کر سکتی ہوں" محرام تو محرام احمد نے بھی جھٹکے سے منہ موڑ کر اسے دیکھا۔ پی کیپ والے شخص کی انکھیں پونی والی لڑکی سے ٹکرائیں۔

"ک۔ کیا مدد!"

"میرے پاس اسکا نمبر ہے میرا مطلب کے۔۔ ہر مہینے وہ مجھے ایک مرتبہ ضرور کال کرتا ہے مگر الگ الگ نمبروں سے اگر آپ لوگ چاہے تو میں آپ لوگوں کو جب بھی اسکی کال آئے گی بتادونگی"، محر کو لگا کسی نے اسے ڈوبتی ہوئی دلدل سے بچالیا ہے۔

"آپ لوگ میرا نمبر رکھ لیں"، محر نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اپنا فون نکالا اور اسکا بتایا گیا نمبر ٹائپ کرنے لگی۔۔ اسکا نمبر لینے کے بعد محرام نے اسے ضرورت کے تحت اپنا نمبر بھی دے دیا اور نام بھی بتایا

www.novelsclubb.com

تھینک یو" محر نے کہا۔ "

مگر ایک بات بتا وہ صرف تمہیں ہی کیوں کال کرتا ہے" لڑکی اچانک سے بے تحاشہ "
ہی شرمانے لگی۔

میں اسکی منگیتر ہوں" محرام نے مسکراہٹ روکتے ہوئے اسے دیکھا اور احمد کو چلنے کا '
اشارہ کیا

سنے!" وہ لوگ رک گئے "

آپ لوگ جب بھی اس سے ملیں نا اسے کہیں گا واپس آجائے۔سب لوگ اسے "
" معاف کر دیں گیں۔اپنے غلط کام چھوڑ دے

"!! صباحت "

www.novelsclubb.com

آئی" اسے کسی نے آواز دی تو وہ جہاں سے آئی تھی اندر چلی گئی۔ "

وہ دونوں اب اس گھر سے باہر نکل چکے تھے۔آخر کار محرام کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی تھی۔جب احمد نے کہا۔

"تمہیں اسے یوں اپنا نمبر نہیں دینا چاہیئے تھا محر۔۔کسی کا کیا بھروسہ آجکل !"

"وہ ایک بے زرر سی لڑکی ہے احمد۔۔کیا بگاڑ لے گی میرا "احمد نے کوئی جواب نہ دیا بس جیبوں میں ہاتھ ڈالے آگے چلتا رہا۔

محرام اس کے پیچھے چل رہی تھی جب اچانک ہی اسے کچھ یاد آیا۔کل سے اسکے ذہن میں اپنی شادی سے متعلق باتیں گھوم رہی تھیں۔27 مئی کی تاریخ جیسے اسکے ذہن میں چھپ سی گئی تھی اور اس دن میں ایک اہم بات جو اسے کل یاد آئی تھی وہ محرام سے محر تک کا سفر ہے۔سیاہ بالوں والی لڑکی نے گردن اٹھا کر ساتھ چلتے مرد کو دیکھا۔وہ آج بھی اسے محرام نہیں بولا تا تھا۔کیا اس نے واقعی محر کو معاف نہیں کیا تھا؟

" احمد "

" ہوں "

ایک بات پوچھوں؟"گاڑی کے قریب پہنچتے ہوئے اس نے پوچھا۔ "

"! ہوں بولو "

تم مجھے اب محرام کیوں نہیں بلاتے"، حملہ اتنا غیر متوقع تھا کے وہ جو ڈرائیور سیٹ کا " دروازہ کھولنے والا تھا جم سا گیا۔

تم پہلے محرام بلاتے تھے نا مجھے۔۔ مگر جب سے میں واپس آئی ہوں تم مجھے محر بلا رہے " ہو۔۔ صرف کل محرام بلایا تھا جب دانی کی حالت خراب تھی"رک رک کر اپنی بات پوری کی۔ پی کیپ پہنے شخص نے ایک کمزور سی سانس خارج کی اور دروازہ کھولا۔

کیونکہ۔۔۔ اب شاید۔۔۔ میں خود کو اس رشتے کے قابل نہیں سمجھتا"گاڑی میں بیٹھنے " کے بعد اس نے پیسینجر سیٹھ کا دروازہ کھولا۔ محرام بغیر کچھ کہے اندر بیٹھ گئ۔ شاید اسے وہ بات نہیں چھیڑنی چاہیئے تھی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی ابھی سٹارٹ ہی ہوئی تھی جب احمد کا فون بجنے لگا۔ محر نے بھی گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"ہیلو"، گاڑی کو گلی سے باہر نکالتے ہوئے اس نے فون کان سے لگایا۔ "

جی" دوسری طرف والے شخص کی کسی بات پر جواب دیا۔ "

اوہ۔۔" اسکے بے تاثر چہرے کے تاثرات تھوڑی دیر کے لیئے حیرت میں تبدیل ہوئے " مگر پھر دوبارہ بے تاثر ہو گئے۔

اوکے تھینک یو" اس نے فون کاٹ دیا۔ "

کیا ہوا؟" محرام نے سادہ سے لہجے میں پوچھا۔ "

www.novelsclubb.com

تمہاری مما کو ہوش آ گیا ہے"، احمد نے اس سے بھی زیادہ سادہ لہجے میں جواب دیا۔ "

ایک منٹ کے لیئے تو محرام ہمایوں کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔ اسکی ماں؟ ہوش میں؟ ابھی صبح تو دیکھ کر آئی تھی وہ انھیں۔ اس نے احمد کی طرف کنفرم کرنے کے لیئے دیکھا۔

"ہم ابھی ہاسپٹل جا رہے ہیں، سب وہیں ہیں" اس نے سادہ سے لہجے میں کہا جیسے اسکی ماں تین ماہ کے قومہ سے نہیں تین گھنٹے کی نیند سے جاگی ہے۔

سیاہ پونی والی لڑکی کچھ نہیں بولی، اسے ابھی بھی لگ رہا تھا اسکی ماں کا ہوش میں آنا مذاق ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسمت اسے دوبارہ اسی ہاسپٹل میں لے آئی تھی۔

کل بھی وہ انھیں راہداریوں میں تھی اور آج بھی۔ مگر کل اور آج میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ کل وہ دیوانوں کی طرح بھاگ رہی تھی آج وہ چل کر آ رہی تھی اور ہر اگلے قدم کے ساتھ اسکی رفتار میں سستی آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

احمد اسے یہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا، یہ کہہ کر کے اسے کوئی ضروری کام ہے اسی لیئے وہ اکیلی تھی۔ لفٹ میں سوار ہوتے ہی اس نے کچھ بٹنز دبائے اور لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔ اسکا عکس ساتھ دیوار گیر آئینہ میں نظر آ رہا تھا۔ لمبی سانس اندر لیتے ہوئے اس نے آنکھیں

بند کر لیں۔دونوں ہاتھوں کو سختی سے آپس میں بند کیا ہوا تھا کے وہ تقریباً لال ہو چکے تھے ۔چھوٹی انگلی میں پہنی آنگھوٹی مسلسل گھوم رہی تھی۔

لفٹ جیسے جیسے اوپر جا رہی تھی ویسے ویسے اسے مزید کمزوری کا احساس ہو رہا تھا۔اسے لگا وہ کسی بھی وقت بیہوش ہو جائے گی۔اسی لیئے پرس میں سے اپنی وائیٹمنز کی دو ٹیبلٹز نکالی اور ساتھ ہی بیگ میں موجود چھوٹی سی پانی کی بوتل نکالی۔وہ بوتل تقریباً ایک ہاتھ سے بھی چھوٹی ہو گی مگر پھر بھی پورے دن کے باوجود بھی وہ تقریباً آدھی ہوئی تھی۔

لفٹ ابھی بھی اوپر جا رہی تھی۔اس نے دو گولیاں پانی کے ساتھ نگھل لیں۔لفٹ بلآخر ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ رکی۔سیاہ بالوں والی لڑکی پرس بند کرتے لفٹ سے باہر نکلی۔

یو کین ڈو دس محرام "،سامنے ہی اسکی ماں کا وارڈ نمبر تھا۔اچانک ہی گلے میں موجود " ڈوپٹہ اسے تنگ کرنے لگا تو اس نے اسے لوز کر دیا۔بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے

انھیں درست کیا اور پونی کو سامنے کندھے پر ڈال دیا۔ بلاک ہیلز میں مقید پاؤں اسے آج بھی بھاری محسوس ہو رہے تھے۔

اپنے مطلوبہ وارڈ تک پہنچ کر اس نے ایک لمبی سانس لی اور ہینڈل کو تھاما، "یو کین ڈو دس محرام"، اسے اندر سے دانی اور اپنی ماں کی آوازیں آ رہی تھی۔ نا جانے کتنے مہینوں بعد اس نے یوں اپنی ماں کی آواز سنی تھی۔

دروازہ چڑ کی آواز کے ساتھ کھلا تو سب نے گردن اٹھا کر اندر آنے والے نفوس کو دیکھا۔ محرام وہیں جم گئی۔ اس نے اپنی ماں کی طرف ایک ہلکی سی مسکراہٹ اچھالی۔ بیڈ پر قر تلعین ہاسپٹل کے لباس میں موجود تھیں انکا بھورا ڈرپ لگا ہاتھ مہر نساء کے سفید جڑھیوں زدہ ہاتھ میں موجود تھا۔ بھورے بال جورے میں قید تھے اور کمزوری کے بائث گالیں اندر کو دھنس گئی تھیں۔ چہرے پر جڑھیاں اور دھبے واضح تھے۔ بیڈ کی دوسری طرف ویل چیئر پر دانی بیٹھیں تھیں اور انھیں چھوڑ کر سامنے والے صوفے پر زباب بیٹھی

موبائل پر جھکی تھی۔ایک ہلکی سی نگاہ محرپر ڈالنے کے بعد اس نے دوبارہ موبائل پر نظریں جھکالیں۔ویسے ہی ٹپ ٹاپ۔لان کا پہلے رنگ کا جوڑا اور گولڈن بال کرل ہوئے

کمرے کا معائنہ کرنے کے بعد اسکی نظر بے اختیار ہی اپنی ماں کے ساتھ ملی۔کیا وہ جانتی ہیں کے وہ روز یہاں آتی تھی اور بس کرڑھی کے پار سے انھیں دیکھ کر چلی جاتی تھی؟ محرام بے وقوفوں کی طرح وہی کرڑھی تھی جب مہرنساء نے اسے پکاڑا۔

محرو آؤنا آگے "،اس نے ایک نظر انھیں دیکھا پھر قرۃ العین کو جو محرام کو مسکرا کر دیکھ "رہی تھیں۔وہ اور مسکرا رہی تھیں،وہ بھی محر کو دیکھ کر۔اسے لگ رہا تھا یا تو یے اسکی ماں نہیں یا قومہ کے بعد سب ہی کی یاداشت صاف ہو جاتی تھی۔

کیسی ہو محر؟"پیار سے کہتے ہوئے اسکی گال پر ہاتھ پھیرا۔۔ایک کرنٹ سا تھا جو اسکے " پورے جسم میں پھیل گیا تھا۔اور اسے کنفرم ہو گیا تھا کے۔۔۔یے۔۔اسکی۔۔ماں۔۔ نہیں! پکا کوئی ایلین ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک پبلک باتھروم کا منظر تھا جہاں قطار در قطار چار باتھروم بوتھ لگے تھے۔ باتھروم میں کسی انسان کا نام و نشان نہیں تھا۔ کوئی آواز نہیں تھی۔ جب کچھ دیر بعد مکمل خاموشی کو توڑتی ایک بوتھ سے فلش کرنے کی آواز آئی اور ایک منٹ بعد وہاں سے کوئی سولہ سترہ سالہ لڑکا باہر نکلتا نظر آیا۔

اسکے بھورے گنگھرالے بال نرم اور ملائم تھے اور ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ سفید رنگت زدہ گالوں پر چھوٹے چھوٹے دانوں کے لال نشانات تھے۔ شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس نے چپ چاپ اپنے ہاتھ دھوئے، اسکا چہرہ خالی اور آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی تھی۔ ہاتھ دھو کر سکھانے کے بجائے وہ گیلے ہاتھوں کو جھٹکتا ہوا باہر نکلا ہی تھا جب کاریڈور کا موڑ کاٹتے وقت کسی نے اسے پیچھے سے شرٹ کے زریعے جھٹکے سے کھینچا

۔

www.novelsclubb.com

آہ"،ایک ہلکی سی چیخ اسکے حلق سے برامد ہوئی مگر اس سے پہلے کے آواز بلند ہوتی کسی " نے پٹخا کے اسے غیر شناسا کمرے میں دھکا دیا اور دروازہ بند کر دیا۔اسکی قمر لکڑی کی کسی چیز سے ٹکرائی،غالباً کوئی ٹوٹی ہوئی کرسی تھی۔کمرہ چھوٹا سا تھا اور وہاں دروازے کے قریب ہی ایک لائٹ بلب لگا تھا جو فلحال بند تھا۔یے شاید ہاسپٹل کا سٹور روم تھا

آہہہ!"درد سے کراہتے ہوئے اس نے قمر پر ہاتھ رکھ کر سیدھا ہونا چاہا جب اچانک ہی " لائٹ آن ہوئی اور کسی نے غصہ سے اسکے کندھے پر لات مارتے ہوئے اسے پیچھے کیا۔وہ جو ابھی کہنی کا سہارا لے کر ہلکا سا اٹھ رہا تھا کراہتے ہوئے دوبارہ گر پڑا۔

www.novelsclubb.com

یوشع نے آنکھیں کھولتے ہوئے سامنے دیکھا جہاں سے لات رسید ہوئی تھی۔روشنی کے بلکل نیچے ایک گنگھرالے بالوں والی انیس بیس سالہ لڑکی کھڑی تھی جس کی بھوری رنگت

دمک رہی تھی مگر چہرے سے وحشت اور غصہ ٹپک رہا تھا۔ سینے پر بازو لپیٹے وہ یوشع کو گھور رہی تھی

"جگن آپ!" اس نے درد سے آنکھیں بند کی، "کیا کر رہی ہیں آ۔ "

میری کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے"، یوشع کی بات کاٹتی وہ دھراتے ہوئے بولی تھی۔ "

"تمہیں لگا تھا تم بچ جاؤ گے میرے سے۔۔ چھپ رہے تھے میرے سے ہاں!!"، اسکی آواز بے تحاشہ اونچی تھی۔ سامنے بیٹھا یوشع اب ٹوٹی ہوئی کرسی کے زریعے ہلکا سا بیٹھ گیا تھا۔ مگر قمر میں درد کی لہر سی اٹھی تھی جو گردن تک بڑھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

نہیں میں چھپ نہیں رہا تھا۔۔۔ مجھے بس کچھ وقت چاہیئے تھا" آنکھیں موندے اس " نے کرسی سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

کیسا وقت!" جگن چبھتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یوشع نے گبھراتے ہوئے " ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ جگن کو یے نہیں بتا سکتا تھا کے وہ اپنی بہن کے خلاف

نہیں جانا چاہتا۔اس نے اپنی بہن کو معاف کر دیا ہے خواہ کے وہ ابھی تک بے یقینی کے سٹیج پر تھا۔ جگن اسے کبھی نہیں چھوڑے گی اگر وہ پیچھے ہٹ گیا تو۔

" بتاؤناااا کونسا وقت ! کیسا وقت ! جب تمہیں پتہ ہے تمہاری بہن قاتلہ ہے تو تم اتنے authentic پھر آرام سے کیوں خاموش ہو گئے ہو"،اسکی چیخ پر ایک لمحے کو وہ کانپا سیدھا ہو گیا۔،"تمہیں ڈر ہے کے ثبوت کم ہے۔۔تو کوئی نہیں ہم ثبوت ڈھونڈ لینگے"۔التجایا انداز میں اس نے تھوڑا سا جھکتے ہوئے کہا مگر یوشع نے کوئی جواب نہ دیا وہ بس خاموشی سے منہ مورے کمرے میں موجود ایک کونے کو گھوڑتا گیا۔ اس کونے میں کچھ چونٹیاں تھیں جو کھانے کے ایک ذرہ کو آپس میں اٹھا کر لے جا رہی تھیں۔"یوشع منیر!!! جواب دو مجھے۔تم کیسے ایک Murderer کے ساتھ رہ سکتے ہو،اپنا بدلہ۔لو، حق لو،اٹھو"،یوشع نے کوئی جواب نہ دیا بس خاموشی سے ان چیونٹیوں کو دیکھتا گیا جو اب ایک چھوٹے سے کیبنٹ کے اندر غائب ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جگن کا غصہ اب سر چڑھ کر بول رہا تھا، جھٹکے سے یوشع کے سامنے آتے ہوئے اس نے اسکا منہ غصہ سے اپنی طرف موڑا،

" میری بات کان کھول کر سنو، تمہاری وہ مدڑ گو تھل بہن مجھے زہر سے بھی زیادہ بری لگتی ہے اور اس نے یے گناہ بھی کیا ہے۔ ہم اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتے اسے سزا ملے گی"

، جھٹکے سے اسکا منہ چھوڑتے ہوئے وہ اٹھ کر ھی ہوئی اور اس چھوٹے سے کمرے میں آگے پیچھے بے صبری سے چلنے لگی۔ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے وہ زباب کو تباہ کرنے کے طریقے سوچ رہی تھی۔ پیچھے بیٹھا یوشع آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھ رہا تھا۔

جگن !" اسکے آرام سے بلانے پر لڑکی نے مڑ کر دیکھا۔ یوشع کے گالوں پر ابھی بھی اسکی " انگلیوں کے نشان تھے مگر وہ آرام سے بیٹھا تھا اس نے اپنی بہن کی مار کھائی تھی جگن کا ہاتھ اسکے لییے بچوں کا کھیل تھا۔

ہوں کیا ہے ؟" وہ تھوڑا سا آگے آئی "

آپ اتنا obssesed "

کیوں ہے زباب آپی کے ساتھ۔انھیں جیل بیجھنا آپ نے اپنا مقصد کیوں بنالیا ہے؟"

آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا۔

ایک لمحے کو جگن کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا کیا وہ اسکی اصلیت جان چکا تھا کے جگن صرف اسے استعمال کر رہی تھی۔

گبھراتے ہوئے اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔اسکی بات کا جواب دیے بغیر وہ دوبارہ سے آگے پیچھے چلنے لگی جب یوشع نے دوبارہ پوچھا۔

"آپ نے جواب نہیں دیا جگن !آپ کیوں زباب آپی کو جیل میں دیکھنا چاہتی ہیں؟ "

" میں نے یے تو کبھی نہیں کہا میں اسے جیل میں دیکھنا چاہتی ہوں "

www.novelsclubb.com

قتل کی اور کیا سزا ہوتی ہے پھر!"، طنز سے گردن اٹھا کر جگن کو دیکھا۔وہ بلکل خاموش " ہو گئی تھی۔ پتہ نہیں کیوں لیکن اس وقت اسے وہ اتنا معصوم اور بے وقوف نہیں لگ رہا تھا جتنا وہ ہر وقت ہوتا تھا۔اسکی طنزیہ آنکھیں اپنا رنگ بدل کر غصے اور نفرت میں تبدیل ہو

رہی تھیں۔ جبڑے تن چکے تھے اور ہاتھوں کو باقاعدہ مٹھی میں بند کر لیا تھا، وہ لال ہو گئیں تھیں۔

جگن تاثیر کو زندگی میں پہلی مرتبہ یوشع منیر سے خوف آرہا تھا۔

میری بہن سے دور رہیں جگن"، کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے اس نے کہا،" " ہمارے گھر سے دور رہیں۔۔، مجھ سے دور رہیں۔۔۔ آپ کے پاس بھلے سے کوئی رشتہ نہیں ہو گا مگر میرے پاس صرف ایک ہی رشتہ رہ گیا ہے اور وہ ہے میری بہن۔۔۔ چاہے وہ کتنی ہی بری کیوں نا ہو میں اسے معاف کرتا رہوں گا۔۔ خود غرضی ہے نا (اپنا ہی مذاق اڑاتے ہوئے ہنسا)۔۔۔ انھوں نے قتل کیا۔۔ بابا کو مروایا وہ سب پاسٹ میں تھا۔۔ اب جو ہے وہ حال ہے اور مجھے میری بہن ایسے ہی قبول ہے "گھٹنوں کا سہارا لیتے وہ پورے قد کے ساتھ کڑھا ہوا۔ اسکا قد جگن سے تقریباً ایک انچ چھوٹا ہو گا۔

جگن ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں لال اور نم۔ہو رہی تھیں۔کچھ دیر وہ یونہی خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر غصہ سے ایک قدم پیچھے ہٹی۔

FINE BY تمہیں نہیں اٹھانی اپنی بہن کے خلاف آواز ٹھیک ہے مت اٹھاؤ، "
ME

،مگر تم مجھے نہیں روک سکتے اسکی اصلیت دکھانے سے" انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی وہ باہر چلی گئی۔یوشع اسکے پیچھے لپکا تاکے اسے روک سکے مگر کوریڈور تک پہنچنے تک وہ پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئی تھی۔اس نے دونوں اطراف نظریں گھمائیں مگر وہ کہیں بھی نظر نہیں آئی۔ہار مانتے ہوئے وہ واپس قر تلعین کے روم کی طرف چل پڑا۔جبکے اس سے دور کونے میں واقع ایک چھوٹی سی فارمسی کے دروازے پیچھے چھپی جگن نے کنکھیوں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

تسک! تم میں سے کوئی میری سپیڈ کا مقابلہ نہیں کر سکتا" طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ " اس نے دروازہ کھولا اور فارمسی سے نکلتے دوسری طرف مڑ گئی، قرتلعین کے وارڈ نمبر سے دور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیاہ گاڑی سنسان سڑک پر مناسب رفتار میں چلتی ہوئی اسی رات کا حصہ لگ رہی تھی۔ وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی ٹھورھی کے نیچھے مٹھی ٹکائے باہر دیکھ رہی تھی اور آگے ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا۔ کوئی گیارہ بج رہے تھے جس وقت وہ ہاسپٹل سے اپنے اپارٹمنٹ کے لیے نکلی تھی۔ اسکی مما کو صبح ڈسچارج کرنا تھا تب تک دانی بضد تھیں کے وہ قرتہ العین کے ساتھ ہی رہے گیں۔ اس نے بہت کہا انھیں کے انکی حالت ایسی نہیں کے وہ پوری رات ہاسپٹل میں رہے مگر وہ اپنی بات پر اڑی رہی۔ ہار مانتے ہوئے وہ خود گھر آ گئی اور جگن کو انکو پاس چھوڑ آئی مگر وہ جانتی تھی کے جگن انکا دھیان تو کیا انکے کمرے کے پاس بھی نہیں بھٹکے گی۔ یقیناً کسی کیفے ٹیریا میں بیٹھی ہو گی اس وقت دونوں ہاتھوں میں آئیس کریم ہو گی اور وہ

کسی بچے کو گندی گندی شکلیں بنا کر ڈرانا چاہ رہی ہو گی مگر وہ بچہ ڈرنے کے بجائے اس سے بھی زیادہ بری شکلیں بنا کر اسے دیکھ رہا ہو گا۔

یوشع اور زباب ولا جا چکے تھے اور احمد۔۔۔وہ اسے ہاسپٹل ڈراپ کرنے کے بعد سے غائب تھا۔اس نے ایک مرتبہ اسے کال بھی تھی مگر لائن بزی جا رہی تھی تو چھوڑ دیا۔اس وقت ویسے بھی وہ بہت تھک چکی تھی۔آج بہت مصروف دن تھا اور اس وقت اسے ایک لمبی، گہری، پرسکون نیند کی ضرو۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی جب ساتھ پڑا فون بجنے لگا۔اکتاہٹ سے نظریں گھما کر اسکی جلتی ہوئی سکرین کو دیکھا۔غیر شناسا نمبر تھا۔اسکی بھنویں تفتیش سے آپس میں مل گئیں، رات کے اس پہر کون کال کر رہا تھا اسے۔الجھ کر فون اٹھایا اور کان کے ساتھ لگایا۔

ہیلو!" پہلے اسکی طرف سے پوچھا گیا تھا۔ "

ہاں ہیلو۔۔"دوسری طرف کوئی لڑکی تھی شاہد جو بہت جلدی میں تھی لیکن پر جوش " بھی لگ رہی تھی۔

"کون؟ "

میں جی وہ صباحت "، محرنے زہن پر زور ڈالا۔کون صباحت،"وہ جی۔۔۔یاور کی منگیتر " محرام کو اچانک ہی یاد آیا وہ اگر نا بھی بتاتی کے وہ یاور کی منگیتر ہے تو اسکے شرمیلے انداز سے اس نے سمجھ جانا تھا کون سی منگیتر۔

آپ محرام بی بی بات کر رہی ہیں۔وہی جو اس لمبے تڑنگے آدمی کے ساتھ آئیں تھیں۔ " یے میرے گھر کا نمبر ہے۔آپ نے اپنا نمبر دیا تھا۔وہ دراصل مجھے صرف یہی وقت ملتا ہے بات کرنے کے لیئے۔پورا دن تو میری دادی ناگن بن کر اسکے ساتھ چمٹی رہتی ہیں،ہا ہاہا۔خیر میں اب فارغ ہوئی ہوں"وہ لڑکی بولتی جارہی تھی بولتی جارہی تھی بغیر رکے۔ محرام کو لگا اسکا سر پھٹ جائے گا۔اتنا کون بولتا تھا اور پھر بول کر اپنی ہی بات پر اتنا ہنستا کون تا تھا

۔اگر یاور نے اسکی یہ عادت دیکھ کر اس سے شادی نہیں کی تو محرام اسکی عقلمندی پر اسے داد دینا چاہے گی۔ایسی باتوں کی دکان کو کون برداشت کرے !

" اچھا!۔۔اچھا۔۔رک جائیں" وہ لڑکی پتہ نہیں کہاں گھر کے بجلی کے بل تک پہنچی ہوئی تھی جب محر نے تقریباً چیخ مارتے ہوئے اسے روکا۔

" آپ۔۔"محر نے اپنے دکھتے سر کو دبایا،"آپ مجھے صبح گیارہ بجے کال کر۔۔ "

" ارے نہیں نہیں نہیں !! صبح نہیں، صبح نہیں !!"ہر براتے ہوئے اس نے محر کو ٹوکا۔

""گیارہ بجے تو بلکل بھی نہیں

www.novelsclubb.com

" کوئی بات نہیں اگر آپ مصروف ہیں تو خیر ہے آپ۔۔ "

نہیں نہیں !"،اس لڑکی نے دوبارہ بات کاٹی آخر اسکا مسئلہ کیا تھا،دوسرے کی کیوں " نہیں سنتی تھی،"وہ دراصل گیارہ بجے کل رات آٹھ بجے والا ڈرامہ ریپیٹ پر لگتا ہے تو وہ دیکھنا ہوتا ہے۔۔ہی ہی ہی" محرام نے باقاعدہ اپنا سر پیٹ لیا۔

ویسے تو میں نے وہ دیکھا ہوتا ہے مگر ریپیٹ پر دیکھنے کا مزہ بتاؤں۔سب پتہ ہوتا ہے کیا " " ہونا ہے۔ہاہاہاہا، بڑہ مزہ آتا ہے ج۔۔

آپ مجھے یاور کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں"، محرام نے درشتی سے اسکی بات کاٹی۔ "

یا۔۔و۔ر کے بارے میں"، شرماتے ہوئے اسکا نام لیا،"میری تو ساری باتیں ہی اسکے " بارے میں ہیں"اور محرام شرط لگا کر کہہ سکتی تھی اس عورت نے ڈوپٹہ سے منہ چھپا کر گھر کے تین چکر بولیوڈ سٹائل میں کاٹے ہونگے۔

www.novelsclubb.com

یے کیسی عجیب انسان ہے"اس نے دل ہی دل میں کہا۔ "

ΔΔΔ

اس سنسان سڑک پر چلتی گاڑی اور اس میں بیٹھی لڑکی کو چھوڑتے ہوئے ہم دور آتے ہیں، بہت دور راولپنڈی کی گلیوں میں واقع ایک علاقے میں۔ جہاں رات کا اندھیرا ہر جگہ چھایا ہوا ہے اور سارے گھروں کی بتیاں بند ہیں۔ ایسے میں ایک وسیع مگر چھوٹی گلی میں کچھ گھر واقع ہیں جو خاموشی اور اندھیرے کی نظر ہیں۔ گلی کی شروعات میں ایک میٹل کا بڑا سا دروازہ بنا ہے جس میں سے اس وقت ایک مہران گاڑی بغیر لائیٹس آن کیے اندر کو آرہی ہے اور گلی میں واقع آخری گھر کے سامنے رک جاتی ہے۔

گھر کا گیٹ ہلکا سبز ہے جو چاند کی روشنی پڑنے پر ہلکا ہلکا چمک رہا ہے۔ منی پلانٹ کی بیل ایک طرف سے گھر کے اندر سے نکل کر آرہی ہے اور سارے دروازے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ صاف نظر آرہا تھا اسکے مالک کو اسکی دیکھ بھال سے کوئی خاص رغبت نہیں تھی

۔

گاڑی کا دروازہ کھلنے اور لاک ہونے کی آواز آئی ایک درمیانی جسمات والا دراز قد شخص باہر نکلا۔اسکی رنگت بے تحاشہ گوری تھی جیسے عموماً پٹھانوں کی ہوتی ہے اور بالوں کا رنگ بھی ہلکا بھورا تھا۔وہ ایک خوبصورت مرد تھا۔لاپرواہی سے سیٹھی بجاتے ہوئے وہ گھر کے دروازے تک پہنچا اور کھولنے کی نیت سے چابی نکالی ہی تھی جب ہاتھ درمیان میں ہی رک گیا۔

دروازے پر لگا تالہ کھلا تھا۔ سیٹھی بجاتے اسکے ہونٹ آہستہ ہوتے ہوتے رک گئے۔ آنکھوں میں موجود لاپرواہی اب ہوشیاری میں تبدیل ہو گئی۔ پیچھے مڑتے ہوئے اس نے آرام سے گاڑی کے اندر کی ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے سے پسٹل نکالی ایک مرتبہ اندر موجود گولیوں کو دیکھا اور الرٹ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ شاہد ببل چبا رہا تھا اسی لیئے منہ ہل رہا تھا۔احتیاط سے دروازہ کھولا اور جھٹکے سے گولی اندر کرتے ہوئے گھسا۔سامنے ہی رات کی رانی کے دو گملے موجود تھے اور مہک پورے

برامدے میں پھیلی تھی۔ برامدہ چھوٹا سا تھا ایک طرف موٹر لگی تھی، منی پلانٹ کی بیل کے ساتھ اوپر کو سڑھیاں جا رہی تھی اور ایک طرف چھوٹی اور بد نما سی گیلری بنی تھی۔

ببل چباتے ہوئے اس نے حد درجہ کوشش کی کے وہ آواز نہ نکالے۔ آہستہ سے قدم رکھتے وہ لاؤنج کے دروازے تک پہنچا۔ ابھی تک تو کوئی نظر نہیں آیا تھا اور اندر سے کوئی آواز بھی نہیں آرہی تھی۔ مگر لاؤنج کا بڑا سا لکڑی کا بھاری گیٹ کھلا تھا اور سامنے اینٹھ پڑی تھی۔ یے چیز اسے ٹھٹک رہی تھی کیونکہ وہ کبھی دروازہ کھلا نہیں رکھتا تھا اور اینٹھ ۔۔۔ اتنا عقلمند کام تو کبھی اسکی سات پشتے بھی نہ کریں۔

اندر موجود جو کوئی بھی تا بہت سلیقہ مند تھا۔ اسکی صاف ستھرائی پر وہ طنزیہ مسکرایا اور ببل چباتے ہوئے ایک قدم آرام سے اندر رکھا اور پھر دوسرا فور آ سے اندر رکھ کر گولی والا ہاتھ اندر کیا۔ مگر لاؤنج خالی تھا۔ اوپن کچن بھی خالی تھا۔ عجیب۔ اپنا وہم سمجھ کر وہ گولی والا ہاتھ گرانے والا تھا جب اسکی نظر اندھیرے لاؤنج کی طرف اٹھی۔ وہاں بلکل اندھیرے

www.novelsclubb.com

میں اسے کسی کے جوتے نظر آئے۔کسی مرد کے چمکتے ہوئے جوتے۔جوٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔وہ شاہد اسکی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا اسی لیئے ہلکا ہلکا پاؤں بھی ہلا رہا تھا۔

ببل چباتے اسکے جبڑے آہستہ سے رک گئے۔وہ ان جوتوں کو پہنچانتا تھا۔وہ اس چال کو بھی پہنچانتا تھا۔یہ چال تو۔۔

دفعتاً اس اندھیرے میں بیٹھے وہ دو پاؤں زمین پر رکھے گئے اور وہ جو کوئی بھی تھا پورے قد سے کرڑھا ہوا۔اسکا سراپہ اب کے اندھیرے میں تھوڑا سا واضح ہوا جیسے وہ کوئی ہیولہ سا تھا۔لمبا قد تقریباً پانچ فٹ گیارہ انچ،کندھے بڑے تھے اور۔۔۔اس نے پی کیپ بھی پہنی تھی۔

www.novelsclubb.com

سامنے کرڑھے شخص کی ہاتھ میں موجود پسٹل پر گرفت ڈھیلی پرنے لگی،اسکے ماتھے پر واضح پسینے کی بوندیں تھیں۔وہ ہیولہ دو قدم چل کر آگے آیا۔باہر سے آنے والی چاند کی روشنی آہستہ سے اسکے اوپر سایہ کرنے لگی۔

سیاہ پی کیپ جس نے بھورے بالوں کو ڈھکا تھا۔۔۔

سبز بٹن شرٹ جس کے کف کہنیوں سے زرا اوپر کو کٹ کے نشان تک موڑے تھے اور سب سے واضح چیز۔۔

اسکی دمکتی ہوئی بھوری رنگت جو چاند کے نیچے ہلکی ہلکی سفید لگ رہی تھی اور انھیں کے ساتھ چمکتی ہوئی ہلکی چھوٹی بھوری آنکھیں

www.novelsclubb.com

لونگ ٹائم نو سی یاور حبیب"،پی کیپ میں موجود شخص مسکرایا تھا۔اپنی اسی ازلی" مسکراہٹ کے ساتھ یک ہونٹ اٹھا کر مگر اس نے گردن نہیں جھکائی بس سیدھا سامنے گبھرائے ہوئے کرڑھے یاور کی آنکھوں میں دیکھا۔

اسی مسکراہٹ کتنی مکرہ تھی۔۔

اور جب وہ ایسے مسکراتا تھا تو یاور حبیب جانتا تھا کہ۔۔۔

ahmed jahanzaib is planning something rotten

(احمد جہانزیب کچھ خراب کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس منی پلانٹ والے گھر کو چھوڑ کر دوبارہ اس سیاہ گاڑی میں آؤ جہاں وہ اونچی پونی والی لڑکی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی ہے۔اسکا ماتھا شکن زدہ اور آئبرو تفتیش سے آپس میں ملی ہوئیں ہیں۔فون ایک کان سے لگا ہے اور اسکا ایک ہاتھ دروازے کے لاک کے ساتھ کھیل رہا ہے۔

" میری اور یاود کی منگنی بہت بچپن میں تہہ ہوئی تھی،دراصل میری بڑی بہن کی شادی۔۔۔فرخ بھائی سے ہونی تھی اور میری۔۔۔یاور سے"،فون میں سے صباحت کی

سرگوشی نما آواز آرہی تھی۔"لیکن شادی سے دو ماہ پہلے ہی فرخ بھائی نے خودکشی کرلی اور اسکے بعد سے پھوپھو کو ہم لوگ۔۔یہاں۔۔اپنے پاس لے آئے" محرام سر ہلاتے ہوئے اسکی بات سن رہی تھی

اس منی پلانٹ والے گھر میں وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے احمد جہانزیب پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔۔۔بے تاثر نگاہوں سے یاور کو دیکھ رہا تھا جس کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ اچانک ہی کھل اٹھا، ہونٹوں پر ایک زہر آلود مسکراہٹ رقم ہوگئی۔"آج بڑے بڑے لوگ آئے ہیں مجھ سے ملنے۔۔واہ!" ہاتھوں کو ہوا میں ہلاتے ہوئے طنز سے کہا۔ اسکی اردو صاف تھی مگر اس کے لہجے میں ہلکا سا پشتو کا اثر تھا۔

احمد نے اسے کوئی جواب نا دیا بس گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

"یے کیا حال کیا ہوا ہے تم نے یہاں کا۔میں نے یے گھر تمہیں رہنے کے لیے اس لیے تو نہیں دیا کے تم کبھی گرد اور دھول صاف ہی نہ کرو۔۔باہر پودوں کا حشر دیکھا ہے تم نے۔

۔ایک شریف آدمی ایسے رہتا ہے کیا؟"،احمد کی نظر گندے پھنکوں سے ہوتی ہوئی گرد سے بھرپور کچن پر ٹھہری۔اسکے انداز پر یاور قہقہ مار کر ہنسا۔

" شکریہ احمد صاحب شکریہ۔۔۔آپ نے تو میری آنکھیں کھول دیں،میں تو اس گرد میں جی رہا تھا آپ نے روشنی کی شمع تھما دی۔آئندہ سے میں ضرور خیال رکھوں گا۔۔پر امس" ،مذاق اڑاتے ہوئے اس نے باقاعدہ جھک کر شاہانہ انداز میں تعزیم بھی پیش کی۔احمد اسکو وہیں چھوڑتا کچن تک آیا۔پینٹ کی جیب میں سے ایک ہاتھ نکالا اور گرد پر انگلی پھیری۔ اسکی انگلی کا پور دھول سے بڑھ گیا تھا۔ناپسندیدگی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا اور انگلی کو صاف کیا۔

(" پھوپھو کی بہت منت کی تھی پھر ہی وہ ہمارے ساتھ رہنے پر راضی ہوئی ہیں،ورنہ انھیں تو اپنا گھر بہت عزیز تھا"،صباحت ابھی بھی بول رہی تھی۔

" تو یاور کیوں نہیں ساتھ آیا" محر نے لاک کے ساتھ کھیلتے ہوئے تفتیش سے پوچھا۔

"! وہ وہاں ہوتا تو آتا نا جی "

"کیا مطلب؟ "

"! دراصل۔۔۔فرخ بھائی کی موت کے ایک ہفتے بعد ہی وہ دوبارہ جیل چلا گیا تھا "

جیل!!"محرام نے حیرانگی سے پوچھا۔ "

جی بلکل جیل۔۔ تیسری دفعہ جیل" محرام کا تفتیشی انداز آہستہ آہستہ غائب ہوتا گیا۔ "
لاک کے ساتھ کھیلتی انگلیاں رک گئیں۔

ایسا کیا کرتا ہے یاور؟"دبی دبی سرگوشی میں پوچھا اور ہلکی سی نظر ڈرائیور پر ڈالی۔ "
صباحت نے ایک لمبا سانس کھینچا اور کہنا شروع کیا

تمہیں کچھ دنوں کے لیئے منظر عام پر آنا ہے!"احمد جہانزیب نے آرام سے اسکے سر پر""
www.novelsclubb.com
بام پھوڑا۔

کیا!!"یاور باقاعدہ چیخا تھا۔ "

"میرا پلین سن لو پھر بولنا" احمد نے چہرہ اسکی طرف موڑا۔اب وہاں بےزاری تھی وہ ویسے بھی اس انسان سے تنگ تھا۔

"کیسا پلین ؟ کونسا پلین ؟ خود ہی خود سب کچھ کرتے رہتے ہو۔یے مت بھولو تمہارے کہنے پر اس کائیں کے ساتھ فراڈ کیا تھا میں نے ور۔۔" وہ تیزی سے چیخ رہا تھا جب احمد نے بےزاری سے اسے درمیان میں ٹوکا۔

"آواز آہستہ رکھو۔۔۔ایک تو تم پٹھانوں کا یہی مسئلہ ہوتا ہے پوری بات سنے بغیر ہی چیخنے لگتے ہو"، احمد نے غصہ سے کہا۔ "اور بازل سے بدلہ لینا صرف میری خواہش نہیں تھی کوئی اور بھی اپنے بھائی کا بدلہ لینا چاہتا تھا" انگلی اٹھا کر وارن کیا اسکا اشارہ یاور کی طرف تھا

ادھر صباحت بول رہی تھی، "دراصل یاور کچھ غلط لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا شروع ہو گیا تھا ("صباحت نے جھجکتے ہوئے بتایا۔

"کیسے لوگوں میں ؟ "

"وہی جی۔۔جو غلط چیزیں کرتے ہیں مطلب کے۔۔منشیات بیچنا اور۔۔استعمال کرنا"

اسکے استفسار پر جیسے وقت رک سا گیا۔ چلتی ہوئی گاڑی میں گھٹن ہونے لگی

"وہ اسی وجہ سے تین دفعہ جیل بھی جا چکا ہے۔۔مگر مجھے یقین ہے کے وہ بدل جائے گا"

امید سے اس نے کہا۔

"وہ کب کب جیل گیا ہے"، محرکی ٹون اب بدل چکی تھی، کلک کے ساتھ شیشہ کو ہلکا سا

(نیچے کیا تو ہوا کا سرد جھونکا اندر کو آیا

"میں پرسوں اپنے ایک لڑکے کو بھیجوں گا یہاں۔وہ ایکٹنگ کرے گا کے اسکی تمہارے

ساتھ ہاتھا پائی ہوئی ہے اور خون خرابہ بھی۔یے دیکھ کر کوئی نہ کوئی تو ضرور پولیس کو

بلائے گا اور اس وقت۔۔۔وہاں میں آجاؤنگا"، کچن کاؤنٹر سے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے

پاؤں کینچی کی صورت میں بند کر لیے۔ جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ یاور کو بتا رہا تھا جو ضبط

کے آخری گھونٹ بڑھ رہا تھا۔

" فکر نہ کرو میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔بس تمہیں تقریباً کوئی اہم (انگلیوں پر دن گنے) ایک مہینہ جیل میں رہنا ہے۔۔جب بازل رہا ہو جائے گا تو۔۔ رہا۔۔" اسکی بات کو تیزی سے کاٹا گیا تو اس نے بدمزگی سے اسے دیکھا۔

" تم نے وعدہ کیا تھا جہانزیب۔۔۔تم اس کائیں کائیں کو پوری عمر جیل میں رکھو گے اب رہا کہاں سے آگیا، ہمارا معاہدہ ہوا تھا! یاد بھی ہے کچھ " اسکی بات سن کر وہ ایک ہونٹ اوپر کر کے مسکرایا۔

" ہاں یاد ہے مگر۔۔(وہ ایک قدم آگے آیا) ضروری تھوڑی کے ہر وعدہ پورا کیا جائے" اسکے کندھے پر ہاتھ مضبوطی سے رکھتے ہوئے اس نے کہا۔یاور نے ایک بھی منٹ ضائع کیا بغیر زور سے اسک ہاتھ جھٹکا۔

" ٹھیک ہے پھر۔۔۔تم اسے رہا کروالو۔۔لیکن پھر جب میں سارے ثبوت پولیس کو دونگا تب کیا کرو گے۔۔انھیں بھی تو پتہ چلے تم کتنے شریف ہو" اسکی بات سن کر پی کیپ پہنے شخص اچانک ہی قہقہ مار کر ہنسنے لگا۔لیکن اسکی ہنسی کھوکھلی تھی۔۔سفاک حد تک کھوکھلی۔

www.novelsclubb.com

(پہلی بار جب وہ کوئی انیس سال کا تھا، تب ہم سب کو پہلی مرتبہ معلوم ہوا تھا وہ کیا " کرتا پھر رہا ہے۔اس بار اسے فرخ بھائی رہا کروا کر لائے تھے مگر نا انھوں نے اسے مارا نا کچھ کہا بس سمجھایا تھا۔انھیں یاور بہت پیارا تھا۔انکا ارادہ اسے باہر بھیجنے کا تھا مگر۔۔ "

" مگر کیا۔۔ "

" مگر وہ مشکل تھا۔نہ اتنے پیسے تھے نا یاور کی پڑھائی اتنی خاص تھی۔ہر طریقے آزمایا تھا مگر وہ نہیں جا سکا اور پھر۔۔۔کوئی تین سال بعد وہ ایک مرتبہ پھر پکڑا گیا۔وہ چھوٹے لیول پر ڈرگز کی سمگل میں مدد کرتا تھا۔سکول، کالجوں، یونیورسٹی کے بچوں کو دیتا تھا"، صباحت کے ہر انکشاف پر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سی لہر دوڑتی۔یے بازل نے خود کو کہاں پھنسا لیا تھا۔)

www.novelsclubb.com

احمد نے ہنسی روکنے کے لیئے منہ پر ہاتھ کی مٹھی بنا کر رکھی اور پھر ایک قدم پیچھے ہوا۔

" ثبوت کہاں سے لاؤ گے "یاور نے اسے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔ "

"اسکی فکر مت کرو جہانزیب۔۔۔ تمہیں پھنسانے کے لیئے مواد بہت ہے میرے پاس "اسکی بات سن کر بھی احمد کے چہرے کی مسکراہٹ کم نہ ہوئی البتہ اسکا دل ڈوب رہا تھا۔ وہ چاہے جتنا بہادر بن لے اسے یاور سے ڈر لگتا تھا اندر ہی اندر، وہ آدمی کچھ بھی کر سکتا تھا۔

" ٹھیک ہے.... دکھا دینا ثبوت مگر۔۔۔ خود سوچو پولیس کس کی سنے گی تمہاری جو تین مرتبہ جیل جا چکا ہے یا میری جو ایک شریف اور مہذب شہری ہے" یاور کی مسکراہٹ آہستہ سے ختم ہو گئی۔

" فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے میرا ساتھ دینا ہے یا۔۔ دوبارہ سے جیل جانا ہے۔۔ اور ہاں اس بار میں تمہیں نہیں چھڑواؤں گا" اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے احمد نے کہا

www.novelsclubb.com

" دوسری دفعہ اسے میرے تایا ابا جن سے آپ لوگ ملے تھے وہ رہا کروا کے لائے تھے) ، کیونکہ فرخ بھائی کا ان دونوں ایکسڈنٹ ہوا تھا لیکن۔۔ انھوں نے پھر بھی اسے بچا لیا۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تایا ابا یاور کو جان سے مار دیتے "

" اور تیسری مرتبہ "کڑکھی سے باہر سیاہ رات کو دیکھتے ہوئے کہا

تیسری مرتبہ کا ہم نہیں جانتے بھائی کی موت کے ایک ہفتے بعد وہ دوبارہ جیل چلا گیا تھا "
اور گھر والوں نے اس سے رشتہ توڑ دیا لیکن۔۔۔۔ سننے میں آیا تھا اسے کسی نے رہا کروالیا
تھا کون تھا؟ ہمیں نہیں پتہ، شاہد اسکا کوئی ساتھی ہو۔میں نے بھی اس بارے میں زیادہ
بات نہیں کی اس سے "محرکو اب سمجھ آیا تھا کیوں کوئی یاور کے بارے میں بات نہیں کرنا
چاہتا تھا)

کوئی احسان نہیں کیا مجھے رہا کروا کے تم نے۔۔اپنے مقصد کے لیئے ہی نکلوایا تھا" "
چڑتے ہوئے کہا

توسوچو پھر اگر اپنے مقصد کے لیئے نکلوایا تھا تو اپنے مقصد کے لیئے ڈلوا بھی تو سکتا ہوں "
۔ویسے بھی۔۔ جیل میں کسی کو مروانا مشکل کام تو نہیں"یاور کا چہرہ ایسا تھا گویا سانپ
سونگھ گیا ہو

تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے یاور حبیب تمہیں دنیا کی نظر سے بچا کر رکھا ہوا ہے، "
گھر بھی دیا ہے اور ایک الگ پہچان بھی، تم آرام سے اپنے ڈرگز کی ڈیلنگ بھی کر لیتے ہو
" اگر میں نہ ہوتا تو۔۔

اگر تم ناہوتے جہانزیب تو میں ابھی تک بڑے لیول پر ڈیلنگ کرتا ہوتا۔ ملکوں میں "
سمگل بھی کر لیتا" اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا، "تمہاری وجہ سے آج تک دوسروں سے
خرید کر آگے بیچنی پڑتی ہے۔۔ تمہیں چاہیئے تم ڈرو اس پٹھان سے۔۔۔ کسی دن یے ناہو
میں رات کو تمہاری نیند میں آؤں اور۔۔ 'ٹھک' سے گولی سے اڑا کر چلا جاؤ" وہ خباثت
سے ہنسا اور ہاتھ میں موجود گولی احمد کی کنپٹی پر رکھتے ہوئے کہا۔ پی کیپ والے شخص نے
غصے سے اسے دکھادیا مگر وہ پھر بھی خبیثوں کی طرح ہنستا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ تمہیں کال کرتا ہے نا" محرام نے پوچھا " (

جی مہینے میں ایک مرتبہ "شرماتے ہوئے کہا "

" تمہیں کیسے پتہ چلتا ہے وہ کال کرے گا "

کیونکہ۔۔ ہر مرتبہ کال کرنے سے دو دن پہلے وہ مجھے کسی نہ کسی طرح سے ایک گلاب کا " پھول بھیجتا ہے" محر نے الجھ کر فون کی سکرین کو دیکھا

ضروری تو نہیں۔۔۔ وہ ہمیشہ اسکی طرف سے ہو"، اسکی بات سن کر صباحت طنز سے " ہنسی

لگتا ہے جی آپ نے کبھی کسی کی راہ نہیں دیکھی۔۔۔" محر کو اسکی بات بڑی لگی تھی" " مجھے پتہ ہے وہ یاور کی طرف سے ہی ہوتا ہے کیونکہ۔۔ وہ کبھی بھی مکمل لال رنگ کا غلاب نہیں بھیجتا۔ اسکا بھیجا ہوا پھول ہمیشہ داغدار ہوتا ہے ہلکا سا مرجھایا ہوا بھی اور اس پر " کانٹے لگے ہوتے ہیں

کانٹوں والا پھول۔۔" اس نے حیرت سے پوچھا' کوئی کانٹوں والا پھول کسی کو کیوں " دے گا" تھوڑی دیر دوسری طرف خاموشی چھا گئی اور پھر صباحت کی آواز ابھری

" میرے نام کی وجہ سے "

" تمہارے نام کی وجہ سے "

(" جی بلکل صباحت. کا مطلب۔۔ "

میرا کام تھا تمہیں بتانا، تمہاری رائے کی کوئی قدر نہیں میرے نزدیک "اپنی بات کہہ " کر وہ مرنے کے لیئے چل پڑا، "میرا بندہ پرسوں تک آجائے گا تیاری رکھنا۔۔۔ فکر نہ کرو اچھا کمرہ دونگا تمہیں جیل میں " جاتے جاتے ایسے کہا جیسے احسان کر رہا ہو۔ ابھی وہ لاؤنج کے دروازے تک پہنچا ہی تھا جب پیچھے سے یاور کی آواز آئی

تمہاری اس محبوبہ کا کیا حال ہے "احمد کے قدم وہیں زنجیر ہو گئے یاور نے موضوع ہی " ایسا چھیڑا تھا۔

کیا نام تھا اسکا۔۔ حریم۔ مہر پتہ نہیں "، یاور اسکی پیٹھ پر کڑھا زہر اگل رہا تھا "سوچو۔۔۔ " " اگر اسکو میں یہ سارے ثبوت دکھا دو تو وہ کیا سوچے گی

احمد کو ہمیشہ سے ایک یہی خوف تھا اگر محرام کو سب کچھ پتہ چل گیا تو۔ نہیں اسے کیسے پتہ ! چل سکتا ہے ! کسی کو بھی نہیں پتہ

دور۔ رہو۔ اس۔ سے "احمد نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔ ہاتھوں کی رگیں ابھر کر باہر " آچکی تھیں

کیسے رہو دور۔۔سچ نہ بتاؤ جہانزیب" چڑاتے ہوئے اس نے کہا۔دونوں میں خاموشی " چھا گئی

" ! تم نے جواب نہیں دیا جہانزیب۔ہاں ! یاناں "

تھوڑی دیر بعد آواز آئی "تم اسے کچھ نہیں بتاوگے "۔احمد کہ پیٹھ یاور کی طرف تھی اسی لیئے وہ اسکے مزحکہ خیز تاثرات نہیں دیکھ سکا

" میں تو بتاوگا "

ٹھیک ہے پھر ! جیل میں خود پر فاتحہ پڑھ لینا کیونکہ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا" "

اپنی بات کہہ کر بے نیازی سے وہ لاؤنج سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے یاور کمینگی سے ہنسنے لگا وہ جانتا تھا احمد جہانزیب اسے کبھی نہیں مارے گا۔اپنے گھر والوں سے چھپ کر بھلے ہی وہ کسی کو جیل بھیج سکتا ہے مگر قتل یے کام وہ کبھی نہیں کرے گا۔بدلہ لینے کے بعد وہ ویسے بھی بچتا رہا تھا

جہانزیب بندہ مارنے کے لیئے بڑا جگڑا چاہیے ہوتا ہے جو کے۔۔۔ تمہارے پاس نہیں" "
اپنی داڑھی کجھاتا وہ اندر خاموش کمروں میں گھس گیا۔ پیچھے اندھیرے رات میں کیڑے
مکوڑوں کی آواز تھی اور سارے لان میں رات کی رانی کی خوشبو پھیلی تھی،

ΔΔΔ

اس سیاہ چلتی گاڑی میں ابھی بھی فون کان سے لگائے محرام بیٹھی تھی۔

صباحت کا مطلب ہوتا ہے سفید چہرہ والی اور میرا چہرہ تو۔۔ آپکے سامنے ہی ہے، دھبوں"
سے بھرا ہوا" پتہ نہیں کیوں مگر محر کو اسکا لہجہ اداس لگا۔ عجیب بات تھی کے آپکا منگیتر
آپکو دینے والا پھول آپکے چہرے کے خدوخال کی بنا پر دے

www.novelsclubb.com

وہ تمہیں اتنا عجیب تحفہ دیتا ہے"، سوال نہیں تھا حیرت کا اظہار تھا،"اور تم پھر بھی اسکی "
راہ دیکھ رہی ہو۔۔ جبکے تمہارے گھر والوں نے تو اس سے رشتہ بھی ختم کر لیا ہے"، پیار،

محبت، عشق یے سب محرام کی سمجھ سے بہت دور تھا۔اسکے نزدیک یے چیزیں ہوتی ضرور ہیں مگر کیا اس میں انسان اتنا عجیب ہو جاتا ہے؟

مرد ہمیشہ مخلص عورت سے ہی محبت کرتا ہے جی"صباحت نے اپنا فلسفہ پیش کیا "

اس بار تمہیں پھول کب ملا ہے"محرام نے موضوع کا رخ تبدیل کر دیا۔اسے ذاتیات " میں گھسنے کا کوئی شوق نہیں تھا

آج شام کو"محرام نے آرام سے ٹیک لگائی "

" جب میں اکیڈمی کے لیئے بس سٹاپ پر پہنچی تھی وہاں ایک پھول پڑا تھا "

www.novelsclubb.com

تو اب وہ تمہیں کب کال کرے گا؟"کڑھکی سے آتی ہوا کو محسوس کیا "

ان تین دنوں میں کسی بھی دن"اسکی بات سن کر محر نے سر ہلایا "

" ٹھیک ہے۔۔ایسا کرنا تم وہ نمبر لکھ کر رکھ لینا مجھے چاہیے"

" ناممکن ہے جی "فورا آ سے جواب دیا"۔۔وہ ہمیشہ الگ الگ نمبروں سے کال کرتا ہے "

تم بس لکھ کر رکھ لینا اور جیسے ہی کال آئے اگلے دن فورا آ سے مجھے بتانا ہے" وہ اس نمبر کو '

ٹریس کروا سکتی ہے کم از کم اسے معلوم تو ہو یا ور حبیب کہاں ہے

ٹھیک ہے جی "اس نے بات مان لی۔الوداعی کلامات کہہ کر محرام نے کال کاٹ دی۔ "

ایک لمبی سانس لیتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

کتنا دور ہے اپارٹمنٹ ؟"ڈرائیور سے پوچھا۔ "

پانچ منٹ مزید مہر وبی بی "محرام نے آنکھیں بند کر لیں۔اسے اب بس اپنی لمبی نیند کے "

بارے میں سوچنا تھا جب۔۔

www.novelsclubb.com

اچانک ہی اسے یاد آیا کے اس نے یے تو بتایا نہیں صباحت کو کے انکی ملاقات کی بھنک بھی

یاور تک نہیں پہنچنی چاہیے۔جلدی سے فون اٹھا کر کال ملانا چاہی جب اسے ایک اور خیال

آیا،

اب اتنی بھی بے وقوف نہیں کے بتادے"خود سے کہتی وہ پر سکون ہو گئی۔ بھلا " صباحت کیوں بتائے گی۔۔ مگر محرام یے بھول گئی تھی کے بقول صباحت

" مرد ہمیشہ مخلص عورت سے محبت کرتا ہے "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احمد جہانزیب اور زباب عروج کی شادی کو ایک ہفتہ چھ دن رہ گئے تھے

آج

www.novelsclubb.com

صبح کا سورج مکمل طور پر نکل چکا تھا۔ ہلکی ہلکی نمی اور ٹھنڈ سب غائب ہو چکی تھی۔ اور دھوپ مکمل طور پر ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ اسلام آباد میں واقع اس فلیٹ میں دوپہر کے

گیارہ بجے ناشتہ عروج پر تھا۔ کچن سے آنے والی انڈوں کی مہک اور تیل کی شٹر شٹڑ نے پورے اپارٹمنٹ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ ان آوازوں کے درمیان ہی لاؤنج میں موجود ٹی وی کی اونچی آواز بھی تھی۔

منظر کچھ یوں تھا کے اوپن کچن کے سامنے رکھے ڈائننگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر مہر نساء ویل چیئر سمیت تھیں اور انکے دائیں طرف بیماری کے باعث کمزور سی قرۃ العین ویل چیئر پر بیٹھی تھیں۔ وہ ابھی آدھا گھنٹا پہلے ہی ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر آئی تھیں۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے اور گالوں کا ماس اندر ہونے کی وجہ سے ہڈیاں صاف واضح تھیں۔ ہاسپٹل کی طرف سے انھیں ایک نرس بھی دی گئی تھی کے جب تک وہ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں تب تک وہ انکی دیکھ بھال کرے گی۔

www.novelsclubb.com

اس شور اور ناشتہ سے دور فلیٹ میں واقع ایک کمرے کا دروازہ ابھی بھی بند تھا۔ اندر آؤ تو ٹائلز والے فرش پر سفید چادر آدھی نیچے گری ہوئی تھی اور آدھے نے بیڈ پر لیٹے شخص کو مکمل ڈھکا ہوا تھا۔ کھڑکیوں کو بند کیے پردے گرائے ہوئے تھے مگر سورج کی روشنی ان

بھورے پردوں سے پار ہوتے ہوئے نارنجی بن کر آ رہی تھی۔بیڈ سائیڈ ٹیبل پر موجود ڈجٹل واچ گیارہ بج کر چھ منٹ کا وقت بتا رہی تھی مگر شاہد آج چادر سے نظر آتے ان سیاہ بالوں نے پورے دن تک سونے کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔

کمرے میں موجود خاموشی باہر کی آوازوں سے یکسر کٹی ہوئی تھی،جب اچانک۔۔۔۔

میز پر پڑا موبائل بجنے لگا۔چادر منہ تک تانے ہوئی محرام نے الجھ کر کروٹ لی مگر فون پھر بھی بند نا ہوا ظاہر ہے جادو سے تو کچھ ہو گا نہیں کال کاٹو گی تو بند ہو گا۔چار و ناچار اس نے فون اٹھایا اور کالر آئی ڈی کو دیکھا۔

" رجا الیاس "

کچھ دن پہلے ہونے والے شوٹ پر ہی وہ اس سے ملی تھی،وہ ایک فری لانسر فوٹو گرافر تھی اور وہاں پر کام کرنے آئی تھی۔

ہیلو" ہلکی سی آواز سے کہا۔ "

ہائے اللہ ابھی تک سو رہی ہو" مخالف نے شاہد اسکی بوجھل آواز پہچان لی تھی۔ "

" پتہ ہے ناآج طوبیٰ زکی کی پرفیوم لانچ ہے"، دوسری طرف موجود شخص نے محرام کا جواب سنے بغیر اپنی فریاد ڈال دی

طوبیٰ زکی حال ہی میں بلندی کی طرف جاتی ہوئی ماڈل تھی جس نے کچھ دن پہلے ہی اپنا پہلا پرفیوم لانچ کیا تھا۔

" ہاں ہاں !"اس نے کروٹ لیتے ہوئے کہا، "یاد ہے یاد ہے "

گڈ' رجانے تائید کی، "اب اٹھ جاؤ لڑکی میں دوبارہ کال نہیں کروں گی بیلنس ختم ہے " میرا۔۔یے بھی لون لے کر کی ہے "شاید اس لڑکی کو اونچا اونچا بولنے کی عادت تھی اس وجہ سے فون کی دوسری طرف ہونے کے باوجود بھی یوں لگتا تھا وہ سامنے موجود ہے۔

محرام نے اچھا کہا اور رجانے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

اس نے موبائل دوبارہ سائڈ پر پھینکا اور سونے کی تیاری کے لیے آنکھیں بند کیں۔

ایک منٹ گزرا۔۔

دو منٹ گزرے۔۔۔

اور اس نے آنکھیں دوبارہ کھول لیں۔اب نیند دوبارہ نہیں آنی تھی اسی لیے بہتر تھا لیٹے لیٹے موبائل یوز کر لے۔جب سے وہ پاکستان آئی تھی وہ صرف بازل کے آگے پیچھے ہی بھاگ رہی تھی آج اسکے آرام کا دن تھا۔آج می ڈے تھا۔

موبائل یوز کرنے کے خیال سے سب سے پہلے اس نے واٹس ایپ ان کیا اور باری باری سب مسیجز کا جواب دینا شروع کیا۔

ڈاکٹر راحت:انھوں نے ایک pdf فائل شئیر کی تھی اور ساتھ انگریزی میں لکھا تھا

" this is your diet plan . from tomorrow onwards start following it . . next time we meet you must be following this "

(یے تمہارا ڈائیٹ پلین ہے۔کل سے اس کی پابندی شروع کرو۔۔اگلی مرتبہ ہم ملے تو تم اس پر چلتی ہوئی نظر آؤ)

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ریڈ ہارٹ انھیں بھیج کر دوسری چیٹ کھولی۔

علی اصغری: اس کا ایک وائس مسیج آیا تھا۔ محرام نے آن کیا۔

میرے بہنوئی کا جواب آگیا ہے مس ہمایوں وہ آدمی۔۔۔اصلی مجاہد روئف ہے۔ آپ " یاور حبیب کے گھر گئیں تھیں نا کیا آپ اس سے ملیں" محرام نے اسے کوئی جواب نا دیا اور چیٹ کلوز کر دی۔

ایک اور پر انگلی رکھی وہ احمد کی طرف سے تھی۔

اگر تم فارغ ہو تو آج، ہم دانی کے لئے physiotherapist "

www.novelsclubb.com

کے پاس جا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر خیر ہے جب بھی تم فری ہو مجھے بتا دینا"، رومن میں ٹائپ شدہ ایک ہی مسیج آیا تھا۔

محرام نے ٹائپ کرنا شروع کیا" نہیں میں بزی ہوں آج تم چل ۔۔" ابھی اس نے اتنا ہی لکھا تھا اور ڈیلیٹ کر دیا، دماغ میں ایک جھما کا سا ہوا تھا۔ لب چباتے ہوئے اس نے دوبارہ ٹائپ کرنا شروع کیا۔

تم مجھے ساتھ کیوں لے کر جانا چاہتے ہو؟" ایک اور مسج ٹائپ کیا۔ لب ابھی بھی چبا " رہی تھی

تم اکیلے بھی تو جا سکتے ہو؟" بھیج کر ایک اور مسج ٹائپ کیا جس میں صرف دو سوالیہ نشان " تھے۔

وہ اگلی چیٹ کی طرف جانے والی تھی جب اچانک ہی احمد کے نام کے آگے ٹائپنگ آگیا۔" کیا یے آدمی سوتا نہیں تھا ہر وقت آن لائن کیسے رہتا تھا؟"۔ محر نے اسکے نام کی چیٹ دوبارہ کھولی اسکا جواب آگیا تھا۔ ایک ہی مسج میں مکمل جواب۔

"یے ہم دونوں سے جڑے انسان کی بات ہے۔ تم اگر ابھی فارغ نہیں ہو تو اٹس فائن جب بھی ہو گی تو ہم جائے گے بٹ دونوں ساتھ جائیں گے"۔ محرام نے پورا مسیج پڑھا اور لب چباتے ہوئے اوکے ٹائپ کر دیا۔

وہ ابھی دوسرے مسیجز دیکھنے والی تھی جب کمرے کا دروازہ اچانک ہی کھلا۔ شور اور مہک اندر تک آئی۔ جگن نے اندر آتے ہوئے بیڈ سائیڈ ٹیبل سے اپنا جار جنگ ہوتا فون اٹھایا۔ سارے کمرے کا سکون برباد ہو چکا تھا، اسکا اور جگن کا ایک ہی کمرہ تھا۔

"اگر پرنسس محرام کی نیند پوری ہو گئی ہو۔۔ تو پلیز ناشتہ نوش فرمالیں۔ آپکی دانی جانی آپکی یاد میں مشغول ہیں"، جو بھاری بھاری اردو کے الفاظ اسے یاد تھے اس نے ایک ہی جملے میں لگا دیے۔

www.novelsclubb.com

"مما آگئی ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"آکر دیکھ لو" آرام سے کہا اور دروازہ ٹھا سے مارتے ہوئے نکل گئی۔ کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی مگر سکون چلا گیا تھا۔ محرام نے آنکھیں گھمائیں اور فون پر انگلیاں چلانے لگیں

۔آرام سے جائے گی باہر کون سا مما آگئی ہیں انھوں نے تو ویسے بھی ایک بجے کے بعد ڈسچارج ہونا ہے۔

ابھی اسے کوئی پندرہ منٹ ہی گزرے تھے جب اسکے فون پر جگن کی کال آنے لگی۔ محرام نے حیرت سے ایک مرتبہ کمرے کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر اپنے فون کو۔ وہ باہر ہوتے ہوئے اسے کال کیوں کر رہی تھی۔

ہیلو !"کال اٹھائی اور جھجکتے ہوئے کہاں۔ "

محرو باہر کیوں نہیں آرہی بیٹے۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی" محرام نے الجھ کر فون کو " دیکھا۔

یے تمہاری آواز کو کیا ہو گیا ہے جگن !"، مگر دوسری طرف سے ابھرنے والا جواب " اسکی سوچوں سے یکسر مختلف تھا

میں جگن نہیں ڈاکٹر مہر نساء خاور ہوں لڑکی"، انتہائی پروفیشنل انداز میں کہتے ہوئے " انھوں نے اسکی ساری سستی اڑادی۔

جی جی دانی۔۔ابھی آئی" فون بند کرتے وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے گرتے گرتے بچی اور "
باتھروم میں جاکر بند ہوگئی۔

کوئی پندرہ منٹ بعد وہ کمرے سے باہر نکلی۔ دھلا دھلا یا فریکل زدہ سفید چہرہ۔ سیاہ رنگ
کی کھلی سی ہاف سلیو شرٹ اور سیاہ ہی رنگ کے کھلے سے ٹراوئزر۔ بالوں کو کھینچ کر ہاف
کیچر میں بند کیا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہی سب سے پہلے اسکی نظر مہر نساء کے
دائیں جانب موجود شخص کی طرف اٹھی۔ قدم وہیں ٹھہر گئے۔اس نے اپنے حلیہ کو دیکھا
اور پھر اپنی ماں کو۔ کیا وہ ایک مرتبہ پھر اپنے حلیے پر تنقید برداشت کر لے گی؟

آنکھوں ہی آنکھوں میں اس نے جگن پر لعنت بھیجی جو پورے وسوق سے ٹی وی میں گم
تھی جبکے بیٹھی وہ ڈائینگ ٹیبل پر ہی تھی۔ محرام واپس کمرے میں جانی والی تھی جب مہر نساء
نے اسے روک لیا۔

"ارے آ گئی۔۔آؤ آؤ بیٹھو"،نا چاہتے ہوئے بھی وہ مجبوراً ہلکا سا مسکرائی اور مہر نساء کے بائیں جانب جا کر بیٹھ گئی۔اسکے بلکل سامنے اسکی ماں ویل چیئر پر بیٹھیں تھیں۔

"یے کب آئیں؟"،یے وہ پہلا سوال تھا جو اسکے زہن میں اٹھا تھا مگر اس نے پوچھا نہیں ۔چپ چاپ کسی سے نظر ملائے بغیر سامنے ہاٹ پاٹ میں سے ابلا ہوا ایک انڈہ نکال کر پلیٹ میں رکھا۔اتنے عرصے بعد یوں اپنی ماں کے ساتھ کھانے کی میز پر بیٹھنا عجیب محسوس ہو رہا تھا۔

"تم آج فارغ ہو!"،وہ جو اپنا انڈہ تورنے والی تھی ماں کی آواز پر اسکے ہاتھ ٹھہر گئے۔ مہر نساء نے بھی اپنی بیٹی کو دیکھا جو نفاست سے اپنا دلیہ کھا رہی تھیں۔

"اگر فارغ ہو تو میں سوچ رہی تھی دوپہر میں بازل سے ملنے چلیں!"محر کے جواب دینے سے پہلے ہی مہر نساء بول اٹھی۔

"اتنی جلدی کیا ہے تمہیں، محر وہے نا دیکھ لے گی۔دو ہفتے بعد جب تم چلنے پھرنے کے قابل ہو گی تو کرتی رہنا پھر بیٹے کے کام"، پتہ نہیں کیوں مگر محرام کو مہر نساء کا لہجا چبھا تھا۔

اسے پہلے ہی اپنا بھائی نہیں پسند تھا اور اب یے سارے کام۔اسکی جیسے اپنی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی۔

وہ تو کرلے گی مگر وقت پہلے ہی بہت ضائع ہو چکا ہے اب مزید نہیں" نفاست سے " نیپکن سے منہ تھپتھپایا۔

تم نے بتایا نہیں تم فارغ ہو یا نہیں"، محرام نے اپنی سیاہ آنکھیں اٹھا کر ماں کو دیکھا۔انکی " بھوری رنگت کی وہ چمک ختم ہو چکی تھی۔آنکھوں کے نیچے حلقوں کی وجہ سے انکا حلیہ کسی مصر کی ممی سے کم نا تھا۔

میں آج نہیں فارغ، ہاں بٹ۔۔۔ کل میرا کوئی شوٹ نہیں"، محر نے اپنا انڈہ توڑتے " ہوئے کہا۔اسکی ماں نے گردن ہاں میں ہلا دی۔انکی میڈ اب چائے بنا کر مہر نساء کو سرو کر رہی تھی۔ جگن ان تینوں سے بلکل لا تعلق سی بیٹھی ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ساتھ سیریل کھا رہی تھی۔البتہ اپنی لا تعلقی سے وہ بہت خوش تھی۔ محرام محسوس کر سکتی تھی کے اسکی ماں جگن کو پورے طور پر اگنور کر رہی تھیں، ظاہر ہے اگنور کرنا بنتا بھی تھا تین ماہ پہلے جو بیٹی گھر سے غائب تھی اب ہر جگہ چھائی ہوئی تھی۔

ایک بس وہ تھی جو کچھ کھا نہیں رہی تھی۔ انڈہ ٹوٹ ہی نہیں رہا تھا۔ کب سے لگی تھی انڈہ کے اوپر سے چھوٹے چھوٹے چھلکے اترتے جو نہ ہونے کے برابر تھے۔ تنگ آکر وہ چھوڑ نے والی تھی جب اسکی ماں نے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔

ادھر دو مجھے توڑ کر دوں" اسکے سامنے سے پلیٹ اچکتے ہوئے قرتہ العین نے کہا۔ "

چوبیس کی ہو گئی ہے انڈہ توڑنا نہیں آیا تمہیں؟" طنز نہیں تھا، نا ہی مذاق تھا۔ یے شکوہ " تھا لیکن ایسا نہیں کے وہ برا منا جائے ایسا کے اسے دل سے خوشی ہوئی تھی کے اسکی ماں کو اسکے متعلق کچھ تو یاد تھا۔

www.novelsclubb.com

انھوں نے انڈہ توڑ کر واپس اسے پکڑایا جو ابھی بھی ہکا بکا تھی، "ویسے می آپکو ولا چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا؟" میڈ نے انکے سامنے گرین ٹی رکھی جو مہر نساء سے مخاطب تھیں۔

تمہاری بیٹیوں کو اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتی تھی نا۔ کون رہتا انکے ساتھ؟ زمانہ کیسا ہے تم " جانتی ہو" اپنی چائے کا گھونٹ لے کر انھوں نے کپ چھوٹی سے پیالی پر رکھا۔ شیشہ سے

شیشہ ٹکرایا۔اسکی دانی کا بائیا بازو ابھی بھی مفلوج تھا اسی لیئے وہ مسلسل دائیں کو استعمال کر رہی تھیں۔

تو انھیں بھی ولا میں رکھنا تھا نا۔۔۔نانی کا گھر ہے انکا۔۔۔"اپنی گرین ٹی کا گھونٹ بھرا " اور بات جاری رکھی۔پس منظر میں جگن کے کارٹون کی آوازیں،انڈوں کی خوشبو،کچن سے نکلتی حبس اور گھٹن اور الئیچی کی خوشبو تھی۔

اب اگر اسکے سسرال والے آگئے تو اس فلیٹ کو دیکھ کر کیا سوچیں گے۔"چائے کا " گھونٹ بھرتے ہوئے آرام سے کہا۔محرام کا انڈہ منہ تک لے جاتا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔کنکھیوں سے اپنی دانی کو دیکھا جنھوں نے آہستہ سے چائے کا گھونٹ بڑھ کر گلاس کپ میں رکھ دیا۔انکے سیاہ ڈائے شدہ بال سلیقہ سے پیچھے کی طرف کیے بند تھے۔

وہ اب نہیں آئیں گے !"مہر نساء نے کہا۔ "

"کیا مطلب؟ "

لے لی ہے" یہ بم پھوڑنے والی محرام تھی۔قرتہ divorce میں نے فجر سے "
العین ٹھہر گئی۔منہ کے ساتھ لگایا ہوا کپ بھی رک گیا۔بھونیں سکیڑے انھوں نے محرام
کو دیکھ جیسے وہ پوری بات سننا چاہتی ہو۔

اس نے ایک تھکن زدہ سانس خارج کی اور کہنا شروع کیا۔

میری اور فجر کی طلاق کو دو مہینے ہونے والے ہیں۔عدت کے بعد میں یہاں پاکستان "
آگئی تھی۔ہم دونوں نے بہت کوشش کی مگر ساتھ نہیں چل سکے" جھکی نظریں اور
روبوٹک انداز میں بعیر رکے اس نے چند لفظوں میں ساری روداد سنادی۔

www.novelsclubb.com

اسکی ساری بات سننے کے بعد انھوں نے سر ہلایا اور اپنی چائے پینے لگی۔نا کوئی طعنہ،نہ کوئی
دھمکی،نا یے کہا کے "تمہارا دماغ خراب تھا اتنا بڑا فیصلہ میرے بغیر کر لیا" بس خاموشی
سے گرم مایہ کو اپنے اندر انڈیلنے لگیں۔

محرام نے حیرت سے پہلے انھیں دیکھا پھر دانی کو جن کی نظریں اب جگن کے کارٹونز پر ٹکی تھیں۔ کیا صرف اسے ہی اپنا ماں کے یے رویہ عجیب لگا تھا۔

فلموں میں دیکھا تھا قومہ کے بعد انسان کی یاداشت چلی جاتی ہے ہو سکتا ہے اسکی ماں کی بھی آدھی چلی گئی ہو؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

نکاح بھی ہو چکا تھا۔۔

رخصتی بھی ہو چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اور 27 مئی کی تاریخ کو گزرے بھی دو دن ہو چکے تھے۔

آج رات دو بجے انکی آسٹریلیا کی فلائٹ تھی اور اس وقت دوپہر میں اسکے سسرال والوں نے مہر نساء ولا کے مکینوں کو دعوت پر بلایا تھا۔

چونکے اسکے سسر کا اپنا گھر آسٹریلیا میں تھا چناچہ وہ فجر کی پھوپھو کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے اور وہیں دعوت تھی۔

منظر کچھ یوں تھا کے ائیر کینڈیشنڈ لاؤنج میں ایک طرف فجر اور اسکے سسر عدیل شمس بیٹھے تھے انکی ایک جانب اسکی ساس اور قرۃ العین بیٹھی تھیں اور دوسری طرف دانی، یوشع اور احمد بیٹھا تھا۔ وہ سارے لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے سوائے یوشع اور احمد کے۔ یوشع صاحب مسلسل عجلت سے ٹانگ ہلا رہے تھے کے کسی طرح یہاں سے بھاگ جائیں اور احمد جہانزیب کی نظریں یوں زمین پر ٹکی تھیں جیسے وہ گردن اٹھانا بھول گیا ہو۔

ان دونوں سے تھوڑے ہی فاصلے پر گول میز پر محرام، زباب اور جگن فجر کی پھوپھو کی ٹین ایئجر بیٹی "ثوبیہ" کے ساتھ بیٹھے تھے۔ فجر کی پھوپھو خود کچن میں مہمانوں کے لیے چائے کا سامان تیار کروا رہی تھیں۔ دوپہر کا کھانا وہ کھا چکے تھے۔

محرام نے سفید رنگ کا گھٹنوں تک آتا نیٹ کا کرتا پہن رکھا تھا ساتھ ہی سفید رنگ کے ٹائٹس تھے اور سفید نیٹ کا ڈوپٹہ دونوں بازوؤں میں قمر کے پیچھے سے لے جا کر آگے ڈالا تھا۔ہاتھوں میں موجود سونے کے بھاری کنگن، گردن میں پتلی سی سونے کی مالا اور کانوں میں سونے کے چھوٹے چھوٹے جھمکے چیخ چیخ کر نئی نویلی دلہن ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔ہر مرتبہ اپنے کرل کیئے گئے بالوں کو وہ جب بھی کندھے سے پیچھے پھینکتی اسکے جھمکے ہلکا سا ہلتے۔وہ آج خوبصورت لگ رہی تھی اور شاہد مطمئن بھی۔

آہستہ سے اپنے میٹھے میں چمچ چلاتے ہوئے وہ ثوبیہ (فجر کی کزن) کی بات مسکراتے ہوئے سن رہی تھی گو کے سمجھ اسے کچھ نہیں آ رہی تھی کیونکہ ایک تو وہ لڑکی ہاتھ بہت ہلاتی تھی اور دوسرا وہ اتنا تیز بولتی تھی کچھ سمجھنا مشکل تھا۔زباب تو البتہ خاموشی سے بیٹھی تھی جیسے اگر اسے چھیڑا تو خون پی جائے

www.novelsclubb.com

گی البتہ جگن ہر دو منٹ بعد ثوبیہ کو ٹوکتی،"کیا کہہ رہی ہو؟"،'یار آرام سے سمجھ نہیں آ رہی!"،"ایک منٹ! آیک منٹ

! what did you say "

جگن باقاعدہ اسکا مذاق اڑا رہی تھی مگر کوئی اسے روک نہیں رہا تھا، روکتا بھی کیوں کسی کی کمزوریوں اور خامیوں کا مذاق بنتا دیکھنا انسانوں کی سب سے پسندیدہ فلم ہے۔ جہاں جگن کی ہنسی بلند ہوتی وہاں اسکے ہر جملے پر ثوبیہ کے چہرے کی جوت بجھ سی جاتی۔

کنکھیوں سے محرام نے ساتھ بیٹھی زباب کو دیکھا۔ اتنا تو وہ جان ہی گئی تھی زباب بات چیت کرنا پسند نہیں کرتی تھی "اچھا ہی ہے اسکا دوست بھی کم ہی بولتا ہے یہ بھی کم بولتی ہے"۔

اپنے میٹھے میں چمچ ہلا ہلا کر اس نے اسکا رائیتا بنا دیا تھا مگر کھایا نہیں۔ لاونج میں سب کی آوازیں اور قہقہے بلند ہو رہے تھے جب اچانک ہی کچن سے فجر کی پھوپھو ملازم کے ساتھ چائے کا سامان لے کر نمودار ہوئیں۔ کمرے میں فوراً ہی الائیچی کی خوشبو سی پھیل گئی۔ محرام جو پہلے ہی اپنے میٹھے کو بمشکل برداشت کر رہی تھی اب الائیچی کی خوشبو سونگ کر اسے باقاعدہ قے آنے والی تھی۔

وہ اٹھ کے باہر کی طرف بڑھی ہی تھی جب اسکی نظر صوفے پر سے اٹھتے فجر پر پڑی۔ "محر زرا بات سننا"، انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے اسے کچن کا کہا۔ وہ جانتی تھی فجر کیا کہنے والا ہے۔ جتنی دیر وہ وہاں بیٹھی رہی تھی اسکا شوہر اس پر چبھتی ہوئی ہلکی سی نگاہ ڈالتا اور پھر منہ موڑ لیتا۔

کچن میں داخل ہوتے ہی وہ ساری آوازیں شور سب پیچھے رہ گیا تھا اب صرف بریانی کی خوشبو تھی اور ان دونوں کے درمیان ایک عجیب سا کچھاؤ۔ فجر نے آف وائٹ کرتے کے نیچے سفید ٹراوزر سے پہن رکھے تھے۔ قمیز کے کف سلیقے سے نیچے تک موڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

بولو!" وہ دونوں آمنے سامنے کرڑھے تھے۔ محر کا دل بے تحاشہ دھڑک رہا تھا۔ وہ کہنے " کے لیے تیار تھی یا پھر صفائی پیش کرنے کے لیئے۔

فجر نے چھوٹی انگلی کو ماتھے پر پھیرتے کوئے گردن ہلکی سی اسکی طرف جھکائی مگر کچھ کہا نہیں، آج اسکی شہد رنگ آنکھیں مختلف تھیں۔ شوخی اور ہتک

غائب تھی۔ وہاں آج سردی تھی اور کہیں بہت اندر غصہ بھی۔ محرام نے آج دھیان دیا تھا غصہ میں اسکی آنکھیں گہری بھوری لگتی تھیں۔

dark chocolate سی جن کے اندر ہلکی سی شہد رنگ کی لکیریں تھیں۔

ایک قدم آگے ہوتے ہوئے اس نے اپنے سفید پتلے ہاتھوں سے محرام کے کندھے پر آئے بال پیچھے کیئیے اسکا آنگھوٹا محرام کے جھمکے کے ساتھ ٹکرایا۔ محر نے بے اختیار ہی جر جھری لی۔

تم نے وہ ساڑھی کیوں نہیں پہنی جو میں تمہارے لییے لایا تھا"، ٹھنڈی پر سکون آواز میں " کہا تھا۔ یا یوں کہا جائے چیخنے سے خود کو روکا۔ محرام نے گردن اٹھا کر سامنے کرڑھے شخص کو دیکھا۔ وہ خوبصورت تھا بہت خوبصورت مگر پھر اسے کیوں وہ عام سا لگتا تھا۔ محرام کے کانوں میں ایک اور آواز گونجی اس آواز کا بھی ایسا ہی لہجہ تھا سرد سا۔

www.novelsclubb.com

اپنا حلیہ درست رکھا کرو۔ جو میں نے کہا ہے وہ پہنو" قرتہ العین کا سرد سا حکم اسکے ارد " گرد منڈلانے لگا۔ اسے لگا اب اسکی ماں اس پر اپنی خواہشات مسلط نہیں کرے گی مگر یہاں تو اسکا شوہر بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا

فجر نے اسی ہاتھ سے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کیا تو وہ ہلکا سا کانپی۔

ہم بتاؤ، وہ ساڑھی کیوں نہیں پہنی ؟"اپنی گہری ہوتی بھوری آنکھوں کو اسکے چہرے پر " مرکوز رکھتے ہوئے کہا انگلی ابھی بھی اسکے جھمکے کو آرام آرام سے ہلا رہی تھی مگر آنکھوں میں تپش تھی اور ہاتھوں میں سردی۔ محرام نے ایک گہری سانس لی اور جھکی ہوئی نظروں کے ساتھ کہا۔

www.novelsclubb.com

میں ساڑھی میں کمفرٹیبل نہیں ہوتی" آہستہ سے کہا۔ ہتھیلی پسینے سے بڑھ گئی تھی۔ " بریانی کی خوشبو اچانک ہی بہت تیز ہو گئی۔ دل اور زور سے دڑھکنے لگا۔ اسے فجر عدیل سے خوف آرہا تھا۔

ہونہہ "حقارت سے کہتے ہوئے اس نے اسکے جھمکے کو چھوڑ دیا اور ایک قدم پیچھے ہوا۔ "
محرام کی جان میں جان آئی۔

تم بھی عجیب باتیں کرتی ہو, لڑکیاں اتنی اچھی لگتی ہیں ساڑھی میں اتنے شوق سے " پہنتی ہیں اور ایک تم ہو۔۔۔" حبس اور گھٹن کم ہو گئی تھی۔اسکی شہد رنگ آنکھیں واپس اپنے رنگ میں آرہیں تھیں وہ وہی فجر بن رہا تھا جس سے سب واقف تھے۔شوخ اور سب کا فیورٹ

۔۔پہلی بار اتنے مان سے تمہارے لیے کچھ لایا تھا اور تم نے کیا کیا۔۔" محر نے آنکھیں " بند کرلیں۔"تم سے تو دل بھی نہیں رکھے جاتے محر"زمانے بھر کی تکلیف اپنے لہجے میں ڈالے ہوئے اس نے کہا۔

ماحول میں اچانک ہی ایک نمی سی گھل گئی تھی۔ بریانی کی خوشبو اب نا ہونے کے برابر تھی ۔اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کہتے کچن کے کھلے ہوئے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور ایک بھورے بالوں والا مرد اندر داخل ہوا۔ان دونوں نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

احمد نے سفید رنگ کی قمیص شلوار پہن رکھی تھی جس کے کف زرا سے کہنیوں سے اوپر تک موڑے ہوئے تھے۔اسکے ہاتھ میں دو پھولوں کے گلدستے تھے جو وہ سینٹر ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔فجر محر کو دیکھ رہا تھا جس کی گردن جھکی ہوئی تھی۔بغیر کسی کی طرف دیکھے اور بغیر کچھ کہے وہ جانے والا تھا جب اسے فجر نے روک لیا۔

رکو!"احمد نے بے زار ہوتے ہوئے مڑ کر اسے دیکھا۔ "

ادھر کرڑھے ہو!"فجر کا لہجہ حکم دینے والا تھا۔احمد جس کے دماغ کا فیوز پہلے ہی اڑا ہوا تھا " چڑ گیا۔

کیوں میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں ؟"خفگی سے کہتے ہوئے اس نے ایک نظر بس فجر ' پر ڈالی اور سر ہونہہ میں ہلاتا باہر چلا گیا۔فجر اوپر سے نیچے تک جل کر رہ گیا۔اس نے غصے

سے محر کی طرف دیکھا جو گردن جھکائے ہوئی تھی۔ بمشکل ہی اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے اس نے لبوں کو سختی سے آپس میں بند کیا ہوا تھا۔

منہ ہی منہ میں کوئی گالی بر براتا فجر کچن سے باہر چلا گیا۔ پیچھے وہ اکیلے رہ گئی۔ کچن کاؤنٹر کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے وہ ہلکا سا ہنسی۔ ایسے

out of the blue

جواب صرف اسکا دوست ہی دے سکتا تھا۔ کچھ دیر یونہی محظوظ رہتے ہوئے اس نے اپنے جھمکے کو ہاتھ لگایا۔ وہی جھمکا جسے کچھ وقت پہلے فجر گھما رہا تھا۔ اس واقعے کو سوچتے ہوئے اسے بے تحاشہ ہی کوفت ہوئی۔ فجر کا لمس اس قدر سرد کیوں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

یے ایک شیشوں سے سجی ہوئی عمارت تھی جہاں کے مین ہال میں اس وقت طوبیٰ زکی کی پرفیوم لانچ زور و شور پر تھی۔ دوپہر کا وقت تھا، روشنی پورے ہال میں پھیلی تھی کچھ

مصنوعی مگر زیادہ تر قدرتی۔ جگہ جگہ کیمرے کی فلیش لائٹس، لوگوں کے قہقہے، خوشبو مہک، شیشے کے برتنوں کے ٹکرانے اور ہلکے ہلکے سے میوزک کی آواز تھی۔

یے شوٹ اسے رجا کے توسط سے ہی ملا تھا۔ یہاں آنے والی فوٹو گرافی کی ٹیمز میں سے ایک دو لوگوں کو رجا جانتی تھی۔ خواہ وہ الگ بات تھی کے ان دونوں کو کم معاوضہ مل رہا تھا کیونکہ وہ اس ٹیم کا حصہ نہیں تھے مگر رجا کے لیئے اُتنے پیسے ہی کافی تھی اور محرام۔۔ اسکے لیئے پیسے نہیں سکون اہم تھا۔ وہی سکون جو اسکو کیمرہ آنکھ کے سامنے رکھتے ہوئے مناظر کو قید کرتے ہوئے ملتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کے وہ اپنے کام میں اچھی تھی ،ماہر اور بے مثال نا سہی مگر وہ اچھی تھی اور اسکے آئیڈیاز بھی یونیک ہوتے تھے۔ اس بات کی تصدیق اسکے ساتھ کام کرنے والے ہر شخص نے کی تھی یہی وجہ تھی کے زیادہ تر فیشن برینڈز اسے اپنے کام کے لیئے ہائر کیا کرتی تھی۔

روشنیوں اور شور میں ایک میز پر وہ دونوں بھی بیٹھیں تھیں، انکا شوٹ تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ لنچ سیر و کیا جارہا تھا مگر بقول رجا کے "یہ ان امیروں کے کھانے بھی انکی طرح ہوتے ہیں باہر سے حسین اور اندر سے کھوکھلے اور پھیکے، "، سو اسی وجہ سے وہ دونوں جوس پر گزارا کر رہی تھیں۔ پلین یہی تھا کے یہاں سے فارغ ہونے کے بعد صدر جائیں گی اور وہاں سے بدپرہیزی کر کے آئیں گی۔

رجا الیاس اکیس سال کی گوری چٹی گرے آنکھوں والی بلوچی تھی۔ وہ ساتھ ساتھ میڈیا سائییں میں بی ایس سی کر رہی تھی اور پارٹ ٹائم کچھ پیسوں کے لیئے فری لانس فوٹو گرافی بھی۔ ہلکے گلابی رنگ کے حجاب میں لپٹا ہوا اسکا میکپ سے لبریز چہرے پہلی نظر میں بہت چالاک اور شیطانی لگتا تھا۔ وجہ تھا اسکی آنکھیں، گہری گرے پانی کی طرح جیسے اندر تک بس ایک کھوکھلا سرمئی رنگ کا پیالہ ہو جس میں کوئی گہرائی نہیں۔ اوپر سے اسکی ناک میں موجود چھوٹی سی نوز پن جو جمکتی تھی وہ اسے اور چالاک ظاہر کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں مکمل خاموشی کے ساتھ بیٹھی تھیں۔رجا کے جوس پینے کی بے تحاشہ اونچی آواز آرہی تھی اور محرام بس سٹرا ہلا رہی تھی۔لائم رنگ کا سادہ سا کرتا اور شلوار کے ساتھ اسکے سیاہ بال کھلے اور کانوں کے پیچھے اڑسے تھے،ڈوپٹہ ندارد تھا۔

محرام اپنی یادوں میں گم تھی جب رجا کی سوچ میں ڈوبی آواز ابھری

"طوبٰی زکی کے ساتھ اس آدمی کو دیکھ رہی ہو؟"،سامنے بیٹھی لڑکی کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اس نے وہاں دیکھا جہاں طوبٰی ایک مرد کے ساتھ کڑھی کسی سے ہنس کر بات کر رہی تھی۔لمبی ہیل اور گھٹنوں سے زرا سا نیچے آتا ہوا ڈینیم کا ڈریس جس کی آستینیں پھولی ہوئی تھیں۔اسکے برگنڈی ڈائے شدہ بال اونچے جورے میں قید تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو!"،کندھے اچکاتے ہوئے محرنے استفسار کیا۔رجا تھوڑا سا آگے ہوئی،اسکی گرے آنکھوں میں شیطانی چمک تھی پکا کسی کی غیبت کرنے والی تھی۔دو ملاقاتوں میں محرام نے اتنا تو اندازہ لگا ہی لیا تھا کے رجا کا پسندیدہ موضوع تھا"گوسپ"اور وہ بھی خاص کر لوگوں

کے ائیفئیر ز کے بارے میں۔ یہاں پر ہر دوسرے سیلیبرٹی کو وہ یوں جانتی تھی جیسے پھوپھو کی بیٹی یا بیٹا ہو۔

" ائیفئر چل رہا ہے دونوں کا، سنا ہے اس آدمی نے اپنی بیوی کی طلاق بھی طوبی کی وجہ سے دی ہے " محرام نے دوبارہ مڑ کر انھیں دیکھا۔ طوبٰی کے ساتھ ایک ٹرٹل نیک پہنے دراز قد خوبرو آدمی کرڑھا تھا۔ وہ خود ایسا دکھتا تھا جس کے لیئے کوئی طلاق لے کر شادی کرنا چاہے

" تمہیں کیسے پتہ ؟ "

" ارے۔۔ آپ ابھی ہمیں جانتی نہیں محرم جی (اف! میرا نام محرام ہے محرم نہیں) عقاب جیسی نظریں ہیں ہماری بندہ سکین کر لیتی ہیں بندہ " کندھوں پر سے نامحسوس گرد جھارتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

محرام نے کچھ نہیں کہا بس اپنے جوس کا ایک لمبا سا سپ لیا اور پھر گلاس کے اندر دیکھا۔ اس نے تو شاہدرجا کی بات کو بھی دھیان سے نہیں سنا تھا۔ صاف ظاہر تھا وہ الجھی ہوئی ہے

۔

خاموشی دوبارہ چھا گئی۔رجا نے اپنا جوس ختم کر لیا تھا اب وہ اپنے کیمرے کے ساتھ الجھی ہوئی تھی جب محرام نے اسے پکارا۔

"رجا !"

ہونہہ "محر کے پکارنے پر اس نے کہا البتہ ہاتھ کیمرہ کے لینس کے ساتھ الجھا ہوا تھا۔ "

محرام کی نظر اسکے ہاتھوں سے ہوتی نوز پن پر ٹھہر گئی۔"کیا مجھے اسے بتانا چاہیے ؟"محر نے دل میں سوچا۔آس پاس کا بے ہنگم شور،طوبیٰ کے قہقہے اور کیمرے کی کلک کلک سب مدھم ہو گیا تھا

میں ہمیشہ سے چاہتی تھی میرا نام بھی ایک برینڈ بنے"اپنے جوس میں سٹرا کو گھماتی " ہوئی وہ کہہ رہی تھی رجا نے زرا سی نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔"میں اپنے کریئر میں کافی آگے جانا چاہتی ہوں۔ایک ٹوپ ریڈیڈ فوٹو گرافر بننا میرا خواب ہے"کنھکیوں سے رجا کو دیکھا جو پورے وسوق سے اسکی بات سن رہی تھی کیمرہ ہاتھ میں ابھی بھی موجود تھا۔

اگر میں کبھی کوئی۔۔ ٹیم بنانا چاہوں تو کیا۔۔ تم میری ٹیم کا حصہ بنو گی؟" محرام نے " نظروں کو ہلکا سا موڑ کر اسے دیکھا۔ رجا نے آہستہ سے کیمرہ میز پر رکھا اور آگے ہوئی۔ بازوؤں کو سینے کے ساتھ باندھتے ہوئے میز پر رکھا۔

کیا تم مجھے اپنا کو لیڈ فوٹو گرافر رکھو گی؟"، سوال تھا یا حکم محر نے نہیں سوچا اور کہہ ڈالا۔ "

" جیسا تم کہو "

"تو پھر ٹھیک ہے محرم!! COUNT !! ME !! IN "

جوش سے بولتے ہوئے وہ اٹھی اور محرام کا ہاتھ ملایا۔ کندھوں پر سے بوجھ ڈھیلا ہو گیا تھا اسے اندازہ بھی نا ہوا کے اسی خوشی میں رجا نے اسکا نام دوبارہ غلط پکارا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اب خوش تھی، چمک اور روشنی چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ ہاتھ میں پکڑا اگرم ہوا جوس اسے آب حیات لگ رہا تھا۔

ΔΔΔ

دو سال پہلے

مسز فجر عدیل بنے اسے چار ماہ ہو چکے تھے اور ان چار ماہ میں جہاں کئی مرتبہ اسے اپنا دل مارنا پڑا وہیں کئی مرتبہ اسے یہی خیال آیا کے فجر اتنا برا بھی نہیں۔

آج 27 ستمبر تھی، محرام کی سالگرہ۔

وہ اور فجر اس وقت آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں واقع سمندر کے کنارے موجود ریسٹورنٹ میں بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔ اس نے سلک کی لمبی سبز فراک پہن رکھی تھی جبکہ فجر نے وہی تھری پیس پہن رکھا تھا جو وہ کام پر پہن کر گیا تھا۔ دونوں میں خاموشی تھی مگر ارد گرد شور تھا، ریسٹورنٹ کی شاہد کوئی انیورسری تھی اسی لیئے آج رش بہت ہی زیادہ تھا، اور محر کو

www.novelsclubb.com

رش سے ہی الجھن ہوتی تھی البتہ فجر اس سے بلکل مختلف،اسے رش میں ہی خوشی ملتی تھی۔

محرام کی سوچوں کے یکسر بے نیاز فجر اپنا کھانا کھا رہا تھا۔جبکے وہ کھانے میں بس چمچ ہی چلا رہی تھی

کیا اسکی شادی شدہ زندگی آئیڈیل تھی ؟،خود سے سوال کیا

ہر گز نہیں،جوب دیا گیا

کیا وہ اس سے خوش تھی ؟،ایک اور سوال کیا گیا

نہیں

www.novelsclubb.com

کیا وہ مطمئن تھی ؟، تیسر سوال آیا

اس سوال کا جواب دینے کے لیئے اُس نے سامنے کھانا کھاتے فجر کو دیکھا۔ اسکا شوہر ہینڈ سم تھا امیر تھا، پڑھا لکھا تھا اور۔۔ آگے اسکی لسٹ ختم ہو گئی تھی۔ یہی تین خوبیاں ہوتی ہے نا ہر رشتے کی بنیاد؟

پورا ہفتہ اسے یوں محسوس ہوتا جیسے فجر سے شادی کرنا ایک سمجھوتہ نہیں بے وقوفی تھی اور پھر اسی ہفتے میں ایک دن فجر آکر اس سے اتنی اچھی طرح پیش آتا کے وہ سارے ہفتے کی الجھن وقتی طور پر غائب ہو جاتی۔

وہ برا نہیں تھا مگر اچھا بھی نہیں تھا، شادی کے ایک ماہ بعد اسے معلوم ہوا کے فجر کے بے تحاشہ دوست ہیں "بے تحاشہ"، اور ان سب سے ملنا اسک فرض تھا۔ محرام کو اس بات سے کوئی زیادہ مسئلہ نہیں تھا، وہ گھر میں کم ہوتا تھا تو وہ اپنا کام باآسانی کر لیتی تھی مگر۔۔۔۔ کہیں اندر وہ چاہتی تھی یے

شادی چل جائے she wanted the love like in the movies

،وہ بروکن میرتیج نہیں چاہتی تھی، وہ بھی خوش رہنا چاہتی تھی۔

۔لیکن ہر

دن کے اختتام پر وہ خود سے ایک ہی بات کہتی تھی 'سمجھوتہ ہے تو سمجھوتہ ہی سہی'۔

اپنی پلیٹ میں سے چاول الگ کرتے ہوئے اس نے درمیان میں ایک خالی دائرہ بنایا۔اسکا چہرہ اس دائرے میں سے نظر آتی پلیٹ پر صاف واضح ہو رہا تھا۔کچھ دن پہلے ہونے والی ملاقات زہن پر چلنے لگی۔وہ دونوں اپنے فلیٹ کے لاونئینج میں بیٹھے تھے۔فجر صوفے کے اسکا شوہر sports obsessed freak دوسرے کونے پر اور وہ دوسرے۔ کوئی میچ دیکھ رہا تھا جبکہ وہ لیپ ٹاپ پر جھکی تھی۔اس نے ایک

کے ساتھ شادی کی تھی

فجر "محر نے پکارا "

www.novelsclubb.com

ہونہہ !کیا ہے"، مصروف سا لہجہ "

میں سوچ رہی تھی اب بہت بریک لے لی چار مہینے کافی ہوتے ہیں میں resume "

اپنا کیریئر دوبارہ

کرنا چاہتی ہوں" آرام سے کہا۔

اسکی بات سن کر فجر ہنسنے لگا، "تمہیں کام کی کیا ضرورت ہے محر، میں ہوں نا۔ اگر شوقیہ کرنا ہے تو کرتی رہو کون سا یے کچھ پیسے تمہارے اخراجات اٹھا سکتے ہیں" اسکا لہجہ یوں تھا " جیسے کہہ رہا ہو" میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں

محرام اپنے شوہر کو دیکھتی رہ گئی۔ کچھ سال پہلے اسکی ماں نے بھی یہی کہا تھا مگر انکا لہجہ سرد تھا اور فجر۔۔۔ اسکا لہجہ ہتک آمیز۔ "شوق اور لگن ہو تو پیسہ انسان کما ہی لیتا ہے"، اپنی ماں کو تو اس نے بہت ہمت کر کے یے کہا دیا تھا اب اپنے شوہر سے کیا کہے۔ وہ اوور سینسٹو ہے جانتی تھی مگر فجر کے ساتھ رہتے ہوئے اسے لگتا تھا وہ ہر بات میں اسکا مذاق ہی اڑا رہا ہے

.

واپس اسی ریسٹورنٹ میں آؤ جہاں ایک طرف سمندر تھا اور دوسری طرف لوگوں کا رش

۔

کیا وہ اپنی شادی سے مطمئن تھی؟ (نظر اٹھا کر فجر کو دیکھا)

پھر اپنی پلیٹ کو۔۔۔۔

عکس نمایا تھا۔۔۔۔

ایک ایسی لڑکی کا عکس جو اپنی شادی کو بچا رہی تھی۔۔۔

ایک ایسی لڑکی کا عکس جو۔۔

نہیں تھی مطمئن اپنی شادی سے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ کوشش کرے گی۔۔

آخر تک کوشش کرے گی۔اپنے چاولوں کو دوبارہ سے پلیٹ میں پھیلاتے ہوئے اس نے پہلا نوالہ لیا۔ٹھنڈے چاول بدذائقہ تھے مگر اس نے سمجھوتہ کرنا سیکھ لیا تھا۔فجر کے ساتھ رہتے ہوئے وہ نا جانے کیا کیا سیکھ جائے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

روشنیوں سے مزین اس ہال کو چھوڑ کر ہم دور اسلام آباد میں واقع ایک سیاہ گیٹ کی طرف آتے ہیں جس کے دوسری طرف آف وائٹ رنگ کا مہر نساء ولا بظاہر تو خاموشی سے کڑھا تھا مگر اندر ہلچل اور افراتفری تھی۔

www.novelsclubb.com

پرسوں زباب کی پہلی ڈھولکی ہونی تھی اور ساتھ ہلدی کی رسم بھی رکھی گئی تھی۔اسکی تیاریوں میں لوگ آگے پیچھے ہو رہے تھے۔ولا ابکے تقریباً مہمانوں سے بھر چکا تھا۔دور

دور سے زباب نے شادی کے لیئے لوگوں کو بلایا ہوا تھا۔وہ جتنے احمد کے پیسے ضائع کر سکتی تھی اس شادی میں وہ کرنا چاہتی تھی۔

اس وقت بھی وہ لاوئینج میں بیٹھی شادی کے کارڈز کو دیکھ رہی تھی کے ولیمہ پر کس کس کو بلانا ہے۔اسکی ایک طرف اسکی خالہ کی دو بیٹیاں بیٹھی تھی۔اور دوسری طرف پھوپھو کی بیٹی بیٹھی اپنی ننھی سے بیٹی کو سلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔وہ ساری عورتیں کارڈز کو اٹھا اٹھا کر دیکھ رہیں تھیں جبکے ان سے تھوری ہی دور سڑھیوں پر سفید رنگت والا لڑکا بیٹھا تھا۔اسکی گالوں پر دانوں کے سرخ نشانات تھے۔حلیہ تھوڑا قابل قبول تھا۔وہ ہونز اپنی بہن کو ہی دیکھ رہا تھا۔بلکے یوں کہا جائے گھور رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مجھے ان سے پوچھنا چاہیئے ؟ "

یہیں سوال وہ کب سے خود سے پوچھ رہا تھا۔

اسے یقین تھا اسکی بہن نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔اور اگر کچھ کیا بھی تھا تو یقیناً کوئی وجہ ضرور ہو گی. ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی اور چھبتی ہوئی نظریں زباب کے سانولے چہرے پر ٹکیں تھیں۔ کبھی کوئی بچہ ولا سے اندر آتا، کبھی کوئی پارسل لے کر اندر آتا۔بس یوں لگ رہا تھا وہ کسی ٹرین سٹیشن پر ہے اور لوگ آجا رہے ہیں مگر وہ بس ایک جگہ اٹک سا گیا ہے۔ نہ اپنی منزل کا علم ہے نا وہاں ہونے کا۔

یوشع ابھی بھی زباب کو دیکھ رہا تھا جب ایک کوریئر والا ملازم کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ جہاں ملازم کے ہاتھ میں کپڑوں کا ایک ڈبہ تھا وہی کوریئر والے نے دو ڈبہ اٹھا رکھے تھے۔ وہ اتنے بڑے تھے کے انھوں نے اسکا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔صرف ایک گلابی رنگ کی کیپ نظر آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"باجی یے آپکے لیئے اُمریکہ سے کچھ تحائف آئیں ہیں، کسی پلوشہ روپا کی طرف سے!"، ملازم نے ہاتھ میں موجود ڈبہ پر لگا ٹیگ دیکھ کر زباب کو بتایا۔ تھوڑی دیر وہ آنکھیں چھوٹی کیے سوچتی رہی اور پھر اسے اچانک یاد آیا۔

"ہاں ہاں!۔۔۔"پلوشہ اسکی امی کی کزن تھیں جنھیں اس نے بلایا تھا مگر انکا کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ شاہد وہ نہ آسکتی ہوں اسی لیئے شادی کے تحائف بھیج دیے ہو وہ بعد میں فارغ ہو کے فون کر کے پوچھ لے گی۔

"انھیں کہاں رکھوں جی؟"، ملازم نے پوچھا البتہ کوریئر والا ابھی بھی خاموش تھا۔ یوشع ساری کاروائی کو دیکھ رہا تھا جب اچانک ہی گود میں موجود اسکا فون بجنے لگا۔ کسی نمبر سے کال تھی مگر وہ انجانہ نمبر نہیں تھا اسے اچھی طرح سے معلوم تھا یے کس کا نمبر ہے۔ صبح ہی تو یے نمبر کو نٹیکٹس میں سے ڈیلیٹ کیا تھا اس نے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔۔انھیں ایسا کرو انیکسی میں رکھ دو"ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے زباب نے ان دونوں کو جانے کا کہا اور خود دوبارہ کارڈز پر جھک گئی۔ جہاں وہ دونوں ولا کے سامنے والے

دروازے سے نکلے تھے وہی یوشع منیر نے گیلی ہتھیلیوں سے کال اٹھائی اور پچھلے گیٹ سے نکل کر لان کی طرف آیا تھا۔اندر باہر ایک ہی چیز کا شور تھا۔

بچے۔۔ڈھیر سارے بچے

سب کی نظروں سے چھپتے ہوئے وہ لان کے ایک اکیلے کونے میں آیا یہاں سے لاونج میں بیٹھا شخص اسے دیکھ سکتا تھا سن نہیں۔یوشع دھوپ کے بلکل نیچے تھا کیاریوں کے پاس۔

"کیا مسئلہ ہے آپکا جگن۔۔جب میں بول چکا ہوں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی تو نہیں کرنی۔۔دور رکھے مجھے اس معاملے سے"،وہ بے بسی سے ہلکی سرگوشی میں التجا کر رہا تھا۔ گاہے بگاہے ادھر دیکھتا کے کہیں کوئی بچہ آکر اسے زبردستی اپنے ساتھ کھیلنے پر مجبور مت کرے۔

ولا سے کوسوں دور "مہرنساء ہاسپٹل" کے باہر سیاہ گاڑی کھڑی تھی۔

آرام سے سنڈریلا آرام سے۔۔۔ تمہاری بہن کا کالا چٹھا کھولنا ہے میں نے سوچا تمہیں " وارن کردوں" یے آواز یوشع منیر کے فون سے آرہی تھی اور اسکا چہرہ مزید فق ہو رہا تھا۔

سیاہ گاڑی میں موجود گھنے گھنگرالے بالوں والی جگن تاثیر کان سے فون لگائے بیٹھی تھی۔ اسکی آواز بھی بازل کی طرح کردھری اور کسی حد تک ناک سے نکلنے والی تھی۔گاڑی کے سٹیرینگ ویل پر دونوں کہنیاں ٹکاتے ہوئے اس نے چہرہ ہتھیلی پر گرالیا اور سامنے موجود ہاسپٹل کی وسیع عمارت کو دیکھنے لگی۔

میری بہن نے کچھ نہیں کیا!"، کس قدر بہادری سے کہا تھا گردن تان کے۔دھوپ " سیدھا اسکے چہرہ پر پڑ رہی تھی چناچہ اسے آنکھیں بند کر کے کڑھا ہونا پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی بات سن کر جگن نے ایک بھرپور قہقہ لگایا۔"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔رہواپنی خوش فہمی میں"ہنسی کے درمیان میں کہا۔یوشع کواپنادل کمزور ہوتاہوامحسوس ہوا۔گبھراتے ہوئےادھرادھر دیکھا۔کوئی بچہ نہیں تھا۔شکر ہے!

"میں نے تو صرف تمہیں یے بتانے کے لئے فون کیا ہے کے۔۔تمہارے والد کی autopsy رپورٹ میرے ہاتھ میں ہے"آرام سے کہتے ہوئے ٹیک لگائی۔

"کیا!کون سی رپورٹ،بابا کی کوئی اٹوپسی نہیں ہوئی تھی!"،ابکے اس نے تھوڑا سااونچا کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لان میں کڑھے اس لڑکے سے دوراندر لاونج میں ابھی بھی زباب بیٹھی کارڈز دیکھ رہی تھی جب اسکی پھوپھو کی بیٹی نے کہا۔

"یے جوشع کس سے بحث کررہاہے!"زباب نے اسکے کہنے پر ہلکی سی نظر دھوپ میں کڑھے اپنی بھائی پر ڈالی(دماغ گھوم گیاہے گدھے گا مئی کی دھوپ میں کڑھاہواہے)

بحث! ہونہہ "حقارت سے سر جھٹکا" مکھی تک تو مارنی نہیں ہوتی بحث کرے گا کسی "

" سے

لاؤنیج سے نکل کر دوبارہ لان میں آؤ جہاں یوشع منیر ابھی بھی آنکھوں میں حیرانگی لیے کرڑھا تھا۔

بس یونہی بے خبر رہنا تم۔۔۔اب بھی سوچ رہے ہو کے تمہاری بہن نے کچھ نہیں کیا۔ " ۔تمہیں یے تک تو اس نے بتایا نہیں کے اٹوپسی ہوئی تھی انکل کی یا نہیں! تسک۔۔ قاتل اپنی گردن خود کبھی نہیں تھماتا" وہ یوشع کو قائل کر رہی تھی اور کہیں اندر ہی اندر وہ قائل ہو بھی رہا تھا۔ کیا واقعی زباب آپی قاتلہ ہیں؟

www.novelsclubb.com

خیر میں نے صرف تمہیں یہی کہنا تھا کے اگر تم دوبارہ ایز آ ٹیم کام کرنا چاہتے ہو تو۔۔۔ " ۔میں تمہاری کل والی بد تمیزی معاف کر سکتی ہوں آ گے۔۔ تمہاری مرضی" بڑے آرام سے کہہ کر خود تو اس نے فون کاٹ دیا پیچھے یوشع منیر عجیب کشمکش میں پڑ گیا۔ فون والا ہاتھ

بے ساختا تا ہی پہلو میں آ گرا۔ ساتھ پڑی لان چیئر کا سہارا لیتے وہ وہیں کرڑھا ہو گیا۔ کیا واقعی اسکی بہن نے سب کچھ کیا ہے؟ وہ کیوں قتل کریں گی؟ ایک ہاتھ سے سر دباتے ہوئے اس نے سوچا۔

وہ ابھی یونہی گردن جھکائے کرڑھا تھا جب اچانک ہی کسی نے آکر پیچھے سے زور سے اسکی شرٹ کھینچنا شروع کر دی۔ وہ بدک کر دو قدم آگے ہوا۔ پیچھے دیکھا تو وہ دو چھوٹی بچیاں تھی جن کے سامنے کے دانت ٹوٹے ہوئے تھے اور بالوں کو کھینچ کر پونی بنائی ہوئی تھی۔

! اوہ نو

چلے یوشع بھائی ہمارے ساتھ کھیلیں !" اور اب یوشع بھاگتا، چیختا، چلاتا جو بھی کر لیتا ان " بچیوں نے آج اسکے ساتھ کھیل کر ہی دم لینا تھا

کھیلنا کیا ہے؟" سر دباتے ہوئے کہا۔ ان دونوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، " ایک شیطانی مسکراہٹ یوشع کی طرف اچھالی اور پھر کہا

" دلہن دلہن کھیلنا ہے "

دھوپ میں کڑھا شخص جانتا تھا اب دنیا چاہے ادھر سے ادھر ہو جائے وہ اسے دلہن بنا کر ہی چھوریں گیں۔ایک مسئلہ حل ہوتا نہیں ہے تو دوسرا آجاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بچیوں کے ہاتھوں ظلم اور ستم کو برداشت کرتے ہوئے یوشع منیر کو چھوڑ کر اب اس جیب autopsy گنگھرالے بالوں والی لڑکی کی طرف آتے ہیں۔جو پینٹ کی پچھلی میں فون اڑستے ہوئے گاڑی سے باہر نکل رہی تھی۔اس نے یوشع سے جھوٹ بولا تھا۔ رپورٹ اسکے پاس نہیں تھیں مگر ایسا بھی نہیں تھا کے اٹوپسی ہوئی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

کل جب سب لوگ ادھر قرۃ العین کے پاس موجود تھے وہ ان سب سے دور ریسپشن رہی forensic ڈسک پر کڑھی "منیر عابد" کے متعلق ہاسپٹل کی ہسٹری کنگھال تھی۔دو سال پہلے کی ڈیٹا میں صاف لکھا تھا اسکی اٹوپسی ہوئی تھی اور جس

ڈاکٹر نے کی تھی آگے اسکا نام بھی لکھا تھا۔بس اب کام یے تھا اسے وہ فائلز چرانی تھیں اور وہ بھی کوئی اتنا مشکل نہیں تھا۔جب ہاسپٹل کی ڈائیر کٹر آپکی نانی ہوں تو کیا روک ٹوک کیا پوچھ گچھ۔

اس نے کل ہی اس ڈاکٹر کے روم کی چابی ہاسپٹل سے چرالی تھی اور آج آتے وقت اسکی ڈپلیکیٹ بھی تیار کروالی تھی۔ظاہر ہے بعد میں فائل واپس بھی تو رکھنی تھی نا اس نے۔ سب کو لگ رہا تھا وہ کیفے میں کھانا کھانے گئی ہے تسک ! سہی کہتی تھی جگن "تم میں سے کوئی میری سپیڈ کا مقابلہ نہیں کر سکتا "

ماتھے پر پی کیپ تر چھی کیے وہ ہاسپٹل کے اٹو میٹیک دروازے سے اندر ہو رہی تھی۔کسی نے نہیں سوچا تھا کے ڈاکٹر مہر نساء خاور کی اگر ایک نواسی اندھیروں سے ڈرتی تھی تو دوسری انھیں اندھیروں میں اپنا سکون تلاش کرتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

پٹرول پمپ تقریباً خالی تھا جب محرام نے زور سے گاڑی کی بریک لگائی۔اسکا سر سٹیرینگ سے ٹکراتا ٹکراتا بچا تھا۔

آرام سے محر"،ساتھ پیسنجر سیٹ پر بیٹھے احمد نے سٹیرینگ کو قابو کرتے ہوئے اس سے " کہا۔اپنے شوٹ سے کوئی چھ بجے فارغ ہونے کے بعد اس نے احمد کو کال کر کے دانی کی physiotherapist کا پتہ مانگا تھا جس کے جواب میں اس نے کہا کے،"وہ اب تک جا چکی ہونگی انکا کلینک چھ بجے تک بند ہو چکا ہوتا ہے۔ہم کل چلیں گے"۔

www.novelsclubb.com

محرام کاارادہ گھر جا کر سونے کا تھا، می ڈے کا توستیاناس ہو ہی گیا تھا ویسے بھی مگر جب احمد نے اسے اسکی کل والی بت یاد کروادی تو اس نے ارادہ ترک کر دیا۔

"تم ڈرائیو نگ سیکھنا چاہتی ہو؟ "

" مجھے تھوری بہت تو آتی ہے بٹ شاہد وہ بھول گئی ہے "

" ٹھیک ہے پھر تم فارغ ہو تو میں تمہیں سکھانا شروع کر دیتا ہوں "

پہلے تو محرام نے انکار کر دیا مگر جلد ہی ہتھیار ڈال دیے۔ کسی اور کی اسے اتنی بہتر سمجھ نہیں آئے شاہد جتنی اپنے دوست کی آجائی گی۔ وہ دونوں پچھلے دو گھنٹے سے اسی وجہ سے سڑکیں ناپ رہے تھے اور اب کوئی آٹھ بجے کے قریب پٹرول پمپ پر تکھے تھے گاڑی میں پٹرول ڈلوانے آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

آج کے لئیے اتنا ہی ! میں پیٹرول ڈلوالوں پھر تمہیں ڈراپ کر دونگا"، احمد نے کہا۔ "

تو تم گھر کیسے جاؤ گے؟"، وہ محرام کو اس کی ہی گاڑی میں سکھا رہا تھا "

فکر نا کرو تمہارے اپارٹمنٹ کے سامنے ہی گاڑی پارک ہے میری یاد نہیں"، سیٹ " بیلٹ کھولتے ہوئے اس نے کہا

اوکے پھر۔۔ تم ڈلوائو میں آتی ہوں"، تیزی سے سیٹ بیلٹ کھولتے وہ تقریباً بھاگتی " ہوئی واشروم آئیریا کی طرف گئی تھی۔ جس کام کے لئیے وہ آیا تھا اسے کرنے کے لیئے احمد کو اس سے بہتر اور کوئی موقع نہیں مل سکتا تھا۔

تیزی سے گاڑی کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ سیٹھوں کے نیچے، سٹورج کانپارٹمنٹ کے پیچھے مگر کہیں بھی کچھ نہیں تھا۔ اسے صرف ایک ہی بات کا ڈر تھا، " visorاندر، کہیں یاور محرام کو کچھ بتا نا دے"۔ ہو سکتا ہے اس نے محرام کی گاڑی میں کچھ چھپایا ہو مگر بظاہر گاڑی میں ایسا کچھ نہیں تھا۔ اگر گاڑی میں کچھ نہیں تھا تو پھر۔

www.novelsclubb.com

ماتھا مسلتے ہوئے وہ ابھی یے سوچ ہی رہا تھا جب اسکی نظر ساتھ والی سیٹ پر پڑی۔" محرام کا بیگ"، اگر گاڑی میں کچھ نہیں تھا تو کیا پھر۔۔۔

ہلکی سی نگاہ سامنے ڈالی جہاں محر غائب ہوئی تھی اور پھر دوسری نگاہ ساتھ موجود بیگ پر ڈالی۔"کیا یے کام سہی تھا"، اندر سے آواز آئی۔ وہ اس پر بھروسہ کرتی تھی وہ اسکا بھروسہ یوں نہیں توڑنا چاہتا تھا۔

ابھی نہیں تو کبھی نہیں احمد جہانزیب"، خود سے کہتے اس نے تیزی سے اسکا بیگ اٹھایا " اور تلاشی لینا شروع کر دی۔ دوائیاں، سن سکرین، موبائل بس یہی تھا۔ ہارتے ہوئے اس نے محرام کا بیگ سیٹھ پر پھینک دیا۔

یے یاور حبیب تو زباب اور بازل سے بھی بڑا سر درد تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احمد جہانزیب اور زباب عروج کی شادی کو ایک ہفتہ پانچ دن رہ گئے تھے

آج

مئی کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔جون کا پہلا ہفتہ شروع ہو چکا تھا جس کے ساتھ ساتھ حبس اور گھٹن میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔اس سب کا مطلب تھا کے اب اسکی دوائیوں کی مقدار میں ابھی اضافہ ہونا تھا۔وہ زیادہ گرمی یا گھٹن برداشت نہیں کر پاتی تھی۔کمزور ہونے کی وجہ سے اسکا جسم جلدی ہار مان جاتا اور وہ بیہوش ہو جاتی جس کے بعد ڈرپ، دوائیاں اور ایک نا ختم ہونے والے بوجھل پن کا سائکل شروع ہو جاتا۔گرمیوں میں اس

سے گرمی برداشت نہیں ہوتی تھی اور سردیوں میں اگر ٹھنڈ میں اضافہ ہو جاتا تو بخار، نزلہ اور زکام ایک ساتھ اس پر ہاوابول دیتے۔اب تو اس نے گل تی بھی چھوڑ دی تھی وہ کے نی مرتبہ بیہوش ہوئی تھی۔

اس وقت محرام ہمایوں جیل کے سامنے واقع عقبی لان میں بیٹھی تھی جس کو دیکھ کر لگتا تھا کے اسکی کاشت اور کٹائی نہ کرنے کے لوگوں کو باقاعدہ پیسے ملتے ہونگے۔اڑی ترچھی گھاس، مٹی کے بنائے ہوئے اونچے نیچے پہاڑ اور ان سب کے درمیان میں کانٹوں والے پودے۔ہر پانچ منٹ بعد وہ اپنے ارد گرد دیکھتی کے کہی کوئی کیڑا مکوڑا تو نہیں۔کپڑوں کے ستھ لگے تنکے جھارتی اور بدمزگی سے گردن اٹھا کر ویل چئیر پر بیٹھی قرۃالعین کو دیکھتی جنکی وجہ سے اسے نیچے بیٹھنا پر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

قرۃالعین نے لال چھوٹے سے کرتے کے ساتھ نیلی کھلی جینز اور انکے نیچے لال ہی رنگ کے کینوس کے جوتے پہنے تھے۔اسکی ماں کی حالت دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ تین ماہ نہیں

تین سال کے قومہ سے جاگی ہوں۔ بھوری رنگت پر جھریوں کا دن بادن اضافہ ہو رہا تھا۔ گالوں کی ہڈیاں نمایا تھیں اور ماس اندر کو دھنسا تھا۔ ہونٹ ارد گرد سے کالے ہر کر سکڑ چکے تھیں جیسے صدیوں سے پیاسے ہوں۔ آنکھوں کو گہرے حلقوں نے ڈھانپ لیا تھا۔ ماتھے پر بینگز اس وقت بھی موجود تھے مگر بالوں کے بے تحاشہ جھڑنے کی وجہ سے کان کے قریب بال غائب تھے۔ پونی میں بند ہونے کی وجہ سے وہ مزید بدھے لگ رہے تھے۔ بھورے ہاتھوں میں ابھی بھی ڈرپ لگی تھی۔

محرام جو انھیں بدمزگی سے دیکھ رہی تھی اسکے چہرے کے تاثرات ڈھیلے پڑتے پڑتے ایک دم خالی ہو گئے۔ اسے آنکھوں کی زبان پڑھنی نہیں آتی تھی مگر اپنی ماں کی آنکھیں اسے مختلف لگ رہی تھیں۔ وہاں مایوسی اور تھکن تھی جہاں ہمیشہ سختی اور فخر ہوتا تھا۔ انکی آنکھیں عام سی تھیں مگر اداسی نے نھیں محر کی نظر میں منفرد بنا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یک ٹک انھیں دیکھے گئی۔ بیماری نے انھیں نچور کرر کھ دیا تھا۔ وہ دونوں دھوپ کے بلکل قریب بیٹھ کر بھی اس سے دور تھے۔ ابھی صبح کے گیارہ بج رہے تھے گرمی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہورہا تھا مگر اس سب کے باوجود ہلکی ہلکی ہوا بھی چل رہی تھی جو اسکے سیاہ بالوں کو ساتھ اڑا کر لے جارہی تھی۔ گہرے غلابی رنگ کا کھلا سا سادہ کرتا ٹراؤزر اور نیچے اپنی ہیلز کے ساتھ اس نے سیاہ بال ہاف کیچر میں بند کیے ہوئے تھے۔

کافی دیر تک اپنی ماں کو دیکھتے رہنے کے بعد اس نے ایک تھکن زدہ ہاری ہوئی سانس خارج کی اور آنکھیں بند کرلیں۔ صبح صبح ڈاکٹر کے چیک آپ کے بعد سے ہی اسکی مما ہوا کے گھوڑے پر سوار تھیں کے وہ بازل سے ملنا چاہتی ہیں۔ نا جانے ایسا کیا تھا جو انکو سکون سے بیٹھنے نہیں دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

انکے بے تحاشہ دباؤ پر وہ انکو یہاں لے آئی تھی۔ وہ کمرے کے باہر تھی اور اسکی ماں اندر بازل سے بات کر رہی تھیں۔ شروع شروع میں تو باہر کوئی آواز نہیں آئی مگر پھر اچانک

ہی آوازیں تیز ہو گئی جس میں زیادہ نمایا آواز اسکے بھائی کی تھی۔ وہ اٹھ کر ملاقاتی کمرے میں جانے والی تھی جب اسے نے انکی آوازوں پر غور کیا۔

اسکی ماں سب کچھ جانتی تھیں!۔ '

وہ یاور حبیب کی اصلیت جانتی تھیں۔

وہ مجاہد روئف کی موت سے واقف تھیں۔

وہ بازل کی بے وقوفی سے بھی انجان نہیں تھیں۔ مگر انکے ساتھ ہونے والے حادثہ کی وجہ سے وہ کسی کو بتا نہیں سکیں یا پھر وقت نے انھیں مہلت نہیں دی

محرام نے آنکھیں کھول لیں۔ ہلکی سی ہوا کا جھونکا اسکے کھلے بالوں کو ٹکرا کر گیا۔ گردن اٹھا کر ماں کو دیکھا۔ اس نے فالتو ہی میں اتنی خواری کی، قرۃ العین کو تو پہلے ہی سب معلوم تھا۔

" آپکو سب کیسے پتہ تھا؟" بہت دیر تک خاموش رہنے کے بعد اس نے آہستہ سے پوچھا۔ نظریں گھاس پر مرکوز تھیں کہیں کوئی کیرا نا آجائے۔

" جیسے تمہیں پتہ چلا"، انکی بات پر محر نے انھیں دیکھا،" ادھر ادھر سے چھوٹے چھوٹے کلیوز ملیں اور میں نے انھیں جوڑ لیا۔ انھیں کلوز کی پختگی چیک کرنے کے لیئے میں پاکستان آرہی تھی جب۔۔۔" وہ خاموش ہو گئیں۔ حقارت سے مسکرائیں اور سر جھٹکا۔

قومہ کے بعد اسکی ماں میں ایک تبدیلی آئی تھی اب یہ تبدیلی اچھی تھی یا بری یہ سمجھنے کے لیئے پہلے اسے " تبدیلی کے ہونے " کو ماننا تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی، ارد گرد کی چلتی ہوا دونوں کی خاموشی کے درمیان واحد خلا تھی۔

" تم ملی تھی نا۔۔ اسکے گھر والوں سے؟ کیسے لوگ ہیں" گردن تھوری سی ترچھی کر کے نیچے بیٹھی محر کو دیکھا۔

" اسکے گھر والے تعلقات ختم کر چکے ہیں اس سے۔۔ "

ہو ہی نہیں سکتا" اسکی بات کاٹتے ہوئے وہ طنز سے مسکرائی،" رابطہ ہو گا بس کسی کو " بتاتے نہیں ہونگے"، محرام جو بول رہی تھی خاموش ہو گئی۔ وہ اپنی ماں سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔ تبدیلی ان میں آئی تھی محرام میں نہیں۔ وہ ابھی بھی ڈرنے جھجکنے والی تھی۔

خیر !۔۔" ایک ٹھنڈی سانس خارج کی" وہ جہاں کہیں بھی ہے ہم ڈھونڈ لیں گیں " اسے" مسکراتے ہوئے محرام کی طرف دیکھا،" اور جو کوئی بھی ہے۔۔ ہم اسے بھی ڈھونڈ لیں گے " محر کی مسکراہٹ بے اختیار ہی ختم ہو گئی۔

" کیا مطلب ! اسکے ساتھ کوئی اور بھی ہے کیا "

" تمہیں کیا لگتا ہے محرام اسے جیل سے کس نے نکالا ہو گا؟ "

اسکے ساتھیوں نے !"، جواب بے ساختہ آیا "

چلو۔۔۔فرض کر لیا کے اسکے ساتھیوں نے نکالا ہو گا پھر۔۔۔پھر بھی کوئی تو ملا con "

ہے اسکے ساتھ جس نے اسکی اس

" میں مدد کی ہے

منی پلانٹ کی بیل سے لدے اس گھر کے باہر اس وقت بہت شور تھا۔لوگ ان دو لڑتے)

ہوئے لوگوں کو چھڑا رہے تھے۔۔۔ایک اس گھر کا مکین اور دوسرا ایک اجنبی مرد جسے محلے

(والوں نے پہلے کبھی وہاں نہیں دیکھا تھا

میرا ایکسڈنڈ پلینڈ تھا I'm sure of it ۔ "

محرام نے گردن اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا،"یقیناً آیاور حبیب کے ساتھ جو دوسرا انسان "،

ہے وہ جان گیا ہو گا کے مجھے اسکی اصلیت معلوم ہو گئی ہے۔اسی لیئے میرا منہ بند کروانے

کے لیئے یہ سب پلینڈ کیا ہو گا۔" محرام کو اپنی ماں کی باتیں انتہائی بے تکی لگی یا پھر اتنے

سال ایک ساتھ رہنے کے بعد اسے معلوم ہو گیا تھا کے اسکا بھائی ور ماں ایک ہی فارملا پر

" چلتے تھے اور وہ تھا کہ "دنیا ہمارے گرد گھومتی ہے

گلی والے ابھی بھی ان دو مردوں کو ایک دوسرے سے الگ کر رہے تھے جب اس (گوری رنگت والے مرد نے اچانک ہی جیب میں سے ایک چاقو نکالا اور آؤ دیکھا نا تاؤ سامنے والے شخص کے کندھے میں کھوب دیا۔ارد گرد سارے لوگ چیخیں مارتے ہوئے پیچھے (ہو گئے۔دور کہیں سے پولیس کے سائرن کی بھی آواز آنے لگی تھی

اسی لیۓ صرف یاور نہیں اس آدمی تک بھی پہنچنا ہے ہمیں"انکی بھوری آنکھوں میں " غصہ تھا، سختی تھی اور سب سے واضح نفرت تھی۔ محرام ان سے پوچھنا چاہتی تھی کے آپ اتنی پر یقین کیوں ہے مگر زبان جیسے جم گئی تھی۔اب ویسے بھی اسکی ماں جانے اور بازل جانے اسے اپنا کیر ئیر ریکور کرنا تھا بس۔

پولیس افسر اب اس گوری رنگت والے مرد کو گاڑی میں ڈال رہا تھا۔کسی نے ایمبولینس (بھی منگوالی تھی۔گلی والے لوگ اس آدمی کے ارد گرد جما خون کو بہنے سے روک رہے تھے۔اور اس سب کو اگر کوئی دیکھ رہا تھا تو وہ اس گھر کا مالک تھا، سیاہ پی کیپ پہنے سیاہ ہی پینٹ شرٹ کے ساتھ بازوؤں کو سینے پر باندھے احمد جہانزیب یاور حبیب کو پولیس (موبائل میں بٹھا چکا تھا

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

وہ اپنے اپارٹمنٹ کے کمرے میں موجود تھی۔ اپنے اور اپنے شوہر کے اپارٹمنٹ میں۔ کمرے میں کوئی روشنی نہیں تھی۔ روشنیوں سے نہایا ہوا سڈنی شہر دیوار گیر کھڑکھی سے صاف نظر آرہا تھا۔ کھڑکی کے سامنے وہ سیاہ بالوں والی لڑکی ویلویٹ کی میرون فارک پہنے کڑھی تھی۔ اسکا چہرہ خالی تھا مگر آنکھیں گیلی۔ سینے ہر ہاتھ باندھے وہ خاموش مورتی بنے نیچے چلتے شہر کو دیکھ رہی تھی۔ نیلی روشنی اسکے چہرے کو سایہ کر رہی تھی کمرے کا دروازہ بند تھا مگر باہر سے آتی آوازیں پھر بھی صاف سنای دے رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

" کیا مطلب میں سونیا کے ساتھ نہیں جا سکتا؟"، یے فجر کی آواز تھی جو تقریباً چیخنے والے انداز میں اپنی پھوپھو سے کہہ رہا تھا۔

(کچھ دیر پہلے)

ہوا کچھ یوں تھا کے محرام اپنی دوست کے ساتھ شاپنگ کر کے آئی تھی۔ابھی وہ اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولنے ہی والی تھی جب اندر سے آنے والی آوازوں پر اسکے قدم رک گئے۔

" مجھے تو شادی کرنی بھی نہیں تھی۔۔۔آپ لوگوں نے زبردستی پندھا ڈال دیا ہے میرے گلے میں اور اب۔۔۔اب مجھے کہیں جانے سے بھی روک رہے ہیں"وہ آواز فجر کی تھی۔مگر جو بات اہم تھی وہ اسکے جملے تھے۔منہ پر چپیٹ مارنے والے انداز میں ادا کیئے جانے والے جملے۔

" بیٹے۔۔تو میں آپکو جانے سے تو نہیں روک رہی نا آپ جاؤ، جہاں جانا ہے جاؤ جو کرنا ہے کرو مگر یے رویہ ٹھیک کرلو۔بیوی ہے وہ آپکی"،دروازہ کے باہر کڑھی محرام کی آنکھیں گیلی ہونے کے قریب تھیں۔وہ آواز فجر کی پھوپھو کی تھی۔اندر موجود دونوں لوگ انجان تھے کے باہر کڑھی وہ سب سن چکی تھی۔

ہاں یہ صحیح ہے۔۔پہلے مجھے دھوکے سے شادی کروائی جائے اینڈ دن میں اسکے ساتھ " پیارا پیارا ہسبنڈ بھی بنو"، حقارت سے کہا، "اور ان کیس اگر میں نے شادی کرنی بھی ہوتی لڑکی سے کبھی شادی نا کرتا"، اور یہاں محرام کی بس ہوگئی mediocore تو میں اتنی تھی

ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی۔دونوں نفوس حیرت سے اندر آنے والی لڑکی کو دیکھنے لگے، مگر وہ ان دونوں سے یکسر بے نیاز تیز تیز چلتی ہوئی اپنے کمرے میں جا کر بند ہوگئی۔

(ابھی)

اپنے کمرے میں آنے کے بعد سے ہی وہ دونوں باہر کھڑے بحث کر رہے تھے۔ہر اگلے جملے کے ساتھ اسکو مزید احساس ہوتا کے اسکی کوئی وقعت نہیں۔یوں جیسے اسکی ماں نے اسے بے مول کر دیا گیا ہو۔فجر کی پھوپھو اسے لہجہ آہستہ رکھنے کا بولتیں تو وہ مزید تلخ ہو جاتا ۔

"it's just a formality یہ آپکے الفاظ ہے آنا بے آپ نے کہا تھا"

اب میں کیوں اچھا بنوا سکے ساتھ۔اس نے یہاں تہنا رہنا ہے تو رہے مگر میں کیوں اسکی مرضی اور خوشی کا خیال کروں"، فجر کے جملے پر محرام نے آہستہ سے آنکھیں بند کر لیں۔ ایک آنسو دائیں آنکھ سے نکلتا ہوا گال پر بہا تو اس نے آنکھیں کھول لیں۔

یے رشتہ خالی تھا وہ جانتی تھی مگر آج معلوم ہوا تھا کیوں؟ جس کی بنیادیں ہی کھوکھلی ہوں وہ تعلق کیا پھلے پھولے گا۔

آپ نے مجھے یوں پھینک کر سہی نہیں کیا ممی۔ ظلم کیا ہے آپ نے مجھ پر۔۔بہت بڑا " ظلم"۔ہاتھ کی پشت سے گال رگڑتے ہوئے وہ کھڑکی کے سامنے سے ہٹ گئی۔نیچے دھورتا مصروف شہر دوسروں کے دکھوں سے بے نیاز یونہی دھوڑتا رہا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

صبح کی نسبت دوپہر میں گرمی مزید بڑھ چکی تھی۔جون کی ابھی ابتدا ہی ہوئی تھی اور حبس اور گھٹن ایسی کے اللہ معاف۔ محرام نے اپنے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا لیا تھا۔گاڑی میں چلتے اے سی اور ہاتھ میں موجود automatic hand fan کی وجہ سے وہ باہر کی گرمی سے محفوظ تھی مگر اسکے باوجود بھی گاڑی میں گھٹن اور چپچپاھٹ سی تھی۔

باہر کی دنیا کتنی تپش میں تھی وہ اسکے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی۔سوچتی بھی کیوں اسے تو اندر ہی بہت گرمی لگ رہی تھی۔

" یے یہاں انتارش کیوں ہے طارق"، ساتھ بیٹھی اسکی ماں نے ڈرائیور سے پوچھا۔وہ لوگ پچھلے دس منٹ سے ٹریفک میں پھنسے تھے اور ہر سیکینڈ بعد ارد گرد سے کوئی زور سے ہارن مارتا تو وہ چونک جاتی۔

www.novelsclubb.com

" یہ بیگم صاحبہ یہاں سامنے جو ہوٹل ہے نا۔۔وہاں کوئی فیشن برینڈ کا وہ شو نہیں ہوتا وہ ہے۔ باہر سے بھی آئے ہیں لوگ اسی لیئے انتارش ہے یہاں"، سامنے بلند و بالا سفید عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا۔ محرام نے ہلکی سی نظر ہوٹل پر ڈالی پھر دوبارہ ہاتھ میں پکڑے پھنکے کا سوئچ دبا دیا۔ ٹھنڈی ہوا اسکے چہرے پر آئے بالوں کو ہلکا ہلکا اڑا رہی تھی۔

گرمی میں تھوڑی کمی آئی تھی جب اچانک ہی گود میں موجود فون بجنے لگا۔ اس نے فون کی سکرین پر نظر ڈالی تو چہرے پر اچانک ہی بدمزگی در آئی۔

"ایڈوکیٹ علی اصغری "

بے زاریت سے اپنے فون کو دیکھتی گئی۔ اسکا کوئی موڈ نہیں تھا علی کی آواز سننے کا۔

کس کا فون ہے محر"، ساتھ بیٹھی قرۃ العین نے پوچھا۔ "

اس نے ہلکی سی نظر ان پر ڈال کر ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور بغیر انھیں جواب دیے کال اٹھالی۔ ہاتھ میں موجود اٹو میٹک پھنکے کی رفتار میں تھوڑی سستی آگئی تھی۔

ہیلو"، بے زاریت سے کہا۔ "

مس ہمایوں۔۔ گڈ ڈنیوز ہے آپکے لیے" چہکتے ہوئے کہا لیکن اس چہک کے پیچھے ھتک " واضح چھپی تھی۔

جی بتائیں"، جان چرہانے والے انداز میں کہتے ہوئے اس نے پھنکے کی رفتار تیز کرلی۔ "

مجاہد رؤف عرف ف یاور حبیب۔۔۔ "

آدھے گھنٹے پہلے پکڑا جاچکا ہے"، لفظوں پر زور دیتے ہوئے اس نے محرام کے علم میں اضافہ کیا۔ ہاتھ میں موجود پھنکا اچانک ہی رک گیا۔

"کیا مطلب؟ "

www.novelsclubb.com

مجھے تھانے کے ایس ایچ او کی کال آئی تھی جہاں ہماری ایف آئی آر درج ہے۔ انھیں " یاور مل گیا ہے"، محرام ایک جھٹکے سے آگے ہوئی۔ سمجھ نہیں آرہا تھا خوش ہو یا حیران ہو"

" میں نے تصدیق بھی کرلی ہے وہ یاور ہی ہے

میں آرہی ہوں، مجھے ایڈریس بھیجو جلدی" اور اس سے پہلے کے علی کچھ بولتا اس نے " کال کاٹ دی۔

کون سی گرمی؟ کہاں کی گرمی؟ محرام ہمایوں کو لگا کسی نے اسے جلتے کوئلوں سے اٹھا کر برف خانے میں بٹھا دیا ہو۔ ساری محنت آخر کار رنگ لا گئی تھی۔

کیا ہوا؟"، قرہ العین نے اسکا کندھا ہلا کر پوچھا تو وہ واپس اصل دنیا میں آئی۔ چہرے پر " سے خوشی پھوٹ کر باہر آرہی تھی۔

یاور حبیب۔۔۔ "عین نے اسے الجھ کر دیکھا" پکڑا جا چکا ہے"۔ خوشی اود سکون کا " سانس لیتے ہوئے اس نے ٹیک لگا لی۔ جبکے دوسری جگہ اسکی ماں کو حیرت کا ایک سو والٹ کا جھٹکا لگا

اب بس بہت جلد اسکی مشکلات ختم ہو جائیں گی اور اسکا وعدہ مکمل ہو جائے گا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گھر پہنچنے کے فوراً بعد اس نے سب سے پہلے اپنی ماں کو کمرے میں انکی نرس کے پاس چھوڑا۔ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے وہ مرکزی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی جب دانی کی آواز پر وہ درمیان میں رک گئی۔

" محر "

جی دانی"، وہ پیچھے صوفے پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہیں تھیں "

کہاں جا رہی ہو؟"، انھوں نے تفتیشی انداز میں اس سے پوچھا۔ "

یاور سے ملنے جا رہی ہوں"، بول کر وہ دروازہ کا ہینڈل کھولنے ہی والی تھی جب ڈاکٹر " مہرنساء نے اسے دوبارہ روک لیا۔

www.novelsclubb.com

"! رکو "

جی"، وہ پہلے ہی جلدی میں تھی اور دانی بار بار اسے روک رہی تھی۔ "

اکیلے مت جاؤ۔۔"وہ ابھی کہہ رہی تھیں جب ساتھ کچن سے جگن نکلتی ہوئی آئی اور " دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔اسکے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے کٹے ہوئے سیبوں سے بھرا ہوا پیالہ تھا جسے وہ فارک کی مدد سے کھا رہی تھی۔

کسی کو لے جاؤ؟"،اپنی بات کہہ کر وہ خاموش ہو گئی اور کچھ اور سوچنے لگیں۔اس سے " پہلے کے محرام کسی کا نام تجویز کرتی انھوں نے خود ہی کہہ دیا۔

یوشع کو لے جاؤ"، خلا میں دیکھتے ہوئے انھوں نے آرام سے کہا۔ "

یوشع کو!دانی۔۔میں بازل سے ملنے بھی تو اکیلے ہی جاتی تھی وہ بھی تو جیل ہی ہوتا ہے" " ،اسے مہر نساء کا مشورہ بے تکا لگا کچھ یوشع کے ساتھ اسکی زیادہ بات چیت تھی نہیں اور کچھ وہ خود جلدی میں تھی۔

www.novelsclubb.com

پہلے تم بازل سے ملنے جاتی تھی اور بازل کو میں جانتی ہوں مگر جس سے تم اب ملنے جا رہی ہو اسے میں نہیں جانتی" انکی بات سن کر محرام نے انھیں ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو " "کم آن دانی

جگن جو خاموش تماشائی کی طرح سیب چبارہی تھی ہنسنے لگی، "اس ڈرپوک کو رہنے دیں۔۔اپنا سایہ تک دیکھ کے ڈر جاتا ہے وہ، یے ناہو تھانے میں بیہوش وہوش ہو جائے اور تمہارے لیئے اور ہی مسئلہ کرھا ہو جائے" اپنی بات کہہ کر وہ خود ہی مزے لینے لگی۔ جبکے دوسری طرف دونوں نفوس ابھی بھی آنکھوں آنکھوں میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

دانی کے چہرے پر "مان لونا میری بات" والے تاثرات تھے، جبکے محرام انھیں 'پلیز نا کرے دانی' والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ جگن نے پہلے دانی کو دیکھا، پھر محرام کو اور پھر ناگواری سے آنکھیں گھماتی وہاں سے اٹھ گئی۔ وہاں سارے ہی بے وقوف تھے۔

کال ملالو یوشع کو وہ چلا جائے گا تمہارے ساتھ "،انھوں نے اب حکم دینے والے نداز "
میں کہا۔

دانی۔۔۔"وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر پھر اسکی وہی عادت وہ ناں نہیں بول پاتی تھی۔ "

"it's for your own safety پلیز محرام "

،انکی بات سن کر محر نے ایک تھکی ہوئی سانس اندر لے کر نکالی، سر ہلاتے ہوئے ٹھیک ہے کہا اور دروازہ کھولتے باہر چلی گئی۔

اب اسکا رخ لفٹ کی طرف تھا اور ہاتھ بیگ گھنگھال رہا تھا۔ لفٹ چھوٹی سی تھی وہ کوئی تیس سیکینڈ میں ہی نیچے پہنچ چکی تھی۔ فون پر یوشع کے کونٹیکٹ کو کلک کرتے اس نے کان سے لگایا ہی تھا جب نظر سامنے پارکنگ لاٹ کی طرف اٹھی۔ وہاں ہمیشہ کی طرح ایک سیاہ پی کیپ پہنے شخص گاڑی سے ٹیک لگائے کرڑھا تھا۔ محرام کا کان سے لگا ہاتھ خود بخود پہلو میں آ گرا۔ چہرے پر بے اختیار ہی ایک مسکراہٹ ابھری۔

تم۔۔ یہاں ؟" احمد نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسے اندر بیٹھنے کا کہا۔ '

مجھے پتہ تھا تم یاور سے ملنے تھانے جا رہی ہو۔۔ اکیلا تو میں تمہیں نہیں بھیج سکتا تھا نا"، " گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے کہا۔

تمہیں کیسے پتہ چلا"، جب احمد ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا تب اس نے سوال کیا۔ "

سٹیرینگ ویل پر دونوں ہاتھ جماتے ہوئے اس نے ہلکی سی سانس اندر کھینچ کر نکالی اور پھر گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا، "کیونکہ وہ ہماری ہی دی گئی ایک پراپرٹی پرا یز آ کرائے دار رہ رہا تھا" محرام جہاں تھی وہیں ہی ٹھہر گئی۔ پہلا خیال جو آیا تھا وہ یہ کے "کیا احمد اس سارے وقت میں یاور کو جانتا تھا" مگر اس سوال کا جواب اس نے خود ہی خود کو دیتے ہوئے کہا کے "کرائے دار ہے وہ اسکا روز پتہ نہیں اسکا دوست کتنی ڈیلینگز کرتا ہو گا سب کو تھوری یاد رکھ سکتا تھا وہ"، مطمئن ہوتے ہوئے اس نے سیٹ سے ٹیک لگا لی۔

ΔΔΔ

تھانے میں گرمی اور حبس باہر کی نسبت کئی گنا زیادہ تھی یا اسے محسوس ہو رہی تھی۔ وہ جو گرمیوں میں اے سی کے نیچے سے ہٹتی نہیں تھی آج اپنے بھائی کے پیچھے خوار ہوتے ہوئے بابا آدم کے زمانے کے پھنکے کے نیچے بیٹھی تھی۔ غلابی ڈوپٹہ اسکے کندھوں پر پھیلا ہوا تھا اور سیاہ بال کس کے جوڑے میں بندھے تھے۔

نظر اٹھا کر پہلے اس نے اپنے سر پر موجود کالک سے لپٹے ہوئے پھنکے کو دیکھا اور پھر ارد گرد بیٹھے لوگوں کو۔ ایس ایچ او کے کمرے میں ایک طرف حوالات تھے جہاں سے یاور حبیب مزحکہ خیز نظروں سے محرام کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنا منہ بلکل سلاخوں کے ساتھ جوڑا ہوا تھا اور ہاتھ باہر لٹکائے ہوئے تھے۔ محر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر رخ موڑ کر دوسری طرف کرڑھے وکیلوں کو۔ یاور کا وکیل مسلسل ایک ہی بات پر بحث کر رہا تھا کے اسکے موئکل کو بیل دے دی جائے جبکے بقول پولیس والوں کے۔ یاور پر نا صرف اس ایک

فراڈ کے چار جز ہیں بلکے منشیات فروشی کے خلاف بھی کیئں ایف آئی آر درج ہیں۔ان کیسز پر بیل کی قیمت کئی گنا زیدہ تھی۔

پورے تھانے میں ایک ہلچل سی مچی تھی۔کوئی آرہا تھا کوئی جارہا تھا، قہقہے، فون کی گھنٹیاں ،گاڑیوں کا رکنا۔ایسے جیسے یہاں کسی کو ایک منٹ کا سکون میسر نہیں تھا۔اور محرام نے سنا تھا کے پاکستان کی پولیس بہت سست ہوتی ہے اسے یے نہیں معلوم تھا کے یہاں کی یے ہلچل 'تھانے کی رونق' ہوتی ہے۔

ویسے۔۔۔آپ نے میرے بہنوئی کا مسئلہ حل نہیں کیا جہانزیب صاحب"،سامنے " بیٹھے درمیانی عمر کے ایس ایچ او نے کہا۔انھیں آئے ہوئے پندرہ منٹ ہوئے تھے تب سے احمد انکے ساتھ ہلکی پھلکی بات چیت کر رہا تھا۔محرام تو بس خاموش تماشائی کی طرح کبھی ادھر دیکھتی کبھی ادھر۔ہر آتا جاتا ہولدار یا پولیس والا اسے یوں دیکھتا جیسے وہ کوئی سرکس کا جوکر ہو یا انھیں نے پہلی مرتبہ تھانے میں کوئی عورت دیکھی ہو۔

ہمارا کام صرف پراپرٹی بیچنا ہے۔۔۔آگے اپنی پراپرٹی کی حفاظت۔۔۔آپکے زمے ہے " "،احمد نے جواب دیا،"اب اگر آپکے بہنوئی اپنی پراپرٹی کا دھیان نہیں رکھ پائے۔۔۔اور اس پر قبضہ ہو چکا ہے تو اس میں۔۔۔میرا کیا قصور"،اپنی بھاری آواز میں اس نے ٹھہر ٹھہر کے کہا۔

محرام بغور اسے دیکھے گئی۔ایس ایچ او نے سختی سے مٹھی بھینچ لی مگر گھنی مونچھوں کے نیچے مسکراہٹ ویسے ہی رہی۔اب محر کو یے کون سمجھاتا کے وہ نپے تپے انداز میں طنز کر گیا تھا۔پولیس والے ان قبضہ مافیاز کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔ایسی ایف آئی آر جو ان مافیا کے خلاف ہوں انکو درج نا کرنے کے ماہانہ بھاری جیب خرچ ملتا ہے۔

یاور کا وکیل ابھی بھی زور و شور سے پولیس والے اور علی سے بحث کر رہا تھا جب اچانک ہی حوالات سے سٹی بجانے کی آواز آنے لگی۔محرام نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر دیکھا۔

سارے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔یاور ہونٹوں کو گول کیے سیٹی بجا رہا تھا مگر اسکا لہجا اور اسکا انداز یوں تھا جیسے وہ بہت خوش ہو یا کسی کو بتا دینا چاہتا ہو۔وہ۔بے وقوف۔نہیں۔ محرام کو لگا جیل کی سلاخوں کو ہاتھ میں لیے ان سے جھولتا ہوا شخص اسے دیکھ رہا ہے مگر اس کمرے میں صرف ایک ہی انسان تھا جو جانتا تھا وہ سیٹھی اسی کے لیے ہے۔احمد جہانزیب کے ماتھے پر سے پسینا پسھلتا ہوا نیچے آنے لگا جسے وہ بڑی مہارت سے بال ٹھیک کرنے کے بہانے سے صاف کر گیا۔

یاور ابھی بھی احمد کو گھوڑ رہا تھا، چہرے پر عجیب شیطانی مسکراہٹ تھی،

مجھے اپنوں نے لوٹا۔۔۔"

غیروں میں اتنا دم کہاں

میری کشتی وہاں ڈوبی۔۔۔

، " جہاں پانی کم تھا

احمد پر نظریں ٹکائے وہ رک رک کر شعر پڑھنے لگا۔ "اے چپ کرواؤ اسے"، ایس ایچ او کے کہنے پر ہولدار نے جیل کی سلاخوں پر ٹنڈا زور سے مارا۔ محرام ایک منٹ کے لیئے گبھرائی اور کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

یاور ابھی بھی مسکرا رہا تھا مگر اب وہ پیچھے جا کر بیٹھ چکا تھا نظریں احمد پر ٹکی تھیں جو سامنے لگی دیوار کو دیکھ رہا تھا۔ پہلی ملاقات میں اپنے بھائی کے مجرم کے حوالے سے اگر اس نے "کوئی اندازہ لگایا ہو تو وہ یہی ہو گا کہ "یاور حبیب عجیب نہیں عجیب ترین انسان ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

گاڑی کا دروازہ دھیرے سے بند کیا گیا۔ سر اٹھا کر اس نے سامنے موجود پلازہ کو دیکھا۔ اس پلازہ کے دوسری منزل پر منیر کے ڈاکٹر کا کلینک واقع تھا۔ اٹوپسی رپورٹ ہاتھ میں آنے کے بعد جگن نے اسکا تفصیلی معائنہ کیا۔ ساری رپورٹ میں سب کچھ ٹھیک تھا مگر ایک

www.novelsclubb.com

چیز تھی جو اسے ٹھٹکی تھی۔وہ کوئی میڈیکل کی سٹوڈنٹ نہیں تھی مگر جو غلطی رپورٹس میں تھی وہ کوئی عام انسان بھی سمجھ سکتا تھا۔

رپورٹس میں صاف لکھا تھا کے مرنے سے تین دن پہلے منیر اپنے ڈاکٹر سے ملا تھا جنہوں بعد prescribe نے اسکی دوائی جینچ کی تھی۔اسکو دل کا عارضہ تھا اور سر جری کے سے ان دنوں خوفناک حد تک بڑھ چکا تھا۔رپورٹس میں جو دوائی اسے کی گئی تھی اسکی مقدار پورے دن میں ایک گولی لکھی گئی تھی مگر اٹوپسی رپورٹ کے مطابق منیر کے میدے سے انھیں اس دوائی کی غیر ضروری مقدار ملی تھی جو کل ملا کر ساتھ گولیاں ہو نگی۔

گتھی آسان تھی،دوائی کی بے تحاشہ مقدار اسکا جسم برداشت نا کر سکا اور ہارٹ اٹیک کے باعث وہ مر گیا۔جگن نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور سینے کے ساتھ لگی فائل پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔اب یا تو فائل میں کوئی غلطی ہے یا ڈاکٹر نے منیر کو واقعی میں ہی ایک گولی لینے کا کہا تھا۔اسی بات کی تصدیق کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔

روڈ کراس کرنے کے بعد اس نے پلازہ کے اندر قدم رکھا۔

lilac

رنگ کی چکن کاری کی قمیز کے ساتھ کھلا سفید پلازو پہن رکھا تھا۔بے تحاشہ گنگھرالے بال ہاف کیچر میں نا ہونے کے برابر بند تھے۔آج وہ پہلی مرتبہ اپنی عمر کے مطابق لگی تھی ۔پورے بیس سال کی۔

کلینک کی طرف جاتی ہوئیں سڑھیاں پار کرنے لگی۔آس پاس دھوں،لوگوں کی آوازیں، دکانوں کا رش اسے الجھن ہو رہی تھی مگر اس سب کو برداشت کرتے ہوئے وہ کلینک کے سفید شیشے کے دروازے تک پہنچی اور اسے دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔جہاں پلازہ میں بے تحاشہ رش تھا وہی حیران کن طور پر کلینک خالی تھی۔آگے ریسیپشن ڈسک پر بیٹھی لڑکی نے سر اٹھا کر اندر آتی جگن کو دیکھا اور پھر روبوٹک انداز میں کہا۔

"لنچ آور ز ہیں میم آدھے گھنٹے بعد آیئے گا"، مگر جگن اسے اگنور کرتی خود ہی ڈاکٹر کے کمرے تک بڑھنے لگی۔

ارے ارے کہاں جا رہی ہیں آپ !" ریسپشنسٹ نے اسے روکتے ہوئے کہا،" کہا ہے نا " آپ کو لنچ آوورز "

میں اتنی دیر تک انتظار نہیں کر سکتی "، کڑھر دی آواز میں اسکی بات کاٹی اور کہا۔ کلینک کے اندر دوائیوں کی بے تحاشہ بدبو تھی

" آپکے پاس کوئی اپائنٹمنٹ بھی ہے یا ایسے ہی اندر جا رہی ہیں "، ریسپشنسٹ نے چڑتے ہوئے کہا۔

" اپائنٹمنٹ کا فائدہ کلنک تو خالی ہے "، ارد گرد اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ریسیپشنسٹ نے آئبرو چڑاہاتے ہوئے اسے دیکھا، ویسے بھی بقول جگن یے ریسپشنسٹس سری ہوئی ہوتیں ہیں۔

ابھی وہ جگن کو کچھ اور بھی بولنے والی تھی جب کلنک کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ جہاں ریسیپشن ڈیسک پر کڑھی لڑکی الرٹ ہو گئی وہی جگن نے مرتے ہوئے اندر آتے ڈاکٹر سمیت ایک لڑکے کو دیکھا وہ یقیناً آنکا اسسٹنٹ ہو گا، بڑی سیاہ آنکھوں والا لڑکا۔

ہاتھوں کو پونچھتے ہوئے اور سفید کوٹ پہنے وہ یقیناً منیر عابد کے ڈاکٹر تھے۔

سر، یے لڑکی اپائنٹمنٹ کے بغیر یہاں آئیں ہیں،اور نا کچھ سن رہیں ہیں نا سمجھ "،وہ " بیچارے بھوڑے سے تھے ابھی کھانا ہضم ہوا نہیں تھا کے اس لڑکی نے ایک اور بات ہضم کرنے کے لیئے دے دی۔ پیچھے کھڑا لڑکا تفتیش سے جگن کو دیکھ رہا تھا۔

آپ۔۔۔ "اپنی عینک صاف کرتے ہوئے انھوں نے کہا, "آپکو پہلے کبھی دیکھا نہیں " یہاں"، پر سوچ لہجے میں اظہار کیا

آئندہ بھی نہیں دیکھے گے اگر میرا کام کر دے تو"،ناک پر عینک ٹکاتے ہوئے انکے " ہاتھ تھم گئے۔ جگن کا لہجہ کچھ ایسا ہی تھا۔ جہاں لڑکی نے بے بسی سے انھیں دیکھا وہی لڑکے نے اپنی ہنسی دبالی۔

اندر آجائے آپ"، اپنے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جگن انکے پیچھے ہو لی " مگر جاتے جاتے اس نے ریسپشنسٹ کو فاتحہ نظروں سے نوازنا نہیں چھوڑا۔ ہونہہ سڑ گئی !

اندر کا کمرہ باہر کے ویٹینگ ایریا کے نقابلے میں قدرے بڑا تھا۔ایک طرف نیلے پردے کے پیچھے ہاسپٹل بیڈ لگا تھا اور جا بجا چارٹس، تصویریں اور مشینیں پڑیں تھیں۔

" جی! تو کیا کام ہے؟"، اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انھوں نے کہا۔ دھلا دھلا یا داغدار چہرہ پر موٹی عینک اور سر پر گنتی کے کچھ سفید بال۔

جگن سانس لیتے آگے ہوئی اور اٹوپسی رپورٹ انکے سامنے رکھ دی۔" منیر عبد کو تو جانتے ہی ہونگے آپ؟"، نپے تلے لہجے میں سوال کیا۔

" منیر کو۔۔"، سوچنے والے اناد زمیں ٹھوڑی پر انگی ٹکائی،"ہاں ہاں۔۔ منیر عابد مگر وہ تو دو سال پہلے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے فوت ہو چکا ہے"۔

" یاں اور یے انھی کی اٹوپسی رپورٹ ہے"، فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں تو"۔

www.novelsclubb.com

"یے سچ ہے ناکے مرنے سے قبل تین دن پہلے آپ نے انکی دوائی تبدیل کی تھی"،چیئر پر ٹیک لگاتے ہوئے اس نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور سینے پر ہاتھ باندھ لیئے

"اس لیے کے اپنی بائی پاس سرجری کے بعد اچانک ہی اسکی طبیعت بہت خراب رہنے لگی تھی۔پچھلی دوائیاں کچھ زیادہ اثر نہیں کر رہی تھیں تو مجھے دوسری prescribe کرنی پڑی"،رپورٹ کے صفحے پلٹتے ہوئے مصروف لہجے میں کہا "bulls eye"، جب انکے ہاتھ بے اختیار ہی تھم گئے۔جگن اندر ہی اندر مسکرائی

"اس دوائی کی مقدار ایک دن میں ایک گولی تھی کیوں کے وہ ایک ہیوی ڈوس والی دوائی تھی۔۔۔جس کی ضرورت سے زیادہ مقدار دل کے لیے harmful ہو سکتی تھی am i right"؟

،فاتحانہ انداز میں اس نے ہونقوں کی طرح فائل دیکھتے ہوئے ڈاکٹر سے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں مگر یہاں تو۔۔۔"، بے یقینی سے انکی عینک کی پیچھے موجود آنکھیں پوری طور پر کھل چکی تھیں۔ "یہاں یہی لکھا ہے نا کے انکے میدہ سے سات گولیا ملی ہیں۔۔سات۔۔ don't you think that's too much "

،اسٹریلین لب و لہجے میں اس نے کہا۔

" لیکن۔۔۔اس سب کا کیا مطلب ہے"، کھلے ہوئے منہ کے ساتھ سامنے بیٹھی گنگھرالے بالوں والی لڑکی کو دیکھا

" دو مطلب ہو سکتے ہیں۔۔.(آنگلی کو وی کے نشان میں اوپر کیا)ایک تو یے کے یے فائل نکلی ہے یا دوسری یے۔۔کے آپ نے انھیں سات گولیاں ہی دیں تھیں "

" سات، ناممکن ہیں اس دوائی کی اتنی مقدار تو کسی بھی ہٹے کٹے آدمی کی جان لینے کے لیے کافی تھیں"، جگن انکی بات سن کر مسکرائی اور کرڑھی ہو گئی۔

" ٹھیک ہے۔۔ تھینکیو فور یور ٹائم ڈاکٹر"، فائل اٹھا کر وہ باہر بڑھنے والی تھی جب انھوں نے بیچ میں ہی اسے روک لیا۔

"آپ کیا لگتی ہیں منیر عابد کی"، لہجہ تفتیش سے پاک تھا البتہ وہاں پر بے یقینی ابھی بھی موجود تھی۔ جگن نے مڑتے ہوئے انھیں دیکھ۔ ذہن جیسے انکا سوال سن کر مکمل طور پر خالی ہو گیا تھا۔ (جھوٹ بول جگن جلدی ورنہ بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا) اندر سے آواز آئی

"بہو ہوں۔۔۔ میں انکی"، وہ جس کی زبان کو جھوٹ پر عبور تھا یے بولتے ہوئے لڑکھڑا گئی تھی۔ الفاظ نہیں تھے ایسے لگتا تھا ثابت زہر نگھل لیا ہو۔ بہو اور انکی نیور۔

"بہو؟؟؟ مگر انکا بیٹا تو ابھی بہت چھوٹا ہے !"

"تو میں کونسا بڑی ہوں"، آرام سے کہتی وہ دروازہ دھکیلتے باہر چلی گئی۔ حسد اور انا نے آج اسے کسی کی جھوٹی بہو بھی بنا دیا، آگے آگے نا جانے کیا کیا بنوائے گی۔

"مر کر بھی میں کبھی بیوی نا بنوا اس ڈرپوک سینڈریلا کی"، کڑوا سا منہ بناتے وہ کلینک سے باہر چلی گئی۔ پیچھے کڑھی ریسپشنسٹ اسکی پیٹھ کو انھیں جلالی نظروں سے گھورتی رہی۔ مگر صرف وہی ایک نہیں تھی جو جگن کو دیکھتی گئی، ایک سیاہ بڑی آنکھوں والا بائکر بھی اس

www.novelsclubb.com

کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔کچھ تفتیش سے کچھ سوچ سے۔یے لڑکی اسے پتہ نہیں کیوں کسی مرد کی یاد دلاتی تھی۔

سیف۔۔"،ریسپشنسٹ کے پکارنے پر وہ لڑکا ٹھٹکا،"ڈاکٹر صاحب اندر بلا رہے ہیں"، "

" دروازہ پر آخری نگاہ ڈالتے ہوئے وہ اندر چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

محرام ہمایوں کی شادی کو چھ ماہ ہو چکے تھے۔اس واقعے کو گزرے تقریباً ایک ماہ بیت چکا تھا مگر ان دونوں کے درمیان ایک اجنبی سا احساس تھا جسے نا محرام نے دور کرنے کی کوشش اور فجر تو ویسے بھی ایک زبردستی کے رشتے میں بندھا تھا۔جب جب محرام فجر کو دیکھتی، تو اسکے الفاظ دوبارہ سے زہن میں تازہ ہو جاتے تھے۔

اگر میں نے شادی کرنی ہی ہوتی تو میں اتنی mediocore "

www.novelsclubb.com

لڑکی سے کبھی شادی نا کرتا"،اور ہر بار نئے سرے سے زخم تازہ ہو جاتا پہلے اس نے اپنی ماں کو خوش رکھنے کے جتن کیے اب اپنے شوہر کے سٹینڈرڈس پر بھی اترنا تھا۔

وہ دونوں اس وقت شہر کی حدود سے باہر ایک چھوٹے سے ٹاؤن کی طرف جا رہے تھے۔ فجر کا کوئی دوست تھا جس نے نئ سال کی ابتدا کے لیئے پارٹی رکھی تھی۔ موسم بھی خوشگوار تھا نا زیادہ گرمی نا بہت ٹھنڈا اور ویسے بھی ایسا ہو سکتا تھا فجر عدیل کوئی پارٹی مس کر دے۔

آدھی آستینوں والی سفید لمبی فراک پہنے وہ شیشے سے باہر ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھ رہی تھی۔ دونوں کے درمیان خاموشی تھی اور دونوں ہی اس خاموشی کے عادی تھے۔ پارٹی ٹھیک بارہ بجے شروع ہونی تھی اور اس وقت ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے جب انکی گاڑی ایک سنسان سڑک کے بیچوں بیچ جھٹکا کھا کر رک گئ۔ محرام کا سر زور سے ساتھ والے شیشے سے لگا البتہ فجر نے خود کو بچا لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے سر میں درد کی لہر سج اٹھی تھی۔ آنکھوں پر جیسے بھاری بوجھ ہو اور سر کو کوئی پکڑ کر دبا رہا ہو۔ فجر غصے سے گاڑی سے باہر نکلا، سڑک بلکل سنسان تھی۔ یقیناً گاڑی کے اندر ہی کچھ خرابی آئی ہو گی۔ اپنا کوٹ اتار کر اس نے اندر پھینکا اور گاڑی کا بونٹ کھول کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ اندر بیٹھی محرام نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا دیا۔ درد اب گردن کی طرف بڑھ رہا تھا، وہ اسے دبا کر کم کرنے کی کوشش کرتی تو وہ زیادہ ہونے لگتا۔ شاہد چوٹ والی جگہ سوج گئی تھی۔

باہر فجر گاڑی کے ساتھ جتا ہوا تھا اور اندر وہ اپنے سر کو پکڑے بیٹھی تھی، دس منٹ گزرے تو اسک سر میں ہوتا درد تھوڑا کم ہوا۔ البتہ گردن ابھی بھی صحیح طرح سے ہلانے نہیں ہو رہی تھی اور آنکھیں بمشکل ہی آدھی کھلی ہوئی تھی۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اس نے ساتھ پڑی پانی کی بوتل اٹھا کر لبوں سے لگائی۔ گردن میں درد ہونے کی وجہ سے وہ اسے زیادہ ہلا نہیں پا رہی تھی اسی لیئے ایک گھونٹ پی کے اس نے سر سیٹ کے

ساتھ ٹکا کر آنکھیں موندلیں۔ باہر فجر اب باقاعدہ گاڑی کو لاتے رسید کر رہا تھا، ایسا پکیا ہوا کے وہ اچانک ہی بیچ راستے میں رک گئی۔ شہید رنگ بالوں میں انگلیاں پھیرتے اب وہ بونٹ کو گھوڑ رہا تھا فجر عدیل کوئی ہارٹی تھوڑی مس کر سکتا تھا۔

محر کی آنکھ بے اختیار کسی کے زور زور سے بولنے کی آواز پر کھلی۔ کراہ کر اس نے آدھ کھلی آنکھوں سے سامنے دیکھا۔ فجر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا یایوں کہا جائے لڑ رہا تھا۔ زور زور سے ہاتھ ہلاتے وہ انگریزی میں چیخ چلا رہا تھا۔ کچھ دیر تک محرام اسے آدھ کھلی آنکھوں سے دیکھتی رہی پھر وہ غصے سے فون بند کرتا اندر آیا اور دروازہ تقریباً توڑنے والے انداز میں بند کیا۔

محر خالی ذہن کے ساتھ اسے بس دیکھ رہی تھی۔ سٹیرنگ پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے convience اس نے ایک دو گالیاں بکی۔ محرام ابھی بھی کچھ نہیں بولی۔ گاڑی میں اب خاموشی تھی، باہر چلتی ہوا کی سرسراہٹ اور دور کسی store سے آتی ریڈیو کی آواز۔ چہرہ موڑے محر اسے دیکھ رہی تھی اور فجر باہر جب خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے اس نے رخ محر کی طرف پھیرا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟"، انگریزوں جیسے نقوش کے حامل شخص نے حیرانگی سے پوچھا۔ "

محرام نے اسے جواب دینے کے لیئے منہ کھولا ہی تھا جب اچانک ہی شدید درد کی لہر سر کے بائیں جنب اٹھی (وہی حصہ جو ٹکرایا تھا)۔

آہ"، اس نے سر دونوں ہاتھوں میں دے کر گردن جھکا دی۔ "

محر!" فجر اپنی جگہ سے تھوڑا سا آگے ہوا۔ "کیا ہوا ہے یار"، اسکی آواز میں فکر تھی۔۔ "

ان چھ ماہ میں پہلا قریبی احساس۔

محر کی آنکھیں بھیگ رہی تھی مگر اس نے سر نہیں اٹھایا اٹھانے ہی نہیں ہو رہا تھا ایسے جیسے گردن کو کسی نے پکڑ کر نیچے جھکا دیا ہو۔

، "کیا ہوا ہے؟ "

www.novelsclubb.com

(کیا مطلب اسے پتہ نہیں ہی مجھے لگی ہے) یے پہلا خیال تھا جو اسکے زہن میں ابھرا۔

وہ خاموش ہو گئی، درد کم پڑ گیا، گردن پر سے زور ہٹا دیا گیا تھا۔ لمبی لمبی سانسے لیتی وہ سیدھی ہوئی اور چہرے پر سے بال ہٹائے۔ فجر ابھی بھی فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیاہوا ہے؟"اب اسکی فکر بدل چکی تھی۔اب یے تفتیش تھی۔ "

میر۔۔میرا"ناہموار سانسوں کے درمیان میں اسنے بولنے کی کوشش کی، "

"i bumped my head " ہلکی سی آواز میں اس نے کہااور دوبارہ سیٹ سے ٹیک لگالی۔

فجر ساکت ہو گیا، پھر پیچھے ہٹااور گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگائی۔ گردن ہلکی سی موڑ کر ساتھ بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھا، جس کا چہرہ اب خالی تھا۔

میں آیا!"، کہہ کر وہ گاڑی سے باہر نکلااور اندھیرے راستے میں غائب ہو گیا۔ محرام " میں اتنی بھی طاقت نہیں تھی کے وہ دیکھ پاتی وہ کہاں گیا ہے۔ ٹھنڈی ہوا شیشے سے اندر آتے ہوئی اسکے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں ایسالگ رہا تھا جیسے چہرہ خشک ہو کر تقریباً جم چکا ہو۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد گاڑی کادروازہ کھلااور فجر ڈرائیور سیٹ پر convience store بیٹھا،"یے لو،وہ سامنے

سے لایا ہوں"، محرام کی طرف ایک آئس بیگ بڑھاتے ہوئے اس نے کہا۔ "اسکو اپنے زخم پر رکھ لو"، محرم نے اسکے ہاتھ میں موجود آئیس پیک کو دیکھا پھر بمشکل اسکے چہرے کو۔۔ حیرت سے۔

"لے لو اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو"، جھجکتے ہوئے آہستہ سے محرام نے اسکے ہاتھ سے آئس پیک لے کر اپنے سوجے ہوئے سر کی ایک طرف کو رکھا۔ ٹھنڈی برف جیسے ہی سر سے ٹکرائی اس نے کانپ کر پیچھے ہٹا دیں۔

"تھوڑی دیر رکھو گی تو کچھ ہو گا نا"، بٹن کی مدد سے کڑکھیوں کو بند کرتے ہوئے اس نے کہا اور اپنی سیٹ کو لیور کی مدد سے تھوڑا پیچھے کر لیا۔ چوٹ لگی محرام کو تھی اور سر پر اثر فجر کو ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میکینک کو کال کر دی ہے کچھ دیر تک آ جائے گا"، محرام کو اطلاع دی جس کے جواب میں اس نے کچھ نہیں کہا، کہتی بھی کیا اسے تو فلحال فجر کی دماغی حالت پر بھی شک گزر رہا تھا۔

ارد گرد اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور اس اندھیرے میں کڑھی انکی سفید گاڑی عجوبہ لگ رہی تھی۔ اسکے محر کا زخم بہت حد تک کم ہو چکا تھا جب آسمان پر دفعتاً ڈھیر سارے رنگ بکھڑ گئے۔ محر نے چونک کر گاڑی میں لگی ڈجٹل گڑھی کو دیکھا۔ بارہ ہو چکے تھے۔۔۔ اگلا سال شروع ہو چکا تھا۔

آسمان پر ہوتی آتش بازی کا عکس گاڑی کے شیشے میں بن رہا تھا۔

نیلا، سبز، جامنی اور ہر طرح کے الگ الگ رنگ۔

"ہیپی نیوائیر"، ساتھ بیٹھے اسکے شوہر نے آسمان کو دیکھتے سر گوشی کی۔ محرام کچھ سیکینڈز تک اسے دیکھتی گئی، کتنا الگ لگ رہا تھا وہ۔

www.novelsclubb.com

"ہیپی نیوائیرٗ"، اسنے بھی ہلکی سی سر گوشی کی

ΔΔΔ

آج

اسنے ہاتھ میں موجود فون پر ٹائم دیکھا، شام کے چھ بج کے ساتھ منٹ۔اندھیرہ ابھی اتنا نہیں ہوا تھا البتہ سورج ڈھل چکا تھا۔آسمان پر بادلوں کو ڈیرہ تھا مگر بارش نہیں ہو رہی تھی اور شاید ہونی بھی نہیں تھی۔

محرام نے بے صبری سے تھانے کے باہر موجود پتھریلی روش پر چلتے علی اصغری کو دیکھا جو کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

محرام پچھلے بیس منٹ سے وہاں کڑھی اسکا انتظار کر رہی تھی کے بازل کے کیس کے حوالے سے کچھ بات کر لے مگر علی نا جانے آج کون سا فون بوتھ کھول کر بیٹھ گیا تھا۔ ایک کال بند ہوتی نہیں تھی کے دوسری آنے لگتی۔ابھی بھی وہ ٹہل ٹہل کر کسی سے بحث کر رہا تھا جب محرام کے فون پر اچانک نوٹیفیکیشن کی آواز آئی۔

واٹس ایپ پر میسج تھا۔

احمد: you done؟

احمد باہر گاڑی میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا اور وہ یہاں علی کی کال ختم ہونے کا محرام نے احمد کے ساتھ ہی گھر جانا تھا۔

" یار!"، محر نے ٹائپ کر کے بھیجا۔ پھر ایک اور مسج میں دو رونے والے ایمیو جی بھیجے۔

" کال ہی ختم نہیں ہو رہی اسکی"، ساتھ ایک الگ مسج میں دو رونے والے ایمو جی دوبارہ بھیجے۔

" کب سے کڑھی ہوں!"، مسج بھیج کر ساتھ ایک اور رونے والا ایمو جی بھیجا۔ ابھی اس نے اور بھی کئی مسیجز کرنے تھے جب دوسری طرف سے جواب موصول ہو گیا۔

احمد: میں آؤ؟

" نہیں نہیں" محرام نے کیپیٹل میں ٹائپ کر کے بھیجا۔

" میں کر لونگی"، بھیج کر ساتھ ایک اور تھنکیو کا مسج کیا۔ اور علی کی طرف دیکھا جس نے ابھی کان سے فون ہٹایا تھا تا کے ایک اور کال کر سکے۔ موقع اچھا تھا، وہ ضائع کیے بغیر اس تک پہنچ گئی۔

www.novelsclubb.com

" مسٹر علی ",اس نے مڑ کر محر کو دیکھا،"مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے "

" ابھی میں بزی ہوں ہم۔۔ "

اٹس ارجنٹ "،اسکی بات کاٹتے ہوئے پنک جوڑے میں ملبوس لڑکی نے کہا۔ "

بازل کا کیس۔۔اب آگے کیا کرنا ہے ؟"، سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا۔ "

بڑی مچھلی ہمرے ہاتھ میں آچکی ہے،اب بس اس سے بازل کے پیسے نکلوانے ہے "
عدالت میں پیش ہو کر یے ثابت کرنا ہے کے بازل کے ساتھ فراڈ ہوا تھااور جس نے فراڈ کیا تھاعدالت جانے اور وہ جانے،بس"، سکون سے کہتے اس نے موبائل پر آتی کال اٹھائی
۔

"تواس سب میں کتنا وقت لگے گا"، محرام نے بے صبری سے سوال کیا تواس نے ایک زہریلی مسکراہٹ سے اسے نوازا۔ کان سے لگائے فون کے سپیکر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"یہی کوئی تین سے چار ماہ"

"تین سے چار ماہ"، محرام تقریباً چیخنے والے انداز میں بولی۔ علی تھوڑا سا آگے کو جھکا اور مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

"ظاہر ہے مس ہمایوں جب پچھلے ہفتے ہم نے عدالت میں پیش ہونا تھا تب ہم گئے نہیں تو اب تاریخ آگے ہی جائے گی نا"

"کیا یے کام جلدی نہیں ہو سکتا"، بے چینی سے پوچھا۔ علی نے اپنے اسی ہتک آمیز انداز میں اسکی طرف دیکھا۔

"یے عدالت کے فیصلے ہیں مس ہمایوں آپکے کپڑوں کی شاپنگ نہیں جو آپکی مرضی سے ہو"، کہہ کر اس نے ایک آخری طنزیہ نگاہ محرام۔پر ڈالی اور چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے محرام نے ہاتھوں کی مٹھی بناکر زور سے آپس میں بند کیں، ناخن جلد کے اندر تک پیوست ہونے کا احساس ہوا تو درد کی وجہ سے کھول دیے، "آوچ"، ہتھیلی کو سہلاتے ہوئے اس نے تھانے کے کھلے دروازے کو دیکھا جہاں سے علی ابھی ابھی اندر گیا تھا۔فون پر دوبارہ نوٹیفیکشن آئی تو وہ آنکھیں گھماتے ہوئے باہر چلی گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

احمد جہانزیب اور زباب عروج کی شادی کو ایک ہفتہ چار دن رہ گئے تھے

www.novelsclubb.com

آج

وقت تھا شام کا۔۔

جگہ تھی مہر نساء ولا۔۔۔

آج زباب کے گھر پر سارے مہمان مکمل ہو چکے تھے جسکی خوشی میں ہی اس نے سب کی دعوت رکھی تھی اور مہر نساء سمیت انکی بیٹی اور نواسیوں کو بھی بلایا تھا۔آسان الفاظ میں پیسے ضائع کرنے کا طریقہ .

سارے مہمان اس وقت پچھلے لان میں جمع تھے۔ولا کے ارد گرد لگائی ہوئیں بتیاں بھی روشن تھی اور ایک مرتبہ مزید اعلان کر رہی تھیں کے اس گھر میں شادی ہے۔

کل تھانے سے وہ تقریباً کوئی آٹھ بجے گھر لوٹی تھی اور آتے ساتھ بنا کسی سے بات کیئے نیند کی گولیاں لیں اور سو گئی۔اس نے تو اگلے دن تک سوتے رہ جانا تھا اگر چھ بجے کے قریب اسکا فون نا بجنے لگتا۔ہیلو بول کر اس نے کال اٹھائی تو دوسری طرف احمد جہانزیب تھا، "تیار ہو کر نیچے آؤ ڈرائیونگ ٹائم ہے"، محر نے گھڑی دیکھی اور حیرت سے کہا، "اس وقت !"، 'یے تمہارے دوست نہیں انسٹرکٹر کا آرڈر ہے نیچے آؤ ابھی"، محرام منہ بسورتے اٹھی اور تیار ہوئی۔ تقریباً دس بجے تک سڑکیں ناپتے رہنے کے بعد وہ گھر آئی اور دوبارہ بغیر کچھ کہے سونے چلی گئی مگر ایک گھنٹے بعد ہی اس کا فون دوبارہ بجنے لگا۔

رونے والے انداز میں اس نے کال اٹھائی تو دوسری طرف رجا تھی، "تم نے وہ طوبیٰ زکی والی تصویریں ابھی بھی ایڈیٹ نہیں کیں!!"، محرام کی رہی سہی نیند بھی اڑ گئی۔ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی اسے یاد آیا، اس نے تو اب تک پچھلے دو اور شوٹز کی بھی تصاویر ایڈٹ نہیں کی تھیں۔ اسکی یے کام آخری دن تک ٹالنے والی عادت نے اسے بہت مروایا ہے۔

اٹھو بھیجو!"، رجا کے حکم دینے پر وہ فوراً اٹھی اور پھر گیارہ بجے سے لے کر شام چھ بجے تک لیپ ٹاپ کے سامنے سے نہیں ھٹی۔ دو تین مرتبہ اسے مہرنساء ڈانٹنے بھی آئیں کے کھانا کھالو کل دوپہر سے بھوکی ہو مگر کھانے کی کیا ضرورت جب اسکے لیئے ہر طرح کے وایٹمن اور مینرل کی الگ الگ گولی تھی۔ اس نے تو ولا بھی نہیں آنا تھا مگر مہرنساء ڈانٹتے ہوئے اسے لائیں تھیں کے "بہت کرلی اپنی مرضی، یہاں چھوڑ جاؤ تمہیں تاکے پیچھے سے بیہوش ہو جاؤ فاقے کر کے اور ہمیں پتہ بھی نا چلے"۔

www.novelsclubb.com

جہاں وہ سارے لان میں لگی کرسیوں پر بیٹھے تھے وہی وہ انیکسی سے تھوڑی دور ایک خاموش گوشے میں کڑھی کان سے فون لگائے دوسرے شخص کی بات سن رہی تھی یا یوں کہا جائے دوسرے کی جھاڑ سن رہی تھی۔

" یے تم نے کس طرح کی ایڈیٹ کی ہیں، مجھے اتنا کالا کیوں بن دیا ہے!!!!!!"، ناجانے طوبیٰ زکی کو اسکا نمبر کہاں سے ملا تھا جو وہ اسکے کام پر تنقید کرنے آگئی تھی اور یے محرام کے کیریئر میں پہلی مرتبہ ہوا تھا کے کسی نے اسکے کام پر تنقید کی ہو۔

" میں نے تمہیں پیسے اس کام کے لیے دیے تھے کے تم مجھے کالا رنگ دو"، طوبیٰ دوسری طرف چیخ رہی تھی۔

(دس کلو کا مے کپ لگا کر کوئی گورا نہیں ہو جاتا)، یے اس نے دل میں سوچا کہا نہیں۔

" انھیں ٹھیک کر کے دو"، اور بغیر محرام کی کوئی بات سنے۔ خود آئی، اپنی سنئی اور کال کاٹ دی۔ محرام نے غصہ سے فون کو دیکھا۔ (اب تمہیں کالا نہیں بلکے موٹا بھی کر کے ایڈیٹ کرونگی)۔ اپنے فوٹو گرافر کو ناراض نہیں کرنا چاہیے کیا پتہ کب وہ برا مان جائے

اور تمہاری ایسی تصویری کھینچے کے کیمرے کا لینس بھی برداشت سے باہر ہو کر ٹوٹ جائے

۔

فون اپنے پرس میں ڈال کر وہ واپس لان کی طرف جا رہی تھی، جب دو ہی قدم بعد اسکے پاؤں فون کی آواز پر تھم گئے۔ کال آ رہی تھی غالباً۔ کوئی غیر شناسا نمبر تھا۔ اس نے فون اٹھایا اور بس کان سے لگا لیا کچھ بولی نہیں۔

" اسلام علیکم؟! بھابھی ی ی ی جان ن۔" پر جوش آنداز میں کسی نے اسے سلام کیا۔

! محرام نے الجھ کر فون کو دیکھا۔ یہ کون عجیب انسان ہے

" رونگ نمبر"، یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔ سر جھٹکتے ہوئے وہ لان میں داخل ہوئی ہی تھی جب فون دوبارہ بجنے لگا۔ پھر کوئی غیر شناس نمبر۔ چڑتے ہوئے اس نے کان کے ساتھ فون لگایا مگر کہا کچھ نہیں۔ وہ آدھے اندھیرے میں تھی آدھی روشنی میں۔

www.novelsclubb.com

آپ نے تو کال ہی کاٹ دی"، ہنستے ہوئے کہا۔ "

میں آپکو نہیں جانتی، رونگ نمبر" وہ دوبارہ کال کاٹنے والی تھی جب دوسری طرف " موجود شخص نے کہا۔

تھانے میں کل کس سے ملی تھیں"، جلدی سے کہا گیا۔ شاہد اسے بھی سمجھ آگئی تھی یے " لڑکی کال کاٹ دے گی۔ محرام کے فون پر جما ہاتھ ساکت ہو گیا۔

کون بات کر رہا ہے ؟"، اندھیرے کی طرف جاتے ہوئے اس نے کہا۔ آس پاس دیکھا " بھی کے کوئی ہے تو نہیں۔ سارے لوگ ویسے بھی لان میں موجود قہقہے لگا رہے تھے کسی نے اس طرف نہیں آنا تھا۔

یاور"، وہ ایک لفظ بھی مہر کی آنکھیں پوری کھولنے کے لیے کافی تھا۔ "

تم ! تمہیں میرا نمبر کس نے دیا ! بلکہ نہیں۔۔ تمہیں فون کیسے ملا ؟"، ایک کے بعد " ایک سوال کرتے ہوئے وہ اور زیادہ پریشان ہو رہی تھی۔

آپکو لگا کے جیل میں بند کر دے گیں تو باہر کی دنیا سے کٹ جاونگا میں !"، وہ ہنسا"ہم " نے تو آئے دن جیل آنا جانا ہوتا ہے تو گزارے کے لییے رشتے داریاں بھی تو قائم کرنی پڑتی ہیں"، اسکے لہجے میں ایک الگ ہی طرح کا غرور تھا مگر محرام اسکی تو گویا ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ محرام کا نمبر اس نے رٹ لیا تھا، جانتا تھا ضرورت پڑے گی

تم چاہتے کیا ہو؟ کیوں کی ہے مجھے کال "، دبے دبے لہجے میں اندھیرے میں کھڑی " لڑکی نے کہا۔

زیادہ کچھ نہیں بس۔۔۔ تمہیں یے بتانا تھا کے تمہارے بھائی کا مجرم کون ہے"، " سرگوشی سی ابھری۔

ہم سب کو پتہ ہے تم ہو"، گردن اکڑاتے ہوئے اس نے کہا۔ جس کے جواب میں یاور " حبیب کا ایک بلند قہقہ ابھرا۔

اچھا!۔۔ پتہ ہے"، ہنسی کے درمیان کہا، "اگر پتہ ہے تو جاؤ اپنے ولا کی انیکسی میں اور " وہاں جو ہیٹر لگا ہے۔۔۔ وہاں جا کر دیکھ لو۔ سارا راز کھل جائے گا کے تمہارے بھائی۔۔ کا

مجرم۔۔۔کون ہے"، آخری لفظ زہر خند لہجے میں ادا کرتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ فون کان سے لگائے کڑھی رہی اور اسے ندازہ نہیں ہوا کے کال تک کٹ چکی ہے۔

"نہیں وہ جھوٹ بول رہے ہے"، یاور حبیب کے الفاظ نے اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔اسے یقین تھا کے اصل فراڈ کس نے کیا ہے مگر۔۔۔پر سوچ نظریں اٹھا کر انیکسی کے پرانے لکڑی کے دروازے کو دیکھا۔

"کیا اسے اندر جانا چاہیئے؟"، "کیا واقعی اندر کچھ چھپا ہے؟"، وہ اتنا ڈر کیوں رہی ہیں ہو سکتا۔۔ہو سکتا ہے کے علی کے متعلق کچھ ہو۔۔ہاں ضرور علی کے متعلق کچھ ہو گا۔اسکا شک صحیح ثابت ہو جائے گا، علی کا ہی ہاتھ ہو گا اس سب کے پیچھے۔

خود کو کمپوز کرتے ہوئے اسنے قدم انیکسی کی طرف بڑھا دیے۔

"کچھ نہیں ہو گا محرام کچھ۔ بھی۔ نہیں "

ΔΔΔ

ولا کو چھوڑ کر کچھ دیر کے لیئے یونہی سڑکوں پر آجاؤ جہاں احمد جہانزیب کی سیاہ گاڑی ایک قدرے مصروف شہراہ پر رکی تھی۔ وہ یہی قریب میں ہی ایک انڈر ڈولپڈ ائیریا میں کچھ پراپرٹیز دیکھنے آیا تھا۔ گھر جانے کا اسکا آج کوئی ارادہ نہیں تھا۔

ٹریفک جیم کو دیکھتے ہوئے اس نے تھک کر سیٹ سے ٹیک لگالی۔۔ آدھے گھنٹے تک تو یے جیم بلکل بھی نہیں ہٹنے والا تھا۔ سٹیرینگ ویل کو انگلیوں سے بجاتے ہوئے وہ سیدھا دیکھ رہا تھا، پی کیپ ترچھی کی ہوئی تھی جب سامنے ہولڈر میں لگا فون بجنے لگا۔

انگلیاں اچانک ہی تھم گئی۔ نگاہیں سکرین پر جم گئیں، جس تھانے میں یاور حبیب بند ہے یے وہی کے ایک ہولدار کا نمبر تھا جو احمد نے سیو کرر کھا تھا مگر۔۔ سوال یے پیدا ہوتا تھا وہ اسے کال کر کیوں رہا ہے۔ فون کی اسکرین مسلسل بجی جا رہی تھی اور بلکل قریب ہی تھی کے بجھ جاتی جب اس نے فون اٹھالیا" (وہ ابھی بھی ہولڈر میں لگا تھا)

"ہیلو"، خوف پر قابو کرتے ہوئے اس نے لہجہ بارعب رکھا اور کہا

"کہاں ہو جہانزیب؟"، یاور کی انتہائی سوکھی ٹون میں لپٹی آواز پوری گاڑی میں گونجی۔

"تمہیں کیا ہے! تمہارا کام تو پیچھے سے چل رہا ہے نا"، چڑتے ہوئے اس نے کہا۔

"میرا تو چل رہا ہے مگر شاہد تمہارا بند ہونے والا ہے"، مزے لیتے ہوئے کہا

"کیا مطلب؟"، فون کو آہستہ سے ہولڈر میں سے نکالا

"انیکسی جاؤ اور خود دیکھ لو" پرسکون لہجے میں کہا۔

"کیا کیا ہے تم نے؟"، غصہ کی وجہ سے اسکی آواز انتہائی آہستہ ہو گئی تھی اور چہرہ ہمیشہ کی طرح لال ہو گیا تھا۔

"ثبوت چھپائے ہیں وہاں، تمہاری محبوبہ کے پہنچنے تک۔۔ پہنچ جاؤ اور۔۔ ہٹا دو ثبوت"، کہہ کر اسنے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو! ہیلو"، احمد اب دوبارہ اس نمبر پر کال ملانے لگا۔ بیل تو جا رہی تھی مگر کوئی کال اٹھا نہیں رہا تھا۔

غصہ سے اس نے سٹیرینگ ہر ہاتھ مارا اور دوسرے ہاتھ سے کال لوگز میں گیا اور ایک نمبر ملایا۔

یوشع! دانی لوگ لہنچ گئے ہیں"، تیزی سے ہوچھا۔ "

جی وہ تو۔۔"، ابھی یوشع کچھ اور بھی بولتا جب اس نے کال کاٹ دی۔ "

وہ اب خود کو کوس رہا تھا، دو دن سے وہ انیکسی نہیں جاسکا تھا کیا تھا کے اگر وہ وہاں جاکر بھی تلاشی لے لیتا تو۔ لیکن اسکے وہم۔ و گمان میں بھی نہیں تھا کے یاور حبیب اسکے گھر تک پہنچ گیا ہوگا۔ یاور صحیح کہتا تھا یے دھوکا فراڈ اسکے بس میں نہیں تھا۔

ٹریفک بھی ابھی ختم نہیں ہورہی تھی مگر اسکے پاس وقت ضرور کم ہورہا تھا۔ فلحال اسکے لبوں سے بس ایک ہی دعا نکل رہی تھی کے

'کسی طرح محرام کو کچھ ناپتہ چلے '

ΔΔΔ

واپس اسی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی انیکسی میں آتے ہیں جس کا دروازہ وہ سیاہ بالوں والی لڑکی پار کر رہی تھی۔ وہی گیلی مٹی کی خوشبو، وہی کنواں اور وہی کنوے کے اوپر بادلوں میں چھپا چاند جسکی روشنی سیدھا اسکے پیلے رنگ کی پاؤں کو چھوتی میکسی پر پر رہی تھی۔

یہاں پہلے بھی اندھیرہ ہوتا تھا مگر وہ اندھیرہ اسے خوف زدہ نہیں کرتا تھا، پتہ نہیں کیوں۔ مگر آج۔۔اسے اس اندھیرے سے خوف محسوس ہوا اور اس گیلی مٹی کی خوشبو سے سر چکرانے لگا۔ اچانک سے ہی سانس لینے میں الجھن ہو رہی تھی۔ ایسی کیا کمی تھی یہاں جو اتنا عجیب سا محسوس ہوئے جا رہا تھا۔ اپنی بلاک ہیلز میں قید پاؤں اس نے ابھی قدم کے لیے اٹھائے ہی تھے جب اسکی نظر کنوے کے آس پاس پڑی۔

پودے۔۔۔

یے پودوں کو کیا ہوا تھا۔ محرام انھیں حیرت اور نفرت کے ملے جلے تاثرات سے دیکھتی گئی۔ انیکسی جس کے پودے ہر لمحے سر سبز رہتے تھے وہاں کے گملوں میں مٹی سوکھ چکی

تھی۔پودوں کے پتے مرجھا کر بھورے اور کالے ہو گئے تھے اور شاخیں جھک چکی تھیں ۔اس نے آگے بڑھ کر ایک شاخ کو سیدھا کرنا چاہا تو وہ اس قدر کمزور تھی کے ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں گر پڑی۔وہ فوراً پیچھے ہو گئی۔اس ایک شاخ نے ہی اسے ڈرا دیا تھا۔

محرام focus . . . stay focused

،چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس نے خود کو کمپوز کیا۔کچھ یاور کی باتوں نے اسے خوف زدہ کر دیا تھا اور کچھ اسکی اوور تھنک کرنے کی عادت۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

آخر کار ٹریفک کھلی تھی وہ جو تپا بیٹھا تھا فوراً الرٹ ہوا، گاڑی کا انجن آن کیا اور آگے بڑھا (دی۔اسے انیکسی جانا تھا جلد از جلد)

www.novelsclubb.com

محرام نے ایک طائرانہ نگاہ لاؤنج میں ڈالی، وہاں بھی اندھیرا تھا۔ہاتھ مار کر اس نے سوئچ بورڈ ڈھونڈا اور تمام بتیاں آن کی تو ایک سیکنڈ کے لیئے آنکھیں چندھیا گئی۔اس نے پہلی

مرتبہ انیکسی کو اتنا روشن دیکھا تھا اور شاید۔۔۔انیکسی نے بھی پہلی مرتبہ خود کو اتنا روشن دیکھا تھا۔

ناچاہتے ہوئے بھی سب سے پہلے اسکی نظر سیدھ میں لگے ہیٹر پر ٹھہری۔انگریزوں کے طرز کا بنا ہوا ہیٹر جس کے اوپر اب۔۔۔

وہ سب کہاں گیا؟، حیرت کا ایک اور جھٹکا۔وہ تیزی سے آگے آئی۔وہ گلوب، وہ سائکل، انکی تصاویر وہ سب کہاں گئیں؟اس نے دھول سے لپٹے ہوئے ہیٹر کے شلف پر ہاتھ پھیرا تو اسکی ڈسٹ الیرجی دھول اٹھنے کی وجہ سے جارچ ہو گئی۔زور زور سے کھانستے ہوئے وہ پیچھے ہٹی اور منہ بازو سے ڈھانپ لیا,(میکسی کے ساتھ ڈوپٹہ نہیں تھا۔وہ بس سادھی سلک کی لمبی میکسی تھی جس کے ساتھ اس نے بالوں کو سامنے سے چٹیاں میں باندھ کے پیچھے کھلے چھوڑ دیے تھے)۔

کچن کے سنک کی طرف جاتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ دھوئے۔ٹھنڈا برف پانی اسکے ہاتھ پر پڑا تو اس نے انھیں رگڑنا شروع کیا۔

وہ جتنا تیز ہو سکتا تھا گاڑی چلا رہا تھا، بنا دیکھے، بنا رکے جب اسکے سامنے یوٹرن مارتے (ہوئے گاڑی آئی۔ احمد نے زور سے گاڑی کو بریک لگائی۔۔۔

ہاتھ دھونے کے بعد وہ وہی سنک پر جھک گئی، وہ اپنے حواسوں پر بات کو سوار کر رہی تھی۔ اتنی بڑی بات تھی نہیں، جتنا اسکی اوور تھنکنگ نے بنا دی تھی۔

محرام نے ایک گہری سانس اندر لی اور پھر باہر نکالی۔

اوکے۔۔ ناؤ"، خود سے کہتی وہ وہاں رکی نہیں بلکے تیزی سے ہیٹر کی طرف لپکی اور " اسکے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گئی۔ یاور نے کہا تھا ہیٹر میں دیکھنا، ہیٹر میں ایسا ک۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی سوچوں کے درمیان ہی اسکی آنکھیں ایک جگہ پر ٹھہر گئی۔ ہیٹر کی بنیادوں میں ایک لفافہ مہارت سے چھپایا تھا۔ یوں کے اگر اسے قریب سے بیٹھ کر دیکھا جائے تو ہی وہ نظر آئے گا۔

وقت ضائع کیے بغیر محرام نے وہ لفافہ تھوڑی سی کھینچاتانی کے بعد نکال لیا۔ لفافہ لمبا اور سفید تھا جس کے کونوں میں گرد اور سیمنٹ لگی تھی۔

احمد نے سر اٹھا کر دیکھا، گاڑی بلکل ایک انچ دور تھی۔ صد شکر کوئی ایکسڈنٹ نہیں ہوا تھا (۔گاڑی ریورس کرتے ہوئے اس نے سامنے والے ڈرائیور پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی اور تیزی سے دوسری طرف سے ہو کر نکل گیا)

محرام نے اپنی لمبی پتلی انگلیوں سے لفافہ جھاڑا۔ پھر اسے آگے پیچھے موڑ کر تفتیش سے دیکھا۔ کھولوں یا نا کھولوں؟، خود سے سوال کیا۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے محرام کھول لو"، اپنی ہی آواز سنائی دی۔ وہی آواز جسے امیدیں " دلانے کی عادت تھی

www.novelsclubb.com

کیوں کھولے، فضول میں اس یاور کی باتوں میں مت آؤ، اگر تم نے کھولا اور کوئی چھپکلی " وغیرہ نکل آئی تو۔۔اگر وہ تم پر چڑھ گئی تو"، محرام نے کراہ کے لفافہ کو خود سے دور ہوا میں لہرایہ۔

ایسے جیسے وہ خود میں خود سے ہی بحث کر رہی تھی۔ کچھ دیر تک وہ لفافے کو دیکھتی رہی جبکہ اسکے پیچھے آوازیں ہونہی آپس میں لڑتی رہیں۔

کھولو!"، ایک جھٹکے سے اس نے لفافہ پھاڑا اور اندر موجود کاغذ نکالا۔ "

احمد جہانزیب کی گاڑی دھورتی ہوئی ولا کی پتھریلی روش پر آکر رکی، بغیر کوئی لمحہ ضائع (کیے وہ جلدی سے اترا اور انیکسی کی طرف دھوڑا (

محرام اب کاغذ ہاتھ میں لیے کڑھی تھی، کیا اسے بے وقوف بنایا گیا تھا۔ کاغذ پر لکھی سطریں اسکے سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔ نا جانے کتنی مرتبہ وہ اوپر سے نیچے تک پورا صفحہ پڑھ چکی تھی مجال ہے جو کچھ سمجھ آیا ہو۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً اندھیرے لاؤنج میں ایک آواز گونجی،

" محرام۔۔۔ "

کاغذ کو پکڑے لڑکی اس آواز کو پہنچاتی تھی۔۔ہزاروں کے ہجوم میں بھی پہچان لیتی،

وہ آواز بھاری تھی۔۔۔

مگر آج ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ ہلکی ہوتی تھی مگر آج اس میں بھروسہ اٹھ جانے کا خوف تھا۔۔

آج شاید وہ اپنا اعتماد کھو چکی تھی۔۔۔

وہ آواز جو اسکے لییے نرم ہو جاتی تھی آج عجلت میں لگتی تھی۔۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی جو محرام کو تحفظ کا احساس دلاتی تھی آج وہ احساس بھی نہیں دلا پا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

محرام آہستہ سے احمد کی طرف مڑی،اسکے تاثرات ابھی بھی ویسے تھے الجھے ہوئے جیسے سمجھ نا آ رہی ہو،ہنسے یا روئے۔احمد جس نے ابھی ایک قدم ہی اٹھایا تھا محرام کے ہاتھ میں

موجود لفافہ پر نظر گئی تو وہی ٹھہر گیا۔وہ تھوڑی سی امید کے محرام کو شاید کچھ ناپتہ چل سکا ہو وہ ٹوٹ چکی تھی۔

ایک مرتبہ لفافے کو دیکھا اور پھر محرام کو

" سب ختم ہو گیا تھا "

اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کے اگلا قدم اٹھائے۔وہ اسکی نظروں سے گر گیا ہو گا۔۔۔ وہ محرام کی نظروں سے گر گیا ہو گا۔

" میں۔۔میں explain کر سکتا ہو محر۔۔بیلیو می۔۔میں نے۔۔سب کچھ سب کچھ خوشی سے نہیں کیا"، وہ اپنے ہی لفظوں پر ہکلا رہا تھا۔بھورے بال ماتھے پر بکھرے تھے اور بھوری آنکھیں ڈری ہوئی تھیں۔اسنے محرام کی طرف نامحسوس انداز میں ایک قدم بڑھایا ہی تھا جب وہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہو گئی۔ہاتھ میں موجود کاغذ پر گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

احمد کے اندر جیسے کچھ ٹوٹا تھا،اس نے اعتماد کھو دیا تھا۔اس واحد شخص کا اعتماد جو اس پر اندھا بھروسہ کرتا تھا۔جسے یے بھی نہیں پرواہ تھی کے اسکی کوئی شناخت نہیں ہے، جسے یے بھی پرواہ نہیں تھی کے اسکا تو اپنا کوئی سرمایہ بھی نہیں۔اسکے پاس جو ایک واحد اپنا تھا آج وہ بھی جانے والا تھا۔

احمد نے ایک گہری سانس لی،اور سر جھکا دیا۔محرام اسے خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی اس نے آج سے پہلے اپنے دوست کو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا۔۔ایسا سہا ہوا،اس نے تو ہمیشہ محرام کے ہر مسئلہ کا حل نکالا تھا،تو۔۔تو آج ایسا کیوں لگتا تھا جیسے وہ مسائل میں گھرا ہو تھا جس پر فرار کے راستے بند ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

آئم سوری محر۔۔"، سرگوشی کی،"میرا مقصد تمہارا انداق اڑانا یا۔۔یا تمہیں ہرٹ کرنا " کبھی نہیں تھا"،جھکے سر کے ساتھ وہ صوفے کی طرف بڑھا اور ڈھے گیا۔"بس حالات

کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ مجھے بازل کو جیل بھیجنا پڑا۔۔"، محرام کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، "اوقات سے زیدہ سوچ لیا تھا نا مگر۔۔ کیا کرتا۔۔ بدلہ کا اپنا ہی مزہ ہے"، دیوار کو دیکھتے ہوئے وہ خود پر طنز کر رہا تھا۔ محرام کی آنکھوں میں بے اختیار ہی نمی گھل گئی اس لیے نہیں کے اسکا دوست رو رہا تھا۔۔ بلکے۔۔ اس لیے کے وہ بے وقوف بنتی رہی۔ اس نے شک کس پر کیا اور مجرم کون نکلا۔

" تم سہی کہتی ہو۔۔ مجھے بغض نہیں پالنے چاہیئے۔۔۔ میرے بغض نے ہمیشہ میری ہی جان لی ہے"، آسودگی سے کہتے ہوئے وہ سامنے دیکھتا رہا۔ محرام کو اس وقت اسکی حالت کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی، اس سے تو احمد کے الفاظ ہی ہضم نہیں ہو رہے تھے۔ وہ کیا بول رہا تھا وہ کیا سمجھ چکی تھی اور وہ کیا بولنا چاہتا تھا مزید۔۔ وہ جانتی تھی احمد خاموش نہیں ہو گا اور وہ یے بھی جانتی تھی اس میں اور سننے کی ہمت نہیں رہی۔۔۔ اسی لیئے ایک بھی لمحہ رکے بغیر وہ انیکسی سے نکل کر بھاگ گئی۔ کاغذ وہی پیچھے رہ گیا اور شاہد۔۔۔ اعتماد بھی۔

www.novelsclubb.com

محرام کے جاتے ہی وہ مسکرایا، ویسے ہی ایک ہونٹ اوپر کر کے گردن جھکا کے۔ لیکن آج اسکی مسکراہٹ کو کوئی محو ہو کر دیکھنے والا نہیں تھا، وہ تو شاید۔۔اب کبھی بی نہیں آئے گا۔ چہرے پر ہاتھ پھیرتا وہ اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا جب اسکی نظر فرش پر گرے کاغذ پر پڑی۔ پتہ نہیں کیوں بے تحاشہ خواہش جاگی تھی کے دیکھے تو صحیح ایسا کیا ثبوت تھا یاور کے پاس اسکے خلاف۔۔۔

جھکتے ہوئے کاغذ اٹھایا اور اسے موڑا۔ ابھی نظر پہلی سطر پر ہی پڑی تھی جب وہی ٹھہر گئی۔ نم آنکھیں اچانک ہی حیرت میں بدل گئی، بھونیں سکڑ گئیں۔

یے کیا۔۔یے تو کوئی ثبوت نہیں یے تو۔۔۔یے تو بجلی کا بل تھا، یاور کے گھر کا۔۔جو اس نے ناجانے کب سے نہیں دیا تھا

www.novelsclubb.com

احمد جہانزیب کو لگا اس وقت دنیا میں اسے سے بڑا بے وقوف اور کوئی نہیں ہو گا جس نے اپنے ہی ہاتھوں سے سب برباد کر دیا، گدھا بھی اسکے لیئے چھوٹا لفظ تھا۔ پس منظر میں اسے یاور کی خود پر ہنسنے کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

یاوررررررحبیببببببببب"، بل کا گولا بناتے ہوئے اس نے زور سے ہیٹر کے اندر " اچھالا۔

ΔΔΔ

دو دن پیچھے چلتے ہیں جب زباب بیٹھ کر اپنے شادی کے کارڈز دیکھ رہی تھی اور یوشع سامنے بیٹھا اسے گھورنے میں مصروف تھا۔ جب ایک ملازم کوریئر والے کے ساتھ اندر آیا، کوریئر والے نے ڈبے اٹھا رکھے تھے اور وہ اتنے بڑے تھے کے انھوں نے اسکا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔ صرف ایک گلابی رنگ کی کیپ نظر آرہی تھی۔

"باجی یہ آپکے لیئے اُمریکہ سے کچھ تحائف آئیں ہیں، کسی پلوشہ روپا کی طرف سے!" ،ملازم نے زباب سے کہا جس کے جواب میں اس نے انھیں انیکسی میں رکھنے کا کہا۔

ملازم حکم بجالاتا ہوا کوریئر والے کے ساتھ انیکسی میں چلا گیا۔ "یہ یہاں رکھ دو اور چلے جاؤ"، ملازم اس پی کیپ والے کو کہتے ہوئے باہر چلا گیا۔ کوریئر والے نے ڈبے انیکسی کے میز پر رکھے تو اسکا چہرہ واضح ہوا۔ سفید پٹھانوں والی رنگت، گولڈن بال اور ایک شیطانی مسکراہٹ۔

میں نے کہا تھا جہانزیب مجھے مت اکساؤ۔۔۔۔ "اپنی جیب سے اس نے لفافہ نکالا"

" اگر میں جیل میں سڑونگا تو تم کیوں سکون سے رہو "

ہیٹر کے سامنے جھکتے ہوئے اس نے وہ لفافہ چھپا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

احمد جہانزیب اور زباب عروج کی شادی کو ایک ہفتہ تین دن رہ گئے تھے

غم کا پہلا مرحلہ: Denial انکار

انسان ہر دن کسی نئی چیز کا انکشاف کرتا ہے۔ایسا ہی ایک انکشاف آج محرام ہمایوں نے بھی کیا تھا کہ اسکے چہرہ پر لٹکا، چھت سے جھولتا پنکھا، کس قدر گندہ تھا، "کیا کبھی کسی نے اسے صاف بھی کیا ہو گا۔"، وہ بستر پر چت لیٹی منہ پنکھے کے طرف کیئے ہوئی تھا۔کچھ ہی دیر پہلے کمزوری کے باعث بیہوش ہونے کی وجہ سے اسے ڈرپ لگی تھی۔ڈاکٹر ابھی بھی باہر تھے اور یقیناً مہر نساء اور اسکی ماں سے کچھ ایسے الفاظ کہہ رہے ہونگے کہ، "آپکی بیٹی کی ڈائٹ بلکل بھی نہیں اچھی، یونہی چلتا رہا تو انکی صحت کبھی نارمل نہیں ہو پائے گی"۔اب تو اسے ڈاکٹرز کے جملے بھی رٹ چکے تھے۔ جلتی آنکھیں بند کی تو ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکتا ہوا بالوں میں جذب ہو گیا۔

کل رات سے ہی اسکی یے حالت تھی۔منہ پر قفل لگا تھا اور بدن بخار میں پھنک رہا تھا۔ مہر نساء کی بہت منت کرنے کے باوجود بھی اس نے صرف صبح ایک گلاس دودھ پیا تھا جو کے آدھے گھنٹے بعد الٹی کی صورت باہر اگل دیا۔وہ جانتی تھی دانی اسکے لیئے پریشان ہے، اسکی ماں شاہد فکر مند ہو یا نا ہوں مگر مہر نساء اپنی بیماری پس پشت ڈال کر ہر آدھے گھنٹے بعد

www.novelsclubb.com

اسکے کمرے میں آتیں کچھ باتیں کرتیں، احساس کرنے والی نظروں سے دیکھتی اور چلیں جاتیں۔ بچوں میں انھیں سب سے زیادہ اسی سے پیار تھا جو شکل و صورت میں تو انکے جیسے تھی مگر سوچ اور نظریہ میں اپنے باب کا عکس تھی۔

ہاتھوں کو پیٹ پر رکھے وہ ابھی بھی الٹی لیٹی تھی، ٹانگیں پلنگ سے نیچے لٹک رہیں تھیں اور ساکت، بے تاثر نگاہیں چھت پر مرکوز تھیں۔

" ؟اس پنکھے کو صاف کیسے کریں گے "

زندگی میں اس پنکھے کی صفائی سے زیادہ کچھ اہم ناتھا۔ (شاید بخار اسکے سر پر چڑھ چکا تھا)

ڈرپ لگے ہاتھ کو اٹھا کر اس نے نظروں کے سامنے کیا تو چہرے پر ایک سایہ سا بنا۔ ہاتھ نے کرڑکھی سے آتی دھوپ کا راستہ روک دیا تھا۔ ڈاکٹر شاید اب جا چکے تھے مگر اسے کیا پرواہ، وہ تو اتنی مرتبہ بیہوش ہو چکی تھی کے اب اسنے گنتی بھی چھوڑ دی تھی۔ ہاتھ کو واپس رکھتے ہوئے اس نے گردن پھیر کر ساتھ موجود اپنے فون کی سیاہ سکرین کو دیکھا۔ ابھی تک کوئی جواب، کوئی کال، کوئی مسج کچھ بھی نہیں آیا تھا۔ وہ پر امید تھی کے احمد ضرور اسے کال کرے گا بولے گا کے جو تم نے سنا تھا وہ سب ایک مذاق تھا، میں بھلا ایسا کچھ کر سکتا

www.novelsclubb.com

ہوں؟ مگر اس نے تو نا کوئی کال کی نا کوئی میسج۔ڈینائل کے مرحلہ میں انسان ہر منفی آواز ،۔۔سوچ،۔۔خیال بلکہ ہر وہ چیز جو اسکا خوف ہو اس سے کان لپیٹ لیتا ہے۔وہ اپنی فینٹسی کو تباہ نہیں کر پاتا۔ہر شہ پر 'غلط فہمی' کا لیبل لگاتا ہوا وہ آگے بڑھتا جاتا ہے۔

احمد کی طرف سے خاموشی تھی اور محرام کی طرف۔۔۔وہاں خدشات کا ڈھیر تھا۔شک کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا کے 'وہی ہے اصل مجرم،وہ اس وقت سے تمہیں بے وقوف بنا رہا تھا،وہ تمہارا دوست تھوڑی تھا؟'۔مگر وہ اپنے شک کو سلا رہی تھی جیسے سب سلا دیتے ہیں۔۔جنھے رشتوں کو کھو دینے کا ڈر ہو،جنھیں انسانوں کا ڈر ہو۔کیا شک اپنی بنیادیں مضبوط کرے گا یا اسکی فینٹسی سچ ثابت ہو جائے گی؟

موبائل اٹھا کر اب اسنے ہاتھ میں پکڑا،چہرے کا عکس سیاہ سکرین پر ابھرا۔سیاہ عام سی بڑی آنکھیں اور بے تحاشہ لمبی مگر کمزور پلکیں۔پانی کی کمی کے باعث سوکھے ہوئے ہونٹ اور پیلے چہرے پر واضح فریکلز۔ابھی بھی کوئی جواب نہیں آیا تھا۔دل دلاسے دے دے کر تھک چکا تھا،اس نے فون سائڈ پر پھینکا اور ٹانگوں کو سینے سے لگاتے ہوئے چہرہ ان میں چھپا لیا۔رات سے رونے کا جو سلسلہ جاری تھا وہ اب دوبارہ شروع ہونے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

" میں نے تم پر سب سے زیادہ اعتبار کیا اور تم ہی نے میرے اعتبار کی قدر نہیں کی ؟۔۔ '

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد کی سڑکوں پر چلتی ٹریفک اور بے ہنگم شور کو چھوڑ کر ہم ساتھ موجود شاپنگ مال کے فوڈ کورٹ میں آتے ہیں۔ کھانوں کی خوشبوئیں عروج پر تھیں اور ایک دوسرے میں گھل کر عجیب سی حبس پیدا کر رہیں تھیں۔ اسی فوڈ کورٹ میں ایک گوشے میں واقع کیفے میں وہ دونوں بیٹھے تھے۔ لکڑی کے فرش اور بھوری روشنیوں کے نیچے ویٹرز آگے پیچھے ہو رہے تھے۔ لوگوں کی باتیں۔۔، کیفے کے آرڈرز اور درمیان میں ہلکی آواز میں چلتا میوزک پورے کیفے میں ہل چل سی تھی۔

وہ دونوں شیشے کے پاس بیٹھے تھے جہاں سے باہر کا سارا فوڈ کورٹ نظر آ رہا تھا مگر ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے نا آواز باہر جا رہی تھی نا اندر آ رہی تھی۔ "یہ لو۔"، گنگھرالے بالوں والی لڑکی اے۔سی کے پاس بیٹھی تھی جبکہ اسکے سامنے بیٹھا سفید گالوں والا لڑکا " قدرے اندھیرے میں لگتا تھا۔

یہ کیا ہے"، لڑکے نے فائل کھولتے ہوئے اکڑے ہوئے لہجے میں پوچھا۔وہ تو یہاں" آنا بھی نہیں چاہتا تھا مگر کل رات سے جگن مسلسل اسے کالز اور مسیجز کر کر کے تنگ کر رہی تھی۔ نمبر تک بلاک کر کے اس نے دیکھ لیا تھا مگر پھر وہ یوشع کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آکر اسے اکسنے لگی کے "میرے پاس تمہارے باپ کی موت کے متعلق ایک پکا ثبوت ہے"، چاروناچار اس نے ہتھیار ڈالنے پڑے اور وہ آگیا۔

یوشع جیسے جیسے فائل کے صفحہ آگے بڑھا رہا تھا اسکا ماتھا مزید شکن آلود ہو رہا تھا، لب سختی سے ایک پتلی لکیر بن گئے تھے اور بھونیں آنکھوں سے چپک گئی تھیں۔اسی دوران ویٹر جگن کا آرڈر بھی لے آیا تھا۔چاکلٹ فلیورڈ ملک شیک اور ساتھ دو وانیلا گلیزڈ ڈونٹس۔ یوشع کنجوس نے البتہ کچھ نہیں منگوایا تھا بقول اسکے "کیفے سے زیادہ تو اسکے ہاتھوں میں جادو تھا"۔

www.novelsclubb.com

اپنے ملک شیک کا گھونٹ بھرتے وہ پر مسرت اور شوخ نظروں سے اسے دیکھے گئی۔ آج اسکے گنگھرالے بال جورے میں بند تھے مگر لٹیں چہرے اور گردن پر جھول رہیں تھیں۔ سفید رنگ کی ملگجی سی ٹی شرٹ کے ساتھ ہلکے نارنجی رنگ کا کھلا ٹرائیوزر پہن رکھا تھا۔

اسکے مقابلے میں یوشع نے پیلے رنگ کی پولو کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ گالوں پر دانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی اور اب وہ حقیقتاً بدھے لگ رہے تھے۔ کچھ تو پھٹ بھی چکے تھے۔

کیفے میں اچانک ہی کافی بینز کی خوشبو بڑھ گئی۔ فائل کو دیکھتے یوشع کے ہاتھ تھم گئے جب جگن نے ہاتھ بڑھا کر فائل تھوڑی سی اپنی طرف کھسکھائی اور دو صفحات پیچھے گئی۔

" مرنے سے پہلے تمہارے ابا کی دوائی چینج ہوئی تھی نا؟"، پروفیشنل لہجے میں سوال کیا۔

" مجھے نہیں پتا میرے اپنے ابا سے کوئی خاص تعلقات نہیں تھے"، سخت روکھے لہجے میں کہا تو ایک لمحے کو جگن ٹھٹک گئی۔ (آہاں! اٹیٹیوڈ) آ ئبر و اچکاتے ہوئے اس نے دل ہی دل میں کہا اور پیچھے ہوتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگا لی۔ اب وہ آہستہ سے اپنے ملک شیک میں سٹرا گھمارہی تھی اور یوشع کو چھبتی مگر دلچسپ نظروں سے دیکھے گئی۔

یوشع کو آج واقعتاً جگن پر بے تحاشہ غصہ تھا، ڈر اور خوف جو اسے جگن سے محسوس ہوتا تھا وہ سب آج کہیں بہت اندر بیٹھ گیا تھا

" ، انداز اطلاع دینے والا تھا"! ڈاکٹر نے منیر انکل کی دوائی کی صرف ایک گولی رکھی تھی

تو!"، چڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ جگن بہت ضبط کر رہی تھی ورنہ ابھی تک وہ اپنے ڈونٹس اسکے منہ پر مار چکی ہوتی تھی۔

تو یہ کے موت کے وقت ڈاکٹرز نے انکی اٹوپسی کی تھی جس میں سے۔۔انکے میدے" میں سے ایک نہیں سات گولیاں ملیں ہیں"، جگن کے انکشاف پر بھی اسکے غصے میں رتی برابر تبدیلی نہیں آئی۔

اور۔۔"، بے فکری سے کہا، اسکا ہر نداز آج جگن تا شیر کو سلگا رہا تھا مگر اسے برداشت کرنا" تھا اپنے بدلے کو وہ یوشع کی موجودگی کے بغیر مکمل نہیں کر سکتی تھی۔

گہری سانس لیتی وہ آگے ہوئی اور میز پر کہنیاں ٹکا دیں۔"کیا۔۔۔ تمہیں نہیں لگتا یہ عجیب ہے۔۔"، کیفے کے شور کے باعث شاید ہی انکی آواز کسی دوسرے تک جا رہی تھی۔

"آئی مین۔۔ کہا ایک گولی کہاں سات گولیاں۔۔ چلو ووو۔۔ اگر غلطی سے لے لے بندہ تو وہ دو ہو نگی یا تیادہ سے زیادہ تین مگر سات۔۔ اونہوں کچھ غلط ہے"، آخر میں اس نے اپنے ڈونٹ کا بائٹ لیا تو وانیلا گلیز اسکے منہ کی اُرد گرد لگی۔

آپ جو بھی کہہ لیں جگن۔۔میرے باپ کو قتل زباب آپی نے نہیں کیا؟"، وہ تھوڑا سا" آگے ہوا اور اپنی لال ہوتیں آنکھیں جگن پر ٹکادیں۔ناجانے وہ کون سی منحوس گڑھی تھی جب اس نے جگن کا ساتھ دینے کا سوچا تھا، آج اسی ساتھ کی وجہ سے اسکی ہر رات روتے ہوئے گزرتی تھی۔

تسک۔۔اب تو میں نے تمہاری بہن کے قاتلہ ہونے پر تو بات بھی نہیں کی، میں تو بس یہ " کہہ رہی ہوں کہ یہ موت اتنی سیدھی سادھی نہیں ہوئی جتنا تم سمجھ رہے ہو"، یوشع کی آنکھوں میں الجھن اور بے یقینی اتری(صحیح جگہ وار کیا ہے جگن)

"!کیا مطلب؟ "

مطلب یہ۔۔قدرتی موت نہیں بلکہ ایک پلینڈ مرڈر ہے" جگن نے آرام سے کہا اور" اپنے گلاس میں سے آخری گھونٹ بڑھا تو شٹر کی آواز آئی۔""ہوں"، آواز کسی کھائی سے آتہ ہوئی محسوس ہوئی، یوشع جیسے خود الجھ گیا تھا۔"ہو بھی سکتا ہے یہ۔۔۔یہ قتل نا ہو بلکہ خودکشی ہو۔

خود کشی کے پیچھے کوئی موٹو بھی ہوتا ہے" جگن نے ہنستے ہوئے کہا،"اور۔۔تمہارے والد گرمی (اس نے گرامی کہنا تھا) کے پاس ایسا کوئی موٹو نہیں یوشع ابھی بھی سوچ میں ڈوبا تھا۔"اور ویسے بھی۔۔۔میں نے ساری مرڈر مسٹریز دیکھ رکھیں ہیں۔۔یہ پکا ایک مرڈر ہی ہے"، دونٹز سے بھرے ہوئے منہ کے ساتھ اس نے بمشکل کہا۔یوشع کی لال آنکھیں اب قدرے بہتر ہو رہی تھیں۔جن شعلہ برساتی نظروں سے وہ کچھ دیر پہلے جگن کو نواز رہا تھا اب وہ نگاہیں زمین پر مرکوز کچھ سوچ رہی تھیں۔

جگن کو اپنا کام ہوتا ہوا نظر آرہا تھا،ایک پر سکون مگر فاتحانہ سانس خارج کرتے ہوتے ہوئے اس نے پیچھے ٹیک لگا کی۔مزحکہ خیز نظروں سے یوشع منیر کو دیکھا اور اپنے ڈونٹ کا ایک اور نوالہ لیا،وانیلا گلیز دوبارہ چہرہ پر لگی تو اس نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے اسے صاف کیا ۔یہ تو طے تھا کے آئندہ اس نے اس کیفے میں نہیں آنا انکا ڈونٹ بلکل بھی مزے کا نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غم کا دوسرا مرحلہ: غصہ anger

www.novelsclubb.com

دن ڈھل کے شام میں تبدیل ہو رہا تھا۔ سورج ابھی غروب ہونے کے بیچ میں تھا اسی لیے دھوپ میں کمی آگئی تھی مگر وہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی تھی۔ لاونج کی دیوار گیر کھڑکیوں پر پردے گرائے ہوئے تھے۔ دھوپ کا سایا سا اندر کو آرہا تھا اور تمام نفوس پر چھایا ہوا تھا۔ مہر نساء خاور جو لیپ ٹاپ کھولے غالباً کوئی آرٹیکل پڑھنے میں مصروف تھیں ان پر بھی دھوپ کا آدھا سا سایہ بنا تھا۔ انکا کندھا اب پہلے سے بہت بہتر تھا۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا وہ صرف وقتی طور پر پٹھوں کے سخت ہونے کی وجہ سے مفلوج ہوا تھا، دوائی میں پابندی اور مالش سے وہ واپس پہلی جیسی حالت میں آسکتا تھا۔

مہر نساء سے تھوڑی ہی دور سامنے صوفے پر قرۃ العین بیٹھیں تھیں۔ کھڑکیوں سے آتی دھوپ پوری کی پوری ان پر گر رہی تھی اور انکے بھورے کمزور بال چمک رہے تھے۔ سامنے میز پر انکا سوٹ کیس کھلا پڑا تھا جس میں سے وہ گرمیوں کے کمرے نکال رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں سے پیچھے کچن میں قرۃ العین کی نرس کم کیئر ٹیکر کڑھی انکے قہوے کے لیے پانی ابال رہی تھی۔ وہ دھوپ کے راستے سے دور تھی۔

لاونج میں ایک پر سکون سی خاموشی تھی جس میں وہ تینوں عورتیں خلل نہیں ڈالنا چاہتی تھیں۔دفعتاً کچن کے دائیں جانب موجود کمرے کا سفید دروازہ کھلا اور سفید شکن آلود لباس پہنے محرام نکلی۔اسکا حلیہ کسی مریضہ سے کم نہ تھا۔بال ہاف کیچڑ میں بند تھے اور سفید رنگ پیلا پڑ کے کسی یرقان کے پیشنٹ جیسا بن گیا تھا۔

کسی نے بھی اس پر زیادہ دھیان نہیں دیا اور نہ ہی اس نے کسی پر دھیان دیا۔بس خاموشی سے اوپن کچن میں آئی، شیلف پر سے پانی کا گلاس اٹھایا اسے آدھا بڑھا ایک گھونٹ پیا اور باقی سنک میں بہادیا۔اس ساری کاروائی میں ساتھ کھڑی مانو (کیئر ٹیکر) نے اس کن آکھیوں سے دیکھا مگر کہا کچھ نہیں۔

منہ پونچھتے وہ فرج کے دروازے تک آئی اور ہمیشہ کی طرح نیچے موجود سٹورتج کا نپارٹمنٹ کھولا۔اس وقت اسے اپنی کمفرٹ ڈرنک کی طلب تھی جس کا پورا ایک پیک اس نے وہاں رکھا ہوا تھا۔بے فکری سے سٹورتج کا نپارٹمنٹ کھولتے ہوئے اسکا ہاتھ

درمیان میں رک گیا، آنکھوں میں اچانک ہی الجھن آئی اور پھر وہ الجھن غصے میں بدل گئی

۔

میری سٹنگ کہاں گئی"، تقریباً چیختے ہوئے اس نے کہا۔ مانو نے اسے ڈرتے ہوئے دیکھا" حالانکہ وہ تواس سے مخاطب بھی نہیں تھی۔ محرام مرئضہ کی توپوں کا رخ لاؤنج میں بیٹھی اپنی ماں اور نانی پر تھا۔

میں پرسوں سٹنگ کا بارہ والا پیک لائی تھی چار میں نے پیں تھیں باقی کہاں گئیں"، ان" دونوں کے سرپر پہنچتے ہوئے اس نے بدتمیزی سے پوچھا۔

جہاں مہرنساء اسے حیرت سے دیکھ رہی۔ تھیں وہی دوسری طرف قرۃ العین ایک دم پرسکون تھیں۔ "ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے آپکی بیٹی کو زیادہ سے زیادہ فرش فروٹس کھانے چاہیے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے سٹنگ میں دور دور تک فروٹس تو کیا انکے چھلکے بھی استعمال نہیں ہوتے ہونگے۔ سو۔۔۔ میں نے نکال کر پھینک دیں۔"، محرام کی سٹنگ ابسیشین سے سب ہی واقف تھے مگر وہ اس حد تک اس بات پر بپھر جائے گی یہ کسی کو نہیں پتہ تھا۔

کس سے پوچھ کر؟"، غصے سے اسکا زرد چہرہ لال ہو چکا تھا، ماتھے کی رگیں نمایا ہو رہیں" تھیں۔ مہر نساء نے آج تک کبھی اپنی نواسی کو اس قدر غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ اسے غصہ ویسے ہی کم آتا تھا۔

خود سے"، سکون سے کہتے ہوئے قرۃ العین نے اپنے سوٹ کیس کو بند کیا۔"

مجھے نہیں پتہ آپکو یہ یاد ہے یا نہیں مگر بابا نے یہ اپارٹمنٹ میرے نام کیا ہوا ہے تو اس" میں ہر چیز میری ہے یہاں تک کے فرج بھی، اور آپ میری اجازت کے بغیر کیسے کچھ نکال سکتی ہیں ہاں!"، جیلینج کرنے والے انداز میں اس نے تیز تیز کہا۔ آنکھوں میں آنسو جما ہو رہے تھے۔ مگر یہ وہ نہیں بول رہی تھی یہ اس کے اندر د با غصہ بول رہا تھا، اسکا اعتماد جو ڈیمیجڈ ہوا تھا وہ چیخ رہا تھا۔ وہ کسی اور کا غصہ کسی اور پر نکال رہی تھی۔

محرام"، ساری کاروائی میں مہر نساء پہلی مرتبہ بولیں، محر نے ایک غصہ بھری نگاہ اپنی" دانی پر ڈالی جن کی آنکھوں میں حیرت تھی جیسے پوچھ رہی ہوں 'یہ واقعی میں تم ہو'۔ اس بات کا سوال تو وہ بھی نہیں جانتی تھی کے کیا یہ واقعی میں وہ تھی یا اسکی کوئی اور سائڈ۔

پھولے تنفس کے ساتھ وہ کچھ سیکنڈ وہاں کڑھی رہی پھر قرۃ العین پر ایک آخری نگاہ ڈالی اور بر براتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئ۔ "آپ سب ایک جیسے ہیں، آپ سب ملے ہوئے ہیں، آپ سب جھوٹے ہیں، آپ سب "اور اس سے آگے وہ بول نہیں پائی۔

کمرے کا دروازہ جیسے ہی اپنے پیچھے سے بند کیا آنسوا بلتے ہوئے آنکھوں سے باہر آئے اور چہرے پر بہنے لگے۔ سیکینڈز کا کھیل تھا اور اسکا چہرہ جو زرد سے لال ہوا تھا وہ اب لال سے سفید ہوتا ہوا بھیگ چکا تھا۔

اسے سب کچھ برا لگ رہا تھا، اسکا یوں بیمار پر جانا، مہر نساء کا اسے ٹوکنا، اسکی ماں کا سٹنگ کو پھینکنا، وہ گندہ پھنکا، بند کمرہ سب کچھ ! ۔ ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھولتے ہوئے اس نے اندر سے نیند کی گولیاں نکالیں اور بغیر پانی کے دو پھانک لیں۔ آنسو ابھی بھی تھمے نہیں تھے، نجانے اسے کس بات پر زیادہ غصہ تھا بازل کا اس کے دوست کو ہرٹ کرنا جس کی وجہ سے اس نے وہ قدم اٹھایا ہوگا یا احمد کا اسے اندھیرے میں رکھنا یا پھر۔۔ اسکا ابھی تک اپنی بات کی جسٹیفیکشن نہ دینا۔

www.novelsclubb.com

وہ غم کے دوسرے مرحلہ میں تھی۔ بات بات پر اسے غصہ آرہا تھا۔ اپنا عکس آئینہ میں دیکھتی تو اس پر غصہ آجاتا، سر پر جھولتے پھنکے کہ طرف نگاہ پڑتی تو اسے توڑنے کا دل کرتا، یہاں تک کے بیٹھے بیٹھے اسے کسی کا قتل کرنے کو دل چاہتا۔ اس سٹیج پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار حد سے زیادہ تلخ الفاظ میں کرنا اور چھوٹے مسئلوں کو بات کا بتنگڑ بنا کر پیش کرنا، یہ ہر انسان کرتا تھا فرق صرف اس لہجے اور انداز کو ہوتا ہے جس سے وہ اپنی تلخی کا اظہار کرتا ہے ۔ محرام نے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے اپنا فون اٹھایا اور اسکی سکرین روشن کی۔ ایک دن ہونے والا تھا اور اسکی طرف سے ابھی تک خاموشی تھی کیوں!!؟ اسے اب فون پر بھی غصہ آرہا تھا۔ پوری قوت سے اٹھا کر اس نے فون بیڈ پر پھینکا۔ آج تو وہ بھی نہیں تھا جو اس کے غصے کے ہر پہلو سے واقف تھا اور اسے کم کرنا بھی جانتا تھا۔ وہ تو شاید اب کبھی بھی نہیں آئیے گا۔

www.novelsclubb.com

روتے ہوئے وہ بیڈ پر ڈھینے والے انداز میں لیٹ گئی۔ تکیے کے اندر منہ کیے اس کے رونے کی آواز تیز ہو رہی تھی۔ تھوری دیر تک ان نیند کی گولیوں کا بھی اثر ہو جانا تھا اور اس وقت اسے ایک لمبی گہری نیند ہی پاگل ہونے سے بچا سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام ختم ہو کر رات میں تبدیل ہو چکی تھی اور ایک مکمل دن اپنے اختتام کو پہنچنے والا تھا مگر یوشع منیر کے لیے نہیں۔اسکی رات آج جاگ کر ہی گزرنی تھی مگر یہ صرف آج نہیں پچھلی کئی راتوں سے ایسا ہو رہا تھا۔وہ چھوٹے کٹے گھنگرالے بالوں والا لڑکا پوری رات جاگتا رہتا،کمرے کی تمام بتیاں جلتی رہتیں اور اسکی نظریں کسی غیر مرئی نکتہ پر ٹکی رہتی ۔آنکھوں سے بے آواز آنسو نکلتے رہتے۔مگر آج نہ وہ لیٹا تھا اور نہ ہی رو رہا تھا ہاں کمرہ آج بھی مکمل طور پر روشن تھا۔

یوشع منیر مہر نساء ولا میں واقع اپنے کمرے میں رات کے گیارہ بجے تمام بتیاں جلائے ٹہل رہا تھا۔یہ حیرت نہیں بہت زیادہ حیرت کی بات تھی۔وہ جس کے لئے اپنی آنکھیں نو بجے کے بعد کھلے رکھنا مشکل ہو جاتا تھا وہ آج رات کے گیارہ بجے تک فکر مندی سے آگے پیچھے گھوم رہا تھا۔

یہ فکر مندی نہ اسے سکون سے بیٹھنے دے رہی تھی نہ سونے۔جگن کی باتوں نے اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔اسکا کہنا تھا کے منیر نے خودکشی نہیں کی اسکا قتل ہوا ہے۔اس نے اس

مرتبہ زباب کا نام نہیں لیا تھا مگر اسکا یہ مطلب نہیں تھا کے وہ اب اسے قاتلہ تسلیم نہیں کرتی تھی، اس کے نزدیک ابھی بھی سب سے بڑی مجرم زباب تھی۔

یوشع نے اپنے باب کی موت کے دن کو یاداشت میں دہرانے کی کوشش کی۔ کیا واقعی میں تمام ثبوت اسکی بہن کے خلاف جارہے تھے؟

اسے یاد آیا اپنے باب کی موت سے ایک دن پہلے اسکا دسویں کا آخری امتحان تھا جسے دینے کے بعد وہ دوستوں کے ساتھ کھانا کھانے گیا تھا۔ تقریباً مغرب کے وقت وہ گھر لوٹا اور ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے اس نے زباب کو پکڑ کر اپنی دن بھر کی روداد سنائی۔ وہ جتنی خوشی سے سنا رہا تھا وہ اتنی ہی بے زاریت سے سب سن رہی تھی۔ یا پھر شاید سن بھی نہیں رہی تھی درمیان میں ہی اسے ڈانٹ کے اٹھ گئیں، "میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں یوش مجھے مزید پریشان مت کرو"۔

www.novelsclubb.com

یوشع کو ہمیشہ سے اس کے رویے پر جسٹیکیفشن دینے کی عادت تھی سو اس نے اس دن بھی یہیں کیا تھا یہ کہہ کرکے 'وہ ابا کی وجہ سے ٹینس ہیں میں بھی سوچے سمجھے بغیر بول دیتا

ہوں'، یہ اب وہ فطرتی طور پر کرتا تھا یا اپنی خود غرضی تھی کے رشتے کو بچا سکے اس بارے میں اس نے زیادہ سوچا نہیں۔

اس واقع کے بعد جو دوسری بات اسے یاد آئی وہ بس یہی تھی کے شاید رات کے بارہ بجے تھے کے انکے گھر میں اچانک ہی شور سا مچ گیا۔ وہ جو سو رہا تھا اسے زباب نے آکر جگایا تھا اور جو اگلے الفاظ اس نے کہے تھے وہ یوشع منیر کو ہضم کرنے میں ہی کئی لمحات لگ گئے تھے، "یوشع بابا۔۔ بابا کو ہارٹ اٹیک آیا ہے"

یادوں کا تسلسل ٹوٹا تو وہ ٹہلتا ٹہلتا رک گیا اور قریب پڑے بیڈ کے کونے پر ٹک گیا۔ وہ ایک قدرتی موت تھی پھر یہ قتل؟ خودکشی یہ سب سوالات کہاں سے بیچ میں آگئے تھے۔ سر دونوں ہاتھوں میں گرائے وہ تھک چکا تھا۔ اتنا تو وہ جان گیا تھا آج کی رات کم از کم ماتم کرتے ہوئے نہیں بلکے بے سکونی میں گزرے گی، فیصلہ کرنے کی بے سکونی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احمد جہانزیب اور رباب عروج کی شادی کو ایک ہفتہ دو دن رہ گئے تھے

آج

جون کی ایک عام سی صبح اس اپارٹمنٹ پر بھی اتری تھی۔ تمام نفوس ابھی بھی او نگ رہے تھے اسی لیئے لاؤنج اور کچن خالی تھا۔ اسی طرح چلتے ہوئے اس سفید دروازے کو پار کرو تو تمہیں دو سر چادر سے ڈھکے ہوئے نظر آئیں گے۔ ایک سیاہ بالوں والا اور دوسرا گنگھرالے بالوں سے بھرپور۔ دونوں ہی گہری نیند میں تھے جب گنگھرالے بالوں والے سر کے قریب سائیڈ ٹیبل پر موجود اسکا فون بجنے لگا۔

www.novelsclubb.com

آواز سے تنگ آتے ہوئے اس نے سفید چادر سے اپنا بھورا لمبا ہاتھ باہر نکالا اور کال کاٹ دی۔ جو بھی کوئی تھا جگن کے لیئے فلحال اپنی نیند اہم تھی۔ آخر کو وہ بھی محرام کی بہن تھی اپنی نیند سے زیادہ اسے بھی کچھ زیادہ عزیز نہ تھا۔

فون بند کرنے کے بعد وہ دوبارہ نیند کی آغوش میں جانے والی تھی جب وہ دوبارہ بجنے لگا۔

اس بار اسے غصہ آیا تھا اور جھنجھلانے والے انداز میں اس نے فون اٹھایا اور کال کاٹ دی۔

فون آف کر کے اسنے اپنے پاس سرہانے پر غلطی سے رکھ دیا۔ایک منٹ گزرا اور کال تیسری بار آنے لگی۔ جگن تو جگن اب محرام نے بھی تنگ آتے ہوئے ہلکی سی کروٹ بدلی۔

غصے سے جگن تاثیر نے اپنا بجتا ہوا فون اٹھایا۔اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتی دوسری طرف والے شخص خود ہی بول پڑا۔

میں تیار ہوں !"، تین لفظ۔۔بس۔کچی نیند سے جاگی جگن نے الجھ کر فون کو دیکھا(کس "چیز کے لیئے شادی ے؟)

جگن !"،دوسری طرف کسی نے اسکا نام لیا تو اس نے آنکھوں کے سامنے موبائل کی" سکرین کی۔

www.novelsclubb.com

کالر آئی ڈی پر 'سنڈریلا' لکھا نظر آ رہا تھا۔

اس نے دوبارہ نا سمجھی سے فون کو دیکھا، آنکھیں جھپکائی اور پھر کالر آئی دی دیکھی۔ دماغ" ابھی بھی خالی تھا

جگن ن ن ن ن !!!آپ سن بھی رہیں ہیں؟"، فون کے اندر سے کسی کی حیران مگر افسردہ" آواز آئی۔'میں !یوشع"، وہ ابھی بھی ویسے ہی لیٹی تھی، کہنی کے بل منہ پر چادر کرتے البتہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ دوسری طرف کوئی غمناک عاشق نہیں بس ایک غمناک بھائی تھا۔

ہاں !بولو؟"، جمائی روکتے ہوئے اس نے سوال کیا، کیا چوہا واقعی میں جال میں پھنس چکا" ہے، اسے کیا فلحال وہ آدھی نیند میں تھی۔

میں تیار ہوں (گہری سانس لی گئی)، میں زباب آپی کے خلاف۔۔ایف آئی آر۔۔(رک" کر کہا) کٹوانے کے لیے تیار ہوں"، اور اب لگا تھا جھٹکا۔آنکھوں کو ملتا ہاتھ وہیں رک گیا۔ یا تو اسکے کانوں نے سننے میں غلطی کر دی تھی یا پھر اس 'دیوداس بھائی' کا پیار ہی بس اتنا تھا۔

وہ فورا سیدھا ہوئی، "کیا کہا؟"، بے یقینی سے سوال کیا۔"وہی جو آپ نے سنا ہے" کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

جگن تاثیر کا دل باغ باغ ہو رہا تھا۔ پہلی مرتبہ یوشع منیر کو تھینکیو بولنے کہ خواہش پیدا ہوئی۔ مگر پھر خیال آیا تھینک یو کس بات کا وہ تو جگن کے بنائے ہوئے منصوبہ میں بس

ایک مہرہ ہے۔ کوئی اور ہوتا تو وہ ضرور پہلے اپنی بہن کے بارے میں معلومات اکٹھی کرواتا مگر یہاں بات یوشع منیر کی ہو رہی تھی جو کانوں کا کچا اور جذباتی سی بندہ تھا۔ پوری رات بیچارے نے اپنی بے بسی پر اشک بہائے ہونگے۔

بند ہوئے فون کو پہلو میں گرایا اور چھت کی طرف نظریں کی، "گوڈ جی اس دنیا میں مزید اب کوئی اور جگن مت اتاریے گا"، پاؤں میں سلیپرز پہنتی وہ یے بات بھول چکی تھی کے دو منٹ پہلے وہ کس طرح نیند کے لیئے ترس رہی تھی۔ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ واشروم کا دروازہ پار کر رہی تھی، پیچھے سوتی محرام مرتضٰی اپنی بہن کی زندگی میں ہونے والی ہلچل سے بلکل ناواقف سونے کے مزے لے رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غم کا تیسرا مرحلہ bargaining: سودے بازی

اسلام آباد میں واقع اس اپارٹمنٹ میں اندھیرا تھا۔ باہر کی تپتی دھوپ کے مقابلے میں اندر پردے ہر جگہ گرے ہوئے تھے۔ لاونج میں نا وہ روشنی تھی اور نا کچن میں کھانے کی خوشبو

۔سناٹا سا پھیلا تھا۔اسی طرح چلتے ہوئے آؤ تو کچن کے ساتھ ملحقہ کمرے کا دروازہ آدھ کھلا تھا۔وہاں بھی پردے گرائے ہوئے تھے اور خوابدیدہ سا ماحول بنا تھا۔

بستر پر چادر ابھی بھی کھلی تھی،بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے وہ زمین پر بیٹھی تھی اور کمرے کا حلیہ بکھرا ہوا تھا۔اسکا بخار ابکے قدرے کم تھا مگر اٹھ کر کچھ بھی کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ہر پانچ منٹ بعد وہ خود سے کہتی،اب اٹھ کر کچھ پروڈکٹو کرتی ہوں مگر ہر پانچ منٹ بعد وہ وہاں سے اٹھنے کے بجائے دوبارہ کسی دوسری پوزیشن میں لیٹ جاتی،فون اٹھا کر بے وجہ ہی سکرول کرتی رہتی۔وہ ماتم نہیں کر رہی تھی بس انتظار کر رہی تھی کے ایک بار اسے سب معلوم ہو جائے کیا سچ ہے! کیا جھوٹ!۔محرام ہمایوں ایک ایسے مقام پر کڑھی تھی جہاں پیچھے بھی الجھن تھی اور آگے بھی۔

www.novelsclubb.com

محرام ہمایوں غم کے تیسرے مرحلے میں تھی،سودے بازی،جہاں انسان کی زبان بس ایک کاش کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ اگر ماضی میں جاکر اپنی حال کی غلطیوں

کو وہ سدھار لے تو اس غم کے سائکل سے اسے نجات مل جائے گی۔ 'نا' جو 'چڑ چڑے پن 'میں تبدیل ہوئی تھی وہ پچتاوے میں بدل کر رہ جاتی ہے۔

اس نے وہی کل والا سفید لباس پہنا تھا اور بال ڈھیلے جوڑے میں بند ہونے کے باوجود بھی کھلے ہوئے لگتے تھے۔ گھر میں کوئی نہیں تھا، قرۃ العین اور مہر نساء ڈاکٹر کے پاس گئیں تھیں، مانو بھی انکے ساتھ گئی تھی اور جگن وہ ہر دن کی طرح انکے نکلتے ہی غائب ہو گئی تھی ۔ محرام نے نا پہلے کبھی جاننے کی کوشش کی تھی کے وہ کیا کر رہی ہے اور نا ہی آج کی۔ ان بہن بھائیوں کے تعلقات نہایت کمپلکس تھے۔

محرام کا فون اسکے قریب ہی پڑا تھا جو نوٹیفیکشن آنے پر بیپ کی آواز آئی تو اس نے جلدی سے فون اٹھا کر سکرین انلاک کی۔ نوٹیفیکشن دیکھتے ہی اسکا سارا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ میسج احمد نہیں ڈاکٹر راحت کی طرف سے تھا۔ اس نے مایوسی سے فون بند کر دیا، وہ اس قدر تھک چکی تھی کے اسے غصہ بھی نہیں آ رہا تھا اب وہ بے بس ہو گئی تھی کے کسی طرح بس کسی طرح وہ بات جھوٹ نکل آئے اور احمد خود آ کر بولے کے وہ ایک غلط فہمی تھی۔ وہ

دوبارہ سے ٹریک پر آنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر جو یے اعتراف سچ نکل آتا تو؟اس سوال کے بعد وہ نہیں جانتی تھی کے کیا کہے اور کیا سوچے۔

"کاش میں کبھی دانی سے واعدہ ہی نا کرتی "

کاش ایک بار وہ کال کر کے بولے میں تمہارا دوست ہوں میں کبھی تمہارے پیٹھ پیچھے ایسا" کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا"، محرام ایک بھی منٹ ضائع نہیں کرے گی اپنے وسوسوں کو سلانے کے لیئے، مگر یہی تو سارا مسئلہ تھا وہ خاموش تھا اور اسکی خاموشی شک کو مزید مضبوط کر رہی تھی۔

فون ابھی بھی بج رہا تھ شاید باقی میسجز بھی ڈاکٹر راحت کے ہوں یا۔۔۔شاید ایک احمد کا بھی بیچ میں ہو۔بے دلی کے ساتھ اس نے فون اٹھایا اور واٹس یپ کھولا۔ نہیں ! سارے میسجز ڈاکٹر راحت کے تھے۔ محرام نے سکرین پر سوائپ کیا اور سارے کو نٹیکٹز گھنگھا لے شاید اسکا کوئی مسج آیا ہو مگر محرام نے نا دیکھا ہو۔ مگر اسکی یے امید بھی ٹوٹ گئی۔

احمد کے نام سے سیوڈ کردہ کونٹیکٹ کھولا، وہاں پر آخری میسج تین دن پہلے کے تھے جب وہ اسے ڈرائیونگ سکھا کر گھر ڈراپ کر چکا تھا۔

پہنچ گئی ہو؟"، محرام نے اس میسج کا جواب ہنسنے والے ایموجی سے بھیجا "

:ابھی دو منٹ پہلے"، ایک مسج بھیجا" محرام

محرام: تم نے ڈراپ کیا ہے"، دوسرا میسج بھیجا اور ساتھ دو ہنسنے والے ایموجی بھی۔"

محرام: چھوٹی سی تو لفٹ ہے"، اسے اسکی فکر پر واقعتاً ہنسی آئی تھی۔"

کوئی پتا نہیں ہوتا لفٹ کا! سٹک ہو جاتی تو"، ہمیشہ کی طرح ایک میسج میں ساری بات بھیجی" بغیر کسی ایموجی کے۔ محرام نے مسج کو ریڈ ہارٹ کیا تھا اور بس۔۔ اسکے بعد سے انکے درمیان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دور اندر کہیں اسے ایک خیال آیا،اسکایوں بار بار اسکی فکر کرنا۔۔اسکے ساتھ ہر جگہ جانا۔ ۔اسے خود پک کرنے آنا۔۔کیاوہ سب وہ دوستی کی خاطر کر رہا تھا،یااسے ڈر تھا۔۔کہیں محرام سب جان نا جائے۔

(دھوکہ میں)مت بنو!اب وہ اتنا بھی بڑا نہیں"خود ہی خود کے خیالات کو کوسا اور پھر " نہیں نہیں محرام اتنی delusional خود ہی خود سے سوال کیا،"کیا مجھے اسے ٹیکسٹ کرنا چاہیئے ؟"،"نہیں نہیں ؟ غلطی اسکی ہے۔۔وہ بات کرے مجھ سے"،اور پھر خود ہی اپنا ارادہ بھی ترک کیا۔

اس سے پہلے کے وہ خود سے باتے کرتے کرتے پاگل ہو جاتی وہ جلدی سے گئی اور ڈاکٹر راحت کا کونٹیکٹ کھولا۔انکے دو وائس میسجز تھے اور ساتھ کسی "ڈاکٹر صدف رانا سیکریٹری" کے نام سے نمبر شیئرڈ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے وائس ماج آن کیا اور فون بیڈ پر رکھ کر خود آنکھیں موندلیں۔خاموشی اپارٹمنٹ میں اب انکی آواز گونج رہی تھی۔

سلام محر! کیسی ہو؟، آئم سوری میں تمہارے اپائنٹمنٹ کو ڈی لے کرتی جا رہی ہوں" "

بٹ۔۔اٹس ارجنٹ مجھے سڈنی ایک کانفرس کے لیئے جانا

ہے تو میں دو ہفتوں بعد انشاءاللہ واپس آؤنگی۔ میں تب بھی آ کر لے سکتی ہوں بٹ آئی

ڈونٹ ونٹ کے تمہاری ٹو تھ ریفل مزید ڈیلے ہو

so, I'm sharing dr Sadaf rana's secretary's number

،میں نے تمہارا مسئلہ بھی ان سے ڈسکس کر کیا ہے،ڈونٹ وری میری سینئر ڈینٹسٹ ہیں۔

تم بس انکی سیکرٹری کو کال کر اپائنٹمنٹ ڈیٹ فکس کر لینا اوکے"، وائس میسج بند ہوا تو دو

سیکینڈ کے واقفے کے بعد دوسرا شروع ہو گیا

ڈائٹ پلین فالو کیا؟ آئم شیور نہیں کیا ہوگا"،عام موقع ہوتا تو محرام انکی بات پر مسکراتی"

مگر فلحال اسکا مسکرانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ایک چھوٹا سے اوکے بھیج کر چیٹ کلوز

کر دی۔نا کوئی دل والا ایموجی نا کوئی ڈھیر سارے میسجز بس ایک چھوٹ سا اوکے۔ڈاکٹر

راحت نے ویسے بھی کونسا محسوس کرنا تھا کہ کچھ غلط ہے۔ایک ہی شخص تھا جو میسج پڑھ کر اسکے موڈ کا اندازہ لگالیتا تھا اور وہی شخص منظر سے غائب تھا

باہر شاید ہلکی سی ہوا چلی تھی اسی لیئے پردہ تھوڑا سا ہل کر دوبارہ اپنی جگہ پر آگیا تھا۔اسے ابھی مزید بیٹھ کر کسی کی کال کا انتظار کرنا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چار سال پہلے

محرام کی پڑھائی کا دوسرا سال اختتام کو پہنچ چکا تھا اور اب درمیان میں چھٹیوں کی وجہ سے وہ انگلینڈ سے سڈنی (آسٹریلیا) آئی ہوئی تھی۔اچھے موسم اور صاف ستھرا شہر اسکے کمرے کی کھڑکی سے نظر آرہا تھا مگر اس وقت اسکی زندگی میں اس سے بڑا مسئلہ تھا۔

کرڑکھی کے بلکل سامنے موجود لال مخملی صوفے پر بیٹھی وہ فون پر کسی سے بات کر رہی تھی یا پھر یہ کہا جائے کہ بحث کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میری ساری محنت کھالی اس نے"، تقریباً روتے ہوئے اس نے دوسری طرف موجود" سخص سے کہا۔ابھی آدھے گھنٹے پہلے ہی اسے معلوم ہوا کے جس پروجیکٹ پر اس نے پورے ایک ماہ محنت کی ہے اسے اسکی ایک کلاس فیلو نے بڑے آرام سے تھا چرا کے کاپی پیسٹ کر لیا ہے۔وہ کوئی بہت محنتی طالبہ تو تھی نہیں مشکل سے آخری ٹائم تک کام مکمل کرتی تھی مگر اس ایک پروجٹک پر اسکی دن رات کی محنت لگی تھی۔

تمھیں کس نے بتایا ہے یہ"، دوسری طرف سے ایک تھکی ہوئی مگر بھاری مردانہ آواز" گونجی۔جیسے ہی محر کو یہ خبر ملی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ دھاڑے مار کر روئے۔کچھ نا سمجھ آنے پر اس نے سیدھا ایک ہی شخص کو کال کی اسکا

www.novelsclubb.com Ride-or-die

بسٹ فرینڈ، جو میلوں دور پاکستان میں بیٹھ کر اسکے مسائل حل کر لیتا تھا۔وہ واحد انسان تھا جو محرام کو نہیں ٹوکتا تھا، یہ ایک بری عادت تھی مگر کسی حد تک محرام کی طرح وہ بھی خود غرض تھا، وہ اپنے رشتے نہیں گنوانا چاہتا تھا۔

پاکستان میں اس وقت ناجانے رات کا کونسا پہر تھا محرام نے اس بات پر دھیان نہیں دیا تھا اسکی تو ہمیشہ کی طرح احمد جہانزیب نے تیسری گھنٹی پر کال اٹھالی تھی (واقعی میں یہ بندہ فون ہتھیلی پر رکھ کر گھومتا ہے)۔ہی

مجھے میری کلاس میٹ ایمانے اسکے پروجیکٹ کی پچڑ بھیجی ہے"، محرام نے دلیل پیش کی" ۔

تواس لڑکی کو مسج کروکے اپناپروجیکٹ جینج کرے، کنفرنٹ کرواسے"، برے آرام" سے احمد نے اسکے مسئلہ کا حل پیش کیا تھا۔ محرام کا موڈایک دم اداسی سے ڈراور گھبراہٹ میں بدل گیا۔

نہیں نہیں !ایسے نہیں۔۔۔۔وہ لڑکی برامنا گئی تو؟"،اسکی بے تکی بات سن کر دوسری" طرف تھوڑی دیر کے لیئے خاموشی چھاگئی۔

محرام !؟"،احمد نے سوالیہ انداز میں اسے پکارا،"ہونہہ !"، محرام نے جواب دیا"

تم شور ہونا۔۔اس نے تمہاراکام چرایاہے۔۔تم نے نہیں ؟"،وہ سوال تھایااسکامذاق جو" بھی تھا محرام کو بلکل پسند نہیں آیاتھا

عجیب انسان!"، اس نے ٹوکنے والے انداز میں کہا جب دوسری طرف سے ہلکی سی ہنسی" کی آواز ابھری اور پھر اگلے ہی سیکینڈ ختم ہوگئی۔

ان دونوں کی اب اس مسئلہ پر لمبی بحث ہونی تھی کیونکہ نہ محرام میں اتنی ہمت کے کسی کا سامنا کر سکے اور نہ ہی اتناد ناغ خراب کے دوبارہ سے پروجکٹ بنائے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

گرمی اور دھوپ میں اچانکی ہی اضافہ ہو گیا تھا۔ چھاؤ کے لیئے جس درخت کے نیچے وہ لوگ بیٹھے تھے وہ درخت بھی انھیں کوئی خاص بچاؤ نہیں دے رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ دونوں تھانے سے واپس آئے تھے۔۔۔ زباب کے خلاف ایف آئی آر کٹوا کے۔ تب سے لے کر اب تک یوشع منیر کو کوئی دس مرتبہ ایسا لگا تھا جیسے وہ کچھ غلط کر رہا ہے اور ہر بار ایسا خیال آنے پر وہ جگن سے پوچھتا۔ اندر سے بھلے ہی وہ چڑ رہی ہوتی مگر مجبوری کی خاطر اوپر سے مسکراتے ہوئے اسے حوصلہ دیتی۔

نہیں! نہیں یوشِ تم بلکل سہی کر رہے ہواِپنے باپ کی قاتلہ کو جیل میں ڈالوادینا کوئی "
" عام بات نہیں

ایک بار بس اسکی بہن کا پتہ صاف ہو جائے بس۔۔ پھر مر کر اس سنڈریلا کو پوچھنا (
نہیں)

یہ لو"، اسکی طرف آئیس کریم بڑھاتے ہوئے جگن نے کہا۔ دھوپ کے باعث ان"
دونوں کو آنکھیں چھوٹی کرنی پڑرہی تھیں۔ وہ ایک پارک کے مین گیٹ کے بلکل قریب
ایک ویران مگر گرم گوشے میں بیٹھے تھے۔

جگن نے اپنی آئس کریم کا ریپر ہٹایا اور اسے باقاعدہ چاٹا (پیسے دیے ہیں بھائی) اور پھر اس
ریپر کو گول مول کر کے یونہی زمین پر پھینک دیا۔ یوشع جو کب سے سکتے میں بیٹھا تھا جگن
کی یہ حرکت دیکھ کر جیسے اسے ایک نئی زندگی مل گئی ہو۔

جگن، کچرا مت پھیلائیں"، وہ بینچ سے اٹھا اور جگن کا پھینکا ہوا ریپر اٹھا کر ساتھ موجود"
ڈسٹ بن میں ڈال دیا۔ جگن اس ساری کاروائی کو مزحکہ خیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔
سلیقہ اور ستھرائی سے تو جگن تاثیر کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اب ان دونوں کے درمیان خاموشی تھی، جگن آرام سے اپنی آئیس کریم انجوائے کر رہی تھی ساتھ ٹانگیں ہلا ہلا کر آس پاس دیکھ رہی تھی کہ کہیں کوئی مذاق اڑانے کے لیے مل جائے مگر پارک دور دور تک خالی تھا۔

اسکے ساتھ بیٹھا یوشع اس سے بلکل مختلف لگ رہا تھا، نظریں جھکائے وہ زمین کو دیکھ رہا تھا، ہاتھ میں آئیس کریم پگھل رہی تھی مگر وہ گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔

وہ اور جگن تصویر کے دو بلکل مختلف رخ تھے، ایک خوش باش کے اس نے اپنا بدلہ نہایت مہارت کے ساتھ یوشع کو پھنسا کر لے لیا ہے اور دوسرا اداسی اور غم میں ڈوبا کے وہ اپنے واحد رشتے کو بھی گنوا رہا ہے۔

اگر جگن تاثیر کی مثال لی جائے تو وہ ایک ایسی پاراسائٹ تھی جو یوشع منیر کی ساری خوشیاں کھا کر اپنی خوشیوں کا جشن منا رہی تھی۔ وہ ہار رہا تھا وہ جیت چکی تھی یا پھر۔۔۔ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

یوشع منیر کو اتنے بے تکے ثبوتوں کا جھانسا دے کر اپنی بہن کے خلاف کرنا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

احمد جہانزیب اور زباب عروج کی شادی کو ایک ہفتہ ایک دن رہ گیا تھا

غم کا چوتھا مرحلہ: ڈپرشن depression

یہ اسلام آباد میں واقع ایک چھوٹے مگر خوبصورت سے ہوٹل کے پچھلے لان کا منظر تھا۔ دن کی روشنی ہونے کے باوجود بھی جابجا درختوں میں مصنوعی روشنیاں اور برقی قمقمے لگائیے ہوئے تھے۔ لوگ ٹولیوں کی صورت میں ارد گرد کھڑے تھے۔ لان کا فرش بھوری ٹائلز سے بنا تھا اور بیچوں بیچ ایک پول بھی تھا، اسی پول سے تھوڑا دور سرخ اور کیمل رنگ کے کپڑے پہنے کوئی مصروف سا اپنے کام میں جتا تھا۔ سیاہ رف بال اونچی پونی میں بندھے تھے اور کندھے پر ڈلے ہوئے تھے۔ بالآخر دو اور آدھا دن تک اپنے کمرے میں بند رہنے کے بعد وہ نکل ہی آئی تھی یا پھر یہ کہا جائے نکال لی گئی تھی، محرام کام اسے اس بند اپارٹمنٹ سے نکال لایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی ایک پرانی کلاس فیلو تھی جو کے اب ایک انفلنسر بن چکی تھی۔ اپنے براڈل شاور کے لئے اس نے محرام کو ہائیر کیا تھا (جب جاننے والوں میں سے کوئی اچھی تصویریں کھینچ لیتا ہو تو انسان کیوں زیادہ پیسے دے کر کسی اور فوٹو گرافر کو ہائیر کرے۔ محرام اسکی ایک کال پر

خاموشی سے آگئی تھی۔وجہ یہ نہیں تھی کے اسے اپنی اس کلاس فیلو سے بہت پیار تھا وجہ محض یہ تھی کہ محرام نے اب ہار مان لی تھی۔وہ غم کے چھوتے مرحلہ میں تھی،ڈپرشن نا امیدی۔اس نے یہ تسلیم کر لیا تھا کے دو دن پہلے انیکسی میں اس کے کانوں نے جو بھی سنا وہ سب سچ تھا اور اگر اب نہیں بھی تھا تو اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔

اسکے دماغ میں کئی مناظر ایسے گھومتے تھے جو اس شک کو یقین میں تبدیل کر رہے تھے۔

احمد کا اسکے ساتھ یاور کے گھر جانا،

احمد کا اسے بار بار بولنا کے یہ سب فضول ہے،

پہلی بار ملنے پر اسے چلے جانا کا کہنا،

ہر جگہ اسکے ساتھ ہونا،

www.novelsclubb.com

اسے روکنا،اسے ٹوکنا۔

محرام کو لگتا تھا یہ سب وہ اسکی فکر کے خاطر کرتا ہے اسے اب اندازہ ہو رہا تھا یہ اسکی فکر نہیں انسیکیورٹی تھی کے کہیں محرام سب جان نہ جائے۔

کس قدر بے وقوف لگ رہی ہو گی وہ جب وہ تھانے میں اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا، وہ جس نے یہ سب پلین کیا تھا وہاں اسکا خیر خواہ بن رہا تھا۔ محرام کو غم اس بات کا نہیں تھا کے بازل کے ساتھ یہ سب کرنے والا اسکا دوست تھا، بازل نے جیل جانا تھا سو بار جائے۔ محرام کو فرق صرف اس بات سے تھا کے اس نے خود آکر کچھ کیوں نہیں بتایا۔ کیوں محرام کو اندھیرے میں رکھا۔ یا ور کتنا ہنستا ہو گا اس پر۔ جس شخص کو اس نے فرشتہ سمجھا وہ بھی باقیوں کی طرح ایک عام انسان نکلا، ایک سازشی اور پیٹھ پر وار کرنے والا انسان۔

لیپ ٹاپ پر تصویریں آگے کرتے اسکا چہرہ سپاٹ تھا، بخار اب اتر چکا تھا۔ البتہ چہرے سے ابھی بھی وہ کوئی مریض ہی معلوم ہوتی تھی۔ ساری تصاویر لیپ ٹاپ میں ٹرانسفر کرنے کے بعد اسنے جھکی گردن سیدھی کی تو وہ اکڑی ہوئی تھی۔ محرام نے اسے ملتے ہوئے ایک دفعہ بائیں جانب کیا پھر دائیں جانب۔ لیپ ٹاپ سے یو ایس بی نکالی اور پیچھے پڑے اپنے لیپ ٹاپ بیگ کو اٹھایا۔ اسے کھولتے وقت اسے احساس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا تھا۔ ہاتھ وہیں جامد ہو گئے، اسے اپنی طرف قدم بڑھتے ہوئے محسوس ہوئے، گردن پھر بھی نہیں اٹھائی۔ تیز پرفیوم کی سیمل اچانک ہی ہر سو پھیل گئی اور تب۔۔ اسے احساس ہوا ۔۔کے وہ کون تھا؟

ہائے! مس فوٹو گرافر" سانس خارج کرتی اس نے سر اٹھا کر ساتھ کھڑے ہشاش بشاش "
سے فجر کو دیکھا۔ وہ اپنی طلاق کے پورے تین ماہ بعد اسے دیکھ رہی تھی۔ اُس وقت اس
نے خود سے وعدہ کیا تھا کے وہ اس سے کبھی نہیں ملے گی وہ ماضی کا ایک چیپٹر تھا جو بند
ہو چکا تھا، اور یہ حالیہ لمحہ تھا وہ ابھی یہاں اسکے سامنے کھڑا مسکراتا اسے دیکھ رہا۔

کیسی ہو؟"، ہاتھ میں پکڑے مشروب کا گھونٹ بڑھتے اس نے کہا۔ نظریں ابھی بھی "
محرام کے بے تاثر چہرے پر ٹکی تھیں۔

ٹھیک ہوں!"، ہلکی سی آواز میں جواب دیا اور چہرہ پھیر کر اپنے کیمرہ سٹینڈ کو بند کرنے "
لگی۔ وہ آج بھی ویسا تھا، شدید گرمی میں بلیک لیدر کی جیکٹ کیونکہ فیشن کمز فرسٹ، انکے
ساتھ نیلی جینز، شہد رنگ بالوں کا کوئی جدید ہیئر سٹائل بنائے، مسکراتا اور خوش چہرہ، وہی
دو سال پہلے والا فجر عدیل۔ خوبصورت اور لائف آف دا پارٹی

www.novelsclubb.com

ان کیس یوڑ تھنکنگ یہ جو لڑکی ہے۔۔ جس کی شادی ہو رہی ہے میں اسی کے ہونے والا "
شوہر کا دوست ہوں اسی لئے یہاں آیا ہوں لیکن۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا کے تم بھی یہاں ہو
گی"، محرام کا شدت سے دل چاہا کے کہے (نہیں میں ایسا کچھ بھی نہیں سوچ رہی تھی)،

لیکن وہ اس قدر تھکی ہوئی تھی کے فجر کا وہاں ہونا یا نہ ہونا ایک ہی بات تھی شاید کسی کا بھی وہاں ہونا یا نہ ہونا ایک ہی بات تھی۔

جب تمہارا کام ختم ہو جائے تو بتانا۔۔ ہم کافی پینے چلیں گے"، یہ عادت بھی ویسی ہی تھی" پوچھنے کے بجائے وہ سیدھا یوں کہتا تھا جیسے احسان کر رہا ہو، سننے کی عادت اسے ابھی بھی نہیں تھی۔ وہ طنزاً مسکرائی (فجر اسکی پیٹھ پر کھڑا تھا اسی لیئے وہ اسے نہیں دیکھ سکا)۔ پہلے پہل محرام کو یہ لگتا تھا کے فجر کا یوں سب کے ساتھ اچھا بننا اسکی نیچر تھا وہ تھا ہی ہنس مکھ مگر آہستہ آہستہ اسے اندازہ ہوا، وہ یہ احسان و کرم لوگوں پر صرف خود کی اچھائی ظاہر کرنے کے لیے کرتا تھا، تعریفی اور توصیفی کلمات تو اسکا سانس لینے کا ذریعہ تھے۔

شادی کے دو سال میں تو تم نے کبھی نہیں کہا کے آؤ کافی پیتے ہیں"، پتہ نہیں کیسے لیکن" اسکی زبان سے بے اختیار ہی الفاظ پھسل گئے کوئی اور موقع ہوتا تو وہ نادم بھی ہوتی مگر فل وقت اسکے تمام جذبات سوئے ہوئے تھے۔

اسکی بات سن کر فجر طنزیہ ہنسا "damn . . look who's being a bitter ex "

(دیکھو اب کون ایک تلخ سابقہ پارٹنر بن رہا ہے)

اپنے کیمرہ سٹینڈ کو فولڈ کر کے اسنے بیگ میں ڈالا اور زپ فوراً بند کی، فجر کی بات کو جیسے ہوا میں اڑا دیا مگر۔۔۔ شاید وہ ہوا میں اڑانے کے موڈ میں نہیں تھا۔ ہاتھ میں پکڑے مشروب کو گھماتے ہوئے اس نے ایک دوسرا ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا ہوا تھا۔

"خیر۔۔ میں تو چاہتا تھا ہم دوست بن کے رہے بٹ۔۔ ہر ٹپکل پاکستانی لڑکی کی طرح تم آخر میں شوہر کو ہی بلیم کرو گی سو اٹس فائن آئی انڈرسٹینڈ"، سیاہ بالوں والی لڑکی ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گئی۔۔ کیا وہ واقعی ایک بٹر ایکس تھی؟ اس سے پہلے کے فجر اپنی بات بول کر چلا جاتا محرام اپنا کام چھوڑ کر پوری اسکی طرف گھومی۔

کوئی اور موقع ہوتا تو فجر عدیل میں ضرور سمجھتی تم "

genuinely

میرے دوست بننا چاہتے ہو بٹ۔۔دو سال تمہاری بیوی بن کر میں نے گزاریں ہیں تمہارے ان بے شمار دوستوں نے نہیں۔۔میں جانتی ہوں تمہیں،(وثوق سے کہا)تم مجھ سے دوستی صرف اس لیئے رکھنا چاہتے ہو تا کے ہر روز مجھے طعنے مار سکو،مجھے یہ احساس دلا سکو کے میں تمہارے بغیر کیا ہوں اور تمہارے۔ساتھ۔کیا۔تھی۔"اسکے سینے پر انگلی سے دستک دیتے وہ غصہ سے کہہ رہی تھی،آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی،جذبات شاید جاگ رہے تھے،"تم کوئی اچھے۔۔نیک۔۔سن شائن نہیں ہو۔۔تم فیک ہو،اپنی ذات کو اوپر رکھتے ہو،تم تو اپنے کسی دوست سے بھی

genuine نہیں ہو۔

اور سچ تو یہ ہے کے تم سے آج تک میرا خود تمہیں چھوڑ کر جانا ہضم نہیں ہوا،پہلی بار کسی نے تمہیں خود چھوڑا ہے تم نے کسی کو نہیں"،فجر پچھٹی آنکھوں سے سامنے کڑھی اپنی سابقہ بیوی کو دیکھ رہا تھا۔شادی کے دو سال میں وہ کبھی ایسا نہیں بولی،ایک ہی مرتبہ وہ اس پر چیخی چلائی تھی اور پھر اسکا نتیجہ جو نکلا تھا اسی کے باعث وہ میاں بیوی سے سابقہ میاں بیوی بنے تھے۔

www.novelsclubb.com

محرام نے جو کہنا تھا اس نے کہہ دیا تھا، نجانے کہاں سے اس کے ہاتھوں میں اتنی تیزی آ گئی تھی وہ جلدی سے اپنا سامان سمیٹے اب بیگ میں ڈال رہی تھی۔ آنکھیں نم تھیں مگر آنسو نہیں بہہ رہے تھے۔ اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر وہ پول سائڈ سے ہٹی۔ بلاک ہیل میں قید پاؤں سے اس نے ایک قدم اٹھایا اور پھر وہیں ساکت ہو گئی۔ پول کی دوسری طرف لوگوں کا رش تھا کیونکہ وہیں ہوٹل کا اندرونی دروازہ واقع تھا، ویٹرز اندر باہر آ جا رہے تھے۔ اور انھی ویٹرس کے بیچ میں ایک دراز قد مرد چلتا ہوا آ رہا تھا۔ سیاہ پی کیپ آج بھی تھی، شرٹ کے کف آج بھی موڑے ہوئے تھے اور وہ کٹ کا نشان آج بھی واضح تھا۔ محرام کو لگا وہ اگر ابھی آ کر کچھ بھی بولے گا تو وہ اسے معاف کر دے گی۔۔ اسکی جسٹیکیفشن اسے ملنے والی تھی۔

پول کی دوسری طرف کرڑھی لڑکی کی سیاہ آنکھیں سامنے سے آتے مرد پر تھیں جس کا سر جھکا ہوا تھا۔ جیسے ہی اسنے جھکی گردن کو اٹھا کر پول کی طرف دیکھا وہ بھی ویسے ہی جم گیا جیسے وہ تھی۔ بھوری آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ٹکرائیں۔

ایک میں حیرت تھی دو دوسری میں سوال تھا دکھ تھا اور۔۔۔ شکایت بھی،

www.novelsclubb.com

سیاہ پونی والی لڑکی ایک طرف تھی، سیاہ کیپ والا مرد دوسری طرف۔ درمیان میں نیلے پانی سے بڑھا پول تھا۔

کیا اسے ایک اور امید ملنے والی تھی یا پچھلی امید بھی ہاتھ سے چھوٹنے والی تھی؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

لوگوں کا رش تھا۔۔۔

گانوں کا شور تھا۔۔

مہندی کا فنکشن عروج پر تھا اور سارے اس وقت سٹیج پر کھڑے اپنی تیار شدہ پرفارمنس دکھا رہے تھے۔ وہ ان سب سے بلکل الگ تھلگ ایک کونے میں کھڑی تھی جہاں نہ مصنوعی روشنیاں اسے چھیڑ سکتی تھیں اور نہ لوگوں کی نظریں، ویسے بھی سب اپنے موبائل نکالے سٹیج پر ڈانس کرتے ایک گروپ کی وڈیو بنا رہے تھے۔ کامدار ہلکے غلابی

www.novelsclubb.com

رنگ کا لہنگا پہننے کے باعث جورے پر موجود مصنوعی ہیرے چمک رہے تھے۔اسکے سیاہ بال کھلے تھے اور کانوں میں اپنی ایک سالہ انیورسری پر سُسر کی طرف سے دیے جانے والے موتی تھے (یہ فجر کے کزن کی شادی آسٹریلیا میں ہو رہی تھی)

اسکی شادی کو دو سال ہونے والے تھے، وقت کس قدر جلدی گزرتا ہے۔ابھی دو سال پہلے وہ رو رہی تھی اس نے فجر کے ساتھ شادی نہیں کرنی اور اب کہاں دو سال بعد لوگ اس سے وہی ٹپکل سوال کر رہے تھے۔

کچھ دن پہلے کی بات ہے، فجر کی کزن کی شادی (جو ابھی ہو رہی تھی) سبھی اسی کے لیے عدیل شمس کے گھر پر جمع تھے۔سب لاونج میں بیٹھے ڈھولک کے گانے گا رہے تھے، تالیاں بجا رہے تھے، ہنس رہے تھے۔انہیں میں سے ایک جگہ پر وہ بھی بیٹھی تالیاں بجا رہی تھی جب فجر کی پھوپھو اسکے پاس آکر بیٹھیں۔اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ انکی طرف دیکھا جس کا جواب انہوں نے ایک بھرپور گرم جوش مسکراہٹ کے ساتھ لوٹایا۔ وہ فربہ بیوہ عورت تھیں جن کے چہرے کے گرد ہر وقت حجاب ہوتا تھا اور شانوں پر لمبی

شال۔ وہ بہت خوبصورت تھیں (فجر کا سارا خاندان ہی پیارا تھا، یہ اسکی رائے تھی)۔ اپنے سُسرال کے بارے میں اسکی ایک اور رائے بھی تھی کے وہ لوگ ایک دوسرے کے حد درجہ قریب تھے، تقریباً سب ہی پاکستان سے باہر اسٹیبلشڈ تھے لیکن ہر خوشی اور غم میں فوراً جمع ہوتے تھے۔ اسکے علاوہ وہاں بے حد تکلفانہ ماحول تھا، یہی وجہ تھی کے فجر کے بیس پر سنٹ دوست تو اسکے اپنے کزنز تھے۔

فجر کی پھوپھو کچھ دیر اسکے ساتھ رسمی باتیں کرنے کے بعد خاموش ہو گئیں لیکن شاید تھوڑی دیر کی خاموشی بھی ان سے برداشت نہیں ہوئی اور انہوں نے اسے دوبارہ پکارا، "بیٹا"، اس بار اُنکے لہجے میں فکر اور شک دونوں تھا۔ وہ دل رکھنے والی خاتون تھیں، ہنس مکھ اور محفل کی جان۔ فجر کی پرورش انہیں کے ہاتھوں ہوئی تھی اسی وجہ سے اسکی شادی شدہ زندگی میں زیادہ کردار اسکی پھوپھو ادا کرتی تھی، فجر کی ماں شاید شمس عدیل سے شادی کر کے پچتا رہیں تھیں۔ اسکی پھوپھو جنہیں وہ 'اداجان' کہتا تھا وہ ہر کسی کی فکر کرنے والی عورت تھیں اور اس وقت انہیں نجانے محر کے حوالے سے کس بات کی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

جی!"، ڈھولکی تھوڑی دیر کے لیئے رُکی سارے اب ایک دوسرے سے مشورہ کر رہے تھے کے کوسا گانا بجایا جائے۔

" شادی کو دو سال ہونے والے ہیں نا؟"، محر کو انکا سوال تھوڑا عجیب لگا مگر اس نے کریدا نہیں۔ البتہ جواب دیتے وقت جھجکی ضرور تھی

" جی ایک مہینے بعد۔۔ مگر کیا ہوا؟"، شور کی وجہ سے وہ انکی طرف جھکی ہوئی تھی۔

"دیکھو فجر۔۔ میرے بیٹوں جیسا ہے۔۔۔ میں اسکے آدھے بچپن میں اسکے ساتھ رہی ہوں ادھر ہی آسٹریلیا"

وہ بارہ سال تک ادھر فجر کے ساتھ رہیں تھیں اور پھر اپنی شادی کے بعد انہیں پاکستان آنا پڑا تھا

" جی میں جانتی ہوں"، محر نے جواب دیا۔ وہ اب لمبی تمہید باندھ رہیں تھیں اور محرام کو اس سے الجھن ہو رہی تھی۔ پیچھے ابھی بھی لوگ بحث کر رہے تھے کے یہ گانا نہیں کوئی اور، ایک دو لڑکیاں بیچ میں اپنی مجلس لگا کر الگ گانے کی تیاری بھی کرنے والیں تھیں۔

" کیا کوئی مسئلہ ہے؟" محرام کو انکا سوال سمجھ نہیں آیا

جی ؟"، سوال پر سوال کیا گیا۔ "

میرا مطلب۔۔ڈاکٹر کو دکھایا ہے، کوئی مسئلہ۔۔ہے کیا۔۔دو سال ہونے والے ہیں" بچے"، ساری جگہ اچانک سے خاموشی چھا گئی۔ محرام کو سب کی نظریں خود پر مرکوز محسوس ہوئیں اور صرف محسوس ہی نہیں کئیں نظریں حقیقتاً اُس پر ہی تھیں۔ جس وقت فجر کی پھوپھو بات کر رہیں تھیں اسی وقت کسی نے انہیں پکارا تھا کے "ادا جان کوئی گانا بتائیں"۔ شاید ان سب نے بات بھی سن لی تھی اور اب محر کا فق ہوتا چہرہ بھی ہلکی ہلکی سرگوشیوں کے ساتھ دیکھ رہیں تھیں۔

ہونا کبھی پسند نہ تھا اور اس وقت بھی کچھ یو نہی ہو رہا تھا۔اس سے پہلے کے محرام ڈھولکی اسے center of attention سے اٹھ کر بھاگتی، باقی

عورتوں نے معاملہ سنبھال لیا تھا۔بھلے سے اب سب دوبارہ انجوائے کر رہے ہوں مگر رک کر کوئی ایک دو لڑکیاں ضرور اسے دیکھتیں تھیں اور

محرام کو مزید زمین میں گر جانے کا احساس ہوتا۔وہ ساتھ بیٹھی عورت سے کہنا چاہتی تھی" میں اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتی" مگر کسی نے اس وقت اسے باؤنڈری رکھنا نہیں

سکھائی تھی۔ہاں وہ ساس تھیں پوچھ سکتیں تھیں مگر موقع دیکھ کر پوچھتی۔اسے اب کوفت ہو رہی تھی،دل گھبرا رہا تھا اسے رونا تھا بے تحاشا رونا تھا۔

واپس حال میں آؤ،وہ ابھی بھی یونہی بت کی طرح کڑھی تھی مگر آج حالات مختلف تھے آج سب گانا بجا نہیں اس گانے پر ناچ رہے تھے۔آج اسکے ساتھ کوئی عورت نہیں کھڑی تھی وہ اکیلی تھی اور آج وہ خوش ہونے کی اداکاری نہیں کر رہی تھی وہ واقعتاً اداس تھی اور نظریں ہاتھ میں پکڑی کشمیری چائے پر مرکوز تھی۔معلوم نہیں وہ کب اپنی سوچوں میں اس قدر کھو گئی کے اسے پتا بھی نہیں چلا کب ثوبیہ اسکے پاس آئی اور کب اس نے اسے ڈانس کرنے کے لیئے پکارنا شروع کیا۔

بھابھی۔۔آپ رو رہیں ہیں؟"،اس کا یہ کہنا ہی تھا کے محرام دوبارہ حقیقت میں لوٹی،" سکتہ ٹوٹا تو ہاتھ اٹھا کر گالوں پر پھیرا جو گیلی ہو چکی تھیں منظر بھی دھندلا رہا تھا۔گرم آنسو اسے پہلی بار گال پر گرتے محسوس ہوئے تھے۔

کیاہوا؟فجر بھائی سے لڑائی ہوئی ہے"، ثوبیہ کے لہجے میں بھی بلکل ویسی ہی فکر تھی جیسے" اسکی ماں کے لہجے میں ہوا کرتی ہے(وہ دونوں بری نہیں تھیں اور نہ ہی انکی فکر مصنوعی تھی وہ دونوں انسان حد سے زیادہ ہی فکر مند تھے اور اسی فکر میں وہ پتہ نہیں کتنے دل بھی دکھادیتے تھے۔)

ن۔ن۔نہیں می۔میری"، اسے سانس لینے میں دشواری ہورہی تھی، ہاتھ سے کشمیری" چائے کا کپ پھسلا اور نیچے گرا، وہ تو بچ گئی البتہ ثوبیہ کا نیلے رنگ کا شرارہ داغدار ہو گیا۔

آئم سوری، آئم سوری، آئم سوری، میں صاف"، وہ ٹشو لے کر آگے ہونے والی تھی" جب ثوبیہ نے اسے روک دیا۔

اٹس اوکے بھابھی، کچھ نہیں ہوتا"، محرام شاہد اسکی بات نہیں سن رہی تھی وہ اسے جتنا" پیچھے دھکیلتی وہ اور ضد کرتی کے وہ اپنی غلطی کا ازالہ کرے گی۔ساتھ بیٹھے مرد اور عورتیں اب اس گلابی لہنگے والی لڑکی کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔تمسخر اڑا رہے تھے۔وہ اپنے ہواسوں میں نہیں تھی۔نیچے جھکتے ہی اس نے ابھی ٹشو غرارہ کے ساتھ لگایا ہی تھا جب اسکے پیچھے سے اتا ویٹر اچانک ہی لڑکھڑایا، اسکا پاؤں محرام کے لہنگے سے الجھ کر

پھسلا اور اسکے ہاتھ میں موجود ڈبل لئیرڈ چاکلیٹ کیک پورا کا پورا زمین بوس ہو گیا۔ پورے حال میں ثوبیہ کی چیخ بلند ہوئی۔ سب کی نظریں اندھیرے میں کڑھی ان دو لڑکیوں کی طرف بھٹکی۔ ادا جان، فجر کی چچی اور ایک دو اور لڑکے لڑکیاں ان دونوں کی طرف بڑھے ۔

"کیا ہوا بیٹے؟"، ادا جان نے پوچھا مگر کیک اور اپنی بیٹی کے کپڑوں پر نظر پڑتے ہی انہیں سارا ماجرا سمجھ آگیا۔

"میں نے۔۔۔ نے۔۔۔ کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔ بس سب کچھ غلطی سے۔۔۔ وہ کیک۔۔ آیم سوری ثوبیہ۔۔"، اسکے الفاظ گڈ مڈ ہو رہے تھے۔ جملے آدھے تھے۔ لوگوں کی سوالیہ نظریں اسکا وہاں کھڑا رہنا مشکل کر رہیں تھیں۔ وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کوئی بھی اس پر دھیان نہیں دے رہے تھا۔ ادا جان ثوبیہ کے کپڑے صاف کر رہی تھی۔ پیچھے دلہن نے اپنے کیک کا رونا ڈال دیا اور ارد گرد سب لوگ اس پسینے سے شرابور ہوتی

لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔وہ لڑکی اپنا سینہ مسل رہی تھی،آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

اسے

آرہا تھا۔ارد گرد دنیا چکڑا رہی تھی جب اسنے سہارے کے لیے دیوار کو پکڑنا چاہا۔

Anxiety attack

اس کے بات کیا ہوا؟ہر طرف اندھیرا کیسے چاہ گیا؟اسے کچھ پتہ نہیں تھا،یاد تھا تو بس یہ

کے بیہوش ہونے سے پہلے اسنے ایک بار سامنے کڑھی حجابی عورت کو دیکھا جو غصہ سے

اسے دیکھ رہیں تھیں اور پھر آدھ کھلی آنکھیں اپنے شوہر سے ملائی جسکی آنکھوں میں

صاف لکھا تھا۔

" لگالیا ایک اور تماشا "

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

غم کا پانچواں اور آخری مرحلہ: قبولیت acceptance

اسلام آباد میں آج ایک اور دن غروب ہونے والا تھا۔بلند و بالا عمارتوں کو کی ڈوبتے سورج کی کرنوں نے ایکطرف سے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ان عمارتوں سے دور سفید خوبصورت پتھروں کی بنی مسجد پر ایک طرف سورج کی روشنی تھی اور دوسری طرف چھاؤں۔اسی مسجد سے تھوڑی ہی دور اڑی ترچھی گھاس کٹی تھی جہاں وہ دونوں موجود تھے۔

سیمنٹ کے بنے ہوئے سرمئی بینچ پر ایک کنارے پر احمد جہانزیب ٹکا تھا اور دوسرے پر محرام ہمایوں،ان دونوں کے درمیان محرام کا پرس موجود تھا۔سورج انکی پشت پر تھا مگر درختوں کے نیچے بیٹھنے کے باعث وہ دونوں سورج کی روشنی سے بچے ہوئے تھے البتہ اسکے پرس کا سایہ سامنے بچھی گھاس پر بن رہا تھا۔

مسجد میں اس وقت کم لوگ تھے، جہاں وہ دونوں بیٹھے تھے اسکے قریب پر سکون سی خاموشی تھی بس تھوڑی ہی دور دو بچے اپنی فیملی کے ساتھ آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

محرام انھی بچوں کو بے تاثر نگاہوں سے دیکھ رہی تھی، قمر سیدھی تھی اور ٹانگ پر ٹانگ چڑہی تھی۔ وہ بچہ اور بچی کبھی ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے، تھک جاتے تو گھاس پر بیٹھ جاتے یا کبھی درختوں کی اوٹ میں چھپ کر چھپن چھپائی کھیلتے۔ محرام کو بے اختیار اپنا بچپن یاد آیا جب ہر شام مہر نساء۔ اپنی دوستوں کے ہمراہ والک کے لیے قریبی پارک جایا کرتیں تھیں۔ وہ تینوں بھی انکے ساتھ جاتے (بازل، وہ اور احمد)، آپس میں ہر دوسرا کھیل کھیلتے، چھپن چھپائی، پکڑن پکڑائی جو بھی۔ وہ بچے بھی اب شاہد چھپن چھپائی کھیلنے کی تیری کرنے والے تھے، چھوٹی بچی درخت کی طرف منہ کیے گنتی گن رہی تھی اور بچہ چھپنے کی تیاری۔

محرام کے بر عکس احمد کی گردن جھکی ہوئی تھی ہاتھ باہم ملے تھے اور وہ انگلیوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اتنی دیر سے وہ دونوں یونہی بیٹھے تھے بنا کچھ بولے۔ محرام انھی بچوں پر دھیان دے رہی تھی، لڑکی کی گنتی ہو چکی تھی اور اب وہ پنے دوست/بھائی جو بھی اسکی تلاش میں گھوم رہی تھی۔

کیسی ہو؟"، بالآخران دونوں میں سے ایک بولا۔احمد نے جھکی گردن ہلکی سی محرام کی" طرف موڑ کر اسکا حال پوچھا۔

وہ ابھی بھی اس بچی کی حرکات دیکھنے میں گم تھی،"ٹھیک ہوں۔۔بس ایک دفعہ بیہوش ہوئی تھی، دودن تک بخار رہا تھا اور پتہ نہیں کیوں۔۔ایک پوری رات روتی رہی تھی"، بات مکمل کر کے اس نے بچی پر سے نظریں ہٹائیں اور ہلکا سا مسکراتے ہوئے احمد کو دیکھا۔ اسکی آنکھیں گیلی تھیں مگر وہ روییئ گی نہیں۔

احمد نے ندامت سے گردن جھکا دی، گہری سانس اندر کو کھینچی، قمر سیدھی اور سانس خارج کی۔

تم کیسے ہو؟"، عام سے لہجے میں پوچھا تو وہ ٹھٹھک گیا۔"

ہونہوں، میں"، انگلی سے خود کی طرف اشارہ کیا اسے جیسے امید ہی نہیں تھی کے محرام" اسکا حال بھی پوچھے گی۔

میں ٹھیک ہوں؟"، یوں کہا جیسے اپنی ہی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔ محرام جواباً مسکرائی اور" ان بچوں کو دیکھنے لگی۔ جن کے گھر والے اب انہیں بلا کر جانے کے کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

خاموشی دوبارہ چھا گئی، وہ بچے بھی اب منہ بسورتے اپنے ماں باپ کے ساتھ وہاں سے چلے گئے تھے۔ سورج کی تپش میں ہلکی سی کمی آئی۔ جب ساتھ بیٹھا شخص نے دوبارہ سلسلہ کلام جوڑا

اس۔۔اس دن جو تم نے سب سنا"، نظریں چراتے ہوئے اس نے بات کا آغاز کیا"

(وہ سب جھوٹ ہو، پلیز وہ سب جھوٹ ہو) دعا کرتے ہوئے لڑکی نے آنکھیں بند کر لیں اسکے کان ابھی بھی اگلے الفاظ سننے کے لیے تیار نہیں تھے

وہ سب سچ تھا"، قرب سے اس نے آنکھیں میچ لیں۔ آخری امید کی ٹوٹنے کی آواز آئی۔

"

" مگر۔۔۔"، محرام کی طرف چہرہ موڑتے ہوئے کہا۔

وہ ادھورا سچ تھا۔۔ تمہیں تو معلوم ہی نہیں کے وہ سب میں نے کیوں کیا"، پونی والی" لڑکی کو اسکا لہجہ سمجھنے میں وقت لگ رہا تھا، وہ کیا تھا شکایت، مذاق یا ندامت۔

محرام نے حیرت سے گردن پھیر کر ساتھ بیٹھے مرد کو دیکھا، احمد جہانزیب نے ایک گہری سانس لی اور اپنی روداد کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

ایک سال پہلے

جنوری کی ایک شام کو وہ تھکا ہارا واپس لوٹا، گاڑی کو پتھریلی روش پر پارک کیا اور اپنا کیمل رنگ کا کوٹ پچھلی سیٹ سے نکالا۔ تاثرات سے پاک چہرے کے ساتھ وہ اندر آیا سامنے ہی لاؤنج میں مہر نساء صوفے پر یوں ٹکی تھیں جیسے جلتے پیر کی بلی۔ احمد انہیں دیکھ کر سلام کرنے والا تھا جب وہ فوراً سے اٹھیں اور اسکے قریب آئیں (اس وقت وہ چل سکتی تھیں)، اس نے الجھ کر انہیں دیکھا وہ پریشان لگ رہیں تھی۔

"بیٹا۔۔ مجھے ابھی بازل کے ایک دوست کی کال آئی ہے۔۔ اسکے بائینگ کلب میں اسکی ایک دوسرے بائیکر کے ساتھ لڑائی ہو گئی"، احمد کے فکر مند تاثرات ڈھیلے ہوئے گے تو یہ مسئلہ ہے، "تم جاؤ اور اس گدھے کو گھر لے آؤ، یہ نہ ہو اب وہ کوئی اور مسئلہ کری ایٹ کر دے"، بازل کے طلاق والے واقعے کے بعد سے ہی مہر نساء کو بات پہ بات اسکی فکر لگ جاتی تھی کے وہ فارغ انسان مزید کوئی اور الٹی سیدھی حرکت نہ کر دے۔

احمد انہیں انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔ زندگی میں دو ہی عورتیں تھیں جن کو وہ انکار نہیں کر سکتا تھا، ایک وہ جو سامنے کڑھی اسے اُس انسان کی مدد کرنے کا کہہ رہیں تھیں جس سے

اسے سب سے زیادہ نفرت تھی اور دوسری وہ۔دوسری کو رہنے دو وہ تو اب ویسے بھی کسی اور بیوی بن چکی تھی۔

احمد نے گہری سانس لی اور سر ہلاتا دوبارہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا،(ابھی تو آیا تھا وہ)۔

تقریباً گوئی آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد جب وہ بازل کے کلب پہنچا،دور سے ہی بازل کو کسی سے مار کھاتا ہوا دیکھ کر اسے کمینی سی خوشی ہوئی۔احمد نے کبھی اسے ایک دوست کی نظر سے نہیں دیکھا تھا،بچپن میں بھی نہیں بازل بچپن سے ہی پر چیز اور ہر انسان کے ساتھ یوں ہوتا تھا جیسے وہ انہیں اون کرتا ہو اور اسکے نزدیک انکی کوئی وقعت نہیں۔وہ محر کے ساتھ بھی ویسا تھا،وہ احمد کے ساتھ بھی ویسا تھا۔

وہاں بازل دو لڑکوں سے لاتے کھا رہا تھا اور ارد گرد لوگ ہی لوگ تھے،زیادہ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے یا فون نکالے وڈیو بنا رہے تھے۔بس دو ہی تھے جو بازل کے بچاؤ میں جتے تھے،شاید وہ ہی اسکے دوست ہوں اور شاید وہیں ہوں جنہوں نے مہر نساء کو کال کی ہو ۔ہونٹوں پر ہتھیلی ٹکائے وہ پیچھے ہو کر آرام سے بیٹھ گیا۔بس پاپ کارن کی کمی تھی ورنہ تو فلم پوری تھی۔"اگر خدا نے اسے یہ دن دکھانے کے لیے زندہ رکھا ہوا تھا تو وہ پوری عمر

شکرادا کرنے کو تیار ہے۔"، لاتوں کے درمیان بمشکل بازل اپنے بچاؤ کے لیے اٹھا مگر اسکی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ الٹا اسی کی بھوری گال پر ایک زوردار چماٹا پتہ نہیں کہاں سے آکر لگا۔ دور بیٹھے احمد کی ہنسی بے ساختہ تھی۔ اس تھپڑ نے اندر تک سکون سا اتار دیا تھا۔

لگ بھگ دس منٹ تک وہاں شور مچا رہا تھا، وہ اسے مارتے رہے وہ ان سے مار کھاتا رہا، اگر جو اسے پتہ چل جائے کے احمد جہانزیب دور گاڑی میں بیٹھا اسے سکون سے دیکھ رہا تھا اسکی ساری عزت کا جنازہ نکل جائے گا۔ مار کھا کر وہ فارغ ہوا اور لنگڑاتا ہوا اٹھا۔ احمد جس نے گاڑی تھوڑی دور پارک کی تھی بازل کو لنگڑاتا ہوا دیکھ کر آہستہ سے اسکے بلکل سامنے لانے لگا۔

بازل جو چہرے پر درد سموئے کراہ رہا تھا احمد کو وہاں دیکھ کر فوراً ٹھہر گیا۔ بھورے چہرے پر پہلے حیرت ابھری اور پھر جو تھپڑوں سے لال تھا وہ غصہ سے مزید ٹماٹر بن گیا۔ پتہ نہیں کہاں سے اسکی ٹانگوں میں اتنی جان آئی کے وہ دھوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کچی زمین سے ایک پتھر اٹھالیا۔ احمد اسکی حرکت سمجھ گیا تھا، جیسے ہی وہ پتھر مارنے کے لیے آگے بڑھا احمد نے

www.novelsclubb.com

گاڑی پیچھے لے جانے کے بجائے پوری سپیڈ سے اسکے ڈائرکشن میں چلادی۔ساری بہادری، ساراجوش اور ولولہ کسی غبارہ کی مانند پٹھ گیا۔احمد اسکے پیچھے گاڑی بھگا رہا تھا اور وہ چیختا چلاتا بمشکل آگے بھاگ رہا تھا۔

وہاں موجود لوگوں کو ایک اور تماشا مل گیا۔گاڑی چلاتے مرد کا دل کیا بازل کو کچل دے اور شاید وہ کچل بھی دیتا اگر وہ اچانک ہی بھاگتے بھاگتے عین گاڑی کے سامنے گر نہ جاتا۔ احمد کو اچانک ہی بریک لگانی پڑی۔۔۔یہ کیا تھا؟اس نے خود سے سوال کیا، یہ وہ کیا کر رہا تھا؟اسے کچھ دیر پہلے والی اپنی ہی حرکت پر حیرت ہوئی، وہ ایسا تو نہیں تھا مگر۔۔۔ایسا کرنے میں اسے مزہ کیوں آرہا تھا؟

آس پاس لوگ اب بدمزگی سے اسے پکار رہے تھے۔بازل سامنے قمر کے بل گرا اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا اور وہ۔۔۔وہ گردن جھکائے خود کو کمپوز کر رہا تھا۔سب کہتے تھے وہ گندہ اور پرایا خون ہے،اسکی ماں احسان فراموش تھی اسکا باپ دھوکہ باز تھا۔ وہ ان جیسا نہیں بنے گا۔۔۔وہ ان جیسا بنے کیا وہ ان جیسا تھا ہی نہیں۔کچھ دیر تک اندر بیٹھے رہنے کے بعد وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اترا۔لوگ ابھی بھی چیخ چلا کر اپنی ناپسندیدگی کا

www.novelsclubb.com

اظہار کررہے تھے۔ جنوری کی ٹھنڈی ہوا اسکے بھورے بال اڑا رہی تھی مگر وہ بغیر سویٹر کے کف کہنیوں تک موڑے نیچے بیٹھے مرد کو دیکھ رہا تھا

تم یہاں کیا کررہے ہو؟"، احمد نے بازل کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اس نے بے دردی" سے جھٹک دیا۔

تم یہاں کیا کررہے ہو؟"، اب کے اس نے اونچی آواز میں سختی سے پوچھا۔ بہت سا " غصہ اندر اتارا گیا۔

، تنے ہوئے جبڑوں کے ساتھ دھیمی آواز میں کہہ کر وہ گاڑی کی طرف بڑھا۔ "دانی نے بھیجا ہے گاڑی میں بیٹھو "

کیوں!؟"، حقارت سے پوچھا۔"

"گہری سانس لی اور بیزاری سے کہا، "فکر ہے انہیں تمہاری

اتنی ہی فکر تھی تو خود آتی نہ اپنے فرشتہ کو کیوں بھیج دیا"، تلخی سے کہہ کر وہ زمین کا سہارا" لیتے ہوا اٹھا۔ اسکی ملیاٹی رنگ کی جینز گھٹنے سے پھٹ چکی تھی اور وہاں سے خون رس رہا تھا۔ اسکے بز کٹ (ایک طرح کا ہئیر سٹائل) میں جابجا ریت اور مٹی کے زراعت تھے۔ ہونٹ

اور آنکھ سے زرا اوپر خون کی پتلی سی لکیر بنی تھی۔لال لیدر جیکٹ بھی جگی جگہ سے گندی ہو گئی تھی۔

احمد نے تنگ آتے ہوئے اسے مڑ کر دیکھا۔وہ اپنے ہاتھوں پر سے مٹی جھاڑ رہا تھا۔"ویسے بھی تم جیسے احسان فراموش پر مجھے ٹرسٹ نہیں۔میری دانی کے ہی پیسے پر ایش کرتے ہو اور پھر مجھے ہی اڈیڈ ود کھاتے ہو"،آخری جملہ بربراتے ہوئے کہا اور لنگڑاتے ہوئے آگے بڑھنے والا تھا جب احمد نے اسے کہنی سے پکڑ کر روکا۔

،اسکی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب بازل نے اسے دھکا دیتے ہوئے اپنی کہنی چھرائی۔"میں " اپنی خوشی سے نہیں آیا تمہیں لینے۔۔

ہاتھ نہ لگاؤ مجھے!ناپاک کہیں کا،"،اسکا لہجہ۔۔اسکا لہجہ اس قدر حقیر تھا کے سننے والے کو" اسکی اعلیٰ ڈگریوں پر حیرت ہو"سہی کہتیں ہیں مماتم بھی اپنی ماں کی ہی طرح ہو پالے ہم اور ہماری مصیبت کو انجوئے کرو تم۔"وہاں کھڑا 27 سالہ آدمی وقت میں بہت پیچھے چلا گیا۔اسکی شناخت اسکی سب سے بڑی انسیکیورٹی تھی جسے لے کر وہ آج تک رو دیتے تھا ۔۔۔وہ 27 سالہ مرد بھی اپنے ماں باپ کی وجہ سے رو دیتا تھا۔

بازل ابھی بھی کچھ بول رہا تھا۔شاہد اسکا مذاق اڑا رہا تھا مگر سننے والا شخص سن ہو چکا تھا۔۔اسے لگتا تھا کے اچھی نوکری اور پیسہ یہ سب کافی ہوتا ہے انسان کو اسکے ماضی سے الگ کرنے کے لئے مگر شاید وہ غلط تھا لوگوں کے زبانیں کبھی بھی بند نہیں ہوتیں۔

احمد جہانزیب کے بازوؤں کی رگیں ابھر گئیں، غصہ سے اسنے اپنی مٹھی کو مُکے کی صورت بند کیا۔اسکی چبھتی نگاہیں لنگرا کر چلتے ہوئے بازل کی پیٹھ پر جمی تھیں۔

آیا بڑا دانی کا لاڈلا۔۔وہ تمہیں استعمال کر رہیں اور تم اس قدر پیار کے بھوکے ہو تمہیں" است۔۔"اسکی بات ابھی آدھی میں ہی رہ گئی تھی جب احمد کا اڑتا ہوا گھونسا آیا اور اسکے جبڑے کے بلکل نیچے لگا۔بازل کی آنکھوں کے سامنے جو تھوڑی روشنی تھی وہ بھی غائب ہو گئ۔احمد جہانزیب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بازل پر گھونسوں کی برسات شروع کر دی ۔بہت سے لوگ اب آگے بڑھ کر انہیں چڑھا رہے تھے اور بہت سے ہوٹنگ کر کے احمد کو داد دے رہے تھے لیکن وہ شاہد اس دنیا میں نہیں تھا۔کانوں میں طرح طرح کی آوازیں پڑ رہیں تھیں مگر اسکی تمام حسیں مفلوج ہو چکی تھیں اگر کسی چیز کا خیال تھا تو بس کے اسنے

www.novelsclubb.com

آج یہ ثابت کرنا ہے کے اب وہ، وہ روتا بلکتہ بچہ نہیں تھا۔۔۔اب وہ لڑ سکتا تھا اور وقت آنے پر منہ توڑ جواب بھی دے سکتا تھا۔

بازل اسکی گاڑی کے بونٹ کے ساتھ لگا آدھ موا ہو چکا تھا۔ چہرہ خون آلود تھا اور صرف اسکا چہرہ ہی نہیں احمد کی مٹھی پر بھی بازل کا فون لگ چکا تھا۔ اسنے آج تک کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اسی لیئے کبھی پتہ ہی نہیں چل سکا اسکے ہاتھوں میں اتنی جان بھی ہے۔

لوگوں نے بمشکل احمد کو اس سے دور ہٹایا جو آج اس کے خون کا پیاسا لگ رہا تھا۔ گاڑی کا بونٹ خون آلود ہو چکا تھا مگر احمد جہانزیب نے اس بات پر دھیان نہیں دیا، ایک بھی سیکنڈ ضائع کیے بغیر وہ بھاگتا ہوا آیا، اپنی گاڑی میں بیٹھا اور جتنی جلدی ہو سکتا تھا گاڑی دہرا دی۔۔۔ وہ اپنے ہواسوں میں نہیں تھا، وہ تو شاید غصہ میں بھی نہیں تھا کیونکہ وہاں موجود سب لوگوں نے اس مرد کی آنکھوں کو نم ہوتا دیکھ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

احمد جہانزیب آج بھی اپنے ماضی کے ذکر پر یونہی ڈرا سہما سات سالہ بچہ بن جایا کرتا تھا۔

حال

طلوع ہوتے اس سورج اور مسجد کے پاس دوبارہ آتے ہیں جہاں محرام ہمایوں چہرہ سامنے کی طرف کیے احمد جہانزیب کی روداد سن رہی تھی۔ بازل نے ایک کمزور جگہ وار کیا تھا اور نجانے کب کب وہاں وار کیا تھا۔

"اس دن میں بہت رویا۔۔چیخا۔۔چلایا۔۔۔یہاں تک کے مجھے تو بہت سے واقعات یاد بھی نہیں"، تلخی سے ہنستے ہوئے کہا۔احمد جہانزیب آج پہلی مرتبہ محرام ہمایوں کو سنا رہا تھا ورنہ اسنے تو ہمیشہ سننے کا فرض نبھایا تھا۔دونوں کے درمیان موجود دھوپ اب ختم ہو کر صرف پشت پر پھیلی تھی۔پر سکون اور نرم گرم سا ماحول تھا۔

"ہر انسان کے صبر کی ایک حد ہوتی ہے۔۔اور بات جب حد سے آگے بڑھ جائے پھر منزل بس ایک شہ نظر آتی ہے۔۔۔۔بدلہ"، محرام نے جھٹکے سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔احمد جہانزیب کی بھوری آنکھوں میں وہ نرم سا تاثر غائب تھا۔آج سے پہلے اسے کبھی وہ آنکھیں اس قدر اجنبی نہیں لگی تھیں۔

"میرا پلین صرف بازل ہمایوں کو عرش سے فرش پر لے کر آنا تھا۔۔اسکا غرور توڑنا تھا ۔۔بے بسی کی آخری حد پر لا کھڑا کرنا جہاں نہ آگے کوئی راہ رہے نہ پیچھے"، ساتھ بیٹھا

شخص کون تھا؟اسکا دوست تو ہر گز نہیں تھا! اسکا دوست انسانوں کی صف میں اسے فرشتہ لگتا تھا مگر یہ شخص تو کہیں سے بھی فرشتہ نہیں معلوم ہوتا تھا! کیا فرشتے واقعی میں ہوتے ہیں۔ پاس سے ایک سرد ہوا کا جھونکا آیا تو محرام اوپر سے نیچے تک کانپ کر رہ گئی۔

لیکن۔۔وہ کہتے ہیں نہ نقل کے لیئے بھی عقل چاہیے ہوتی ہے"، نم آنکھیں اٹھا کر محر کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھا، اسے ہلکی سی ہنسی آئی جو اسے چھپائی نہیں جا سکی، 'جیل بھیجنا میرے پلین میں شامل نہیں تھا میرا پلین محض بس اس کچھ دیر تنگ کرنا تھا۔۔ کیا معلوم تھا کے۔۔اس چکر میں وہ جیل چلا جائے گا اور۔۔مجھے۔۔اسے اس حالت میں دیکھ کر مزید خوشی ہوگی"، وہ مسکرا کر زمین پر دیکھ رہا تھا۔"تم نے سہی کہا تھا مہرو (آہ! یہ نام)، میں اسے نکال سکتا تھا۔۔۔(اسنے محرام کی آنکھوں میں جھانکا)۔۔مگر۔میں نے۔ اسے۔نہیں۔نکالا۔۔۔تاش کا کھیل تھا مزید کچھ اور دیر چل جاتا تو کیا ہوتا"، اسکی بات ختم ہو گئی۔۔اب ارد گرد خاموشی تھی محر ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔اسے لگا آج وہ احمد جہانزیب سے نئے سرے سے متعارف ہو رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

سورج کی روشنی اب ختم ہو چکی تھی، مسجد میں اب تھوڑے لوگ ہی رہ گیے تھے۔ یہ تو طے تھا آج جب یہاں سے وہ بھی اٹھ کر جائے گی تو بہت کچھ پیچھے رہ جانے والا تھا۔

پتہ ہے۔۔۔ تم سہی کہہ رہی تھی مہرو۔۔ میرا البغض۔۔ مجھے ہی کھا گیا" اسکی آواز میں " بچتاوا تھا، "اور صرف مجھے ہی نہیں۔۔۔(سر اٹھا کر محر کو دیکھا) میرا البغض ہماری دوستی کو بھی کھا گیا" نم آلود آنکھوں سے مسکرایا، محرام کو اسکی یہ مسکراہٹ بھی جھوٹی لگ رہی تھی۔

مگر میں نے جو بھی کیا۔۔ وہ سب بازل کے ساتھ تھا"، نم آلود آنکھوں سے وہ ابھی بھی" مسکرا رہا تھا، "اس میں۔۔ تمہیں ہرٹ کرنا کہیں بھی نہیں تھا، میں نے کبھی سوچا بھی "نہیں تھا کے تمہیں سب یوں پتہ چل جا۔

تم کون ہو احمد ؟"، اسکی بات کاٹتی وہ پتھر کا مجسمہ پہلی مرتبہ بولا۔ احمد نے الجھ کر دیکھا، """ " مجھے۔۔ مجھے تو لگتا ہے میں اپنے دوست سے پہلی مرتبہ مل رہی ہوں

"who even are you ?" "، احمد گردن جھکا کر آسودگی سے مسکرایا۔

کیونکہ تم واقعی میں مجھ سے پہلی مرتبہ مل رہی ہو۔۔آج سے پہلے میں نے کبھی تمہیں" خود کے بارے میں کچھ بھی پتہ ہی نہیں لگنے دیا"، شانے اچکاتے آرام سے کہا، "مجھے لگاتا تھا میں اگر تمہیں اپنے بارے میں بتاؤ گا تو تم بور ہو جاؤ گی۔۔تم مجھے فرشتہ سمجھتی تھی میں ویسا ہی رہنا چاہتا تھا" محرام گہرہ سانس لے کر رہ گئی۔اسکا دعوہ کے وہ احمد جہانزیب کے سب سے زیادہ قریب تھی غلط ثابت ہو گیا۔

پتہ ہے احمد۔۔۔"، تھوڑی دیر بعد آہستہ سے کہا"مجھے دکھ نہیں تم نے بازل کے ساتھ" جو بھی کیا جیسے بھی کیا مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"، چہرہ اٹھا کر ساتھ موجود مرد کو دیکھا

فرق صرف اس بات کا ہے کے تم نے مجھ سے mess میں تم نے مجھے پھنسایا ہ۔۔ "

" چھپایا۔۔اس سارے م

،بے بسی سے اسکی بات کاٹی،"بس۔۔بس۔۔تم۔۔مجھ سے نفرت مت کرنا"، "میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔۔میں اس سب کو ٹھیک بھی کر دونگا

اس نے "تم" پر زور دیا۔ محرام نے تلخی سے سر جھٹکا اور ساتھ پڑا اپنا پرس اٹھا کر کندھے پر لٹکا لیا۔

تم نے میرا نقصان نہیں کیا جو میں تم سے نفرت کروں گی، تم"

نے دانی کو ایکسپلائٹ کیا ہے۔۔ان سے معافی مانگو"، کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی

احمد جہانزیب بس اسے بے بسی سے دور جاتا دیکھتا رہ گیا۔وہ واقعی میں بہت کچھ پیچھے

چھوڑے جا رہی تھی۔اسے لگا تھا کے جب وہ اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھے گی تو بہت روئے گی

۔۔ مگر حیرت انگیز طور پر اسکی آنکھیں خشک تھیں۔

،قبولیت۔۔ کیونکہ آخر میں انسان جو بھی کر لے حقیقت اپنا چہرہ نہیں بدلتی

اس نے غم کے آخری مرحلہ کو بھی سر کر لیا تھا acceptance بس

،انسان آگے بڑھ جاتا ہے۔۔ بہت سے احساسات کو پیچھے چھوڑ کر، بہت سے نئے

انکاشفات کے ساتھ۔۔۔اس پر بھی ایک نیا انکشاف ہوا تھا اس آج پتہ چلا تھا "انسان بس

انسان ہی ہوتے ہیں ان کو انسان ہی سمجھنا چاہیے نا انہیں کوئی دیو سمجھ کر ڈرنا چاہیے نہ کوئی

"فرشتہ سمجھ کر انحصار کرنا چاہیے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

سورج غروب ہو چکا تھا، شام کے سائے ہر سو پھیل چکے تھے۔ اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر وہ اندر بڑھی مگر اندر کا منظر دیکھ کر وہیں رک گئی، حیرت سے اسکی بھونیں سکڑ گئیں۔

لاؤنج میں تینوں عورتیں ایک ساتھ سج دھج کے بیٹھیں تھیں۔ مہر نساء اپنی ویل چیئر پر بیٹھی مانو سے اپنے بالوں کا جوڑا بنوا رہیں تھیں (کیریکٹر اسکی ماں کی ہے ماسی سب نے سمجھ رکھا ہے)

ان سے تھوڑی ہی دور قرۃ العین ویل چیئر پر بیٹھی ہاتھوں میں سونے کا کنگن پہن رہیں تھیں۔ بہت دنوں بعد اسکی ماں کی حالت ایک چلتی پڑھتی

سے بدل کر ایک چلتے پڑھتے انسان والی لگ رہی تھی۔ لمبی کھلی سی

corpse bride سفید میکسی کے اوپر انہوں نے چھوٹا سا سرمئی کوٹ پہن

رکھا تھا۔ البتہ ماتھے پر بینگز نہیں تھے اور اپنے بچے کچے بالوں کو سلیقے سے جوڑے میں بند کیا ہوا تھا۔ انکے بھورے چہرے پر کر ختگی تھی، آنکھوں کے حلقے کم ہو چکے تھے مگر ختم نہیں ہوئے تھے۔

آخر میں اسکی نظر اپنی بہن پر گئی جو آج ضرورت سے زیادہ ہی خوش تھی۔اسنے گہرے نیلے رنگ کی سلیولیس فراک پہن رکھی تھی۔بازوؤں میں دوپٹہ جھول رہا تھا اور گھنگرالے بال فرنچ چوٹی میں بند تھے۔وہ انتہائی ہشاش بشاش نظروں سے محرام کو دیکھ رہی تھی۔

سب میں سے صرف اسنے ہی محرام کو مخاطب کرنا گوارا سمجھا

آ گئی تم ؟"، پیار سے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پوچھا۔"

(اسنے ہارپک تو نہیں پی لیا) محرام نے بڑی سی شکل بناتے ہوئے سوچا

چلو اب جاؤ شاباش جلدی سے تیار ہو جاؤ"، اپنی ماتا کا پورا اظہار کرتے ہوئے جگن نے" کہا۔دانی نے جگن کے لہجے پر ایک اچٹی نگاہ ڈالی اور پھر ہاتھوں سے اپنا جوڑا سیٹ کرنے لگیں قرۃ العین نے تو وہ نگاہ ڈالنا بھی گوارا نہیں کیا۔اس دن والی بدتمیزی کی وجہ سے وہ ابھی تک محرام سے کترا رہیں تھیں۔

ارے ایسے کیا دیکھ رہی ہو سب کو۔۔تیار ہو ولا جانا ہے ہم نے آج زباب کی ہلدی کی" رسم ہے، یاد نہیں ؟"، (پہلی بات تم اتنی خوش کیوں ہو، دوسری بات میں نہیں جارہی اور

تیسری بات۔۔ہلدی کون کرتا ہے؟!؟!؟)،یہ تمام سوچیں اسکے زہن میں گونج رہیں تھیں ویسے بھی آج کل وہ حد سے زیادہ خاموش اور سوچ میں ڈوبی ہوئی فلسفی لگتی تھی۔

میں نہیں جارہی"،آہستہ سے کہتے ہوئے اسنے جگن کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالے" اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کیا مطلب! چلو نا مزہ آئے گا"، جگن نے ضد کی جسے محرام مکمل طور پر اگنور کرتے اپنے" کمرے میں چلی گئی۔ جگن جو اسکے پیچھے کمرے تک آنے والی تھی محرام کا دروازہ منہ پر بند کرنے کی وجہ سے اسکی ناک دروازے سے زور سے ٹکرائی۔

اوئچ"، کراھتے ہوئے اسنے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔"

خاموش رہیں۔انہیں محر کو ساتھ لے کر جانا بھی نہیں تھا بات پے بات غصہ کر جاتی

اس ساری کاروائی میں وہ دونوں ویل چیئر lovers تھی

www.novelsclubb.com

وہاں سارا خاندان ہو گا کوئی نا کوئی تو اسکے طلاق کے موضوع کو چھیر دے گا۔۔اور اس ملکہ غم گسار کا جا ہو جلال وہیں جاگ جائے گا پھر ایک دو لاشیں گرائے بغیر وہ گھر تو ہر گز نہیں آئے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

اور محرام کی اس embarrassing moments میں ایک اور کا اضافہ ہو چکا تھا شادی والے واقعہ کو گزرے ہوئے اب دو ہفتے ہونے والے تھے

فجر سے سکی اِس معاملہ پر بات نہیں ہوئی تھی اور ویسے بھی انکی تو بات نہ ہونے کے برابر ہوتی تھی، اوپر سے پچھلے ایک ہفتے سے وہ اپنے بینک کے کاموں میں بے حد مصروف تھا، گھر آنے کا بھی وقت اسکے پاس میسر نہیں تھا اور اگر تھا بھی تو وہ گھر آتا ہی کیوں۔ اسکی زندگی محرام کی طرح اٹھو جاگو اور پھر سو جاؤ کے اصول پھر تھوڑی چلتی تھی۔۔ اسکی زندگی میں دوست، پارٹی اور اوٹنگ تھی۔ وہ برا نہیں تھا بس وہ مس میچڈ تھے، تصویر کے دو بلکل مختلف رخ۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی فجر کی مصروفیت کم ہوئیں وہیں محر کی بے سکونی بڑھ گئیں۔ دو ماہ سے اسکی دانی بیڈ سے لگیں ہیں اور کسی نے اسے بتانا گوارا نہیں سمجھا۔ اسے کسی اور سے اس بات کا علم ہوا اور جب اس نے مہر نساء سے تصدیق مانگی تو انہوں نے یہ کہہ کر بات گھمادی کے "تم اتنی

دور پریشانی میں رہتی اسی لیئے نہیں بتایا"۔ محرام کے لیئے پاکستان واپس جانا مشکل نہ تھا اسکے لیئے فجر سے اس بارے میں بات کرنا مشکل تھا،اسکا شوہر اسکے گھرانہ کو پسند نہیں کرتا تھا یہ بات اسے شروع کے دنوں میں معلوم ہو چکی تھی۔

پہلے جگن گھر سے بھاگی یہ بات سب سے چھپا کر رکھی گئی،بجائے اسے کے وہ جگن کو ڈھونڈتے اسکی ماں نے اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا،"گھر سے اپنی مرضی سے گئی ہے آنا ہوا تو خود آجایئے گی نہیں آنا ہوا تو نہیں آئے گی"، محرام کو کبھی کبھار شک ہوتا تھا کے اسکے ماں کے سینے میں دل نہیں تھا۔

اسکے تین ماہ بعد بازل جیل گیا یہ بات اسے دو ماہ بعد قرۃ لعین نے بتائی۔ محرام کو اس بات کا دکھ نہیں تھا کے جیل کون گیا اسکو دکھ تھا تو صرف اسکا کے اس سے بات کیوں چھپائی۔

ایک بار نہیں،دو بار نہیں بار بار اسے سے باتیں چھپائیں گئیں ہیں۔

www.novelsclubb.com

پھر اسکی family oriented کبھی نہیں تھی مگر پتہ نہیں کیوں اسے ان سب کی ماں کا قومہ میں جانا اور اب دانی کا مفلوج زدہ ہو جانا۔ وہ

تکالیف پر حد درجہ درد ہوتا تھا۔رات کو انسو منیا آٹیکز آنا، بیٹھے بیٹھے چیزوں سے دل اچاٹ ہو جانا اور بات پر بات فکر کرنا۔یہ سب اسکے کام پر اثرانداز ہو رہا تھا۔پچھلے دو پروجیکٹز میں بے انتہا بڑی کارکردگی دکھانے کے باعث اسکے خلاف سوشل میڈیا پر ایک ہیش ٹیگ چلی تھی۔ساری پوپیولرٹی ٹھپ سے زمین پر آرہی تھی اسکے فائو ٹو فور سٹار ریویوز اب دو سے ٹو پوائنٹ فائو ہو رہے تھے۔

آج بھی وہ گھر شوٹ سے جلدی آچکی تھی۔آتے ساتھ اسنے منہ ہاتھ دھویا اور سونے کی تیاری کرنے لگی جب اسکی نظر غلطی سے ایک ریویو پر پڑ گئی۔وہ کس مقام پر ہوا کرتی تھی اور وہ کس مقام پر آ پہنچی تھی۔اسکا آرٹ، ٹیلنٹ، وقت سب ضائع ہو رہا تھا۔فون کو بند کرتے اسنے سونے کا ارادہ ترک کیا اور پانی پینے کے لیئے کچن کی طرف چلی گئی۔۔(کمرے کے دروازہ سے زرا پیچھے کر کے کوریڈور میں اوپن کچن تھا۔)

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ کچن کے قریب پہنچی قہقہے کی آواز سن کر ٹھٹھک گئی۔کیا فجر گھر تھا؟(اپنے مصروف دنوں میں بیشتر مرتبہ ایسا ہوتا تھا کے وہ ایک دوسرے کی موجودگی سے بھی بلکل ناواقف ہوتے تھے)۔محرام نے کچن کا دروازہ پار کیا تو اسے کاؤنٹر کے سامنے لگی کرسیوں

پر بیٹھا دکھا۔اسکی پیٹھ محرام کی طرف تھی اسی لیئے وہ اسکی موجودگی سے ناواقف تھا جبکہ محرام اسکی موجودگی بھی دیکھ چکی تھی اور اسکے ہنسنے کی وجہ بھی۔

فجر کے ہاتھ میں اسکا فون تھا جس پر کوئی وڈیو چل رہی تھی۔اگر تو وڈیو کوئی اور ہوتی تو محرام ذرا سا بھی دھیان نہ دیتی لیکن سکرین سے نکل کر آنے والی آواز پیچھے کڑھی لڑکی تھی اور سکرین میں ابھرتا منظر۔۔اف اللہ!۔کسی نے یقیناً اسکی اس دن شادی میں بیہوش ہونے کی وڈیو بنائی اور وہی اسکے فرشتوں کو بھی خبر لائے بغیر دھڑلے سے فیملی واٹس ایپ گروپ میں شئیر کی جارہی تھی۔فجر کی فیملی بے حد قریب تھی اور اس طرح قریب تھی کے انسان کی کمزوری انہیں کمزوری نہیں مذاق اڑانے کا بہانہ لگتی تھی۔

محرام پھٹی ہوئی آنکھوں کے ساتھ وہی جم گئی۔فجر کی پیٹھ پر کھڑے ہونے کے باوجود بھی وہ باآسانی وہ سب دیکھ سکتی تھی۔وہ کس قدر پاگل لگ رہی تھی،یوں لگتا تھا جیسے کسی کا دماغی توازن خراب ہو،کیا انسان پینک اٹیک میں سامنے والے کی نظروں میں یوں لگتا تھا؟

۔وڈیو ختم ہوگئی تو فجر نے اسکے جواب میں ہنسنے والے ایموجی بھیجے،(جی بلکل!وہ ہر میسج کا جواب دینا اپنا دینی اور اخلاقی فرض سمجھتا تھا)۔شاہد آگے سے کسی نے "آپ کی ہی بیوی

ہے "لکھ کر بھیجا تھا مگر محرام نے اس بات پر دھیان نہیں دیا۔ بجلی کی رفتار ساتھ وہ آگے بڑھی اور فجر کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔ ہماری آسٹریلین بیوٹی ہکا بھارہ گئی۔

، محرام اسکی چیخ و پکار کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے اب اس وڈیو پر کمنٹز دیکھ رہی تھی۔

"hey ! give it back !!!" گروپ میں خدا کی پناہ

جیسا پورا شہر ایڈ تھا اور سب نے اس پر جواب بھی دیا تھا۔ ایک فجر کا بلو گر کزن اس نے تو یہ تک لکھا تھا" کہو تو آن لائن چڑھا دوں "، ساتھ ایک ہنسنے والا ایموجی بھی تھا۔ محرام کا خون کھول رہا تھا۔ میسج کا رپلائے دینے کے لیئے ابھی اسکی انگلیاں چلی ہی تھی جب اسکا شوہر نامدار آگے آیا اور غصہ سے فون چھین لیا۔

آئندہ میرے ہاتھ سے فون مت چھیننا ورنہ بہت بڑا سلوک کرونگا تمہارے ساتھ"، " انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا وہ آگے بڑھ گیا۔ محرام نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

" I was having a bloody panic attack at that time" تم کس قدر بے حس ہو۔۔

فجر اسکی بات پر "چل جھوٹی" جیسا اشارہ کرتے وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ وہ ایک مرتبہ شروعات سے اس وڈیو کے بارے میں سوچنے لگی۔ اتنا پڑھ لکھ کر انکی ڈگریوں کا کیا فائدہ جو کسی کے مینٹل سٹیٹ کا یوں مذاق اڑاتے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دن: 7 جون۔۔۔ وقت: 7 بج کر 17 منٹ

ولا ویسا ہی تھا جیسے وہ ہمیشہ چھوڑ کر جاتے تھے۔ وہی روشنیوں اور قمقموں سے سجا، سیاہی میں شان سے چمکتی ہوئی آف وائٹ عمارت اور اسکے ارد گرد پھیلا لان۔ انیکسی آج بھی اندھیرے میں تھی۔ لوگوں کا ہجوم، بچوں کا رش اور گانوں کا شور ان میں اضافہ ہو چکا تھا۔ قرۃ العین بیسا کھیوں کی مدد سے گاڑی سے باہر نکلیں جبکہ مہر نساء کو مانو نے باہر نکالتے ہوئے ویل چیئر پر بٹھایا۔ سب سے آخر میں وہ نکلی۔ گہرے نیلا لباس، گھنگرالے بال اور بھورے چہرہ پر ہلکا پھلکا میک اپ۔ اسکی آنکھوں میں قمقموں کا عکس نظر آرہا تھا اور گالوں پر پھیلا پنک بلش کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔ ولا پر ایک سراہتی نظر ڈال کر اس نے چہرہ جھکا لیا۔ ساتی رمق اور معصومیت غائب ہو گئی اب وہاں ایک شیطانی مسکراہٹ تھی۔

"it's show time "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دن:7جون۔۔۔وقت:7بج کر46منٹ

ولا جیسے باہر سے تھا ویسے ہی اندر سے بھی تھا۔آج سہی معنی میں ولا کو دیکھ کر شادی والا گھر جیسا خیال آتا تھا۔اندر باہر قہقہے،چائے کی خوشبو،دھوم دھڑ کا وہی شادیوں کا ماحول بس ایک چیز کی کمی تھی۔۔دلہا نہیں تھا۔شادی تو ویسے بھی زبردستی کی ہی تھی پھر وہ دانستہ ہی کیوں ان تقریبات میں آتا۔

لوگوں کو پیاری پیاری مسکراہٹوں سے نوازتی اسنے لاونج میں موجود سیڑھیاں پار کی اور اوپر آئی۔سیڑھیوں کے دائیں جانب بنے کاریڈور میں سے ایک کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور وہیں سب سے زیادہ رش تھا۔جگن نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور گہرا سانس لے کر خارج کیا

" بس آج کا دن جگن پھر اس عورت کو مزید نہیں برداشت کرنا پڑے گا "

زباب آج تم بہت اچھی لگ رہی کو"، شیشے کے سامنے پیلے لباس میں بیٹھی دلہن سے کہا" گیا۔

bride " ، جگن کہتے ہوئے اندر آئی، سب کی نظریں بیک وقت اسکی طرف مڑی۔

" اسلام علیکم to be

کچھ نے ہنسی دبالی کچھ کو ماجرا ہی نہیں پتہ تھا اور کچھ۔۔انکے دل گبھرا گئے۔یوشع جو دروازہ کے قریب پیٹھ کیے کھڑا تھا جگن کو دیکھ کر اچانک ہی گھبرا گیا۔اسکے ہاتھ میں کسی کا روتا ہوا بچہ تھا جسے وہ سنبھال رہا تھا۔سیاہ واسکٹ قمیض اور گھنگرالے بال ماتھے سے پیچھے کیے ہوئے، آج وہ اچھا لگ رہا تھا۔

جگن نے کنکھیوں سے اسکا فق ہوتا چہرہ دیکھا پھر قدم قدم چلتی زباب کے پاس آئی۔

یہ بالوں کا شیڈ چینج کیا ہے"، حیرت بڑھے لہجے میں اسنے زباب کے چٹیاں میں بند بالوں" کو ہاتھ لگایا۔گول شیشے میں سامنے بیٹھی دلہن اور اسکے پیچھے کرھی لڑکی دونوں کا عکس نمایا تھا۔دونوں کی ہی آنکھوں میں تپش تھی جسے انہوں نے جھوٹی محبت کے لبادے میں

اوڑھ رکھا تھا۔ایک انجان تھی کے اسکے ساتھ کیا ہو گا اور دوسری خوش تھی کے اس نے کیا کیا ہے۔

واؤ شیڈ بہت پیارا ہے"۔ بالوں کا شیڈ وہی تھا گولڈن البتہ جگن کی آنکھیں ابھی کھلی ہیں۔"

زباب نے ایک آئبرو اچکاتے ہوئے شیشے میں بنا اسکا عکس دیکھا،"خیر تو ہے۔۔یہ بنائی کب آئی؟"،اپنے ازلی طنزیہ انداز میں پوچھا۔

بس س س س۔۔ایک دن پہلے"،آہستہ سے اسکے بال سہلاتے ہوئے کہا۔ مسکراہٹ" غائب تھی، چہرہ خالی تھا یوں لگتا تھا وہ کہیں اور ہی کھوئی ہوئی ہیں۔زباب کو کچھ عجیب لگا، مشکوک نگاہوں سے اسنے جگن کو دیکھا اور کھڑی ہو گئی۔

وہ جوڑزنی کی کوئی ولن لگ تہی تھی فوراً سنبھل گئی۔"کیا ہوا ہے؟"،اپنی سرمئی آنکھوں سے اسنے جگن کا بھورا چہرہ دیکھا۔وہ بیس سال کی لڑکی اور چھبیس سالہ عورت قد میں برابر تھیں۔

جگن نے آرام سے اسے دیکھا پھر نزاکت سے اسکا گال سہلایا۔

کچھ نہیں۔۔بس۔۔(کھوئے ہوئے لہجے میں کہا)۔۔۔اپنی بہن کی شادی یاد آگئی۔خدا" تمہارے نصیب اچھے کرے"، آنکھوں میں نمی سموئے وہ کتی ہی وہاں سے ہٹ گئی۔

یوشع ان دونوں کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے کوئی ٹائم بام ٹک ٹک کر رہا ہو۔ جیسے ہی جگن کمرے سے باہر گئی یوشع نے سکھ کا سانس لیا۔

کمرے سے باہر آتے ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا فون آن کیا۔واٹس ایپ کھولا اور رمشا کے نام سے سیو کردہ کنٹیکٹ کھولا

آپ لوگ کب تک یہاں پہنچ رہے ہو"، ٹائپ کر کے سینڈ کا بٹن دبا دیا"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دن: 7 جون۔۔۔وقت: 8 بج کر بائیس منٹ

www.novelsclubb.com

ہلدی کی رسم شروع ہو چکی تھی۔ولا کے وسط میں گیندے کے پھولوں سے سجی کرسی تھی اور انکے سامنے سٹیج لگا تھا۔نکاح میں ابھی ایک ہفتہ تھا مگر آج کے فنکشن کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کے مہندی تو یہی ہے۔"پیسہ پانی کی طرح بہایا تھا۔۔مگر زیادہ دیر کے لیئے نہیں "، لان کے کونے میں کڑھی جگن نے کہا۔آج وہ بہت خوش تھی، کمینی خوشی تھی۔کیا ہوا

جو وہ اس سے بدلہ نہیں لے سکی جو اسے ایکسپلوائٹ کر کے گیا تھا جس کی وجہ سے اسے اس کسینو میں ایک سال لوگوں کی کی گئی الٹیاں، گرائے ہوئے کھانے، پھیلایا ہوا گند سب صاف کرنا پڑتا تھا۔

جگن بی پوزیٹو آج کی دن ایسی باتیں مت سوچو"، چہرے پر سجائی مسکراہٹ کڑواہٹ " میں بدلتی اس سے پہلے ہی اسنے خود کو روک دیا۔

دفعتاً اسکی نظر جھولے پر بیٹھی زباب کی طرف اٹھی جس کے پاس ایک لڑکا تھال میں سجی ہلدی لے کر بڑھ رہا تھا۔ لڑکے کا چہرہ اداس تھا (کوئی نئی بات نہیں) جگن کی نظروں نے یوشع کا تب تک تعاقب کیا جب تک وہ تھال رکھ کر خاموشی سے مڑا نہیں۔

آج تو کوئی رنگ روپ بھی لگ رہا ہے اسکا"، جگن نے دل ہی دل میں سوچا, "ورنہ تو " یوں لگتا تھا ہر وقت کسی محبوب کا ماتم منا رہا ہو

سیاہ شلوار قمیض میں چلتے لڑکے نے خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تو چہرہ موڑ کر اس رخ میں دیکھا۔ یوشع کی بھوکھلائی نگاہیں جگن کی پرجوش نگاہوں سے ملیں، اس نے اسکی طرف دیکھتے نزاکت سے ہاتھ ہلایا۔ وہ جھینپ گیا، اس سے پہلے کے کوئی اسے دیکھتا وہ

وہاں سے بھاگ چکا تھا۔ جگن کی جھوٹی مسکراہٹ تبدیل ہو کر ناپسندیدگی اور چڑچڑاہٹ میں بدل گئی۔ جس ہاتھ سے وہ اسے سلام کر رہی تھی اسی ہاتھ کو نزاکت سے لہراتے ہوئے اسکے پیچھے سے لکھ لعنت بھیجی۔ (دیوداس کہیں کا!)

اسکا سارا موڈ یوشع کے دیکھتے ہی خراب ہو جاتا تھا۔ ہاتھ میں پکڑے فون پر اچانک کال آنے لگی

رَمشا"، اسکا چہرہ ایک سیکنڈ کے اندر اندر کھل اٹھا۔ تیزی سے کال پک کرتے ہوئے "اسنے فون کان سے لگا لیا۔

ہم پہنچ گئے ہیں جگن!"، دوسری طرف سے آواز آئی۔ انہیں کون سمجھاتا۔۔ ہر گزرتا "لمحہ اسے فتح کی نوعید سنا رہا تھا آخر کو ماہ جبین بوا بھی اسکے بدلے میں بس ایک مہرہ تھی۔۔۔ یوشع منیر کی طرح ایک سائڈ کیریکٹر۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دن: 7 جون۔۔۔ وقت: 8 بج کر 55 منٹ

سب خوش تھے، چہک رہے تھے۔۔۔ایک دوسرے سے اپنی خوشیوں کا اظہار والہانہ طور پر کر بھی رہے تھے۔ مگران سب خوش چہرہ میں سے ایک وہ بھی تھی جو باقیوں سے زرا مختلف تھی۔اسکے دل میں میل تھا،اسکی نیت بھی ویسے ہی میلی اور ناپاک تھی۔ اندھیرو میں کھڑی وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔ایسی مسکراہٹ جو اگر کسی عام انسان کے چہرہ پر سجی ہو تو اس کی بھی ذہنی کیفیت پر شک سا پیدا ہو۔وہ پیلے لباس میں خوش باش دلہن کو دیکھے گئی۔

اچانک ہی ایک بھگدڑ سی مچ گئی، گانوں کی آواز میں ایک اور چیز کا بھی شور سا پیدا ہو گیا، 'پولیس سائرن 'کا۔ گیٹ پر کھڑا ملازم بھاگتا ہوا آیا تھا مگر وہ اکیلا نہیں تھا اسکے ساتھ ایک میل پولیس آفسر اور ایک لیڈی پولیس آفسر بھی آئے تھے۔ گانیں ہلکے کر دیے گئے، سب کی نظریں ان بن بلائے مہمانوں پر ٹک گئیں۔ جگن کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

جی سر"، مہرنساء خاور اپنی ویل چیئر دھکیلتی تھوڑا سا آگے آئیں۔ "

آپ میں سے زباب عروج کون ہے؟" میل پولیس آفسر نے پوچھا۔ "

میں ہو"، دلہن ناسمجھی سے آگے آئی اور کہا۔ "

آپ کو منیر عابد قتل کیس میں گرفتار کیا جاتا ہے"، میل آفسر نے یہ کہہ کر خاتون کو " آگے بڑھ کر ہتکڑی لگانے کا کہا۔ سب کے سروں پر دھماکہ نہیں ایٹم بم گرا تھا۔ گانیں جو آہستہ کیے ہوئے تھے وہ جلدی سے بند کر دیے۔ خاتون آفسر آگے بڑھی اور اسے ہتکڑی لگانا چاہی۔ اسنے مزاحمت شروع کر دی۔

ایسا ناممکن ہے آفسر۔۔ آپ جس شخص کی بات کر رہے ہیں وہ دو سال پہلے مر چکا ہے " "، مہر نساء نے دلیل پیش کی۔ اسی وقت بھیڑ میں ماہ جبین کی نظر جگن پر پری، جو سامنے لگے تماشے سے مزہ لے رہی تھی۔۔ انہیں ٹریپ کر کے یہاں بلایا گیا تھا۔

اٹھو رمشا یہاں سے چلے"، انہوں نے رمشا کا ہاتھ تھام کر اٹھنا چاہا۔ جب پولیس آفسر " کی گرج دار آواز سارے میں گونجی۔

www.novelsclubb.com

کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا"، زباب کی مزاحمت کا کوئی فائدہ نہ ہوا اسے ہتکڑی لگائی جا " چکی تھی۔

"آفسر آپ نہایت ہی بے معقول با۔۔ "

ایف-آئی-آر منیر عابد کے اپنے بیٹے نے کٹوائی ہے۔"، مہر نساء کی بات کاٹتے انہوں " نے کہا۔ وقت جیسے تھم سا گیا تھا، پولیس والا شاید کچھ بول رہا تھا نہیں وہ زباب کو گاڑی میں بیٹھانے کا اشارہ کر رہا تھا، مہر نساء ویل چیئر پر بیٹھی اسکو روک رہیں تھیں۔ لوگ آپس میں سر گوشیاں کر رہے تھے، کچھ کان کو بھی ہاتھ لگا رہے تھے مگر زباب عروج بہری ، گونگی، آندھی سب ہو گئی تھی۔

اسے بس ایک ہی بات سمجھ آ رہی تھی اور وہ یہ کے اس سب کے پیچھے اسکا بھائی تھا۔۔۔ پولیس موبائل میں بیٹھنے سے پہلے وہ سر اٹھا کر یوشع کی کمرے کی کھڑکی کی جانب دیکھنا نہیں بھولی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہر نساء ولا سوگ میں ڈوبا تھا۔ وہ برقی قمقمے وہ سجاوٹ سب زباب کی اصلیت جان لینے پر آپس میں تبادلہ خیال کر رہی تھیں۔

ممی ٹینس مت ہوں، پانی پی لیں"، قرۃ العین نے مہر نساء کا کندھا سہلاتے ہوئے پیار سا " کہا۔

زہر لادو مجھے "، مہر نساء آنسوؤں کے درمیان میں گرجتے ہوئے بولیں اور دوبارہ ہاتھ سے سر کو آہستہ آہستہ سہلانے لگیں۔

پچھلے پندرہ منٹ سے لاونج کا یہیں منظر تھا۔ مہر نساء اپنی ویل چیئر پر بیٹھی رو رہیں تھیں۔ قرۃ العین انکے سامنے بیٹھی دلاسہ دے رہیں تھیں (بے ساکھیاں پاس میں ہی پڑیں تھیں) ۔کچھ مہمان لاؤنج میں بیٹھے تھے، کچھ اپنے کمروں میں تھے اور بیشتر یہ کہہ کر گھر جا چکے تھیں کے "ہم ایک قاتلہ کی شادی میں شریک نہیں ہو سکتے"۔ مہر نساء نے انہیں روکنے کی نے انتہا کوشش کی تھی مگر وہ نہیں رکے۔

اسی لاونج میں سامنے ماہ جبین بوا بھی بیٹھی وقفہ وقفہ سے پہلو بدل رہیں تھیں۔ انہیں تو جگن نے یہ کہہ کر بلایا تھا کہ مہر نساء ان سے معافی مانگ کر بدگمانیاں دور کرنا چاہتی ہیں۔۔ یہ کیسا بدگمانی دور کرنے کا انداز تھا۔

www.novelsclubb.com

لاونج میں سب مہر نساء کو روتے اور بین کرتے دیکھ رہے تھے، "کس کی نظر کھا گئی میرے گھر کو۔۔ کہاں غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔ پہلے نواسہ جیل میں تھا اب بھائی کی بیٹی کی بھی میں حفاظت نہیں کر پائی"، رونے کے درمیان میں وقفہ وقفہ سے کہا۔ "قیامت والے دن

میں کیا منہ دکھاؤں گی اپنے بھائی کو"، کچھ عورتیں انہیں دلاسہ دے رہیں تھیں اور کچھ انکے غم میں ڈوبی فلم کو دل ہی دل میں انجوائے کر رہی تھیں۔

اُسی وقت کچن سے نیلی فراک پہنے جگن نکلی، اسکے ایک ہاتھ میں رس گلہ تھا تو دوسرے میں گلاب جامن، (بھائی اتنی محنت سے بنایا خون زباب کے پیچھے ساڑا ہے اب وہ دوبارہ سے بھی تو بنانا ہے نا)۔ لاؤنج میں لگے تماشے کا جیسے اس پر اثر ہی نہیں ہوا۔ اچھلتی کودتی آئی اور سیڑھیوں کے دھان پر بیٹھ گئی۔ ایک دو عورتوں نے اسکی لاپرواہی پر باقیدہ آنکھوں ہی آنکھوں میں "توبہ توبہ کیسی بے حس ہے" کا فتوہ بھی دیا۔

مہرنساء کا دکھ ابھی بھی چھت توڑ کر بول رہا تھا جب جگن سے اور رہا نہیں گیا اور وہ بول پڑی ، "یوشع نے اتنا بہادری کا کام کیا ہے۔۔ بھلا اپنے باپ کی قاتلہ وہ بھی اپنی سگی بہن پر اکیلے جا کر ایف آئی آر کٹوانا آسان کام تھوڑی ہے"، اس نے کچھ اس طرح بڑھا چڑھا کر کہا جیسے وہ کوئی دودھ پیتی بچی ہو اور یوشع بھائی اسکے آئیڈیل۔

مہرنساء کا رونا اچانک ہی رک گیا، گردن اٹھا کر جگن کو دیکھا جو بجائے شرمندہ ہونے کے انہیں یوں دیکھے گئی کے "نانی امی میں نے سہی کہا نا؟"۔

نانی امی کا پارہ اسکی معصومیت دیکھ کر غم کی طرح آسمان چیڑ گیا۔اس سے پہلے کے جگن اپنی زبان سے اور پھول بکھیرتی انھوں نے چیختے ہوئے اس سے کہا

" کوئی قتل نہیں کیا اس نے اپنے باب کا!"،انکے کچھ بولنے سے پہلے ہی بوا جو زبان پر قفل چڑھایئے بیٹھی تھیں بول پڑیں۔

" "اب تو بات کو مت چھپائیں نساء۔۔"،مہر نساء نے گردن موڑ کر انکی طرف دیکھا،"

"زباب نے ہی منیر کو مروایا ہے،وہ جو گنڈا تھا اسکے س۔

" وہ گنڈا کرایئے کا قاتل نہیں،زباب کا بوائے فرنڈ تھا"،مہر نساء کے استفسار پر سب کی سانسیں بیچ راہ میں ہی رہ گئیں۔سیاہ روئی ہوئی آنکھوں کے ساتھ انہوں نے سینے میں دفن راز اگل دیا۔ جگن کا رس گلہ زمین پر گر گیا،"کیا کہا؟"وہ جھٹکے سے اٹھی اور مہر نساء کے قریب آئی۔

www.novelsclubb.com

" سچ کہہ رہی ہوں میں۔۔۔وہ کوئی کرائے کا قاتل نہیں شفیق جابر ہے۔۔ منیر کے لیئے کام کرتا۔۔"،وہ ابھی کچھ بول رہیں تھیں جب ایک عورت انکی بات کاٹتے ہوئے آگے آئی۔

"یہ شفیق جابر تو۔۔۔وہ قبضہ مافیہ کے لیئے کام نہیں کرتا"، مہر نساء خاموش ہو گئی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جگن کا سوچ سوچ کر الگ برا حال ہو رہا تھا، یہ کیا کر دیا تھا اس نے، آگر جو اسکو اس شفیق والے قصہ کا پتہ ہوتا تو زباب کو اسی میں پھنسا دیتی۔ ٹینشن کے مارے اسنے ساتھ کھڑی مانو (جو پندرہ منٹ سے وہاں کڑھی تھی) اس سے پانی کا گلاس لیا اور ایک گھونٹ میں سارا پی لیا۔ مانو بیچاری تو یہ بھی نہیں بول پائی، (جگن جی یہ بڑی بی کا ہے)۔

"یہ کیا بول رہی ہے ممی؟"، قرۃ العین نے آہستہ سی آواز میں پوچھا، مگر انکا لہجہ سرد تھا، حکم دینے والا۔ مہر نساء کی گردن مزید جھک گئی، "ممی ی ی ی!۔۔"، انہوں نے اب تھوڑی اونچی آواز میں بولا، "آپ مجھے بتائیں گی بھی کے ماموں کیا کام کرتے رہیں تھے؟"، صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ کر اب انہوں نے چیخ و پکار کا دامن تھام لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مہر نساء نے ایک گہرا سانس لی اور کہنا شروع کیا۔ "کافی پرانی بات ہے یہ۔۔۔ مگر۔۔ شروع شروع میں۔۔ منیر نے آس پاس کے گاؤں سے۔۔(شرم کے مارے وہ رک رک کر بولتی گئی)۔۔کچھ زمینات ہتھیاں لی تھیں۔۔اس میں اس نے کچھ بد معشوں کی بھی مدد

لی تھی۔۔"،انکی آواز بہت ہلکی تھی اتنی کے غصہ سے لال ہوتی قرۃ العین تک جا سکے بس ۔قرۃ العین تو اپنی جگہ ماہ جبین بوا کی آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

اور وہ جو ہم سب جانتے ہیں کے وہ تمام زمینیں نانا کی تھیں، وہ سب۔۔"، قرۃ العین " نے سوال کیا،" وہ کیا تھا؟سب جھوٹ ؟"،مہر نساء نے نظریں ملائے بغیر گردن ہاں میں ہلادی۔لاؤنج میں سب کے دل رک رک کر چل رہے تھے،ایک مرتبہ مزید مہر نساء کے راز قرۃ العین کو دھوکہ دے گئے تھے۔

آپ یہ سب جانتی تھیں ؟"، میکانکی انداز میں گردن تانے ہوئے کہا۔۔مہر نساء خاور " نے دوبارہ ہاں میں سر ہلا دیا۔

اور آپ نے پھر بھی ماموں کو روکا نہیں ؟"، نظریں اب ندامت سے جھک گئی تھی، کیا " بتاتی جس دن وہ ان سے بحث کرنے آئے تھے وہ وہی دن تھا جب احمد نے اپنی ماں کے متعلق سب اول فول منیر کے منہ سے سن لی تھی۔اس دن مہر نساء نے اپنے بھائی کو پروٹیکٹ کیا تھا۔۔وہ بھائی جو بیٹوں جیسا تھا۔

"مگر اب یہ کافی پرانی بات ہو گئی ہے۔۔۔ منیر کا ان سے اب کوئی واسطہ نہ۔۔ "

"ماموں کی تو ہڈیاں گل سڑ گئیں ہو نگی اب انہیں کیا واسطہ، کام تو انکا اب حبا آپا کا بیٹا سنبھال رہا ہے، مصیبت تو اسکے گلے پڑے گی نا"، یہ چنز تھا، حقیقت سے بھر پور ایک طمانچہ۔

"ایسا نہیں ہو گا"، کچھ سال پہلے منیر عابد کا رتا یا ہوا سبق انھیں نہیں بھولا تھا۔

"آپا ہر بات میں پریشان مت ہوا کریں"، درمیانی عمر کی ڈاکٹر مہر نساء خاور اپنے ہسپتال میں تھیں جب انکا بیٹوں جیسا بھائی ان سے ملنے آیا۔

"تم بدمعاشوں کو اپنا دشمن بنا رہے ہو اور میں پریشان بھی نا ہوں؟"، اپنے کافی میں چمچ چلاتی سفید کوٹ میں ملبوس ماں جیسی بہن نے کہا۔

"کچھ نہیں کرے گے وہ میرے ڈیل ہو گئی ہے"، اتنا کہہ کر منیر نے مہر نساء کے ہاتھ سے کافی اچک لی اور اسکا ایک بھر پور گھونٹ بھرا۔

"واقعی میں کچھ نہیں بولیں گے؟"

"جی واقعی کچھ نہیں بولے گے"۔

www.novelsclubb.com

وہ پر سکون ہو گئی۔۔انکا بھائی ان سے بھی اتنی ہی محبت کرتا تھا جتنی وہ کرتی تھیں۔وہ جھوٹ کیوں بولے گا۔

مہر نساء ابھی بھی جانتی تھی انکا بھائی ان سے جھوٹ کیوں بولے گا،قرۃ العین نے انہیں رحم سے دیکھا۔

"ایک منٹ"، جگن نے کہا"اس سب۔۔اس سب میں زباب کا کیا لین دین"، کسی ماہر ڈیٹیکٹو کی طرح پوچھا ویسے بھی اس نے ساری کرائم تھرلرز دیکھ رکھی تھیں۔

"مجھے نہیں معلوم بس اتنا پتہ ہے زباب، شفیق سے شادی کرنا چاہتی تھی مگر شفیق کے کچھ مسائل چل رہے تھے منیر کے ساتھ"، نساء نے سخت لہجے میں کہا۔

"تو یہ بات آپ نے چھپائی کیوں؟"، غصہ سے پوچھا۔ویل چیئر پر بیٹھی عورت نے بس ایک نظر اسے دیکھا مگر اس نظر میں صاف لکھا تھا،"میں تمہاری بھاگنے کی کہانی سناؤ"۔

"آپ نے سہی نہیں کیا نساء"، یہ آواز ماہ جبین کی تھی،"میں نے آپ کو بیشتر بار کہا ہے ۔۔گناہ کو سدھار لیتے ہیں اس کو چھپاتے بعد میں ہے چھپانے سے پہلے اصلاح ضروری ہے "، مہر نساء نے تھک کے ایک گہری سانس خارج کی اب بہت دیر ہو گئی تھی اور شاید واقعی

ہو چکی تھی کیونکہ اگر سیڑھیوں کا سفر تہہ کر کے کاریڈور کا موڑ کاٹو تو تمہیں بلکل سامنے ایک بت بنا کھڑا بھائی نظر آئے گا جس نے اپنے باپ کی قاتلہ کے خلاف اکیلے جا کر ایف آئی آر کاٹی تھی۔ارد گرد کی دیواریں یوشع منیر پر ہنس رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تھانے میں ایک عجیب سا ماحول تھا۔رعب دار خاموشی اور دل ہلا دینے والا خوف۔باہر سیاہ رات میں بارش تیز ہو رہی تھی قطرے برسنے کی آواز اسے حوالات تک سنائی دے رہی تھی مگر اس وقت اسکے پاس یہ لمحات بارش کی تعاریف اور توصیف میں ضائع کرنے کے لیے نہیں تھے۔اسے سکیم کیا گیا تھا۔۔اسی کے بھائی نے اسے جیل میں ڈال دیا تھا، کب کیسے کہاں وہ اس سے اتنی بے خبر ہو گئی کے اسے معلوم نہیں ہو سکا کے یوشع یہ سب چالیں چل رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس وقت دماغ صحیح سے کام نہیں کر رہا تھا اسے صرف ایک بات سمجھ آ رہی تھی اور وہ یہ کے بس کسی طرح یہاں سے نکل کر اسے یوشع کی گردن اپنے ہاتھوں سے توڑنی تھی۔

ایک گال پر ہلدی ابھی بھی لگی تھی مگر سوکھ چکی تھی۔، گولڈن ڈائے شدہ بال چٹیاں میں

بھندے تھے مگر ان پر لگے موتیا کے پھول کچھ سوکھ چکے تھے اور بیشتر ٹوٹ کر نیچے گر چکے تھے۔

وہ جب سے آئی تھی یک سیکنڈ کے لیئے بھی نہیں بیٹھی تھی۔ بدن میں گردش کرتا خون تیز ہو رہا تھا۔ غصہ سے اسکا پورا بدن کانپ رہا تھا مگر اسکے باوجود بھی وہ ان سلاخوں کے پیچھے قید گول گول چکر کاٹ رہی تھی۔ کبھی آگے ہو کر کمرے کا دروازہ آس سے دیکھتی کے کوئی کب اندر آئے گا اور وہ اپنا مدعا پیش کرے۔۔ یا پھر ہاتھوں کو آپس میں ملتی یوشع کے قتل کا منصوبہ بنتی۔

قاتلہ کا لیبل تو لگ چکا تھا اب ایک قتل کرنے میں کیا حرج تھا۔

کچھ ہی دیر بعد اس بے سکون مجرم کا انتظار ختم ہوا اور ایک لیڈی پولیس آفسر ہاتھوں میں فائل اٹھائے اندر آئی۔ زباب لپک کر آگے بڑھی اور سلاخوں کو سختی سے تھام کے چہرے کے ساتھ لگا لیا۔

مجھے فون چاہیئے؟"، حکم دیتا لہجہ "

یہاں سے نکل کر شوہر سے منہ دکھائی میں مانگ لینا"، آفسر بے نیازی سے کہہ کر اپنی "
فائلز کھول کر بیٹھ گئی۔

"زباب نے اپنی انا پر پیر رکھا اور ایک مرتبہ مزید کہا، "مجھے کسی سے بات کرنی ہے
ماں کے گھر آئی ہو جو اتنی فرمائشات کر رہی ہو"، فائلز کے صفحات آگے کرتے آرام "
سے کہا۔

یہ میرا حق ہے!"، آواز میں غصہ واضح تھا۔ "

خاتون پولیس آفسر ٹھہر گئی۔ جھکی گردن کے ساتھ اس نے نظریں اٹھائی۔ان نظروں میں
تمسخر کوٹ کوٹ کر بڑھا تھا۔

اپنے باپ کو مارنا بھی تمہارا حق تھا کیا؟"، منہ پر تھپڑ ہی تو پڑا تھا اسکے انداز سے۔ پیلے "
لباس میں ملبوس دلہن سکتہ میں چلی گئی۔

آفسر نے فائلز کھسکاتے ہوئے ٹیک لگالی۔ مٹھی پر چہرہ گراتے اب وہ محظوظ نگاہوں سے
زباب کا جائزہ لے رہی تھی۔

ویسے آپس کی بات ہے۔۔اتنا برا لگتا تھا باب جو اسے مار دیا"، کاٹ دار ہنسی ابھری، "کیا ہوا تھا۔۔۔اس۔نے مہینہ کی پاکٹ منی دینے سے انکار کر دیا تھا کیا؟"، زباب کا غصہ اسکے ہر انداز پر بھڑک رہا تھا۔ سلاخوں پر گرفت مضبوط ہو رہی تھی۔

(باہر ہوتی تو پھر بتاتی اس پھنے خان کی دادی کو۔)

زباب اب خاموش مگر قاتلانہ نظروں سے تھوڑی دور بیٹھی عورت کو گھوڑ رہی تھی۔ دوسری طرف وہ عورت بے نیاز اپنے کام میں غرق تھی۔ لمحے سرکتے گئے۔ باہر بارش میں تھوڑی دیر کے لیئے وقفہ آیا۔ وہ عورت اپنا کام مکمل کر چکی تھی اسنے فائلز بند کی انھیں ایک طرف لگی الماری میں رکھا۔ اور ٹیبل پر پڑے ہینڈ سیٹ سے سفید وائرلیس فون اٹھایا اور زباب کی طرف بڑھی۔

دلہن کو تو جیسے ایک نئ زندگی مل چکی تھی۔ فرت جذبات سے اسنے دونوں ہاتھ سلاخوں سے باہر نکال کر فون آگے بڑھنے سے پہلے ہی چھین لیا۔

آرام سے بی بی"، آفسر نے کہا مگر زباب نہیں سن رہی تھی۔ اسے جلد از جلد یہاں سے "نکلنا تھا اور اس وقت اسے صرف ایک ہی انسان باہر نکال سکتا تھا۔ سارا نمبر ڈائل کر کے

اسنے ایک آنکھیں سختی سے میچ لی کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس آدمی سے زندگی میں کبھی مدد مانگنی پڑے گی۔ اسنے اپنی آنا کو سائڈ پر رکھا اور کال کا بٹن دبا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس بھیگتے H . M پراپرٹی ڈیلرز کے آفس میں آتے ہیں وہاں بھی بارش یونہی برس

تھانے سے سفر تہہ کرتے ہم دور اسلام آباد میں واقع

رہی تھی۔ رات وہاں بھی ایسے ہی گہری تھی۔ سارا آفس خالی تھی۔ خاموشی تھی کے انسان کی چاپ کی آواز بھی پورے میں گونجتی تھی ایسے میں اس اندھیرے آفس میں موجود کسی کرسی کے گھومنے کی آواز آرہی تھی۔ کوئی تھا جو اپنے آفس کی پاور چیئر پر بیٹھا جھول رہا تھا۔ اسکی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر یوں چڑھی تھی کے پاؤں ہوا میں تھا۔ ایک ہاتھ سے وہ کنپٹی سہلا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں مسلسل سامنے میز پر آگے پیچھے بج رہیں تھیں، ایک رِدھم کی طرح۔

پی کیپ سے چہرہ ابھی بھی ڈھکا تھا۔ مگر کچھ بھورے بال ماتھے پر یوں بکھرے تھے کے بھونیں پوشیدہ تھیں۔احمد کی کرسی کے بلکل پیچھے کھڑکی تھی۔ بارش کی آواز وہاں سے صاف آرہی تھی مگر وہ بھی بارش کا لطف نہیں لے رہا تھا وہ تو الٹا آنکھیں موندے اپنے خیالات میں ڈوبا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے اسے ایک روتے بلکتے یوشع نے کال کرکے سر پر بم پھوڑا تھا۔

" آپی کو پولیس والے لے گئے ہیں "

کیا اسے خوش ہونا چاہیے تھا یا اداس۔رد کردینا چاہیے تھا یا حیران ہونا تھا۔ وہ ابھی تک کشمکش میں ڈوبا تھا، سوچ سوچ کر اسکے سر میں درد ہو گیا تھا جب اندھیرے میں ڈوبے آفس میں چیئر کے گھومنے کے ساتھ ایک اور آواز بھی گونجی۔

میز پر موجود لینڈ لائن دفعتاً بجنے لگا۔ اسکی ہلتی کرسی رک گئی، ٹیبل پر ایک رِدھم سے چلتی انگلیاں بھی ٹھہر گئیں۔ آنکھیں کھولتے اسنے فون کو دیکھا اور پھر فوراً سے اٹھالیا۔

ہر لمحہ اب اسے یہیں خوف رہتا تھا کے یاور اب مزید کچھ اور نہ کر ڈالے۔

ہیلو!"، الرٹ لہجے میں پوچھا۔"

میں زباب بول رہیں ہوں"، بغیر کسی لگی لپٹی کے اس نے صاف گوئی سے کہا۔احمد کے " اندر تک زہر پھیل گیا۔جو بھی ہو جائے یہ عورت ہمیشہ اسے زہریلی ہی لگے گی۔

بولو"، نخوت سے کنپٹی مسلتے ہوئے پوچھا۔"

"حوالات میں قید عورت نے شان بے نیازی سے حکم دیا۔"مجھے تمہاری مدد چاہیے ؟

کس سلسلہ میں ؟"،احمد تو اسکے انداز پر تلملا رہا تھا(میڈم جیل میں بیٹھیں مگر نخرے " ابھی بھی ساتویں آسمان پر ہیں)

میرے لیے کوئی وکیل ہائیر کرو۔۔میری بیل کرواؤ نکالو مجھے یہاں سے گھٹن ہو رہی " ہے مجھے"،بے نیازی کے خول میں ہلکا سا کریک آیا اب وہ ہاتھ پاؤں مار کر التجا کر رہی تھی ۔

"احمد نے چڑتے ہوئے آنکھیں میچ لیں،"کیوں ! جیل میں بیٹھو تھوڑی دیر

احمد جہانزیب ! !"،وارن کرنے والے انداز میں اسنے کہا مگر پھر اندازہ ہوا پاس ہی وہ " کڑوے کریلے جیسی تھانے دارنی کڑھی ہے تو آواز کو ایک غصیلی سی سرگوشی میں بدل لیا ۔

www.novelsclubb.com

" میرا کام کرو۔۔۔تم میرے باپ کے پیسے کھا رہے ہو "

وہ باپ جسے تم نے خود مارا ہے"، زباب کے بس میں ہوتا تو اس مرد پر لعنت بھیج کر خود ساتھ پر لگاتی اور اُڑ کر ولا پہنچ جاتی مگر سارا مسئلہ ہی یہ تھا انسانوں کے پاس پر کہاں ہوتے ہیں۔

کوئی اور حکم دینا ہے یا میں کال بند کرو"، چڑتے ہوئے اعلان کیا۔"

میں ہونے والی بیوی ہوں تمہاری"اسکی بات سن کر تھوڑی دیر کے لیے دوسری طرف" خاموشی چھا گئی۔زباب کی دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی اگر جواسنے انکار کر دیا تو۔

واٹ !"، وہ اچانک ہی ہنسنے لگا بلکہ ہنسنے کیا وہ قہقہ لگانے لگا۔وہ مرد جو کم ہی مسکراتا تھا وہ" اب قہقہے لگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے تمہیں کون سا لطیفہ سنایا ہے؟"، سرگوشی کی۔"

لطیفہ سے کم نہیں یہ بات"ہنسی کے بیچ میں کہا۔"بیوی، ہاہاہاہاہاہا۔۔۔"، آنکھ کے" کنارے سے نکلتا آنسو صاف کیا۔

تم میری مدد کر رہے ہو یا نہیں؟"، آخری مرتبہ پوچھا"

"!، دوٹوک جواب آیا۔"نہیں

" کیا مطلب می۔۔۔ "

enjoy yourself in "زباب کی بات کو بیچ میں کاٹ کر اسنے کال بند کر دی۔

prison wife to be "

ہیلو! ہیل۔۔احمد۔۔"، بے بسی سے اسنے دوبارہ کال ملائی مگر وہ لائن بزی کر چکا تھا۔اب

" وہ کال پر کال ملا رہی تھی۔لائن ابھی بھی بزی تھی۔

وقت ختم"، خاتون آفسر نے کہتے ہی ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔زباب خالی ہاتھ رہ گئی۔وہ" پیچھے سے پکارتی رہی کے اسے ایک اور شخص کو کال کرنی ہے مگر وہ آفسران سنی کرتی باہر چلی گئی۔بارش تیز ہو رہی تھی اور اسی بارش میں اسکی فریاد بھی۔

www.novelsclubb.com

لائن بزی کر کے اسنے فون کریڈل پر واپس رکھا۔ایک مرتبہ مزید اسے کمینی سی خوشی ہوئی تھی۔پیچھے ہوتے ہوئے اسنے اپنی پاور چیئر پر ٹیک لگالی۔دونوں ہاتھوں کو قینچی کی صورت میں سر کے نیچے رکھا اور ٹانگوں کو میز پر چڑھا دیا۔کون سا سر درد کہاں کا سر درد،

اب بس وہ خوش تھااور اسی خوشی میں وہ بڑے آرام سے سیٹی کی لہہ پر کوئی گانہ گنگنا رہا تھا۔

کمرے کی دیواریں اُس فرشتہ کا روپ دیکھ کر تاسف سے گردن ہلا رہی تھیں۔

باہر کھڑکیں سے بارش تیز ہو رہی تھی اور اس تیز بارش میں اسکے گنگنانے کی آواز بھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تھوڑی دیر کے لیئے رازوں اور انکی ان بھول بھلیوں سے نکل کر اسلام آباد کے ایک دوسرے کونے میں آئو۔پر سکون ریسیڈینشل عمارتوں میں سے ایک میں محرام ہمایوں کا بھی فلیٹ تھا۔باہر رات گہری تھی اور ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی۔

، "دھوکہ کھا کر کیسے لگتا ہے میم؟" "

باہر اندھیرا تھااور وہ لاونج میں موجد بھورے صوفوں کے ساتھ ٹیک لگایئے بیٹھی تھی۔

سامنے میز پر ایڈینڈگ کے لیئے لیپ ٹاپ کھلا تھااور ساتھ ہی ایک سٹنگ کی بوتل بھی آدھ کھلی تھی۔پورے اپارمنٹ میں بس باہر برستی بارش کی آواز گونج کر دیواروں سے ٹکرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا آپکو بھی کبھی کسی ایسے انسان نے دھوکہ دیا ہے جس سے ایسی حرکت کی بلکل امید نہ ہو"،اسکا سر صوفے پر گرا تھا اور آنکھیں چھت پر لگے جھولتے ہوئے پنکھے پر ٹکیں تھیں۔سیاہ بال ارد گرد بکھرے تھے۔سر کے قریب ہی فون موجود تھا جس پر ڈاکٹر کوثر دعا کی کال چل رہی تھی۔

جس سے بلکل کوئی دھوکے کی امید نہ لگائی ہو اسی کا دھوکہ تکلیف دے گا نا بچے۔۔۔کسی اجنبی کا دھوکہ تھوڑی محسوس ہوتا ہے"،انکی آواز نہ بہت میٹھی تھی نا بہت کڑوی بس ویسی تھی جیسے ایک انسان کی ہونی چاہیے،لوگوں کے حقوق پورے کرنے والے انسان کی۔

محرام کی نظریں ابھی بھی آسمان پر ٹکیں تھیں۔اسکی آواز میں کوئی تاثر کوئی دکھ کچھ نہیں تھا۔وہ اب کوئی شاک میں بھی نہیں تھی اس نے قبول کر لیا تھا مگر حقیقت قبول کرنے کے بعد بھی انسان ایک ایسے سٹیج پر ضرور آتا ہے جہاں وہ ایک سرپرائز کا انتظار کر رہا ہو کے کاش اس نے وقتی طور پر جو بہادری دکھائی ہے وہ غلط ثابت ہو جائے اور ایک مرتبہ دوبارہ سب پہلے جیسا ہو جائے۔ویسے بھی 'امید' انسانوں کی پسندیدہ خوراک ہے۔

میں اسے فرشتہ سمجھی تھی میم۔۔۔وہ بھی انسان نکلا، باقیوں کی طرح"،اسی دوران کھلی" کھڑکیوں سے بارش کی بھوچار اندر کی جانب بڑھی۔سامنے موجود ٹائلز پر پانی کے قطرے نمایاں ہونے لگے۔

" بات تو یہ ہے کے اس نے میرا کوئی نقصان بھی نہیں کیا مگر پھر بھی۔۔۔ "

مگر پھر بھی وہ آپ کا بھروسہ دکھا گیا ہے"،عام سے لہجے میں جملہ مکمل کیا تو وہ مسکرائی، " گالوں میں پڑنے والے ہلکے چھوٹے گول ڈمپلز واضح ہوئے۔البتہ اسکی مسکراہٹ پہلے کی محرام کی مسکراہٹ سے مختلف تھی وہاں تھکن کے ساتھ افسردگی اور اداسی بھی تھی۔

بارش مزید تیز ہوگئی، کھڑکی کے سامنے موجود گدیاں مکمل پور پر بھیگ چکی تھی۔محرام اپنی سُستی کا ہلی چھوڑے ان کو اب بند کرنے کے لیئے اٹھی۔ایک کھڑکی بند کرکے وہ دوسری کی جاب بڑھی اسکے ایک ہاتھ میں فون تھا اور دوسرے سے وہ کھڑکیوں کے پٹ بند کررہی تھی۔کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد کوثر دعا کی آواز آئی۔

اس میں ایسا کیا تھا بیٹا جو آپ نے اسے فرشتہ سمجھا"، کھڑکیوں کو بند کرتے اسکے ہاتھ " رک گئے وقت بھی رک گیا۔

کیا مطلب؟"، بارش کے راستے میں اب وہ سیاہ کھلے بالوں والی لڑکی موجود تھی۔ اسکے چہرے پر الجھن تھی اور فون کان سے لگایا تھا۔

کوثر دعا نے ایک گہری سانس لی اور اپنی بات کا آغاز کیا، "بچے آپ اسے فرشتہ سمجھتی تھی کیوں کے ابھی تک آپ نے اسکی اچھائی دیکھی تھی، یہ اچھائی کیوں تھی اسکے پیچھے بھی کوئی وجہ تو ہوگی (اسکے پیچھے وجہ اسکا محروم بچپن تھا محرام نے سوچا)، انسان کی اچھائی کی بھی ایک حد ہوتی ہے ہمارے فرشتہ سمجھ لینے سے کوئی حقیقتاً فرشتہ تو نہیں بن جاتا نا رہتے ہم انسان ہی ہیں۔۔۔ اور انسانوں کے صبر کی ایک لمٹ ہوتی ہے۔"، انکا لہجہ مخلص تھا۔ پیٹھ گیلی ہونے کے احساس پر اسے یاد آیا وہ کہاں کھڑی ہے تیزی سے دوسری کھڑکی بھی بند کی اب بارش بس شیشے سے ٹکرا کر واپس جا رہی تھی پورا اپارٹمنٹ خاموش تھا۔

آپ مجھے بتائیں کیا وہ ایک برا انسان ہے یا اس نے وقتی طور پر ایک برا کام کیا ہے"، محرام کے زہن پر لگے تمام امید کے جالے آہستہ سے ہٹ رہے تھے۔

غلطیاں ہر انسان سے ہوتی ہیں ان پر قطع تعلق یا گناہ گار کا لیبل لگانے سے پہلے غلطی کی نوعیت کو سمجھتے ہیں محرام۔۔۔ اگر وہ اس قابل ہے کے اسے سہی کیا جا سکے تو اسے سہی

کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا لوگوں کو معاف کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں ہمارا وقت بہت قیمتی ہے کسی کے پیچھے ضائع نہیں کرتے۔"، محرام اب صوفوں پر قمر سیدھی کیے بیٹھی تھی، فون کان کے ساتھ لگا تھا اور اندر سے کوثر دعا کی آواز آرہی تھی۔

لیکن اگر وہ غلطی کئیں لوگوں کی زندگیاں برباد کر دے تو؟"، سکرین کے پار سے بھی وہ محسوس کر سکتی تھی کوثر دعا مسکرا رہی ہیں۔

" it's never too late for anything"

(کسی چیز کے لیے کبھی دیر نہیں ہوتی)

محرام کا پورا بدن جیسے ساکت ہو گیا ہو بس ایک ہی آواز اس کے گرد طواف کر رہی تھی، کوثر دعا میں نجانے ایسا کیا تھا وہ اسکی زندگی میں آنے والے بہت کم مگر اچھے انسانوں میں شمار ہوتی تھی۔

مجھے کیا کرنا چاہیے ؟"،اپنے کرتے کے دامن پر انگلی پھیرتے ہوئے اس نے سوال کیا"

آج کل کے بچے ہم بھوڑوں سے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں اپنے مسائل کے حل وہ خود" ہی نکال لیتے ہیں"، انہوں نے ہنستے ہوئے کیا۔ محرام بھی مسکرادی اب کے اسکی مسکراہٹ مختلف تھی وہاں قبولیت کے مرحلے کو پار کر آنے کا سکون اور مسائل کو حل کرنے کا عزم تھا۔

برستی بارش اب کھڑکیوں سے ٹکرا کر واپس باہر کو جارہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج بادلوں نے جیسے نہ رکنے کی قسم کھالی تھی۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ یوں برس رہے تھے جیسے سب بہا کر لے جائیں گے۔ مہر نساء ولا کی بتیاں اب بجھادی گئی تھی البتہ لوگ ابھی بھی جمع تھے مگر ہماری کہانی کا یہ پہلوان لوگوں کے ساتھ نہیں جڑا ہماری کہانی اب اس بھائی کے ساتھ ہے جس نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی بہن گوادی تھی۔

یوشع منیر کے کمرے کا دروازہ بند تھا، اندر تمام بتیاں یوں روشن تھیں جس طرح علم کے چراغ روشن کیے جارہے ہوں مگر علم کے چراغ تو دور وہاں تو کسی قلم کاغذ کا نشان تک نہیں تھا۔ صرف آوازیں تھی بارش کی کھڑکی کے ساتھ ٹکرانے کی اور بھاتروم کے آدھ کھلے

دروازے سے کسی کی بلند وباں ہچکیوں کی۔وہ بار بار روتا اور بار بار اپنا منہ پونچھتا۔اس نے ایک غلطی کردی تھی ایک بہت بڑی غلطی جس کا ازالہ صرف ایک طور پر پورا ہو سکتا تھا۔

اسے اپنی بہن سے ملنا تھا ابھی کے ابھی۔

باتھروم سے نکلتا وہ سیدھا اپنے بیڈ پر موجود اپنے فون کی طرف بڑھا۔آنکھیں رورو کر نیچے سے سوج چکیں تھیں، بال جو سلیقے سے آج زبردستی بنائے تھے وہ اب بکھر چکے تھے ،دانوں سے بھرا چہرہ بھیگا ہوا تھا۔

اسنے گیلی آنکھوں سے کنٹیکٹ لسٹ کھولی اپنی بہن کے بعد وہ کس سے اپنا کام کہہ سکتا تھا۔

" احمد بھائی"

اس کے دماغ میں فوراً خیال آیا مگر ساتھ ہی وہ خیال جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ کیوں مدد کریں گے آپی کی وہ تو ان سے بے تحاشا نفرت کرتے ہیں،اس نے کال کا ارادہ ترک کرتے ہوئے سارے کنٹیکٹس کھنگھالے اسے آج اندازہ ہوا تھا کے اپنی بہن کے بغیر وہ کتنا اکیلا ہے۔ہچکیاں دوبارہ بلند ہوگئی۔انگلیوں میں اب تیزی آگئی تھی اور وہ بار بار

رہا تھا جب خود بخود " M" کنٹیکٹس اوپر سے نیچے کروالی کونٹیک لسٹ پر ٹھہر گئیں۔ اسکی انگلیاں

کیا یہ میری مدد کریں گی۔ وہ نمبر کو گھورتے ہوئے سوچ رہا تھا آج تک سلام سے آگے اس نے کبھی بھی ان سے بات نہیں کی تھی کیا وہ ان سے مدد مانگ سکتا تھا۔ آنکھیں بند کرتے اسنے کال ملائی اور فون کان سے لگالیا۔

پلیز اللہ جی مجھے اکیلا مت چوریے گا"، یہاں یوشع منیر نے کال ملائی وہاں کال کے سنگلنلز "لاونج میں بیٹھی محرام ہمایوں تک گئے۔

وہ پنے کام میں مگن تھی اس نے آج ہی یہ تمام تصاویر ایڈٹ کر کے دینی تھی اسکے پاس بلکل وقت نہیں تھا جب۔۔۔ ساتھ پڑا فون بجنے لگا

www.novelsclubb.com

، "غیر شناسا نمبر"

اسکی بھونیں سکڑ گئیں۔ وہ رانگ نمبر نہیں اٹھاتی تھی مگر کیا پتہ یہ۔۔ ایک خیال کی وجہ سے اس نے کال جھٹ سے اٹھائی اور کان سے لگالی۔ حسب عادت وہ کچھ نہیں بولی اور دوسری طرف کے جواب کا انتظار کرتی رہی۔

جب تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے ایک گھٹی گھٹی آواز ابھری۔

مح۔۔ محرام آپ۔۔ آپی"، محر نے الجھ کر فون کو دیکھا اور اسے آپی کیوں بلائے گا۔"

می۔۔ میں یوشع "گھبراہٹ کے مارے اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔ ولا میں سب" کچھ ٹھیک تھا نا؟ اس نے اپنا فون کب سے سائلنٹ پر لگایا تھا صرف کوثر دعا سے بات کرنے کے بعد اس نے اسے آن کیا تھا۔

اس سے پہلے کے محرام کچھ بولتی دوسری طرف سے رونے کی آواز آنے لگے، اسکی گھبراہٹ میں اضافہ ہونے لگا۔ اللہ پلیز دانی ٹھیک ہوں؟

".یوشع۔۔۔ کیا ہوا سب ٹھیک ہے روک "

زباب آپی کو پولیس اٹھا کر لے گئی ہے"، محرام کے سارے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے" اسے لگا یوشع مذاق کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

کیا آپ مجھے ان سے ملوانے لے جاسکتی ہیں؟"، اس نے التجا کی محرام کو تو ابھی تک پچھلی بات ہی ہضم نہیں ہوئی تھی۔

زباب کی تو آج ہلدی نہیں تھی؟"، کردیانا محراموں والا سوال۔"

ہاں تھی مگر۔۔ مگر پولیس آئی اور وہ اٹھا کر لے گئی انہیں۔۔۔ میں۔۔۔ مجھے ان سے ملنا" ہے آپ مجھے ملانے لے جائیں گی"، محر نے ایک نظر اپنے کام کو دیکھا اور پھر یوشع کی بات پر غور کیا۔ وہ بچہ پہلی مرتبہ اس سے کوئی مدد مانگ رہا تھا کیسے اوہ انکار کردے۔

ٹھیک ہے می۔۔۔"، ابھی ہامی آدھی بھری ہی تھی جب اسے یاد آیا وہ اتنی رات میں" کیسے آئے گی ڈرائیور اور گاڑیاں دونوں والا ہیں اور وہ کیب کروانے کی غلطی ہر گز نہیں کرے گی۔ ایک مرتبہ پھر گاڑی نہ چلانی آنے کی وجہ سے وہ پھنس گئی۔

میں آپ کو پک کرنے آجاتا ہوں ڈرائیو کے ساتھ آپ بس میرے ساتھ چلی چلے"،" محرام کو اسکی پیشکش پر حیرت تو بہت ہوئی۔ زباب کو پولیس لے کر گئی ہی کیوں تھی؟ پہلا سوال تو یہ تھا۔ دوسرا سوال یہ جب گاڑی لے کر بھی اس نے آنی تھی تو خود اکیلا بھی چلا جائے نا اور تیسری اور سب سے اہم بات اس نے اپنے گھر والوں کا کیا بگاڑا تھا جو وہ ہر فیلی ڈراما سے اسے دور رکھتے تھے۔

آپی پلیز منع مت کرے گا"، آپی، اس لفظ سے اسے پہلی بار کسی نے مخاطب کیا تھا۔ اسکی" اپنی بھی چھوٹی بہن تھی مگر خیر وہ چھوٹی بہن کم چھوٹی گرگٹ زیادہ تھی۔

ٹھیک ہے آجاؤ تم"، آہستہ سے ہامی بڑھ دی اور سامنے موجود کام کے پلندے کو دیکھا۔

" آئم سوری ایڈیڈ نگ ہم تمہیں آکر کرلے گے "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریباً کوئی آدھے گھنٹے بعد یوشع اس کے فلیٹ کے نیچے آ پہنچا تھا۔ اس نے اپنا دوپٹہ گلے میں لپیٹا، بالوں کو کان کے پیچھے کیا اور بلاک ہیلز کی سٹریپ بند کرتی لفٹ میں بڑھ گئی۔ ساری تیاری تو تب خاک ہوئی جب وہ بلڈنگ سے باہر نکلی اور بارش اس پر یوں نچھاور ہوئی جیسے آج نہیں برسے گی تو برسنا بھول جائے گی۔

www.novelsclubb.com

وہ مکمل طور پر بھیگ گئی، ہیلز الگ پانی سے بڑھ گئی تھی۔ دس سیکنڈ۔۔۔ بس دس سیکینڈ کافی ہوتے تھے ایک انسان کی اچھی بھلی تیاری کو برباد کرنے کے لیئے کی۔ بلکل سامنے یوشع کی گاری کرڑھی تھی، وہ دھورتی ہوئی آئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ یوشع اسکے ساتھ ہی

پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا قمیض کے کف کھلے تھے اور حالت بگڑی ہوئی تھی۔ایک ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔

محرام نے اپنے فریکل زدہ چہرے پر ہاتھ پھیرا اور بالوں کو دوبارہ کان کے پیچھے کیا۔

اب بتاؤ مجھے زباب کو پولیس کیوں لے کر گئی ہے؟"،وہ سوال کرنے والوں میں سے" نہیں تھی لیکن سامنے اسکا وہ بھائی تھا جو اسے آپی مانتا تھا تھوڑا بڑا ہونے کا رعب تو رکھنا تھا نا۔

محرام مکمل اپنے چھوٹے بھائی کی طرف گھوم گئی،انتظار میں دیکھتی رہی کے کب وہ اپنی زبان کا استعمال کر کے اس کی بات کا جواب دینا پسند کریں گیں۔بہت سے سیکینڈز گزرے مگر یوشع نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بس دونوں ہاتھ گود میں گرائے باہر دیکھتا رہا۔وہ کتنا رویا تھا یہ اسکی لال ہوتی ناک اور سوجی آنکھیں صاف بتا رہیں تھیں۔

محرام کافی دیر تک اسکی بات کی منتظر رہی مگر جب وہ نہیں بولا تو اس نے چھوٹے بھائی کو اسکے حال پر چھورنا مناسب سمجھا اور سیٹ سے ٹیک لگالی۔

ایک تو اتنی بارش میں اسکے ساتھ اپنا کام چھوڑ کر آئی ہوں اوپر سے عجیب انسان کے نخرے کم نہیں ہو رہے، بلکل اپنی بہن جیسا ہے"، سینے پر بازو لپیٹے وہ بھی چہرہ مورے باہر دیکھنے لگی۔"کاش میں اسے انکار کر دیتی!، کاش میں آپی سن کر نہ اسکی باتوں میں آتی "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انکی گاڑی تھانے کے باہر پانی کی ندی میں سے اُڑتی ہوئی آئی اور رکی۔یوشع ایک بھی منٹ ضائع کیے بنا پچھلی سیٹ سے اترا اور تھانے کی طرف بھاگا البتہ محرام اندر ہی بیٹھی رہی۔۔۔ وہ آئی ہی کیوں تھی سب کچھ تو یوشع نے خود ہی کرنا ہے۔جو کر لگ رہی تھی وہ کوئی جسے صرف دکھانے کے لیئے لایا جارہا ہو۔

تھانے کے اندر بھرتے وقت اسے ایک حولدار نے روک کر پوچھا تھا"کیا کرنے آئے ہو؟"۔اسنے اپنی بہن کی گرفتاری کی پوری کہانی سنادی کے آج ہی اسکی بہن کو یہاں لایا گیا ہے وہ ملنا چاہتا ہے۔اسکی فریاد پر ایک خاتون آفسر آئی اور یوشع انکے پیچھے اندر گیا۔ راہداریوں میں چلتے ہوئے اسکا دل مزید ڈوب رہا تھا، ہر قدم پر وہ خود کو دنیا کا سب سے

بدتر بھائی سمجھ رہا تھا کون اپنے ہی گھر کی عورتوں کو جیل بھیجتا ہے۔آنکھیں ایک مرتبہ پھر رونے کو تیار ہو رہی تھیں۔

حوالات کے قریب پہنچتے ہی اسے زباب نظر آگئی۔پیچھے زمین پر دوزانوں بیٹھے سر دیوار کے ساتھ لگائے وہ نجانے کن سوچوں میں گم تھیں۔آفسر کے اطلاع دینے پر کے کوئی تم سے ملنے آیا ہے وہ اٹھی اور ایک دم سلاخوں کے قریب آئی مگر جیسے ہی اس نے ملنے والے شخص کو دیکھا اسکا سارا جوش مانند پر گیا۔کسی بت کی طرح وہ ایک دم ساکت ہو گئی۔

اسکی بہن کیا تھی اور کیا بنادی گئی تھی، گولڈن بال الجھے تھے، چٹیا پر لگے پھول سارے غائب تھے آنکھیں لال تھیں غصہ سے یا آنسوؤں سے وہ جان نہیں سکا۔ایک گال پ لگی ہلدی خشک ہو چکی تھی۔

آپی"،وہ روتا ہوا آرام سے آگے آیا۔افسوس سے اسکی گردن جھک گئی آنسو اب جیل کے فرش پر گرنے لگے۔

مجھے معاف کر دیجیے گا۔۔۔میں نے آپ کے ساتھ غلط کر دیا مگر۔۔ مگر میں نے کچھ بھی" جان بوجھ کر نہیں کیا"، وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ نظریں ملانے کی ہمت اس میں نہ تھی ۔زباب کا چہرہ ویسا ہی تھا ایک دم جذبات سے پاک سوچ میں ڈوبا۔

سب کچھ ایک غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا ہے میں کبھی آپ کے ساتھ ایسا نہ کرتا۔۔۔"، ہچکی" لیتے ہوئے کہا اور اپنے آنسو پونچھ کر وہ ایک دم آگے آیا۔"میں وعدہ کرتا ہوں میں سب "ٹھیک کر دون۔۔۔

تم نے یہ سب بابا کی پراپرٹی کی خاطر کیا ہے نا؟"، زباب کی آواز بھی بلکل ویسی تھی کسی" بھی تاثر سے پاک مردہ مردہ سی۔یوشع پریشان ہو گیا، اسے اپنی بہن کی بدگمانی نہیں چاہیئے تھی۔

تمہیں پتہ چل گیا تھا کے تم جیسے ہی اٹھارہ کے ہو گے سب تمہارے نام ہو جایے گا"، وہ" ایک قدم آگے بڑھی اور اپنی لال آنکھیں یوشع کی سوجی آنکھوں میں گاڑیں۔

سب پیسوں کے لییے کیا ہے نا؟"، چبا چبا کر کہا غصہ سے اب اسکے کان بھی لال ہو رہے" تھے۔یوشع ڈر رہا تھا لیکن وہ نہیں ہٹے گا، اسکی بہن کا غصہ جائز تھا۔

آپی آپ۔۔۔"،اس نے سلاخوں کو تھام کر آگے ہونا چاہا مگر اسی وقت زباب نے اسکا" ایک بازو کھینچ کر اسکو سلاخوں کے درمیان میں یوں پھنسادیا کے اگر یوشع تھوڑا بھی ہلتا تو بازو مزید پھنس جاتا۔

سب پیسوں کے لیے کیا ہے نا؟"، غصہ سے کہتی وہ اب اسکا بازو مڑوڑ رہی تھی۔یوشع" اسکو رکنے کی منت میں لگا تھا۔

آپی چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے،"کراہتے ہوئے اس نے کہا۔آنکھو سے پانی نکل کر دانو پر بہہ رہا تھا

اور اس درد کا کہا جو مجھے یہاں رہ کر ہو رہا ہے ہاں"، جھٹکے سے اس نے یوشع کا بازو آزاد" "کیا۔وہ لال ہو چکا تھا جیل کی سلاخوں کا واضح نشان بھی تھا۔

یاد ہے تم بچپن سے ہی چھپنے میں انتہائی نالائق تھے۔۔۔ہمیشہ سب سے پہلے پکڑے" جاتے تھے آج کیسے سوچ لیا کے بچ جاؤ گے'،یوشع اپنے بازو کو پکڑے نیچے بیٹھتا گیا،وہ اگر نشان پر ہاتھ بھی رکھتا تو درد کی لہر پورے جسم میں دوڑتی۔زباب پنجوں کے بل جھکی۔

تم نے یہاں آکر اچھا نہیں کیا میرے زخم تمہیں دیکھ دوبارہ تازہ ہو گئے ہیں۔۔۔ تم کہہ رہو مجھے نکالو گے ٹھیک ہے نکال دینا مگر۔۔۔(سرگوشی کی)اسکے بعد اپنے کفن دفن کا انتظام بھی کر لینا کیونکہ اب۔۔زباب تمہیں۔۔۔ نہیں چھوڑے۔۔۔گی"، ٹھہر ٹھہر کر کہتی وہ اٹھی اور اسے سرخ انگارہ نظروں سے دیکھا" قاتلہ کا لقب تو لگ چکا ہے اب کیوں نا اس لقب کی لاج بھی رکھ لی جائے"۔

جہاں سے اٹھی تھی دوبارہ وہی جا کر بیٹھ گئی۔اس سب ہونے کے باوجود بھی جو ایک چیز کا اسے دکھ تھا وہ یہ کے اسکی بہن اس سے بدگمان ہو چکی تھی۔اپنے زخموں کی اسے پرواہ نہی تھی وہ بچپن سے زباب کے ہاتھوں یوں ہی مار کھانے کا عادی تھا اسے صرف پرواہ اپنی بہن کی تھی۔۔وہ اسکا واحد رشتہ تھی،وہ گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بارش کہ پھوارا ابھی بھی ہو رہی تھی۔بند کھڑکیوں اور دروازہ سے ٹکراتی وہ ایک الگ ہی آواز پیدا کر رہی تھی۔اگر آنکھیں بند کر کے سنی جائے تو انسان سکون محسوس کر رہے گا لیکن لگتا تھا دمحرام ہمایوں سے یہ سکون کچھ زیادہ ہی ناراض ہے۔بمشکل پانچ منٹ ہی

ہوئے ہو گئے اسکو آنکھیں موندے بارش کی آواز کو سنتے (جبکہ اُسے بارش کچھ خاص پسند بھی نہ تھی) جب ساتھ والی طرف کا دروازہ کھلا اور ایک ویران چہرہ لیے یوشع منیر اندر آیا ۔اسکے گھنگرالے بال بھیگ کر ماتھے کے ساتھ چپکے تھے اور آنکھیں پوری کی پوری کھلیں تھی۔

وہ جس چہرہ کے ساتھ گیا تھا اسکے ساتھ واپس نہیں آیا تھا۔

جاتے وقت وہ پرامید اور خوف زدہ تھا، آتے وقت وہ سہما ہوا خیالات میں کھویا کوئی پچنی لگتا تھا۔

محرام نے اسے گہری نظروں سے دیکھا، "اتنی جلدی مل بھی لیا بہن سے" مگر اس نے کریدا نہیں۔بھائی جواب تو وہ اکڑ و دیتا نہیں تھا۔

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔بارش سے لڑتے انکی گاڑی سڑک پر چل رہی تھی۔اندر گہری خاموشی تھی اور ہوتی بھی کیا، اسکے ولا آتے ساتھ ہی محرام کی شادی ہو گئی تھی وہ زیادہ یوشع سے مل جل ہی نہیں پائی۔

کھڑکی سے سر جوڑے وہ کانوں میں ائیر پوڈز لگا کر گانے سننے کی تیاری میں تھی جب ساتھ بیٹھے شخص کی آواز آئی۔

میں نے انھیں کھو دیا"، وہ سہما ہوا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔پیاری پیاری آنکھیں ابھی" بھی ڈر کے مارے کھلیں تھیں، کسی کو کھو دینے کا ڈر۔ قمیض کے کف کھلے تھے اور اسی وقت محر کی نظریں قمیض کے پیچھے چھپے اسکے ہلکے سے نظر آتے بازو پر گئی۔

میں نے اپنے واحد رشتے کو بھی کھو دیا"، اسکی آواز ہلکی ہو کر ہچکی میں بدل گئی جبکہ محرام" وہ سن ہی نہیں رہی تھی اسکی نظریں تو یوشع کے بازو پر تھیں جہاں صاف نیل موجود تھا یوں جیسے بازو کسی چیز کے درمیان میں پھنسا کر دباؤ ڈالا ہو۔"کیا وہ اس سے پوچھے اس بارے میں؟"، غور سے لڑکے کا چہرہ ٹٹولہ

یہ پہلے بھی تھا کیا؟، محرام نے تفتیش سے سوچا۔

کیا یہ زباب۔۔"، نہیں نہیں اب وہ جلاد تھوڑی ہے۔خود ہی سے سوال پوچھتے خود ہی " جواب دے دیا۔ظاہر ہے ساتھ والے کو محرام کی اردو کہاں سمجھ آتی تھی ورنہ وہ اسے جواب ضرور دیتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب انکی گاڑی محرام کے اپارٹمنٹ کے سامنے رکی تب تک وہاں بارش کچھ آہستہ ہو چکی ی تھی برس ابھی بھی رہی تھی مگر اب دس سیکینڈ میں کسی انسان کو پورا نہلا نہیں سکتی تھی۔

اپنی طرف کا دروازہ کھولتے وہ اتر گئی۔ کوئی بات کوئی دلاسہ کچھ نہیں دیا اپنے چھوٹے بھائی کو۔

ویسے بھی زباب کے بے مروت بھائی کو وہ کیا بولتی۔ بارش سے بچنے کی خاطر وہ ہتھیلی کا چھاتا بنائے آگے بڑھی (جیسے یہ تو اسے بچا ہی لے گا) مگر یوشع کی آواز نے اسے روک دیا۔

آپی، کیا میں آپ کے ساتھ رک سکتا ہوں"، اپنی طرف کے کھلے دروازے سے نکلے وہ" باہر کھڑا پوچھ رہا تھا۔ محرام نے اسے الجھ کر دیکھا اور تھوڑا غصہ سے بھی، دل تو کیا شہزادہ صاحب کو اگنور کر دے مگر جیسے وہ محرام کو آپی بلاتا تھا وہ اسکی کمزوری بنتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

فکر نہ کریں میں تنگ نہیں کرونگا"، آرام سے حل پش کیا، ذرا جو لہجے میں گھبراہٹ ہو۔"

محرام کچھ دیر تک سوچتی رہی کے اگر وہ رکا تو سب سے اہم بات۔

سوئے گا کہاں"، ولا والے تو آج رات وہی قیام کرنے کے موڈ میں تھے تو وہ مہر نساء کے "

کمرے میں سو سکتا تھا۔

بارش میں کھڑے وہ اس لڑکے کو دیکھتی گئی۔ اسے تھوڑا ترس آیا اس پر اور پھر اسی

خدمتِ خلق کے جذبہ میں آکر اس نے

ٹھیک ہے"، کہہ دیا۔ وہ تو جیسے مکمل تیاری کے ساتھ آیا تھا۔ "

ڈکی کی طرف بڑھا وہاں سے ایک سکول بیگ نکالا، کندھوں پر ڈالا اور محرام کے پاس سے

ہوتا وہ آگے نکل گیا

آجائیں"، اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ محرام تلملا اٹھی میرے ہی گھر میں مجھے ہی آنے کا"

بول رہا ہے۔

ایک تو اسے ویسے بھی مہمانوں سے کوفت ہوتی تھی اوپر سے یہ زبردستی کا مہمان وہ بھی

کون؟ زباب عروج کا سگا بھائی۔

www.novelsclubb.com

" اللہ جی اب بس سب آپکے سہارے ہے "

دعا کرتی وہ اندر چلی گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

زباب عروج کی گرفتاری کی اگلی صبح

اسلام آباد ویسا ہی تھا اور جون کی گرمی بھی ویسی ہی تھی۔ حبس سے بھرپور گھٹن زدہ۔۔۔ اس قدر گھٹن کے انسان کو خود سے ہی بیزاری ہونے لگتی تھی۔ حالانکہ کل رات بارش بھی ہوئی تھی مگر نجانے اسکا اثر کس کونے میں چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماربل والے اپارٹمنٹ کے مین دروازے کے اوپر لگی گھڑی، صبح کے دس بج کر دس بتا رہی تھی۔ مگر یہ وقت تو کب سے تبدیل ہو رہا تھا، آگے جا رہا تھا اور وہ پیچھے رہ رہے تھے انکا ہر ایک سیکینڈ قیمتی تھا۔

اپارٹمنٹ میں موجود وہ واحد دو نفوس تھے جو اس وقت اوپن کچن میں موجود تھے۔ ایک وہ سیاہ بالوں والی لڑکی جو چھولے کے سامنے کڑھی ناشتہ تیار کر رہی تھی اور دوسرا وہ گنگھرالے بالوں والا لڑکا جو سامنے سٹول پر اداس سا بیٹھا تھا۔ لڑکی نے سفید ڈھیلا ڈھالا بغیر استری شدہ کرتا ٹراوٗزر پہن رکھا تھا۔ سیاہ بال ڈھیلے جوڑے میں بند تھے جس سے موٹی موٹی سیاہ آوارہ لٹیں نکل رہی تھیں۔ لگتا ہی نہیں تھا جو را ابھی پانچ منٹ پہلے بنایا ہے (نکمی کو بال تک سنبھالنے نہیں آتے تھے)۔

سامنے بیٹھے لڑکے کی حالت اس سے بہت مختلف تھی۔ وہ کرسی پر پاؤں اوپر کیے کچھ یوں بیٹھا تھا کے ٹانگیں سینے سے لگیں تھیں اور چہرہ ہونٹوں تک ٹانگوں کے پیچھے چھپا تھا۔ مردہ سی سوجی آنکھیں سامنے شیلف پر ٹکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

لڑکے کی آنکھیں روئی روئی سی لگتی تھیں (چہرہ جو گلو کر رہا تھا)،اسکے گہرے بھورے بال بکھرے ہوئے تھے جیسے کنگی نہ کیے ہوں اور سفید گالوں پر موجود پمپلز کچھ زیادہ ہی نمایاں تھے۔

سامنے کڑھی میز بان باورچن اپنے زبردستی کے مہمان کو وقفہ وقفہ سے تفتیش اور شکی نظروں سے دیکھ لیتی تھے۔

ان دونوں کی بلکل یہ مثال تھی؛

same people. . just written in different fonts

(ایک جیسے لوگ صرف جس طرز سے لکھے گئے تھے وہ مختلف تھا)

www.novelsclubb.com

محرام اور یوشع دونوں صبح ساڑھے آٹھ بجے سے اس کچن میں یونہی موجود تھے۔تب سے لے کے اب تک یوشع اسے ساری کہانی سے آگاہ کر چکا تھا کے کیسے جگن نے اسے استعمال کیا، کیسے اسے بیوقوف بنا کر بازی جیت گئی، کیسے وہ ایک نمبر کا برا بھائی ہے اور بھی بہت سے ایسے بھاری بھاری دیوداس ٹائپ کے ڈائلاگ۔

ایک طرف محرام سنک کے سامنے کڑھی کل رات کے گندے برتن مانج رہی تھی اور دوسری طرف یوشع شیلف کے پیچھے بیٹھے اپنی روداِدِ غم سنا رہا تھا۔ کہیں اگر اسے خود پر ہونے والے ظلم کچھ زیادہ یاد آنے لگتے تو رونے لگ جاتا۔ محرام بغیر پیچھے مڑے خاموشی سے انگلی کی مدد سے ٹشو باکس کی طرف اشارہ کر دیتی۔

پھر بولتے بولتے اگر اسے جگن پر زیادہ غصہ آجاتا تو جوش میں زور سے شیلف پر ہاتھ مار دیتا ۔مضبوط شلف تو بچ جاتا مگر اس دیو داس کا مومی ہاتھ وہ درد کی شدت نہ سہہ پاتا اور بیچارہ لال ہو جاتا۔ اسی آثنا میں وہ چالیس ٹشو اور تین شیشے کے گلاس ضائع کر چکا تھا۔

جب وہ رو رو کر اور دہائی دے دے کر تھک گیا تو اسنے ناشتہ کی فرمائش کی اور ناشتہ میں صاحب بہادر کو چاہیئے کیا تھا انڈہ پراٹھا اور چائے۔ (محرام سات جنموں میں بھی یہ سب بنانا نہ سیکھ پائے کیونکہ ابھی ہماری باورچن صرف بریڈ جلانے اور انڈے کچے رکنے میں ماہقارت حاصل کر رہی تھیں، مہمان کی خواہش پر انھیں ایک ننھا منہ پینک آٹیک آتے آتے بچا تھا)۔ مگر کیا کرتی مجبور تھی! سامنے بیٹھا مہمان انھیں آپی مانتا تھا اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی آپی کے لفظ پر پسھل جاتی تھیں۔

محرام نے ہمت کرتے فریزر کا دروازہ کھولا تو وہاں صد شکر کے کچے فریزڈ تیار شدہ پراٹھے پیکٹ میں موجود تھیں۔ پر جوش ہوتے اسنے پیکٹ نکالا تو دیکھا پیکٹ میں صرف ایک ہی بچا تھا، چلو ایک ہی ٹھیک ہے صرف یوشع نے ہی تو کھانا ہے۔

اس سب کو تقریباً کوئی پندرہ منٹ ہو چکے تھے مگر چمٹا اسکا ساتھ نہیں دے رہا تھا اس سے پراٹھا پلٹایا ہی نہیں جا رہا تھا (یہ تو اتنا آسان نظر آتا تھا ہو کیوں نہیں رہا عجیب)، آخر کار مزید دو منٹ کی محنت مشقت کے بعد اسنے بالآخر پراٹھا پلٹ ہی لیا مگر پراٹھے کی شکل دیکھتے ہی اسکی سرای خوشی نچڑ گئی۔ پراٹھا پوری طرح سے جل چکا تھا۔

پاکستانی gordon ramsay

(یو کے کا مایا ناز شیف جو اپنی ماہر کو کنگ اور سخت کرٹک ریویز دینے کی وجہ سے مشہور ہے) نے ایک سہمی ہوئی نظر اپنے مہمان پر ڈالی جو فلحال غم میں مشغول تھا۔ محرنے موقع دیکھتے جلدی سے پراٹھا توے پر سے اتار لیا (تھا بھی ایک اور وہ بھی ضائع کر دیا براوو محر براوو محر)، پراٹھے کو ہاٹ پاٹ میں موجود کپڑے میں رکھتی ابھی وہ چائے

kettleکی

کی طرف مڑی ہی تھی جب اسے یوشع کی پتلی مگر دل دہلا دینے والی چیخ نے روک دیا۔

محرام دل پر ہاتھ رکھتے مڑی، وہ جو تھوڑی دیر پہلے دیوداس بنا بیٹھا تھا اب پھپے کٹنی عورتوں کی طرح دونوں ہاتھ قمر پر جمائے کڑھا تھا۔

" یہ کیا کیا ہے آپ نے ؟"، محرام سے سوال کیا۔

" ک۔ کیا کیا ہے میں نے ؟"، نا سمجھی سے پوچھا۔ یوشع نے غصہ سے ہاٹ پاٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں تیل میں لپٹا پراٹھا کپڑے کے اندر پڑا تھا۔

" پراٹھا وہ بھی اتنا چکنا اسے کون رکھتا ہے کپڑے میں (دو انگلیوں سے اسنے تہہ لگے کپڑے کو کھولا) اگر اس میں گھی یا تیل کی مقدار کم ہے تو اسے کپڑے کے بغیر ہاٹ پاٹ میں رکھ دیتے ہیں لیکن اگر وہ زیادہ تیل میں۔ ڈوبا ہے تو اسے پہلی۔۔ (اسکے الفاظ بیچ میں ہی رک گئے انگلی میں پراٹھا اٹھا کر اسنے ابھی مورا ہی تھا جب اس بھورے پراٹھے پر بنے سیاہ بڑے بڑے جلے ہوئے پ نقش و نگار پر اسکی نظر پڑی) محرام کو تھوڑی بہت

www.novelsclubb.com

شرمندگی ہوئی، جو یوشع نے اچھی طرح محسوس کرلی تھی۔۔"خیر۔۔کوئی نہیں۔۔بس آپ اس پراٹھے کو پلیٹ میں رکھ کر مجھے دے دیں تو میں کام چلالونگا"، کہا اسنے محرام سے تھا رکھا اسنے خود ہی پلیٹ میں لیا تھا۔

محرام کو مزید شرمندگی ہوئی، ایک بچہ اس سے زیادہ جانتا تھا۔چائے کو کپ میں نکالتی اسنے بہت دھیان سے یوشع منیر کے سامنے کپ رکھا۔اب اسکے اپنے ناشتے کا ٹائم تھا۔ خوشی خوشی وہ الماری تک گئی اور وہاں سے وافل میکر نکالا۔اسکو ایک مرتبہ صاف کیا اور ابھی سوئچ میں لگایا ہی تھا جب۔

"یہ کیا!!"، یوشع کی چیخ پر وہ ایک مرتبہ دوبارہ اچھلی۔وہ دوبارہ اسی سٹائل میں کھڑا محرام کو دکھ سے دیکھ رہا تھا۔

(اب کیا ہو گیا)

"کیا ہوا؟"، معصومیت سے سوال کیا

www.novelsclubb.com

"میں ایسے کیسے کھالوں۔۔مجھے انڈہ بھی بنا کر دیں نا"،اس وقت۔۔۔صبح کے دس بج کر تینتیس منٹ پر محرام ہمایوں نے خود سے بس ایک ہی سوال کیا تھا'وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جب میں نے اس شہزادہ سلیم کو گھر آنے دیا؟'۔

اس بن بلائے مہمان نے کہا تھا وہ اسے بلکل تنگ نہیں کرے گا مگر کل رات جب سے وہ آیا تھا محرام کی ناک میں دم کرر کھا تھا۔پہلے تو آتے ساتھ اسے کمرہ پسند نہیں آیا

"پلنگ بہت سخت ہے"

"یہاں تو روشنی بھی نہیں۔ٹسک!"

"آرے لائٹ کیوں بند کر رہیں ہیں"

اور آخر میں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے فلیس لادے میں اسکے بغیر نہیں سو سکتا"،ضرور کیوں نہیں تم تو ایک عجیب انسان ہو جو شدید گرمی میں بھی پنکھا آہستہ کر کے فلیس سر تک اوڑھے سوتا ہے تاکے اسکا مافوق الفطرت دماغ غیر انسانی درجہ حرارت پر صحیح طور پر کام کر سکے۔

" مجھے فرائے نہیں آتا۔۔املیٹ بنا کر دے سکتی ہوں"، محرام نے آہستہ سے کہا آخر کو وہ چھوٹا بھائی تھا۔

" وہیں بنادے،اب تو بس میں ناشتہ کے ساتھ گزارا ہی کر رہا ہوں۔۔۔میری طبیعت ٹھیک ہوتی تو خود کے لیے کچھ اچھا سا خود ہی بنالیتا"، معصومیت بھری بیزاری سے کہا مگر گھر کی مالکن کو یہ معصومیت بلکل نہیں بھائی تھی۔ محرام تو محرام کچن کی کھڑکی پر موجود چڑیا جو کب سے اپنے چڑے کو پکار رہی تھی وہ بھی اس بار وچن کی ایک بچے کے ہاتھوں ہوتی بیزتی سن کر اپنے چڑے کو بھول کر وہیں جم گئی۔

(بہن سیر ہے تو بھائی سوا سیر)

" جی۔۔۔اچھا!"، دانت پر دانت جماتے محرام نے کہا اور فرج میں سے انڈہ نکال کر فرج کا دروازہ پوری قوت سے مارا، اسی زور سے ٹھا کر کے فرائنگ پین چھولے پر رکھا اور پھر نہایت ہی نزاکت کے ساتھ فارک کی مدد سے انڈے کو توڑا۔ مگر یہ نزاکت کچھ ہی دیر کے لیئے تھی کیونکہ اگلے ہی لمحے اس نے دو چمچ لال مرچ کی بڑھ بڑھ کر انڈے میں

www.novelsclubb.com

ڈالیں پھر آدھی چمچ نمک کی ڈالی اور یوں پینٹھا کے آواز سن کو وہ بیچاری چڑیا بھی ڈر گئی (گزارا کر رہا ہے نا! اب کرے گزارا اس انڈے کے ساتھ بیک گراؤنڈ میں بس ایک شیطانی قہقہہ کی کمی تھی)۔

چولہے کے نیچے آگے لگاتے اس نے نہایت زور سے بغیر تیل والے فرائنگ پین میں انڈہ پٹاخ کر کے انڈیلا۔ کچھ چھینٹے اس پر آئیں اور کچھ یوشع پر گریں۔ بغیر تیل کی وجہ سے انڈہ فرائنگ پین پر چپک کر رہ گیا۔

یہ کیا کر دیا؟"، مہمان نے میز بان سے کہا۔ "

جواب جلدی جلدی فارک ہی کی مدد سے انڈہ کھرچنے لگی جو کے اترنے کے بجائے مزید بکھر رہا تھا۔

نو! نو! نو!"، وہ پینک کر رہی تھی، دانی اسے جان سے مار دے گی فرائنگ پین کی حالت "دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com

ایسے نہیں"، یوشع نے اسے سائڈ پر ہٹایا اور جگاڑ لگاتے ہوئے اسنے فرائنگ پین ایک طرف کرتے ہوئے اس میں تیل ڈالنا شروع کر دیا۔

مسلسل تین منٹ کی ان تھک محنت کے بعد اسکے نصیب میں جو آیا تھا وہ آدھا جلا اور بے تحاشہ تیز مرچوں والا انڈہ تھا۔ فرائنگ پین کی طرف ہم نہیں جاتے وہ جب مہر نساء خاور محرام ہمایوں کو جان سے مارے گی تب ہم اس معاملے پر بھی روشنی ڈال دے گے۔

"اتنی محنت کی تھی اس نے" اپنا ناشتہ چھورتے وہ تھکے تھکے انداز میں اوپن کچن سے باہر نکلی اور یوشع کے ساتھ موجود دوسرے خالی سٹول پر ڈھے گئی۔ ساتھ بیٹھے لڑکے پر پتہ نہیں کیوں اسے ترس آرہا تھا، ایک توکل ہی اا کی بہن کو اس نے مطلب کے جگن نے جیل میں ڈالا تھا اور آج وہ اسکے ہاتھ کا بنا ہوا بدزائقہ کھانا کھا رہا تھا۔

"ک۔ کیسا ہے؟"، محرام نے بہت دیر بعد جھجھکتے ہوئے سوال کیا، جانتی تو تھی کیسا ہے مگر پھر بھی ہمت جمع کر کے پوچھ ہی لیا

"کچھ خاص برا نہیں۔۔بس اسپگول کھالونگا اسکے بعد تو ہضم ہو جائے گا" اسکے کہنے پر محرام۔بے اختیار ہنس دی

"پتہ ہے میں آپی کے ساتھ ایسے مواقعے کے لیے بہت ترسا ہوں مگر۔۔" اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"میں تمہاری مدد کرونگی،میں زباب کو نکالنے کی کوشش کرونگی"،وہ وعدے نہیں کرتی تھی اور دوسرے کے کام تو بلکل بھی نہیں آتی تھی مگر پتہ نہیں کیوں اس بچے میں اسے اپنا آپ نظر آتا تھا۔

"واقعی۔۔۔" اس نے جوش سے کہا۔جوابا محرام نے ہلکا سا مسکرا کر اسکی تائید کی۔

یوشع کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں پھر اسی خوشی میں آج یوشع منیر کے ہاتھ کے بنے وافلز کھائیں"،اپنے ناشتے کو دور دکھیلتے وہ فرج کی جانب بڑھا۔

انڈہ اور دودھ نکالتے ہوئے بھی وہ مسلسل بول رہا تھا اپنی اور زباب کی کہانیاں سنانے کے علاوہ شاہد ہی اسکا کوئی اور کام تھا۔

محر مسکرا کر بس اسکی باتیں سن رہی تھی جب پیچھے صوفے پر موجود اسکا فون بجنے لگا، شاہد کوئی نوٹیفکیشن آئی تھی۔

یوشع ابھی بھی پس منظر میں بول رہا تھا۔ محرام نے اپنا فون ان لاک کرتے ہوئے مسیج پڑھا ۔قرۃ العین کے ڈاکٹر کا مسیج تھا کے آج گیارہ بجے انکی اپائنٹمنٹ ہے۔ محر نے قرۃ العین کو اطلاع دینے کے لیے کال لسٹ کھولی جب اسکے کان اچانک ہی یوشع کی باتوں پر رک گئے کان ہی کیا اسکا پورا جسم وہی جم گیا۔

" اب ایک بار سب ٹھیک ہو جائے نا آپیا،۔آپ آسٹریلیا مت جایئے گا دوبارہ یہی ہمارے ساتھ رہنا۔۔آپ دوبارہ شادی بھی کر لینا۔۔۔ویسے بھی آپکی اور احمد بھائی کی بنتی بھی تو بہت ہے۔۔"اس سے پہلے کے وہ آگے کچھ بولتے محرام نے غصہ سے اسکی بات کاٹی

www.novelsclubb.com

" بس !"، محرام کی آواز پر انڈہ اسکے ہاتھ سے پسلھتا پسلھتا بچا۔لاؤنج میں سناٹا سا چھا گیا "

سوچ سمجھ کر بولا کرو"، سیاہ آنکھوں میں بے تحاشہ غصہ تھا۔ وہ آنکھیں وارن کر رہی " تھیں کے منہ بند کر کے رکھو۔ یوشع نے معصومیت بھری حیرت سے اسے دیکھا۔ جو اسے ڈانٹ کر غصہ سے کمرے کے اندر جا چکی تھی۔

ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے میں تو بس کہنے والا تھا جس دن احمد بھائی کی شادی ہو گی اس " دن ہی ہم آپکی بھی کر دے گیں"، اگنور کرتے اسنے کندھے اچکائے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

www.novelsclubb.com

انٹرویو کے بند دروازے کے باہر ایک واحد وہ تھی جو پر سکون بیٹھی تھی۔ اسکے ساتھ بیٹھی اسٹریلین لڑکی اپنے سیاہ نیل پالش والے ناخن آدھے کتر چکی تھی اور اسکے سامنے بیٹھا سیاہ

فام وہ مسلسل اپنے ساتھ لائے گئے پروٹفولیو پر نظریں دوڑا رہا تھا(بھائی ایک انٹرویو ہی ہے کون سا سول سروسز کا امتحان ہے)اسنے آنکھیں گھماتے ہوئے سوچھا۔

اپنے پچھلے دنوں میں ڈوبتے کیئریئر کو دیکھتے ہوئے اسنے وقتی طور پر فری لانسنگ کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا۔اسی وجہ سے ابھی وہ ایک ماڈلنگ سٹڈوڈیو کے مصنوعی پودوں سے مزین کردہ ویٹنگ روم میں بیٹھی تھی۔تھوڑی سی دور انٹرویو کا کمرہ تھا جہاں ابھی ابھی انھیں میں سے ایک پارٹسپنٹ اٹھ کر گیا تھا۔

لمبی میرون رنگ کی ٹخنوں سے اوپر آتی فراک کے ساتھ اسنے اپنی وہی نیوڈ بلاک ہیلز پہن رکھیں تھیں۔فراک پر اوپر سے نیچے تک درمیان میں بٹن لگے تھے اور اسکے بازو چھوٹے اور پھولے ہونے کے باعث اسکے سفید سوکھے بازو نمایا کر رہے تھے۔بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں باندھے ان پر لال رنگ کا سکرنچی لپیٹ رکھا تھا۔

وہ آرام سے بیٹھی کبھی ساتھ بیٹھی آدھی مرتی ہوئی لڑکی کو دیکھتی،پھر نظریں ہٹا کر سامنے بیٹھے سیاہ فام کو اور پھر ریسپشن ڈیسک پر بیٹھی اپنے لیپ ٹاپ پر سولیٹئر

Solitaire

کھیلتی ریسیپشنسٹ کو۔سارے ماحول سے اسنے ایک بات اخذ کی تھی اور وہ یہ کے

محرام ہمایوں تم اپنے سٹڈوڈیو کا ماحول کبھی ایسا نہیں رکھو گی اور خاص کر کے انٹرئیر تو "

"ایسا بلکل بھی نہیں

آرام سے اس بڑے مصنوعی گملے کے پاس بیٹھے اسے اچانک ہی اپنے فون کی تھرتھراہٹ محسوس ہوئی۔اسکا لمبا ہینڈ بیگ تقریباً کرسی سے نیچے لٹک رہا تھا جب اسنے اسے کھولتے ہوئے اپنا فون نکالا۔

آنا بے"کالنگ "

www.novelsclubb.com

حیرت سے اسنے بھونیں سکیڑی اور سبز بٹن کو دباتے کان سے فون لگایا۔

ہیلو"،اسٹریلین لب و لہجے میں کہا۔ "

وعلیکم السلام !"، آنابے کے بے لچک جواب پر اسنے زبان دانتوں تلے دی اور بغیر آواز "نکالے ہونٹوں کو "سوری" بولنے والے انداز میں کیا

کہاں ہو؟"، بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا۔ محرام کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا (شادی والے "واقعے کو تین ہفتے ہو چکے تھے)

" میں ۔۔۔۔ میں گھر پر نہیں ہوں آنٹی دراصل ایک انٹرویو دی ۔۔ "

فجر کہاں ہے ؟"، اسکی بات تیزی سے کاٹتی انھوں نے کہا۔ لہجے کی ہمدردگی اور انسیت "آج غائب تھا وہاں افراتفری کے پیچھے غصہ چھپا تھا۔

www.novelsclubb.com

محرام کچھ دیر کے لیئے خاموش ہو گئی، جواب تھا ہی اتنا غیر متواقع, مجھے نہیں پتہ آنٹی ! مجھے کیسے پتہ ہو گا! گھر پر ہی ہو گا شاہد, آخری لفظ اسنے آہستہ سے کہے۔ اپنے جواب پر وہ یقین سے کہہ سکتی تھی آنابے کا منہ خفت اور اسکی لاپرواہی پر لال ہو گیا ہو گا۔

تم اسکی بیوی نہیں ہو؟ پچھلے تین دن سے اسکا فون بند جارہا ہے،اور تمہیں کچھ ہوش ' نہیں"ایک لحظے کے لیئے محرام کو انکی بات کی تک سمجھ نہیں آئی وہ اس سے کس بات کے لیئے لڑ رہی تھی،"آج تک محرام بیٹے آپکی جاب کے بارے میں میں نے کچھ نہیں کہا لیکن " آپ اتنی لاپرواہ ہیں کے آپکو معلوم ہی نہیں فجر کہاں ہوتا ہے؟

(وہ گھر میں بھی ہوتا ہے تب کہاں مجھے کچھ پتہ ہوتا ہے)اسنے دل میں سوچا،دوسری طرف آنا بے کا بے لچک لہجہ ویسا ہی تھا ہاں اب وہ بے سکونی اور افراتفری نہیں تھی شاہد وہ جلدی اسی لیئے کر رہی تھیں کے جو تین چار بھاری ڈائلا گز انھوں نے یاد کیے تھیں وہ وہ بول کے اور فوراً سے مدعے پر آئیں۔

اسی دوران انٹرویو والے کمرے کا دروازہ کھلا اور اندر جانے والا پارٹسپینٹ باہر نکلا، محرام (نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا)

آپنے اسے کال کی، کچھ پوچھا، مجھے لگا آپکو پتہ ہو گا"لیکن اندھیرا وہاں بھی تھا,مایوسکن "
لہجہ، جیسے عموماً ساسوں کا ہوتا ہے

انکی بات سن کر محرام نے ایسا چہرہ بنایا جیسے کہہ رہی ہو "آپکا بیٹا کونسا مجھے کچھ بتاتا ہے پورا
" یقین ہے مجھے میرا نمبر بھی بلیک لسٹ میں ڈالا ہو گا

محرم ہامایوں"، نہایت بے ہودہ طرح سے اسکا نام پکارتی ریسیپشنسٹ نے کہا۔ '

" your turn"

،دو انگلیوں سے دروازے کی طرف اشارہ کیا تو وہ فون کو کندھے اور گال کے درمیان لگاتی اپناپروٹفولیو سنبھالتی اٹھ کرڑھی ہوئی۔دوسری طرف وہ عورت ابھی بھی آرام سے بولتی اسکی عزت افزائی کر رہی تھیں جب اسنے انھیں خود روکا

آنٹی میری باری آگئی ہے میں آپکو بعد میں کال کرلوں"، آنابے کی زبان کو ایک دم ہی " بریک لگی کس قدر تابعدار تھی وہ بے عزتی کے درمیان میں بھی تمیز سے ٹوکا اور کہا میں دوبارہ سننے کے لیے آؤنگی۔

اسکی بات کا جواب دیے بغیر انھوں نے ٹھک سے فون کاٹ دیا۔ محر نے حیران ہوتے ہوئے فون کو دیکھا اور پھر سر جھٹکتے اپنی باری کے لیئے چلی گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

دوپہر کے پونے بارہ ہو رہے تھے۔ وہ مہرنساء خاور کے ہاسپٹل میں موجود تھی۔ فارمسی سے دوائیاں لیتی وہ اپنی ماں کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ گیارہ بجے کی اپائنٹمنٹ پر وہ دس منٹ لیٹ پہنچے تھے۔ اسکی ٹائم کی پابند ماں کو یہ بات کچھ راس نہ آئی مگر انھوں نے کچھ کہا نہیں۔ انکی ہر حرکت پر اسے یہ یقین ہو چکا تھا کے قومہ نے اسکی ماں کی یاداشت بھلا دی ہے۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر کے بقول اب اسکی ماں کو ویل چیئر کی کوئی ضرورت نہیں وہ بیسا کھیوں کے سہارے پر بھی چل سکتی تھیں۔ بس انھیں سفر کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر کی

پرسکرائب شدہ دوائیاں خریدتی وہ اپنی ماں کے کمرے کے بلکل قریب آگئی تھی۔

دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے اندر سے آنے والی آوازوں نے اسے روک دیا۔

اس آواز کو وہ پہنچاتی تھی۔۔۔اسکے سب سے برے خوابوں میں یہ آواز ضرور ہوتی تھی

۔

ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوئی۔کمرے میں موجود دونوں لوگوں نے نظریں گھما کر دروازے کی طرف دیکھا۔

جو بول رہا تھا اسکا منہ کھلا تھا اور جو سن رہی تھی وہ جبرا مسکرا رہیں تھیں۔

ایک منٹ آنٹی۔۔۔۔ محرام بھی آپکے ساتھ آئی ہے"، فجر نے حیران ہوتے ہوئے " عین سے پوچھا۔لیکن اسکی حیرت میں طنز چھپا تھا۔دروازے پر کڑھی محرام ابھی بھی اسی حالت میں جمی تھی۔دنیا اتنی چھوٹی تو نہیں کے محرام ہمایوں ایک ہی ہفتے میں دو بار فجر عدیل سے ٹکرائی ہے۔

میری کل ملاقات ہوئی تھی اس سے، شوٹ پر"، آہستہ سے دروازہ بند کرتے وہ عین " کی جانب آئی، "لیکن اس

www.novelsclubb.com

بے مروت لڑکی نے بتایا نہیں about your condition

،اگر یہ بتاتی تو میں پہلے ہی ملنے آجاتا"، مصنوعی ندامت سے کہتے ہوئے اسنے نظریں جھکالی

۔محرام کابس نہیں چل رہا تھا اسے اٹھا کر کڑکھی سے باہر پھینک دے۔اسے بے اختیار

ابھی شادی کے دن جاد آئے۔

ایک تم اور تمہارا بورنگ خاندان"، فجر کو اسکی فیملی سے چڑ تھی اور یہ ناپسندیدگی ")

ایک بار نہیں کئی مرتبہ ظاہر ہوتی تھی۔یہی ایک وجہ تھی کے محرام اپنی شادی کے دو

(سالوں میں ایک بار بھی پاکستان نہیں آئی تھی کیونکہ اسکے شوہر کو یہ سب نہیں پسند تھا

عین کے پاس پڑی انکی رپورٹ اٹھاتے اسنے انکی دوائیاں سنبھالی۔

عدیل شمس کیسے ہیں؟"،اسکی ماں نے بےپے تلے لہجے میں فجر سے پوچھا،"دودن پہلے "

مجھے کال آئی تھی اسکی،۔۔میری طبیعت کا پوچھ رہے تھے"،فجر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا

"بتارہے تھے مجھے آیا ہوا ہے انکا بیٹا پاکستان"۔عین نے سہی موقع پر سہی بمب پھوڑا تھا۔

فجر کی چوری پکڑی گئی تھی۔اسنے ایک نظر محر کو دیکھا جو خود اپنی ماں کو حیرت سے دیکھ

رہی تھی اور پھر نظروں کا زاویہ موڑتے عین کو دیکھا۔

"وہ آنٹی۔۔انھوں نے مجھے۔۔ نہیں بتایا"، نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ جہاں محر نے نہیں بتایا وہاں شمس بھی نہ بتائے تو خیر ہے۔۔۔ ویسے کہہ تو وہ رہا تھا کے میں نے فجر کو بولا ہے وہ عیادت کے لیے آئے گا مگر۔۔ خیر کوئی نہیں"، وہ مسکرا رہی تھی اپنی وہی زہر خند مسکراہٹ جو وہ کسی کی تباہی کے وقت چہرے پر سجاتی تھیں اور اس وقت انکے ہاتھوں میں فجر کی گردن تھی۔

کچھ دیر وہاں بیٹھے رہنے کے بعد فجر اٹھ کرھا ہوا، بیٹھنے کے لیئے کچھ رہتا تھا کیا؟

"میں۔۔اب چلتا ہوں"۔ گبھراتے ہوئے کہا محر نے اسے پہلی مرتبہ یوں دیکھا تھا، یوں کسی کے ہاتھوں ذلیل ہوتے ہوئے،۔۔وہ بھی اتنا میٹھا ذلیل۔

"ہاں ہاں۔۔ ضرور"، قرۃ العین کی مسکراہٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ فجر نے ایک الوداعی نظر محر پر ڈالی اور کمرے سے نکل گیا۔

اب وہاں صرف محرام اور قرۃ العین تھے۔انکے چہرے کی مسکراہٹ اب ڈھل کر دوبارہ وہی بے تاثر عین بن گئی تھی۔ محرام ابھی بھی سب کچھ ڈائجسٹ کرنا چاہ رہی تھی۔

" واقعی میں اسکی ماں کی یاداشت غائب ہو گئی ہے "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کرڑھکی کے بلائنڈرز خانوں کی صورت تھے یوں کے ان پتلی لکیروں سے دھوپ خانوں کی صورت ہی آرہی تھی اور سیدھا سامنے پیٹھ کیئے بیٹھے احمد جہانزیب پر گر رہی تھی۔ سیاہ پی کیپ کی جگہ آج گہرے نیلے رنگ کی پی کیپ نے لے لی تھی بھورے بال ماتھے پر بکھرے آنکھوں میں آرہے تھے۔ سفید اور سرخ چیکس والی شرٹ کے بازوں کٹ کے نشن تک موڑے ساتھ سیاہ پینٹ پہن رکھی تھی۔ وہ اپنے آفس میں اکیلا تھا سر فائل پر جھکا تھا اور کان، اسکے ساتھ ہاتھ میں پکڑا لینڈ لائن لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

اکبر صاحب میں مانتا ہوں آپکی بات کو مگر میں کیا کروں جس قیمت پر آپ یہ گھر بیچنا چاہ " رہے ہیں وہ ناممکن ہے، میں اس علاقے اور وہاں کی ریپیوٹیشن کے حساب سے آپکو

مناسب قیمت بتارہا ہوں"، دوسری طرف والے شخص نے اسے شدید بیزار کر رکھا تھا۔ کنپٹی سہلاتا وہ ضبط کر رہا تھا۔

" اگر آپکی جان کو خطرہ ہے تو کیا وہاں آنے والے دوسرے لوگوں کو نہیں ہوگا، میں آپکے ساتھ ایک ڈیل کر رہا ہوں، کسی نا سمجھ پارٹی کو اس قیمت پر دلوا دے گے وہ گھر آپکو بیس پرسنٹ منافع بھی ہو جائے گا پھر بھلے سے انکی جان کو خطرہ رہے وہ آپکا درد سر نہیں رہے گا"، گہرہ سانس لیا۔اسی دوران اسکے کمرے کا دروازہ کھلا اور اسکا اسسٹنٹ ہاتھ میں اسکا خاص مشروب حیات تھامے اندر داخل ہوا۔احمد نے اسے دو انگلیوں کے اشارہ سے کپ سامنے میز پر رکھنے کا کہا۔

www.novelsclubb.com

" شفیق جابر صرف آپکے گلے کی ہڈی نہیں میری بھی ہے، آپ کی مدد میں اس حد تک ہی کر سکتا ہوں کے مارکٹ پرائز سے تھوڑا آگے پیچھے کر کے گھر کسی انجان شخص کو بیچ دوں جو اس علاقے کی مشہوری سے واقف نہ ہو"، کہتے ہوئے اسنے چائے کا کپ تھاما، اسسٹنٹ

ابھی بھی وہی کڑھا تھا۔احمد نے محسوس کیا وہ کچھ بات کرنا چاہتا ہے۔چائے کا کپ منہ تک لے جاتے ہوئے اس نے ایک آئبر و اچکاتے ہوئے اسے "کیا ہے ؟"، کا اشارہ کیا۔

باہر ایک لڑکی آئی ہے،اسسٹنٹ نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔احمد جہانزیب کے آئبرو نا سمجھی سے سکڑ گئے۔فون کی دوسری طرف موجود شخص ابھی بھی بول رہا تھا۔

ایک منٹ ہولڈ کریں"، کہتے ہوئے اسنے سپیکر پر ہاتھ رکھا ایک لڑکی کا کسی پر پراٹی کے " دفتر میں ہونا عجیب بات تھی۔اور اسکے دفتر میں ہونا تو اور بھی عجیب بات تھی

،"! اب بولو "

کہہ رہیں ہیں انھیں آپ سے ملنا ہے ؟"، اسسٹنٹ نے رازداری سے کہا۔ "

www.novelsclubb.com

ہے کون ؟" اس نے گھورتے ہوئے اسسٹنٹ سے کہا تو وہ تھوڑا ڈر گیا۔ "

کسی بازل ہمایوں کی بہن کہہ رہی ہیں خود کو"، لمحے کے ہزارویں حصّے میں احمد " جہانزیب کو ہر چیز رکتی ہوئی محسوس ہوئی

بازل ہمایوں کی بہن مطلب محرام ہمایوں مگر محرام اسکے دفتر میں ایسا کیا ہو گیا

اکبر صاحب میں آپکو تھوڑی دیر تک خود کال کرتا ہوں "بغیر دوسری طرف والے " شخص کی سنے فون کریڈل پر رکھتے ہوئے وہ فوراً سے اٹھا۔ چائے پیچھے ہی رہ گئی تو اسسٹنٹ نے براسا منہ بنا کر سے دیکھا

" محنت ضائع کر دی میری "

ایک جھٹکے سے بھورے بالوں والے مرد نے دروازہ کھولا اور ادھر ادھر دیکھا۔ وہ بلکل سامنے بیٹھی تھی ویٹنگ ایریا میں، احمد ریسیپشن ڈیسک کے پاس کھڑا تھا اور وہ شیشے کی دیوار کے پیچھے موجود کمرے میں۔ بیزاری سے بیٹھی ارد گرد دیکھ رہی تھی جب اسے خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

بھوری آنکھوں والا مرد اپنے دفتر کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا

سیاہ بالوں والی لڑکی کی بیزاریت ختم ہو کر بے تاثر نگاہوں میں بدل گئی، درمیان میں بس ایک سیکینڈ کے لیئے ایک ہلکی سی مسکراہٹ جو ہمیشہ اسے دیکھتے ہوئے بے اختیار آتی تھی وہ ابرھی تھی مگر وہ اسے بہت مہارت سے چھپا گئی تھی۔

احمد جہانزیب کو دیکھتے وہ اپنا بیگ سنبھالتی اٹھی۔۔

گلاس ڈور دھکیلا۔۔۔

ویزیٹنگ روم سے باہر نکلی اور اس سے تھوڑا سا ہی دور کھڑی ہو گئی۔

" بات کرنی ہے تم سے "

اس سارے دورانیہ میں ایک سیکینڈ کے لیئے بھی دونوں نے ایک دوسرے پر سے نظریں نہیں ہٹائیں۔

سیاہ آنکھوں میں بھروسہ ٹوٹ جانے کی تپش تھی

بھوری آنکھوں میں بھروسہ توڑ دینے کی ندامت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آسلام آباد میں اب دھوپ ہر کونے تک پہنچ چکی تھی اور اسی دھوپ کے ساتھ گرمی کی تپش بھی ہر چگی پھیل گئی۔

یہ وہی کیفے تھا جہاں کچھ دن پہلے علی اصغری اور محرام ہمایوں ملے تھے اور عین موقع پر احمد جہانزیب آچکا تھا۔

فرق یہ تھا آج نہ وہاں پر وہ دوغلا وکیل تھا اور نہ ہی وہ دونوں اندھیرے میں تھے، محرام اندھے اعتماد کے اندھیرے میں، احمد جھوٹی امید کے اندھیرے میں۔

وہ دونوں اس بھورے کیفے کے بیچو بیچ بیٹھے تھے محرام آرام سے اپنی کرسی پر ٹیک لگائی بیٹھی تھی اسکا سر اونچا تھا اور آنکھیں پتھرائی ہوئی جبکہ دوسری طرف احمد جہانزیب کرسی پر آگے ہوئے بیٹھا تھا اسکا سر ندامت سے جھکا تھا اور آنکھیں دونوں ہاتھوں پر مرکوز تھیں جنھیں باہم ملائے اس نے ٹیبل پر رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیفے میں آج شور تھوڑا کم تھا۔ محرام نے مکمل سفید ٹخنوں تک آتی فراک پہن رکھا تھی ڈوپٹہ اپنے انداز میں اور بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔

احمد نے خشک ہوتے ہونٹوں پر گیلی زبان پھیری اور بات کا آغاز کیا۔

" میں۔۔۔ "

میں ہمارے بارے میں بات کرنے نہیں آئی"، ابھی تو اسنے بات کا آغاز ہی کیا تھا کے " محرام نے اسے ٹوک دیا۔ اسکا لہجا بے لچک تھا جیسے وہ ارادہ کر کے آئی تھی آج کیا کہنا ہے۔ احمد نے آہستہ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا بھورے بال آنکھوں میں آ رہے تھے۔ محرام کی بات پر دھیرے سے سر ہلاتے ہوئے وہ مکمل طور پر سیدھا ہوا سر اٹھا تھا مگر نظریں جھکیں تھی، قمر سیدھی تھی مگر کندھے جھکے تھے۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل خاموشی میں گزر گئے پھر محرام نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے آگے ہوئی ہاتھوں کو باہم ملایا اور ٹیبل پر رکھا۔

زباب کی بیل!"احمد نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا،"کب کروانے کا ارادہ رکھتے ہو؟"، "وہ طنز تو نہیں کرتی تھی مگر آج کر رہی تھی۔

کچھ دیر تک احمد جہانزیب کچھ نہیں بولا وہ اپنی دوست کے بدلے ہوئے روپ کو دیکھتا رہا

اسکا بھائی بہت تکلیف میں ہے۔۔۔زباب کی بیل کروا دو"، دھیمے لہجے میں وہ التجا کر " رہی تھی۔احمد جہانزیب نے بے اختیار نظریں چرا لی۔گلا کنکھارتے ہوئے وہ آگے ہوا۔

تم جانتے ہو اس نے کچھ نہیں کیا"، محرام ابھی بھی التجا کر رہی تھی۔ "

میں جانتا ہوں "تھکن زدہ سانس نکالی "میں تمہیں اب جو بھی بتاؤں گا تمہیں اس پر یقین " نہیں آئے گا اور۔۔۔(محرام اسکی بات پر پیچھے ہو کر بیٹھی)۔۔اور قوی امکان ہے کہ تم " مجھے بے حس، بے غیرت اور نجانے کیا کیا بولو مگر۔۔

www.novelsclubb.com

، " میں نے کہا تھا میں ہمارے بارے میں ب۔۔ "

میں بھی ہمارے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں محرام ہمایوں"، جہاں محرام نے اسکی " بات تھکن زدہ انداز میں کاٹی وہیں احمد نے اسکی بھی بات کاٹی۔

"زباب کو جیل میں میں نے نہیں بھیجا! یہ تو مانتی ہونا"، اسکی بات پر محرام نے ناگواری سے آنکھیں گھمائیں"۔۔۔لیکن میں اسکی فی الوقت بیل بھی نہیں کروا سکتا۔۔یہ بھی مان لو"، اپنی بات کہہ کر وہ پیچھا ہوا کرسی پر ٹیک لگائی اور بازوؤں کو سینے ہر باندھ لیا۔ شطرنج کی چال چل رہی تھی، دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں مقابل کا اگلا قدم جانچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دونوں ہی خاموش تھے، محرام اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جو غصے سے بیٹھا تھا

وہ کیا کرنے والا تھا؟

"تم کیا کرنے والے ہو؟"، آواز میں شک تھا اور آنکھوں میں تفتیش

احمد اسکی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا، محرام کو نجانے کیوں وہ اپنے دوست کی مسکراہٹ نہیں لگی۔ وہ گرم جوشی اور کمفرٹ کہاں گئی؟

"شفیق جابر کو جانتی ہو؟"، کنکھارتے ہوئے اسنے کہا۔ محرام کو یاد پڑتا تھا کے یوشع نے اپنی دکھی داستان میں اس آدمی کا نام تو لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

منیر انکل کے اس آدمی سے پرانے اختلافات ہیں اور۔۔۔(رک کر مناسب الفاظ " استعمال کیے)۔۔انکی بیٹی کے پرانے تعلقات"، محرام کے چہرے کے تاثرات ڈھیلے ہو گئے، یوشع کی کہانی میں اس نے یہ تو نہیں بتایا تھا۔"وہ کافی عرصے سے میرے پیچھے ہیں بس میں اس سے جان چرہانا چاہتا ہوں اور" تیزی سے بولتا ہوا وہ اچانک رکا محرام کو ایک لمحے کے لیے دیکھا اور دوبارہ کہا"اور صرف ایک زباب ہے جو میری مدد کر سکتی ہے۔۔ صرف وہ جانتی ہے شفیق جابر کہاں ہے؟صرف وہ اس تک مجھے رسائی دلوا سکتی ہے؟ عام صورتحال میں (سانس لیا)وہ کبھی مجھے کچھ نہیں بتائے گی(تلخی سے مسکرایا) مگر۔۔اس وقت وہ بے بس ہے، میں اسے اپنے مفاد کے لیئے استعمال نہیں کر رہا میں بس اسکے باپ کے پرانے (کھانسا)کانڈا اتارنے کے لیے اسکی مدد چاہتا ہوں۔۔بس"آخر میں محرام کو ایک لمحے دیکھا اور دوبارہ چہرہ جھکا لیا۔

www.novelsclubb.com

محرام تو اپنے دوست کے بدلتے رنگ دیکھ کے ہی حیران رہ گئی۔وہ کب ایسا ہو گیا؟اسے چھوڑو کیا اس کے لیے فرض تھا کے سب کچھ اسے آخر میں بتایا جائے۔

"تم ایسے تو نہیں تھے ؟"، کیفے کے شور میں اسکی آواز ایک ہلکی سی سرگوشی معلوم ہوئی۔ احمد جہانزیب جو اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا تھا آہستہ سے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم اتنے ظالم تو کبھی نہیں تھے" سرگوشی واضح ہوئی تو سب کچھ رک گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے سب خاموشی سے اب ان دونوں کو سن رہے تھے۔ سیاہ آنکھوں میں غصہ تھا لیکن سب سے زیادہ ترس واضح تھا۔ سامنے بیٹھا شخص کچھ دیر کے لیے سن ہو گیا پھر نظریں پھیرتے ہوئے تلخی سے مسکرایا۔

"میں ہمیشہ سے ایسے ہی تھا محرام (ٹیبل پر آگے ہوا) بس تمہارے ساتھ میرے اصول کچھ مختلف تھے"، طنز سے کہا۔ سفید لباس میں ملبوس لڑکی کا چہرہ اچانک ہی غصے سے لال ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں! میرے ساتھ کیوں ایسے تھے'، چیلینج کرنے والے انداز میں پوچھا لیکن سامنے بیٹھے شخص پر اسکے غصے کا رتی برابر بھی اثر نہ ہوا۔

" تم جانتی ہو۔۔"، بغیر نظریں ہٹائے آہستہ سے کہا

" یا۔۔۔"، نظریں ابھی بھی مرکوز تھیں

" جان کر بھی انجان بنتی ہو"، ہلکی سی آواز میں کہا۔ محرام کو اپنی دوستی کے درمیان پہلی مرتبہ کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔

کیا جو باقی لوگ اس کے دوست کے بارے میں اندازے لگاتے تھے کیا وہ سچ تھے۔ کیا واقعی میں انکے درمیان دوستی کے علاوہ کوئی اور رشتہ تھا؟

حیرتے سے اسکی پوری آنکھیں کھل گئی۔ چہرے پر سوالیہ نشان بن چکا تھا۔ احمد جہانزیب نے مسکراتے ہوئے نظریں ہٹائیں اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔

" رہنے دو۔۔ تمہیں ویسے بھی کوئی انٹرسٹ نہیں" بغیر کچھ کہے وہ کیفے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چہرے پر وہ عجیب مسکراہٹ غائب ہی نہیں ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

خود تو وہ چلا گیا مگر محرام کے دل میں ایک شک ڈال گیا۔ کیا وہ واقعی۔۔ دوستی کے اعلاوہ اسے کسی اور نظر سے دیکھتا ہے؟ نجانے کتنے ہی پہر وہ کیفے کے اوپن ڈور کو دیکھتی رہی۔

اسکی مسکراہٹ عام دنوں جیسی نہیں تھی وہاں بے بسی تھی اور کچھ ناحاصل کرنے کا غم جیسے خوشی سے کسی چیز کو جانے دیا ہو مگر دل اسکے جانے سے رضامند نہ ہو.

" تم ایک پہیلی بنتے جارہے ہو احمد جہانزیب۔۔ "

کرسی دکھیلی وہ اٹھی " and i hate riddles "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چودہ گھنٹے۔۔

کل رات نو بجے سے لے کر آج دوپہر ایک بجے تک۔۔

اسے چودہ گھنٹے ہو چکے تھے ان سلاخوں کے پیچھے اور ان چودہ گھنٹوں میں، اس سے ملنے کوئی نہیں آیا تھا سوائے۔۔۔اسکے بھائی کے۔ مگر زباب عروج کے لیئے وہ انسان اب مر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

سورج کی روشنی جیل کے سلاخوں سے اندر کو جھانک رہی تھی۔ گولڈن ڈائے شدہ بال بکھر کر تقریباً کھل چکے تھے۔ پیلا جوڑا پائنچوں سے میلا ہو چکا تھا اور چہرہ وہ گھٹنوں کے اندر دیے سر جھکایا ہوا تھا۔

وہ مسلسل آگے پیچھے جھولتے ہوئے جیسے اندر ہوتی افرا تفری پر قابو پا رہی تھی۔ وہ جو ہر وقت ٹپ ٹاپ الرٹ رہتی تھی اس سے ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔

حوالات میں اسکے علاوہ کوئی نہیں تھا، منظر میں بھی اسکے علاوہ کوئی نہیں تھا جب دفعتاً دو بھاری بوٹ زدہ پاؤں کا اضافہ ہوا۔ وہ قدم قدم چلتے سلاخوں کے قریب آئے۔

انھیں پاؤں کے پیچھے دو پاؤں اور بھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ان بھاری پاؤں کی تقلید کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

دو نیوڈ رنگ کی بلاک ہیلز میں قید پاؤں۔

قدموں کی چاپ سن کر زباب کا مسلسل آگے پیچھے جھولتا ہوا بدن اچانک رک گیا۔ وہ سکتے میں چلے گئی۔۔ سامنے کون کھڑا ہو گا۔ بجلی کی تیزی سے اس نے سر اٹھایا، سرمئی آنکھیں

شب بیداری کی وجہ سے لال تھیں اور ہلدی کا ٹھپا ابھی بھی ایک گال پر لگا تھا، وہ سوکھ کر جلد کے اوپر پیپڑی سی بنا گیا تھا۔

اسکی آنکھیں جو پہلے تفتیشی انداز میں چھوٹی ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ حیرت کے مارے پوری کھل گئیں۔

تم !"، جسم میں حرکت کرتا ہر سیل رک گیا۔اسکی تو سات پشتوں نے بھی کبھی نہیں " سوچا ہوگا کے اگر جیل میں کبھی وہ قید ہوئی تو کوئی اور نہیں

محرام ہمایوں "اس سے ملنے آئے گی۔ "

سیاہ بے تاثر نگاہوں سے دیکھتی محرام سینے پر ہاتھ باندے باہر کڑھی تھی اسکا سایہ زباب کو ڈھانپ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سرمئی سوجی ہوئی حیرت زدہ آنکھوں سے دیکھتی زباب عروج میلے حلیے میں زمین پر اندر بیٹھی تھی، محرام کے سائے نے اس پر اندھیرا کیا ہوا تھا۔

کیسی ہو۔۔ "

" زباب ! "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا کبھی تم لوگوں نے بھی سوچا ہو گا کے زباب عروج سے ملنے محرام ہمایوں آئے گی؟

یہ سوال تو خود ان دونوں نفوس نے بھی نہیں سوچا ہو گا۔

زباب تو شک سے محرام کا چہرہ تک رہی تھی اور وہ پر سکون ہوئے ٹیک لگائے بیٹھی تھی وہ یہاں صرف یوشع کے کہنے پر آئی تھی، ورنہ اسکی بلا سے زباب بھاڑ میں جائے۔

www.novelsclubb.com

ملاقاتی کمرے میں ایک چوکور میز کے پار دو کرسیاں لگی تھی۔ کمرہ چھوٹا اور فرنائل کی بو سے رچا ہوا تھا۔ ہوا میں بھی حبس اور گھٹن تھی۔ زباب آگے کو ہو کر بیٹھی تھی اور محرام کرسی پر ٹیک لگائے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھی تھی۔

"کیوں آئی ہو تم یہاں ؟"، تفتیش سے پوچھا اور محرام کا اوپر سے نیچے تک سرسری جائزہ لیا۔

"تمہاری مدد کرنے "شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلہ میں ؟"، سوال کرتے ہوئے وہ بھی بلآخر آرام دہ ہو کر بیٹھی۔

محرام نے اسکی بات پر ایک گہرہ سانس خارج کیا، آنکھیں مینچی اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو جیسے نروس ہونے سے روکا۔

"میں نے احمد سے بات کرلی ہے"، سر اٹھا کر زباب کو دیکھا، "وہ جلد تمہیں یہاں سے رہا کر۔۔"

"وہ میرے لیئے کچھ نہیں کرے گا"، تیزی سے کہتی اسنے محرام کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے لیے وہ ٹھہر گئی (اپنی بات کاٹے جانے کے بعد وہ ایسے ہی بیچ میں پاز ہو جاتی تھی جیسے اسے بھول گیا ہو وہ کیا بول رہی ہے)

کیا مطلب!"ناسمجھی سے پوچھا۔ "

زباب کے تھکے ہوئے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھری،"وہ کبھی مجھے رہا نہیں کرے گا ۔۔بلکہ (وہ آگے ہوئی) اسے مجھے یہاں دیکھ کر سب سے زیادہ سکون مل رہا ہو گا"،اسکا لہجہ بدلا بدلا تھا،ویسا طنزیہ اور مصنوعی نہیں جیسے زباب کو ہوتا تھا۔اسکی آواز آہستہ باریک اور الفاظ رک رک کر ادا ہو رہے تھے۔

" ایسی بات نہ۔۔ "

تم جانتی ہو محرام یہ سب کہاں سے شروع ہوا تھا؟"،اپنی بات کاٹے جانے پر وہ ایک بار " پھر پازپو گئی۔زباب نہایت غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔ گردن آج بھی سیدھی تھی،قمر آج بھی مضبوط تھی

www.novelsclubb.com

تم جانتی ہو میں تمہارے دوست سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہو؟"،نجانے ایسا کیا تھا " کے سفید لباس میں بیٹھی لڑکی نے دھیرے سے سر نفی میں ہلایا۔

جاناچاہو گی"،سرمئی آنکھوں سے بغور اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔ "

محرام کچھ نہیں بولی، آج وہ سننے آئی تھی شاید، سرہاں میں ہلایا تو زباب تلخی سے مسکرائی

" اس نفرت میں سب سے بڑا ہاتھ۔۔ میرے باب کا ہے!"، سختی اور تکلیف دونوں میں سے کیا چیز اسکے چہرے پر زیادہ نمایا تھی محرام اندازہ نہیں کر پائی۔ جو ایک چیز وہ دیکھ پائی وہ تھا زباب کا اچانک سے غصے سے لال ہوتا چہرہ۔

" کیسا محسوس ہوتا ہوگا کے جب آپکا باب آپکی ماں یا آپ کے بجائے اپنی پرانی محبوبہ کے دیے گئے دھوکے کا بدلہ لینے پر ہر وقت توجہ دیتا ہو؟ کیسا لگے گا جب آپکا باب اس محبوبہ کی اولاد کو آپ پر فوقیت دے، اور فوقیت بھی اسی لیئے نہیں کے کوئی پیار محبت تھی نہیں! منیر عابد کو صرف خود سے پیار تھا اور کسی سے نہیں"، ہر لفظ کے ساتھ چہرے پر سختی مزید بڑھ رہی تھی۔ وہ اپنے باب سے کتنی نفرت کرتی تھی یہ تو محرام کو آج معلوم ہوا تھا۔

سرمئی سوجی ہوئی آنکھیں نم ہو رہی تھیں مگر وہ زباب عروج تھی وہ نہیں روئے گی وہ اپنے ماں کے مرنے پر نہیں روئی، وہ اپنی تذلیل پر کیسے رو لے۔

www.novelsclubb.com

" بابامیں نے کلاس میں ٹاپ کیا ہے!" پتلی سی آواز نکالتے ہوئے اسنے کہا۔

" ہاں ہاں!"، آواز دفعتاً بھاری کرلی۔

" بابادیکھے میں نے پینٹنگ بنائی"، مصنوعی باریک بچوں جیسا لہجہ۔

" سر مت کھاؤ"۔ سر درد کی ایکٹنگ کرتے سر کو دبایا۔

" بابا یہ دیکھے! بابا یہ دیکھے "مگر اس بار اسنے اپنی آواز کو باریک ہی رکھا نہ منیر کی آواز نکالی نہ اسکا کوئی جواب سنایا۔ شاہد ایک وقت کے بعد اسنے جواب دینا بھی چھوڑ دیا تھا۔

ستائس سالہ زباب عروج سات سالہ زباب عروج کی نقل چڑھا رہی تھی۔ اگر اسکی زہنی حالت پر شک نہ ہوتا تو بات حیران کن ہوتی۔

www.novelsclubb.com

ملاقاتی کمرہ خاموشی میں ڈوب گیا، سانس لینے تک کی آواز نہیں تھی۔قیدی لڑکی کا سر جھکا تھا، ٹھوری سینے سے لگی تھی جبکے اسکے بر عکس اس سے ملنے آنے والی لڑکی کا سر بلند تھا مگر اسکی آنکھوں اور چہرے پر بے زاریت تھی۔اسے ترس نہیں آرہا تھا، شاید اسنے بھی خاندان سے دوسروں پر ترس نہ کھانے والی عادت کو وراثت میں لے لیا تھا۔

وہ احمد کو حد سے زیدہ اٹینشین دیتے تھے تاکے اسے محسوس کرواسکے کے اسکے ماں " باپ نہیں۔۔وہ حبا کا بدلہ اسکی اولاد سے لے رہے تھے"، تھکے ہوئے لہجے میں کہا،"لیکن انھوں نے جو بھی کیا مجھے نہیں پتہ صحیح ہے یا غلط شاید۔۔۔۔۔اگر وہ مجھے بھی امپورٹنس دیتے تو میں بھی انکے ساتھ مل کر احمد کی زندگی جہنم بناتی، مجھے صرف اپنے بابا چاہیئے تھے اور جب وہ مجھے نہیں ملے تو" آنکھیں جو ہاری ہاری لگ رہیں تھیں ان میں وہی سختی اور تپش دوبارہ در آئی۔

کب وہ مظلوم سے ظالم بن جاتی بتانا مشکل تھا۔

www.novelsclubb.com

تومیں انکا غصہ یوشع پر نکالتی،اسے مارتی،ٹارچر کرتی،اگنور کرتی۔اور پتہ ہے کیا" چہرہ محرام کی طرف کیا" میں۔ بلکل۔ صحیح کرتی۔ تھی" چبا چبا کر کہا"۔۔اسے بھی ماں کے ساتھ مر جانا چاہیئے تھا"،وہ مسکرائی،ایسی مسکراہٹ جو عموماً سیریل کلرز کے چہرے پر اپنے شکار کے بعد ہوتی ہے۔ محرام ابھی بھی ویسے ہی بیزار تھی(وہ کہاں اسکا گیان سننے آئے تھی)

" یہ جائداد اسے دینا اسکا مطلب بھی اسے ٹارچر کرنا تھا یہ احساس دلانا کے اسکے پاس کچھ نہیں،وہ پوری عمر انکی غلامی کرے گا،تم بتاؤ کسی مرد کو کیسا لگے گا وہ ایک ایسے آدمی کی کمپنی سنبھال رہا ہو جس نے پوری عمر بغیرتوں کی طرح اسکے ماں کے کردار پر کیچرا اچھالا ہو "،بات ختم کر کے وہ دوبارہ پیچھے ہو گئی،کندھے اب ڈھلک چکے تھے، گردن اب جھکی تھی مگر ہاں سر ابھی بھی کڑھا تھا آنکھیں البتہ میز پر ٹکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

میرا نام جانتی ہو کس نے رکھا تھا"، اسکی باتوں میں کوئی کنیکشن نہیں تھا ایسا لگتا تھا وہ " کسی کو پہلی مرتبہ اپنے بارے میں کچھ بتا رہی ہے۔

بابا نے "طنز سے مسکرائی "

جانتی ہو زباب کا مطلب کیا ہے " بے اختیار محرام نے نفی میں سر ہلایا۔ کمرے میں سناٹا " چھا گیا۔ سرمئی آنکھیں دیکھ تو محرام کو رہیں تھیں مگر وہ غور کسی اور چیز پر کر رہیں تھیں۔

' house fly ' مکھی "اور پھر خود ہی قہقہ لگا کر ہنسھ پڑی۔ '

سب سے غلیظ کیڑا جسے ہم نا قابل برداشت تصور کرتے ہیں۔ یہ نام کا مطلب ہے میرا"، زور دیتے ہوئے کہا" وہ تو پھر ماں نے ساتھ عروج لگا دیا یہ کہہ کر یا۔۔۔۔ یہ سوچ کر کے بھلے سے باب نے مقام مکھی کا دیا ہو مگر مکھیوں میں بھی تو کوئی رانی ہو گی نا کوئی بلندی پر ہو گا نا۔۔ ضروری نہیں انسان جیسا بھی ہو بلندی پر جانے کے لئیے جذبہ چاہیئے ہوتا ہے اب انھیں کون بتائے۔۔ بلندی پر جانے کے لیے بلندی چھینی پڑتی ہے"، اپنی بات کہہ کر وہ زور سے پیچھے ہوئی اور حقارت سے منہ پھیر لیا

" تم آج جیسی ہو۔۔ کیا تمہیں بلکل بھی کوئی پچتاوا نہیں ؟" تھوڑی دیر بعد سوال کیا۔

زباب نے نظریں موڑ کر اسکی طرف دیکھا اور پھر جیسے نظریں مورنا ناممکن ہو گیا تھا۔ محر کو اسکی آنکھوں سے خوف آرہا تھا

" نہیں ! مجھے کوئی رگرٹ نہیں میں نے کیا کیا! کتنوں کا دل دکھایا۔ کتنوں کو تکلیف دی جب مجھے اپنے حصہ کی خوشیاں نہیں ملیں تو میں دوسروں کو کیوں دیکھ لو خوش انھیں میرا دکھ محسوس کرنا چاہیے۔ "

پتہ نہیں کیوں مگر سفید لباس والی لڑکی کو کسی نفیس عورت کی باتیں یاد آئی

" عادت بدل سکتی ہے فطرت نہیں"، محرام کی آنکھیں پوری کھل گئی اب وہ زباب کو ایک الگ زاویہ سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زباب کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا تھا، اسکی فطرت میں حسد تھی اور جنکی فطرت میں حسد ہو وہ لاکھ الزامات دوسروں پر ڈال دے پھر بھی دن کے آخر میں فساد اور برائی انکے اندر خود ہی رہتی ہے۔

گہری سانس لیتے محر نے اپنا بیگ سنبھالا اور اٹھ کر ھی ہوئی۔ بغیر کوئی الوداعی کلامات بولتے اسنے اپنی سفید فراک کی شکنیں دور کیں اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ جو خود ہی اپنی مدد نہ کرتا ہو اسکو آپ کتنی دیر تک کندھا دے سکتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

گھر آتے ساتھ محرام نے سب سے پہلا کام فجر کو کال کرنے کا کیا۔ آنا بے کی ڈانٹ نے اسکے اندر کی سوئی ہوئی بیوی جگادی تھی۔

وہ مسلسل فجر کو کال ملا رہی تھی پہلے پہل تو گھنٹی جاتی اور وہ کال نہ اٹھاتا مگر تین چار کالز کے بعد اسنے اپنا فون بھی سوئچ آف کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

محرام کی جاگی ہوئی بیوی کی روح کو غصہ چڑ گیا۔

"یہ عجیب انسان میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہا؟"، کوئی اس کے گھر والوں کو کچھ نہیں کہتا تھا کے اسکی حرکتوں پر نظر رکھیں سب سمجھتے تھے محرا اور فجر کے آپس کے تعلقات ایک نارمل کپل جیسے ہیں مگر ان میں نارمل تو کیا کپل جیسا بھی کچھ نہیں تھا۔

اس شادی والے واقعے کے بعد آنا بے کے علاوہ اسے ایک دو اور عورتوں نے بھی اولاد نہ ہونے کا طعنہ مارا تھا۔ لیکن کوئی فجر کو کچھ نہیں کہا کرتا تھا۔

محرام فیصلہ کر چکی تھی کے اب اسے فجر سے دو ٹوک بات کرنی ہے، پھر بھلے بات آر ہو یا پار

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

چلتی ہوئی لفٹ بیپ کی آواز سے رکی تو وہ سفید فراک لہراتی محرام باہر آئی۔ بلاک ہیلز میں چلتی وہ مصروف انداز میں اپنا بیگ گھنگھال رہی تھی۔ جب اپنی مطلوبہ چیز ملی تو سر اٹھایا۔

" اپارٹمنٹ کی چابیاں "

www.novelsclubb.com

آگے بڑھتے ہوئے اسنے اپنے اپارٹمنٹ کے دروازے میں چابی لگائیں لیکن اس سے پہلے ہی اندر سے کسی نے کھول دیا۔

محرام ہڑبڑاکر پیچھے ہوئی جبکے دروازہ کھولنے والا شخص اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

اپنے تیزی سے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسنے سامنے ایستادہ شخص کو دیکھا۔

یوشع مسکراتی پیاری نظروں سے اپنی آپی کو دیکھ رہا تھا۔

اسلام علیکم !اندر آئیں نا باہر کیوں کرھیں ہیں"، دعوت دیتے ہوئے وہ دروازہ سے " تھوڑا سائڈ ہر ہوا۔ محرام اسے تفتیشی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔(میں مہمان ہوں یا یہ ؟)

کیسا گزرا آپکا دن ؟، دروازہ بند کرتے ہوئے سوال۔ پوچھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ "

www.novelsclubb.com

محرام کو حیرت کا مزید ایک جھٹکا لگا۔ زبان تو جیسے تالو سے لگ کر رہ گئی تھی۔

(یہ واقعی زباب کا بھائی ہے ؟)

" آپ منہ ہاتھ دھو لیں میں کھانا لگاتا ہوں، پاستا بنایا ہے میں نے!"، ماؤں کی پرواہ کہتے ہوئے اسنے آخر میں بڑے پیار سے چھولے پر دھڑی دیگچی میں چمچا ہلایا۔ محرام کی حیرت کو تو جیسے وہ کسی کھاتے میں لا ہی نہیں رہا تھا۔

" گھر میں پاستا تھا؟"، کچن کاؤنٹر پر اپنا بیگ رکھتے ہوئے اسنے سوال کیا۔

" نہیں، میں تو کل ہی ساتھ لے آیا تھا"، چھولا بند کرتے ہوئے کہا، "دراصل آج میرے مینیو میں پاستا تھا اور میں اپنے مینیو میں ہیرا پھیری نہیں کرتا، اگر آج مجھے پاستا نہ ملتا تو مجھے بہت اداسی ہوتی"، مسکراتے ہوئے آرام سے کہا۔ محرام کی سیاہ آنکھیں اسکی ہر ادا پر مزید حیرت سے پھیل رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

(یہ لڑکا کیا تھا)

" خیر گھر میں تو بہت چیزیں نہیں میں نے آج دیکھا ہے تو میں نے ایک گروسری لسٹ بنائی ہے آپ کھانا کھا کر تھوڑ ریسٹ کر لیں پھر ہم جائیں گے"، ایک لمبی چوری راشن کی

لسٹ لا کر محرام ہمایوں کے سامنے رکھی۔اسنے پہلے کھلے منہ سے لسٹ کو دیکھا اور پھر پاستا چوھلے پر سے اتارتے یوشع کو۔

سادے مسالے تک نہیں تھے آپ لوگوں کے پاس کیا فاقے کرتی رہیں ہیں آپ؟"، " غصہ سے پوچھا۔ایک شیف اور اسکے خوف۔ محرام نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اسکا تو منہ ہی بند نہیں ہو رہا تھا۔

پہلی بات کل اپنی 'دیوداس گری'میں اسے یہ یاد تھا اسنے کل کیا کھانا ہے دوسرا وہ اس لڑکے کو مہمان سمجھ کر یہاں چھوڑ کر گئی تھیں وہ تو میزبان کے بجائے مالک بن کر بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یوشع نے پاستا کو ڈش میں نکالتے ہوئے پھیلا یا جب اسکی نظر منہ کھولے کڑھی محرام پر پڑی جس نے گھبراتے ہوئے جلدی سے اپنے منہ کو بند کیا۔

مجھے پتہ ہے اسے دیکھ کر آپکے منہ میں پانی آرہا ہے مگر آپیا یہ آپکو منہ ہاتھ دھوئے بغیر ملنا نہیں"، بھوری آنکھیں سکوڑتے چمچا ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔ محرنے کوئی جواب نہیں دیا، لسٹ کو تہہ کر کے اپنے پرس میں ڈالا، گلے میں سے ڈوپٹہ نکالتے ہوئے کرسی پر پھینکا اور فرج میں سے پانی کی بوتل نکالنے کے لیے آگے بڑھ گئی۔

یوشع ڈش ڈائنگ ٹیبل کے بیچ میں رکھتے ہوئے ساتھ ساتھ اپنی تعاریف بھی کرتا گیا۔

یوشع منیر کے ہاتھ کا کھانا کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے"، پانی پیتی محرام کو کہا جب اچانک "ہی دروازے کی گھنٹی بجی۔ یوشع نے فوراً مڑ کر محرام کو دیکھا جو اسے "بیٹھے رہو میں دیکھتی ہوں" کہہ کر دروازہ کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

بغیر پیپ ہول سے دیکھے اسنے دروازہ فوراً سے کھولا۔ سامنے کھڑا بندہ جو اندر آنے والا تھا محرام کو دیکھ کر رک گیا۔ وہ شاید یوشع کی امید کر رہا تھا مگر یوں رنگے ہاتھوں گھر کے مالک سے پکڑا جانا یہ اسنے نہیں سوچا تھا۔

"کہاں سے آرہی ہو تم؟"، خالص بڑی بہنوں والے انداز میں محر نے اپنے سامنے بھو کلائی ہوی کرڑھی جگن تاثیر سے پوچھا۔

"وہ۔۔کام سے گئی تھی؟"، جگن کے لیے آج سے پہلے جھوٹ بولنا کبھی مشکل نہیں ہوا تھا۔ سر جھکاتے وہ اندر آنے والی تھی جب محر نے اسکا راستہ روک دیا۔

"کونسا کام؟"ایک ہاتھ دروازہ پر تھا اور دوسرا دیوار پر جگن کا راستہ بلاک تھا۔

"اف ہو! گیٹ آسئڈ ماں نہ بنو میری"، کندھے سے دکھا دیتے ہوئے اسنے محر کو پیچھے کیا جب اسنے برق رفتاری سے اسکا بازو پکڑ کر دوبارہ باہر کی جانب دھکیلا۔

"لسن ٹومی کیئر فلی، تم اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ سمجھی کیونکہ اب جو تم نے مزید کوئی گند پھیلایا تو اس بار تو میں اپنا منہ بند رکھ رہی ہوں کسی کو نہیں بتا رہی کے زباب کے ساتھ یہ سب تم نے کیا ہے مگر۔۔اگلی مرتبہ آئی ونٹ۔۔کیپ۔۔ قوائٹ"سخت نظروں سے اسے وارنگ دی۔وہ جگن کی حرکات سے تنگ آچکی تھی مگر دوسری طرف بھی جگن تاثیر تھی۔ڈھیٹ نہایت ڈھیٹ۔

گنگھرالے بالوں والی لڑکی نے ہنستے ہوئے محرام کی گرفت سے اپنا کندھا آزاد کیا،

کیپ آن ڈریمنگ پیاری بہنا، اگر میں آئندہ بھی ایسا کچھ کرونگی نا۔۔۔تو تم پھر بھی " یہیں کروگی کیونکہ

آخری تین لفظ چباتے ہوئے اسنے محرام کو ایک طرف کیا اور اپارٹمنٹ کے اندر آئی۔"

family comes first "

یوشع جو کب سے دروازہ کی طرف دیکھ رہا تھا جگن کو اندر آتا دیکھ کر اسکے چہرے پر پہلے حیرانی پھیلی، پھر خوف اور پھر غصہ جبکے دوسری طرف جگن نے تو اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھے بھی نہیں۔اسکی بھوکی نظریں تو ڈش میں سجے پاستا پر پڑی تھیں۔یوشع نے اسکے نظروں کا رخ سمجھتے ہی فوراً ہی ڈش اپنی طرف کھسکھا لی۔

اسکی اس حرکت پر اس ندیدی نے اسے غصّہ سے دیکھا۔

" تمہارے لیئے نہیں ہیں یہ؟"،اس سے پہلے کے جگن آگے بڑھ کر ڈش چراتی محرام اسکے اوریوشع کی نظروں کے درمیان میں آگئی۔

جگن نے بدمزہ ہوتے ہوئے اسے دیکھا اور آنکھیں گھماتی کمرے میں چلی گئی

" ہونہہ!خود توفاقے کرتی ہے اب میری صحت کو بھی نظر لگائے گی"،اسکی برابر ہٹ کا کسی نے کوئی جوب نہ دیا۔

اسکے اندر جاتے ساتھ ہی محرام نے سر جھٹکا اوریوشع کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔پاستا کی ٹرے آگے کرتے ہوئے اسکی نظریں یوشع پر پڑیں۔کچھ لمحے پہلے والی شوخی اور معصومیت اب اداسی میں بدل گئی تھی۔جھکے کندھوں کے ساتھ وہ اپنے سامنے موجود خالی پلیٹ کو دیکھ رہا تھا۔

سفید لباس والی لڑکی نے سانس خارج کرتے اسکی پلیٹ میں پاستا رکھا۔یوشع ہلکا سا چونکا اور نظریں اٹھا کر محر کو دیکھا

" فکر نہ کرو۔۔وہ کچھ نہیں کہے گی اب"، بڑی بہنوں والی یاد دہانی کروائی۔اسکے لہجے میں ایک مان اور مضبوطی تھی جو آج سے پہلے کسی نے شاہد ہی دیکھی ہو۔

یوشع ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سپر مارکیٹ میں عام دنوں کے مقابلے رش حیرت انگیز طور پر کم تھا شاہد مہینہ کا درمیان چل رہا تھا اسی لیئے۔ڈیری پروڈوڈ کٹزوالے کاؤنٹر میں سے گزرتے سفید فراک اور چوری دار پاجامہ پہنے وہ ٹرالی گھسیٹ رہی تھی، بال گول مول جوڑے میں قید تھے، کندھے پر سے پرس لٹک رہا تھا اور گردن میں ڈوپٹہ لپیٹا تھا۔

وہ بیزاری سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جبکے اسکے مقابلے میں یوشع اتنا ہی پر جوش تھا۔

ٹرالی کو لیڈ کرتا، لسٹ ہاتھ میں تھامے وہ ایک ایک چیز اٹھا کر اندر رکھ رہا تھا۔اسکے انداز میں خوشی اور چستی تھی۔ٹرالی چلاتی لڑکی کو اندر پڑی آدھی سے زیادہ چیزوں کا پتہ تک نہیں ہو گا وہ تو زبردستی یہاں آئی تھی اور اب بچتا رہی تھی۔آنکھیں نیند سے بند ہونے کو بے تاب تھیں۔

www.novelsclubb.com

یوشع نے آگے بڑھ کر دودھ کے دو ڈبہ اٹھائیں اور ٹرالیں کے اندر رکھیں۔وہ جو اسکے سٹینڈ پر مٹھی ٹکائے اونگھ رہی تھیں اچانک پڑنے والے بوج کی وجہ سے جاگ گئ۔

سوئے مت ابھی ہمیں بہت کام ہیں"، فالو میں کا اشارہ کرتے وہ دائیں جانب بڑھ کر " شلف کے پیچھے غائب ہو گیا۔

زبردستی ساتھ لائی گئی لڑکی نے بے زاری سے پاؤں پٹخے اور ٹرالی کو زور سے دکھا دیا۔(عجیب مصیبت ہے)۔

بمشکل آدھی بڑھی ہوئی ٹرالی کو وہ ننھی منی جان اکیلے موڑ رہی تھی جب بھائی کی آواز آئی آپیا چلیں نا!"،اسکی بے زاریت اب غصے میں بدل رہی تھی۔ "

یوشع کے پیچھے جاتے اسنے ٹرالی کا رخ موڑا وہ ریفریشمنٹس کا شیلف تھا

www.novelsclubb.com

محرام جو لاتعلقی سی بس ٹرالی گھسیٹ رہی تھی اسکے پاؤں اچانک ہی رک گئے۔آنکھیں جیسے ہی اپنی آب حیات پر پڑیں وہ چمک اٹھیں۔

آگے بڑھ کر اسنے سٹنگ کا چھ والا پیک اٹھایا اور خوشی خوشی اندر رکھ دیا۔

ٹرالی کو پکڑ کر وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھی جب سامنے سے جوس کے دو ڈبے اٹھاتا ہوا ہوشع آیا۔

وہ ساتھ ساتھ اسے کوئی ہدایت بھی دے رہا تھا جب اسکی نظر سٹنگ پر پری، چلتی ہوئی زبان کو بریک لگا۔ چہرے کے زاویا اچانک ہی ناپسندیدگی میں بدل گئے۔

" یہ کس نے رکھی"، ہاتھ بڑھا کر اسنے سٹنگ کا پیک اٹھا کر نیچے رکھنا چاہا جب ایک سفید ہاتھ زور سے آیا اور اسکا ہاتھ پیچھے دکھیلا۔

" ہاتھ نہ لگاؤ اسے یہ میرے لیئے ہے"، غصہ سے کہا۔ یوشع نے اداسی اور حیرت کے ملے جالے تاثرات سے پہلے اسے دیکھا پر سٹنگ کو اور پھر دوبارہ اسے۔

"یہ آپ پیتی ہیں؟ "

"ہاں تو ! "

' جبھی صحت کا یہ حال ہے"، بڑبڑا کر وہ آگے بڑھ گیا۔ محرام نے اسکی پیٹھ کو حیرت سے دیکھا۔ ایک بچہ اسکی ناک میں دم کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس وقت وہ دونوں اپارٹمنٹ واپس آئے شام کے اندھیروں نے پورے اسلام آباد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

انکی بلڈنگ میں لگی لفٹ کے دروازے کھلے اور ایک سیاہ بالوں والا جھکا سر باہر نکلا جو کندھے پر لٹکے بیگ میں سے شاید چابیاں تلاش رہا تھا اس سر کے بلکل پیچھے ایک اور سر بھی نمودار ہوا۔ بھورے ہلکے گنگھرالے بالوں والا سر لیکن حیرت انگیز طور پر وہ وہیں جما ہوا تھا۔ محرام جو مصروف سی پرس چھان رہی تھی جب اسے محسوس ہوا یوشع اسکے پیچھے نہیں آرہا تو اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔

چلو نا!"، اپنی صحت سے زیادہ بھاری بیگز سنبھالتے یوشع منیر لفٹ کے کھلے دروازوں " کے درمیان میں ہی ایستادہ تھا۔

منہ سانس روک کر لال ہو چکا تھا اور کندھے وہ بے تحاشہ بوجھ کی وجہ سے جھکے تھے۔

تسک!"، ناپسندیدگی سے کہتے ہوئے وہ اسکی طرف آئی تو ہوشع کی ایک گھٹی گھٹی آواز " آئی۔

" تھ۔۔۔ تھوری مد۔۔د "

محرام نے آنکھیں گھمائیں اور اسکی چھوٹی انگلی میں لٹکا اپنی سٹنگ کی بوتلز کا بیگ سنبھالتے وہ آگے بڑھ گئی۔

اب چلو"، یوشع کا چہرہ بلکل ویسا تھا 'ہمیں اپنوں نے لوٹا، غیروں میں اتنا دم کہاں تھا'۔ "

مزے سے بیگ کو گھماتے محرام ہمایوں نے کوریڈور کا موڑ کاٹا۔ ہشاش بشاش قدم ابھی تھوڑا ہی آگے گئے تھے جب وہ بیچ راستے میں رک گئے۔ اسکی نظر اپنے اپارٹمنٹ کے ڈور پر پری۔ وہ ویسا نہیں تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئے تھے۔ وہاں کوئی آیا ہوا تھا۔ سیاہ سوٹ پہنے وہ دروازہ مسلسل ناک کر رہا تھا۔ محرام ابھی بھی وہیں جمی تھی جب اسکے پیچھے سے یوشع بمشکل ہی بیگز سنبھالتے ہوئے آیا۔ راستے میں کڑھی محر کو دیکھ کر وہ ادھر ہی اونچا اونچا شروع ہو گیا۔

کچھ شرم ہوتی ہے آپیا، آپ اتنی پڑھی لکھیں ہیں children's rights "

www.novelsclubb.com

کا بھی کچھ نہیں پتا آپکو۔چائلڈ لیبر ویسے بھی الیگل ہے اور آپ۔۔"، وہ جو اپنی لہہ میں بول رہا تھا جب اسکی آواز دروازے پر موجود مرد کے کانوں میں پڑی تو وہ پیچھے مڑا۔ محرام ابھی بھی ویسے ہی جمی تھی اور وہ مرد۔۔۔۔۔وہ پہلے حیران ہوا اور کچھ ہی لمحات بعد اسکے ہونٹوں کے کنارے اپنی ازلی طنزیہ مسکراہٹ میں آہستہ سے ڈھلنے لگے۔

"گڈ اوینگ ! مس۔۔۔ہمایوں"، علی اصغری نے ماتھے تک ہاتھ لے جا کر محرام کو سلام کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپارٹمنٹ کے لاؤنج میں تناؤزدہ ماحول تھا۔پردوں کے بیچ میں سے روشنی بکھرتی ہوئی پورے اپارٹمنٹ میں پھیلی تھی۔ایسے میں ان تینوں کی نظریں ایک دوسرے پر جمی تھیں۔

سنگل صوفے پر موجود محرام کی چھبتی نظریں میز کے دوسرے جانب ڈبل سیٹر پر بیٹھے علی پر تھیں۔ وہ پرسکون سا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔ ان دونوں کے مخالف سمت یوشع اضطرابی کیفیت سے بیٹھا کبھی علی کو دیکھتا تو کبھی محرام کو۔ ٹانگ عادتاً ہل رہی تھی۔

تینوں کے درمیان خاموشی تھی جب محرام کی آواز آئی۔

کیوں آئے ہو یہاں ؟"، بہت دیر تک اسکے چہرے پر یہ جواب کو جھنے کے بعد بھی جب " اسے کچھ نہ ملا تو اسنے زبان سے پوچھنا بہتر سمجھا۔

علی نے معصومیت سے پھنکے پر سے نظریں ہٹا کر اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔

میں نے تو سنا تھا تم۔ لوگ اپنے مہمانوں کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہو!"، آئبر وا چکائی" " کیا ہوا؟ چائے کا رواج ختم ہو گیا؟"، اس سے پہلے کے محرام اسے کوئی جواب دیتی یوشع صوفے سے خود پی کرڑھا ہو گیا، "میں بنا دیتا ہوں" اسکے انداز میں عجلت تھی۔ بغیر کسی کو موقع دیے وہ کچن میں گھس گیا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے محر کی شکی نگاہیں ابھی بھی علی کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں آس پاس اپارٹمنٹ کو جانچنے میں لگیں تھیں۔

تھوڑی دیر بعد جب چائے بن گئی یوشع نے دھیان سے اسے شیشے کے کپ میں ڈالا اور علی کے سامنے لا کر رکھ دی۔ خالی چائے دیکھ کر اسکے چہرے پر ناپسندیدگی صاف نمایا ہوئی۔

"! ایسے ہی پی لوں ؟"، یوشع سے برہمی سے پوچھا۔ "مہان ہوں میں "

وہ بھی مہمان ہے"، اپنی بات پر زور دیتے محرام نے اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

" ماحول کا تناؤ محسوس کرتے یوشع دوبارہ اٹھ کر کھڑا ہوا، "میں لاتا ہوں ساتھ کچھ۔

کوئی ضرورت نہیں، بیٹھ جاؤ"، بجلی کی رفتار کے ساتھ وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا،" "انھیں ایسے ہی ہضم ہو جائے گی چائے"، اسکی سیاہ آنکھوں میں سختی نمایا تھی۔ ایک لمحے کے لیے بھی اس نے اپنی نظریں علی پر سے نہیں ہٹائیں۔

چائے کی پیالی بے دلی سے اٹھاتے ہوئے اسنے سر ناپسندیدگی سے جھٹکا اور گرم کپ کو ہونٹوں کے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"اب بولو کیا کام ہے ؟ "

چائے پی لوں"، چڑ کر کہاں "

نہیں !" محرام کے بے ساختہ بولنے پر صرف وہی نہیں یوشع بھی ٹھٹکا تھا۔ آج اسکے " رنگ بدلے ہوئے تھے۔ قمر سیدھے کیے وہ پہلی بار اس گھر کی مالکن لگی تھی۔ آنکھوں میں سختی تھی، مزاج میں برہمی اور رعب۔ پتہ نہیں کیسے مگر علی کا چائے تھاما ہاتھ خود بخود نیچے ہو گیا۔ نظریں چراتے اسنے آدھ پیا کپ نیچے رکھا اور اپنے ساتھ لائی ہوئی فائل کھول کر سینٹر ٹیبل پر رکھی۔

یہ کیا ہے ؟"، محر نے فائل کو نہیں دیکھا اسکی نظریں ابھی بھی وکیل پر تھیں۔ "

www.novelsclubb.com

بازل کی کیس فائل "وہ پھر بھی ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ نظریں جھکا کر فائل کو دیکھا " مگر اسے لینے کے لیے آگے نہیں ہوئی۔ مجبوراً یوشع کو وہ فائل اٹھا کر اس کے سامنے رکھنی پری۔ اس نے پھر بھی کوئی رد عمل نہیں کیا۔ یونہی قمر تانے بیٹھی رہیں۔ اسے شاید اب فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

جب بہت دیر تک وہ نہیں بولی تو علی نے آئبرو اچکاتے خود ہی اس سے سوال کیا۔

"چاہیئے نہیں تھی فائل؟ "

میری ہی تھی۔۔۔میرے پاس ہی آنی تھیں، تم بتاؤ بس یہی دینی تھی"، بیزاریت سے " پوچھا۔ علی اصغری شاہد کچھ اور توقع کر رہا تھا کوئی شکریہ، کوئی بھیگ، کوئی آنسو مگر محرام ہمایوں آہستہ آہستہ اب ان سب سے نکل رہی تھی۔

اپنے احساسات وہ اب سہی جگہ انویسٹ کرنا چاہتی تھی۔

اور کچھ نہیں ہے تو تم جا سکتے ہو"، حکم صادر کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ "

میں زباب کا کیس لڑ رہا ہوں"، تیزی سے بولا تا کہ اسے روکا جا سکے، اور وہ رک بھی گئی " تھی مگر صرف وہی نہیں رکی یوشع بھی رک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ۔۔آپ آپی سے ملے تھے؟ آپ ان کا کیس لڑ رہے ہیں"، پرجوش ہوتے یوشع " صوفے کے بلکل دہان پر بیٹھا تھا۔

علی کا تیر بلا آخر نشانے پر لگا تھا۔ایک جتاتی نظر بت بنی محر کو دیکھا اور پھر یوشع کو دیکھا۔

"ہاں! ملا تھا میں اس سے۔۔۔۔۔۔بہت جلد بیل بھی کروادونگا میں"،اونچا اونچا بولتے وہ کیا جتانا چاہ رہا تھا محر سمجھ رہی تھی۔

"کیا مطلب۔۔آپی رہا ہو جائیں گی؟آپی آجائیں گی؟"،خوشی سے اس بچے کا چہرہ تمتما اٹھا۔

محرام ہونز یونہی کڑھی تھی۔اپنی انا پر بیر رکھتے وہ اس عورت سے ملنے گئیں اور اس نے الٹا کسی اور سے ہاتھ ملا لیے وہ بھی کس سے؟!

ایک آخری جتاتی نگاہ محر پر ڈالتے وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔اپنے کوٹ کو بٹن بند کرتے وہ یوشع کو دیکھ رہا تھا۔پھر جھک کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار اور امید سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کرو تمہاری بہن جلد باہر ہو گی۔۔۔تمہارے پاس"، تھوڑا سا کندھا دبا کر وہ جس دروازے سے آیا تھا اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اسکے جاتے ہی اپارٹمنٹ میں دوبارہ خاموشی چھا گئیں مگر وہ تناؤاب غائب تھا۔ وہاں ایک دل میں خوشی تھی اور دوسرے میں غصہ۔ محر نے نظریں پھیر کر پیچھے دیکھا بازل کی کیس فائل آدھ کھلی پڑیں تھیں اور اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر چائے کا آدھ پیا کپ تھا۔

دونوں پر سورج کی روشنی نے سایہ کیا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محرام کا پارٹمنٹ ایک تین منزلہ عمارت کے دوسرے فلور پر واقع تھا۔ تینوں فلورز کے درمیان بس ایک لفٹ لگی تھی اسی لفٹ کے دروازے آہستہ سے کھلے اور سیاہ کوٹ ٹائے پہنے وکیل باہر آیا۔

اسکی چال میں کوئی رعب، غرور، وقار کچھ نہیں تھا لیکن وہاں ایک غیر فطری بات ضرور تھی۔

وہ آج خوش تھا، یا اگر سادہ زبان میں کہا جائے اسکے چہرے پر بلکل ویسی مسکراہٹ تھی جو کسی فراڈیے کے چہرے پر فراڈ کرنے کے بعد ہوتی ہے۔

ہلکی ہلکی ہوا اسکا کوٹ اور ٹائے بھی اڑ رہی تھیں لیکن وہ خوش اور پر سکون سا ہوئے پارکنگ ایریا میں کرڑھی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

دروازہ کھولتے ہی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دونوں ہاتھوں سے سٹیرینگ کو تھاما۔

علی اصغری کی گھنی مونچھوں کے نیچے موجود مسکراہٹ چہرے سے چپک کر رہ گئی تھی۔

ایک فراڈ کو چھوڑ کر وہ اب دوسرے فراڈ کی طرف جا رہا تھا۔ گردن پھیر کر اسنے ساتھ پڑا بھورا لفافہ اٹھایا کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا اور پھر آہستہ سے اسے باہر نکالا۔

لیگل کانٹریکٹ"، کچھ دیر کے لیئے علی اصغری کو اسکی گاڑی میں چھوڑ کر وقت میں پیچھے " آتے ہیں جہاں سے اسنے اپنا نیا فراڈ شروع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ملاقاتی کمرے میں دوبارہ موجود تھی مگر اس بار وہاں محرام ہمایوں کے بجائے علی اصغری اسکے سامنے بیٹھا تھا۔

تم میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ کیوں؟"، زباب نے شکی نظروں سے اسے دیکھا۔ علی نے " اپنے کوٹ پر آئیں نامولود شکنوں کو دور کیا اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی۔

مدد کس نے کہا، میں ایک وکیل ہوں کیا تمہیں اسی کی ضرورت نہیں "آ ئبرو اوپر " کرتے سوال کیا جس کے جواب میں زباب طنز سے مسکرائی۔

سات ماہ میں بازل کو تو نکال نہیں سکے مجھے کیا خاک نکالوں گے یہاں سے"، کہتے ساتھ " ہی حقارت سے منہ پھیرا۔

علی کی چھوٹی انا ٹھاٹھے مار کر ابھر رہی تھی مگر وہ کمال ضبط سے اسے دبا گیا۔ زباب کی بات کا اثر نہ لیتے ہوئے اسنے وہی خاکی لفافہ آگے کیا۔

"یہ کیا ہے؟ "

لیگل کانٹریکٹ"، زباب نے کچھ کڑوا کہنے کے لیے منہ کھول ہی تھا جب علی نے ہاتھ " اٹھا کر اسے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

" ماننا ہوں میں اتنا قابل نہیں مگر تم بھی یہ مان لو کے تمہیں یہاں سے نکالنے کوئی نہیں آئے گا، میں آگیا ہوں نا۔۔۔ خدا کی طرف سے نعمت سمجھو اور (لفافہ آگے کیا) وقتی طور پر میرے ساتھ ہی گزارا کر لو۔ پھر یہاں سے نکلنے کے بعد تم اپنے راستے میں اپنے راستے"

،زباب نے ایک مرتبہ اسے دیکھا پر لفافہ کو۔ کہہ تو وہ آدمی ٹھیک ہی رہا تھا مگر بازل کی حالت بھی اسکے سامنے تھی ؟ کیا اسے یہ گاٹھے کا سودا کرنا چاہیے تھا !

علی کی نظریں چیخ چیخ کر اسے ہاں پر اکسا رہیں تھیں اور اسکا بدلہ۔ "زباب عروج یہاں سے نکلو گی تو کچھ کر پاؤ گی نا"، ایک نظر پھر کاغذ کے اس ٹکڑے کو دیکھا اور۔۔

مجھے تمہاری آفر قبول ہے!"، ساتھ رکھا کو اپین اٹھایا اور اپنا سائن کر دیا۔ "

اب واپس حال میں آتے ہیں جہاں علی اصغری کے ہاتھ میں وہی کانٹریکٹ ہے جس کے ایک کونے میں زباب عروج کے دستخت ہیں۔ کانٹریکٹ میں صاف لکھا ہے کے جب تک زباب جیل سے باہر نہیں آجاتی اسے مہانہ طور پر اپنے وکیل کو کچھ رقم دینی ہو گی۔

یہی اسکا طریقہ تھا۔

وہ جانتا تھا یہاں اگر شرافت سے وکالت کی جائے تو وہ پوری عمر ایک چھوٹے سے عہدہ پر ہی پھنسا رہے گا۔اسکے ساتھ والے وکیل شہرت کی اس لالچ میں کبھی اسے آگے نہیں آنے دے گیں اور پیچھے رہنا اسے پسند نہیں تھا۔

اپنے کلائنٹ کے ساتھ یونہی کانٹریکٹ کر کے جب وہ اچھے خاصے پیسے بٹور لیتا تھا تو وہ کیس کسی اور کو تھما دیتا۔اس میں آخر میں وہ کلین رہتا تھا،اسکا کلائنٹ سمجھتا رہتا ہے علی نے اسے رہا کرانے میں بہت مدد کی ہے مگر سچ تو یہ ہوتا ہے وہ اپنے کلائنٹ کو جتنا زیادہ ہو سکے جیل میں رکھنے کے مواقع پیدا کرتا ہے۔وہ زیادہ تر ایسے لوگوں کو چنتا ہے جن کے آگے پیچھے والے کوئی نہ ہو اور اگر ہو تو وہ اس ملک کے قانون سے زیادہ واقف نہ ہوں۔جیل موجود قیدی ہی اسکا پہلا ٹارگٹ ہوتے تھے۔ایک طرح سے اسے con man میں ایک بہترین کون مین

بھی کہا جا سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

کاغذ کو دوبارہ لفافہ میں ڈالتے اس نے سائڈ مرر میں اپنے بال سیٹ کیئے، مونچھوں کو تاؤ دیا اور سٹیرینگ سنبھالتے گاڑی کو پارکنگ سے باہر نکالا۔اسکی گاڑی اب عمارت سے دور جارہی تھی۔

ΔΔΔ

بائیس گھنٹے۔۔

بائیس گھنٹے ہو چکے تھے اسے جیل میں قید وہ بھی ایک ایسے گناہ کے جرم میں جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔

سلاخوں کے ساتھ قمر جوڑے وہ زمین پر دوزانوں ہو کر بیٹھی تھی۔بند آنکھیں اوپر حوالات کی سیلن زدہ دیوار پر ٹکی تھیں۔

زباب عروج کو عرش سے فرش پر لا پٹخا تھا۔

حلدی والے لباس کا رنگ پھیکا ہو گیا تھا۔ گولڈن بال ڈھیلی پونی میں بند تھے مگر ڈھیر ساری لٹیں چہرے اور گردن پر جھول رہیں تھیں۔

گال پر لگا ہلدی کا ٹھپا اب وہاں نہیں تھا شاہد اسنے منہ دھو لیا تھا۔

سر سلاخوں کے ساتھ بار بار ٹکراتی وہ بس اپنی بیل کے انتظار میں تھی۔ علی نے اس سے کہا تھا وہ اسے نکال لے گا مطلب۔۔۔ وہ اسے نکال لے گا۔

دل ہی دل میں منصوبہ بندی کرتے اچانک کسی نے پیچھے سے سلاخوں کو زور زور سے ہلانا شروع کر دیا۔

زباب بوکھلا کر وہاں سے ہٹی۔ سامنے وہی خاتون آفسر کڑھی اسے حقارت اور طنز سے دیکھ رہی تھی۔ جب جب وہ عورت اسکے سامنے آتی تھی اسے دیکھ کر زباب یوشع کا قتل بھول کر اس عورت کے قتل کی منصوبہ بندی شروع کر دیتی تھی

www.novelsclubb.com

مبارک ہو آج کا تیسرا مہمان"، کہہ کر وہ باہر چلی گئی۔زباب منہ ہی منہ میں اسے " گالیاں دیتی اٹھ کرڑھی ہوئی۔آگے بڑھ کر اسنے ساتھ پڑے مٹکے میں سے ایک گلاس پانی نکالا۔آنے والا مہمان اندر آچکا تھا۔اور اسکے قدم (وہ رک گئی) زباب نے پہچان لیے تھے ۔

سب سے مختلف چاپ۔

آہستہ سے سہج سہج کر اگل قدم اٹھانا۔

لیکن یہ سستی اس وجہ سے نہیں تھی کے وہ بے یقین تھا۔۔۔یہ اس وجہ سے تھی کے آنے والا اسکی حالت سے لطف اٹھا رہا تھا۔

رک رک کر اس خوبصورت منظر کو اپنی آنکھوں میں اندر تک اتار رہا تھا۔

حلق میں جاتا پانی اندر تک کرواہٹ پھیلا چکا تھا۔سختی سے سٹیل کا گلاس تھامے وہ حوالات کے بیچو بیچ کرڑھی تھی۔آنے وال شخص سلاخوں کے ساتھ ٹیک۔لگا کر کرڑھا تھا۔اسکی پی کیپ نے اسکا آدھا چہرہ ڈھکا ہوا تھا لیکن وہاں موجود خبیث مسکراہٹ چھپائی نہ چھپتی تھی ۔

" good evening. . . bride to be "

زہر خند لہجے میں احمد جہانزیب نے چبا چبا کر کہا۔

زباب نے آنکھیں سختی سے مینچ لیں۔وہ کس آدمی کے سامنے گڑے گی۔اب یہ وقت بھی آگیا تھا اس پر۔

کیسا محسوس کر رہی ہو؟"،وہ اونچا اونچا بول رہا تھا۔ظاہر تھا وہ اسے چڑا رہا تھا اور وہ۔۔۔ " چڑ بھی رہی تھی مگر آج وہ اس نیولے کے منہ نہیں لگے گی۔اسکے پاس ایک وکیل ہے، اسکے پاس پیسہ ہے وہ ایک بار یہاں سے نکل آئے سب کچھ اسکا ہو گا۔اسکی سلطنت۔

کیوں آئے ہو"،وہ ابھی بھی نہیں مڑی تھی مگر لہجے میں احمد کے لیے نفرت عیاں تھی " ۔

www.novelsclubb.com

ایک ڈیل لایا ہوں تمہارے لییے!"،اپنی دھاڑی کو ہلکا سا کھجاتے ہوئے کہا۔ "

" کوئی ضرورت نہیں!"،طنزیہ مسکراہٹ سے کہا"میں اپنا وکیل ہائر کر چکی ہوں "

وکیل تو ہائر کر لیا ہے مگر۔۔اسے پیسے کہاں سے دو گی تمہارے بینک اکاؤنٹس تو خالی " ہیں"،اب باری تھی زباب کے مرنے کی۔آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں اور چہرہ اب احمد جہانزیب کی طرف تھا۔

"کیا مطلب؟ "

اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے جس آدمی کا تم نے قتل کیا ہے میں اسی آدمی کی " جائیداد کا وقتی وارث ہوں تو اس حق سے میں کیوں تمہیں اسکی کمائی ہوئی دولت دوں"، مسکراتے ہوئے کہا

تم ایسا نہیں کر سکتے"، سلاخوں کو سختی سے تھاما "

اب تو میں نے کر دیا"، گنگناتے ہوئے اسے چڑاہا "

www.novelsclubb.com

زباب عروج کے رگوں میں گردش کرتا خون غصے سے مزید تیز ہو گیا۔ سلاخوں کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے وہ وہاں سے ہٹ گئی۔ گولڈن بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود پر قابو کیا۔

! ایسا نہیں ہو سکتا؟ وہ سب اسکا تھا! وہ سب اسکا ہے

"تھوڑی دیر بعد کھانستے ہوئے اس نے زباب کی توجہ حاصل کرنا چاہی، "اب دوں آفر کوئی راستہ نہ دکھنے پر زباب نے نفرت سے ہامی بڑھ دی" کہو!"، یہ کہنا ہی تھا کے اسکا چہرہ کھل اٹھا۔

سلاخوں سے دور ہوتے ہوئے اب وہ پورے قد کے ساتھ کڑھا تھا۔ہاتھ پینٹ کی جیب میں تھے

تمھیں میں یہاں سے نکالنے کے لیے تیار ہوں اگر۔۔۔"،زور دے کر جملہ ادھورا چوڑھا "

"اگر؟ "

www.novelsclubb.com

اگر جو تم اپنی ماہانہ قیمت سے دست برداری دے دو اور میری زندگی سے بہت دور چلی جاؤ"،زباب کے چہرے کے تاثرات صدمے سے ڈھلیے ہو گئے۔ "

فکر نہ کرو میں یوشع کو کچھ حصہ دے کر فارغ کر دونگا، ویسے بھی۔۔اسے تھوڑی پتہ " ہے کے اٹھارہ سال کی عمر کے بعد یہ سب اسکا ہو جائے گا"، زباب ابھی بھی صدمے میں تھی۔احمد جواب طلب نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

دس ماہ رہ گئے نا اسکے اٹھارہ سال کا ہونے میں ؟"، یوشع کی سالگرہ مئی میں آتی تھی۔ "

سولہ مئی

مقناطیسی حالت میں زباب سلاخوں کے قریب آئیں۔اسکا چہرہ خالی تھا۔

یہ سب۔۔۔یہ سب تم جائیداد کے لیئے کر رہے ہو۔۔ تمہیں شروع سے جائیداد " چاہیے تھی؟"، آواز کسی کھائی سے آئی تھی۔زباب اتنے سالوں سے سمجھ رہی تھی کے اس جائیداد کی رکھوالی وہ ایک سزا کی طرح کر رہا تھا لیکن یہاں تو ماجرا ہی کچھ اور تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اس قدر گدھا ہوں جو یہ تک نہیں سمجھ سکے گا کہ تمہارے اس " مکار باپ نے یہ سب کچھ میرے لیئے کیوں چھوڑا؟۔۔۔کیسا محسوس ہوتا ہے جب اپنی مری ہوئی ماں کے ایکس منگیتر کا ہی کام کتوں کی طرح صبح سے شام کرنا پڑے؟"، اسکی

آواز ہلکی تھی مگر اس میں غصہ تھا۔وہ چبا چبا کر تیزی سے بول رہا تھا۔اپنی ماں کا ذکر اسکے لیے تکلیف دہ تھا۔

میں یہ سب چھوڑ کر آرام سے جا سکتا تھا! میں جانتا ہوں منیر عابد کا مقصد مجھے ٹارچر کرنا " تھا لیکن۔۔۔جب انسان کو درد کا عادی بنا دو ناز باب عروج۔۔۔پھر سکون اسے راس نہیں آتا۔۔وہ تکلیف کو ہی کمفرٹ بنا لیتا ہے "،

زباب کی سرمئی آنکھیں احمد کے گندمی چہرے پر پتہ نہیں کیا کھوج رہیں تھیں۔مگر جو بھی تھا اسکا چہرہ خالی تھا۔

حوالاتی کمرہ آوازوں سے خالی تھا جب بہت دیر بعد احمد جہانزیب کی آواز آئی۔

سو۔۔آفر قبول ہے۔۔یا نہیں؟"،زباب ابھی بھی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی " ۔خالی نظریں آہستہ سے پہلے احساس میں بدلی اور پھر دیکھتے دیکھتے اسکا ایک بھرپور قہقہہ بلند ہوا۔احمد نے اسے کوفت سے دیکھا مگر وہ پھر بھی ہنسے گئی۔یہاں تک کے ہنستے ہنستے آنکھوں کے کنارے بھیگ گئے۔

www.novelsclubb.com

تکلیف۔۔۔ کمفرٹ"، ہنسنے کے دوران بولی، "جائیداد۔۔ آہ گاڈ احمد جہانزیب تم۔۔ تم" "ہنسنے کے باعث اسکے جبڑوں تک میں درد شروع ہو چکا تھا، "کونس۔۔۔ کونسی فلم دیکھی ہے رات کو؟"، اتنی اچھا پتہ نہیں آخری بار وہ کب ہنسی تھی۔

سلاخوں کے پار موجود شخص اسے غصہ سے دیکھ رہا تھا۔

تمہیں میری آفر قبول ہے۔۔ یا نہیں؟"، دانتوں کو آپس میں سختی سے پیوست کرتے " ہوئے پوچھا۔

نہیں ہے قبول! کیا کرلوگے؟"، مذاق اڑاتی نظروں سے کہا۔ "

" میں تمہارے بینک اکاؤنٹس فریز کروا سکتا ہوں "

کروادو"شانے اچکاتے ہوئے کہا،"ویسے بھی تم نے ابھی جو کچھ بھی کہا مجھے لگتا ہے تم " نیند میں ہو یا۔۔ کوئی بہت تھرڈ کلاس فلم دیکھ کر آرہے ہو (تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے اسنے سرگوشی کرنا چاہی) گھر جا کر سو جاؤ"، وہ ابھی بھی ہلکا ہلکا ہنس رہی تھی جب کے احمد جہانزیب کا غصہ سے چہرہ لال ہو چکا تھا۔ نسیں ابھری تھیں۔ وہ اسکی ڈیل نہیں قبول کرنا

چاہتی ٹھیک ہے نا کرے، بھاڑ میں جائے۔لمبے لمبے ڈگ بڑھتا اسنے زباب پر لعنت بھیجی اور حوالات سے باہر آگیا۔

ابھی وہ تھانے کا گیٹ پار کر ہی رہا تھا جب اسکا فون بجنے لگا۔اسکے اسسٹنٹ کی کال تھی۔

بولو!"، فون کان سے لگایا اور اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا۔ "

سر وہ۔۔۔سفیق جابر والا مسئلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔۔۔اسنے وہاں کے کرائے " داروں کو ہراساں کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ سب اب یہ شکایت کر رہے ہیں کے یہ ". دکانیں آپ نے انھیں دلوائیں ہیں۔۔۔میں اب

میں دیکھ لونگا اس مسئلہ کو تم رہنے دو"، نہ صرف اسکی بات بلکہ احمد نے اسکی کال بھی " کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

شفیق جابر اسکے حلق میں موجود وہ کانٹا بنتا جا رہا تھا جسے نہ وہ نگھل سکتا تھا نا اگھل۔

گاڑی سٹارٹ کرتے وہ ابھی اسی مسئلہ کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اسکا فون دوبارہ بجا۔

غیر شناسہ نمبر سے میسج تھا اور غیر شناسہ نمبر سے ہمیشہ کون میسج کرتا تھا؟

زہن میں اچانک سے جھماکہ ہوا۔'ایک اور پلین'، شفیق جابر کے علاوہ بھی ایک شخص ہے جو اسکے حلق میں پھنسا کانٹا تھا۔

یاور حبیب

اور یہ کانٹا پہلے والے سے زیادہ خطرناک تھا۔

اگر جو وہ ایک تیر سے دو شکار کر لے۔

سوچتے ہوئے اسنے چیٹ کھولی۔

"خبر ملی ہے کے وہ کوے کو پنجرے سے نکال رہے ہیں! تو کیا سوچا ہے تم نے؟ کوا نکل گیا تو وہ تمہاری گردن کاٹنے کا باعث بنے گا"

www.novelsclubb.com

ڈھکے چھپے لفظوں میں موصول ہونے والا میسج وہ سمجھ گیا تھا۔

اور اب اسے کیا کرنا تھا، بس یہ سمجھنا باقی رہ گیا تھا۔

گاڑی کو سڑک پر ڈالتے اب وہ آگے کے لائحہ عمل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

ΔΔΔ

www.novelsclubb.com

زباب عروج کی گرفتاری کے دو دن بعد

اسلام آباد میں کل رات پھر بارش ہوئی تھی اسی وجہ سے موسم قدرے خوش گوار تھا۔

جون کی جھلسا دینے والی آب و ہوا اس وقت بھلی معمول ہو رہی تھی۔

اسی آب و ہوا میں مہر نساء ولا کے لان میں ہماری کہانی کا منظر تھا۔لان کی گول سفید چیئرز پر چار لوگ میز کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہلکے آسمانی رنگ کے لباس پہنے محرام ہمایوں جو بیزار بیٹھی تھی۔

اسکی ایک طرف بیٹھی اسکی ماں جن کی بیساکھیاں انکے قریب موجود تھیں اور قمرتا نے انکی حالت اب دوبارہ نارمل کی طرف جارہی تھی۔چہرے پر موجود دھبے اب ختم ہورہے تھے

قرۃالعین کے بلکل سامنے بازل کے نئے وکیل لقمان صاحب بیٹھے تھے۔جنکے موٹاپے کے باعث سیاہ کوٹ کا بٹن بند نہیں ہورہی تھے۔انکی نظریں جھکی تھیں اور تفتیش سے فائل کی رو گردانی کررہیں تھیں۔

اور سب سے آخری لان چیئر پر بیٹھا سیاہ آنکھوں والا بائیکر جو بے صبری سے مسلسل ٹانگ ہلارہا تھا اور دانتوں سے ناخن کتر رہا تھا۔وہ مجبوراً ڈرائیور کی سروس ادا کررہا تھا ایک سائڈ کک کی طرح۔

اسے لقمان کے ساتھ دیکھ کر قرۃالعین نے آنکھوں ہی آنکھوں میں محر سے سوال پوچھا کے یہ کون ہے؟ مگر محر کے جواب دینے سے پہلے ہی سیف خود بول اٹھا

"میں سیف ہوں انکا سالا، دراصل یہاں سے سیدھا ہم نے خود کورٹ جانا ہے۔۔۔ ہمارا اپنا ایک کیس ہے اسی لیئے میں بھائی کے ساتھ ہی آگیا اب کون بار بار۔۔"، اسکا ابھی مزید بولنے کا ارادہ تھا جب عین نے ہاتھ اٹھا کر اسے بیچ میں ہی روک دیا۔

وہ خاموش ہو جانے والوں میں سے نہیں تھا مگر نا جانے اس بیسا کھیوں کے سہارے چلنے والی عورت کی نظروں میں ایسی کیا کاٹ تھی کے اسکی بولتی زبان کو بریک لگ گیا۔

انکو آئے ہوئے آدھا گھنٹا ہو چکا تھا۔اب چونکہ علی نے (آخر کار) کیس سے دستبر داری دے دی تھی تو اب انھیں جلد از جلد وکیل کی مدد سے معاملہ نپٹانا تھا۔محرام بجائے اسکے کے لقمان صاحب کے وکیلوں والے تاثرات پڑھتی اسنے اپنی سیاہ آنکھوں سے اس بن بلائے مہمان کو گھورنا زیادہ بہتر سمجھا۔اسے وہ پہلی نظر میں ہی پسند نہیں آیا تھا اور اب یہاں یوں لان چیئر پر بیٹھا مزید زہر لگ رہا تھا۔

سیف اسکی نظروں کو اگنور مارتا آس پاس ولا کو دیکھتا گیا شاہد اسے اندر جانے کی چاہ ہو رہی تھی۔ وہ واحد نہیں تھا ولا کو باہر سے دیکھنے پر بھلے ہی سب کو اندر دیکھنے کی چاہ نہ پیدا ہوتی ہو مگر ایک بار اندر آنے کے بعد سب کو ولا کی ایک افیشل ٹرپ مارنے کا دل کرتا تھا۔

محرام ابھی بھی سیف کو گھوڑ رہی تھی، لقمان ابھی بھی فائل کے صفحے پلٹ رہے تھے، قرۃ العین ابھی بھی ان کی حتمی جواب کی منتظر تھی اور اس سب کے دوران اچانک ہی۔

واش۔۔واشروم کس طرف ہے"، سیف کی آواز آئی۔ "

محرام کی خونخوار نظروں میں مزید نفرت گھل گئی۔ سوالیہ نگاہوں سے سیف نے گھر کے میز بانوں کو دیکھا

محرا سے گیسٹ روم میں چھوڑ آؤ"، قرۃ العین کے کہنے پر محرام کی آنکھیں پوری کی " پوری کھل گئیں۔ اس نے قرۃ العین کو 'مما میں ؟' والی نظروں سے دیکھا جن کو انھوں نے کسی خاطر میں نہیں لیا۔ وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر کس جواز پر ؟

سیف نے بخوبی محرام کے بدلتے تاثرات کو نوٹ کیا تھا اور اسی وجہ سے اسکی طرف اپنی وہی بے شرموں والی ڈھیٹ مسکراہٹ اچھالی۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر ولا کی پتھریلی روش پر کھڑا ہو چکا تھا اب محرام انکار بلکل بھی نہیں کر سکتی تھی سو چار و ناچار صبر کا گھونٹ بڑھتی اٹھ کر ڈھی ہوئی۔

آؤ"، بیزار لہجہ کو چھپانے کی کوشش بھی نہیں کی گئی۔ "

ولا میں کچھ مہمان توزیاب والے واقعے کے بعد گھر جا چکے تھے اور جو اس وقت مہمان تھے سارے سوئے ہوئے تھے۔

سڑھیوں کا سفر کرتی وہ خاموشی سے آگے چل رہی تھی۔ اسکے پیچھے چلتے سیف کی آنکھوں میں ستائش تھی لمبے آف وائٹ مخملی موٹے پردے جنھوں نے دیوار گیر کھڑکھیوں کو ڈھکا ہوا تھا۔ آف وائٹ پرانے طرز کا بنہ ہوا فرنیچر اور چمکتی ہوئی آف وائٹ ٹائلز جن کے بیچو بیچ ایک بڑا سے پھولوں کا ڈیزائن بنا تھا۔

وہ دونوں ابھی سیڑھیوں کے درمیان میں تھے جب سیف نے خاموشی کو توڑا

ویسے۔۔۔"، محرام نے بیزاری سے سانس اندر کھینچی "یہ گھر تمہارا ہے؟"، معصومیت " سے سوال پوچھا مگر اسکے لہجے میں چھپی لالچ اور احساسِ کمتری پھر بھی واضح تھی۔

محرام نے اسکے سوال پر تمہیں اس سے کیا والی نظروں سے دیکھا، سیف نے اپنی بات کی " وضاحت کی "نہیں۔۔م۔۔میرا مطلب یہ نہیں تھا وہ۔۔یہ گھر۔۔

نانی اماں کا ہے میری"، اسکی بات خشک لہجے میں کاٹتے ہوئے کہا۔ "

اوہ! اچھا"، وہ اب سیڑھیوں کے آخر میں تھے اور کوریڈور کا موڑ کاٹ رہے تھے۔ ولا " بہت بڑا اور علیشان نہیں تھا مگر اسکی سجاوٹ میں ایک سلیقہ تھا جیسے کسی بہت کیریٹو دماغ کی تخلیق ہو۔

ویسے۔۔ایک بات تو بتاؤ"، گیسٹ روم کے بجائے محرام نے یوشع کا کمرے کا دروازہ" " کھولا، گیسٹ روم میں ویسے بھی کوئی مہمان سویا ہی ملے گا۔

اس گھر۔۔کی۔۔کل ملیت کتنی ہو گی"، رک رک کر سوال پوچھتے اسنے آخر میں محرام " کو بھی رکنے پر مجبور کر دیا۔ وہ اک دم ہی آدھ کھلے دروازہ کے بیچ میں ٹھہر گئی۔ حیرت سے من کھلا تھا اور غصہ سے بھونیں سکڑیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوز می؟"، یہ صرف ایک ایکسکیوز نہیں تھا بلکہ ایک وارننگ تھی کے سوچ سمجھ کر "
منہ سے الفاظ نکالو۔

نہیں میرا۔۔میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔۔"، شرمندگی سے ہنستے ہوئے اس نے کہا، "
محرام نے ناگواری سے آنکھیں گھمائیں اور سر جھکٹتے ہوئے ہاتھ سے باتھروم کی طرف
اشارہ کیا۔

" you're destination"

اس پر ایک آخری مگر تنبیہہ نظر ڈالتی وہ چلی گئی۔ سیف کی اچھے بچے والی مسکراہٹ اسکے
جاتے ساتھ ہی ناگواری اور غصہ میں تبدیل ہو گئی۔

چہرے کے تاثرات بلکل ویسے ہو گئے تھے جیسے اس جیسے چھوٹی انا والے مردوں کی جب
انا کچلی جائے تو ہو جایا کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

منہ ہی منہ میں محرام کو سناتے وہ باتھروم میں داخل ہو گیا۔

نیچے آتے ہیں

قرۃالعین ابھی بھی تفتیش سے اپنے سامنے بیٹھے وکیل کی بات کی منتظر تھی جس نے ابھی فائل کھلکھاتے ہوئے چیئر پر قمر سیدھی کی۔ کوٹ کو سمیٹ کر سامنے کیا مگر پھر بھی توند چھپانے میں ناکام رہے۔ عین نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انھیں "اب پلیز بولیں" کہا

" آپ کے بیٹے کا کیس بہت سمپل ہے، آپکے پاس اصل مجرم ہے بس کچھ یوں کرنا ہوگا کے "توند کو دوبارہ چھپانے کی کوشش کی۔ اسی دوران محرام بھی واپس آچکی تھی اور اب وہ اپنی جگہ سنبھال رہی تھی۔

" negotiate۔۔۔ جس عورت نے بازل ہمایوں پر کیس کیا ہے آپ اس عورت سے

کریں انھیں بتائیں کے اصل مجرم کون تھا۔ کم از کم آپ کا بھائی تو کیس سے باہر نکلے، پھر آگے وہ عودت جانے اور اصل مجرم۔ پلاٹ کے جالی کاغذات اسی نے دیے تھیں نا۔

آپکے بیٹے کو تو بس اپنے پیسے چاہیے جو کے نکلوانا قانون کو کام ہے"، اپنی بات ختم کر کے انھوں نے ایک مرتبہ پھر کوٹ کے بٹن کو بند کرنے کی ناکام کوشش کی۔ شاید یہ عادتاً تھا

۔

" ٹھیک ہے۔۔۔۔ محرام مل آئے گی اس عورت سے "

اگلی پیشی کب ہو گی"، قرۃالعین کی بات کو اگنور کرتے اسنے تیزی سے سوال کیا "

یہ تو کورٹ ڈیسائڈ کرے گا"، سن کر اس نے سر ہلا دیا "

واپس اوپر آتے ہیں

یوشع کے باتھروم میں پانی کا نل پوری رفتار سے کھلا تھا مگر استعمال نہیں ہو رہا تھا۔ شیشے کے سامنے کرڑھالڑ کا باتھروم کی تلاشی لینے میں جو مصروف تھا۔ وہ ویسے بھی بور ہو رہا تھا نیچے جا کر اسنے کرنا بھی کیا تھا۔

بڑا کوئی بورنگ بندا ہے جس کے واش روم میں آگیا ہوں"، پانی کا نل۔ بند کرتے تبصرہ " کیا، "کوئی شیونگ کریم، کوی ہیئر جیل کوئی پرفیوم کچھ نہیں۔۔۔ تسک اب میں اگلے مہینے کا پرفیوم کہاں سے لاؤنگا"، ناپسندیدگی سے سوچتے ہوئے وہ تولیہ سے ہاتھ صاف کرنے لگا

۔

یہ ٹرپ unsuccessful گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

باتھروم کا دروازہ کھولتے ہوئے بھی اسکی بربراہرٹ جاری تھی۔دروازہ بند کرکے وہ ابھی باہر جانے کے لیے بڑھا ہی تھا جب اسکے کانوں میں کچھ آواز پری۔اس نے پیچھے کسی کی قمر دیکھی تھی ایک جھلک سی۔۔ایڑیوں کے بل گھومتے وہ پیچھے مڑا۔

واشروم کے دروازہ کے ساتھ ہی لگی الماریوں میں سے ایک کے پٹ کھلے تھے اور دو بھورے ہاتھ اندر چیزیں آگے پیچھے کر رہے تھے۔اسکی آنکھوں نے ہاتھوں سے سفر کرتے کوئے نیچے بیٹھے شخص کو دیکھا۔

وہ کوئی لڑکی تھی،لمبے گھنے گھنگرالے بال اور کھلا سفید کرتا پینٹ۔

اسکے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ چوری کرنے آئی ہو۔اپنے سامان میں کوئی ایسے چوروں کی طرح نہیں آتا۔

ویسے۔۔"،اسکے بولنے کر لڑکی بھوکلا کر مڑی"یہ اخلاقی جرم نہیں کسی کی چیزوں میں " بغیر اجازت ہاتھ مارنا"۔جگن کے چہرے پر سے ہوائیاں اڑ گئیں تھیں اور سیف اسکا چہرہ بھی کچھ کم حیران نہیں تھا۔جیسے ہی جگن نے چہرہ پھیرا وہ پہچان گیا تھا وہ کون تھی؟یہ لڑکی!اسے تو دیکھ رکھا تو اس نے پہلے۔

"تم !"، سیف نے کہا، جگن کے چہرے پر لاعلمی تھی "تم تو وہ۔۔ وہ جو اس دن کلنک آئی تھی۔۔ منیر عابد کی بہو اور انکے بیٹے کی بیوی۔۔ تم یہاں ؟"، وہ ایک انجان بندے کو کسی اور انجان جگہ دیکھ رہا تھا۔

پہلے تو جگن کو اسکی بات سمجھ ہی نہیں مگر جب آئی تو اسے آہستہ آہستہ یاد آیا یہ لڑکا کون تھا ۔اس دن ڈاکٹر کے کلنک میں انکے ساتھ۔ لیکن یہ یہاں۔"اف خدایا اگر اس نے کسی کو کچھ بتا دیا تو؟ "

' تم یہ۔۔ "

"شش شش !"، اسکی بات کاٹتے جگن نے تیزی سے پہلے کمرے کا دروازہ لاک کیا اور پھر اسکی طرف گھومی۔ سیف ابھی بھی منہ کھولے کھڑا تھا۔

"تم کون ہو ؟"، جگن نے سوال کیا۔

"مجھے چھوڑو تم کون ہو؟ "

www.novelsclubb.com

" تسک۔۔(حقارت سے سینے پر بازو باندے)میرے گھر میں کرڑھے تم مجھ سے ہی پوچھ رہے ہو میں کون ہوں؟ "

" تمہارا گھر؟"اس نے ارد گرد دھیرے سے دیکھا،"مگر محرم نے تو کہا تھا کے یہ اسکی نانی کا گھر ہے تمہیں تو دیکھ کر لگتا ہے۔۔۔"،اوپر سے نیچے تک جگن کو دیکھا"کہ تمہیں نانی کے درجے پر جانے کے لیے ابھی بہت سال ہی۔۔ "

" شٹ اپ پ پ پ!"،اونچی آواز میں با قاعدہ چیخ کر بولا،سیف کو یوں لگا جیسے وہ بہرا ہو جائے گا۔وہ بھوری چمکتی رنگت والی لڑکی اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

" محرام کی بہن ہوں میں۔۔میری نانی کا گھر۔۔ "

" ہیں؟!"،اس نے اتنی تیزی سے جگن کی بات کاٹی جیسے کوئی کرنٹ لگا گیا ہو۔ "

" تم محرم کی بہن ہو؟"صدمے سے پوچھا "

ہاں اور محرام ہے محرم نہیں"،اس نے آگے بڑھ کر کھلی الماری کا دروازہ بند کیا۔"

www.novelsclubb.com

پھر تو تم اس کوے کی بھی بہن ہو گی"،اپنی آواز اسے کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔ "

صدمہ جو اتنا بڑا تھا۔اسے یہ گھنگرالے بالوں والی حسینہ چار سو بیس کچھ پیاری پیاری سی جو لگ رہی تھی۔

"کون کوا؟ "

بازل کی بات کر رہا ہوں! بہن ہو نا اسکی؟"، غصہ سے کہا "

ہاں تو"بے نیازی سے شانے اچکائے۔ "

کچھ دیر کے لیئے وہ خاموش ہو گیا۔اسے اب سمجھ آیا تھا جگن کی شکل اسے کیوں دیکھی دیکھی لگتی تھی۔وہ اپنے بھائی کا فیمیل ورشن جو تھی۔

www.novelsclubb.com

اب تم بتانا پسند کرو گے کون ہو تم اور کیا کر رہے ہو یہاں ؟"، سینے پر بازو لپیٹتے اس نے " الماری سے ٹیک لگائی۔پاؤں قینچی کی صورت میں بند تھے۔

تمہارے بھائی کے وکیل کا سالا ہوں میں"، چبا چبا کر کہتا وہ وہاں رکا نہیں۔ دروازے کا " قفل کھولتا باہر چلا گیا۔

سکھ کا سانس تھا جو جگن نے اس کے جاتے ساتھ لیا تھا۔ صد شکر اس نے وقت پر معاملہ سنبھال لیا تھا اگر جو یہ بندہ اس سے یوشع کے باری میں پوچھ لیتا۔ ویسے بھی بہت منہ پھٹ لگتا تھا۔

اپنے دھڑکتے ہوئے دل کو سنبھالتے اس نے نیچے اپنے پاؤوں کو دیکھا۔ انکے پاس دو زیور کے ڈبے رکھے تھے۔

یوشع کے ماں کے زیور۔

ایک شیطانی مسکراہٹ تھی جو اسکے لبوں پر ابھری

www.novelsclubb.com

ΔΔΔ

دو سال پہلے

جس وقت محرام کام سے فارغ ہوئی تھی اس وقت رات کے کوئی سڑھے دس بج رہے تھے۔سڈنی شہر کی بتیاں ابھی بھی روشن تھیں۔وہ پچھلے دو ہفتوں سے اسی ماڈلنگ فرم میں جاب کررہی تھی آج اسکالیٹ نائٹ شوٹ تھا۔

ہاتھوں میں موجود چابیوں کے گچھے میں سے اپنی مطلوبہ چابی تلاش کرتے ہوئے اسنے ہاتھ اپارٹمنٹ کے دروازے کی طرف بڑھایا۔

ایک ہاتھ سے ہینڈل کو پکڑتے اسنے چابی کو سوراخ کے اندر لگایا ہی تھا جب دروازہ پہلے ہی کھل گیا۔

محرام ڈر کے پیچھے ہوگئی۔اسے یاد تھا وہ دروازہ بند کرکے گئی تھی پھر یہ کھلا ہوا کیوں تھا؟ ہمت جمع کرتے ہوئے اسنے پہلے آہستہ سے کنوب گھما کر دروازہ کو نیم واہ کیا۔پھر ایک آنکھ سے اندر جھانکا اور دیکھتے دیکھتے سر اندر کیا۔

www.novelsclubb.com

اپارٹمنٹ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا سوائے لاؤنج میں موجود اس ایک بتی کے۔سینٹر ٹیبل کے بلکل اوپر لگا بلب روشن تھا اور اسکی سفید روشنی نیچے ٹیبل پر آدھ کھلے ہینڈ کیری پر پڑ رہی تھی۔محرام کا ہاتھ پہلو میں گر گیا۔اب وہ مکمل اندر ہو کر کڑھی تھی۔

ہینڈ کیری میں کپڑے گول مول ہوئے تھے جیسے کسی نے کوئی چیز تلاش کرنے کے ارادہ سے چیزیں بکھیری ہوں۔ایک سفید راؤ نڈنیک ابل کر باہر گر رہی تھی اور تب ہی محرام کو اندازہ ہوا یہاں کیا ہوا تھا اور کون آیا تھا۔یہ سفید شرٹ تو اسنے خود گفٹ کی تھی۔۔۔

" اوہ!۔۔۔ تم ابھی تک یہاں ہو"، بڑے آرام سے کوریڈور میں سے نکلتا فجر عدیل محر کو دیکھ کر ٹھٹک گیا۔لیکن اسکے چہرے پر کوئی ندامت کوئی ملال کچھ نہ تھا۔

وہ پچھلے ایک مہینے سے غائب تھا۔یہ کوئی اچھنبے کی بات نہ تھی وہ ان دو سالوں میں زیادہ تر اپنے دوستوں کے ساتھ ہی گھومتا پڑھتا رہتا ہے اور محرام کو پتہ نہیں ہوتا مگر اس مرتبہ وہ محرام تو چھوڑو اپنے گھر والوں کو بھی بتائے بغیر چلا گیا تھا۔کئی دن اسکا نمبر بند رہا تھا اور پھر کچھ دن پہلے ہی ایک دوست سے محرام ہمایوں کو معلوم ہوا کے وہ ایک الگ اپارٹمنٹ میں اپنے تین دوستوں کے ساتھ رہ رہا تھا۔جن میں سے ایک دوست لڑکی بھی تھی۔وہ جانتی تھی اسکے شوہر کی بہت سی فیمیل فرینڈز ہیں یا پھر بہت سی گرل فرینڈز بھی ہونگی کیا معلوم؟لیکن کسی کے ساتھ رہنا وہ ایک الگ بات تھی۔محر نا سہی کم از کم اپنے گھر والوں کو

توبتادیتا۔وہ الٹا اسے موردالزام ٹھہرا رہے کے اسکی لاپرواہی کی وجہ سے فجر یوں بنا بتائے چلا گیا ہے۔ کبھی کبھار اسے لگتا تھا وہ فجر کی سوتیلی بیوی ہے اور اسکے دوست وہ اسکی سگی بیویاں ہیں۔

فجر عدیل نے سیاہ ٹرٹل نیک کے ساتھ بھوری ڈریس پینٹ پہنی تھی اسکے شہد رنگ بال پہلے سے زیادہ لمبے ہو چکے تھے جو کہ قلموں اور گردن سے مزید گنگھرالے تھے۔ہاتھ میں شاید چائینز ٹیک آوے تھا جسے وہ بے نیازی کے ساتھ کاؤنٹر ٹیبل پر رکھ چکا تھا اور اب ریموٹ کی تلاش میں تھا کہیں اسکا کوئی میچ نہ مس ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

وہ اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کے اگر محرام کو اس سے محبت ہوتی یہ کوئی کشش محسوس ہوتی تو وہ اس کی کوتاہی لاپرواہی سب معاف کر دیتی مگر سارا مسئلہ ہی یہ تھا کے نہ محرام کو اس

سے محبت تھی اور نہ اسکے لیئے کوئی کشش محسوس ہوتی تھی اسکا تو شاہد آج وہ واحد ایک انسانی ہمدردی کا رشتہ بھی ختم ہونے والا تھا۔

اسکو اتنا پر سکون دیکھ کر غصہ کی ایک لہر تھی جو محر کے پورے بدن میں دھوڑی تھی۔
محرام ہمایوں کو غصہ کم آتا تھا مگر جب آتا تھا تو پھر وہ چینخنے چلانے سے باز نہیں آتی تھی۔
کہاں تھے تم ؟"، بھینچی ہوئی مٹھیوں کے ساتھ وہ آگے آئی۔ "
،فجر نے سر اٹھا کر اسے حیرت اور ناپسندیدگی سے دیکھا۔ "excuse me ?!"
کہاں تھے تم ؟"ہر لفظ کو الگ الگ ادا کرتے اس نے دوبارہ سوال کیا۔وہ محسوس کر سکتی " تھی کے اسکا چہرہ غصہ سے لال ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"should it concern you ?"

،آئیبر واچکاتے ہوئے سوال کیا،صاف ظاہر تھا وہ پوچھے جانے کو اپنی توہین سمجھ رہا تھا۔

"it doesn't concern me

تم بھلے سے جہاں گھوموں مگر ایٹ لیسٹ اپنے گھر والوں کو بتا کر جاؤ، مجھے سینٹر آف
" اٹینشن بنا کر تم خود نجانے کس ملک کی سیر کے لیے نکلے تھے

اسکے غصے پر فجر نے بیزاری سے آنکھیں گھمائیں اور دوبارہ ٹی وی کا ریموٹ ڈھونڈنے لگا۔

وہ ایک مہینہ غائب کیا رہا پیچھے سے ریموٹ بھی غائب ہو گیا۔

تمہاری وجہ سے گیا تھا"، صوفوں کے کشن میں ہاتھ مارتے ہوئے اسکی تلاش ابھی بھی "
جاری تھی

میری وجہ سے ؟"، انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا "

www.novelsclubb.com

ظاہر ہے جس کی اتنی بور بیوی ہو جس کے لیئے بیڈ سے اٹھ کر پانی پینا عذاب کا کام لگتا ہو "
اسکے ساتھ میں کیا ٹریول کرتا"، اسکی بے تکی سی بات پر محرام نے بھونیں سیکڑتے سوال
کیا۔ فجر نے بیزاری سے سانس خارج کرتے ہوئے اونچا اونچا کہنا شروع کیا

" میرے تھریپسٹ کے بقول مجھے اپنا انوارئمنٹ چینج کرنا چاہیے، تھورے ڈل سے نکل کر برائٹ اور زندگی کے رنگوں سے بھرپور ماحول میں جانا چاہیئے۔ جو کے۔۔۔ تمہارے that's why ہوتے نا ممکن تھا میں دوستوں کے ساتھ مالدیویز چلا گیا۔ اب بتاؤ کوئی مسئلہ ہے"، بالآخر اسے ریموٹ مل چکا تھا۔

حقارت سے سر ہلاتے اس نے ٹی وی آن کیا اور اپنے نوڈلز کو بڑا سا لقمہ لیا۔

محرام کی تو جیسے کوئی والیو ہی نہیں تھی۔ سخت غصہ میں کڑھتی وہ ابھی بھی ہونوزا سے گھور رہی تھی۔

" زرا سا کچھ کیا کہہ دیا میرے گھر والوں نے پرنسس محرام نے سر پر سوار کر لی بات۔۔ "، وہ منہ میں نہیں بڑبڑا رہا تھا۔ وہ وہ کام کر رہا تھا جس میں وہ ماہر تھا۔ دوسروں کے مسائل اسکی نظر میں نہایت چھوٹے تھے۔"۔۔۔ شکر ہے تم سے کسی نے بات کر لی ورنہ آج تک کبھی تم نے خود تو کوشش کی نہیں ان سے بات کرنے کی"، نوڈلز کا لقمہ لیتے ہوئے اسنے براہِ راست محرام کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اسکا غصہ ہر لمحے کے ساتھ اوپر جا رہا تھا۔ فجر لاپرواہی سے اٹھا اور ایک ہاتھ میں نوڈلز کی ساس تھامے کچن کی جانب بڑھنے لگا۔

" THEY WANT US TO START A STUPID FAMILY",

تقریباً چینختے ہوئے اسنے فجر کی پیٹھ پر بولا۔

وہ جہاں تھا وہیں رک گیا۔

اس ایک دن کے بعد صرف آنا بے ہی نے نہیں اور بھی کئی عورتوں نے اس سے اولاد نہ ہونے پر سوال کییے تھے. وہ کیا جواب دیتی کے اسکا شوہر اور وہ ایک نارمل کپل نہیں۔ وہ ایک فارمیلٹی کے رشتہ میں بندھے ہیں۔ جہاں وہ دنوں تک ایک دوسرے کی لوکیشن تک سے واقف نہیں ہوتے۔

آہستہ سے مڑتے ہوئے اس نے کہا۔ " what !? "

www.novelsclubb.com

" تمہاری فیملی" چبا چبا کر کہا" وہ مجھ سے۔۔۔۔اولاد کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کیا بتاؤں میں انھیں ہاں؟"،اسکے آنسو کسی وقت بھی بہنے کے لیے تیار تھے۔اتنے دنوں سے اسکے کندھے پر جو بوجھ تھا وہ اسے اتارنا چاہتی تھی۔

" ہاں تو بول دو ناانھیں فجر کو میرے ساتھ فیملی نہیں چاہیئے"، محرام تو اسکا جواب سن کر ہی شاکڈ ہو گئی تھی۔اتنی براہِ راست ناقدری۔اسے لگا اسکے کانوں نے سننے میں غلطی کی ہے۔

" ک۔کیا مطلب!"،آہستہ سے پوچھا۔

" دیکھو۔۔میں فیملی ٹائپ کا بندا نہیں ہوں،یہ بچے وغیرہ۔۔ مجھے تو ویسے ہی عذاب لگتے ہیں۔اگر تمہیں پسند ہے تو تم اڈاپٹ کر لو، لیکن میرا دور دور تک ایسا کوئی ارادہ نہیں"،وہ ہنس رہا تھا۔اسکے لہجے میں اتنا سکون اور لاپرواہی تھی جیسے انکی زندگی کے سارے فیصلے وہی کرتا آیا ہو۔اور یہ سچ ہی تو تھا انکا رشتہ ابھی تک اسی لیئے برقرار تھا کے محر کبھی خود سے فجر سے بات کرتی ہی نہیں تھا۔اسے ہی اگر کبھی یاد آجاتا کے اسکی کوئی بیوی ہے تو حکم صادر کر دیتا۔وہ نا کرتی ہاں کرتی کوئی فائدہ نہ ہوتا کیونکہ آخر میں وہی ہوتا تھا جو فجر چاہتا تھا۔

" تو کیا تمہارا۔۔ تمہارا کبھی فیملی سٹارٹ کرنے کا ارادہ نہیں ہو گا"، پتہ نہیں ایسی کیا بے بسی تھی جو اس نے یہ سوال پوچھ لیا۔

" فور ناؤ۔۔ بلکل نہیں اور اگر ہوا بھی تو تمہارے ساتھ تو۔۔ مر کر بھی نہیں۔ اپنے بچے مجھے اتنے بورنگ اور

Insecure

نہیں چاہیئے"، وہ مذاق اڑا رہا تھا۔ کب نہیں اڑاتا تھا؟

! اسکے لیئے تو شادی فارمیلٹی تھی ہیں نا

محرام اسکی بلا سے جہاں بھی رہے اسے کیا پرواہ۔

اپنی بات کہہ کر وہ کچن میں چلا گیا۔ بہت دیر تک محرو ہیں اکیلے اندھیرے لاؤنج میں کڑھتی رہی لیکن پھر اچانک پتہ نہیں اس میں کہاں سے اتنی قوت آئی کے وہ حلق کے بل دھاڑی

۔

www.novelsclubb.com

مجھ سے اگر اتنا مسئلہ تھا تو مجھ سے شادی ہی کیوں کی ہاں!!!!!!؟"فجر جو کچن سے " پانی کا گلاس لے کر نکل رہا تھا وہ تو اسکے انداز پر ہی ٹھٹک گیا۔

ان دو سالوں میں پہلی بار محر نے اپنے غصہ کا اظہار کیا تھا؟اس سے کوئی سوال پوچھا تھا۔ ٹھٹکنا تو بنتا تھا۔

لہجہ دیکھ کر"،انگلی اٹھا کر تنبیہہ کی۔ "

وہ ابھی بھی رو رہی تھی۔غصہ سے اسکے آنسوؤں میں روانہ آچکی تھی،"فیملی تمہیں نہیں چاہیے مگر پریشرائز مجھے تمہارے گھر والے کرتے ہیں۔۔کیوں؟؟؟ you're the تم جا کر بتاؤ نا انھیں۔۔۔کے " !! problem NOT ME خینچتے ہوئے وہ پتہ نہیں کیا اول فول بولے جا رہی تھی۔بس اسے اتنا پتہ تھا وہ غصہ میں ہے اور اس نے اپنا غصہ اتارنا ہے

www.novelsclubb.com

فجر کا غصہ بھی ایک دم ہی ہائے ہو گیا، تیزی سے قدم اٹھاتا وہ آگے آیا محرام ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔اس نے آج سے پہلے اس اسٹر یلین کو غصہ میں نہیں دیکھا تھا

تم میں ایسا ہے کیا جو میں تمہارے ساتھ فیملی سٹارٹ کروں ہاں؟!!"، وہ چینخ نہیں رہا تھا لیکن اسکا لہجہ کسی کی اوقات دو کوڑی کرنے والا تھا۔

" ہر طرح کی بیماری تمہیں ہیں، اتنی نازک ہو کے دن میں چار دفعہ رونہ لو تو سکون نہیں ملتا، اندھیرے سے ڈر تمہیں لگتا ہے، بات کرنے کا ڈھنگ تمہیں نہیں، اچھا پہنا اچھا کھانا اچھا اوڑنا تمہیں نہیں پسند۔۔اوبی بی (ہر لفظ کے ساتھ اسکا جملہ تیز ہو رہا تھا) شکر کرو۔۔ شکر کرو تمہیں دو سالوں سے میں برداشت کر رہا ہوں ورنہ تم جیسی پھیکی روندو کا مجھ جیسے آدمی سے کیا جوڑ۔ کہاں میں کہاں تم! فجر عدیل کے بس میں ہوتا تو کبھی تمہیں دوسری بار دیکھنا بھی پسند نہ کرتا" پتہ نہیں اتنا زہر اسکے اندر کہاں سے بھرا ہوا تھا جو ایک ساتھ کسی سمندر کی طرح ٹھاٹھے مارتا ہوا آیا اور سیدھا محرام ہمایوں کو بہا کر لے گی۔

www.novelsclubb.com

وہ تو بس کھلی آنکھوں سے اپنے شوہر کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ کہیں اسے کوئی احساس کی رمق نظر آجائے مگر وہاں غصہ کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا یہاں اسکی کوئی جگہ نہیں۔ ایک امید کی ڈور تھی جو اسکے ہاتھ سے پسھلی تھی۔

دو سال اسنے اس آدمی کے رنگ ڈھل میں خود کو ڈالا مگر وہ پھر بھی خوش نہیں ہو سکا۔وہ کبھی خوش ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

اتنی نفرت کرتے ہو۔۔تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے"، کانپتے ہوئے اس نے سوال کیا، " آواز ہلکی تھی جیسے اس نے ہتھیار ڈال دیے ہوں۔

فجر مزید ایک قدم آگے آیا۔ محرام کو سختی سے بازو سے تھامتے پوری طاقت سے جھٹکا دیا۔

" لو۔۔چھوڑ دیا "،

کھانا تو زہر ہو ہی گیا تھا اب بیٹھنے کا فائدہ۔لمبے لمبے ڈگ بڑھتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا پیچھے سے دروازہ زور سے مارنا وہ بھولا نہیں تھا۔اندھیرے لاؤنج میں بس ایک ہی بتی تھی اور پیچھے ٹی وی پر چلتے فٹ بال میچ کی روشنی آواز میوٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

محرام کا پرس کندھے سے ڈھلک کر نیچے گر گیا۔ایک آخری آنسو تھا جو فریکل زدہ چہرے پر بہتا ہوا آیا اور اسکے پاؤں پر گرا۔

بس یہ آخری آنسو تھا اسکا بعد مزید وہ اس رشتے کے پیچھے آنسو نہیں بہائے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بالآخر جو مہمان تھے وہ اب جاگ چکے تھے اور ولا میں اس وقت ناشتہ کی تیاری کی جارہی تھی۔انڈوں کی مہک اور دیسی گھی کی خوشبو دونوں منزلوں میں پھیلی تھی۔ایسے میں محرام ہمایوں ناک کو ماسک تلے ڈھانپے گھوم رہی تھی۔دیسی گھی کی خوشبو سے اسکے سر میں درد ہوتا تھا اور ویسے بھی کل رات سے بقول اسکے اسے بخار تھا۔اسی بنیاد پر اس نے صبح اٹھتے ساتھ احتیاطاً دو بخار کی گولیاں پھانک لیں تھیں۔خواہ وہ الگ بات ہے کے اس نے ناشتہ ابھی تک نہیں کیا تھا۔لیکن یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا محرام ہمایوں کی لغت میں ناشتہ،لنچ اور ڈنر سب بے معنی تھے۔

اس وقت وہ ہاتھوں میں خود سے زیادہ بھاری ٹرے تھامے مہر نساء کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ابھی دو سیڑھیاں ہی اسنے پار کی تھیں جب پیچھے سے قرۃ العین کی آواز نے اسے روک لیا۔وہ پیچھے صوفے پر قمر سیدھی کیئے اخبار کے ورق پلٹ رہی تھیں بیساکھیاں

ساتھ موجود تھیں۔ پتہ نہیں یہ عورت کبھی سکون سے ٹیک لگا کر کیوں نہیں بیٹھتی تھیں

۔

" محر "

" جی مما "

کہاں جارہی ہو ؟"ایک سرسری سی نظر اس پر ڈالنے کے بعد سوال کیا۔ "

دانی کے کمرے میں ناشتہ دینے "،اسکی بات سن کر انھوں نے ہاں میں سر ہلا دیا اور " دوبارہ ورق پلٹنے لگی۔ محرام نے یہ بات ختم ہونے کا اشارہ سمجھا اور ٹرے سنبھالتی اوپر بڑھ گئی۔

دو سیڑھیاں ہی چڑی تھی جب دوبارہ اسکی ماں نے اسے پکارا

www.novelsclubb.com

" اس عورت سے ملنے کب جاؤ گی "

کس عورت سے ؟"الجھ کر سوال کیا "

وہی جس نے بازل پر کیس کیا ہے"،اخبار کو بند کرتے انھوں نے اسے ایک طرف "
اچھال دیا۔اب انکی پوری توجہ آدھی سیڑیوں پر ماسک پہنے کرڑھی محرام پر تھی۔

اس عورت سے۔۔۔"،(نہ بول دے نہ محر بول دے نہ آج تمہارا ایک شوٹ ہے اور "
اسکے بعد ڈاکٹر صدف کے ساتھ اپائنٹمنٹ بھی تو ہے)اندر سے آواز آئی۔(نہیں چلی جاؤ
اپنی ماں کو انکار مت کرنا نہیں ورنہ وہ غصہ ہو نگی رمبر فیملی کمز فرسٹ)ایک اور آواز آئی۔

اسکی ماں اسے جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھیں لیکن پھر بھی انکی آنکھوں میں
جواب صاف لکھا تھا یہی کے تم آج جاؤ گی۔

www.novelsclubb.com

محرا انکی انکھیں نہیں پڑھ سکی اسے تاثرات پڑھنے نہیں آتے تھے۔ گھبرا کر اسنے ادھر
ادھر دیکھا اسی وقت ایک لڑکی مہر نساء کے کمرے سے نکلی۔

محر جلدی کرو نساء پھوپھو تمہیں بلا رہی ہیں"، اللہ جانے وہ کون تھی مگر جو بھی تھی "

محرام نے اسکا آنا غنیمت سمجھا تھا۔ فوراً اچھا میں آئی کہہ کر سر ہلاتے وہ اوپر جانے لگی لیکن

قرۃ العین نے اسے دوبارہ روک دیا۔

اگر تم آج نہیں جانا چاہتی تو ٹھیک ہے مت جاؤ لیکن صرف آج نہیں" محر کے قدم "

وہی تھم گئے" کل تم کوئی کام نہیں کرو گی اور سب سے پہلے یہ نازل والا مسئلہ حل کرو گی

"، انھوں نے کہا اور پھر اپنی بیسا کھیوں کے سہارے چلتے وہ باہر نکل گئی۔ محرام وہیں

سیڑھیوں کے دھان پر پتھر کی طرح جم گئی۔ کیا یہ الفاظ واقعی میں اسکی ماں کے تھے۔

قومہ کے بعد وہ گھوم گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ΔΔΔ

آف وایٹ رنگ کے مہر نساء ولا پر ڈھلتی سورج کی دھوپ گر رہی تھی۔ ایک سائڈ چھاؤں

میں تھی اور ایک دھوپ میں۔ گھر کے مکین دوپہر کا کھانا کھا کر سو چکے تھے اسی لیئے وہ ولا

خاموشی میں ڈوبا تھا۔ مخملی اونچے پردے کھڑکیوں پر گرے تھے اور حبس اور گھٹن حد سے زیادہ تھی۔ ایسے میں وہ تھا جو آہستہ سے سیڑھیاں پار کر رہا تھا۔ سیاہ رنگ کی پی کیپ والا سر جھکا تھا اور نیلی شرٹ میں قید کندھے جھکے تھے۔

پورے ولا میں واحد اس کے بوٹوں کی آواز۔

سیڑھیوں کے آخر میں پہنچ کر وہ رک گیا ایک طرف محرام کا کمرہ تھا اور دوسری طرف مہرنساء کا کمرہ تھا۔ گہری سانس خارج کرتے وہ مہرنساء کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

مہرنساء خاور کے گولڈن آف وائٹ رنگ کے کمرے میں خاموشی تھی۔ دیوار گیر کھڑکی کے اونچے لمبے پردے آگے کیئے ہوئے تھے۔ انکے پیچھے سے آنے والی دھوپ نے ہر طرف نارنجی اور بھوری روشنی پھیلائی ہوئی تھی۔ کمرے کا دروازہ آہستہ سے بند کرتے وہ دبے پاؤں چلتا ہوا آیا اور کرڑکھی کے سامنے بیٹھی مہرنساء کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔

وہ ویل چیئر پر بیٹھی تھیں اور احمد جہانزیب نیچے دوزانو ہوئے بیٹھا تھا۔

اسنے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔انکے چہرے اور ہاتھوں پر جھریاں پہلے سے زیادہ ہو چکی تھیں ۔آنکھیں بند پردوں کو دیکھے جارہی تھیں جیسے کسی غیر مرئی نقتے کو کھوج رہیں ہوں۔

اسکی دانی ہار رہیں تھیں

بیماری نے انھیں اندر سے کھوکھلا کر دیا تھا۔جو تھوڑی بہت بہتری ان میں آئی تھی وہ بھی زباب والے واقع کے بعد کہیں غائب ہو گئی۔ پچھلے دو دن سے وہ کمرے میں بند تھیں۔

تھوڑی دیر دونوں میں خاموشی چھائی رہی اور پھر کسی کے رخ تبدیل کرنے کی آواز آئی۔

احمد نے مہر نساء کی ویل چیئر کو تھوڑا سا اپنی طرف موڑا اور انکے گود میں اپنا سر رکھا۔ انھوں نے کچھ نہیں کیا بس یونہی ٹک کر بیٹھی جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں یا جیسے اسکا ہونا بھی کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دانی" تھوڑی دیر بعد ایک گھٹی گھٹی آواز آئی۔آنسوؤں سے تر، ملال میں لپٹی ہوئی "

"میرے سے ایک غلطی ہوگئی ہے"،انکا سہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"ایک بہت بڑی غلطی"،ہاتھ کو الٹا کیا تو ہتیلی کی لکیریں سامنے آئیں۔

"میں نے کسی بہت اپنے کا دل دکھا دیا ہے۔۔۔جس کو کبھی تکلیف نہیں دینی تھی اسے تکلیف دے دی ہے"،آہستہ سے انکی لکیروں کو اپنی انگلی سے ٹریس کرنا شروع کیا۔انکا ہاتھ اس قدر کھر درا تھا کے اسے ڈر تھا کے آگر زیادہ زور سے ہاتھ پھیرا تو وہ خود ذخمی ہو جائے گا۔

"میرے پر کبھی کسی نے بھروسہ نہیں کیا،مجھ سے مشورہ نہیں مانگا،اپنی نہیں سنائی کیونکہ۔۔۔میری کوئی پہچان نہیں تھی،بس ایک اس نے مجھے میری پہچان نہ ہونے کے باوجود بھی قابل بھروسہ سمجھا تھا اور دیکھے مجھے ایک اسکا ہی بھروسہ میں نے توڑ دیا"، انکے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کرتے ہوئے اسنے گال کے نیچے ٹکا دیا۔وہ محسوس کر سکتا تھا اسکی بائین آنکھ سے ایک آنس آہستہ سے نیچے آرہا ہے اتنا آہستہ سے کے اگر وہ پونچتا تو اگلا آنسو نہ نکل پاتا۔

" میرا مقصد اسے دوکھا دینا نہیں تھا لیکن میں دے گیا۔۔۔کیا کسی کے سامنے اپنا امج چکنا چور ہونے کے بعد آپ دوبارہ اپنا امج سہی کر سکتے ہو؟"، نم آواز میں سوال کیا۔

نارنجی اور بھوری روشنی نے ابھی بھی کمرے میں سایہ کیا ہوا تھا۔اسکی بھوری آنکھیں روشنی کے باعث چمک رہی تھیں اور ان میں پھیلی نمی وہ جیسے کرسٹل کی طرح وہی جمی تھیں۔

آنکھیں موندے وہ مہر نساء کے ہاتھ پر اپنی گال ٹکائے بیٹھا تھا جب اسے اپنے سر پر کسی کا ہاتھ پڑا محسوس ہوا۔آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اس سے پہلے کے وہ مہر نساء کو گردن اٹھا کر دیکھتا انھوں نے اسے روک دیا۔

" میں جانتی ہوں۔۔۔تم نے کیا کیا ہے"، دل اتنی تیزی سے دھڑکا تھا جیسے سینہ چیر کر باہر آجائے گا۔آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئی۔

منٹ کے ہزار ویں حصے میں وہ سیدھا ہو کر بیٹھا مہر نساء کا ہاتھ اب اسکے ہاتھوں میں نہیں تھا
۔

وہ ہلکا ہلکا سا کانپ رہی تھیں۔ گیلی سیاہ آنکھوں کے ساتھ وہ اسے اداسی سے دیکھے جا رہی تھیں بس۔

" تم نے میری تربیت پر۔۔ لات ماردی۔۔۔ کیا کر دیا تم نے یہ؟ "تو یہ وجہ تھی کے مہر نساء اس سے اتنا کنچھا کنچھا سا رہتی تھیں۔ وہ جانتی تھی انکے نواسے کے ساتھ وہ سب کس نے کیا۔

" دانی می۔۔ "

" چپ "اسکے ہونٹوں پر اپنا ہلتا ہوا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے چپ ہونے کا اشارہ کیا۔

" تم نے۔۔ "، سانس لیا "میرا بھروسہ توڑا ہے۔۔ "الفاظ ادا کرنا مشکل تھے "۔۔ اپنی ماں کی طرح "آخر میں ہچکی کی آواز آئی۔ ضبط کیئے ہوئے آنسو چہرے پر بہنے لگے۔ انکی

www.novelsclubb.com

ناک رونے کے باعث لال ہو گئی تھی۔اور احمد جہانزیب اسے لگا جیسے سارا چھت اسکے سر پر گھوم رہا ہو۔

وہ دوبارہ بیوقوف بنادیا گیا تھا۔

دانی میں سب کچھ فکس کرلونگا۔۔می۔۔میں سب ٹھیک کردونگا آئی پرامس"،انکے " ہاتھ دوبارہ تھامے۔

اگر تم سب کے سامنے قبول لرلو تم نے کیا کیا ہے تم اپنی غلطی مان لو۔۔تو ہی صرف " سب فکس ہو سکتا ہے"،احمد مر تو سکتا تھا مگر وہ یہ نہیں کرے گا۔آخر کو وہ بھی ولا کا رہنے والا تھا انکی طرح وہ بھی اپنی غلطی تسلیم کرنا خود کی توحین سمجھتا تھا۔حیرت سے کھلے منہ کے ساتھ وہ اس عورت کو دیکھ رہا تھا جس نے ماں کی طرح اسے پالا ہے۔وہ عورت اپنے ہاتھ چھڑا کر ویل چیئر دھکیلتی خود ہی سٹڈی روم میں چلی گئی۔پیچھے وہ خالی ہاتھ رہ گیا۔اس نے انکی چیئر بھی تھامنے کی کوشش کی تھی مگر وہ نہیں رکی وہ چلی گئیں اور احمد جہانزیب اکیلا رہ گیا۔

! اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا

ترس کھائے یا خود سے نفرت کرے

ΔΔΔ

جس وقت وہ مہر نساء کے کمرے سے نکلا تھا اس وقت سورج طلوع ہو رہا تھا۔ سورج کی نارنجی روشنی مخملی آف وائٹ پردوں سے اندر آ رہی تھی۔ ولا کے لاؤئج میں پردوں کا عکس پر رہا تھا۔

آس پاس سناٹے دار خاموشی تھی۔ اپنے پیچھے کمرے ما دروازہ آہستہ سے بند کرتے اسنے کنوب کے ذریعے دروازہ لاک کیا۔

www.novelsclubb.com

خاموشی ابھی بھی نہیں ٹوٹی۔

آہستہ سے اپنے بھاری بوٹوں سے قدم اٹھاتے وہ آگے آیا۔ دونوں منزلوں میں اسکے قدموں کی آواز تھی۔

سیڑھیوں تک پہنچ کر وہ وہی رک گیا۔

قدموں کی آواز تھم گئی۔

جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ نیچے دیکھ رہا تھا۔چہرہ خالی تھا مگر آنکھیں ایک پوری داستان کہہ رہیں تھیں۔آنسو روکنے کے باعث آنکھیں جل رہی تھیں۔بھوری انکھیں کونوں سے لال ہو چکی تھیں اور ان میں گھلی نمی دور سے نظر آکر آنکھوں کو دھندلا رہی تھیں آنکھوں کو سختی سے میچتے اسنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا۔پی کیپ سے ڈھانپا گیا سر اٹھا کر چھت پر لٹکے فانوس کو دیکھا۔

خاموشی میں اسکی تھمی ہوئی دھڑکن کی آواز نمایاں تھی۔

"مانگ لی معافی"،اسی وقت خاموشی میں ایک زہر خند طنز کی آواز بھی آئی۔احمد نے آہستہ سے گردن پھیری۔پیچھے بیسا کھیوں کو سہارا لیے قرۃ العین کھڑی تھیں۔انکا چہرہ بدلا ہوا تھا آج اس پر تاثرات تھے۔بربادی اور خوشی کے بلکل ویسے جیسے جگن کے چہرے پر ہوتے ہیں۔

وہ ویسے ہی آدھا مرا ہوا کھڑا رہا۔

کیا معاف میری ماں نے؟"، طنز تھا، "تسک تسک! جانتے نہیں مہر نساء ولا میں معافی " نام کی چیز نہیں ملتی" وہ ویس ہی کڑھارہا جب وہ ایک قدم بیساکھی کے سہارے چل کر اسکے پاس آئیں۔ پھر دوسرا قدم اٹھایا اور پھر تیسرا۔

جہاں احمد کا چہرہ بے تاثر تھا وہیں قرۃ العین کے چہرے پر جیت کی خوشی تھی۔

کہاں تھا نا تم ہم میں سے نہیں ہو؟"، ایک ساتھ بہت سے زخم ادھیڑ دیے گئے۔ "

تم بزدل ہو۔۔۔"ایک اور قدم مزید قریب آئیں" بلکل۔۔۔۔اپنے ماں باب کی " طرح"، سرگوشی تھی یا کوئی سور پھونکا گیا تھا مگر جو بھی تھا وہ سچ تھا۔احمد جہانزیب واقعی ڈرپوک تھا یہ ایک ایسا سچ تھا جس سے وہ خود منہ موڑتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی بزدلی نے اسے بازل سے بدلہ لینے پر مجبور کیا۔

اسی بزدلی نے اسے کبھی زندگی میں آگے بڑھنے نہیں دیا

اور اسی بزدلی کی وجہ سے وہ محرام کا ہاتھ نہیں تھام سکا جب وہ اپنی مہندی والی رات اسکے پاس آئی تھی

یہ بزدلی اس وجہ سے نہیں کے اسکا بچپن نامکمل تھا یہ بزدلی اسکے خون میں ہے جس کو کبھی اس نے خود بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سامنا نہیں کیا۔

دوسروں کو نصیحت کرنے والے کئی مرتبہ خود اپنی نصیحتوں پر ہی عمل کرنے سے ڈرتے ہیں۔

اپنی بات کہہ کر انھیں نے ایک آخری مرتبہ اسے مسکرا کر دیکھا اور پھر اسکا گال تھپکتے وہ واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ایک بزدلی تو آپ نے بھی کی تھی"، احمد کی آواز نے انکے قدم جکڑ لیے۔ وہ جہاں تھیں وہی کھڑھیں سن ہو گئیں۔ اب باری اسکی تھی۔ پوری طرح سے مڑتا اسنے ہاتھوں کو

جیبوں میں اڑسا۔قرۃ العین کی اسکی طرف پیٹھ تھیں ورنہ وہ اسکے بے تاثر چہرہ نہ دیکھ پاتیں۔

" اپنے ساتھ ہونے والے بے ایمانی کا بدلہ سامنے سے لینے کے بجائے۔۔پیٹھ پر وار کر کے لیا"، سوراس نے بھی پھونک دیا۔زخم اس نے بھی ادھیڑ دیے۔اب بس مرچیں ڈالنے کی دیر تھی۔

" کوئی نہیں جانتا صرف میں جانتا ہوں" وہ ایک قدم آگے آیا۔۔پھر دوسرا قدم اور پھر آخر میں تیسرا قدم۔

" وہ یہ کے۔۔۔(تھوڑا سا انکی طرف جھکا) محرو کی شادی اب نے فجر سے اپنا بدلہ لینے کے لئے کی تھی۔اسکے والد عدیل شمس نے جو آپکو بزنس میں ڈبل کراس جو کیا تھا۔"قرۃ العین نے چہرہ فوراً اسکی جانب پھیرا۔وہاں سختی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب فجر کی عادات سے واقف تھی، وہ ایک فیملی پرسن نہیں ہے لیکن وہ محرام کو خود "
طلاق بھی کبھی نہیں دے گا۔ وہ اتنا آپ کی بیٹی کو تنگ کرے گا کے آخر میں وہ خود اسے
چھوڑ دے گی اور پھر لبرل سوسائٹی میں فجر جیسے مردوں کی کیا ویلیو ہوتی ہے۔۔ یہ آپ
جیسی چالاک عورتیں زیادہ بہتر جانتی ہونگی"، قرۃ العین کے جبڑے سختی سے آپس میں
پیوست تھے۔ یہیں وجہ تھی کے محرام کی طلاق کا سن کر وہ کچھ بولی نہیں تھی۔

it was all part of her plan

یہ سب انکے پلین کا حصہ تھا۔

سنا ہے۔۔ آج کل فجر کے بہت سے دوست اسے چھوڑ کر جا چکے ہیں، اسکے سوشل" "
سرکل میں اسکا مذاق بن کر رہ گیا ہے۔۔ تسک ٹو بیڈ"، پی کیپ کے نیچے اسکی آنکھیں
مسکرا رہیں تھیں۔ اسکے زخم اس قدر ادھیڑے گئے تھے کے اب وہ رستے ہوئے خون کی
پرواہ کے بغیر سچ بولنا سیکھ چکا تھا۔

ویسے کیسی ماں ہیں آپ۔۔۔ اپنی ہی بیٹی کو بلی کا بکرا بنا دیا۔ جانتی جو تھی کے وہ آسانی" "
سے ہار تو مان جاتی ہے مگر جب معاملہ آپکا ہو تو آپکی رضامندی کی خاطر وہ جنگ کے آخر

میں بھی کڑھی رہنے کی کوشش کرے گی۔۔ پھر بھلے ہی۔۔ سامنے اسے آخری گولی مارنے والی خود اسکی اپنی ماں ہی کیوں نہ ہو" مسکرا کر دیکھتا اس نے عین پر ایک آخری نظر ڈالی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ بارھی بوٹوں کی چاپ اسکے جاتے ساتھ ہی ختم ہو گئی

۔

آس پاس پہلے جیسے سناٹا تھا مگر عین کے اندر اں وہ سناٹا نہیں رہا تھا۔ وہاں طیش تھا، کسی کا ان سے زیادہ عقل مند ہونا ان سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

وہ وہاں سے نکل آئی تھی اور کسی نے اسے روکا نہیں۔ ایک دن ہونے والا تھا اور فجر کی طرف سے خاموشی تھی۔ ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔

www.novelsclubb.com

"میں اب مزید اس رشتہ کے لیئے نہیں لڑ سکتی"، اس وقت وہ اپنی دوست انزل کے " " گھر تھی۔ اپنے گھر وہ جانا نہیں چاہتی تھی اور سسرال والوں نے الٹا اسے ہی بلیم کرنا تھا۔ انزل انگلینڈ میں اسکی روم میٹ تھی۔ اسکے فادر فیملی لائر تھے۔

"maybe" ایک آخری بار کوشش کرلو محرو۔۔۔۔"اسکی اردو بہت خراب تھی، "
things will sort out "

، مگر اسکی انگریزی بہت اچھی تھی۔

دو سال بہت نہیں ہوتے کیا؟"انزل کی طرف پیٹھ کیئے وہ کھلی کڑکھی کے سامنے" "
کڑھی تھی، اسکی دوست پیچھے بیٹھی تھی۔

بٹ اگر انٹی کھو پتہ you know she loves this relationship
" چلا تھو

، محرام نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔بس خاموشی سے سینے پر بازو باندھے باہر دیکھتے رہی
۔جس آدمی نے صرف ایک فارمیلٹی کے لیئے اس سے شادی کی ہو طلاق اس کے لیے بڑا
مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔وہ یہ سب انزل کو کہنا چاہتی تھی مگر وہ جانتی تھی وہ نہیں سمجھے گی۔

محر کی خاموشی پر اسنے بس ایک ٹھنڈی سانس خارج کی۔

"six of one ,. . . half a dozen of other"

وہی انزل کی پرانی عادت جملوں کے آخر میں محاورے استعمال کرنا۔عام زبان میں وہ یہ بھی کہہ سکتی تھی کے اگر تم طلاق لیتی ہو تو انٹی تمہیں معاف نہیں کرے گی اور اگر تم طلاق نہیں لیتی تو تم خوش نہیں رہو گی۔ مسئلہ ففٹی ففٹی ہے۔

مگر وہ انزل وحید تھی سیدھی بات وہ زیادہ تر بولتی نہیں تھی اور اگر بولے تو وہ ادا اپنی اردو میں کرتی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

زباب کی گرفتاری کے تیسرے دن بعد

اسلام آباد میں اترنے والی آج کی صبح باقیوں سے مختلف تھی۔

ایک محاز سے واپس آنے کی جو خوشی اور امید ہوتی ہے آج کی صبح میں وہ امید تھی۔

ایک نا ختم ہونے والے امتحان کی آخری منزل اور اسکے بعد کے جو تمام منصوبے اور خواب دیکھے گئے ہوں انکی پورا ہونے کی امید ہوتی ہے آج کی صبح میں وہ امید تھی۔

اسکی محنت آخر کار رنگ لا گئی تھی، ایک مہینے سے بازل کے پیچھے خوار ہونے کے بعد آج وہ ہمیشہ کے لیئے اس سب سے نکل جائے گی۔

اپنے حوالے سے اس نے آگے کے لیئے بہت کچھ سوچ رکھا تھا جس میں سب سے پہلا کام پاکستان سے نکلنا تھا۔اس ملک میں جب جب وہ آئی ہے صرف تکالیف ہی دیکھنے کو ملی ہیں ۔وہ واپس آسٹریلیا جائے گی اسے اپنی میڈیا ایجینسی کھولنی تھی اسے ایک ٹاپ ناچ فوٹو گرافر بننے کی چاہ تھی۔

www.novelsclubb.com

چلتی ہوئی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے وہ باہر بھاگتی دنیا کو دیکھ رہی تھی۔ نظریں وہاں تھی سوچ کہیں اور۔آج بہت دنوں بعد سورج سہی طرح سے نکلا تھا۔

اسکے لمبے سیاہ بال ٹیڑھی مانگ نکالے کان کے پیچھے اڑسے تھے۔کاٹن کا سادہ سیاہ کرتا قمیض زیب تن کیے اس نے پاؤں میں اپنی وہی لکی نیوڈ بلاک ہیلز پہن رکھیں تھیں۔

چھوٹی انگلی میں موجود انگھوٹی کو وہ عادتاً انگھوٹے سے گھمارہی تھی۔وہ فلحال نروس تھی۔ کل شام اسکی اسی عورت سے بات ہوئی تھی جس نے بازل پر کیس کیا تھا۔زیادہ بات نہیں ہو پائی کیونکہ اس عورت نے کہیں جانا تھابس ان کی ملاقات کا وقت اور جگہ تہہ ہو پایا تھا۔

یہاں تک کے اس نے نام بھی نہیں پوچھا۔

یہ تواسکواس وقت اندازہ ہوا جب وہ رات کو سونے والی تھی کے اس نے کیا بھنڈ مارا ہے

www.novelsclubb.com

چلو کوئی نہیں ایٹ لیسٹ میں نے انھیں ریسیوویشن کا تو بتادیا ہے نا"،خود کو تسلی دیتے " ہوئے اس نے کہا۔

اسکی گاڑی روڈ پر مناسب رفتار سے چل رہی تھی مگر اسکی دل کہ دھڑکن وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ غیر ترتیب ہو رہی تھی۔اگر جو وہ عورت کوئی کھڑوس نکلی،اگر جو اس نے کیس واپس لینے سے انکار کر دیا،اگر جو وہ وہاں آئی ہی نا؟

دل میں سو وسوسہ تھے۔لیکن یہ تو ہر انسان کے دل میں امتحان دینے سے پہلے ابھرتے ہیں۔ہیں نا؟

تھوری دیر بعد گاڑی اسکی مطلوبہ لوکیشن کے سامنے رکی۔پرس سنبھالتی وہ باہر نکلی اور ریستوران کا سفید شیشوں والا دروازہ دھکیلا۔

اسے کچھ دیر پہلے ہی اس عورت کا میسج ملا تھا کے وہ پہنچ چکیں ہیں۔

اندر داخل ہوتے ہیں لکڑی کی زمین تھی جس کے تین طرف سیڑھیاں تھیں۔دائیاں بائیں والی صرف دو سٹیپس کے بعد نیچے والے ایریاز میں لے کر جاتی تھی جبکے سیدھ میں بنی سیڑھیاں وہ اوپری منزل کو جاتی تھی۔

اسکی ریزیرویشن ٹاپ فلور پر تھی۔

ماربل کی گرے سیڑھیاں چڑتے ہوئے وہ اوپر آرہی تھی۔ سیڑھیوں کی ریلینگ بھی لکڑی سے بنی تھی۔

دوسری منزل کا فرش بھی گرے ماربل کا بنا تھا جس کے درمیان میں تھوڑا تھوڑا لکڑی کا کام ہوا تھا۔ لس منظر میں کوئی lo - fi گانا بہت ہلکی آواز میں چل رہا تھا۔ شاہد کوئی کوک سٹوڈیو کا بہت پرانا گانا تھا۔ جو بھی تھا محرا سے اگنور کرتی اپنے ریزیروشدہ ٹیبل کی جانب بڑھی۔ اوپری منزل کی سامنے والی دیوار پر کرڑکھیاں لگیں تھیں جو ترچھے ہوتے ہوئے چھت کے ساتھ جالتی تھیں۔ اسکی کرسی بھی انھیں کرڑکھیوں کے ساتھ لگی تھی۔

فون نکالتے اس نے اسی عورت کے نمبر پر کال کی ساتھ ساتھ وہ اپنے ٹیبل کو بھی دیکھ رہی تھی جہاں پہلے سے کوئی سیاہ بیگ موجود تھا، شاید اسی عورت کا ہو۔ بیل جا رہی تھی۔ چونکہ اسکے میز کی ایک طرف سے ماربل کے پلر نے ڈھکا ہوا تھا اسی لیے محر نہیں دیکھ سکی وہاں کرسی پر کون بیٹھا ہے۔

کال اٹھالی گئی تھی۔

اور اسی عورت نے اٹھائی تھی کیونکہ محرام نے اس سیاہ بیگ کی زپ کھلتے اور اندر سے بجتا ہوا فون نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

ہیلو! جی آپ اسی ٹیبل پر بیٹھی ہیں"، دوسری طرف سے غالباً ہاں کہاں گیا تو اس نے " اوکے کہہ کر کال کاٹ دی

چہرے پر اپنی سب سے حسین مسکراہٹ سجاتے وہ ٹیبل کے بلکل پاس آئی اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ لکڑی کی کرسیوں پر لال نرم کالین لگائیں تھیں۔

اسلام۔۔۔"، الفاظ اچانک ہی دم توڑ گئے۔ سلام کرتا ہاتھ بھی ہوا میں ملحق رہ گیا۔ " ہزاروں خدشات میں سے بھی اس نے یہ حقیقت ہونے کی توقع نہیں کی تھی۔

اسے پوچھ لینا چاہیے تھا دوسری طرف کون تھا

www.novelsclubb.com

آپ۔۔"، بمشکل یہ الفاظ ادا ہو سکے۔ "

اور یہی حال صرف اسکا نہیں تھا۔ ہلکے بھوری رنگ کا عبایہ پہنے سامنے والی کرسی پر بیٹھی وہ عورت بھی اتنی ہی حیران تھی فرق صرف اتنا تھا کہ وہ عمر کے تقاضے کے مطابق حیران تھیں۔

محرام؟"، کوثر دعا نے تصدیق کے لیے سوال پوچھا۔ "

اتنے سارے لوگوں میں سے اسکے بھائی نے اس عورت کے ساتھ فراڈ کیا۔

حیرت تھی کے ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی۔

الفاظ تھے کے زبان سے نکلنے کا نام نہیں لیتے تھے۔

تم ایک عجیب نہیں عجیب ترین انسان ہو بازل ہمایوں"، دل ہی دل میں کہا۔ بس سر " پیٹنے کی کمی رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

زباب عروج کی گرفتاری کے تین دن بعد

گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ٹیک لگائے بیٹھے وہ باہر چلتی دنیا کو دیکھ رہی تھی۔ایک منظر کو پیچھے چھوڑتے تو کھڑکی کے پار ایک نیا منظر بن آتا۔فلحال اسکی زندگی بھی کچھ یوں ہی چل رہی تھی۔ایک راز کھلتا تو قدرت اسے دوسرے راز کا سہارا دے کر خاموشی سے ایک کونے میں بٹھا دیتی۔

کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے جس عورت کو صبح شام۔۔۔وہ کوستی تھی وہ عورت کوئی اور نہیں کوثر دعا نکلیں گی؟

www.novelsclubb.com

جاتے وقت وہ پریشان تھی، آتے وقت۔۔۔وہ کچھ الجھی ہوئی اور کہیں اندر خوش تھی۔

کھڑکی سے باہر دھورتے درخت اور اونچی عمارتیں دیکھتے ہی دیکھتے تبدیل ہوتی گئیں اور اب آنکھوں کے سامنے پانی کا ایک گلاس ریسٹورنٹ کے ٹیبل پر پڑا ہوا ابھرا۔

وہ دوبارہ اسی ریسٹورنٹ میں آچکی تھی جہاں سے کچھ دیر پہلے کہانی رکی تھی۔

پانی سے اوپر تک بھرے شیشے کے اس گلاس میں دیکھتے وہ بلکل خاموش تھی۔

سن۔۔۔۔ساکت۔۔۔

میز کی دوسری طرف کوثر دعا بیٹھیں تھیں۔وہ حیران نہیں تھی مگر انکی نظریں پر سکون بھی نہیں تھیں۔کیا انہیں یہ لگ رہا تھا کے محرام جانتی تھی کے وہ کون ہیں؟

تو۔۔"انہوں نے بات کا آغاز کیا،"

تم۔۔بازل ہمایوں کی ہی بہن ہو؟"،آج انکا لہجہ کچھ مختلف تھا۔ "

www.novelsclubb.com

محر نے خالی نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا،۔۔دھیرے سے گردن ہاں میں ہلائی۔دوپہر کی دھوپ بائیں جانب لگی کھڑکیوں سے ٹکرا کر اندر سایہ سا بنا رہی تھی۔

کیا۔۔"، اپنی اگلی بات شروع کر دی "تم جانتی تھی۔۔میں ہی وہ ہوں جس نے کیس کیا"

"تھا اس پر؟

گلاس کی سطح پر انگلی پھیرتے اس نے نفی میں گردن ہلائی۔کوثر دعا نے اپنی عینک کے پار سے اسے سر تا پیر دیکھا، وہ ابھی بھی شاید اسی کشمکش میں تھی کے کیا سچ ہے اور۔۔۔کیا جھوٹ؟

اچھا۔۔تو کیا بات کرنی تھی تم نے مجھ سے؟"، رخ موڑتے وہ تھوڑی سی آگے آئیں۔"

محرام نے گلا کھنکھارا اور پانی کا گلاس ایک ہی سانس میں پی گئی۔

خالی گلاس میز پر رکھتے اس نے عادتاً گورے چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے بعد دونوں ہاتھ میز پر رکھے۔گہری سانس لیتے کندھوں کو ریلیکس کیا۔

" آپ کا اصل مجرم۔۔(ہلکی سی نظر کوثر پر ڈالی) پکڑا جا چکا ہے؟ "

اصل مجرم؟"، لگتا تھا وہ بھی اتنی ہی بے خبر تھیں جتنی کچھ دن پہلے محرام خود۔"

اپنی چھوٹی انگلی میں موجود چھلے کو گھماتی اس نے دوبارہ گلہ کھنکھارا اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔

ایک لمبی کہانی ہے(دعا کے تاثرات ڈھیلے ہوئے)۔۔جو میرا خیال ہے آپ کو سنی چاہیے "؟"، سیاہ آنکھوں نے جب میز کے دوسرے پار بیٹھی عورت کو دیکھا تو ان میں ٹھنڈی برف جیسا تاثر تھا۔وہ اب گھبرائی ہوئی نہیں بلکہ ایک مضبوط چٹان کی طرح بیٹھی تھی۔

اسکا فون اچانک ہی بجنے لگا تو آنکھوں کے سامنے جو ریسٹورنٹ، میز، کوثر دعا تھیں وہ سب ہوا میں تحلیل ہو گیا۔

چڑتے ہوئے اسنے پرس میں ہاتھ ڈالا اس ارادہ سے کے کال کاٹ کر فون کو سائلنٹ کر دے،اِس وقت وہ کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی لیکن، جب اس نے کالر آئی ڈی دیکھی تو ہاتھ خود بخود رک گئے۔

احمد جہانزیب کالنگ۔۔۔

گاڑی کے باہر دنیا ابھی بھی دھوڑ رہی تھی لیکن محرام ہمایوں میں کچھ تھا جو تھم سا گیا۔وہ کچھ نہیں سوچ رہی تھی کے احمد کی کال کیوں آ رہی ہے؟وہ کال اٹھائے یا نہ اٹھائے؟

وہ تو بس بار بار اسکا نام دوہرا رہی تھی۔

کچھ بدل گیا تھا۔۔وہ خوشی۔۔وہ جوش کہیں چلا گیا تھا۔پتہ نہیں کہاں؟ شاید بھروسہ کے ساتھ وہ تمام احساسات بھی ٹوٹ چکے تھے۔

دوسری طرف سے کال ابھی بھی آرہی تھی،اس سے پہلے کے فون کی سکرین کال بند ہونے کے باعث بجھ جاتی اس نے آخری بیل پر تیزی سے کال اٹھائی اور فون کان سے لگا لیا۔

دوسری طرف سے کوئی ہیلو سلام کچھ نہیں کہا گیا۔۔وہاں بھی خاموشی تھی اور یہاں بھی۔

پتہ نہیں کیوں لیکن محرام کا دل بہت شدت سے چاہا تھا وہ اس سے معافی مانگے،کس بات کی؟

یہ وہ نہیں جانتی تھی،شاید۔۔۔بات چھپانے کی،شاید۔۔اتنے بڑے فیصلے کی،پتہ نہیں! لیکن وہ معافی سننا چاہتی تھی۔۔بے تکی معافیوں کی عادت سی جو ہو گئی تھی۔

محرام"،آخرکار فون کی دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز گونجی جو ہمیشہ اسکے" لیئے نرم ہو جایا کرتی تھی۔گود میں رکھا ہاتھ سختی سے آپس میں بھینچ لیا گیا۔

کیا ہم مل سکتے ہیں ؟"، بھاری آواز والے مرد نے سوال کیا۔ وہ کوئی حکم نہیں تھا، اسکے" لہجے میں موجود منت اور عجلت چھپائے بھی نہیں چھپ رہی تھی۔

ایک ضروری بات کرنی ہے تم سے !"، احمد نے اس سے کہا۔"

ٹھیک ہے !"، تھوڑی دیر بعد کہا۔۔"لوکیشن بھیج دو، پہنچ جاؤنگی"، بس اتنی سی بات" اور وہ بھی اتنے خشک اور سرد لہجے میں۔ وہ معاف کر چکی تھی مگر پھر بھی کیوں اس سے ویسے بات نہیں ہو رہی تھی جیسے پہلے ہوا کرتی تھی۔

" اوکے '، ہلکی سی سرگوشی نما آواز اور کال ختم۔

محرام نے انتہائی تیزی کے ساتھ فون سائلنٹ کر کے بیگ میں پھینکا اور اندر سے ایک ہتھیلی جتنی پانی کی بوتل نکالی۔

www.novelsclubb.com

دل پر ایک بھاری سے بوجھ پڑ گیا تھا۔

غٹا غٹ پانی کو اندر اتارتے اس نے سر سیٹ سے ٹکا دیا۔ آنکھیں موندے وہ دوبارہ اپنے آپ کو اس ریسٹورنٹ میں لے گئی جہاں ماربل والا فرش اور ترچھا ہوتا چھت تھا۔

کوثر دعا ساری کہانی سن چکی تھیں۔۔ ویٹر نے ابھی انکے سامنے لا کر انکا قہوہ رکھا تھا جب محرام مدعے پر آئی۔

"آپ کو وہ شخص مل گیا نا، جس نے آپکے ساتھ فراڈ کیا ہے۔۔۔ اب بس آپ نے یہ کرنا ہے کے کورٹ میں پیش ہو کر اپنا بیان واپس لے لیں۔۔۔ بازل کو اسکے پیسے مل جائیں گے وہ آپ کے پلاٹس سے دست برداری دے دے گا اور۔۔۔"

"یہ سب کیوں کیا؟"، کوثر دعا نے بولتی ہوئی محرام کی بات کاٹی۔ وہ رک گئی، درمیان میں بات کاٹنے کے باعث۔ کیا انہیں شک ہو رہا ہے وہ کسی کو پروٹیکٹ کر رہی ہے، اگر ایسا ہے تو وہ اب کیا کرے گی۔۔ جھوٹ بولنے کے معاملے میں وہ بہت بری تھی۔

"کیا مطلب؟"، اپنی غیر ہوتی کیفیت کو چھپانے کی کوشش کی۔"

"بقول تمہارے کسی یاور نے تمہارے بھائی کے ساتھ سکیم کی میرے پلاٹس کے جعلی کاغذات بنا کر آگے بیچ دیئے تو سوال یہ آتا ہے میں ہی کیوں؟۔۔ اسکو میرے اصل کاغذات کا بھی کیسے پتہ چلا کیونکہ کورٹ میں جو جعلی کاغذ تمہارے بھائی نے دیکھائے تھے

www.novelsclubb.com

وہ ایزاٹ از میرے لیگل کاغذات کار پلیکا تھے"، محرام کو انکی بات نے الجھا دیا تھا۔ ویسے بھی اسے سب کچھ دیر سے ہی سمجھ آتا ہے۔

" یاور نے فریم کرنا تھا بازل کو وہ کسی کے بھی کاغذات یوز کر سکتا تھا آپکے کر۔۔ "

ایکزیکٹلی۔۔ کسی کے بھی یوز کر سکتا تھا۔۔بٹ میں ہی کیوں "انکی بات میں دم تو تھا۔" اس نے کیوں نہیں سوچا تھا اس نظریہ سے۔

" یہ تو یاور ہی جانتا۔۔ ہو گانا۔۔ کہ اس نے آپ کو کیوں یوز کیا؟"، جھجکتے ہوئے اس نے بات کا رخ بدلنا چاہا۔ اسکی بات پر کوثر نے اسے گہری نظروں سے دیکھا وہ شاید کچھ سوچ رہی تھیں۔ سامنے رکھا قہوہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کوثر دعا نے آگے ہوتے ہوئے محر کی آنکھوں میں جھانکا۔

www.novelsclubb.com

" یاور حبیب اکیلا نہیں ہے جو تمہارے بھائی کا برا چاہتا ہے کوئی اور بھی ہے جس نے یہ سب مل کر کیا ہے۔۔"، محرام کے کندھے جھک گئے۔ وہ احمد کو کلین رکھنا چاہتی تھی اور یہاں! وہ جانتی تھی سچ کیا ہے مگر وہ نہیں بتائے گی کسی کو بھی نہیں

" آپ کیس واپس لے لیں آگے دیکھ لیا جائے گا "

فائن میں لے لونگی"، کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔"لیکن تم جانتی ہو،اس اب کے پیچھے "صرف ایک دماغ نہیں"

محرام نہ کچھ نہیں کہا،نہ کوئی وضاحت نہ کوئی تصیح۔

آنکھیں آہستہ سے کھولیں تو دوبارہ خود کی گاڑی میں پایا۔اے سی کی ٹھنڈک نے ساری گاڑی کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔اتنا ٹھنڈا کے اب اسے سردی لگ رہی تھی۔

طارق چچا اے سی آہستہ کر دیں" چھت کو دیکھتے ہوئے ہلکی سی آواز میں کہا اور آنکھیں" بند کر لیں۔

یہ لے جی!"،انھوں نے کہا اور پھر گاڑی اچانک ہی روک دی۔پچھلی سیٹ پر بیٹھی لڑکی" سیدھی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

، "کیا ہوا؟ "

وہ جی مجھ سے جگن بی بی نے اخبار منگوائے تھے۔۔مجھے ابھی یاد آیا ہے لے کر جانا۔۔۔نہ "لے کر گیا تو آپ تو جان۔۔

اچھا! اچھا! جائیں" محرام نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں جانے کا کہا۔ وہ لمبی بات کرنے " کے موڈ میں بلکل نہیں تھی۔ خدا جانے اب اسکی بہن کے خرافاتی دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

خود سے کہتے اس نے آنکھیں دوبارہ بند کر لیں، سر کو شیشے کے ساتھ ٹکا دیا۔ اتنا درد کر رہا وہ پینوڈال (Panadol) تھا کاش صبح نکلنے سے پہلے کھا لیتی۔

تھوڑی دیر بعد طارق چچا آئے اور گاڑی پھر سے چلنے لگی۔

محرام کے سر میں شدید درد ہونے لگا تھا۔ اتنی دھوپ میں اسے چھتری لے کر نکلنا چاہیے تھا، کوئی سن سکرین بھی نہیں لگائی تھی اس نے۔

سر کو پکڑے وہ اسے ہلکا ہلکا سا دبانے لگی۔۔ اور سامنے والی سیٹ سے سر ٹکا دیا جب اسکی نظر ڈرائیور سیٹ کے ساتھ رکھے اخبار پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

بھونیں خود بخود سمٹ کر الجھن میں بدل گئی۔ ایک جھٹکے سے اس نے اخبار جھپٹا،

بی بی جی!"، طارق چچا نے اسے حیرت سے دیکھا، یہ حملہ غیر متوقع تھا۔ "

اخبار دو ہفتے پرانا تھا اور اس پر لکھی جس چیز نے اسکی توجہ اپنی طرف مبزول کروائی تھی وہ تھا بازل ہمایوں کا نام۔

اخبار میں موجود "عدلیہ نوٹس" کے کالم میں اسکے بھائی کا نام کیا کر رہا تھا؟

جیسے جیسے وہ نوٹس پھڑتی گئی اسکے ماتھے پو موجود شکنیں کم ہوتی گئیں۔

دو ہفتے پرانے اخبار میں بازل ہمایوں کو کورٹ کی ظرف سے سمن کیا گیا تھا۔انہیں دنوں میں یاور جیبئب بھی تو گرفتار ہوا تھا،انکے پاس یہ اچھا موقع تھا بازل کو رہا کروانے کا اور یہ موقع ہاتھ سے کس کی وجہ سے چھوٹا تھا؟

آہستہ سے اخبار واپس رکھتے اسنے سر سیٹ کے ساتھ دوبارہ ٹکا دیا۔علی نے انہیں بازل کی پیشی کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔یعنی وہ چاہتا ہی نہیں تھا وہ باہر نکلے۔سرکار درد ابھی بھی وہاں تھا مگر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کے علی اصغری کو جا کر

confront کرتی،

ویسے بھی کونسا پہلی بار تھا جو اس سارے معالے میں بازل کے وکیل نے

www.novelsclubb.com

انہیں دو کھادیا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

خلا کا ایک نوٹس جا چکا تھا۔اسکے گھر والوں میں سے تو کسی کو نہیں پتہ تھا کے وہ سب کیا کر رہی مگر اسکے سسرال والے۔۔۔انکے نزدیک یہ ایک شرم کی بات تھی کے کوئی انکے لڑکے کو چھوڑ کر جا رہا تھا۔

ودفعہ آناب اور ایک دفعہ اسکے سسر نے کال پر ہی اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کے وہ واپس آجائے جس کے جواب میں اس نے بس یہی کہا کے اگر فجر خود آکر اسے لے کر جاتا ہے تو پھر وہ آجائے گی۔

محرام کا خیال تھا اسکی بات سن کر وہ اسکا ساتھ دے گے مگر۔۔۔ساتھ تو کیا، یہ فرمائش سنتے ہی ان سب کی زبانوں کو قفل لگ گیا تھا۔

محر جانتی تھی فجر عدیل آئے گا۔۔ مگر وہ مر کر بھی اسے، منانے نہیں آئے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج

جون کی گرمی آج کچھ زیادہ ہی جھلسا دینے والی تھی۔ایسے میں اس گالف کلب کے وسیع لان میں بیٹھے وہ دونوں تصویر کے دو مختلف رخ لگ رہے تھے۔سیاہ لباس پہنے لڑکی جس کے بال اونچے جورے میں بند تھے اور ہاتھ میں ہینڈ فین تھا جس سے آتی ہوا مسلسل اسکے چہرے پر آئیں لٹیں اڑا رہی تھی۔اسکے سامنے بیٹھا بھورے بالوں والا مرد جس نے شدید گرمی میں بھی گہری نیلی پی کیپ ترچھی کر کے پہن رکھی تھی اور سورج کے رخ پر بیٹھا تھا ۔۔پھر بھی حیرت انگیز طور پر اسکے ماتھے پر پسینے کی ایک بوند بھی نہیں تھی یا شاید پی کیپ کی وجہ سے اسکا ماتھا نظر ہی نہیں آرہا تھا۔

کیوں بلایا ہے مجھے یہاں پر"، پنکھے کی آواز اور اس لڑکی کی آواز آپس میں گڈ مڈ ہو رہی " تھی۔وسیع سر سبز لان پر انکے علاوہ دو مرد تھے جو زرا فاصلہ پر گالف کھیل رہے تھے۔

"کیا ہم پہلے جیسے ہو سکتے ہیں؟"، بہت دیر بعد اس مرد نے اپنی جھکی گردن اٹھاتے ہوئے التجا کی۔

"پہلے جیسے کیسے؟"، پنکھے پر اچانک ہی گرفت مضبوط کرتے محرام نے سوال کیا۔

احمد نے اسکے تاثرات غور سے دیکھے۔۔۔وہ ناراض تھی۔۔شاید۔ایسا نہیں ہوا کرتا تھا وہ ہمیشہ اسکا چہرہ پڑھ لیا کرتا تھا۔

ایک گہری سانس لیتے وہ اپنی سفید چیئر پر پیچھے ہوا۔۔۔'کس کو بے وقوف بنا رہی ہو؟"، آخر میں طنز سے مسکرایا اور چہرہ موڑ لیا۔۔"محرام میں نے۔۔۔کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں ۔۔کیا"، چہرہ دوبارہ اسکی طرف موڑتے اسنے کہا۔بھوری آنکھوں میں ایسا کچھ تھا کے محرام کے اعصاب ڈھیلے پر گئے۔پنکھے والا ہاتھ خود بخود پہلو میں گر گیا۔

"ہاں۔۔۔تم سے سچائی چھپائی، یہ غلط کیا میں نے۔۔۔لیکن بیلیومی اگر میں تمہیں کچھ بتا بھی دیتا ناتو پھر بھی چیزیں ایسے ہی رہتیں"(چیزیں ایسے نہ رہتی احمد۔۔اگر تم مجھے بتا دیتے تو حالات مختلف ہوتے)، محرام نے سانس لیتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

لیکن مجھے لگا تھا تمہیں بتانے کی کوئی نوبت نہیں آئے۔۔اس سے پہلے ہی سب ٹھیک "
"ہو جائے گ۔۔

لیکن ٹھیک نہیں ہوا"،اسکی بات جلدی سے کاٹتے اس نے کہا،" حالات ویسے ہی رہے "
۔۔۔کچھ (زور دیا)۔۔کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوا"۔

میں کر دونگا سب ٹھیک تم بس۔۔ نفرت مت کرنا مجھ سے، معاف بھلے نا کرنا مگر "
" نفرت پلیز یہ مت کرنا

(،"بس۔۔بس۔۔تم۔۔ مجھ سے نفرت مت کرنا۔۔میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔۔میں اس سب کو ٹھیک بھی کر دونگا)،اس دن مسجد کے باہر بیٹھ کر بھی اس نے یہی کہا تھا اور آج۔۔"تم بار بار یہ بات کیوں کرتے ہو؟"، بھوری آنکھیں پوری پھیل گئی جیسے محرام نے کوئی بہت بڑا راز کھول دیا ہو۔"میری نفرت کیا اتنی تکلیف دہ ہے؟کیا اتنی خاص ہے ؟"احمد نے اپنے دفاع میں بولنے کے لیئے منہ کھولا اور ساتھ ہی بند کر دیا۔

"تم بس۔۔ "

"میں نے اس دن بھی تمہیں کہا تھا کے تم میرے نہیں دانی کے مجرم ہو،انہیں زیادہ ہرٹ کیا ہے تم نے،ان سے معافی مانگو!"،اسکی بات کاٹی۔

"میں ان سے معافی مانگ چکا ہوں۔۔۔"،جھکی نظروں کے ساتھ کہا۔

"اور انہوں نے کیا کہا؟"

"یہی کے وہ مجھے تب ہی معاف کر نگی اگر میں سب کو سب بتادوں کے بازل کے ساتھ۔۔یہ سب کچھ میرا بدلہ تھا"،دونوں میں خاموشی دوبارہ چھا گئی۔دونوں کو شاید امید نہیں تھی کے دانی یہ کہیں گی۔پسِ منظر میں وہ دو مرد ابھی بھی گالف کھیل رہے تھے۔محرام کی انکی طرف پیٹھ تھی جبکہ احمد انہیں کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟"،بہت دیر بعد اس نے وہی سوال پوچھا جس سے بات شروع ہوئی تھی۔احمد نے ان مردوں پر سے نظر ہٹا کر اپنی دوست کو دیکھا۔

"مجھ پر بھروسہ کرتی ہو؟"،روبوٹک لہجہ میں پوچھا۔وہ کچھ دیر کے لیئے ہل بھی نہ سکی۔کیا وہ اس پر بھروسہ کرتی تھی؟۔۔۔خود سے تو وہ یہی کہتی تھی کے اسکا بھروسہ اٹھ چکا ہے مگر براہِ راست قبول کرنا،یہ ایک الگ بات تھی۔

بات کیا ہے ؟"، لڑکی نے بات کا رخ بدلنا چاہا، "کیا تم مجھ پر بھروسہ کرتی ہو؟"، دوبارہ " سے سوال دہرایا مگر اس بار لہجہ پُر زور تھا۔ محر نے کھنکیوں سے اسے دیکھا۔۔انکار کرنا مشکل تھا لیکن۔۔۔۔

نہیں"، بہت دیر بعد اس نے جھکی گردن نفی میں ہلائی۔احمد جہانزیب کا چہرہ یوں تھا" جیسے کسی نے زور سے تھپڑ دے مارا ہو۔ بھروسہ تو اب اسکا بھی شاید ٹوٹنے والا تھا۔

!۔۔شاید

گہری سانس لیتے اسنے اسے خارج کیا اور بات دوبارہ شروع کی، "مجھے یاور کی منگیتر کا نمبر چاہیئے"، اب جب اس نے نظریں ملائیں تو وہ مختلف تھیں۔ان میں تھوڑا غصہ اور تھوڑی مایوسی تھی۔

صباحت کا نمبر کیوں چاہیئے ؟"، محرام اچانک ہی الرٹ ہو گئی، کرسی پر سیدھے ہوتے " ہوئے اسنے سوال پوچھنے میں ایک منٹ ضائع نہیں کیا۔

سب کچھ ٹھیک کرنے کے لیئے"، ایک ہونٹ کو طنز سے اوپر اٹھاتے اسنے کہا۔ محرام کو " چپ سی لگ گئی۔

،"کام ہے مج۔۔ "

تم پھر کسی لڑکی کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلا رہے ہو؟۔۔"، سینے پر بازو باندھے وہ ' ' پیچھے ہوئی۔ "پہلے میں، پھر زباب، اب یاور کی منگیتر! آخر کو تمہارے دماغ میں چل کیا رہا "ہے؟

تمہیں کیوں بتاؤ۔ تمہیں تو ویسے بھی مجھ پر بھروسہ نہیں"، بے فکری سے شانے " اچکاتے ہوئے کہا۔ پہلا احساس جو محرام کو محسوس ہوا تھا وہ تھا غصہ اور دوسرا احساس جو ہوا تھا وہ تھی تکلیف۔۔۔

"seriously" ، اب تم وکٹم پلے کروگے

میں تو پوری عمر وکٹم ہی رہا ہوں،"ایک اداس مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کے کناروں " کو چھوا۔

www.novelsclubb.com

یہ تم نہیں ہو احمد"، افسوس سے کہا۔۔، "

یہ میں ہی ہوں محرام۔۔ میں ہمیشہ سے ایسا ہی تھا"، وہ اسکی بات سن کر بھی افسوس " سے سر ہلاتی گئی۔

خیر۔۔یاور کی منگیتر کا نمبر دے دو، کام ہے مجھے کچھ "، محرام اسے کچھ دیر تک دیکھتی " رہی کی کہیں وہ اپنا ارادہ ترک کر دے لیکن اس نے تو آج شاید نہ سمجھنے کی قصر کھائی تھی۔

ہار مانتے ہوئے اسنے اپنا فون نکالا اور صباحت کا نمبر نکال کر احمد کی طرف بڑھا دیا۔

نمبر نوٹ کرتے ساتھ ہی اسنے محر کو اسکا فون پکڑایا، "فکر نہ کرو! میں اب مزید تمہیں استعمال نہیں کرونگا'۔ ہلکی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ محرام کی نظروں میں ابھی بھی افسوس تھا۔ دو قدم آگے بڑھا ہی تھا کے پیچھے سے اسنے پکارا،

رکو!"، احمد جہانزیب کا نیم رخ اب اسکی طرف تھا۔۔ محرام کو سمجھ نہیں آیا اپنا سوال " کس طرح پوچھے، "وہ جو عورت تھی۔۔، جس کے پلاٹس کے جعلی کاغذات ہیں باذل کے پاس۔۔۔ کیا اس عورت کو تم نے سوچ کر ٹارگٹ کیا تھا یا پھر یہ سب اچانک تھا؟!، سہج سہج کے لفظ چنتے اسنے اپنی بات ختم کی۔ کچھ دیر احمد یونہی کھڑا رہا مگر وہ محسوس کر سکتی تھی وہ مسکرا رہا ہے۔۔ طنز سے۔

www.novelsclubb.com

ٹارگٹ کیا تھا کوثر دعا کو میں نے"، محرام ہمایوں کی اپنے گناہوں کی لسٹ میں اضافہ " کرواتے وہ آگے بڑھ گیا۔ پیچھے محرام اکیلے رہ گئی تھی۔ وہ دو مردا بھی بھی یونہی کھیل رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

کورٹ کی طرف سے دوسری خلا بھیجی جا چکی تھی۔

فجر اس دن بھی کورٹ میں پیش نہیں ہوا تھا۔

وہ اس جنگ میں اکیلے کڑھی تھی اپنے گھر والوں کو اندھیرے میں رکھے کے وہ کیا کر رہی ہے۔ ویسے بھی پاکستان میں پیچھے صورتحال بہت نازک تھی وہ مزید انہیں ٹینس نہیں کرنا چاہتی تھی، یہ ایک سانوی وجہ تھی اکیلے ہونے کی بڑی وجہ تھی کے اسے ڈر تھا کہیں اسکا فیصلہ نہ بدل جائے۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹل اور ثابت قدم رہنا چاہتی تھی۔

ڈھیلی آدھے بازوؤں والی گرے شرٹ کے ساتھ کھلا ساستاروں والا نیلا پجامہ پہنے وہ کھڑکی کے سامنے کڑھی تھی۔ بال ہاف کیچڑ میں بند تھے اور آنکھوں کے نیچے ہلکے گواہ تھے کے وہ کافی دنوں سے نہیں سوئی جبکہ یہ جھوٹ تھے وہ پچھلے دو ہفتوں سے بس سو ہی رہی تھی۔

کھڑکی سے باہر وہ نیچے اپارٹمنٹ کے پارکنگ لاٹ میں دیکھ رہی تھی۔۔

انزل ایک اپارٹمنٹ میں اپنے والد کے ساتھ رہتی تھی اسکی ابھی صرف انگیجمنٹ ہوئی تھی، وہ ایک سینما میں۔ (visual effects artist) تھی

www.novelsclubb.com

پارکنگ لاٹ میں ایک شہد رنگ کے بالوں والا مرد غصہ اور عجلت سے اپنے گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ایک نظر بھی سر اٹھا کر اوپر کڑھکی میں کڑھی اپنی بیوی کو نہیں دیکھا۔

محر کا چہرہ خالی تھا، نہ دکھ نہ غصہ۔

وقت میں کچھ دیر پہلے اگر آؤ تو اسکا چہرہ ایسا بلکل نہیں ملے گا وہاں ایک طنزیہ خوشی ہو گی لیکن آنکھوں میں آنسو سمیت۔

کچھ دیر پہلے

وہ اسی طرح سے کھڑکی کے سامنے بت بنی کڑھی تھی۔ بازو سینے پر بندھے تھے۔ باہر کوئی روشنی نہیں تھی شاید آج بارش ہونے والی تھی۔۔

کمرے میں وہ اکیلی تھی جب دروازے پر ہلکی سی ناک ہوئی۔ اسکے اجازت کے بغیر ہی فجر عدیل اندر داخل ہو گیا۔

وہ ویسے ہی کڑھی رہی البتہ خوف کی ایک لہر سی تھی جو پورے بدن میں دھوڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

دل فجر کے ہر قدم پر مزید زور سے دھڑکتا تھا۔ کیا وہ معافی مانگنے آیا ہے؟ اگر جو محرام نے اسے معاف کر دیا تو؟

اسے حیرت نہیں تھی فجر کے یوں آنے پر، جانتی تو تھی کہ اس جیسا مرد سوسائٹی کے لیئے جیتا ہے، اپنے لیے نہیں اسکی اپنی کہاں کوئی پہچان تھی۔ جیسے باقی اسے دیکھنا چاہتے وہ ویسا بن جاتا تھا۔۔ یہاں بھی وہ محرام سے خود الگ سے ملنے اسی لیئے آیا تھا تاکہ وہ مان جائے اور معاملہ رفاع دفع ہو سکے تاکہ آخر میں بھی فجر عدیل ہیرو ثابت ہو جائے۔ .

بظاہر وہ بے پرواہ نظر آرہی تھی مگر حقیقتاً اسکے کان فجر کی آواز سننے کے لیے بے چین تھے ،وہ کیا بولے گا اسے بس اسی بات سے دلچسپی تھی؟

تم وہاں سے کیوں آئی؟"، محرام سے تھوڑی ہی دور ایک نیلے رنگ کی آرم چیئر موجود" تھی وہاں پر بیٹھتے اس نے سوال کیا۔ لہجہ میں اس قدر معصومیت تھی کے پل بھر کو محر حیران رہ گئی۔

آئی مین،۔۔۔ میاں بیوی میں لڑائی تو نارمل ہے اب اتنی سی بات پر گھر چھوڑ کر آنا۔۔" تسک تمہاری سئیر سنس کا اندازہ یہی سے ہی ہوتا ہے"، طنز سے کہتے ہوئے وہ کرسی پر نیم دراز ہوا۔ محرام حیران نہیں ہوئی، جانتی تھی وہ آئے گا ضرور مگر اسے منانے۔۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ آدمی اسے منانے نہیں عادت سے مجبور

gaslight کرنے آیا تھا۔

ڈر اور خوف تو کسی کونے میں خاموشی سے جا کر بیٹھ گئے تھے، اب وہاں صرف غصہ تھا جو اسکے چہرے پر طنزیہ خوشی بن کر جھلک رہا تھا،

" میاں بیوی؟ اوہ سو فائنلی مائٹی فجر عدیل نے مجھے بیوی کنسڈر کر لیا۔۔

how great of you"

فجر نے بیزاری سے اسے دیکھا۔ عورتیں اور انکے نخرے۔

"ایک تو تم عورتوں کے نخرے اور ایگو سے میں بہت تنگ ہوں کچھ چیزیں جانے بھی دیا کرو یار"، آنکھیں گھماتے ہوئے کہا، "یہیں وجہ تھی کے مجھے شادی نہیں کرنی تھی اور۔۔ کسی۔

Eastern

www.novelsclubb.com

لڑکی سے تو بلکل بھی نہیں"،اسنے محرام کو اس قدر حقارت سے دیکھا کے لمحے بھر کو تو وہ جم گئی۔۔،بہت سے غصہ کو اندر اتارا۔یہ آدمی کبھی نہیں بدلے گا بہتر تھا وہ پاؤنٹ پر آئے۔

کیوں آئے ہو یہاں؟"،دوبارہ سے کھڑکی کی طرف منہ پھیر لیا۔"

اب ظاہر ہے جب تم چھوٹی سی بات کا بتنگڑ بنا کر منہ اٹھائے کہیں بھی چلی جاؤ گی تو مجھے" آنا تو پڑے گا"،کرسی سے اٹھتے ہوئے وہ چلتا ہوا محرام کے بلکل سامنے آکھڑا ہوا۔آدھی کھڑکی اسکے لمبے سراپے کے پیچھے چھپ گئی تھی۔"ایک شوہر کا فرض ہوتا ہے بیوی کو منا کر لانا"،پیار سے کہا۔اسکے ہاتھ پینٹ کی جیب میں اڑسے تھے ڈینم کی جیکٹ پہنے،بالوں کو جیل سے سجائے وہ ہمیشہ ویسا لگ رہا تھا جیسے لگتا تھا۔خوبصورت اور محفل کی جان۔

اسکی آخری بات پر محرام طنزیہ سا مسکرائی،گالوں میں پڑنے والے چھوٹے چھوٹے ڈِمپلز واضح ہوئے،

تم مجھے منانے نہیں آئے فجر عدیل"،سیاہ آنکھوں میں نمی تھی مگر وہ آنسو نہیں بنے گے" یہ تہیہ تھا،'تم آج بھی اسی لیئے آئے ہو کیونکہ سب یہ چاہتے تھے"،سیاہ آنکھیں براہِ

راست شہد رنگ آنکھوں میں جھانک رہیں تھیں۔ فجر کے چہرے کے زاویہ ایسے بدلے جیسے منہ پر کوئی تھپڑ پڑا ہو، سچ کا تھپڑ۔

تم نے مجھ سے شادی کی۔۔ لوگوں کے کہنے پر۔۔ تم نے مجھے دو سال برداشت کیا۔۔" تاکہ سوسائٹی میں تم ایک اچھے انسان کے لیبل کے ساتھ جی سکو، ہمارے یہ ڈاوؤرسڈ شخص کو کیسے دیکھا جاتا ہے تم جانتے ہو، اور۔۔" فجر نظریں چرانا چاہتا تھا مگر پتہ نہیں کیوں چرا نہیں پا رہا تھا، "اس رشتے کو بچانا بھی تم اسی لیئے چاہتے ہو کیونکہ تمہارا امج میٹر کرتا ہے ۔۔ ظاہر ہے کبھی کسی لڑکی نے تمہیں ٹھکرایا جو نہیں۔۔" فجر کے کان ہتک سے لال پر گئے،

" تسک "must be hard . . getting rejected

آخری لفظ میں ایسا کوئی زہر سا تھا کے فجر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

کیا ہوا۔۔ سچ کروا لگ گیا ہے ؟"، اسکی آواز میں درد تھا، دو سالوں سے بار بار ٹھکرائیے " جانے کا درد

کے چہرے پر حیرت اور غصہ تھا جبکہ محرام کی آنکھیں نم تھی اور ہونٹوں کا ایک کونہ طنز سے اوپر اٹھا تھا۔فجر

ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر فجر عدیل تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔اب کہنے اور سننے کو کچھ باقی نہ تھا۔

موجودہ وقت

فجر کی گاڑی دھول اڑاتی ہوئی پارکنگ لاٹ سے نکل رہی تھی۔وہ ویسے ہی بت بنی کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی۔آنکھیں اٹھاتے ہوئے اسنے انہیں نرمی سے بند کیا(یہ وقت بھی)اور پھر آنکھوں کو کھولا(گزر جائے گا)۔باہر بارش شروع ہو چکی تھی برستی بوندے کھڑکی کے بند شیشے کے ساتھ آہستہ آہستہ ٹکرا رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آج

کمرے میں لگی لکڑی کی کھڑکی سے باہر ڈوبتا سورج اندر جھانک رہا تھا۔

یہ ایک سفید اور نیلے رنگ کا ملاقاتی کمرہ تھا۔دیواروں کا چونا قدرے کم تھا۔یہ جیل باقیوں سے قدرے بہتر تھا۔

نکلنے والا ہے وہ جیل سے"،میز کی دوسری طرف بیٹھے یاور حبیب نے غصہ اور نفرت" سے کہا۔

احمد پرسکون سا بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

جانتا ہوں"،آہستہ سے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا۔"

ہمارے درمیان میں کیا تہہ ہوا تھا؟"،طنز سے پوچھا۔"

وہ بھی جانتا ہوں"، سکون میں رتی برابر فرق نہ آیا۔"

www.novelsclubb.com

تو پھر تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ، میں باہر آکر تمہارے ساتھ کیا کرونگا"،یاور کی آنکھیں" نفرت سے بھری ہوئی تھی۔وہ جیلینج کر رہا تھا۔

کرسی پر تھوڑا آگے ہوتے احمد جہانزیب نے کہنیاں میز پر ٹکائیں۔ سر پر گہرے نیلی پی کیپ تھی اور کف کہنیوں سے زرا اوپر موڑے تھے۔

میرے ساتھ جو کرنا ہوگا۔۔وہ تو تم تب کروگے جب یہاں سے نکلوگے"، یاور کی آنکھیں الجھن سے چھوٹی ہوئیں۔

" کیا مطلب ؟"،اسکے لہجہ شک اور کشمش میں ڈوبا تھا

ایک گہری سانس لیتے احمد جہانزیب نے اپنی بات کا آغاز کیا" تمہیں کیا لگتا ہے یہاں سے نکلنے کے بعد تم آرام سے جی سکوگے،۔۔۔نہیں! تم پر ڈرگز کے کیس میں دو ایف آئی آر "کاٹی جاچکی ہیں۔۔۔پولیس والوں کی نظر سے تو اب تم نہیں۔

کس نے کاٹیں ہیں ؟"، تیزی سے بات کاٹی۔وہ اچانک ہی میز پر آگے ہوا۔انداز میں" ایک تیزی سی تھی۔

www.novelsclubb.com

،نیوز رپورٹر کی طرح نیوز بریک کی۔""تمہارے حریف نے، کوئی ڈرگز کا پنگا ہے تمہارا انکے ساتھ

میں صرف تمہیں یہ کہنے آیا ہوں، پولیس کی اب سے تم پر نظر ہو گی۔"، پختہ لہجہ میں

کہا، "تمہاری ڈر گزوہ پہلے

Confiscate

کر چکے ہیں۔۔اب اگر تم مزید کسی

مشکوک کاموں میں ملوث نظر آؤ گے تو سیدھا

(چٹکی کاٹتے ہوئے آسمان کی طرف اشارہ کیا) لمبی سزا تمہیں سلام کرے گی "

یاور نے دوبارہ اسے شک سے دیکھا، حالانکہ احمد کے لہجہ میں کسی سازش کی آمیزش نظر

نہیں آرہی تھی،

یہ سب تمہیں کیسے پتہ؟"، یاور کا سوال سن کر وہ آگے کو ہوا ایک ہونٹ اوپر کر کے

مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

جیل کے باہر میں ہوں۔۔۔ تم نہیں"، اسکی بھوری آنکھیں بجھی بجھی سی تھیں، روشنی" کے باعث ان میں جو چمک پیدا ہوتی تھی وہ آج روشنی کی موجودگی میں بھی دکھائی نہیں دے رہیں تھیں۔

، کرسی پر ٹیک لگائی اور ایک ٹانگ کو دوسری پر چڑھایا۔ "میں تو تمہاری مدد کرنے آیا ہوں "

کیسی مدد؟"، کچھ دیر کمرے میں کوئی آواز نہ آئی۔ "

" بازل کو جانے دو، اسکے پیسے اسے لوٹا دو۔۔ "

ہرگز نہیں"، میز پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے اس نے طیش سے کہا۔ لہجہ اٹل تھا۔ """

"ہمارے درمیان یہ تہہ نہیں ہوا تھا

www.novelsclubb.com

تم نے صرف بازل کو جیل میں رکھنے کی بات کی تھی، صرف یہ تہہ ہوا تھا۔ پیسوں کی" کوئی بات نہیں ہوئی تھی"، پرسکون لہجہ۔۔۔ اب یاور کی گردن احمد کے ہاتھ میں تھی۔

" ، آنکھیں چراتے ہوئے کہا۔ "میرے پاس وہ پیسے نہیں میں استعمال کر چکا ہوں

"یہ میرا مسئلہ نہیں، 70 لاکھ پورے کے پورے تمہارے پاس تھے میں نے تو ان میں سے ایک پائی بھی نہیں لی تھی" وہ محظوظ سا اپنی کرسی پر پیچھے ہوئے بیٹھا تھا۔ گال کے نیچے مٹھی ٹکائے فرصت سے یاور کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

ایسی شکل مت بناؤ میں جانتا ہوں تمہارے پاس اس سے ڈبل اثاثہ ہونگے"، وہ یاور کا مذاق اڑا رہا تھا۔ یاور کی مثال ان لوگوں میں سے تھی جو پاؤں چادر دیکھ کر کبھی نہیں پھیلاتے تھے۔ اونچے بول بولنے والے چھوٹی حیثیت کے لوگ۔

خیر پیسوں کا بندوبست تمہارا کام ہے۔۔" گہری سانس لیتے آگے ہوا، "میں صرف تمہیں پولیس سے بچا سکتا

ہوں"

" ، تنے ہوئے جبڑوں سمیت کہا۔"تم مجھے نہیں تم خود کو بچا رہے ہو، مجھ سے

کوریکٹ۔۔ بٹ پہلے میرا پلین سنلو۔۔۔ تمہارا دھندا ٹھپ ہوا پڑا ہے، میں جانتا ہوں۔"

"تمہیں انڈر گراؤنڈ ہونے کے لیے کچھ دن چاہیئے۔۔ ہیں نا؟

کیا تم کوئی گیم کھیل رہے ہو"،ایک پل کو احمد کا دل لرزا۔اس وقت وہ ایک کمال کا اداکار بنا تھا۔

"کیا میں اتنا عقلمند لگتا ہوں تمہیں "،

نہیں !"،اپنی بات کہہ کر وہ خود ہی ہنسنے لگا۔احمد نے بہت سا غصہ زبط کیا،بس کچھ دن اور پھر یہ آواز تو کیا اس منحوس شکل سے بھی جان چھوٹ جایئے گی۔

تو پھر سنو، تمہیں انڈر گراؤنڈ میں کروگا تمہیں ملک سے فرار بھی میں کرواؤنگا، جالی "پاسپورٹ، جالی شناخت یہ سب دینا میرا کام ہے۔۔ تمہیں بس اپنا منہ بند رکھنا ہے"، پی کیپ سے ڈھکی ہوئی اسکی آنکھیں یاور کو یقین دہانی کروا رہیں تھیں کے وہ محفوظ رہے گا۔

ویسے۔۔ تم سے بڑا گدھا شاید ہی کوئی ہوگا"، احمد جہانزیب نے مٹھی بھینچ لی مگر ماتھے " پر غصہ کی ایک بھی لکیر نہیں ابھرنے دی۔مہر نساء ولا میں رہ رہ کر کچھ اداکاری تو وہ بھی سیکھ چکا تھا۔

آج بھی تمہارا سب سے بڑا مسئلہ تمہاری ساکھ ہے۔۔۔اسی کو بچانے کے لیئے تم کتنے " " ےےے۔۔۔ جتن کر رہے ہو

www.novelsclubb.com

"ڈیل قبول ہے یا نہیں"، لہجہ کو حد درجہ ہموار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں!" احمد کے کندھے ڈھلک گئے،

"کیا گیرینٹی ہے کے اس بار بھی تم ناکام نہیں ہو گے۔۔ تمہارے ساتھ میں نے ایک بار ڈیل کر کے غلطی کی ہے میں بار بار وہ غلطی نہیں دوہرا سکتا"، کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ اشارہ تھا کے اسکا فیصلہ حتمی ہے۔

احمد کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر گہری سانس لیتے اٹھ گیا۔

"اگر میں گدھا ہوں تو تم اس وقت میری آفر ٹھکرا کر زیادہ بڑے گدھے بن رہے ہو، آگے کیا ہو گا۔۔۔ نتائج کے زمہ دار تم خود ہو"، اپنی بات ختم کر کر وہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

یاور حبیب اسکی پیٹھ کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا، احمد جہانزیب سے نہ اسے پہلے ڈر لگتا تھا اور نہ ہی کبھی لگے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جیل سی نکلتے ساتھ وہ سیدھا اپنی گاڑی کی طرف آیا۔ سر پر رکھی پی کیپ مزید ترچھی کی۔ گاڑی کا دروازہ کھولا اور جتنی جلدی ہو سکتا تھا وہاں سے نکال کر گاڑی مین روڈ پر بڑھا دی۔

چہرے کے زاویہ ویسے ہی رہے جیسے ہوا کرتے تھے بے تاثر مگر۔۔۔ دیکھتے دیکھتے وہ بدلنے لگے ہونٹوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھل گیے۔ سر کو دائیں بائیں جیسے ترس کھاتے ہوئے ہلایا۔

کپ ہولڈر میں سے اپنا فون اٹھاتے اس نے کونٹیکٹز کھولے۔ ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور دوسرے

سے فون کی سکرین پر انگلی پیڑھ رہا تھا جب 'S'

کی کونٹیکٹ لسٹ پر اسکی انگلی رکی۔ سڑک کا موڑ کاٹتے اس نے اپنے مطلوبہ کونٹیکٹ کو کال ملائی، بیل جا رہی تھی اور پھر،

ہیلو!"، ایک پتلی سی آواز دوسری طرف سے آتی۔ احمد جہانزیب کی مسکراہٹ مزید" گہری ہو گئی۔ امید جو نہیں تھی کے کال وہی شحص اٹھائے گا جس سے کام تھا۔

(میں یہ کرنا تو نہیں چاہتا تھا یا ور)

"کیسی ہو۔۔صباحت؟ "

(لیکن گھر کی عورتوں کو لڑائی میں تم نے پہلے گھسیٹا تھا)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فون کان سے لگائیے وہ پچھلے پانچ منٹ سے بحث میں مصروف تھی۔

تین دن ہو چکے تھے اسے جیل میں اب تو خود سے بھی گھن اور بد بو آ رہی تھی۔

تم نے بیل کا بندوبست کیا؟"، سخت لہجے میں فون کی دوسری طرف بیٹھے علی سے پوچھا۔

"

www.novelsclubb.com

اسکے گولڈن بال گول مول جوڑے میں بند تھے اور پیلا لباس پہلے سے زیادہ ابتر حالت میں ہو چکا تھا۔

دوسری طرف علی نے اسکی بات سن کر بیزاریت سے آنکھیں گھمائیں اور اپنی آفس چئیر پر مزید پیچھے ہوا۔

(اسی وجہ سے وہ عورتوں کے کیس کم ہی لیتا تھا)

تمہیں جیل کس دن ہوئی جمعرات کو، میں کس دن آیا جمعہ کو۔کانٹریکٹ کے مطابق مجھے " "جب تک پیسے نہیں ملتے میں کام شروع نہیں کر۔۔

" پیسے میں تمہیں دے چکیں ہوں "، اسنے غصے سے کہتے جلدی سے علی کی بات کاٹی۔

تسک بات مت کاٹو"، زباب کی حالت اور غصہ کی اسے رتی برابر پرواہ نہ تھی۔سر کے " نیچے بازو رکھتے وہ کرسی پر مزید نیم دراز ہو گیا۔

ایک تو تم عورتوں کی یہ بات بے بات بولنے کی عادت سے میں برا تنگ ہوں۔۔پوری " بات سنتی نہیں بھوکی بلیوں کی طرح پر جاتی ہو"، آخر میں ہنستے ہوئے وہ ایک جھٹکے سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا۔

اسکی آنکھوں میں شوخی اور چالاکی تھی۔مونچھوں کو تاؤ دیتے اسنے لہجہ پر سکون اور امید دلانے والا رکھا۔

www.novelsclubb.com

پرسوں تو سرکاری چھٹی تھی اور آج ہے پیر۔۔ فکر نہ کرو آج میں تمہاری بیل کا" بندوبست کردونگا اور بس ایک دو دن تک تم باہر ہو گی"، وہ ایک بیوپاری تھی اپنا جھوٹ بیچنا اسے اچھے سے آتا تھا۔

فون کال سنتی لڑکی نے اسکی بات پر بھروسہ کرنا بہتر سمجھا۔

ٹھیک ہے۔۔ لیکن اگر تم نے مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش بھی کی۔۔ تو، زندہ تو میں" تمہیں نہیں چھوڑی گی"، اپنی بات کہہ کر اس نے فون زور سے پٹخ دیا جیسے علی کے سر پر مارا ہو۔

فون کو کان سے ہٹاتے اسنے ایک جتاتی نظر اس کی سکرین پر ڈالی اور پھر دوبارہ کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔

پہلے باہر تو نکل آؤ بی بی"، سر پر گھومتے پنکھے کو دیکھتے وہ شیطانیت سے مسکراتا گیا۔ کرسی" ساتھ ساتھ جھول رہی تھی اور کیبن کی کھلے دروازے سے دوپہر کی روشنی اندر جھانک رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو سال پہلے

بالآخر وہ آزاد تھی۔

محرام فجر سے محرام ہمایوں بن چکی تھی۔

کورٹ روم سے باہر نکلتے ساتھ اس نے ایک لمبی سانس لی۔دو سال کی بے سکونی اب پیچھے رہنے والی تھی اب ایک روشن مستقبل اسکا انتظار کر۔۔

محرام ہمایوں"، سکون کا سانس خارج کرتے ابھی بھی وہ اپنے مستقبل کی پلیننگ کرنے" ہی والی تھی جب بہت سختی سے کسی نے دور سے چیختے ہوئے اسے پکارا۔

محرام نے آگے پیچھے دیکھا، تب ہی اسے نظر آیا وہ آواز کہاں سے آئی تھی۔

اسکے دائیں جانب سے تیزی سے چل کر آتے فجر عدیل کے انداز سے ہر گز نہیں لگ رہا تھا وہ کسی سلام دعا کے موڈ میں ہے۔

ماتھے کی رگیں تنی ہوئی تھیں اور ہاتھوں کی مضبوطی سے بند مٹھی بنا رکھیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

محرام کے قریب پہنچتے ہی شاید اسکے نیک ارادہ اس پر چیخنے چلانے کے تھے لیکن درمیان میں محرام کے وکیل یعنی انزل کے باب وحید آ گئے۔

مسٹر عدیل، یہ کورٹ روم ہے "

do not exceed your limits or else I'll have to charge a warrant against you "

for harassing my client

اپنی حد سے تجاوز نہ کریں ورنہ مجھے آپ کے خلاف وارنٹ چارج کرنا پڑے گا میرے (مؤکل کو ہراساں کرنے پر

www.novelsclubb.com

ایسٹریلین لب وہ لہجہ میں کہتے انہوں نے فجر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے آگے بڑھنے سے روکا۔ وہ تو شاید سن ہی نہیں رہا تھا۔ غصہ سے باہر ابلتی آنکھیں اپنی ایکس وائف کے چہرے پر جمی تھیں۔ محرام کو ڈرنا چاہیے تھا مگر پتہ نہیں کیوں اسے ڈر محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا سوائے غصہ کے۔

دونوں کے درمیاں لفظوں کا کوئی تبدالہ نہیں ہوا تھا بس آنکھوں ہی آنکھوں میں بہت کچھ کہہ گئے تھے۔

فجر کی آنکھوں میں غصہ، نفرت اور بدلہ تھا محرام کی آنکھیں کالم، کمپوزڈ اور کسی حد تک بے تاثر تھیں۔

ایک قدم آگے چل کر آتے اسنے سر اٹھا کر اپنے سابقہ شوہر کی آنکھوں میں دیکھا۔

وحید ابھی بھی دونوں کے درمیان کھڑا تھا۔ محرام انکے کندھے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔ بے تاثر آنکھیں اچانک ہی سخت ہو گئی۔

میں اپنی طرف بڑھنے والے۔۔ (اسکی آواز ہلکی تھی) تلخ الفاظ بھلے سے روک نہیں" سکتی (درد بھی تھا) مگر۔۔۔ (ایک قدم پیچھے ہوئی) میں ان سے دور تو ہو سکتی ہوں نا۔۔ جاؤ جس رشتہ میں تم۔۔ زبردستی بھندلے تھے۔۔ آج تم اس سے بھی آزاد ہو"، فجر ویسے ہی بھبپڑا کھڑا رہا جبکہ وہ اب وہاں سے ہٹ چکی تھی۔

زندگی کا ایک مشکل مرحلہ اس نے پار کر لیا تھا اپنی ناکام شادی، اب اسے باقی مراحل کے لیئے خود کو تیار کرنا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

زباب عروج کی گرفتاری کے چار دن بعد

رات ختم ہوئی تو دیکھتے دیکھتے آسمان پر سے سیاہی غائب ہوئی اور سورج اپنی پوری چمک کے ساتھ باہر نکلا۔

اپارٹمنٹ کی کھلی کھڑکی سے اندر جھانکو تو وہاں ناشتے کی تیاری نظر آئے گی۔

www.novelsclubb.com

کٹنگ بورڈ کے سامنے کھڑی محرام ہمایوں سُست روی سے کیلے کاٹ رہی تھی۔اس نے ہلکے پیلے رنگ کا غیر استری شدہ کرتا اور شلوار پہنی ہوئی تھی۔سیاہ بال گرمی کی وجہ سے

اوپر موٹے سے جوڑے میں بند تھے اور بہت سی لٹیں چہرے اور گردن پر جھول رہیں تھیں۔

اسکے بلکل سامنے شیلف کی دوسری طرف یوشع منیر موجود تھا۔جو مکمل چستی سے پھرکی کی طرح پورے کچن میں گھوم رہا تھا۔

انڈہ پھینٹا،اسے توے پر پھیلایا۔

بریڈ سلائس کو ٹوسٹر میں ڈالا۔

سیب کا فرش جوس نکالا۔

وہ تو جیسے برسوں سے یہاں کام کر رہا تھا اور مجال ہو جو اسکے کام میں کوئی غلطی ہو۔ہر چیز اتنی صفائی ستھرائی سے کر رہا تھا۔محرام کو امپرس ہونا چاہیے تھا مگر امپرس ہونا تو دور اسے الٹا غصہ آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ انسکیور (insecure)ہو رہی تھی۔

کیسے میرے کچن میں دندنا رہا ہے"، وہ الگ بات تھی کے اسے کچن سے سب سے زیادہ" نفرت تھی اوراب یوشع کو حق جماتا دیکھ کر اسے اسی کچن پر پیار آرہا تھا۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکا ملک شیک نہیں بنا تھا اور یوشع وہ تین بندوں کا ناشتہ بھی بنا چکا تھا

۔

اسکا، اپنا اور مہر نساء کا (قرۃ العین ولا تھی اور جگن، محر نے خود منع کیا تھا اسکا بنانے کے لیئے)

یہ لیں!"، ٹرے میں ناشتے کا سارا سامان سجاتے اس نے محر کے سامنے رکھی۔ سیاہ" آنکھوں نے بیزاری سے اسے دیکھا جو ایپرن پہنے بہت پیار سے محر کو دیکھ رہا تھا۔

،بیزاری سے پوچھا اور کٹے ہویے کیلوں کے پیسز زور سے بلینڈر کے اندر ڈالے۔"کیا "کروں اسکا؟

www.novelsclubb.com

پکڑے اور نساء پھوپھو کے کمرے میں دے کر آئیں"، اسکے ہاتھ سے بلینڈر کا جگ لیتے" اسنے ٹرے تھمائی۔ محرام ہونقوں کی طرح اس تخلیق کے آرٹسٹ کو دیکھ رہی تھی(

آرٹسٹ اس لیئے کے جس طرح اس نے ٹرے سجائی تھی وہ کھانے کے لیئے اور سرہانے کے لیئے زیادہ بنائی لگتی تھی)

وہ تو ہکا بکا ہو گئی۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے جس غریب کو وہ اتنی ظالمانہ گھوریاں ڈال رہی تھی وہ اپنی محنت خود ہی اسکے ہاتھ میں تھما رہا تھا۔

اب جائے نا!"، وہ جو فرج کی طرف بڑھ رہا تھا محرام کو وہاں جماد یکھ کر دوبارہ سے کہا۔"

وہ تھوڑی سی آن فریز ہوئی۔ دو قدم چلنے کے بعد اس نے دوبارہ مڑ کر یوشع کو دیکھا۔ کیا وہ مذاق کر رہا تھا۔

"یہ واقعی زباب کا بھائی ہے"، شکل کے زاویہ بگاڑتے اس نے خود سے پوچھا۔

اس سے پہلے کے یوشع دوبارہ اسے جانے کا بولتا وہ خاموشی سے مہر نساء کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ (وہ کل رات ہی ولا سے یہاں آئیں تھیں)

تھوڑی دیر بعد

وہ دونوں پھر کچن میں کھڑے تھے۔

محرام چولہے کے ساتھ والا شیلف صاف کر رہی تھی اور یوشع اسکی طرف پیٹھ کیے برتن دھو رہا تھا۔

سنک کے بلکل اوپر کھڑکی تھی جس کی وجہ سے یوشع کا چہرہ اندھیرے میں لگتا تھا۔

شیلف صاف کرتے ہوئے بھی اسکے ہاتھ سُست تھے کب سے ایک ہی کونے کو رگڑ رہی تھیں۔ نظریں اسکی یوشع کی پھیٹ کو جو دیکھ رہی تھی۔

مہر نساء کو ناشتہ دیتے وقت انہوں نے نہیں پوچھا یہ کس نے بنایا ہے اور نہ ہی محر نے خود سچ اگلا، شاید وہ خود بھی سمجھ گئیں تھیں کے اتنی صفائی انکی نواسی کے ہاتھ میں کہا تھیں۔

www.novelsclubb.com

سنو!"، تھوری دیر بعد اسنے یوشع کو پکارا۔"

ٹھٹک کر مرتے ہوئے اس نے پیچھے دیکھا۔ سورج کی روشنی سیدھا محرام پر گر رہی تھی جبکہ وہ اندھیرے میں لگتا تھا۔

دانی کو جو ناشتہ دینا تھا۔۔ کیا یہ بتانا تھا وہ تم نے بنایا ہے ؟"، جھکتے ہوئے سوال پوچھا۔ " ہاتھ سُست روی سے شیلف صاف کر رہی تھی۔

آپ نے بتایا؟"، برتنوں کو دیکھتے اس نے کہا۔اسکی آواز میں نلکے سے گرتے پانی کی" آواز بھی ملی ہوئی تھی۔

ن۔ نہیں تو اسی لیئے، تو پوچھ رہی ہوں"، ہڑ بڑاتے ہوئے اس نے کہا اور تیزی سے " شیلف صاف کرنے لگی۔آگے پیچھے ایک ہی کونہ۔

کوئی بات نہیں بتا بھی دیتیں یا۔۔ نہیں بھی بتاتیں"، آخری پلیٹ دھوتے اس نے " ساتھ رکھے سٹرینز میں رکھی اور ہاتھوں کو جھاڑتے ایپرن اتارا۔

بہت دیر تک محرام وہاں ایسے ہی کڑھی رہی جب یوشع کی اس پر نظر پری۔وہ ابھی تک گندے شیلف کے ساتھ کڑھی تھی۔

" آپ سے ابھی تک یہ صاف نہیں ہوا"، حیرت سے شیلف کی طرف اشارہ کیا۔

ہو نہوں"، وہ اپنے ہی خیالات میں کہیں گم تھی۔

www.novelsclubb.com

ہٹے پیچھے میں صاف کرتا ہوں"، محرام کے ہاتھ سے کپڑا لیتے ہوئے اسنے کہا۔"

وہ ابھی بھی دھیان نہیں دے رہی تھی۔ڈائنگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بھی اسکا دماغ شل تھا۔وہ کس بات سے انسکیور ہو رہی تھی ؟کے کہیں وہ بچہ اسکی جگہ نہ لے لیں۔اسے لگا وہ نمبر بنانے کے لیئے سب کر رہا تھا جبکہ وہ تو۔۔۔

" یوشع !سنو"

،اس نے شیلف صاف کر لیا تھا اور اب سنک کی طرف گندے کپڑے کو دھونے کے لیئے

"بڑھ رہا تھا۔"ہونہوں

" تم نے مجھے وہ ٹرے کیوں دی "،

آپ ابھی تک اس بات کو سوچ رہی ہیں"، حیران ہوتے ہوئے کہا،"

www.novelsclubb.com

دانی کو" avoid کر رہے ہو؟"،بغیر کسی فلٹر کے پوچھا۔

گندہ کپڑا دھوتا اسکا ہاتھ رک گیا۔ہلکی سی نظر اٹھا کر محر کو دیکھا۔

اسکی بات سے ایک چیز محرام نے اندازہ لگایا تھا کہ یوشع منیر تم تو مجھ سے زیادہ بڑی طرح "

" تو۔و۔۔ن۔ نہیں

جھوٹ بولتے ہو۔

" ۔۔ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔ "جھوٹ بول رہے ہو

،سینے پر بازو باندھے وہ کرسی پر آرام دہ "تمہیں بھی میری طرح جھوٹ بولنا نہیں تھا،

avoid کر رہے ہو نا انہیں

ہو کر بیٹھی۔ جھکی نظروں کے ساتھ اس نے ایک نگاہ محر پر ڈالی اور گردن ہاں میں ہلا دی

،اس بچہ پر اسے ترس آیا تھا۔ایک زمانہ اسکا بھی تھا جب وہ لوگوں کی ناراضگیوں "کچھ

"نہیں کہی گی وہ تمہیں

www.novelsclubb.com

اور غصہ سے گبھراتی تھی۔وہ بھی تو آہستہ آہستہ بدل رہی تھی یہ بھی بچل جاییے گا۔

نفرت کرے گی مجھ سے۔۔۔"۔ گردن کو زور زور سے انکار میں ہلاتے ہویے کہنا"

شروع کیا،"انکے لیئے خاندان ہمیشہ سب سے اہم رہا ہے اسے ملانے کے لئے انھوں نے

سب سے زیادہ محنت کی ہے اور میں نے۔۔میں نے اپنے ہی خاندان کے فرد کی پیٹ میں چھرا گھونپ دیا"، اسکے لہجے میں مایوسی ہر لفظ کے ساتھ بڑھ رہی تھی

"۔ذہن کے پردے پر کے سامنے ایک بھورے بالوں والا مرد آیا"تم پہلے نہیں ہو

"۔یوشع نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ محرام نے زبان دانتوں تلے دی"کیا مطلب

میرا مطلب۔۔۔"we all are sinners"

تمہارا چھرا گھونپنا تمہیں ہم جیسا بناتا ہے۔ کیا جگن نے نہیں گھونپا تھا، مما کا زیور چرا کر؟" کیا بازل نے نہیں گھونپا تھا، چھپ کر شادی کر کے؟ احمد کی مما حبا انٹی نے بھی تو گھر سے بھاگ کر گھونپا تھا؟ سب یہاں پر ایک سے ہیں۔۔۔ تم، میں، ہم سب، اور تم سے تو غلطی "ہوئی ہے جان بوجھ کر تو تم کبھی مکھی بھی نا مار سکو تمہاری بہن کیا چیز ہے۔

www.novelsclubb.com

مکھی کا رفرنس کہاں سے آیا کیا مجھے بتانے کی ضرورت ہے۔

یوشع کے چہرے پر چھائی مایوسی کسی حد تک ابھی بھی وہاں تھی لیکن محرام کو خوش کرنے کے لیئے وہ پھیکا سا مسکرا دیا۔

،وہ اٹھ کر آئی اور شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر کڑھی ہوئی۔"آگے کیا پڑھنے کا ارادہ ہے"۔

" اچھا چھوڑو۔۔

ساتھ وہ فوراً بڑی بہن موڈ میں آجایا کرتی تھی۔"اہمم۔۔۔مجھے ہمیشہ سے اپنی بیکری

کھولنی"۔یوشع کے

آواز اتنی آہستہ تھی جیسے یہ خواہش رکھنا کوئی بہت بڑا جرم تھا۔

واقعی!"، محرام پرجوش ہوئی،اسکے انداز پر یوشع کے چہرے پر ہلکی سی حیرانی آئی(کیا "

انہیں یہ عجیب نہیں لگتا)"یہ تو بہت اچھی بات ہے"،اسکے انداز پر یوشع ہلکا سا جھیپ کر

مسکرادیا۔"مگر۔۔"، مسکراہٹ تھوری سی بجھ گئی،"آپی ہمیشہ سے چاہتی تھیں میں

بزنس میں آگے کیریر پر سیو کروں"۔وہ مایوسی دوبارہ آگئی

کچن میں خاموشی چھاگئی سرف یوشع کی گلاس میں پانی ڈالنے کی آواز تھی اور پھر پانی پینے کی

ہاں تو۔۔"، محرام نے سوچتے ہوئے کہنا شروع کیا،"تم ہوٹل مینیجمنٹ کی ڈگری "

" لے کر آگے اپنا ریسٹورنٹ چلا لینا، تم بھی خوش، تمہاری بہن بھی خوش

ایسا ہو سکتا ہے"۔یوشع نے چمکتی آنکھوں سے محر کو دیکھا۔اس وقت محر کو اندازہ ہوا تھا " کے یوشع کی حالت اس سے بھی زیادہ بڑی ہے۔پوری عمر اپنی بہن کے سایہ میں رہنے کی وجہ سے اسکی اپنی سمجھ بوجھ تو جیسے کسی کونے میں سو چکی تھی۔

ہاں تو اور کیا۔۔اچھا یہ بتاؤ اپنی بیکری کا نام کیا رکھو گے"۔باہر دھوپ مزید گہری ہو " رہی تھی۔کچن کی کھڑکی پر آکر بیٹھتی چڑیا اب ان دونوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ رہی تھی۔ایسا پہلی مرتبہ ہوا تھا کے کوئی اس کچن میں کھڑے ہو کر انسانوں کی طرح بات چیت کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کی کرنیں اس جیل میں بھی اتری تھی۔سلاخوں کے پیچھے قیدیاور حبیب اپنے ناشتہ میں چمچ مارنے میں مصروف تھا۔بھوری شلوار قمیض پہنے کف کھلے ہوئے تھے۔لال گالیں ویسی ہی تھیں اور شہد رنگ بال بکھرے ہوئے۔وہ بلا شبہ ایک بہت خوبصورت مرد ہوتا اگر جو اسکی حرکتیں بھی خوبصورت ہوتیں خوف صورت نہیں۔

وہ اپنے خشک چاولوں میں بے دلی سے چمچ چلا رہا تھا جب سلاخوں کے باہر ایک آفسر آیا۔" مہمان آیا ہے تمہارے لیئے"۔یاور کی بھونیں الجھن سے آپس میں ملی۔"کون آیا ہے ؟"۔اس نے سوال کیا لیکن آفسر نے کوئی جواب نہیں دیا۔بس اسے نکالتے ہوئے اپنے ساتھ ملاقاتی کمرے تک لے کر گیا۔

سوراخ دار جالی کی ایک طرف دروازہ تھا جہاں سے اس نے اندر جانا تھا۔پولیس آفسر نے اسکے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگائی اور اسے کمرے کے اندر بھیج دیا۔یاور آنکھیں چھوٹی کیے جالی کے دوسری طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا اور جب اس نے پہچان لیا کے دوسری طرف کون تھا اسکی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں۔

صبی!"،جالی کی دوسری طرف لمبی سی چادر سے خود کو ڈھانپے صباحت بیٹھی تھی۔ " اسکی بھوری جلد ویسی ہی تھی۔دھبے،ملکے،دانے سب تھا۔لیکن یہ سب اس خوشی اور سکون کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے جو اسکے چہرے پر اپنے منگیتر کو دیکھ کر آئی تھی۔

"یاور!"، جالی کو پکڑے ہوئے وہ لڑکی آگے ہوئی۔بس نہیں چل رہا تھا جالی کے دوسرے پار موجود شخص کو چھو کر دیکھے وہ اصلی ہے یہ نقلی۔کتنے عرصے بعد دیکھ رہی تھی وہ اسکو؟آواز بھی تو مہینہ مہینہ بعد سننے کو ملتی تھی۔

"تم یہاں!کیسے؟کیوں؟"،وہ ابھی بھی شاک میں تھا اسی وجہ سے تو پوری طرح کرسی پر بیٹھا ہی نہیں تھا۔

اسکے خاندان کی عورت یوں جیل میں اس طرح؟

"جب اتنے برسوں بعد ملتے ہیں تو یہ سوال نہیں پوچھتے"،صباحت کو پتہ ہی نہیں چلا کب اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔

یاور شاک سے نکلا اور اب فکر سے دوچار ہو گیا۔"تم یہاں کیوں آئی ہو صبی؟اف میرے خدایا ماما جی کو پتہ چلا وہ تمہیں جان سے مار دیں گے"،کل یہی شخص کسی اور کے سامنے کیسا تھا اور آج جب بات اس عورت پر آئی جو اس سے منسلک تھی خوف سا تھا جو ہر سو پھیل گیا تھا۔

ہاں ! یہ سچ تھا صباحت اس کے لیئے قیمتی تھی۔اسکے لیئے کبھی بھی اسکی شکل اہم رہی ہی نہیں یا پھر شاید اسے وقت ہی نہیں ملا کے وہ اسکی شکل پر غور کرتا۔ بچپن سے معلوم تھا کے اس لڑکی کے ساتھ نسبت تہہ ہے پھر دل نے خاموشی سے اسے قبول کر لیا اور دماغ کو یہ بات سمجھادی کے اس لڑکی کی عزت اور حفاظت اب اس پر فرض ہے۔

صبی ماما جی کو پتہ ہے تم یہاں ہو"۔ آگے ہوتے ہوئے وہ فکر مندی سے اسے دیکھ رہا " تھا۔

نہیں۔۔ نہیں معلوم انہیں کچھ۔۔اور میں انہیں بتانا ضروری سمجھتی بھی نہیں"۔ گیلی " سانس کھینچتے اس نے اپنی آنکھیں پونچی۔ یاور کی فکر کسی لمحہ بھی کم نہیں ہو رہی تھی۔

خیر میں یہاں کام سے آئی ہوں"،اب جب صباحت نے آنکھیں اٹھائیں تو وہ خشک " تھیں اور ان میں ایک عزم اور پختگی تھی،وہ الگ بات تھی کے وہ کونوں سے لال ہو چکیں تھیں۔

"تم کیوں اسکی مدد نہیں لے رہے؟"۔اسکے لب ولہجہ سے یہ بلکل وہ محرام کے ساتھ بات کرتی ہوئی صباحت نہیں لگ رہی تھی۔اسکے لہجے میں ایک مان اور غرور تھا کے وہ یاور سے کچھ بھی کرواسکتی ہے۔

"کس کی؟"۔یاور کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا۔جیسے وہ بھی جانتا ہو کے صباحت کو انکار کرنا اسکے بس سے باہر تھا۔

"اپنے دوست کی،احمد کی اور کس کی!"۔جھٹکے سے یاور نے اپنے گردن اٹھائی۔فکر اب غصہ میں بدل گئی تھی۔

"کیا مطلب؟"۔جلدی سے سوال کیا۔

"جب احمد نے کہا ہے وہ تمہاری مدد کر دے گا،تو لے لو نا اسکی مدد۔۔۔ہاں!میری خواہش ہے کے تم واپس گھر آؤ مگر۔۔۔تمہاری زندگی میرے لیئے زیادہ اہم ہے"۔آخر میں آواز کانپی تھی۔دوسری جگہ یاور کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔جاتے وقت احمد نے جو اس سے کہا تھا بے اختیار وہ بات یاد آئی۔

www.novelsclubb.com

اگر میں گدھا ہوں تو تم اس وقت میری آفر ٹھکرا کر زیادہ بڑے گدھے بن رہے ہو، " (

(" آگے کیا ہوگا۔۔۔نتائج کے زمہ دار تم خود ہو

یہ لو، تمہارے دوست نے دی ہے"، ہاتھ میں پکڑے کلچ سے ایک کاغذ کی چٹھی نکالی اور" شیلف پر آگے بڑھا دی۔

وہ تم سے ملنے آیا تھا"، یاور کی آواز کسی کھائی سے آرہی تھی۔"نہیں! کال کی تھی"، " آنکھیں رگڑتے ہوئے گیلی آواز میں بتایا۔

یاور مسلسل اس پرچی کو پڑھ رہا تھا مگر۔۔۔صرف زبان سے دماغ کہیں اور ملوث تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اپارٹمنٹ کی کھلی کھڑکی سے اندر جھانکو تو ہر جگہ نیم اندھیرا سا نظر آئے گا۔سفید ٹائلز چمک رہی ہونگی اور ان پر موجود ساز وسامان گرمی کی تپش سہہ رہی ہونگی۔

ہر جگہ خاموشی تھی جب اچانک کسی کونے سے دبی دبی پکار آئی، مدد کی پکار۔

آواز کا پیچھا کرو تو معلوم ہو گا وہ کہاں سے آ رہی ہے۔

مہر نساء خاور کے کمرے سے۔ان کے کمرے میں موجود اٹیچڈ باتھروم کا دروازہ کھلا تھا۔ کمرے اور باتھروم کے درمیان، فرش پر ایک وجود ویل چئیر سے آدھے لڑکھرایا ہوا پڑا تھا۔

م۔۔مہرو"، انکا آدھا وجود زمین پر تھا اور باقی آدھے کو بمشکل سنبھالتی وہ ویل چئیر پر ٹکی " تھیں۔

محرو!" انکی پکار اب تھوری بلند ہوئی مگر کوئی نہ آیا۔دروازے کا سہارا لیتی انہوں نے " اٹھنے کی کوشش کی لیکن بد قسمتی سے انکا مفلوج بازو زمین پر تھا اور دوسرا کرسی سنبھال رہا تھا اگر وہ سہی والے استعمال کرتی تو مکمل نیچے لڑکھ جاتی۔

کوئی مدد کر دو"، انکی آواز ایک ہلکی سی سرگوشی تھی۔ جس عورت نے پوری عمر خود " محنت کر کے پیٹ پالا ہو اسے مدد مانگتے وقت بھی دقت ہوتی ہے۔اپنا آپ دوسرے کے سامنے گرانے جیسا محسوس ہوتا ہے۔

مسلسل پانچ منٹ کی جدوجہد کے بعد بالآخر ایک ہانپتا ہوا یوشع اندر آیا۔ دانی کی حالت دیکھ کر اسکی آنکھیں مکمل کھل گئیں۔

نساء پھوپھو!"، آگے بڑھتے ہوئے اس نے انہیں کندھے سے سہارا دیا۔ لیکن وہ اتنی" بری حالت میں گریں تھیں کے انہیں سنبھالنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

نساء پھپھو یہ سب۔۔ کیسے کیا؟"، بمشکل الفاظ نکالتے ہوئے بھی وہ انہیں ویل چیئر پر بٹھا" چکا تھا۔

وہ ننھی کلی سی جان اتنے سے کام میں ہی ہلکان ہو گئی تھی۔ قمر سیدھی کرتے اس نے گہری سانس لی۔ مہر نساء گردن جھکائیے ویل چیئر پر بیٹھی تھی۔

اپنے ماتھے پر آیا پسینہ پونچھتے اسکی نظر مہر نساء پر پڑی اسے کچھ عجیب محسوس ہوا۔

" نساء پھپھو"، جھجکتے ہوئے انکا کندھا ہلایا۔

محر کو بلاؤ، میری محرو کو کوئی بلاؤ"، ہلکی سی آواز میں فرمائش کی۔ ٹھوڑی بلکل سینے سے چپکی ہوئی تھی، سیاہ بال بکھرے ہوئے تھے۔

" محر آپیا ڈرائیونگ ٹیسٹ کی ریجیسٹریشن کے لیئے گئیں ہی، آجاتی ہیں تھوڑی دیر میں ۔۔"، بولتے بولتے اسے پھر وہی عجیب سا احساس ہوا۔

" پھوپھو"، چہرہ جھکا یا، "کچھ ہوا ہے؟ آپکو کچھ چاہیے؟"، اسکا کہنا ہی تھا کے اچانک مہر نساء کی سسکی کی آواز آئی۔ وہ گردن جھکائے رو رہیں تھیں۔ یوشع گھبرا گیا۔

" پھوپھو رو کیوں رہی ہیں؟"، اس نے انکا چہرہ اٹھانا چاہا مگر مہر نساء نے اسے پیچھے دھکیل دیا۔ ایک بہت بڑا سا احساس تھا جو اسکے پورے بدن میں دوڑا تھا۔ اب نساء اس پر چلائیں گی، جیسے زباب چلاتی تھی۔ اب نساء اسے ماریں گی جیسے زباب مارتی تھی۔

" محرام کو بلاؤ" کسی ضدی بچے کی طرح وہ منہ موڑے روئے جا رہی تھیں۔

" محر باج۔۔"، اسکا جملہ درمیان میں ہی رہ گیا جب باہر بیل کی آواز آئی۔

" آپیا آگئی ہیں۔۔ میں آیا؟"، کہتے ساتھ وہ کمرے سے غائب ہو گیا۔

مہرنساء کے آنسو اب تھم گئے تھے مگر چہرہ ابھی بھی جھکا تھا، اٹھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

کیا ہوا دانی"، گردن میں لپیٹا دوپٹہ نکال کر پھینکتے ہوئے وہ تیزی سے مہرنساء کے قریب " آئی۔

انکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں اٹھاتے ہوئے اسکی نظر سب سے پہلے انکی آنکھوں پر پڑی ۔بلکل محرام جیسی سیاہ بڑی بڑی لمبی مگر کمزور پلکوں کے ساتھ۔

دانی!"، اسکی آواز میں شکوہ اور نرمی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کیا ہوا ہے۔ ہر ماں کی ایک" اولاد اسکے دل کے بہت قریب ہوتی ہے مہرنساء کے لیے وہ اولاد محرام تھی۔

" آئم سوری بیٹا" سرگوشی کی اور اسکا ہاتھ تھاما۔

یوشع ان دونوں کے سر پر کھڑا سامنے چلتی فلم کو سمجھنے کی کوشش میں جتا تھا۔

محرام نے آگے بڑھ کر مہرنساء کی ویل چیئر تھامی اسی دوران اپارٹمنٹ کی دوسری طرف سے ایک آواز آئی۔

محرام میرا اساماں ل۔۔"، جگن جو جوش سے اندر آ رہی تھی کمرے کا منظر دیکھ کو ٹھہر "
گئی۔

پہلے مہر نساء کی جھکی گردن کو دیکھا پھر محرام کے سخت چہرے کو اور پھر آخر میں ساتھ
کھڑے بونگے کو۔

، کہتے ساتھ ہی اس نے ایک پاؤں باہر کو رکھا اور کمرے سے نکلنے کے "اوہ۔۔آئی تھنک
" میں غلط وقت پر آ گئی

لیئے مڑی۔

" ، پیچھے سے محرام نے سختی سے پکارا۔ "ادھر رکو زرا۔۔

جب میں دانی کی زمہ داری تم پر سونپ کر گئی تھی، تو کہاں تھی تم ہاں؟ بولا تھا نا میں نے
" کے انکا

تبدیل کر دینا۔۔ تمہاری وجہ سے وہ خود چینج کرنے کے لیئے واشروم گئیں تھی۔۔ اگر
urine bag انہیں کچھ

www.novelsclubb.com

ہو جاتا تو"،یوشع کو اب سمجھ آیا تھا مہر نساء روئی کیوں تھیں۔وہ شرمندہ تھیں کے انکی وجہ سے کتنوں کا سکوں برباد ہو رہا ہے،"وہ بیچاری اگر ابھی کے لیئے اپنے کام نہیں کر سکتی تو کیا تم نے انہیں لاوارث چھوڑنے کا سوچ رکھا ہے؟"،جگن کا چہرہ اپنی تذلیل پر لال انگارہ ہو گیا۔

ایسی بات نہیں ہے اچھا!"،گہرے سانس لیتے ہوئے وہ خود کو چیخنے سے روک رہی تھی۔ "

میں آئی تھی یہاں۔۔بٹ"،ایک نظر یوشع کو دیکھا"۔۔۔مجھے اس کمرے سے بہت سمیل آتی ہے،

،گردن جھکاتے ہوئے استفسار کیا۔جگن تاثیر اور گردن جھکالے۔یوشع نے حیرت سے "

www.novelsclubb.com

I can’t stand it

ساتھ کھڑی بیس سالہ لڑکی کو دیکھا۔جگن کی بات پر محرام کے ہونٹوں کے کنارے طنز سے اوپر اٹھے۔

پورے ایک سال لوگوں کے پھیلائیے گند کو بھی تو صاف کرتی رہی ہو، تب نہیں آتی" تھی کیا سمیل؟"، جگن تو جگن یوشع بھی اپنی جگہ جامد سا ہو گیا تھا۔ محرام اپنے وار کے بعد جگن کو نفرت اور طنز سے دیکھ رہی تھی جبکی دوسری طرف جگن ایسے کھڑی تھی جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ اگر کمرے میں صرف وہ مہر نساء اور محرام ہوتے تو اسے کبھی اتنی تکلیف نہ محسوس ہوتی لیکن یہاں۔۔ ایک ایسے انسان کے سامنے آپ کی اتنی کمزور اصلیت کا پتہ چلنا۔۔ یہ ہتک نہیں تھی تو اور کیا تھی۔

محرام ابھی بھی اپنی بہن کو ویسے ہی دیکھ رہی تھی، ایک آئبرو اٹھائی جیسے اشارہ ہو کے" میں بھی اسی خاندان کا حصہ ہوں، تمہاری طرح میری آنا بھی بہت اونچی ہے"۔

،دانت کچھاتے ہوئے، آنکھوں ہی آنکھوں میں باز رہنے کا اشارہ کیا۔ "محرام۔۔ حد میں رہو اپنی "

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کے محرام مزید کچھ بولتی مہر نساء نے اس کا ہاتھ تھاما یہ ایک اشارہ تھا کے بس کر دو بات ختم کرو۔

جس کے جواب میں اس نے "کیوں کر و بس "کا اشارہ کیا۔ دونوں نانی نواسی کی اپنی آنکھ مچولی چل رہی تھی لیکن آخر میں ہمیشہ کی طرح مہر نساء جیت گئیں۔ محرام نے گہرا سانس لیا اور ان دونوں کو کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔ جگن تو جیسے بھاگنے کے لیئے پہلے ہی تیار تھی۔ باہر جاتے ساتھ اپنے پیچھے سے دروازہ زور سے مارا، یوشع بیچارہ جو باہر نکل رہا تھا اسکی ناک دروازہ کے ساتھ لگتی لگتی بچی۔

دروازہ کھول کر وہ بھی باہر نکل گیا۔ نکلتے ساتھ ہی اس نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور چہرہ موڑا لیکن۔۔۔ اگلے ہی لمحے ڈر کر پیچھے کو ہوا۔ اسکے بلکل سامنے جگن تاثیر کھڑی اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ناک کے نتھے پھولے ہوئے تھے اور تنے ہوئے جبڑوں کے باعث ماتھے پر موجود رگ مسلسل ہل رہی تھی۔

تم!"، یوشع کے سینے پر انگلی سے دستک دی،"۔۔ تمہیں لگتا ہے تم بہت معصوم ہو۔۔" بہت اچھے ہو"، آواز ہلکی تھی مگر اس میں گھلا طیش، غصہ اور نفرت چھپائے نہ چھپتا تھا،" کیا کسی نے تمہیں بتایا ہے کے تم سے بڑا اس دنیا

نہیں ہو گا۔۔اپنی بہن کے پیار میں پاگل ہونے کی اداکاری تھی ساری تمہاری۔۔یہاں پر میں کوئی snake عیش

کر رہے ہو اور میرے سامنے آنسو بہاتے تھے"،ہاتھ سے دکھادیتے ہوئے اس نے یوشع کو پیچھے کیا۔اسکا چہرہ دیکھ کر اس وقت لگتا تھا کے وہ کسی بھی وقت یوشع منیر کے سر پر کچھ بھی دے ماری گی۔"تمہیں تو میں۔۔"،اسکا ہاتھ تھپڑ کی صورت میں ہوا میں لہرایا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کے وہ یوشع کے چہرے کو لگتا کمرے سے باہر آتی محرام جگن کے غصہ کا نشانہ بن گئی۔

جگن اچانک ہی چیخ مارتے دو قدم پیچھے ہوئی۔

یوشع نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور۔۔

محرام۔۔ محرام تو گال پر ہاتھ رکھے ہکا بکا کھڑی تھی۔سیاہ آنکھیں پوری پھیل چکی تھیں، " "تم۔۔تم۔۔

آیم سوری مہر،آیم سوری!سوری"، کبھی ہاتھ کو پکڑتی، کبھی کان کو پکڑتی۔ " لمحے میں صورتحال کیا سے کیا ہو گئی۔"میں تمہیں تو نہیں۔۔"،آگے بڑھتے ہوئے اس

نے محرام کا ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹانا چاہا مگر ڈر کے مارے اس سے ایک قدم بھی نہیں اٹھانے ہوا۔ جگن تا ثیر اور ڈر رہی تھی۔ محرام ابھی تک ویسے ہی سن کھڑی تھی۔ جگن اپنے الفاظ گڈ مڈ کر رہی تھی جب اسے احساس ہوا موقع واردات سے فرار ہونا ہی اچھا تھا۔ بھاگتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں غائب ہو گئی۔

وہ دونوں ابھی بھی دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ محرام کا ہاتھ ڈھلک کر پہلو میں گر چکا تھا۔ "آپیا؟"، یوشع نے اسے ہوش میں لانا چاہا،

ہونہہ!"، وہ ابھی بھی سن تھی۔۔ "

کیا زیادہ درد ہو رہا ہے؟"۔ محرام نے جھٹکے سے چہرہ موڑ کر اسکی طرف دیکھا۔ یوشع ہڑ " بڑا کر سیدھا ہوا۔ محرام نہ کوئی جواب نہیں دیا بس گھوڑ کر اسے دیکھا۔ موقع اچھا سمجھتے ہوئے وہ بھی شرافت سے عین کے کمرے (جو اسکے استعمال میں تھا) اس میں چلا گیا۔

محرام غصہ سے پاوں پٹختی کچن کی طرف چل دی۔ اب یہ وقت بھی دیکھنا تھا !

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسکے آفس کی کھڑکی پر لگے بلائنڈرز آج پہلی مرتبہ ہٹے تھے۔ شیشے کی کھڑکی کے سامنے اپنی کرسی موڑے وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔ پی کیپ پیچھے ٹیبل پر رکھی تھی اور بھورے بال تھوڑے سے گھنگرالے ہو کر ماتھے پر گرتے تھے۔ احمد نے ہاتھوں کے بیچ میں ایک گرم چائے کا کپ تھام رکھا تھا اور اسی کپ سے نکل کر آتی بھاپ کے پیچھے اسکے چہرے کے تاثرات چھپے تھے۔

جیت کا اعلان اور اس اعلان کا انتظار۔۔۔

ایک ہونٹ ہلکا سا مسکرا رہا تھا اور انگلی کو مسلسل کپ پر آہستہ آہستہ مارتے وہ لمحے گن رہا تھا۔

بہت جلد وہ آزاد ہو جائے گا۔ ڈوبتے سورج کی نیلی نارنجی روشنی اسکے چہرے پر گر رہی تھی مگر اسکی رنگت اس کے باوجود بھی دمک نہیں رہی تھی۔ اسکا گندمی رنگ ویسا ہی تھا، گہرا گندمی رنگ جو کبھی کبار بھورا معلوم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیچھے پڑے لینڈ لائن کی بجتی آواز کی وجہ سے آیا۔

مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔چائے کا ایک لمبا گھونٹ بھرتے اس نے ہاتھ پیچھے پھیر کر فون اٹھایا۔

اسلام علیکم"، جوش میں ڈوبی طنزیہ آواز فون کی دوسری طرف گئی۔"

یہ تم نے اچھا نہیں کیا جہانزیب"، یاور حبیب کی غصہ اور نفرت بھری سرگوشی" سن کر احمد جہانزیب ہلکا سا مسکرایا۔چائے کا ایک اور گھونٹ بھرا۔

جب بات اپنی گھر کی عورت پر آتی ہے تو ہر کوئی ایسے ہی بے بس ہو جاتا ہے"، یاور نے" فون اتنی سختی سے تھام رکھا تھا کے ٹوٹنے کا خدشہ تھا۔

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔کچھ دیر کے لیے اسے لگا کال کاٹ دی گئی ہے لیکن پھر یاور کی گہرے سانس لینے کی آواز آئی جیسے وہ خود پر قابو کر رہا ہو۔

میں نے کہا تھا نا۔۔۔ دور رہو اس سے"، کپ کے کناروں پر انگلی پھیری۔اسکی آواز " میں جیت کی خوشی کے ساتھ ایک اور چیز بھی شامل تھی کسی اپنے کو کھو دینے کا دکھ۔

خیر۔۔۔پتہ تمہیں تمہاری منگیتر دے چکی ہے، جس دن تم رہا ہو گے سیدھا یہیں آنا ہے" تمہارا کام ہو جائے گا"، دوسری طرف کی کوئی بات سنے بغیر اس نے فون جلدی سے کان سے ہٹایا لیکن نہایت احتیاط سے واپس اپنی جگہ پر رکھا۔ کندھوں پر سے بوجھ ہلکا ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

اسکا پلین سمپل تھا، ایک تیر سے دو شکار۔

پچھلے بہت دنوں سے اسے شفیق جابر سے قاتلانہ دھمکیاں مل رہی تھی۔ اور یہ بھی کے اگر اس نے وہ زمین واپس نہ کی تو وہ وہاں رہنے والوں کو مزید ہراساں کرے گا۔

جہاں احمد نے یاور کو پاسپورٹ دینے کے لیئے بلایا تھا وہ جگہ شفیق کے علاقہ میں تھی، اگر جو شفیق کو پتہ چل گیا کے یہاں احمد آیا ہے تو اس کو ختم کروانا اس کے لیئے مشکل نہیں ہو گا ۔فرق صرف یہ تھا کے وہاں احمد نہیں ہو گا۔ وہاں یاور ہو گا۔۔۔اپنا پاسپورٹ لینے کے لیے۔ قبضہ مافیا اور ڈرگ مافیا کا اگر ایک ایک بندہ چلا جاتا ہے تو اس کا نہیں خیال وہ زیادہ بڑا مسئلہ کھڑے گے۔

سورج کی روشنی چائے پیتے شخص پر گر رہی تھی اور کیا اس شخص نے یہ بتایا۔۔ کہ وہ پاسپورٹ دینے بھی نہیں جانے والا تھا؟

" ۔۔بہت جلد بہت جلد احمد جہانزیب سب پہلے جیسا ہو جائے گا"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دکان سے نکلتے ہوئے اس نے نہایت احتیاط سے اپنے بیگ کی زپ بند کی۔ آگے پیچھے دیکھا اور دھیان سے پلازہ کی سیڑھیاں اترنے لگی۔ یہ راولپنڈی کا صدر تھا جہاں اس وقت رش قدرے کم تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھوں پر چہرے سے بڑی سیاہ عینک لگا رکھی تھی۔ سفید لمبی سکرٹ کے ساتھ سیاہ آدھے بازو والی ٹی شرٹ پہنے ہوئے سر پر پھولدار سکارف لپیٹے ٹھوڑی کے نیچے باندھ رکھا تھا۔ گھنگرالے بال ارد گرد پھیلے تھے۔

آگے پیچھے دیکھے بغیر وہ ناک کی سیدھ میں چلتی گئی۔دھوپ حد سے زیادہ تھی اور بدبو اور حبس کا تو کوئی مقابلہ نہیں تھا۔ایک نسبتاً سنسان مگر چوری اور لمبی گلی میں داخل ہوتے ہوئے اسنے بیگ پیک پر گرفت مضبوط کی۔اس گلی

میں جگہ جگہ نشہ کرنے والے لوگ، بھکاری،مانگنے والے پھیلے تھے۔

تھوڑا آگے جاتے ہوئے جگن کو محسوس ہوا کے کوئی اسکے بیگ کی زپ کھول رہا ہے۔اسکے سارے عصاب الرٹ ہو گئے۔قدم تیز کرتے ہوئے وہ تھوڑا سا آگے گئی اور پھر اچانک ہی مڑتے ہوئے اس نے تعاقب کار کا ہاتھ پکڑ لیا۔

وہ ایک گندے سے حلیہ میں پستہ قد کی کوئی عورت تھی۔نشہ کرنے کے باعث اسکی جلد ہڈیوں سے چمٹ گئی تھی اور آنکھیں لال انگارہ تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ewww" ,

جگن نے گندی سی شکل بناتے ہوئے اس عورت کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے جھٹکا۔اسکی وجہ سے وہ عورت تھوڑی سی پیچھے ہوئی اور توازن برقرار نہ رکھنے کے باعث نیچے گر گئی۔

www.novelsclubb.com

اسکے چہرے پر عجیب خناس بھری مسکراہٹ تھی جو دیکھتے دیکھتے کھانسی میں بدل گئی۔

جگن ڈرتے ہوئے اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔اسکے کھانسنے سے اسکے منہ سے خون کی بوندے گررہیں تھیں۔

" "شرم نہیں آتا،یوں دن دہارے کرتی ہو چوری

لہجہ اس طرح تھا جیسے کوئی پاکستانی فورئیز پہلی مرتبہ پاکستان آیا ہو۔

کہہ کون رہا ہے"، جگن لمحے بڑھ کو جامد ہو گئی۔اسکے پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی۔"

تیزی سے مڑتے ہوئے اس نے آواز والے بندے کو دیکھا۔

سیاہ ہیوی بائک پر بیٹھا ایک لڑکا جو اوپر سے نیچے تک سیاہ رنگ میں ڈوبا تھا۔سیاہ ہی شرٹ، سیاہ پینٹ، سیاہ گلو یہاں تک کے ہیلمنٹ بھی سیاہ تھا۔اوراس ہیلمنٹ کے پیچھے چھپی آنکھیں بھی سیاہ۔چمکتی ہوئی روشن بڑی سیاہ آنکھیں۔

تم"، جگن نے اپنی نارمل آواز میں کہا پھر اندازہ ہوا اس نے کیا بھنڈ مار دیا ہے، فوراً زبان " دانتوں تلے دی۔

"ارے واہ، پہچان لیا"، ہیلمنٹ اتارے ہوئے گلووالے ہاتھوں سے بال سیٹ کیے
۔سیف مسکراتے ہوئے جگن کو دیکھ رہا تھا۔

"i don't know you "

کرخت لہجے میں کہتی وہ جلدی سے اسکی ایک طرف سے ہوتے ہوئے نکل گئی۔ایک تو یہ
لڑکا اسکی ہر واردات پر ٹپک پڑتا تھا۔

دن دہاڑے اکیلی لڑکی سنہارے کی دکان سے نکل رہی ہے۔۔۔وہ بھی وہ لڑکی جو پاکستان
" سے ہو بھی نہ "

تمہیں کیسے پتہ میں۔۔" جگن نے اسکی بات کاٹتے ہوئے اچانک سے کہا۔سیف کی"
مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اور جگن کی آنکھیں کھل گئی۔اف! پھر آوئٹ آف کیریکٹر
چلی گئی۔

تم تو مجھے جانتی ہی نہیں تھی"،اپنے بائیک سے اترتے ہوئے اس نے اس کے ساتھ"
ٹیک لگائی۔ہیلمنٹ ہاتھوں میں پکڑا تھا۔

جگن نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا، "تم ہر جگہ کیوں پہنچ جاتے ہو؟"، سیاہ چشموں کی وجہ سے اسکی آنکھیں چھپی تھیں ورنہ سیف ان میں چھپی بیزاریت دیکھ لیتا۔

پتہ نہیں شاید۔۔۔" ہاتھوں میں موجود ہیلمنٹ ہلایا، "قسمت ہمیں کچھ بتانا چاہتی ہو"، ہاتھ میں ہیلمنٹ کو گھماتے ہوئے اسکی سیاہ آنکھیں جگن پر جمی تھی۔ اسکی مسکراہٹ ایک لمحے کے لیے بھی غائب نہیں ہوئی تھی اور نظریں ایک لمحہ کے لیئے بھی جگن سے نہیں ہٹی تھیں۔ وہ قد میں جگن کے برابر تھا۔ وہ تھوڑا سا آگے کو جھکا جب وہ اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی

اب تم خود دیکھو۔۔ میں تب بھی وہاں تھا جب تم نے خود کو کسی کی جعلی بیوی بنایا۔۔ پھر" وہاں بھی، جب تم کسی کی الماری کی چھان بین کر رہی تھی اور پھر۔۔ اب دوبارہ جب تم غالباً سونا بیچ کر آرہی ہو، وہ بھی۔۔ یقیناً چوری کا"۔ اگر اس پاس کی تمام آوازیں رک جاتیں تو جگن کے زور زور سے دھڑکتے دل کی آواز آسانی سے سنائی دیتی۔

(ہر چور چوری کرتے وقت گھبراتا تھا یہاں تو پھر بھی ستراہ لاکھ کی چوری تھی)

"screw of . . . "

www.novelsclubb.com

لہجہ مضبوط بنانے کی ناکام کوشش تھی کیونکہ وہاں گھبراہٹ صاف نمایا تھی۔

" Iago مڑتے ہوئے اسنے بربراہٹ کی۔"

زپ بند کرلو" پیچھے سے پکارا" پھر سے نہ کچھ چوری ہو جائے"، جگن نے جلدی سے "

بیگ کندھوں سے اتارااور اسکی کھلی زپ دیکھی۔سیف جگن کی گھبراہٹ سے محظوظ ہوتا

ایک قہقہہ لگاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

جگن وہیں کرڑھی تھی بیگ میں موجود پیسوں کو دیکھتی گئی۔ہزار ہزار کے نئے نوٹوں کی

گڈیاں

(بیگ کی زپ بند کی)"مجھے معاف کردینا یوشع۔۔"(کندھے پر بیگ ڈالا)،"فلحال مجھے

انکی ضرورت ہے"(سکارف کو تھوڑا نیچے کیا)"جب ضرورت ختم ہو جائے گی"(عینک

" درست کی)"میں سب لوٹا دونگی

اپنے بھاری بوٹوں سے تیز قدم اٹھاتی گلی سے باہر نکل گئی۔

آلادین میں آنے والے جعفر کا انسان نما طوطا معاون تھا۔وہ کثرت سے طنز کے استعمال :

Iago(کے ساتھ

ساتھ تیز عقل کی بھی خصوصیت رکھتا تھا۔عام طور پر خود کو اس کے ساتھ جوڑتا جو اسے (سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک اور دن ڈھل گیا۔اسلام آباد کو شام کے بادلوں نے گھیرے میں لے لیا۔ایسے میں اس تھانے کی تمام بتیاں روشن کر دی گئی تھی۔فون کریڈل کو کان سے لگائے وہ دوسری طرف جاتی بیل کو سن رہی تھی،۔۔کال کسی نے نہیں اٹھائی تو لائن ڈسکونیکٹ ہو گئی۔ زباب نے دوبارہ کال ملائی۔۔ بیل دوبارہ جا رہی تھی مگر کال کسی نے نہیں اٹھائی۔پہلی بار نہ اٹھانے پر اسے بیزاری ہوئی تھی،دوسری بار غصہ آیا تھا اور اب تیسر بار ملانے پر بھی جب کال نہیں اٹھائی گئی تو اسکا دل نا امید ہونے لگا۔۔دل میں شک سا بیٹھ رہا تھا۔

پیچھے بیٹھی وہی لیڈی آفسر فون کی ٹھک ٹھک سے تنگ آ رہی تھی۔زباب نے چھوتی مرتبہ دوبارہ سے نمبر ملایا جب وہ عورت بیزار سی آواز میں بولی،"بی بی نہیں اٹھانی اس نے کال

۔۔۔چھوڑدوفون کی جان، جاؤ"،ایک تو یہ عورت،زباب عروج نے چڑ کر سوچا، کریڈل اٹھا کر سر پر ماردے وہ اسکے۔

بنا کچھ بولے اس نے خاموشی سے فون رکھ دیا۔شاید اسنے علی پر اعتبار کر کے ہی غلطی کی ہے۔کیا اسے محرام سے مدد لینی چاہیئے تھی؟ یہ خیال آتے ساتھ ہی اس نے خود کو کوسا،(دماغ گھوم گیا ہے تمہارا زباب، وہ اپنے بھائی کو نکال تو سکی نہیں تمہیں کیا خاک نکالے گی)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زباب عروج کی گرفتاری کے ایک ہفتے بعد

www.novelsclubb.com

محرام کے اپارٹمنٹ میں جھانکو تو تمہیں لاونج میں دو سر لیپ ٹاپ سکرین پر جھکے ملیں گیں ۔یوشع ابھی بھی وہیں رہ رہا تھا پتہ نہیں کیوں لیکن۔۔۔اتنا مزہ اسے دو سال ولا میں رہ کر نہیں آیا جتنا یہاں آرہا تھا۔اس وقت وہ اور محرام اسکے مستقبل کی پلیننیگ میں مصروف تھے۔بقول محرا اسے اب آگے کہیں داخلہ لے لینا چاہیے تھا اور محرام کے ہی بقول فلحال ۔۔۔اسے پاکستان کے علاوہ کہیں اور ایڈمیشن لینا چاہیے تھا۔

کس ملک جانے کی خواہش رکھتے ہو؟"،لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے محرام نے سوال کیا " ۔

آسٹریلیا!"،آنکھوں میں چمک لیئے اسنے کسی خواب کی سی کیفیت میں کہا۔محرام نے " ہاتھ روکتے ہوئے اسے دیکھا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟۔۔۔کیا صرف آپ ہی وہاں رہ سکتی ہیں؟"،معصومیت سے کہا " ۔محرام کی ہنسی بے اختیار تھی۔یوشع کے آنے سے وہ کچھ زیادہ ہی مسکرانے اور ہنسنے لگی تھی۔

لاؤنج کی کھلی کھڑکی سے صبح کی اندر آتی دھوپ لیپ ٹاپ کی سکرین پر گر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اُسے یہاں قید ہوئے ہفتہ ہو گیا تھا اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ یہاں سے نکلنے کی امید ختم ہو رہی تھی۔ جیل کی سلاخوں کے ساتھ سر جوڑے اسکی آنکھیں خالی تھی، سرمئی آنکھیں یوں تھیں جیسے انکے اندر پہلے کوئی اور رنگ تھا مگر وقت کے ساتھ وہ رنگ پھیکا پر گیا ہو۔ علی سے اسکی پرسوں بات ہوئی تھی۔ اسکا کہنا تھا بیل کو اپلائی کرنے کے لیئے اسے مزید کچھ رقم چاہیے۔ زباب نے بے دلی سے وہ بھی دے دی۔ جیل کے ایک ہفتے نے ہی اسکی ساری توانائی نچوڑ لی تھی۔ پچھلے دو دنوں سے وہ بھوک ہڑتال پر تھی۔ کھانا آتا وہ نہ کھاتی ایسا ہی گلا سڑا واپس چلا جاتا۔

ایک زندہ لاش اگر اسے کہا جائے تو کم نہ ہو گا۔ شاید اس نے علی پر بھروسہ کر کے غلط کیا تھا؟ یا شاید احمد کی آفر ٹھکرا کر یا پھر۔۔۔ اسے محرام کی۔۔ نہیں نہیں وہ مر تو سکتی ہے مگر کبھی اپنے دشمنوں کی مدد نہیں لے گی، کبھی نہیں! وہ یہاں سے نکلے گی اور جو جو اسکی اس حالت کا زمے دار ہے وہ سب کو دیکھ لے گی۔

دیوار میں نصب روشن دان سے صبح کی روشنی اندر آتے ہوئے سیدھا نیچے ٹوٹے ہوئے شیشہ پر گر رہی تھی۔ شیشہ کا ایک کونہ نوک دار اور تیز تھا اور اسی سے سب سے زیادہ روشنی ٹکڑا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علی کے کیبن میں اس وقت وہ تھا اور اسکے سامنے بیٹھی ایک عورت، جو مسلسل روئے جا رہی تھی۔ حلیہ سے وہ کچھ خاص پڑھی لکھی معلوم نہیں ہوتی تھی۔ رنگ پر نگے ڈوپٹہ کو کانوں کے پیچھے اڑسے وہ ایک پلو سے اپنی بہتی ناک رگڑ رہیں تھیں۔

میرے بچے کا کوئی قصور نہیں تھا (ناک رگڑی)۔۔ ظالم اسے اٹھا کر لے گئے"۔ ایک " لمبی دہائی دی اور چہرہ ڈوپٹہ کے اندر چھپالیا۔ کانوں میں پہنی سونے کی بالیاں ساتھ ساتھ ہل رہیں تھیں۔

آپ فکر مت کریں میں ہوں نا۔۔۔میں نکالو نگا آپ کے بیٹے کو جیل سے"، ساتھ ہی " ڈرائر کھولتے ہوئے ایک فائل نکالی، "بس آپ اس کانٹریکٹ پر سائن کر دیں"۔ اکیلی عورت جس کے پاس زیادہ مال بھی نہیں تھا اور کل اثاثہ صرف اپنی اولاد ہے؛ وہ علی کے لیئے اچھا شکار تھی۔

پین کا ڈھکن اتارتے اسنے کاغذ عورت کے سامنے کیا۔ ساتھ موجود کھڑکی سے اندر آتی روشنی پین کی چمکتی ہوئی نب پر گر رہی تھی۔ عورت نے اپنا سائن اس کاغذ پر کیا، کانٹریکٹ ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ شفیق جابر کو کب تک یونہی اگنور کرتے رہے گے سر۔۔ وہ دن بدن آپ کی " " گردن کو مزید دبوچ رہا ہے

احمد کے سر پر کھڑا اسکا سیکریٹری مسلسل بولے چلے جا رہا تھا۔ اسکے مقابلہ میں احمد جہانزیب پر سکون سا بیٹھے فائل کی رو گردانی کر رہا تھا۔ "آئے دن وہ وہاں کے رہائشیوں

کو ہراساں کرتا ہے، روز کوئی نیا بندہ شکایت لے کر آجاتا ہے۔۔اگر ایسا ہوتا رہا تو اس علاقے کی مارکیٹ والیو گرجای۔۔"،

فکر نہ کرو یار "،احمد نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا، کچھ دن کی ہی بات ہے پھر شفیق جابر کبھی " ہمارے پاس بھی نہیں بھٹکے گا"،اٹل لہجہ میں کہتے اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اپنے اسسٹنٹ سے فائل مانگی۔۔اسے پتہ تھا وہ اتنا کیوں پریشان ہو رہا ہے،اسکا اپنا آبائی گھر جو اسے علاقہ میں تھا اگر نہ ہوتا تو وہ کچھ زیادہ نہ بولتا۔

احمد کی کرسی کے پیچھے موجود کھڑکی سے صبح کی دھوپ اندر کو آتے ہوئے سیدھا اسکے ہاتھ میں پکڑیں فائلز پر گر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرۃ العین اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی تھیں۔آنکھوں پر چشمہ تھا اور سامنے لیپ ٹاپ پر چلتی لائو کال۔

" what is the update ?"

یہ انکی بزنس میٹنگ ہو رہی تھی۔ڈاکٹرز نے انہیں ابھی لمبے سفر سے منع کیا تھا جس کی وجہ سے انھیں اب آن لائن ہی سب سنبھالنا تھا۔انگریزی میں پوچھے گئے سوال کا جواب سنتے ہوئے وہ آہستہ سے سر ہلا رہیں تھیں۔

سامنے موجود دیوار گیر کھڑکی آدھی پردے سے ڈھکی تھی اور باقی آدھے میں سے آتی روشنی انکے چہرے پر گر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

جگن تاثیر اپنے اور اپنی بہن کے ملحقہ کمرے میں کھڑی تھی۔سامنے اسکا سفری بیگ کھلا تھا جس میں وہ جتنی جلدی ہو سکتا تھا سامان ٹھونسے جا رہی تھی۔گول مول کیے کپڑے ۔۔۔،جوتے۔۔۔وغیرہ۔ساتھ میں ایک نظر دروازے پر بھی ڈال دیتی کے کہیں کوئی اندر آ تو نہیں رہا۔

کھڑکی کے بلائنڈرز ہٹے تھے جس کی وجہ سے صبح کی روشنی کمرے میں داخل ہو رہی تھی ۔روشنی سیدھا جگن کے کھلے سامان پر چھائی ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے جیل میں بیٹھا یاور حبیب خاموش تھا۔دونوں ہاتھوں میں پکڑی چھٹی کو وہ نجانے کتنی ہی بار پڑھ چکا تھا۔احمد جہانزیب یہ سب بھی کر سکتا ہے اس نے کبھی دھیان کیوں نہیں دیا تھا۔دماغ تیزی سے منصوبہ بندی میں مصروف تھا۔

جیل کے کمرے میں بنے روشن دان سے دھوپ پورے سیل میں پھیلی تھی اور سب سے زیادہ وہ یاور کے چہرہ پر گر رہی تھی، جہاں نفرت اور انتقام کے الفاظ آسانی سے پڑھے جا سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہر نساء ولا سے سب مہمان جا چکے تھے اور ان مہمانوں کے ساتھ ڈھیر ساری گوسپ بھی ۔اپنے کمرے میں آئینہ کے سامنے بیٹھی۔۔اس ولا کی مالکن بہت تھکی اور اداس لگ رہیں

تھیں۔نساء کی آنکھیں سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی درجنوں تصاویر پر تھیں۔انکے سارے خاندان کی الگ الگ تصاویر۔اسی خاندان کی بچاتے بچاتے وہ تھک گئیں تھیں۔ کمرے کی تمام بتیاں بجھی تھی اور پردے بھی نہیں ہٹے تھے۔۔

روشنی کا کوئی ذریعہ نہیں تھا پھر بھی وہ تمام تصاویر چمک رہیں تھیں۔۔نمایا تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

زباب عروج کی گرفتاری کے چودہ دن بعد

www.novelsclubb.com

بالآخر کہانی جہاں سے شروع ہوئی تھی وہی آکر ختم ہوئی۔ محرام کی دو ماہ کی آن تھک محنت اور بھاگ دھوڑ کام لے آئی۔

بازل ہمایوں آخر کار رہا ہو چکا تھا اور، کورٹ کے ذریعے اسے اسکے پیسے بھی واپس مل چکے تھے۔

عدالتی کمرے کے باہر موجود قرۃ العین خاور اور مہر نساء خاور بازل کا انتظار کر رہے تھے۔ جولائی شروع ہو چکا تھا اور اسکی شدید گرمی کی مناسبت سے قرۃ العین نے بڑی سی ٹوپی سے خود کو سورج سے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ لمبی سفید سکرٹ کے اوپر سیاہ کوٹ اور شرٹ پہن رکھی تھی۔ حلیہ سے آج بھی وہ کوئی آئیر ہوسٹس معلوم ہوتی تھیں۔ اپنے پاؤں پر کرڑھیں، قمر آکٹرائے آئیر ہوسٹس۔

ان کے ساتھ ویل چیئر پر بیٹھی مہر نساء کی حالت بہت مختلف تھے۔ ڈھلکے کندھے، سیاہ ڈائے شدہ بالوں میں ڈھیروں سفید بال اور سفید چہرے پر بے شمار جھریاں جو وقت کی آزمائشوں کا پتہ دے رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

مہر نساء اور قرۃ لعین کے علاوہ وہاں کوئی اور نہیں آیا تھا، محرام اپنے کسی شوٹ کے) لیئے گئی تھی اور جگن اسکے لیئے نیند زیادہ اہم تھی۔ (

سامنے سے چل کر آتا ہشاش بشاش سے بازل کے ایک کندھے پر سفری بیگ تھا اور اسکا لباس قدرے بہتر تھا۔ آلیو گرین رنگ کی ٹی شرٹ کے اوپر لال ہڈ اور نیچے پھٹی ہوئی جینز۔ بز کٹ بال مزید چھوٹے تھے۔

مما!!!"، بازوں پھیلاتے ہوئے وہ سیدھا قرۃ العین کے ساتھ لگا۔ اس کے " لہجہ سے ماں کے لیے بے پناہ محبت ٹپک رہی تھی مگر یہ صرف وہی جانتی تھیں یہ محبت وقتی ہے۔ قرۃ العین نے آگے سے کوئی اظہار نہیں کیا، بت بنی اپنی جگہ پر ویسے ہی کرڑھیں رہیں۔ بے تاثر روبوٹک چہرے کے ساتھ۔

آئی مسڈ یوں سو مچ"، ماں سے الگ ہوتے ہوئے اس نے انکا ماتھا چومتے " ہوئے کہا، قرۃ العین نے پھر بھی کچھ نہیں کیا۔ پھر نظر ساتھ بیٹھی اپنی نانی پر پڑی، بازو دوبارہ پھیلائیے اور جھک کر انکے گلے لگا۔ عین کی نسبت انھوں نے اپنے سہی بازو سے اسکی قمر پر ہاتھ رکھا۔ انکے چہرے پر چھوٹی سی مسکان بھی تھی، زبردستی کی مسکراہٹ۔ یہیں تو خواہش تھی انکی! مگر یہ خواہش کیا ایسی تھی؟

"بس آپ دونوں ہی آئیں ہیں؟"، بیگ کندھے پر درست کرتے اس نے آگے پیچھے نظر دوہرائی۔

"کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہے جس نے آنا تھا؟"، قرۃ العین جب بولیں تو انکا لہجہ وہی تھا جو ہوا کرتا تھا، روبوٹک بغیر کسی جذبہ کا۔

"نہیں نہیں !"، مسکراتے ہوئے اس نے جھکی گردن کو کھجایا۔ شاید وہ واقعی کسی اور کی توقع کر رہا تھا۔

"چلیں پھر گھر؟ !"نانی کی ویل چیئر سنبھالتے اس نے ماں کو اپنے بازو کے حصار میں لیا۔

کوئی اگر انہیں دور سے دیکھتا تو اسکا پہلا خیال یہی ہوتا کے کتنی محبت ہے ماں بیٹے میں لیکن یہ تو اندر والے ہی جانتے تھے اس محبت کا مقصد کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیس دن۔۔۔۔

بیس دن کی قید وہ بھی بغیر کسی قصور نے اسے پاگل کر دیا تھا۔اسکا وکیل غائب تھا،اسکے گھر والے غائب تھے،پولیس اسے عجیب نظروں سے دیکھتے تھے اور وہ خود،۔۔۔پاگل ہونے کے قریب تھی۔اب تو اسے خوف سا لگا رہتا تھا کے اسکی موت بھی یونہی آنی ہے ایک رات وہ سوئے گی اور صبح اٹھنے سے پہلے ہی اسے مڑوا دیا جائے گا۔

کہاں گیا وہ بدلہ زباب عروج"،ڈری سہمی سے ایک اندھیرے کونے میں بیٹھی زباب" کے سامنے ایک اور زباب آئی۔اپنی نارمل ٹپ ٹاپ حالت میں۔زباب خوف سے کانپتے ہوئے دیوار کے ساتھ چپک گئی۔

کہاں گیا وہ پیسہ جس پر غرور تھا"،ایک اور زباب کسی اور کونے سے نکلی۔قیدی لڑکی" بمشکل چینخ روکتی کانپتی رہی۔سامنے سے ایک چونٹی چل کر گئی زباب اسے دیکھتے ہی اچھل پڑی۔اب تو ہوا بھی چلتی تھی تو اسے خوف محسوس ہوتا تھا۔

ٹوٹے ہوئے روشن دان سے اندر آتی دھوپ ابھی بھی اس کانچ کے نوکیلے ٹکڑے پر گر رہی تھی۔ٹوٹے کانچ میں ہذیانی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھتی لڑکی کا عکس صاف نمایا تھا۔

بگڑی ہوئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بڑا دن تو یاور حبیب کے لیے بھی تھا۔کسی طرح سے وہ پیسے تو لوٹا چکا تھا مگر یہ پیسے وہ واپس لے کر رہے گا۔اپنے جرائم قبول کرتے عدالتی کمرے سے نکلا اور سیدھا ٹیکسی کی تلاش میں روڈ پر آیا۔ہاتھ میں موجود چھٹی پر اسکی گرفت بہت مضبوط تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکا آفس آج بند تھا۔تمام بتیاں بجھی تھی۔پاور چیئر پر نیم دراز ہوئے اس نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں باندر کھا تھا یوں کے شہادت کی انگلیاں کڑھیں تھیں اور وہ مسلسل ایک دوسرے سے ٹکرا رہیں تھیں۔

ٹیکسی میں بیٹھتے اس نے ڈرائیور کو پتہ بتایا۔اور باہر چلتی دنیا کو دیکھنے لگا۔کچھ محسوس نہیں ہوا،سب کچھ خالی سا تھا۔گاڑی ہائے وے پر محتاط سپیڈ پر چل رہی تھی جب ٹریفک جیم کے درمیان اچانک ہی پھنس گئی۔

کیا ہوا؟"،آگے ہوتے ہوئے باہر دیکھنا چاہا۔"

" وہ جی آگے کسی بندے کو گولی لگی ہے تو پولیس کرڑھی ہے "

بے صبری سے وہ دونوں ہاتھوں کو چھورتے میز پر آگے ہوا،پی کیپ ندارد تھی اور کچھ) بھورے بال ماتھے پر موجود تھے۔سامنے سے گلوب کی شکل کا پیپر ویٹ اٹھاتے وہ انتظار (کی گرھیاں گن رہا تھا،جان جیسے سول پر اٹکی تھی

www.novelsclubb.com

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ وہاں سے نکلا تھا اور اب اپنی مطلوبہ منزل پر پہنچ کر ڈرائیور کو پیسے ادا کیے اور گاڑی سے اتر گیا۔ علاقہ کچی سی آبادی سا تھا جس سے تھوڑے ہی دور ایک سکول کی عمارت آدھی بنی ہوئی کب سے ویران تھی۔ اسے احمد نے وہیں ملنا تھا۔ سر جھکاتے ہوئے وہ اسکی طرف چل پڑا۔ ہاتھ میں موجود چھٹی پر گرفت تھوڑی سی ڈھیلی کرتے اس نے ایک نوکیلی چیز باہر نکالی۔ سورج کی روشنی اس سے ٹکرائی تو پتہ چلا وہ کیا ہے ،ایک تیز دھار چھوٹا سا چاقو۔ یاور کی لال انگارا ہوتی آنکھیں دھوپ کی وجہ سے چھوٹیں تھیں۔ قمیض کے ب کف کھلے ہوئے تھے اور ماتھے کی رگیں ابھری ہوئی۔

اپنے آفس میں ٹہلتے ہوئے وہ مسلسل آگے پیچھے کے چکر کاٹ رہا تھا۔ دونوں ہاتھوں سے (گردن رگڑتا تو کلائی میں پہنی موٹی بھاری سی گرڑھی ساتھ اوپر نیچے ہوتی۔

www.novelsclubb.com

بلڈنگ پر مسلسل بارش گرنے کی وجہ سے سیمنٹ اور اینٹیں نہایت بدنما ہو گئی تھیں۔ چٹھی پر لکھا تھا وہ سکول کی دوسری منزل پر ہو گا۔ یاور نے چٹھی کا گولہ بناتے ہوئے دور پھینکا اور چاقو کو پورا کھولتے ہوئے ہاتھ میں گھمایا۔ سیڑھیوں کے ساتھ لگی دیوار پر اس نے

چاقو مار کر تیز کیا تو ایک نوکیلی کھردری سی آواز پیدا ہوئی۔اندر، باہر سے بھی زیادہ حبس تھا
۔

احمد جہانزیب اب اپنے آفس کے اٹیچ باتھروم میں کھڑا تھا۔منہ پر بڑے بڑے پانی کے (چھینٹے مارتے ہوئے سامنے نلکا کھلا ہوا تھا۔

دوسری منزل پر پہنچ کر اس نے آس پاس نظر دوہرائی۔وہ چاروں طرف سے خالی تھی اور بس اینٹوں کے بنائے پلر تھے جنہوں نے اسکو سہارا دے رکھا تھا۔آس پاس دوبارہ نظر دوہرائی، جہانزیب کہیں نہیں تھا۔کچھ دیر کے لیئے خدشہ سا ہوا اگر جو اس ک۔۔۔اُسی وقت یاور حبیب کو کئیں سے گولی چلنے کی آواز آئی اس سے پہلے کے وہ آواز کا تعاقب کرتا گولی سیدھا اسکے پیٹ پر آکر لگی۔اسے لگا کسی نے اسکا میدہ چیر دیا ہے، درد کی لہر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتے ہوئے دماغ تک گئی جسم کے اعضا سن سے ہو گئے۔

احمد نے گیلا چہرہ اٹھا کر شیشے میں دیکھا۔ بھوری بال ماتھے پر چپکے تھے۔ دھاڑی سے پانی) ٹپ ٹپ کرتا سنک میں گر رہا تھا۔ لوگ کہتے تھے کے جرم کے بعد انسان کا چہرہ مکرو لگتا ہے کیا اسکا چہرہ بھی مکرہ ہو چکا تھا؟ (.

یاور حبیب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیلنے لگا۔ اسی دوران ایک اور گولی اڑتی ہوئی آئی اور سیدھا اسکے دائیں کندھے میں لگی۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا اور بائیں کندھے کے بل زمین پر لڑ کھڑا گیا۔ گہرے لال مایا میں ڈوبی اسکی لاش کی آنکھیں پوری کھلی تھی۔ چہرہ حد سے زیادہ سفید اور ہاتھ میں پکڑا چاقو نکل کر اسی خون کے تلاب میں گر گیا۔ یاور حبیب مر چکا تھا اور اسے مارنے والا سکول کی کچی عمارت سے تھوڑے ہی دور اس کھوٹی کے چھت پر کھڑا تھا۔ چہرے کے سامنے لمبی سی سنائپر گن تھی اور اسکے لینس سے جھانکتے ہوئے اسکی آنکھ ساتھ چپکی تھی۔

محاذ مکمل ہوا۔ چہرے پر سے گن ہٹائی تو چہرہ بھی نمایا ہوا۔ سیاہ مکروہ چہرہ۔ایک آنکھ پر لمبا ساکٹ کا نشان جسے غالباً سیا ہوا تھا اور بہت بڑی طرح سیا تھا۔ کلین شیو چہرہ، سر کے بال استرے سے کٹے ہوئے، ہونٹوں کے کنارے سیاہ تھے اور اس وقت وہ مسکرا رہے تھے۔

جس دن شفیق جابر کو معلوم ہوا کے احمد جہانزیب اس کے علاقہ میں خود آرہا ہے اسی دن اس نے ٹھان لیا تھا کے جب گیدڑ خود چل کر شیر کی کچھار میں آئے تو شیر اپنے ساتھیوں کے بجائے خود گیدڑ سے ملنے جاتا ہے۔اس نے بھی یہی کیا تھا احمد جہانزیب کا قتل اسکے ہاتھوں پر لکھا تھا اور اسے ہی کرنا تھا۔

آخر کار احمد جہانزیب مر چکا تھا۔

اپنے آفس کے واش روم میں احمد جہانزیب ویسے ہی کھڑا تھا جب اچانک سے جیب میں) موجود فون بجنے لگا۔ "ہاں!"، راز داری سے پوچھا، "یا ور حبیب مر چکا ہے"، فون میں سے آواز آئی۔احمد نے بھوری پتھرائی آنکھیں اٹھا کر شیشے میں دیکھا، "اور شفیق جابر؟"، "پولیس کو کال کر دی گئی ہے، شفیق جابر کسی بھی وقت جیل میں ہوگا"، اپنی بات کہہ کر

دوسری طرف موجود شخص نے کال کاٹ دی۔احمد کی آنکھیں ابھی بھی اپنے عکس پر چپکی تھیں۔کیا وہ واقعی مکروہ لگ رہا تھا؟لیکن جو بھی ہو۔۔۔

(آخرکار یاور حبیب مر چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بازل ہمایوں کی رہائی سے اگلے دن

اِک نیا دن۔

اِک نئی صبح۔۔

اِک نیا راز۔۔۔

اِک نئی آزمائش۔۔۔

www.novelsclubb.com

مہر نساء ولا کے لاونج میں مقید دیوار گیر کھڑکیوں پر گرے مخملی پردے زمین کو چھو رہے تھے۔ ملازم نے آگے بڑھ کر پردوں کو ہٹایا تو چھپی ہوئی روشنی کی کرنیں پورے ولا میں پھیل گئیں۔ وہ ان پردوں کو اب ایک طرف لگی ہک میں لٹکا رہا تھا۔

اس سے دور کچن میں بنتے ہوئے ناشتے کی مہک ہر سو پھیلی تھی۔ گھر میں اس وقت صرف تین لوگ موجود تھے تمام مہمان واپس گھروں کو جا چکے تھے۔ ظاہر ہے جس کام کے لیئے آئے تھے وہ تو ہوا نہیں۔

آف وائٹ رنگ کے میز کی سربراہی کرسی مہر نساء خاور نے سنبھال رکھی تھی۔ انکے چہرے پر اداسی اور تھکن اب چپک کر رہ گئی تھی۔ اپنے دلیے میں آہستہ آہستہ چمچ چلانے کے بعد انہوں نے کانپتے ہاتھوں سے دلیہ کھایا۔

انکے دائیں جانب پرِ ٹپ ٹاپ سی قرۃ العین بیٹھی تھیں۔ قمر سیدھی اور آنکھیں پتھرائی ہوئیں۔ لباس آج بھی ویسا تھا۔ اپنے سامنے موجود سلاد پر الیو آئل ڈال کر فارک کی مدد سے مکس کیا۔

دونوں ماں بیٹی کے درمیان الفاظ کا کوئی تبادلہ نہ ہوا۔خاموشی سے اپنا اپنا ناشتہ کرے گئیں جب کوئی سیڑھیوں پر سے اترتا نیچے ہال میں داخل ہوا۔

گڈمارننگ!"، بازل نے باآوازِ بلند کہا۔دونوں عورتیں ویسی ہی بیٹھی رہیں بس مہرنساء" نے اپنی بیٹی کو کنکھیوں سے دیکھا۔شاید کوئی ایسی بات تھی جس سے مہرنساء اپنی اولاد کو منع کررہیں تھیں۔

بازل نے آگے بڑھ کر اپنی ماں کے گرد بازو پھیلائے اور انکا ماتھا چوما۔قرۃ العین نے اس کے باوجود بھی کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔آخر کو وہ ماں تھیں جانتی تھی بازل یہ والہانہ پیار ان پر کیوں نچھاور کررہا ہے۔

قرۃ العین کے سامنے والی کرسی سنبھالتے ہوئے اس نے ناشتے کی فرمائش کی۔

توپھر کب جارہے ہم واپس آسٹریلیا؟"،ہاتھوں کو ملتے ہوئے ماں سے پوچھا۔کچن سے" باہر آتی ملازمہ نے اسکے سامنے اسکی ناشتہ کی پلیٹ رکھی۔ماں سے نظریں ہٹا کر جیسے ہی اسکے ناشتے پر نظر پڑی مسکراتے ہونٹ بے اختیار نیچے کو مڑ گئے۔

یہ کیا!"، چہرہ اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا، "میں دو انڈوں کے ساتھ ناشتہ کرتا ہوں یہ کیا ہے ؟"، پلیٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں اکیلا انڈہ نمک اور کالی مرچ کے بغیر اپنی قسمت کو رو رہا تھا کے کس کے پیٹ میں جانے والا ہوں۔

قرۃ العین نے ایک برفیلی نگاہ اسکی پلیٹ پر ڈالی اور پھر کانٹے سے اپنے سلاد کا نوالہ کھایا۔

بازل کو اپنی ماں کی خاموشی چبھی تھی۔ میز پر ماں کے سامنے ہاتھ مارتے ہوئے پھر سے اپنی بات دہرائی، "مما میرا ناشتہ ؟"، قرۃ العین نے ضبط کرتے ایک سانس خارج کی۔ پھر اپنے سلاد کے پیالہ میں فارک رکھا اور بھوری آنکھیں اپنے بیٹے کے چہرے پر جمائیں۔

بِن بلائے مہمانوں کو آج سے یہیں ملے گا"، کہہ کر اپنے سلاد کو فارک پر چڑھایا ہی تھا" جب بازل نے مٹھی کی مدد سے میز دوبارہ بجایا، "کیا مطلب بن بلایا؟ نانی کا گھر ہے یہ میرا "، جیل کے آٹھ ماہ نے بھی اسکے اندر کی اکڑ نہیں نکالی تھی۔ بھوری گردن میں لٹکی چین ابھری ہوئی رگوں کے باعث نظر آئی۔

کس نے کہا؟"، اب جب قرۃ العین نے اسے دیکھا تو انکی آنکھوں میں طنز تھا۔۔ ،جیلینج" تھا۔۔ اور دکھ بھی۔ بازل کے کندھے تھوڑے ڈھیلے ہوئے، "کس نے کہا کے تم اب بھی

مہرنساء خاوریاان کی بیٹی کے کسی بھی اثاثہ پر حق رکھتے ہو؟"، تیز تیز بولتے وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں کانپیں تھیں۔اپنی اسی غیر جذباتیت کی وجہ سے تو وہ مشہور تھیں۔ بھوری آنکھوں میں اب غصہ تھا مگر۔۔۔دکھ کو وہ ہٹا پھر بھی نہ سکیں۔

بازل نے نا سمجھی سے پہلے ماں کو دیکھا پھر نانی کے جھکے سر کو۔

میں۔۔اور تمہاری نانی۔۔ تمہیں ہر منقولہ اور غیر منقولہ۔۔جائداد سے عاق کر چکے ہیں" "، قمر ابھی بھی اکڑی تھی، لہجہ اور آنکھیں ویسے ہی سخت تھیں۔

بازل وہیں جم گیا۔پہلے شاک میں گیا اور دو منٹ بعد غصہ سے کھڑا ہو گیا۔آنکھیں پوری کی پوری کھلی تھیں۔

کیا مطلب ؟"،آواز صدمے سے بھرپور تھی مگر۔۔'غصہ' وہ اسے نکال پھر بھی نہ سکا۔
"

www.novelsclubb.com

مطلب یہ کے (اپنے سلاد کا نوالہ لیا) تمہیں خود کمانا تھانا۔۔شوق سے کماؤ اب"، جبکہ " اصل بات یہ نہ تھی اصل بات تو کل رات قرۃ العین نے صرف اپنی ماں سے کہی تھی۔

کل رات

بازل اپنے کمرے میں پر سکون سا سو رہا تھا۔ مہر نساء اپنے سامان سمیت ابھی محرام کے اپارٹمنٹ سے آئی تھیں۔

" اسکے جیل میں یہ ماہ میرے لیئے، آپ کے لیئے، ہم سب کے لیئے شرم کا مقام ہیں ۔۔۔" کھڑکی کے طرف چہرہ کیے قرۃ العین نائٹ گاؤن میں کڑھیں تھیں۔

" میں ماں ہوں اسکی، یقین سے کہہ سکتی ہوں وہ نہیں بدلا۔ کچھ دن آئے گا میرے ساتھ رہے گا۔۔ کام بھی کرے گا مگر پھر آخر میں چھوڑ کر چلا جائے گا۔ مفت کی روٹیاں توڑنے کی لت لگ چکی ہے اُسے۔" مہر نساء کسی مجرم کی طرح اپنی ویل چیئر پر پیچھے گردن جھکائے بیٹھی تھیں۔" کیا کرو گی اب تم؟"

" فیصلہ کر لیا ہے میں نے۔۔ میں مزید اسکی عیاشی کے لیئے اپنی ہڈیاں نہیں گلا سکتی۔ اولاد اس دن کے لیئے تھوڑی ہوتی ہے ممی، کے ہر بار چھوڑ کر چلی جائے، محرام۔۔ جگن ۔۔ ان دونوں سے بڑھ کر پیار دیا ہے اسے، زیادہ عزیز ہے وہ مجھے مگر، اسے میں عزیز نہیں ۔۔۔ شاید۔۔ میرے لاڈ پیار نے مغرور بنا دیا ہے اسے ؟"۔

" تم اسے معاف بھی تو کر سکتی ہو! "

معافی مانگی کب ہے اس نے۔ وہ اگر میرے اصولوں پر رہ سکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔۔" جہاں جانا ہے جائے۔۔ میرے لیئے اپنا سکون، اپنی صحت اور اپنا سٹیٹس زیادہ اہم ہے"۔ وہ چپ ہوئیں تو سارے کمرے میں خاموشی پھیل گئی۔ کچھ دیر وہاں کھڑا رہنے کے بعد وہ کمرے سے باہر چلیں گئیں۔ مہر نساء اکیلی تھیں اور انہیں اکیلا ہی رہنا تھا۔

تم بھی تو مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو۔ میں نے بھی تو اولاد اس دن کے لیئے نہیں کی تھی۔ ہر " بار چھوڑ کر چلے جاتے ہو"، نم آنکھیں، جھکی گردن اور نا امید لہجہ۔۔ کوئی بھی وہاں ہوتا تو اُسے اِس عورت پر ترس آتا۔

نجانے یہ خاندان کب دل کی بات ایک دوسرے سے کریں گے۔ عزتِ نفس کے نام پرانا اس قدر خون کا حصہ بن چکی تھی کے اب اسے نکالنا اکیلی مہر نساء کے بس میں نہیں تھا۔

موجودہ وقت

www.novelsclubb.com

ہال میں رونق ابھی بھی لگی تھی۔ بازل نے مدد طلب نظروں سے نانی کی طرف دیکھا۔ وہ اپنی آنکھیں سختی سے بند کیئے ہوئی تھیں۔ باڈی لنگویج سے لگتا تھا انہوں نے عین کو اس فیصلے پر بہت روکا ہو گا مگر وہ قرۃ العین خاور ہی کیا جو اپنے فیصلہ سے ہٹ جائے۔

اور ہاں! تمہارا پاکستان میں موجود اپارٹمنٹ، وہ بھی کیونکہ میں نے دلوایا تھا وہ بھی میرا" ہوا، تمہاری بائک، میرے بزنس میں تمہارے شئیرز، آسٹریلیا میں موجود ہمارا گھر اور۔۔ ۔تمہارے بینک آکاؤنٹ میں ہر ماہ آتی میرے بینکس سے رقم۔۔اس سب کو آج سے تم کھو چکے ہو"، جس طرح ایک کھلاڑی میدان میں آخری چال چل کر سامنے والے کے چاروں شانے چت کر دیتا ہے بلکل ویسا ہی سین اس وقت مہر نساء ولا کے ڈائنگ ہال میں لگا تھا۔ بازل اس کھیل سے آوئٹ ہو چکا تھا، قرۃ العین جیتی تھیں اور اپنی اس جیت سے بہت مطمئن اور خوش بھی تھیں۔

مجھ پر چیخے تھے نا۔۔جب جیل میں ملنے آئی تھی، یاد ہے کے بھول گئے؟"، بازل نے " جیسے ماں کی سرگوشی سنی ہی نہیں۔

کچھ دیر مزید وہ وہاں کھڑا رہا۔ہاتھوں کو مٹھیوں میں بھیچے وہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا ڈائنگ ہال سے باہر نکل گیا جب قرۃ العین نے اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

اورہاں"، وہ نیم رخ پر مڑا، "ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس اپنا بندوبست کرنے کا، کیونکہ "
۔۔بن بلائے مہمان زیادہ دیر تک برداشت کہاں ہوتے ہیں"، سلاد کو فارک میں چڑھایا
اور منہ میں ڈالا۔ڈائنگ ہال میں وہی اداسی اور خاموشی دوبارہ پھیل چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

کسی اچھے موسم میں۔ (Yoi tenki de)

ہم پھر ملیں گے۔۔ (Mata aimashō)

پھولوں کے سائے تلے۔۔۔ (Hana no in de)

بادلوں کی چھاؤں میں۔۔۔ (Kumo no in de)

www.novelsclubb.com

یہ الفاظ اس کے ہاتھ میں پکڑے کیمرہ پر لکھے تھے۔اپنے کمرے کی الماری کھولے وہ سامان پیک کر رہی تھی جب درمیان میں اسے یہ کیمرہ پڑا دکھا۔آسودگی سے مسکراتے

ہوئے وہ اس پر اپنی لمبی پتلی انگلی پھیر رہی تھی۔ یہ اسکی زندگی کا دوسرا کیمرہ تھا اور خود سے خریدا گیا پہلا کیمرہ۔ آسٹریلیا میں موجود ایک تِھرفٹ شاپ سے پندرہ سالہ محر نے شوقیہ خریدا تھا اور یہ شوق اسے آج کہاں لے آیا تھا۔ کتنا دور تک سفر کر لیا تھا اس نے۔ اس نے پرانی یادوں کو محسوس کیا۔

دو ہفتے بعد وہ واپس جا رہی تھی۔ اپنا کیئریر دوبارہ سے شروع کرے گی۔ اپنی ماں سے وہ بات کر چکی تھی کے وہ اب پکا پکا آسٹریلیا ہی رہنا چاہتی ہے، انہیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ دانی کو بتانے گئی تو۔۔۔

چہرے کی مسکان اچانک ہی بجھ گئی، مہر نساء اس کے فیصلے سے خوش نہیں تھیں، اسے معلوم تھا۔ مگر وہ مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایک ہی زندگی ملی ہے اسے اپنا بیسٹ ورشن بننا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیمرہ اٹھائے وہ بیڈ کی طرف بڑھی جہاں اسکا سامان کھلا پڑا تھا۔ کیمرہ اپنے دیگر سامان کے ساتھ رکھتے وہ اپنی کھلی الماری کی طرف واپس مڑی۔ گول مول ہوئے رنگ برنگے کرتوں کی پوٹلی نکالتے ہوئے اسکی نظر الماری کے کونے میں پڑی۔ ایک فریم الٹا ہوا پڑا تھا

ایسے جیسے جان بوجھ کر وہاں رکھا ہو تاکہ دوبارہ نہ دیکھنا پڑے۔ کرتوں کو ایک ہاتھ میں کرتے اس نے فریم اٹھائی اور موڑی۔

اسکی اور مہر نساء کی محرام کے نکاح پر کھینچی گئی تصویر۔(" بلکل مجھ جیسی لگ رہی ہو۔ جیسے میں لگی تھی اپنے شادی والے دن")۔ یہ الفاظ انہوں نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہے تھے ۔تصویر میں ایک مسکراتی ہوئی مہر نساء دلہن بن کر سجی بیٹھی محرام کے پیچھے کرڑھیں تھیں۔انکے ہاتھ اسکے کندھوں پر تھے، مضبوط گرفت۔دونوں عورتیں مسکرا رہیں تھیں ۔یوں لگتا تھا دونوں ایک دوسرے کا عکس ہیں بس عمروں میں فرق آگیا ہے۔

کل رات مہر نساء سے ہونے والی بات چیت کا سوچنے لگی۔فریم کو بے تاثر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ

کل رات

www.novelsclubb.com

کل رات وہ دانی کے کمرے میں موجود تھی، وہ سامنے اپنے بیڈ پر کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھیں جبکہ محرام دوسری طرف انکا سامان پیک کر رہی تھی۔وہ اب ولا شفٹ ہونے والیں تھیں۔بغیر استری شدہ پیلا کرتا پہنے وہ بہت ہی نالائق طریقہ سے کپڑے تہہ کر

رہی تھی۔ایک یہی کام اسے زہر لگتا تھا۔اگر حالات پہلے جیسے ہوتے تو مہر نساء اسکے حسین سھگڑاپے پر اسے بہت ٹوکتی مگر مسئلہ ہی سارا یہی تھا سب بدل گیا تھا کچھ پہلے جیسا رہا ہی نہیں تھا۔فرق بس یہ تھا کے ابھی فیصلہ نہیں ہو پایا تھا کے کیا۔۔اب سب پہلے سے بہتر تھا یا۔۔حالات پہلے سے بگڑ چکے تھے۔

مہر نساء کی آنکھیں خالی تھیں جبکہ محرام انہیں باتوں میں مصروف کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"آپ کی دوائیں میں نے ایک الگ بیگ میں رکھیں ہیں، گندے کپڑے الگ شاپر میں ہے ،میڈ سے دھلوا لیجئے گا۔۔۔"، تیز تیز ہاتھ چلاتی وہ ہدایت دے رہی تھی جب مہر نساء بے اختیار بولیں۔

"مت جاؤ محرو" آواز بے حد ہلکی تھی جیسے وہ جانتی ہو وہ انکار کر دے گی مگر پھر بھی فارملٹی" کے طور پر کہہ رہی ہوں۔

محرام نے تھکن زدہ سانس خارج کی۔۔سامان چھورتے انکے پاس آئی، "دانی آپ ہمارے ساتھ چلیں نا۔۔اب یہاں بچاہی کیا ہے"، وہ گردن ایک طرف ڈھلکائے نظریں پھیرے بیٹھی تھیں محرام کی بات کا جیسے کوئی جواب ہی نہ دیا ہو۔

تم کیوں نہیں یہاں رہ لیتی، "اسی حالت میں کہا"

میں نہیں رہ سکتی۔۔جب جب یہاں آئی ہو تکلیف ہی ملی ہے۔۔تنگ آگئی ہوں میں"، مہرنساء نے نہ چہرہ پھیرا، نہ نظریں، محرام نے کوشش بھی نہیں کی کے وہ اسکی طرف دیکھے۔اس بار وہ کمزور نہیں پڑے گی۔پتا تھا کے انکی ایسی حالت نہیں کے وہ انکو یہاں چھوڑ کر جائے مگر پھر بھی وہ انکی جیسی نہیں بنے گی مہرنساء نے پوری عمر ایک خاندان کو بچانے میں گزار دی جس نے آخر میں انہیں تکالیف دینے کے سوا کچھ نہیں کیا محرام انکی جیسے نہیں بنے گی۔

www.novelsclubb.com

مت چھوڑ کر جاؤ محرو، رک جاؤ میرے لیئے۔۔۔میں نے ہمیشہ تم لوگوں کے لیئے " زندگی گزاری ہے تم لوگ آخری دنوں میں میرے لیئے نہیں زندگی گزار سکتے ؟"۔

ڈھلکی ہوئی گردن کے ساتھ مہر نساء خود کلامی کر رہیں تھیں۔ ابھی بھی باتیں دل میں رکھنا انہوں نے چھوڑا نہیں۔

موجودہ وقت

واپس حال میں آؤ۔ محرام اب ہاتھ میں فریم اور کپڑے اٹھائے مڑ رہی تھی جب اسکی نظر بیڈ کے نیچے رکھی کسی چیز پر پڑی، ٹھٹکتے ہوئے وہ آگے آئی۔

سامان سارا بیڈ پر رکھا اور جھک کر بیڈ شیٹ اٹھائی۔ بیڈ کے نیچے ایک سیاہ رنگ کا سوٹ کیس رکھا تھا۔

"محرام کے آئبرو تفتیش سے آپس میں جڑے۔ "یہ کس کا۔۔

ہاتھ مت لگانا اسے"، محرام آواز پر اچھلتے ہوئے پیچھے ہوئی۔ جگن نے آگے بڑھ کر بیڈ " شیٹ درست کی اور خود کچھ اس طرح سے بیڈ پر پھیل گئی کے اسکی ٹانگیں بیگ کو ڈھانپ رہیں تھیں۔

ی۔۔ یہ تمہارا ہے؟"، دل پر ہاتھ رکھے محرام نے پوچھا۔ جگن کی اچانک اینٹری کی وجہ " سے اسکا دل ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

اپنی بہن کی بات پر جگن نے مسکراتے ہوئے اچھے بچوں کی طرح سر ہلایا۔اسکے گھنگرالے بال آدھے پونی میں بند تھے باقی آدھے کھلے تھے۔

" کیوں ؟۔۔تم کہاں جارہی ہو ؟"، شکی نظروں سے بہن کو دیکھا۔بس ایک سیکنڈ کے لیئے جگن تاثیر کے چہرے پر سایہ سا گزرا لیکن وہ کمال مہارت سے چھپا گئی،(ویسے بھی محرام سے جھوٹ بولنا دنیا کا سب سے آسان ترین کام تھا)۔

" کیا مطلب کیوں۔۔تم لوگوں کے ساتھ آسٹریلیا واپس جاؤ نگی نا"، معصومیت سے کہا۔

محر نے ایک مرتبہ پھر سے اسے الجھ کر دیکھا۔"مما کو بتایا ہے ؟"، جگن کی واپسی اور عین کے قومہ سے جاگنے کے بعد ان دونوں کے درمیان ایک دیوار سی آگئی تھی محر نے ابھی تک ان دونوں ماں بیٹی کو آپس میں بات کرتے نہیں دیکھا تھا۔نہ جگن نے معافی مانگی تھی اور نہ انہوں نے جگن کی بغاوت معاف کرنی تھی۔

" مما کو بتانے کی کیا ضرورت۔۔میری بہن وہاں جارہی ہے اسکے ساتھ جاؤ نگی نا،اور ویسے بھی اب مجھے اپنی زندگی دوبارہ سے ٹریک پر لانی ہے۔۔بہت باگی ہوگئی"(جگن نے کہنا بغاوت تھا مگر پھر وہی اردو کی بازوں ٹانگیں ٹوٹی ہوئیں تھیں)۔

محرام نے اسے جواب دینے کے لیے منہ کھول جب یوشع آدھ کھلے دروازے سے اندر آیا

۔

لو جی! آگیا آپیا کا لاڈلا "، جگن نے باآوازِ بلند کہا۔ محرام اور یوشع نے کمال مہارت سے ' اگنور کیا۔

آپیا یہ آپ کا فون باہر چارج پر لگا تھا کب سے کالز آرہی ہیں "، محرام نے سوالیہ نظروں " سے یوشع کے ہاتھ میں سے فون لیا۔

صباحت کالنگ "، محرام کے قدم وہیں جامد ہو گئے۔اب تو یہ قصہ ختم ہو چکا تھا۔۔ پھر " وہ اسے کال کیوں کر رہی تھی۔ فون بج بج کر چپ ہو گیا تو محرام نے اسے 'جان بچی سو لاکھو پائے' والی صورتحال سمجھ کر جانے دیا۔

دوبارہ سے اپنے کپڑوں کی طرف مڑی جب فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ صباحت کی چودہ مسڈ کالز آئیں تھیں۔اب کے محرام کو کچھ غلط ہونے کا حساس ہوا۔ اتنی کالز۔ بجتے ہوئے فون کو اٹھاتے ہوئے کان سے لگایا۔

"محرام جی!"، آواز کم سسکی زیادہ تھی۔ محرام کا شک اب یقین میں بدل رہا تھا۔ یقیناً کچھ ہوا تھا۔

"کیا ہوا؟"، کمرے میں موجود باقی دونوں اسکے چہرے کے بدلتے ہوئے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہے تھے۔

"یاو۔۔ یاور کو کس۔۔۔ کسی ن۔۔"، وہ بول کم روئے زیادہ جا رہی تھی۔ محرام نے چڑتے ہوئے اسکی بات کاٹی

"اب بول بھی دو صباح۔۔"

"یاور کا کسی نے قتل کر دیا ہے"، باقی الفاظ بے معنی تھے محرام کے دماغ نے بس ایک لفظ پر غور کیا تھا۔۔ اور وہ تھا قتل۔

"آپ گھر آ جائے۔۔ پلیز۔۔۔ ورنہ میں بہت مشکل میں پھنس جاؤں گی"، پتہ نہیں ایسا کیا ہوا محرام اسے انکار نہیں کر سکی۔ یاور کا قتل دماغ ایک کڑی کے ساتھ ملا رہا تھا۔۔۔ جو کہ وہ مر کر بھی نہیں چاہے گی سچ نکلے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

زندگی یونہی چلتی رہتی ہے۔

کچھ شامل ہوتا ہے، کچھ چِھن جاتا ہے۔۔

مگر انسان پھر بھی کھڑا رہتا ہے۔۔۔

صرف وہی انسان جس کی بنیادیں مغرور اور حسد پر مبنی نہ ہوں۔۔۔۔

سورج کی روشنی آج بھی اس ٹوٹے ہوئے شیشے میں سے اس کمرے میں اندر آرہی تھی۔ اگر روشنی کا پیچھا کرو تو تمہیں وہ کسی لڑکی کے سانولے پاؤں پر پڑتی نظر آئے گی۔ان پاؤں پر گہری لال نیل پالش لگی تھی۔نیچے سے وہ پاؤں بے تحاشا بدنما تھے۔دھول، مٹی، ریت پتہ نہیں کیا کیا انکے ساتھ چپکا تھا۔ایسا لگتا تھا برسوں سے کسی نے پاؤں نہیں دھوئے ہو۔

www.novelsclubb.com

روشنی آہستہ آہستہ اس لڑکی کے پاؤں سے ہوتی ہوئے اوپر آرہی تھی اور آکر اسکے سانولے ہاتھ پر رک گئی۔اسی ہاتھ میں روشنی سب سے زیادہ تھی کیونکہ آج اس ہاتھ میں وہی ٹوٹے ہوئے کانچ کا تیز ٹکڑا تھا۔

روشنی اس چہرے سے ریفلیکٹ ہو کر اسکی سرمئی آنکھوں میں پر رہی تھی۔آنکھیں خالی تھیں۔۔۔

زباب کو اپنا عکس اس کانچ کے ٹکڑے میں نمایا ہوتا نظر آیا۔گولڈن ڈائے بالوں کا رنگ پھیکا پر چکا تھا اور بالوں کا اصلی رنگ قلموں سے نظر آرہا تھا۔عام سا سادہ بھورا رنگ۔

اسکی آنکھوں کے پاس ہلکے اس قدر گہرے تھے کے آنکھیں اندر ہوئیں لگتی تھی۔ہونٹ سوکھ کر بلکل سفید اور خشک ہو چکے تھے۔اور اسکا سانولی رنگت کا لک زدہ ہو چکی تھی۔

زباب عروج نے خود کو کھو دیا تھا۔محنت سے تراش شدہ غرور کا خول اور مصنوعی خوبصورتی کا رنگ پھیکا پڑ کر تقریباً ختم ہو چکا تھا۔

لمبی پتلی انگلیاں اٹھا کر اس نے گالوں کی ابھری ہوئی ہڈی کو چھوا وہ اس طرح نمایا تھی جیسے ریگستان میں برسوں کا پیاسا گھوم رہا ہو۔۔بے اختیار اس نے ڈر کر ہاتھ نیچے کیا۔کلائی میں موجود چار پانچ بچی کچی چوریاں ساتھ ہی ہلیں۔۔

پیلے جوڑے کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا نجانے کتنی ہی بار وہ اسے دھو کر دوبارہ پہن چکی تھی۔ گھر والوں کو اتنی فرست نہ ہوئی پیچھے سے اسکے لیئے کپڑے بھیج دیتے۔ ایسے جیسے کے وہ ایک بوج ہے جسے کندھوں سے اتار کر پھینک دیا ہو۔

اسکے لیئے کوئی نہیں آیا تھا، نہ بھائی، نہ وکیل، نہ پھوپھو، نہ ہونے والا شوہر اور نہ ہی۔۔ خود سے باتیں کرتے زہن پر اچانک ہی ایک چہرہ ابھرا۔ سفید فراک پہنے سیاہ بالوں والی ایک لڑکی کا۔

کیا زباب اس سے مدد لے سکتی تھی؟ دل سے سوال پوچھا۔ وہ آج کل بلکل ایسی ہو چکی تھی۔، گھنٹوں گھنٹوں بیٹھ کر خود سے باتیں کرتی رہتی۔ اگر کوئی پاس سے گزرتا تو ڈر کر پیچھے ہو جایا کرتی۔ رات کو کئی مرتبہ اس نے نیند میں خود کو مرتے دیکھا تھا لیکن وہ ایک بار نہیں مری وہ تو آہستہ آہستہ اندر سے ختم ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹوٹے ہوئے شیشے پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی۔ وہ کئی دنوں سے یہی سوچ رہی ہے۔ اگر وہ مرے گی تو اپنی جان خود لے گی کسی اور کے ہاتھوں مرنا اسے قبول نہ تھا۔

اسکی انا بہت اونچی تھی، محرام سے مدد مانگنا اپنی انا گرانے کے برابر تھا۔۔جو مہر نساء ولا کے باسیوں نے کبھی نہیں کی تھی۔

آنکھیں بند کرتے اس نے اپنے خوف کو اندر اتارا۔

ایک ہاتھ میں پکڑے شیشے کی نوک کو دوسرے ہاتھ کی کلائی پر رکھا۔

یہ سب آپ کی وجہ سے بابا۔۔۔۔میں مدد نہیں مانگوں گی"، گہرا سانس لیا، دل اس قدر" زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی ہڈیوں کو توڑتا ہوا باہر آجائے گا۔ٹانگوں میں سے جان نکل رہی تھی۔

اپنی زندگی یوں ختم کرنا آسان تھوڑی ہوتا ہے لیکن وہ کرسکتی ہے وہ انا نہیں گرائے گی وہ مرسکتی ہے مگر مدد نہیں مانگے گی۔

www.novelsclubb.com

الٹی گنتی شروع کی۔۔

تین۔۔(نوک کو کلائی پر رکھا)

دو۔۔۔(ہاتھوں پر پسینہ آیا)

ایک۔۔(زور سے شیشہ کلائی پر پھیرا)

درد کی ایک لہر بازو سے ہوتے ہوئے پورے جسم میں دھوڑی۔اس نے ہونٹ سختی سے دانتوں تلے دبا لیئے۔اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکنے کے باعث وہ گھٹنوں کے بل سامنے ٹوٹے ہوئے کانچ کے ننھے منے ٹکروں پر گر گئی۔۔

"یہ سب آپ۔۔میں مدد۔۔۔وجہ۔۔ نہیں"،الفاظ گڈ مڈ ہو رہے تھے۔خون کی لکیر کلائی سے نکلتے ہوئے ہاتھ پر بہنے لگی۔اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا بڑھتا جارہا تھا اور دیکھتے دیکھتے اسکا ویران چہرہ اب ٹوٹے ہوئے کانچ پر پڑا تھا۔

خون کی بوندیں زمین پر گرنے لگیں۔اور وہ آخری سانس تک یہی بولتی رہی"میں مدد نہیں مانگو گی! میں مدد نہیں مانگو گی! میں مدد نہیں مانگو گی"

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صباحت کے گھر لوگوں کا رش اکٹھا ہوا تھا۔اپنی گاڑی پارک کرنے کے لیئے بھی اُسکے ڈرائیور کو جگہ نہیں مل رہی تھی،اس قدر لوگوں اور گاڑیوں کا جھم گھٹا اکٹھا ہوا تھا۔یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے یاور کی زندگی میں اس سے سارے رشتے ناتے توڑ چکے تھے اور اسکی

موت دیکھنے صرف اسی لیئے تھے کے آنے والیں نسلوں کے لیئے ایک کہاوت بن جائے کے ،بیٹا تم اس راہ پر مت نکل پڑنا جس پر یہ شخص چل رہا تھا ورنہ آخر میں تم بھی بدنامی کی موت مروگے۔

اس وقت محرام ہمایوں اسی کمرے میں بیٹھی تھی جہاں پچھلی دفعہ آنے پر اسے اور احمد کو بٹھایا گیا تھا۔سیڑھیوں سے چڑھ کر آتے اس کمرے میں جہاں دروازے کے بجائے کپڑا لگا تھا۔

محرام نے سفید رنگ کا کرتا شلوار پہن رکھا تھا۔سر پر لیا گیا ٹشو کا دوپٹہ بار بار سڑک کر نیچے آجاتا، مروا تا اُسے دوبارہ سر ڈھانپنا پڑتا۔اسکی سیاہ آنکھیں سامنے پھڑکی کی طرح پورے کمرے میں گول گول چکڑ کاٹتی صباحت پر جمیں تھیں۔

صحت پہلے سے زیادہ کمزور اور ایک ہاتھ میں ڈرپ کا نشان موجود تھا۔

آنکھیں بار بار نم ہوتی تو وہ انہیں سختی سے پونچ دیتی۔حالت سے صاف لگتا تھا وہ سوگ میں ہے۔

مجھے کیوں بلایا ہے صباحت ؟"، لہجہ ہمدرد رکھنے کے باوجود بھی اسکی بیزاری نہ چھپ سکی" ۔صباحت بیچ کمرے میں رک گئی اپنی نم مگر پریشان اور خوف زدہ نگاہیں مہمان پر ڈالیں۔

ہونٹوں کو چبایا اور آہستہ سے کہا، "یاور کو مار دیا گیا ہے"، آنکھیں حد سے زیادہ کھلیں تھیں جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

ہاں! معلوم ہے، مگر مجھے کیوں بلایا ہے؟" محرام کے سوال کا جواب دیئے بغیر وہ دوبارہ" سے کمرے میں آگے پیچھے گھومنے لگی۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ جلتے پیر کی بلی لگ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا کچھ بہت خاص تھا اسکے پاس بتانے کو۔

محرام اسکی حالت کا معائنہ کرنے میں مصروف تھی جب یکدم ہی وہ رک گئی۔ دوبارہ سے خوف زدہ نظروں سے محر کو دیکھا اور پھر ایک جھٹکے سے اسکے قدموں میں آکر بیٹھ گئی۔ محرام کو پیچھے ہونے کا موقع دیئے بغیر اس نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔

آپ مجھے۔۔ آپ ہی مجھے بچا سکتی ہیں"، خوف زدہ آواز"، اگر یہ بات گھر والوں کو پتہ" چلی وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے"۔ لہجہ میں پشتو کا عنصر تھا۔ آنکھوں سے نکلتے آنسو اب وہ نہیں رگڑ رہی تھی

کیا مطلب ؟۔۔کونسی بات ؟"محرام نے اسے پیچھے ہٹانا چاہا مگر اس نے اسکے ہاتھوں پر" اپنی گرفت مزید مضبوط کر لی۔

آپ۔۔آپ احمد بھائی کو کال کریں وہی۔۔وہ جو مرد۔۔اس دن آپ کے ساتھ آیا تھا" "، ہچکیوں کی وجہ سے وہ اپنا جملہ ایک سانس میں مکمل کرنے سے قاصر رہی۔ محرام کی بھونیں اسکی فرمائش پر سکڑیں

تم احمد کو کیسے جانتی ہو ؟"، دور کہیں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ ہر انسان کی ایک چھٹی" حس ہوتی ہے جو اسے کسی انہونی کا احساس آہستہ سے کروا دیتی ہے۔ محرام کی چھٹی حس بھی اسے کچھ ایسا ہی احساس دلوا رہی تھی۔

" "اور میں احمد کو بلاؤ ہی کیوں ؟

(وہ تو اس وقت کہیں بیٹھا یاور کے مرنے پر خوشیاں منا رہا ہو گا) یہ دل میں سوچا۔

کیونکہ جیل سے نکلنے کے بعد اس نے احمد بھائی سے ہی ملنا تھا اب پتہ نہیں وہ ملا تھا یا اس" سے پہلے ہی اسے مار دیا گیا"، چہرے کے تاثرات ڈھیلے ہوئے۔اب گھنٹی کی آواز اونچی ہو چکی تھی۔

"مجھے شروع سے بتاؤ کیا ہوا تھا؟"، محرام کی آواز میں اب کچھ بدلا ہوا تھا۔ پروفیشنل ،الرٹ ہوا مضبوط روبوٹک لہجہ۔

صباحت نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور نظریں جھکا دیں۔

"مجھے پوری بات بتاؤ!"، اس بار یہ گزارش نہیں حکم تھا محرام کی آواز اونچی اور دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ کیا اسکے خدشات درست ہونے والے تھے؟

"میں یاور سے جیل میں ملنے گئی تھی"، (کنکھیوں سے محرام کو دیکھا)

"تو؟"،

"گھر والوں کو بتائے بغیر"، ایک اور شاک "مجھے ان کے دوست احمد نے کال کر کے کہا تھا کے انکے لیئے پیغام ہے"۔ جلدی سے ایک سانس میں کہا

"کیا؟" محرام بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

www.novelsclubb.com

("فکر نہ کرو! میں اب مزید تمہیں استعمال نہیں کرونگا')، زہن میں ایک بھاری مردانہ آواز گونجی۔"اس نے تمہیں کال کی تھی"، دھپ سے صوفے پر گرتے وہ خلا کو گھوڑ رہی تھی۔ محرام کے سوال پر صباحت نے شرمندگی سے سرہاں میں ہلا دیا۔

"شروع سے بتاؤ،"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دیر کے لیئے وقت کی سوئیوں کو گھما کر پیچھے آؤ، قسمت کے لکھے اس صفحہ پر آؤ جو محرام اس وقت سننا چاہتی تھی۔

،کان سے لگائے فون میں سے ایک مردانہ ہشاش بشاش سی آواز ابھری۔"کیسی ہو۔۔ صباحت؟"

www.novelsclubb.com

آپ کون؟"، آس پاس نظریں دوہرائی کہیں کوئی آنا جائے۔اسکو ڈر لگنا چاہیے تھا مگر " پتہ نہیں کیوں نہیں لگ رہا تھا۔ہر غیر شناسا کال پر اسے یہی خوش فہمی ہوتی تھی۔۔۔کیا

پتہ یاور نے اس کے لیئے کوئی پیغام بھجوایا ہو۔۔اس وقت بھی وہ اسی خوش فہمی کے سہارے کڑھی تھی۔

" میں یاور کا دوست بات کر رہا ہوں، وہ جو۔۔اس دن تمہارے گھر نہیں آیا تھا ایک۔۔لڑ۔۔"

" یاور مل گیا؟"، احمد کی بات کاٹتے اس نے جوش میں کہا، اسی جوش میں وہ بھول گئی کے اسکی آواز بے تحاشا ہی بلند تھی۔

" ہاں! مگر۔۔"، اسکے ہاں پر جہاں وہ اتنی خوش ہوئی تھی مگر پر دل بیٹھنے لگا، یاور زندہ تو تھا نا؟

" مگر؟"، "چھوٹا سا مسئلہ ہے؟"، "کیسا مسئلہ"، جوش اب مایوسی میں بدل چکا تھا۔

" ارے تم تو گھبرا رہی ہو، ایسا کچھ نہیں۔ ریلیکس"، فون کی دوسری طرف والے مہربان شخص نے بھی اسکی اداسی اور گھبراہٹ محسوس کر لی تھی۔

" بات دراصل یہ ہے کی۔۔یاور مل تو گیا ہے بٹ۔۔وہ جیل میں ہے اور جیل سے نکلنے کے باوجود بھی وہ مکمل آزاد نہیں ہو گا "

کیوں اب کیا ہوا؟"، ایک بار دوبارہ سے آس پاس نظر دوہرائی، فلحال کوئی نہیں آیا تھا۔ "ہوا کچھ یوں ہے کے کچھ عرصہ اُسے انڈر گراؤنڈ رہنا ہو گا۔۔ پولیس نے اگر دوبارہ اسے مشکوک حرکات میں ملوث دیکھ لیا تو سیدھا بڑی قید، پھر اسے نکال کر تمہارے پاس لانا نا ممکن کام بن جائے گا"۔ احمد جہانزیب ایک ڈیلر تھا اسے معلوم تھا سودہ بازی کرتے وقت دونوں پارٹیز کو خوش رکھا جاتا ہے۔۔ انکی لالچ کا استعمال کیا جاتا ہے اور لفظوں کی تھوڑی سی ہیر پھیر میں ایک پارٹی دوسرے کو اپنی لالچ میں پھنسا لیتی ہے۔ یہاں پر صباحت یاور کے ساتھ کی لالچی تھی۔ احمد نے اسے ایک اچھی پیاری زندگی کا خواب دیکھا کر ہی اس سے اپنا کام نکلوانا تھا۔

"تو اب؟"، ڈیل کرتے وقت اگر ایک پارٹی تھوڑی بیوقوف ہو تو سونے پر سہاگا جیسی صورتحال ہوتی ہے۔ جیسے یہاں صباحت دنیا کی چالاکیوں سے کچھ زیادہ ہی ناواقف تھی یا ۔۔ محبت نے اسے آندھا کر دیا تھا۔ دوسری طرف والے مرد نے گہری سانس لی اور سلسلہ کلام دوبارہ جوڑا۔

میں چاہتا ہوں یاور کچھ دن کے لیئے چھپ جائے، پولیس کچھ دن اسکو ڈھونڈے گی " ،۔۔۔ نہیں ملے گا،۔۔۔اسکا ریکارڈ بھی بہت سارے لوگوں کے ریکارڈ کی طرح فائلز کے ڈھیر میں کہیں گم ہو جائے گا"،شاید وہ شخص ڈرائیو بھی کر رہا تھا اسی لیئے ہارن مارنے کی اچانک سے آواز آئی،صباحت کے کان کے پردے ہل گئے۔

آپ نے یاور سے بات کی ؟"،کان کو مسلتے ہوئے کہا،"اسی سے ہی تو کی تھی مگر وہ ماننے " " کو تیار نہیں۔۔میں چاہتا ہوں تم خود اس سے ملو اور میرا پیغام اس تک پہنچا دو میں ؟"،معصومیت سے پوچھا۔"کیوں کیا تم یہ نہیں کر سکتی۔۔۔وہ بہت چاہتا ہے " تمہیں،۔۔تمہاری کوئی بات نہیں ٹالے گا"،ڈیلر نے ایک اور جھانسا دیا،سامنے والی کی انسیکیورٹی کو اسکے سامنے لا کھڑا کیا۔صباحت یاور کی محبت کی بھوکی اور اسکے ساتھ کے لیئے ترس رہی تھی،وہ کیوں انکار کرتی۔۔بلکہ وہ کیسے انکار کرتی۔

" ٹھیک ہے۔۔۔"بہت دیر کے وقفہ کے بعد وہ بولی،"مجھے کیا کرنا ہوگا "

یہ ہوئی نا بات۔۔میں تمہیں ایک پتہ بتا رہا ہوں اسے کہیں لکھ دو وہ پتہ تم نے خود یاور " "کو دینا ہے،۔۔۔او کے۔۔۔

صباحت نے ایک نظر ارد گرد دوہرائی اور پھر ساتھ پڑے نوٹ پیڈ میں سے ایک صفحہ پھاڑ لیا
۔

بتائیں۔۔۔"، بال آخر اس بازی میں جیت ڈیلر کی ہوئی جس نے پہلی میٹینگ میں ہی "
سامنے والے کو جھانسا دے دیا۔ لیکن جھانسا بھی کیا ان دونوں کا ہی فائدہ تھا، صباحت
مرنے سے پہلے ایک آخری بار اپنے منگیتر سے مل لے گی اور احمد جہانزیب۔۔ وہ تو بس دو
دلوں کو ملا رہا تھا۔۔۔ ہینا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ہر عکس آئینہ میں نظر نہیں آتا۔

مکروہ چہرے، تکلیف دہ ماضی۔۔

کچھ عکس صرف۔۔۔

انسان کی نظریں ہی دیکھ پاتی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

نجانے آج کتنے عرصے بعد انیکسی میں کسی ذی نفس کی آمد ہوئی تھی۔ کنوے کے قریب موجود تمام پودے مرجھا چکے تھے۔ اپنے مالک کے لاڈ پیار نے انہیں بگاڑ دیا تھا اور جب یہ خیال اور قدر اچانک سے غائب ہوئی تو وہ پودے بھی برداشت نہ کر پائے۔ بارشیں

درمیان میں ہوئیں تھیں مگرانہیں تو بس اس ایک ہاتھ سے سنورنے کی عادت تھی اور عادتیں۔۔۔ جان لیوا ہوتیں ہیں۔

کنوے کے قریب ہی وہ دوزانو ہوا بیٹھا تھا، ایک گملے کو کھاد اور پودے سے مکمل خالی کیئے وہ اسے اندر سے صاف کر رہا تھا۔ آج احمد جہانزیب تمام بنیادیں نئ رکھے گا۔ سارے پودے نئے اُگائے گا۔ آج اسکی ایک نئ زندگی کی شروعات ہوئی ہے۔ جہاں نہ کوئی اسکا مذاق اڑائے گا نہ کچھ غلط ہو گا۔ اسکے پاس سب ہو گا، پیسہ، عزت اور سکون۔ مگر۔۔۔ پھر بھی اسے یہ سب پاس ہونے کے باوجود بھی خوشی کا وہ احساس کیوں نہیں ہو رہا تھا جو اسکے خیالات میں اس سب سے پہلے تھا۔ دل کا جیسے ایک کونا گل سڑ کر کٹ چکا ہو اور اسکی وجہ سے اپنے ہی بدن میں الجھن ہو رہی ہو۔

ہاتھوں پر پلاسٹک کے گلوز چڑھائے تھے اور بالوں کو رومال میں قید کیا تھا یوں کے ماتھے پر صرف پسینے کی بوندیں تھیں اور کچھ نہیں۔ ڈھیلی ڈھالی لال ٹی شرٹ کے ساتھ گرے رنگ کی سویٹ پینٹس پہنے اسکے ہاتھ تیزی سے کام کر رہے تھے۔ جہاں کہیں وہ تھوڑا

سست ہوتا اسے دل کٹنے کا وہی عجیب سا جذبہ محسوس ہونے لگتا۔ بس ایک اسی جذبہ سے جان چھڑوانے کے لیے احمد جہانزیب اپنے واحد اسکیپ کے پاس آیا تھا۔

انیکسی میں ایک واحد اسکے زور زور سے گملے کو کرچھنے کی آواز تھی۔ نم ہوائیں جسم کو تازگی بخش رہیں تھیں اور سبزہ زار کنوے کے پاس آف وائٹ رنگ کی اینٹیں خاموش تھیں۔۔۔۔ طوفان سے پہلے کی خاموشی۔

(یہی سب اس نے دو سال پہلے کیا تھا اور یہیں سب وہ آج پھر کر رہا تھا)۔ وہ اُس گملے میں نئی کھاد ڈال رہا تھا جب دور کہیں سے گاڑی کے چرچراتے ہوئے ٹائرز کی آواز آئی۔ پھر کسی نے زور سے گاڑی کا دروازہ کھول کر بند کیا اور تیز قدموں سے چلنے لگا۔ ہر سیکنڈ میں چاپ مزید بڑھ جاتی یوں کے اس چاپ کا رخ انیکسی کے ہی جانب ہو۔۔۔ احمد لاپرواہ سا اپنا کام کرتا گیا۔ وہ جانتا تھا یہ کون ہے۔۔۔ اس چاپ کو کیا وہ بھول سکتا تھا؟

www.novelsclubb.com

اس گملے میں اب اس نے پودے کو نہایت احتیاط سے رکھا اور اسکی جڑوں کو کھاد کے اندر ہاتھ سے دبایا۔ آنے والے کے قدم ایک دم بلند ہوئے اور پھر اچانک ہی رک گئے۔ انکی آخری آواز اینٹوں سے پھٹکنے کی آئی۔ احمد نے نظریں ابھی بھی نہیں اٹھائیں۔ وہ قدم

آہستہ سے اب چل کر عین اسکے بائیں طرف آکر رکے۔آنکھوں کے کنارے سے وہ دیکھ سکتا تھا۔۔دو سفید پاؤں اور انہیں پاؤں میں میں پہنی نیوڈ بلاک ہیلز۔اس نے سر ابھی بھی نہیں ہٹایا بس خاموشی سے پودے پر سے برش کی مدد سے مٹی صاف کرنے لگا۔

تم نے کہا تھا تم مجھے مزید استعمال نہیں کرو گے"،ساتھ کھڑے شخص کی آواز یوں تھیں" جیسے خود پر بہت جبر کر کے بول رہا ہو۔ نفرت، غصہ اور اعتبار ٹوٹنے کی آواز۔

ہونہہ۔۔۔کہا تھا!"،احمد نے ابھی بھی سر نہیں ہٹایا۔ ہلکی سی سرگوشی کر کے اس گملے " کو سائڈ پر رکھا اور ایک بھاری ایلوویرا کا گملا قریب کھسکایا۔

تم نے مجھ سے کہا تھا تم سب کچھ ٹھیک کرنے والے ہو"، محرام کا چہرہ غصہ سے لال ہو" چکا تھا، آنکھوں میں پانی اتر رہا تھا اور مٹھیاں بھینچی ہوئی تھی۔

ہونہوں! کہا تھا"،ایلوویرا کے گملے میں سے کھاد نکالنا شروع کی۔اسکی لاپرواہی پر" !محرام کو مزید غصہ آیا، اور اسی غصہ کی وجہ سے۔۔۔بہت سارا رونا بھی

تو پھر یہ سب کیوں کیا ہاں!"،وہ ایک دم پھٹ پڑی۔اس قدر چیخ کر بولی کے احمد کچھ لمحے" کے لیے ہل بھی نہ سکا۔اسکے ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو میں گرے، آہستہ سے گردن اٹھائی اور

سفید لباس والی محرام کو دیکھا۔اسکی آنکھیں پھٹی ہوئیں تھیں،اس لیے نہیں کے محراس سے سوال کررہی تھی اس لیئے کیونکہ آج سے پہلے محرام اس پر یوں نہیں چیخی تھی۔ہاں وہ لڑتی تھی، جھگڑتی تھی مگر یوں منہ نوچنے والے انداز میں کبھی نہیں بولی تھی۔

کچھ لمحے لگے تھے اسے سنبھلنے میں اور جب وہ ہوا تو اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں ،اب وہ نارمل تھیں۔ایسی بے تاثر جیسے ان میں کوئی جذبہ نہ ہو۔"کیا؟کیا ہے میں نے؟" ،آہستہ سے پوچھا اور اے لوویرا کا پودا کھینچتے ہوئے نکالنا چاہا۔جب وہ آرام سے نہ نکلا تو پوری قوت سے اسے کھینچا پودے کی جڑیں کھاد میں ہی رہ گئی جبکہ وہ آدھا اسکے ہاتھ میں "آگیا۔احمد کا دل ڈوب گیا،"اسکا ننھا،نازک سا پودا

یاور کو تم نے مارا ہے نا؟"،اب اسکا لہجہ تھوڑا ہموار تھا مگر وہ کانپ رہی تھی۔غصہ کو اندر" دبانے کے باعث۔"تمہیں کیا لگتا ہے؟"، محرام سے سوال کرتے اے لوویرا کا پودا سائڈ پر پھینکا اور دونوں ہاتھوں سے گملے کو تھاما۔ہاتھوں کی نسیں ابھر آئیں۔

" بات کو مت گھماؤ احمد جہانز۔۔۔ "

"آواز کو آہستہ رکھو محرام ہمایوں"

www.novelsclubb.com

اچانک سے اسکی بات کاٹتے ہوئے وہ انتہائی اونچی آواز میں بولا۔ محرام ڈر کے پیچھے ہوئی۔ احمداب پورے قد کے ساتھ اسکے سامنے کھڑا تھا۔ چہرہ تپا ہوا تھا اور بھوری آنکھیں سرخ تھیں۔ محرام کی نگاہوں میں پہلے خوف آیا اور دیکھتے دیکھتے خوف طنز میں بدل گیا۔ استہزاٰیہ ہنستے وہ ایک قدم چل کر آگے آئی، اسکی ہیلز کھاد اور مٹی کو کچل رہی تھیں۔ آمنے سامنے کھڑے ہوتے اسکی آنکھیں پانی کے باعث چمک رہی تھی۔ طنز سے اوپر سے نیچے تک اپنے دوست کو دیکھا اور پھر سینے پر بازو باندھتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔ رعب سا تھا جو احمد کو اس وقت اپنے آس پاس پھیلتا محسوس ہوا تھا۔ سخت تاثرات کو ڈھیلا کرتے ہوئے اس نے نظریں چرانا چاہی لیکن اگلے ہی لمحے محر کے الفاظ نے اسے دوبارہ ان سیاہ آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کر دیا۔

تم کتنے "vulnerable" ہو گئے ہو نا؟

www.novelsclubb.com

سچ تھا، ایک کڑوا سچ۔ محرام اور احمد کے قد میں چار پانچ انچ کا فرق تھا اسی وجہ سے اُسے سر اونچا کر کے اسے دیکھنا پڑ رہا تھا۔

،" اپنے اندر کے شیطان کو کیسے خود پر قابو آنے دے چکے ہو تم"

" تم پوری بات نہیں جانتی محر"، دانتوں کو سختی سے پیوست کرتے ہوئے اسنے کہا۔

تو بتاؤ نا پوری بات !!!!!"، ایک دم اونچی آواز میں کہتے وہ پیچھے ہوئے، دونوں ہاتھ "

" اپنے سامنے پھیلا دیئے۔ "بتاؤ مجھے کیوں گئے صباحت کے پاس؟ کیوں مارا یاور کو کی۔۔

نہیں مارا میں نے یاور کو۔۔۔!!"، محرام کی بات کاٹتے ہوئے غصہ اور بے بسی سے کہا۔ "

"نہیں مارا اسے میں نے !!"، تھکے ہارے ہوئے انداز میں کہتے اس نے گردن جھکا دی۔

محرام کو اُس پر ترس آیا تھا مگر وہ ترس اس غصہ کا مقابلہ ہر گز نہیں کر سکتا تھا جو اسے اس وقت چڑھا ہوا تھا۔

پھر کس نے مارا اسے ؟"، ایک قدم اٹھاتے ہوئے آگے آئی۔ اسکی چال میں ایک مان تھا" کے وہ اس شخص سے بات نکلوا سکتی ہے۔ وہی بات جو یہ شخص اور کسی کو نہیں بتائے گا۔

احمد نے کوئی جواب نہیں دیا بس نیچے جھک کر اپنا ٹوٹا ہوا پودا اٹھایا اور اسے ایک طرف کر کے رکھ دیا۔ اسکے انداز میں کنفیوژن اور عجلت تھی۔

www.novelsclubb.com

پھر یاور کو کس نے مارا ہے احمد جہانزیب"، تھوڑا سا جھکتے۔۔۔ ہر لفظ کو چبا چبا کر بولا، "
"آخری مرتبہ تم اس سے ملنے والے تھے نا! اگر تم نے نہیں کیا تو پھر کس نے مارا ہے
"اس۔۔۔

تمہارے لیئے اچانک سے وہ اتنا اہم کیوں ہو گیا ہے؟!"، بیزاری سے اسکی بات کاٹی۔"

محر کی بھونیں آپس میں اکٹھی ہوئیں۔

تم اسکی وجہ سے مجھ سے کیوں سوال کر رہی ہو؟"۔ بولتے ساتھ اس نے دوبارہ گملے میں"
سے کھاد نکالنا شروع کی، ہاتھوں میں ابھی بھی تیزی تھی اور انداز میں کنفیوژن۔

میں اسکے لیئے فکر مند نہیں۔۔۔ میں تمہارے لیے ہوں "اسکے کندھے کے پیچھے جھکی وہ"
فکر مندی سے بول رہی تھی۔ سیاہ بال چہرے کے اطراف میں گر رہے تھے۔ "تمہیں
مزید خود کو برباد کرنے سے روک رہیں ہو، میں تمہارے لیئے فکر مند ہوں، تم مجھے بتا
کیوں نہیں دیتے آخر ہوا کیا ہے؟"، آخر میں اس نے تھک کر کہا۔

احمد اسے اگنور کرتا اٹھا اور انیکسی میں چلا گیا۔ محرام بھی بپھری ہوئی حالت میں اسکے پیچھے گئی۔ کچن میں کھڑا وہ پانی کا بھرا گلاس ایک سانس میں پی کر مڑا تو محرام عین اسکے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ اسکا راستہ رک چکا تھا۔

"یاور۔ کا قتل۔ کس نے۔ کیا ہے احمد؟"، اسکی سیاہ آنکھیں ایک لمحہ کے لیئے بھی احمد کے چہرے سے نہیں ہٹیں۔ تب بھی نہیں جب اسکی گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تب بھی نہیں جب اسکی بھونوں پر پسینہ کی بوندیں جذب ہوئی۔

"شفیق جابر نے"، الفاظ تھے یا کیا، کہ جیسے ہی ادا ہوئے گلے پر موجود پھندنے کی گرفت ڈھیلی ہو گئی۔

"تمہیں کیسے پتہ؟"، اسی سخت لہجے میں کہا۔ احمد نے نظریں چرانا چاہی جب اس نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیسے پتہ احمد جہانزیب!"، اس بار آواز اونچی تھی۔ بے اختیار احمد نے کانوں پر ہاتھ رکھا۔ یہ اتنا جوش اور ولولہ کہا سے آیا تھا اس لڑکی میں؟ اسکی تو آواز ہی نہیں نکلتی تھی۔

جب تک نہیں بتاؤ گے یونہی چیخوں گی،"طنز سے کہا،"کیوں مارا شفیق نے؟"،ایک" آئبرو اچکائی۔

احمد نے گال کے اندر زبان ماری اور نظریں جھکائی۔ماتھا تھوڑا سا کھجایا اور سر پر سے رمال نوچ کر ہاتھ میں پکڑا۔اسے سختی سے ہتھیلی پر لپیٹا اور مٹھی میں جکڑا۔سر اٹھایا اور پھر محر کو دیکھا۔

کیونکہ شفیق مجھے مارنا چاہتا تھا"،اسے لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔منہ ہلکا سا کھل گیا۔" ساری سختی غائب ہو گئی۔

میری جگہ یاور مرا ہے،جہاں شفیق مجھے مارنے کی پلوٹنگ کر رہا تھا وہاں یاور کو میں نے" جھانسے سے بلوایا،ایک تیر سے دو شکار،یاور بھی مر گیا اور۔۔۔شفیق سے بھی جان چھوٹ گئی۔"محرام کو اپنی ٹانگیں کمزور ہوتی محسوس ہوئیں۔یہ قتل وغارت کی باتیں وہ ابھی بھی برداشت نہیں کر پاتی تھی۔احمد اپنی بات ختم کر کے باہر چلا گیا جب محر کی پکار پر وہ بیچ راستے میں رک گیا،

پتہ ہے۔۔۔پہلے میں نے سوچا دانی کو تمہارے پاس رہنے دوں مگر۔۔اب مجھے خوف آرہا ہے تم سے "آہستہ سے سیدھے ہوتے ہوئے اس نے احمد کی پیٹھ کو دیکھا۔وہ دروازہ میں نیم رخ پر کھڑا تھا یوں کے اسکی ایک سائڈ پیچھے مڑی تھی۔

تم تو اب کچھ بھی کر سکتے ہو۔۔۔اس شفیق یا واٹ ایور جو بھی ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے" وہ اس قدر بیوقوف ہے کیا اسے پتہ نہیں چلے گا اس نے غلط بندا مارا ہے، میں نے سنا ہے وہ گینگسٹر ہے، ایسے لوگ تو نجانے کتنوں کو مارتے ہونگے"۔ محرام کی بات پر وہ مکمل نہیں مڑا۔۔۔البتہ اس نے ایک چیز ضرور سوچی کہ "احمد جہانزیب لو جی تم نے ایک اور لوپ ہول چھوڑ دیا"۔ماتھے کو شکنوں میں کمی آئی

کچھ پل ہر سو خاموشی چھا گئی پھر کسی کی ہیل میں دھیرے دھیرے چلنے کی آواز آئی۔اور وہ آواز عین دروازے کے سامنے آکر رک گئی۔احمد کا چہرہ ابھی بھی تھوڑا سا مڑا ہوا تھا وہ بظاہر جتنی مرضی کوشش کر لے یہ دکھانے کی کے اس نے مزید کوئی بھنڈ نہیں مارا مگر ۔۔محرام سے اسکی حالت نہیں چھپ سکی۔

تم کوئی "master mind، "نہیں احمد جہانزیب۔۔۔

اسکے لہجے میں کوئی ترس کوئی ہمدردی باقی نہیں تھی، وہاں اب طنز تھا بلکل ویسا طنز جیسا اسکی ماں کرتی تھی

تم غلطی پر غلطی کیئے چلے جاتے ہو تھکتے نہیں ہو۔۔۔ ہر بار خود کو بار بار ایسی عزیت "ناک

situation، "میں رکھ کر

طنز کا ہر ضرب کاری تھا۔احمد جہانزیب اپنی ایڑیوں پر ہلکا سا آگے پیچھے ہو رہا تھا۔ محرا بھی بھی اسے سفاک مضحکہ خیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس نے چہرہ موڑا اور سیدھا اسکی آنکھوں میں دیکھا، کوئی دوستی، کوئی ترس کچھ نظر کیوں نہیں آ رہا تھا؟

میں نے ایک اور بھی غلطی کی ہے محرام ہمایوں، آج نہیں۔۔۔ کل نہیں۔۔ پرسوں" نہیں، ہمیشہ یہی غلطی کی ہے"، ایسا لگتا تھا کسی روبوٹ میں ڈائیلاگ فیڈ کر دیئے ہوں اور وہ جیسے ساکت بت کی مانند بول رہا ہو۔

بولو بولو! کیسی غلطی"، ہاتھ کے اشارہ سے اسے بولنے کا کہا۔"

www.novelsclubb.com

خاموشی دوبارہ چھاگئی۔اگر دھیان دو تو اس خاموشی میں تمہیں کسی کی ناہموار ہوتی دھڑکن کی بھی آواز آئے گی۔

تم سے محبت کی"، چار لفظ ایک شخص پر کتنا اثر رکھ سکتے تھے۔یہ تو اس وقت کوئی محرام" ہمایوں سے پوچھتا جسے آس پاس سب تھمتا ہوا محسوس ہوا۔

آج نہیں، کل نہیں، پرسوں نہیں۔۔ہمیشہ یہی غلطی کی۔۔اِسی خوش فہمی میں رہا کے" ایک دن مجھے میری خواہش کی لڑکی ملے گی" محرام کے ہاتھ پہلو میں گر گئے۔آنکھیں جیسے سامنے کھڑے پانچ فٹ گیارہ انچ کے مرد سے ہٹ ہی نہ پا رہی ہوں۔

اسی خوش فہمی میں۔۔کہ میں ایک ماسٹر مائنڈ ہوں۔۔کچھ نا کچھ جگاڑ لگا لونگا۔۔۔خود کو" ہمیشہ انکمفرٹیبل صورتحال میں رکھ کر قربانی دی" محرام ہمایوں بھاگو یہاں سے بھاگو، دماغ کا الارم بول رہا تھا مگر، دل کا الارم کیوں کچھ نہیں بول رہا تھا، وہ کیوں بند تھا؟

تم پوچھتی ہو نا۔۔تمہاری نفرت کیوں اہم ہے میرے لیئے، کیوں اتنی تکلیف ہوتی ہے" "مجھے اسے سے؟

"تم بار بار یہ بات کیوں کرتے ہو؟میری نفرت کیا اتنی تکلیف دہ ہے؟کیا اتنی خاص ہے؟"

(ہونٹوں کا ایک کنارہ طنز سے اٹھا تھا جیسے وہ خود کا مذاق اڑا رہا ہو) یہ ہے وجہ۔۔۔جن سے محبت کی جائے۔۔انکی لاعلمی تو برداشت ہو جاتی ہے مگر۔۔۔نفرت دل مار دیتی ہے احمد۔۔"،بغیر آواز کے ہونٹ ہلائے،لیکن آج وہ اسے بولنے سے نہیں روک سکتی تھی۔

"تم نے پوچھا تھا نہ کے تمہارے لیئے کیوں مختلف تھا میں۔۔"

("کیوں!میرے ساتھ کیوں ایسے تھے")

(وہ چل کر ایک قدم آگے آیا محرام پیچھے بھی نہیں ہو پائی ٹانگیں جم چکی تھی)،یہ ہے وجہ ۔۔جو سب سے زیادہ عزیز ہونا۔۔انسان انکی نظر میں خود کو عزیز رکھنا چاہتا ہے"،

سفید فریکل زدہ چہرے پر ایک آنسو بہتا ہوا آیا۔محرام نے بولنے کے لیئے منہ کھولا مگر آواز نہ نکل پائی۔احمد ہلکا سا اسکی طرف جھک کے تکلیف دہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"you don't love me right ، جانتی ہو اس وقت میں نے کیا سوچا تھا۔۔ تم نے پوچھا تھا نا"

(احمد۔" you don't love me right"؟)

"یا خدا! یہ لڑکی اس قدر اندھی ہے کے اسے کچھ نظر نہیں آتا"، پیچھے ہوتے ہوئے اس نے ہنستے ہوئے بولا۔ محرام کی گردن جھک گئی۔ اسکے سامنے کھڑا اٹھائیس سالہ مرد ہنستے ہوئے رو رہا تھا۔ وہ کیا کرے، یہاں سے چلی جائے مگر اسکی ٹانگیں اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔ وہ کیوں جامد تھیں؟ وہ کیوں ساکت تھیں؟

"تم لوگوں کے چہرے انکے رویہ انکی نظریں نہیں پڑھ پاتی۔۔ اگر پڑھ سکتی نا۔۔ تو احمد جہانزیب کو کب کا پڑھ لیتی"، کیا کبھی دل ٹوٹتے ہوئے سنا ہے؟ فضا میں ایک اداس گیت سے چلتا ہے، خود کو کسی کے سامنے بے نقاب کرنا آسان تھوڑی ہوتا ہے۔ اٹھائیس سال لگے تھے اسے سچ بتانے میں، اٹھائیس سال تک ایک راز کی حفاظت آسان تھوڑی ہوتی ہے۔

کچھ دیر وہاں کھڑا رہنے کے بعد بھوری آنکھوں والا مرد وہاں سے ہٹ گیا۔ محرام اکیلی رہ گئی، انیکسی کے اندر سے اسے پانی کا گلاس بھرنے کی آوازیں آئی اور پھر کسی کی ہچکی کی۔ وہ کانپ گئی۔ دیوار کا سہارا لیتے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باہر جانا چاہتی تھی۔ مزید یہاں کرڑھی رہتی تو شاہد ریت کا مجسمہ بن جاتی، ایسا مجسمہ جسے ایک ہی پھونک زرہ زرہ کر دے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی روڈ پر مناسب رفتار سے چل رہی تھی۔ ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی لیکن ہمیشہ کی طرح اسکی حالت ویسی نہیں تھی۔ محرام ہمایوں کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی بادل پر بیٹھی ہے اور دل اور دماغ اسے بتا چکے ہیں کے دھیان سے یہ بادل کسی وقت بھی تمہیں نیچے گرا سکتا ہے۔ اسے لگ رہا تھا وہ کسی بھی وقت نیچے گر جائے گی۔ ٹانگیں ابھی تک کانپ رہیں تھیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں سن ہوئیں تھیں۔ مگر آنکھیں ان میں سے پانی ابھی بھی آنسوؤں کی صورت چہرے پر بہہ رہا تھا۔

وہ کیوں رو رہی تھی ؟اس بات سے کے اسکا دوست اس سے اتنا بڑا راز چھپاتا رہا یا پھر اس بات سے کے سب نے اسے جو دکھانا چاہا وہ ہی سچ تھا مگر وہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیئے بیٹھی رہی۔

میں نے ایک اور بھی غلطی کی ہے محرام ہمایوں، آج نہیں۔۔۔کل نہیں۔۔پرسوں")

("نہیں، ہمیشہ یہی غلطی کی ہے۔۔۔تم سے محبت کی

ہاں! شاید اسی بات سے کے جس واحد شخص نے اس سے محبت کی آخر میں اسے بھی پنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ سر سیٹ پر گرائے اسکی آنکھیں بند تھیں مگر آنسو پھر بھی بہہ رہے تھے۔ وقفہ وقفہ سے طارق چچا اسے بیک مرڑر سے دیکھتے اور سوال دبا دیتے۔ انہیں فکر تھی مگر اتنی ہمت نہیں ہوئی کے پوچھ سکے کیا ہوا ہے ؟۔

سوگ کے مرحلے میں اچانک ہی کسی آواز نے خلل ڈالا۔ وہ محرام کا فون تھا۔ تیز مگر کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے پرس میں سے تقریباً گرانے والے انداز میں فون نکالا۔ انگلیوں پر اس قدر پسینہ آیا تھا کے وہ کال ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

کلار آئی ڈی پر "یوشع" لکھا تھا (وہ کنٹیکٹس کو انکے اصلی ناموں سے ہی سیو کرتی تھی)

کال ابھی بھی آرہی تھی جب اس نے فوراً سے ہاتھ پونچھے اور فون اٹھاتے ہوئے کان سے لگایا۔ وہ الگ بات تھی کے درمیان میں فون نیچے بھی گرا تھا۔

ہی۔۔"، ابھی محرام اپنی بات سہی سے شروع بھی نہیں کی تھی جب دوسری طرف سے " کسی کے رونے اور ہچکیوں کی آواز آئی۔ محرام کو خود کا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا، خدا خواستہ دانی تو؟

یوشع رو کیوں رہے ہو"، سخت مگر فکر مند لہجہ میں پوچھا"

آپی وہ۔۔۔وہ"، رونے کے درمیان بمشکل بولا"

کیا ہوا ہے؟"، محرام کی خود کی حالت اتنی غیر تھی، روتے ہوئے یوشع کو سن کر وہ دوبارہ " رو پڑی۔

"زباب آ۔۔آپ۔۔۔"

پوری بات کر۔۔۔"، چیختے ہوئے کہا جب یوشع نے اسکی بات کاٹ دی۔ "

زباب آپی۔۔نے خودکشی کر۔۔لی ہے۔۔۔"، ہچکیاں لیتے ہوئے کہا،"یہ لوگ مجھے" ۔۔مجھے انکی باڈی نہیں لینے د۔۔دے رہے۔۔کہتے ہیں میں۔۔انڈراتیج۔۔ہوں۔۔کچھ پیپرز سائن کروانے ہیں۔۔آپ پلیز آجائیں؟"ہر لفظ کے ساتھ اسکے رونے میں اضافہ ہورہا تھااور محرام۔۔وہ بلکل شل تھی۔زباب اور خودکشی؟اس نے کبھی خواب میں بھی ایسا کچھ نہیں سوچا تھا۔

"کہاں ہو تم؟ "

" جیل کے باہر ہوں۔۔آپ۔۔آپ۔۔ "

آرہی ہوں میں"،روبوٹک لہجے میں کہہ کر فون کاٹ دیا۔کچھ لمحے فون کی بجھی سکرین" کو دیکھااور پھر ایک جھٹکے سے سر سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹکادیا۔

طارق چچا"،اپنے آنسو پونچھے،"گاڑی موڑیں۔۔ہم جیل جارہے ہیں"،گاڑی کی رفتار" !ابھی بھی مناسب تھی بس اسکی دل کی دھڑکن وہ تھم چکی تھی۔ایک کے بعد ایک شاک

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اختتام ایسا ہی ہوتا ہے۔

سن، ساکت، سیاہ۔۔

نہ کچھ پہلا جیسا رہتا ہے۔۔۔

نہ کچھ ایک مکمل مستقبل کی نوید سناتا ہے۔۔۔۔

سب کچھ جیسے ایک فلم کی طرح چل رہا ہو۔ محرام کی گاڑی جیل کی پتھریلی روش پر رکی۔

یوشع دور سے گاڑی دیکھتا۔۔۔بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا۔

سفید لباس والی لڑکی دروازہ کھولتے باہر نکلی، دوپٹہ کو گھما کے گلے کے ارد گرد لپیٹا۔

یوشع اسے کچھ کہہ رہا تھا۔۔شاید رو رہا تھا، مدد کی بھیک مانگ رہا تھا مگر۔۔۔ محرام نہیں سن رہی تھی اس وقت اسکی صرف ایک حِس کام کر رہی تھی اور وہ تھی نظر۔

بھاگتے ہوئے وہ جیل کے اندر آئی۔ وہی پولیس افسر اسے اب زباب کے سیل میں لے کر جا رہی تھی۔ یوشع کو پیچھے روک دیا گیا تھا۔

ایک راہداری کا موڑ کاٹتے اسے بے تحاشہ کمروں کے دروازے، سلاخیں نظر آئیں مگر اسکی نظر صرف ایک چہرہ ڈھونڈ رہی تھی، گولڈن بالوں والی سرمئی آنکھیں۔

بلکل کونے میں موجود ایک سلاخ دار دروازہ کھلا تھا جس کے پاس دو آفسر کھڑے تھے۔

محرام کے قدم آہستہ ہو گئے۔سارا بدن کانپنے لگا۔ہمت کرتے ہوئے وہ اس آفسر کے پیچھے آئی اور سلاخوں کے بلکل سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

اندر دو لڑکے سٹریچر لے کر بیٹھے تھے۔سٹریچر کے پاس ہی کوئی الٹے منہ پڑا تھا۔الجھے بال ،گندے پاؤں،اور اسکے ہاتھ کے نیچے خون کی ایک ندی۔

محرام میکانکی انداز میں چل کر آگے آئی۔وہ لڑکا اب اس لاش کا چہرہ موڑے اسے سٹریچر پر لٹا رہے تھے۔محرام کو ایک آفسر نے بیچ میں روک دیا۔وہ ابھی بھی نہیں سن رہی تھی اسے بس سلو موشن میں سب کچھ ہوتا نظر آرہا تھا۔

آفسر کے ہونٹ ہلنا۔

www.novelsclubb.com

لڑکوں کا سٹریچر اٹھا کر باہر جانا۔

زباب کی وہی کٹی ہوئی کلائی ایک طرف کو لڑکھڑائی اور ساتھ سے گزرتی محر کے سفید کرتے سے ٹکرائی۔محر سفید چہرہ لیئے پیچھے ہوئی۔دل کسی وقت بھی باہر آنے کو بے تاب تھا۔اسے قے آرہی تھی۔جیل کی گُھٹن،جولائی کی گرمی،خون کی بدبو۔۔۔اسکے سر میں

درد ہونے لگا۔آفسر اب اسکی غیر ہوتی حالت پر اسے سنبھال رہی تھی۔ محر لمبے لمبے سانس لیتی خود کو کمپوز کرنے لگی۔زباب کے سانولے چہرے پر ایک جانب ننھے کانچ کے ٹکڑے چبھے ہوئے تھے،منہ کھلا ہوا تھا اور ایک طرف سے تھوک نکل رہی تھی،ماتھا مٹی اور ریت سے لت پت تھا۔

آپ ٹھیک ہیں؟"،خاتون نے اس سے پوچھا مگر وہ ان سنی کرتی زباب کے پیچھے بھاگی۔" ایک سیکینڈ کے لیے بھی جو اس نے اسکے مرے ہوئے چہرے سے نظریں ہٹائیں ہوں۔ آنکھوں کے سامنے ایک َنک سک سی تیار زباب آئی جس دن وہ دو سال بعد والوٹی تھی۔

کیسی ہو محرو؟"زباب تپا دینے والے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔")

"ٹھیک ہوں تم سناؤ؟"

پہلے سے زیادہ خوش،خوبصورت اور کامیاب"ہر لفظ پر زور دے کر وہ باقاعدہ اسے چڑا") رہی تھی

زباب کی لاش کو وہ اب ایمبولینس میں ڈال رہے تھے محرام اور یوشع بھی آمبولانس میں ساتھ بیٹھے۔اُسے اپارٹمنٹ میں زباب کی پہلی آمد یاد آئی

ماحول کا تناؤ دیکھتے ہی محر نے صورتحال سنبھالنے کی کوشش کی۔

اہم زباب..(زباب نے اسکی طرف دیکھا) چائے پیو گی"، ہر اچھے میزبان کی طرح" اس نے بھی ایک گرم جوش مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

" چائے.. مطلب کے پانی میں گھلی ہوئی پتی نو تھینکس ")

یوشع مسلسل اپنی بہن کو جھنجھوڑ رہا تھا، پکار رہا تھا لیکن اسکی بہن خاموش تھی۔ ایمبولینس میں بیٹھی ٹیم زباب کے چہرے سے کانچ ٹویزر کی مدد سے اتار رہی تھی۔ محرام پتھرائی ہوئی آنکھوں سے زباب کی لاش کو دیکھ رہی تھی اسکے کرتے کے دامن پر ابھی بھی خون کے نشان تھے۔ کیا یہ وہی عورت ہے جس نے اسے سب کے سامنے دھمکایا تھا

جانتی ہو میں تمہارے احمد سے شادی کیوں کرنا چاہتی ہوں؟" محرام کے پیچھے سے اس") نے کہا

www.novelsclubb.com

ساڑھی میں ملبوس لڑکی قدم قدم چلتے اب اسکے سامنے آکر رکی اور تھوڑا سے آگے ہو کر سرگوشی کی۔

" پیسا !")

ہاسپٹل پونچھتے ساتھ ہی انہوں نے ایک بھی منٹ ضائع کیے بغیر زباب کو آئی سیو کی طرف لے جانے کی تیاری شروع کی۔ زباب کے منہ پر اوکسیجن ماسک تھا۔ دھوڑتے ہوئے سٹریچر کی ایک طرف یوشع تھا جو روتا اور آنکھیں رگڑتا اور دوسری طرف پتھی ہوئی آنکھیں اور خاموش چہرے کے ساتھ محرام دوڑھ رہی تھی۔ زباب کا خون آلود ہاتھ ایک بار دوبارہ محرام کے کرتے سے ٹکرایا۔ خون خشک ہوچکا تھا اسی لیئے کرتا داغ دار ہونے سے بچ گیا۔ مگر جب محرام نے اس کا ہاتھ اٹھا کر دوبارہ سٹریچر پر رکھا تو تھوڑا سا خشک خون اسکی دو انگلیوں پر بھی لگ گیا۔

تم جانتی ہو میں تمہارے دوست سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہو؟"، محرام نے میکانکی") انداز میں نفی میں سر ہلایا۔ "جاناچاہو گی"، سرمئی آنکھوں سے بغور اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

" اس نفرت میں سب سے بڑا ہاتھ۔۔ میرے باب کا ہے !"(

آئی سیو کے قریب لاتے ہی ڈاکٹرز کی ایک ٹیم نے یوشع اور محرام کو ہٹایا اور زباب کو گھیر لیا۔ محرام ایک قدم پیچھے ہوئی اور اسی وقت۔۔۔ اسکی ہیل ٹک کی آواز سے ٹوٹی وہ

لڑکھڑاتی ہوئی نیچے گرتی۔کندھا دیوار کے ساتھ ٹکرایا۔اسکی لکی ہیلز تباہ ہوئیں تھیں۔ان دونوں کے ساتھ دو پولیس آفسر بھی آئے تھے

)"محر "

ہونہہ "اسنے گردن پیچھے موڑ کر دیکھنے پر ہی اکتفا کیا۔"

کیا تم نے کبھی۔۔ایسا گناہ کیا ہے۔۔جس نے۔۔جس نے تمہارا سکون تم سے چھین لیا ہو "

"وہ کھوئے ہوئے لہجے میں محرام کی سیاہ آنکھوں میں اپنی سرمئی آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔اسکا لہجہ جذبات سے عاری تھا مگر اس میں بے بسی اور سوال کی ملی جلی رمق تھی

)۔

ان دونوں کو آئی سیو کے سامنے بیٹھے ابھی پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے۔یوشع گردن جھکائے مسلسل آگے پیچھے جھول رہا تھا۔اسکی آنکھیں جیسے تھمنے کا نام ہی نہ لے رہیں ہوں ۔اسکے بلکل ساتھ محرام خون آلود کُرتے کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔پاؤں جوتے سے خالی تھے،ڈوپٹہ ایک کندھے پر ڈلا تھا اور آنکھیں وہ ہر جذبہ سے خالی چمکتے ہوئے فرش کو دیکھ رہیں تھیں۔چہرے کے سامنے بار بار زباب کا مردہ چہرہ آ رہا تھا۔

خاموشی میں اچانک خلل تب آیا جب آئی سیو کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر باہر آئے۔ یوشع بھاگتے ہوئے انکے قریب گیا محرام نہیں اٹھی اسے معلوم تھا کے آگے کیا ہونا ہے۔

ڈاکٹر نے یوشع کے کندھے پر ایک سرد ہاتھ رکھا اور کہا "آئیم سوری، آپ لوگوں نے دیر کر دی"، یوشع کا کندھا تھپکا کر وہ آگے بڑھ گئے مگر وہ وہیں کھڑا رہا۔ آج وہ سہی معنوں میں یتیم ہوا تھا۔ ایک واحد سگا رشتہ بچا تھا وہ بھی چلا گیا اور کس کی وجہ سے۔۔ اس کی اپنی بے وقوفی کی وجہ سے۔ اپنی ماں کو بھی اس نے مارا تھا۔ کیا تھا جو وہ پیدا نہ ہوتا، اپنی بہن کو بھی اور کسی حد تک باب کو بھی، اگر وہ اس رات نہ سوتا تو اسکا باب شاید بچ جاتا۔ بچتا وا ایک جان لیوا شہ ہے۔ اس نے اپنے سفید کانپتے ہاتھوں کو دیکھا۔ تین تین لوگوں کا خون اسکے ہاتھوں پر تھا۔ اسکی روح کانپ اٹھی، ڈھینے والے انداز میں وہ بینچ پر گر گیا۔

ان دونوں کے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی۔ دونوں کے اپنے اپنے غم تھے۔۔۔ ایک نے بہن کھوئی تھی۔۔۔۔ دوسری نے سکون۔ ایک اپنے کانپتے ہوتھوں پر لگے نا دکھنے والے خون کے دھبے جانچ رہا تھا اور دوسری۔۔۔ صحیح معنوں میں ہاتھ پر لگا زباب کا خون دیکھ رہی تھی۔ وہ شل تھی۔

www.novelsclubb.com

خاموشی کے تویل وقفہ میں ایک اور چیز کا اضافہ ہوا۔ بھاری بوٹوں سے بھاگ کر آتا ایک دراز قد مرد۔ دونوں نے ابھی بھی گردن نہیں اٹھائی۔

احمد قریب آ کر رکا اور گہرے سانس لیے۔

نہ یوشع سے کچھ پوچھا، نہ محرام سے کچھ پوچھا۔

آس پاس ہاسپٹل اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا۔ محرام نے ٹھنڈی نگاہیں اٹھا کر سامنے کھڑے مرد کو دیکھا۔ احمد کی نظر جیسے ہی محر پر پڑی وہ ٹھٹھک گیا۔ دامن پر خون، آنکھوں میں طنز۔۔ بلکل ویسا طنز جو ایک سائکو خود پر کرتا ہے۔ احمد خوف زدہ ہو کر ایک قدم پیچھے ہوا۔

مبارک ہو!"، بیٹھی ہوئی آواز میں کہا، "تم نے ایک اور جان لے لی"، آواز اس قدر ہلکی" تھی کے صرف احمد تک ہی پہنچ پائے یا۔۔۔ وہ چاہتی ہی یہ تھی کے آواز صرف احمد ہی سنے اور اس نے سن بھی لی تھی۔ اسی لیئے ہاتھ پہلو میں ڈھلک گئے۔ نظریں جھک گئیں محرام کی نہیں۔۔ احمد کی۔۔۔۔ محرام کی آنکھوں میں تو کچھ ایسی تپش تھی جیسے وہ سب کچھ تباہ کر دے۔ احمد جہانزیب کے نام تمغوں میں ایک اور تمغے کا اضافہ ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج کا دن طلوع ہونے کے قریب تھا۔شام کے چھ بج چکے تھے اور آسمان نیلا اور نارنجی کا امتزاج بن چکا تھا۔مہر نساء ولا میں ایک مرتبہ پھر مہمان ہی مہمان جمع تھے مگر اس دلہن کی شادی کے لیے نہیں بلکہ اس دلہن کے جنازے کے لیئے۔

آج اس نے کیا کیا دیکھا،دو جنازے،ایک لاش اور۔۔۔ایک محبت کرتا دل۔اور لوگ کہتے ہیں زندگی بورنگ ہوتی ہے۔کچھ گھنٹے کیسے انسان کی کایا پلٹنے کے لیئے کافی ہوتے ہیں ۔

اس وقت پچھلے لان میں کرسیاں اور سفید چادریں بچھا کر جنازے کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ درمیان میں زباب کی غسل شدہ میت تھی جس کے ایک طرف یوشع گردن ٹانگوں میں گرائے بیٹھا تھا۔اسکی تو دنیا جیسے اجڑ ہی گئی ہو۔

تھوڑی ہی دور محرام کھڑی تھی۔گہرے جامنی رنگ کے کرتے کے ساتھ سفید شلوار پہنے،مرواتا سر کو سفید دوپٹہ سے ڈھانپا تھا۔اسکے تاثرات سخت تھے۔اس نے آج جو

دیکھا تھا وہ کافی تھا اسے سخت بنانے کے لیئے۔ وقتاً فوقتاً وہ نظر اٹھا کر مہر نساء کے کمرے کی کھڑکی کو بھی دیکھ لیتی۔ کمرے کی بتیاں بجھی تھیں اور پردے آگے گرائے ہوئے تھے۔

اسکی دانی جنازہ دیکھنے بھی نیچے نہیں آئیں، ایک مرتبہ بھی جو انہوں نے زباب کو دیکھا ہو، اپنے ہی سامنے اپنی جوان بھتیجی کی لاش دیکھنے کا حوصلہ ان میں نہیں رہا تھا۔

محرام ابھی بھی خاموشی سے کھڑی تھی جب اسکے پاس قرۃ العین آکر کھڑی ہوئیں۔

استری شدہ صاف ستری سرمئی شلوار قمیض پر سیاہ سکارف یوں لے رکھا تھا کے سامنے سے بینگز نظر آرہے تھے۔

اپنی بہن کو کال کرو۔ بولو اسے اپنی آوارہ گردیاں بعد میں کرلینا ابھی یہاں آئے"، بے تاثر لہجے میں رک رک کر کہا۔

کی ہے کال، اسکا فون بند جارہا ہے"، بیٹی کا لہجہ بھی بے تاثر تھا۔ ایسا لگتا تھا دو زندہ لاشیں" آپس میں بات چیت کر رہی ہوں۔

"! قرۃ العین طنز سے ہنسی، "دوبارہ ملاؤ اسے کال

آپ کیوں نہیں ملا لیتی۔۔آپکی بھی تو اولاد ہے"، پہلی مرتبہ ایسا ہوا تھا کے محرام نے انکی بات ماننے کے بجائے ان سے سوال کیا تھا۔وہ تنگ آچکی تھی اپنے خاندان کو یوں اندر ہی اندر تباہ ہوتا دیکھ کر۔۔نہ معاف کرتے تھے،نہ بغض باہر نکالتے تھے۔سوچ کے برخلاف عین نے محرام کو کچھ کہنے کے بجائے خاموشی اختیار کرلی۔

اولاد ایسی نہیں ہوتی۔۔۔"،ایک ماں کی مایوس آواز آئی،"کے ماں باپ کو ہی لوٹ کر چلی جائے"، محر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

آس اس عورتیں سپارہ پڑھ رہی تھیں، تسبی کررہی تھی جب فضا میں مغرب کی آزان بلند ہوئی۔ محرام نے سرپر دوپٹہ تھوڑے بہتر انداز میں لیا۔،کچھ عورتیں سپارہ چھوڑے آزان کا جواب دینے لگیں کچھ نے فوت ہونے والے کے لیئے دعائیہ کلام ادا کیے۔ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا زباب نے خودکشی کی ہے سب کو یہیں بتایا گیا تھا کے زباب کی دماغ کی نس پھٹنے کے باعث موت ہوئی ہے۔ غسل دیتی عورتوں نے شک سے ایک دوسرے کو دیکھا تو ضرور اور قومی امکان تھا انہوں نے کچھ کے کانوں میں یہ بات ڈال بھی دی ہو کہ

۔۔۔کیا سچ ہے! کیا جھوٹ! مگر جب تک ہو سکے۔۔انسان اپنا دامن پاک تو رکھ سکتا ہے نا ؟

جب آزان ختم ہوئی تو محرام نے ہلکا سا ماں کی طرف رخ موڑا، "میں دو ہفتے بعد آسٹریلیا چلی جاؤ گی۔۔اور یوشع میرے ساتھ جائے گا"

یوشع؟"، حیرت سے کہا" اگر وہ چلا جائے گا تو ممی کے پاس کون رہے گا" (قرۃ العین احمد" کی حقیقت سے ناواقف تھی یہ راز صرف محر، دانی اور احمد کے درمیان تھا)۔

انکی اولاد"، ایک ہونٹ اٹھا کر مسکرائی، "آخر کو اولاد ایسی تھوری ہوتی ہے کے ماں باپ" کو لوٹ کر چلی جائے" اس نے جو کہنا تھا وہ کہہ کر چلی گئی۔قرہ العین پیچھے سفید چہرے کے ساتھ اکیلے رہ گئی، سچ بھی کبھی نرم ہوا ہے؟۔

عشاء کے وقت زباب کا جنازہ اٹھا لیا جائے گا، اس سے پہلے اسے اور بھی بہت سے کام تھے ۔لان کی طرف کھلنے والے دروازے سے اندر جاتے اس نے ملازمہ کو آواز دی۔

www.novelsclubb.com

باہر جا کر لوگوں کو پانی کا پوچھو۔۔۔پندرہ منٹ بعد ہم دعا شروع کروادیں گیں اچھا"،" محرا اپنی بات کہہ کر دوبارہ باہر چلی گئی۔اسکا ارادہ یوشع کو دلاسا دینے کا تھا مگر۔۔وہاں اس سے پہلے ہی کوئی موجود تھا۔

سیاہ پینٹ کوٹ اور گھنی مونچھوں والا شاطر مرد۔ محرام کی رگوں میں گردش کرتا خون اچانک ہی تیز ہو گیا۔وہ بیچ راستے میں ٹھہر گئی۔

علی اصغری جھک کر یوشع کے ایک کندھے کو ہلکا سا دبا رہا تھا۔

میں نے بہت کوشش کی اسے بچانے کی مگر وہ خود ہی زندہ نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔پتہ تو" ہے تمہیں ہمارے یہاں جیل کیسے ہوتے ہیں"، محرنے علی کے جھوٹے فکرمند چہرے کو دیکھنے کے بعد یوشع کے چہرے کو دیکھا۔وہ علی کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے قتل کر دے گا۔

محرام نے پہلی مرتبہ اُسے اِس قدر غصہ میں دیکھا تھا۔

ایک جھٹکے سے اس نے علی کا بازو اپنے کندھے سے ہٹایا اور منہ موڑ لیا۔وہ بچہ سیکھ رہا تھا۔ کم از کم اسے ظالم کا ہاتھ ہٹانا تو آرہا تھا، آہستہ آہستہ وہ اس ہاتھ کو روکنا بھی سیکھ لے گا۔

علی نے دوبارہ آگے آتے ہوئے یوشع سے بات کرنی چاہی جب آس پاس اچانک ہی بھاری بھوٹوں کی آواز پھیل گئی۔

ایڈوکیٹ علی اصغری!"، پروفیشنل لہجہ میں کسی نے پکارا۔سب نے گردن موڑے اس" آواز کو کو دیکھا۔جب انہیں سامنے سے تین لوگ پولیس وردی میں چلتے ہوئے نظر آئے ۔انکے بلکل پیچھے شلوار قمیض میں احمد اور بازل آرہے تھے۔ساتھی بن کر نہیں سوالی بن کر۔

یس!"، علی نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ان میں سے ایک خاتون آفسر تھی دو مرد۔"

میں ہوں علی اصغری"، سارے میں سناٹا چاہ گیا۔ایسا لگتا تھا یہ منظر دیکھا دیکھا ہے۔" زباب کی ہلدی کی شام۔۔اسی لان میں یونہی اسے گرفتار کیا گیا تھا۔ بلکل اسی طرح سارے مہمان جمع تھے اور آج اسکے جنازے پر۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ میں سے زباب عروج کون ہے؟" میل پولیس آفسر نے پوچھا۔")

میں ہو"، دلہن ناسمجھی سے آگے آئی اور کہا۔"

آپ کو منیر عابد قتل کیس میں گرفتار کیا جاتا ہے"، میل آفسر نے یہ کہہ کر خاتون کو آگے (بڑھ کر ہتنگڑی لگانے کا کہا

ہر کوئی سانس روکے ان آفسرز کو دیکھ رہا تھا جب ایک نے اپنی ہاتھ میں پکڑی ہتنگڑی ہوا میں بلند کی "آپکو کلائینٹ پروٹیکشن اور پرولیج کو مس یوز کرنے اور فراڈ کے کیس میں گرفتار کیا جاتا ہے۔۔۔"، علی ہکا بھکارہ گیا۔اس سے پہلے کے وہ کچھ کرتا آفسر اسے ہتھکڑی لگا چکا تھا۔کچھ عورتوں نے بے اختیار منہ ڈھانپ لیا۔

" آپکو کوئی غلط فہمی ہو۔۔ "

ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی"، خاتون آفسر بولی اور ہوا میں ایک پلاسٹک بیگ بلند کیا" بیگ پر اویڈانس لکھا تھا اور اندر ایک کاغذ تھا، دیکھنے سے تو کوئی کانٹریکٹ لگتا تھا۔

"! علی کے چہرے پر سے ہوائیاں اڑ گئی" یاد آیا کچھ

میرے بچے کا کوئی قصور نہیں تھا (ناک رگڑی)۔۔ ظالم اسے اٹھا کر لے گئے"۔ایک ") لمبی دہائی دی اور چہرہ دوپٹہ کے اندر چھپا لیا۔کانوں میں پہنی سونے کی بالیاں ساتھ ساتھ ہل رہیں تھیں۔

آپ فکر مت کریں میں ہوں نا۔۔۔میں نکالونگا آپ کے بیٹے کو جیل سے"، ساتھ ہی "
ڈرائز کھولتے ہوئے ایک فائل نکالی، "بس آپ اس کانٹریکٹ پر سائن کردیں"۔اکیلی
عورت جس کے پاس زیادہ مال بھی نہیں تھا اور کل اثاثہ صرف اپنی اولاد ہے؛ وہ علی کے
لیئے اچھا شکار تھی۔)

ہم پچھلے چار ماہ سے تم پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔۔افسوس اب تم پکڑے گئے"، علی "
اصغری کو لگا آس پاس ساری دنیا اس پر ہنس رہی ہے "میرا بیٹا ویسے ابھی تک جیل میں ہے
"، خاتون نے طنز کیا۔

مزاحمت کرنے کی ناکام کوشش کے باوجود بھی اسے پولیس ہتھگری لگے ہاتھوں کے
ساتھ لے جارہی "یہ جھوٹ ہے! یہ سب جھوٹ ہے" تھی۔،

آپ میرے ساتھ۔۔۔میں تم سب کو سیو کرونگا۔۔چھوڑو مجھے"، وہ جتنا خود کو "
چھڑاتا پولیس اسے اتنے زور سے دھکا دیتی۔میت کو بھولے اب سب سامنے لگا تماشا دیکھ
رہے تھے۔علی نے جاتے ہوئے بازل کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مدد مانگنی چاہی جب پولیس
کے ایک ذوردار جھٹکے پر وہ آگے کو گرا۔بازل جھر جھری لیتا خود ہی پیچھے ہو گیا۔

اسکی چیخ وپکار اب ایک بنبناہٹ بن کر رہ چکی تھی۔ جیسے فضا میں ابھی ابھی ہونے والا تماشا گھل چکا ہو۔ محرام سینے پر بازو باندھے اس راستہ پر دیکھ رہی تھی جہاں سے علی واپس گیا تھا ۔ہونٹوں کے کنارے مسکرا رہے تھے اور آنکھیں چالاکی سے روشن تھی۔۔ مسکراتے ہوئے اس نے وہاں سے نظریں ہٹائیں تو وہ کسی اور سے جا ملیں۔ فاصلے پر کھڑے احمد کی نظریں بھی اس سے ملیں۔ محرام کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی، چہرہ بجھ گیا۔ وہ لان میں زباب کی میت کے پاس کھڑی تھی،۔۔ وہ انیکسی کے دروازے کی قریب۔۔۔ محرام پر پول لیم کی روشنی گر رہی تھی۔ احمد اندھیرے میں تھا۔

ان دونوں کے درمیان بہت لوگ تھے، بہت فاصلہ تھا۔۔ مگر کیا واقعی اتنا ہی فاصلہ تھا؟ کچھ وقت کے لیئے آس پاس کی تمام آوازیں رک گئی۔ محرام کھوئے ہوئے انداز میں اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ احمد کے چہرے پر صاف لکھا تھا" مجھے معاف مت کرنا مگر۔۔ مجھ سے نفرت بھی کبھی نا کرنا"۔ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے کانوں میں ایک آواز آئی

میں نے ایک اور بھی غلطی کی ہے محرام ہمایوں، آج نہیں۔۔۔ کل نہیں۔۔ پرسوں")

("نہیں، ہمیشہ یہی غلطی کی ہے۔۔۔ تم سے محبت کی

محرام کو لگا اسکی آنکھیں نم ہو رہی ہیں۔ ہر بار یہ الفاظ یاد کر کے سینے پر بوجھ سا پڑ جاتا تھا۔ آہستہ سے مڑتے ہوئے اس نے ایک لمبی سانس اندر کو کھینچی۔ پیچھے کھڑے مرد نے نا امیدی سے آنکھیں بند کر لیں۔ محرام کے ساتھ زباب کی میت پڑی تھی۔ چہرہ سوکھا، مرجھایا ہوا۔ کیا لے کر جا رہی تھی وہ ساتھ، دولت تو ساری یہی رہ گئی۔ محرام کا دل درد کر رہا تھا، زباب کی تکلیف میں نہیں اپنے دوست کی بربادی میں۔

جامنی لباس والی لڑکی نے نظریں پھیر کر یوشع کو دیکھا۔ اس بچہ کا چہرہ رو رو کر لال ہو چکا تھا۔ وہ کھنکیوں سے اپنی بہن کو دیکھتا گیا۔ کبھی ہچکی بھی نکل آتی۔ کچھ ہو یا نہ ہو یوشع منیر ندامت کے بوجھ تلے دب کر گھٹ جایئے گا۔

اچانک ہی اسے بہت سا غصہ آیا۔ نم آنکھوں میں سختی لیئے وہ نیم رخ پر مڑی۔ احمد ابھی بھی وہیں کھڑا تھا مگر جیسے ہی اسے محر کی نظریں خود پر محسوس ہوئی اس نے بھی فوراً سے اسے دیکھا۔

محرام کچھ سیکینڈز اسے مایوسی اور غصہ سے دیکھتی رہی پھر آنکھوں سے زباب کی لاش کی طرف اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو

www.novelsclubb.com

مبارک ہو احمد جہانزیب! یہ سب بھی تم نے کر دکھایا"، احمد نے وضاحت کے لیئے " منہ کھولا مگر اتنے دور سے وہ کیا ہی بولتا۔ اور اگر بول بھی لیتا تو کیا محرام سنتی؟

چہرہ آگے پھیرتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا۔ نیلے آسمان پر چاند نکل آیا تھا۔ بس تھوڑا ہی وقت رہ گیا تھا اور پھر زباب کی میت اٹھادی جانی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس اندھیرے اپارٹمنٹ میں ایک واحد روشنی کا ذریعہ وہ شیشے کی بند کھڑکی تھی۔ وہیں سے آسمان کا نیلا اندھیرا اندر داخل ہو رہا تھا اور اوپن کچن تک ایک سیدھی لکیر میں پھیلتا تھا ۔روشنی کسی سایہ کی طرح گھڑی پر گرتی تھی جو رات کے پونے گیارہ بتا رہی تھی۔

اپارٹمنٹ میں اس قدر خاموشی تھی کے کسی کیڑے مکوڑے کی چلنے کی ہلکی سی بنبناہٹ بھی واضح سنائی دے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً اپارٹمنٹ کے مین ڈور پر لگے لاک میں ہل چل ہوئی۔کوئی شاید باہر سے اسے کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔تھوڑی ہی دیر میں لاک کلک کی آواز سے کھلا اور دو ہیولے اندر داخل ہوئے۔

ان میں سے ایک اپنے موبائل کی ٹارچ آن کی اور سوئچ بورڈ کو تلاشا۔ہاتھ مار کر ساری بتیاں آن کی تو پورا اپارٹمنٹ روشن ہو گیا۔

محرام کی آنکھیں کچھ سیکینڈز کے لیئے چندھیاں گئیں۔اسکے بلکل پیچھے طارق چچا کھڑے تھے۔

زباب کا جنازہ نو بجے ہی اٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ولا میں لگے مہمانوں کے رش کو وہ چھوڑ کر یہاں آئی تھی، کس لیئے؟اپنی ایڈٹ بہن کو ڈھونڈنے۔جگن کا فون کب سے آف جا رہا تھا، نہ وہ یہاں تھی نہ وہ ولا میں۔

www.novelsclubb.com

محرام نے پاؤں میں گھر کی چپل پہن رکھی تھی۔سفید ٹائلز پر چل کر آتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔سوچ بورڈ پر ہاتھ مار کر اندر کی لائٹس آن کی۔وہ یہاں اکیلے نہیں آنا چاہتی تھی؛اندھیرے کا خوف۔۔۔اسی وجہ سے وہ طارق چچا کو ساتھ لائی تھی۔

کمرے کا حلیہ ویسا ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئی۔اسکا خون والا کرتا بیڈ پر رکھا تھا۔الماری کا ایک ڈرائور کھلا تھا اور بیڈ کی چادر ایک طرف سے اٹھی ہوئی۔ محرام ایک قدم چل کر آگے آئی جب اچانک ہی اسے کچھ یاد آیا۔بیڈ کی چادر ؟۔۔وہ تو نہیں اسے چھیڑ کر گئی تھی۔وہ بھاگتے ہوئے اسکے قریب گئی۔اسکے تمام خدشات درست نکلے۔

وہ بیگ وہاں نہیں تھا،۔۔ جگن کا سامان وہاں نہیں تھا،۔۔ جگن یہاں نہیں تھی اسکا مطلب۔۔۔

نہیں ! خدایا نہیں !"، محرام اٹھ کر کپڑوں کی الماری کی طرف بڑھی۔جب اسے کسی" کاغذ کی جھلک نظر آئی۔بیڈ سائڈ ٹیبل پر ایک کاغذ لمپ کے نیچے رکھا ہوا تھا۔جو تھوڑی بہت اگر کہیں امید تھی کے اسکا شک غلط نکلے وہ بھی ہاتھ سے چھوٹتے ہوئی محسوس ہوئی۔

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ چل کر اس کاغذ کی طرف آئی۔کانپتے ہاتھوں اور ناہموار دھڑکنوں کے بیچ اس نے کاغذ جھپٹنے والے انداز میں اٹھایا اور کھولا۔

وہ ایک خط تھا۔۔جگن اور ایک خط۔ so cliché

محر کی نظریں تیزی سے خط پڑھ رہی تھیں۔وہ انگریزی میں لکھا گیا تھا کیونکہ خوش قسمتی سے اگر جگن اپنی اردو استعمال کرلیتی تو محرام کو یہ خط پڑھوانے کے لیئے اسی کے پاس جانا پڑتا۔

ہر لفظ کے ساتھ وہ آہستہ آہستہ بیڈ پر بیٹھتی گئی اور آخری لفظ پر وہ دھپ سے نیچے گر گئی۔

" یہ تم نے کیا کردیا جگن"، کاغذ کو مٹھی میں جکڑتے اس نے گردن جھکادی۔دن کا اختتام اور ایک آخری جھٹکا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انصاف کی یہ مختلف سطحیں۔

بدلہ لینے کے یہ مختلف طریقے۔۔

مگر پھر بھی آخر میں۔۔۔

قصوروار میں نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پاکستانی ڈراموں میں ہمیشہ دیکھا تھا گھر چھوڑنے سے پہلے لڑکی کوئی اداس ساخط لکھتی) ہے، تو سوچا میں بھی لکھ دوں۔ ہونہہ تو۔۔ کہاں سے شروع کیا جائے۔۔۔ میری آخری (نشانی ہے یہ بائے داوے سنبھال کر رکھنا

آئرپورٹ سے تھوڑی ہی دور ایک گاڑی رکی۔ گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھلا اور جگن تاثیر باہر نکلی۔ بمشکل اپنا بھاری سوٹ کیس گھسیٹتی دروازہ بند کیا۔ گاڑی دھول اڑاتی آگے بڑھ گئی۔ اسکی فلائٹ صبح تین بجے کی تھی۔ بورڈنگ کے کام اور کچھ آخری شاپنگ کی وجہ سے وہ گیارہ بجے ہی نکل آئی تھی۔

ہاں! زباب کے ساتھ سب میں نے کیا۔ کیوں کیا؟ یہ میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی، کیا) (میں شرمندہ ہوں؟ بلکل نہیں

چل کر آتی وہ ایک پیٹرول پمپ کی ٹک شاپ کے سامنے رکی۔ پیٹرول پمپ چونکہ ائرپورٹ کے قریب تھا اسی وجہ سے وہ قدرے آباد تھا۔ لمبی سفید سکرٹ کے ساتھ اس نے آدھے بازو والی لیمن ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔ گھنگرالے بال اونچے جوڑے میں قید کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔

خیر۔۔میرا خیال ہے اب یہ راز تمہیں بتادینا چاہیے،نانی امی کو تو میں کب کا سب بتا چکی)

ہوں اب تمہاری باری ہے۔۔میرا مقصد گھر سے بھاگنا کبھی نا تھا میرا پلین تھا کے میں کچھ

(دنوں کے لیئے غائب ہو جاؤں گی اور مما کو بلیک میل کرونگی

بھاری بوٹوں سے چل کر آتے اس نے دکان کے شیشے کا دروازہ کھولا،ایک ساتھ دو سر

اٹھے مگر وہ بے نیاز سی چلتی آگے بڑھی اور تین لیز کے پیکٹ اور دو کوک اٹھالیں۔

میں جیولری لے کر بھاگی ہی اسی وجہ سے تھی کے اگر مما نے میری بلیک میل لنگ کو)

سیریس نہیں لیا تو میں وہ بیچ کر یونی میں خود آپلائی کرونگی۔تمہیں تو پتہ بھی نہیں ہوگا میں

کیاپڑھنا چاہتی تھی،۔۔۔سرپرائز!۔۔فیشن ڈیزائن۔۔یا۔۔۔شاید میں پڑھنا بھی نہیں

(چاہتی تھی میں سب مما کی ضد میں کر رہی تھی۔

وہاں پر کھڑے لڑکے کیشیئر اکیلی لڑکی کو دیکھ کر آپس میں آنکھوں ہی آنکھوں میں

تبدالہ خیال کرنے لگے۔جگن نے بغیر کوئی اثر لیئے والٹ نکال کر پیسے کاؤنٹر پر رکھے اور

باہر نکل گئی۔ایک ہاتھ سے اپنا سوٹ کیس سنبھالا سامان کندھے پر لٹکے ٹوٹ بیگ میں ڈالا

اور بوتل کھول کو منہ سے لگائی جب اچانک ہی دکان میں کوئی چیخا۔

مگر میرے ساتھ دھوکہ ہو گیا فاسٹ فارورڈ مجھے بیہوش کر کے ادھر ہی پھینک دیا)

۔واپس جانے کا ایک ہی راستہ تھا کہ میں کسی لوکل فون بوتھ سے کال کر لوں بٹ مجھے نہیں کرنی تھی۔۔ جگن مر چکی تھی اور اسکے اندر بدلہ جاگ گیا تھا۔میں تو پاکستان بھی اسی مقصد کے لیئے آئی تھی مجھے پیسہ چاہیے تھے۔میرا مقصد آج بھی بدلہ ہے اور کل بھی بدلہ ہی رہے گا)

ایک کیشیر گھبرایا ہوا دیوار سے لگا تھا اور دوسرا اسکا مذاق اڑا رہا تھا۔ جگن کے دیئے گئے نوٹ کو کھولتے ہی ایک نقلی کاکروچ اچانک سے نیچے گرا۔

میں مس فٹ ہوں یہ تو جانتی ہی ہو گی نا۔میں کبھی بھی تم لوگوں کے ساتھ خوش نہیں (رہ سکتی۔ مما کبھی مجھے معاف نہیں کرے گی اور مجھے انکی معافی چاہیئے بھی نہیں۔

باہر وہ ابھی بھی بے نیازی سے چل رہی تھی مگر اب اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی، کمینی مسکراہٹ

اپنا حال دیکھ رہی ہو ٹشو کی طرح یوز ہوتی رہتی ہو۔ کس کو بچا رہی ہو ؟۔۔ جو آپس کے (
تعلقات بہتر بنانے کے بجائے زمانے کو دکھانے کے لیے آئیڈیل خاندان بنتے ہیں۔ آئم
(سوری اس قدر کمپلیکس فیملی تمہیں مبارک ہو

" tsk . . . babies "

بوتل منہ سے لگاتے ایک اور گھونٹ لیا۔ اندھیرے چاند کی روشنی میں ڈوبی سڑک پر کسی
کی سوٹ کیس گھسیٹنے کی آواز ہلکی ہوتے ہوئے ایک سرگوشی بن گئی

اور ایک او بات ڈریسنگ کے ڈرائیر میں ایک لفافہ پڑا ہو گا اس میں کچھ رقم ہے اور ایک (
اکاؤنٹ نمبر بھی۔ اس اکاؤنٹ میں وہ رقم ٹرانسفر کر دو۔۔ ورنہ یہ بندہ کل تک تمہارے
پاس خود ہی آجائے گا رقم لینے کیونکہ ،۔۔ میں نے غلطی سے شاید اسے یہ بتا دیا کے ہماری
ماں کون ہے اور یہ بھی کے مجھے اتنے عرصہ تم ہی نے ایسٹریلا نہیں آنے دیا۔

اسکے علاوہ اپنا خیال رکھنا اور مجھے ڈھونڈنے کی بلکل کوشش مت کرنا۔

(کیونکہ جگن کی سپیڈ کا مقابلہ ابھی تم لوگوں کے بس کی بات نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آس پاس کے لوگوں سے بیگانہ، رات کے اندھیرے کو اگنور کرتے وہ آئرپورٹ کے بلکل قریب پہنچ چکی تھی۔ بہت سے لوگ اپنے پیاروں کو خدا حافظ کہہ رہے تھے۔ کچھ ان سے مل رہے تھے اور کچھ بے چارے اکیلے آئے تھے یا پھر۔۔ کہیں وہ بھی تو جگن کی طرح گھر سے بھاگے تو نہیں تھے ؟

ہونٹوں کو گول کیئے سیٹی بجاتے، وہ بیگ گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔ بس کچھ قدم دور اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے آزاد ہو جائی گی۔ وہ اپنا بدلہ لے گی اور اسکے بعد۔۔۔

اسکے بعد کیا؟ اس خیال نے اسکے قدم روک دیئے۔۔۔ اور صرف اسی خیال ہی نے نہیں پیچھے سے آنے والی آواز نے اسکا سانس روک لیا۔

معلوم تھا مجھے کچھ نا کچھ گربڑ ضرور ہے"، جھٹکے سے پیچھے مری۔ چہرے ہر گھبراہٹ واضح تھی۔ "

تم !"، اسکی آواز میں حیرانی کے ساتھ ساتھ پریشانی بھی تھی۔ یہ شخص ہر جگہ کیوں پہنچ" جاتا تھا۔ سامنے کھڑے بائیکر نے ایک ہاتھ میں ہیل منٹ پکڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ کی

دو انگلیاں ماتھے تک لے جاتے اس نے جگن کو سلام کیا۔ سیاہ آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح شرارت اور چالا کی جھلک رہی تھی۔

" تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ مجھے سٹالک کر رہے ہو"، تیز تیز بولتی وہ مزید گھبرا رہی تھی۔

تمہیں میں ضرور سٹالک کرتا لیکن۔۔(ٹھنڈی آہ بھری) بد قسمتی سے تم اس کوے کی" بہن ہو اسی لیئے۔۔نو تھینکس!۔۔"آخر میں ناک چڑھاتے ہوئے بات ختم کی۔ جگن منہ کھولے ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔ سیف نے ابھی بھی اسکی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

بھائی اور آپی کو چھوڑنے آیا تھا، عمرہ کرنے جارہے ہیں"، آئر پورٹ کی طرف اشارہ" کرتے اپنی بات مکمل کی۔ اس نے سیاہ شرٹ پر پرانی سی ڈینم جیکٹ پہنی تھی۔

جگن نے پیچھے مڑ کر آئرپورٹ کو دیکھا اور پھر کچھ کھوئے مگر گھبرائیے انداز میں "مبارک ہو" کہا۔ وہ مزید وہاں کھڑا نہیں رہنا چاہتی تھی،۔۔ پتہ نہیں کیوں اس لڑکے سے ہر بار مل کر یوں لگتا تھا وہ جگن کو کھلی کتاب کی طرح پڑھ رہا ہے۔۔۔ جو کے جگن تاثیر بلکل نہیں چاہتی تھی، اسے کوئی نہ ہی سمجھے! اسے نہ ہی پڑھے تو ٹھیک تھا۔

اپنا سوٹ کیس پکڑتے وہ تیز تیز قدم اٹھانے لگی۔ابھی تھوڑا ہی آگے گئی تھی جب سیف اچانک سے اسکے ساتھ لمبے لمبے قدم اٹھاتا چلنے لگا۔

" اکیلی کہاں جا رہی ہو"، آئی رپورٹ کے شور میں بمشکل پوچھا۔جگن نہیں رکی

تم سے مطلب ؟"، گبھرائے ہوئے تیز لہجے میں بولتی وہ اپنی سپیڈ بڑھانے لگی۔سیف نے بھی یہی کیا۔

مطلب تو کوئی نہیں بس میں بور ہو رہا تھا۔۔۔ویسے کہیں گھر سے بھاگنے تو نہیں لگی ۔۔۔؟" جگن تاثیر کے تیز تیز قدم فوراً رک گئے۔سیف بھی ساتھ ہی رک گیا۔وہ بت بنی کڑھی تھی جبکہ وہ ہلکا سا اسکی طرف مڑا ہوا تھا۔چہرے کی چالاکی واپس آچکی تھی۔وہ دونوں آئی رپورٹ کے آٹومیٹک دروازے سے تھوڑی ہی دور کھڑے تھے۔اندر کی بتیاں آن تھی جو باہر کھڑے ان دونوں کے آدھے رخ پر گرتی تھی۔

کون ہو تم ؟"، تھوڑی دیر بعد اپنی کھردری آواز میں پوچھا۔سوالیہ لہجہ جیسے وہ کچھ سوچ رہی ہو، شک کی بدبو۔۔۔کھویا ہوا انداز۔۔۔

سیف نے کوئی جواب نہیں دیا مگر اسکی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ جگن مڑی نہیں بس سر اٹھا کر ساتھ کھڑے اپنے سے دو انچ لمبے لڑکے کو دیکھا۔ اسکی بھوری آنکھوں میں روشنیوں کا عکس نظر آرہا تھا جبکہ سیف کی سیاہ آنکھیں گہری، پراسرار اور ٹھہری ہوئیں تھیں۔

جگن کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ وہ آنکھیں پڑھ لیتی تھی اور اس وقت اسے اپنے سامنے موجود آنکھوں سے خوف آرہا تھا۔

" کون ہو تم ؟"، اس بار جب اس نے پوچھا تو وہاں شک نہیں تھا وہاں خوف تھا۔

"ایک بائکر اور کیا"

نہیں ! تم ہر جگہ میرے پیچھے کیوں ہوتے ہو۔۔ تم کوئی عام بائکر نہیں۔۔۔ وہ اب "

"پورے طرح سے اس سے مخاطب تھی

عام بائکر ہی ہوں، کندھے اچکائے، بس کبھی کبھار چھوٹے موٹے جھوٹ بول لیتا ہوں "

، پیسے چرا لیتا ہوں۔۔۔ زیادہ غصہ آئے تو۔۔ "اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس نے آہستہ سے جگن کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

زیادہ غصہ آئے تو؟۔۔"، خوف سے اسکے کندھے ڈھلک گئے۔ہاں جگن تاثیر کو بھی خوف محسوس ہوتا تھا۔

سیف اسے انہیں چالاک نظروں سے دیکھتا گیا۔۔ایک سیکنڈ گزرا۔۔۔دو سیکنڈ گزرے اور پھر۔۔یکدم ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگا۔ جگن دو قدم پیچھے ہوئی جبکہ وہ پاگلوں کی طرح جھک کر ہنستا گیا۔آس پاس لوگوں نے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا۔ جگن کا خوف اب زائل ہو چکا تھا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟"، منہ پر آیا پسینہ پونچھتے نظریں چراتے ہوئے کہا۔سیف اب سیدھا کھڑا تھا مگر ہنسی ابھی بھی رک رک کر آرہی تھی۔

"میں ایک عام سا بائکر ہی ہوں مس جگن۔۔۔بس یوں کہہ لیں اداکاری کا ایک پیارا سا کیڑا ہے میرے اندر"

www.novelsclubb.com

جگن اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی،اس وقت اس نے یہ بلکل فراموش کر دیا کے سیف کی ان سیاہ آنکھوں میں ایک اور تاثر بھی تھا۔۔۔سفاکیت کا تاثر۔

خیر۔۔جائو جدھر جا رہی ہو مجھے کیا۔یقیناً بھاگ ہی رہی ہو گی گھر سے۔۔مجھے کیا"، ہر "لفظ کے ساتھ اسکے قدم پیچھے ہو رہے تھے،"آسٹریلیا جا رہی ہیں نا ویسے؟

جگن نے سینے پر بندھے بازوؤں کے ساتھ سر ہلا دیا۔سیف نے انگوٹھا اٹھا کر شاباشی دی اور ایک آخری مسکراتی نظر اس پر ڈالتا مڑ گیا۔جگن نے شکر کا کلمہ کہا اور اپنا بیگ سنبھالتے دروازہ کو پار کیا۔

“ iago ، جگن منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔ شکر اس اداکار سے بھی جان چھوٹی۔"

بالوں والی لڑکی اب آئرپورٹ کے اندر داخل ہو چکی تھی اور وہ سیاہ بالوں والا بائیکر۔۔ گھنگرالے

سیف کی نظریں زمین پر تھیں اور ہاتھ ڈینم کی پاکٹ میں۔ گردن ترچھی کر کے اس نے آئیرپورٹ کو دیکھا۔سیاہ خاموش آنکھوں میں وہی جذبہ تھا جسے جگن فراموش کر گئی تھی ۔۔سفاکیت۔۔آئیرپورٹ پر سے نظریں ہٹاتے اس نے واپس سڑک کی جانب پھیر لی جب دفعتاً جیب میں موجود فون تھرتھرانے لگا۔اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

ہو گیا کام !"، دوسری طرف سے مشینی سی آواز آئی۔یوں لگتا تھا کسی نے آواز پر وائس "
چینجر لگایا ہوا ہو

جی ! ہو گیا"، ایک مرتبہ پھر آیر پورٹ کو دیکھا جواب مکمل نظروں سے اوجھل ہو چکا "
تھا

تمہیں تمہاری رقم مل جائے گی"، بس اتنی سی بات اور کال کاٹ دی گئی۔فون ڈینم "
میں رکھتے وہ بیچ سڑک میں رک گیا۔اسکی بائک تھوڑے ہی دور پارک تھی۔آنکھیں بند کرتے اس نے چہرہ آسمان کی جانب اٹھایا۔آدھا چمکتا ہلال اپنی نیلی روشنی پھیلائے ہوئے تھا۔اسکی چال کی رفتار سست،۔۔۔سہج۔۔اور شیطانی تھی۔سیف نے انہیں بند آنکھوں سمیت مسکراہٹ کو ہونٹوں پر سجایا،۔۔۔۔۔شیطانی مسکراہٹ۔اپنے ارد گرد اس نے بہت سی آوازوں کو محسوس کرنا چاہا

www.novelsclubb.com

یوں کے آس پاس فضا میں چیخوں کو نغمہ اتر گیا ہو۔۔افرا تفری شور۔پیاروں سے جدائی، اپنی جان کی حفاظت،۔۔یہ سب اسکے کانوں میں جیسے شیریں کی طرح گھل رہا ہو۔

ارد گرد کی آوازوں کو ایک سوچ کی طرح بند کرتے وہ حال میں لوٹا۔ فوراً چہرہ آسمان سے ہٹایا۔ ہاتھ میں پکڑے ہیلمنٹ سے منہ کو ڈھکا اور اپنی بائک کی جانب بڑھ گیا

" سیف کے نام پہلا اعزاز۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب سوال یہ آتا ہے کے جگن تاثیر نے اس سونے کے ساتھ کیا کیا اور اسے وہ چاہیے ہی کیوں تھا؟۔۔ وقت کی سوئیاں پیچھے کرتے ہیں، قسمت کے صفحوں کو پلٹتے ہیں ہمیں اپنا باب مل جائے گا۔

www.novelsclubb.com

یہ زباب عروج کی گرفتاری کا اگلا دن تھا، جب یوشع منیر محرام کے گھر تھا اور جگن ولا میں موجود چکر کاٹ رہی تھی۔ کیا اسے گلٹ فیل ہو رہا تھا؟ نہیں یا شاید ہاں مگر کچھ محسوس ہو یا نہ ہوا اسے خوف ضرور محسوس ہو رہا تھا۔ اگر جو اسکا راز کھل گیا؟!۔۔ اگر جو زباب جیل سے باہر نکل آئی؟!

ہاں جگن تاثیر کو بھی خوف محسوس ہوتا تھا۔

یہ وہ دن ہے جب احمد جہانزیب محرام سے ملنے کے بعد کیفے کے دروازے سے باہر نکل رہا تھا۔دھوپ کے باعث اس نے پی کیپ ترچھی کی ہوئی تھی۔اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے اسنے دروازہ کھولا جب اسے جیب میں موجود فون بجتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے اسے نکالا اور کالر آئی ڈی دیکھی۔

(جگن آسٹریلیا)

احمد کی آئبرو حیرت سے آپس میں جڑے۔ جگن اسے کیوں کال کر رہی تھی؟۔کچھ سوچتے ہوئے اسنے فون اٹھاتے کان سے لگایا اور ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھنے لگا۔

احمد فون مت کاٹنا!"۔احمد جو سیٹ بیلٹ تیزی سے بند کرنے والے اسکے انداز میں" سستی در آئی۔ابھی تو اسنے کچھ بولا بھی نہیں تھا۔

میرے کوئی خاص ایسے نیک ارادے بھی نہیں"، آہستہ سے بولتے اسنے گاڑی کا دروازہ" بند کیا۔ تھوڑی دیر کے لیئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی اتنی کے احمد کو لگا کال بند ہو گئی ہے۔اسنے ہیلو بولنے کے لیئے لب وا کیئے جب جگن فوراً بولی

مجھے ملنا ہے تم سے"،احمد نے نا سمجھی سے فون کی سکرین کو دیکھا،"اور آج!"، جگن نے " جملہ مکمل کیا

اب وقت میں تھورا آگے آتے ہیں۔ یہ ایک مصروف سی سڑک کا ایک کونا تھا۔احمد جہانزیب گاڑی میں اکیلا بیٹھا مسلسل انتظار کی گرھیاں گنتا سٹیرینگ ویل پر انگلیاں مار رہا تھا۔

آس پاس وقتاً فوقتاً نظریں بھی دوہرا لیتا۔آخر جگن نے اس سے کیوں ملنا تھا۔

گاڑی میں خاموشی تب ٹوٹی جب ساتھ والی سیٹ کا دروازہ کھلا اور اپنے گھنگرالے بالوں کو سنبھالتی ایک لڑکی اندر بیٹھی۔ جگن نے خود کو مکمل سیٹ کیا اور پھر احمد کو دیکھا جو اسے "جلدی بولو، کیا مصیبت تھی" والے تاثرات سے دیکھ رہا تھا

دیکھے کیا جا رہے ہو مجھے"، جگن نے برا مناتے ہوئے کہا،"پہلے کچھ چائے پانی پوچھ لو " پھر بتاتی ہوں،۔۔۔اتنی جلدی بھی کیا ہے"،اپنے بالوں کو سیٹ کرتے بے نیازی سے کہا ۔۔احمد بس اسے اف والی نظروں سے گھور کر رہ گیا

وقت میں تھوڑا آگے آؤ۔۔۔

گاڑی میں اب کیف ایس سی کا ٹیک آوے پڑا تھا۔ ہیڈ سٹینڈ پر فرائز، کپ ہولڈر میں کوک اور جگن تاثیر کے ہاتھ میں بر گر۔ ساتھ بیٹھا احمد ابھی بھی اسے غصہ سے دیکھ رہا تھا۔ جبکہ وہ مزہ لیتے ہوئے اپنا بر گر کھا رہی تھی۔ تھوڑی دیر یونہی گزری اور پھر پی کیپ والے مرد کے کھنکھارنے کی آواز آئی۔

کیا"، جگن نے بر گر پر سے نظریں ہٹائیے بغیر پوچھا۔ احمد دوبارہ کھنکھارا اور اس بار" تھوڑے زور سے۔ بدمزہ ہوتے جگن نے اسے دیکھا ساتھ میں اپنی کوک بھی اٹھائی، " بول بھی دو"، چڑتے ہوئے اسنے احمد کو دیکھا جو اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ۔ جگن نے پہلے اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے اپنے بر گر کو۔ اب سمجھ آئی تھی نا ساری سکیم؟ ڈرتے ہوئے اس نے اپنا بر گر پیچھے کیا

www.novelsclubb.com

میں نہیں دے رہی۔۔"، سیٹ پر تھوڑا پیچھے ہوتے کہا "

اتنی بھوک لگی تھی تو اپنا لے آتے ناب میری فضا کو نظر لگا رہے ہو"، احمد کی طرف سے" رخ موڑتے اس نے اپنے فرنچ فرائز بھی حفاظتی طور پر اٹھا کر گود میں رکھ لیئے۔ایک چور نظر احمد پر ڈالی اور پھر اپنے برگر کا نوالہ لیا۔

احمد جہانزیب نے غصہ سے ایک لمبی سانس اندر کو کھینچی "پہلا، تم نے مجھے کیوں بلایا ہے، (جگن نے آنکھیں گھمائی اور کوک کا گھونٹ لیا) دوسرا میری گاڑی گندی مت کرو، (لڑکی نے غصہ سے اسے گھوڑا) تیسرا تمہاری فضا کو نہیں۔۔۔تمہاری غذا کو نظر لگا رہا ہوں۔"، جگن کا برگر منہ تک لے جاتا ہاتھ ہوا میں رک گیا۔اسکی اردو اب اتنی بھی بری نہیں تھی؟ سیٹ پر سیدھا ہوتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

ہاں! تو۔۔تم کونسا امریکی صدر کے ساتھ میٹینگ میں تھے۔پورا دن یا تو چائے پیتے" رہتے ہو۔۔یا میری بہن کے خواب دیکھتے رہتے ہو۔اور کام ہی کیا ہے تمہیں۔"، حیرت کے مارے اسکی آنکھیں کھل گئی۔اب اسے لوگ محبت میں ناکامی کے طعنے بھی دے گی ؟یہ دن بھی آنے تھے کیا اس پر؟

عاشق کہیں کا"، اپنے برگر کا آخری نوالہ لیتے اس نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیئے "

کام بتاؤ ورنہ نکلو میری گاڑی سے۔"، سامنے دیکھتے ہوئے اس نے شرم سے لال ہوتے "
چہرے کو بمشکل نارمل رکھتے ہوئے کہا۔ جگن نے پہلے اپنی کوک کا لمبا سا گھونٹ لیا اور پھر
کہا۔۔

مجھے واپس آسٹریلیا جانا ہے۔"، گود میں موجود فرائز میں سے ایک فرایز کو منہ میں ڈالتے "
اس نے احمد کو دیکھا۔ چہرے پر دفعتاً بیزاری اتر آئی۔ وہ دیکھ بھی اسے ایسے گدھوں کی
طرح رہا تھا۔ آدھا منہ کھلا ہوا اور بائیں آنکھ پھڑک رہی۔

" اب کیوں ایسے دیکھ رہے ہو"، لاپرواہی سے فرائز کیچپ میں ڈبویا

"سب جائیں گیں تو تم بھی ساتھ ہی جاؤ گی نا"

نہیں۔۔۔ مجھے سب کے ساتھ نہیں جانا۔"، اسکی بات پر دونوں کے درمیان خاموشی "
چھا گئی۔ اتنی دیر میں جگن کا من و سلویٰ بھی ختم ہو چکا تھا۔

" بھاگنا ہے دوبارہ"، احمد کچھ یوں بولا جیسے اگر اونچی آواز میں بولے گا تو کوئی سن لے گا

ہاں !۔۔۔ اور اس معاملے میں تم ہی میری مدد کر سکتے ہو۔"، وہ گاڑی کے باہر دیکھتی "
اپنے کوک کے آخری گھونٹ بڑھ رہی تھی۔

میں کب سے کرنے لگا تمہاری مدد۔"، ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا"

کبھی نہ ہونے والی سالی ہوں تمہاری"، سارا سامان سمیٹتے اس نے انتہائی شرافت سے احمد" کے زخموں پر وار کیا۔ وہ اپنی سیٹ پر پیچھے کو ہوا۔۔اور ہانپنے لگا جیسے جگن کی بات سے اسے بہت تکلیف ہوئی ہو۔

نکلو میری گاڑی سے"، چہرہ کھڑکی کی طرف موڑتے اس نے غصہ کو دباتے ہوئے کہا"

" نکل جاؤ گی۔۔پہلے کام تو کر دو "

" نہیں۔۔۔نکلو"، اسکا لہجہ پختہ تھا

ارے تم نے بس میری ٹکٹ بُک کروانے میں مدد کرنی ہے۔"، صرف ہاتھ جوڑنے کی " قصر رہ گئی تھی

www.novelsclubb.com

احمد اسکی معصوموں والی شکل اگنور کرتا دروازے کی طرف اشارہ کر رہا تھا، "نکلو !"۔۔۔جگن

میں تمہیں اس سب کے پیسے دو نگی۔ مفت میں فیور نہیں مانگ رہی"، دروازے کی طرف اٹھا ہاتھ نیچے کرتے اس نے اسے منانا چاہا۔ ضرورت کے وقت تو گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے، یہ تو پھر بھی احمد جہانزیب تھا۔

ٹکٹ آن لائن بھی ہو سکتی ہے۔"، اپنا ہاتھ چھڑواتے اس پر سے مصنوعی گرد جھاری" آن لائن کے لیئے بینک آکاؤنٹ چاہیے جو میرا ہے نہیں۔ تم نے بس مجھے اپنا اکاؤئنٹ" "ادھار دینا ہے۔

آرام سے مسئلہ کا حل پیش کیا۔ وہ دیکھ سکتی تھی احمد کے تاثرات میں اب تھوڑی تبدیلی آنے لگی تھی

کر دو گے نا"اس نے کتابوں میں موجود سب سے پرانی چال استعمال کی۔"

" اگر میں انکار کر دوں۔۔۔ تو"، جھکے سر کو ہلکا سا اٹھایا

تم مجھے انکار کر ہی کیوں رہے ہو، تمہارا کوئی نقصان تو ہو نہیں رہا۔"، اس وقت وہ اس" قدر شہد لگ رہی تھی کے شک ہوتا تھا کیا سچ ہے؟ کیا جھوٹ؟

تمہارے جانے سے دانی کو تکلیف ہو گی جگن"، دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ جگن کے "

تاثرات فوراً تبدیل ہوئے

نانی امی کے لیئے میں ایکزسٹ نہیں کرتی"، قمر اکڑائی "اور مماوہ ویسے بھی مجھے جائداد "

"سے عاق کرنے کا سوچ رہی ہو نگی۔۔۔اسی وجہ سے

اور۔۔۔ محرام کا کیا"، اس نام کو اب لینا کس قدر تکلیف دہ تھا وہی جانتا تھا"

اس کا کیا؟ وہ اپنی زندگی جی رہی ہے میں اپنی۔"، احمد نے اسکی بات پر اسے مایوس کن "

نگاہوں سے دیکھا

" فکر نہ کرو میں کسی کو نہیں بتاؤ نگی کے تم نے یہاں سے جانے میں میری مدد کی"

میں کیسے مان لو تم وعدے کی پکی ہو"، اپنی بات بول کر اس نے جگن کو دیکھا، وہ سینے پر "

بازو باندھے اسے ہی گھور رہی تھی۔ مایوسی بیزاری میں بدل گئی۔ دفاعی طور پر ہاتھ ہوا میں

اٹھائے

" "اچھا اچھا! کر دونگا۔۔۔بٹ پیسے کہاں سے لاؤ گی

www.novelsclubb.com

وہ میرا مسئلہ ہے"، لپ گلوس لگے ہونٹوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھل گئے"

اب ہم قسمت کے صفحے آگے کرتے ہیں یہ بازل کے رہا ہونے سے کچھ ہی دن پہلے کی بات ہے۔۔۔

یہ لو"، اپنے بیگ میں سے پیسوں کا ایک موٹا دھتا نکالا اور احمد کی جانب بڑھایا۔ احمد نے" پہلے اس دیکھا اور پھر دھتے کو۔ تھوڑا سا ہچکچانے کے بعد اس نے رقم لے لی۔ جگن کا چہرہ کھل اٹھا۔ ماتھے پر لگی سن گلاسز کو اتار کر اس نے اپنے پھولدار سکارف سے صاف کیا۔

تم جا کیوں رہی ہو"، نوٹوں کو دیکھتے اس نے سوال کیا۔"

کیونکہ مجھے یہاں نہیں رہنا"، جھٹ سے جواب آیا۔ جگن نے سن گلاسز دوبارہ ماتھے پر" ٹکائی اور بیگ سے لپ گلوس نکالی

نہیں یہ بات نہیں"، احمد ابھی بھی انہیں پیسوں کو دیکھ رہا تھا۔ کندھوں پر بوجھ پڑتا" محسوس ہوا۔ وہ جگن کی کیوں مدد کر رہا تھا؟ ساتھ بیٹھی لڑکی نے لپ گلوس لگا کر ہونٹوں کو آپس میں مس کیا۔ احمد نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے پھر تم میری۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

تم خوف زدہ ہو۔"، جگن جو کے بولتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول رہی تھی وہ اس "
اچانک سچ کے وار کے لیئے بلکل تیار نہ تھی،۔۔اسی لیئے، تھم گئی۔"تمہارے چہرے سے
نظر آرہا ہے میں محرام نہیں جو چہرے نہ پڑھ پائے"، جگن کا دل ہلکا سا لرزا، کیا وہ اس قدر
،"واضح تھی۔۔۔"تم ڈر رہی ہو، مگر کس سے؟

جگن تاثیر کسی سے نہیں ڈرتی"، وہ ابھی بھی گاڑی کے آدھ کھلے دروازے کی طرف "
رخ کیئے تھی

غلط ہر انسان کا ایک خوف ہوتا ہے۔۔۔تمہارا بھی ہو گا کوئی۔۔۔۔۔تمہاری انا؟ !شاید
"۔۔"

یوں لگا جیسے لمحے ایک سیکنڈ کے لیے رک گئے، دنیا پیچھے کی طرف چلی گئی، اس کے دل کی
دھڑکن تقریباً اس کے کانوں میں ٹکرا رہی تھی۔کیا سچ کی آواز ایسی ہوا کرتی ہے؟ اتنی
حقیقی مگر..اتنی ہی خطرناک۔۔۔

جگن تاثیر اسے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ہمت نہ کر سکی۔ہر انسان کا خوف ہوتا ہے۔۔اور اسکا
خوف تھا سچ، وہ سچ سے بھاگتی تھی۔۔۔

خیر کر دونگا میں تمہارا کام"، لمحے واپس سرکنے لگے، وقت کی سوئیاں حرکت میں آئی "
۔۔۔ جگن تاثیر کا دل ابھی بھی دھڑک رہا تھا مگر۔۔ وہ سچ سے ڈرتی تھی۔۔ اور جھوٹ پر
جیتی تھی۔ گاڑی کا دروازہ بند کرتے وہ اتری اور لوگوں کی بھیڑ میں گم ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

زندگی ایک سٹیج کی مانند ہے۔۔۔

جہاں ہر شخص بس ایک کردار ہے۔۔۔

ان سب کی آمد و رفت ہوتی ہے۔۔۔

مگر ہر کوئی پیچھے اپنا نشان ضرور چھوڑے جاتا ہے۔۔۔

دو اور ڈھائی سال بعد

شہر تھا سڈنی۔۔۔ملک تھا آسٹریلیا۔۔۔ماہ تھا جنوری۔ صبح کے گیارہ ہو رہے تھے۔ ہر کوئی اپنے متعلقہ کاموں پر جانے کی تیار میں مصروف تھا۔ پاکستان کی نسبت آسٹریلیا کا سب سے گرم مہینہ جنوری ہی ہوتا ہے، جب یہاں سردیوں کا راج ہوتا ہے وہاں، پاکستان میں موسمِ گرما اپنی تپش برساتا ہے۔ سڈنی کے اس گرم جھلسا دینے والے موسم میں بہت

سے لوگ بیچز پر جانا پسند کرتے ہیں۔ مگر ہماری کہانی فلحال سڈنی میں واقع اس گھر کے ڈائینگ روم میں چلنے والی تھی۔

میں ایک مہینے تک مکمل طور پر پاکستان شفٹ ہو جاؤں گی"، قرۃ العین خاور نے اپنی بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے اعلان کیا۔ انکے گھر کی ایک دیوار مکمل شیشے کی بنی تھی اور وہاں سے سڈنی کا سمندری منظر صاف نظر آتا ہے۔ قرۃ العین فلحال اس دیوار کے برابر لگے ڈائینگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر بیٹھیں تھیں۔ ان ڈھائی سالوں میں انکے بھورے بال سامنے سے سفید بالوں کا چھتا بن چکے تھے۔ بھوری شرٹ اور اسکے ساتھ ہی بھوری سکرٹ کے اوپر انہوں نے سیاہ پتلی سی شال لپیٹ رکھی تھی جو کندھوں کو مکمل ڈھانپتی تھی۔ بھورے چہرے پر رقم جھریاں زمانے کی آزمائشوں کی کہانی سنا رہیں تھیں۔ اور تاثرات میں پختگی انکا پورا کردار بیان کرتی تھی۔ وسیع ماتھا ب بینگز سے پاک تھا۔

www.novelsclubb.com

ہونہہ"، انکی دائیں جانب سے ایک آواز آئی۔ سیاہ رَف بالوں کی پونی ٹیل جھکی۔۔ اپنے" سیریل کو ختم کرنے میں مصروف تھی۔ اسکی پیٹھ شیشے کی دیوار کی جانب تھی۔ ستائیس

سالہ محرام ہمایوں نے گردن اٹھائی تو چہرہ واضح ہوا۔ سفید فریکلز، سیاہ عام سی آنکھیں، پتلے ہونٹ اور آئبرو کے نیچے تل۔

قرۃ العین نے کھنکیوں سے اپنی بیٹی کو دیکھا پھر۔۔۔اپنی واحد اولاد کو۔ محرام نے پھولے ہوئے بازوؤں والی سفید شرٹ پہنی تھی جس کے کالر کے بیچ سیاہ بو لگی تھی۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے سیریل کا ڈبہ اٹھایا اور اپنا پیالہ بھرا۔

حیرت؟ محرام ہمایوں کا سیریل کا تیسرا پیالہ تھا یہ۔ یہ تبدیلی عین نہیں جانتی تھی کہاں سے آئی ہے، وہ اب خود سے اپنی غذا پوری کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ دوائیاں اس نے آج بھی نہیں چھوڑیں تھی۔ بھوک اُسے آج بھی نہیں لگتی تھی مگر جبراً وہ کھا لیتی۔ کبھی کبھار قے کر دیتی کبھی کبھار اگنور کر دیتی۔ ہر کام انسان دل کے لیئے تھوڑی کرتا ہے کچھ کام انسان زندہ رہنے کے لیئے بھی تو کرتا ہے اور اب محرام کو زندہ رہنا تھا۔۔۔اپنی فوٹو گرافی کے لیئے۔۔اپنے خوابوں کی تکمیل کی خاطر۔

پانی کا جگ اٹھا کر عین نے گلاس میں پانی انڈیلا۔

تم چاہو تو میرے ساتھ چل سکتی ہو؟"، پانی پینے سے پہلے پیش کش کی۔"

سوچوں گی"، محرام کے تاثرات میں ابھی بھی کوئی تبدیلی نا آئی۔"

وہ یقیناً اپنے کسی شوٹ کا مائنڈ میپ دماغ میں تخلیق کرنے میں مشغول تھی۔ عین اور وہ، دونوں زباب کی موت کے دو ماہ بعد آسٹریلیا واپس آئیں تھے۔ کچھ جگن کا مسئلہ، کچھ یوشع کے پاسپورٹ کا ایشو۔ ان ڈھائی سالوں میں ہر دو ماہ بعد عین مہر نساء سے ملنے جایا کرتی تھیں۔ محرام نہیں جاتی تھی، کیوں؟ یہ اسے خود بھی نہیں معلوم۔ ڈاکٹرز کے بقول مہر نساء کی مفلوج زدہ حالت پہلے سے بھی بدتر ہو چکی تھی ان کے زندہ رہنے کے چانسز زیادہ سے زیادہ ایک سال تک تھے۔ اسکے علاوہ قرۃ العین خود اپنا کاروبار سنبھالتے تھک چکیں تھیں۔ آخر میں سب محرام کا تھا، کیا بہتر نہیں تھا وہ اپنی زندگی میں ہی سب اسکے حوالے کر دیں؟

میرے جانے کے بعد تم اگر چاہو تو یہ گھر بیچ کر اپنے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو سکتی ہو"، "سیب اٹھا کر پلیٹ میں رکھا، محرام کے تاثرات ہونزلا تعلق اور بے پرواہ تھے۔

ہونہہ۔۔ سوچوں گی"، قرۃ العین نے ٹھٹھک کر اپنی بیٹی کو دیکھا۔ وہ چاہتی تو اسے" زبردستی لے جاسکتی تھیں مگر نجانے کیوں اب انہوں وہ زبردستی چھوڑ دی تھی۔ کبھی

کبھار وہ اب بھی زیادتی کر جاتی تھی مگر اب انکا واحد کل اثاثہ ایک یہی بیٹی تو رہ گئ تھی۔ وہ چاہتیں تھیں محرام مہر نساء سے مل لے۔ ہر مرتبہ وہ یہیں کوشش کرتی تھیں اور ہر مرتبہ انکی کوشش ناکام جاتی تھی۔

سیب کی پھانک منہ میں ڈالتے انہوں نے دھیان سے اپنی بیٹی کو دیکھا، جو سوچ سوچ کر ننھے نوالے کھا رہی تھی۔

"اگر پاکستان آؤ گی تو یوشع کو ساتھ لے کر آنا"، ہاں یوشع منیر! دو ماہ بعد وہ بھی انہیں کے ساتھ آسٹریلیا آیا تھا۔ کچھ اسکے کاغذاتی کام اور کچھ آخر میں ملنے والا انکے خاندان کو دھچکہ ۔۔ فرق یہ تھا کے وہ سڈنی کے بجائے ایک دوسرے شہر میں رہ کر بزنس کی ڈگری حاصل کر رہا تھا۔ محرام کی تقریباً روز ہی بات ہوا کرتی تھی اس سے۔

"جی اچھا!"، قرۃ العین کرسی دھکیلتے پیچھے ہو گئی۔ ابھی بھی محرام کا چہرہ انکی نظروں کا مرکز تھا، "اسے بولنا کے اس نے ابنی بہن کو نہیں مارا"، اپنی ماں کی پلیٹ سے سیب کی کاش اٹھا کر منہ میں ڈالتا ہاتھ تھم گیا "خود کو سزا دینا چھوڑ دے"، محرام نے حیرت سے انہیں دیکھا ۔"اور تم بھی خود کو سزا دینا چھوڑ دو۔۔۔ ممی کی دیکھ بال تم سے زیادہ۔۔۔ مجھ پر فرض

ہے۔۔۔اگر آخری لمحہ تم نہیں رکی تو پھر کبھی جانا بھی تم پر حرام نہیں"، کیا مائیں اتنے آرام سے چہرہ پڑھ لیتی تھیں؟

اپنی بات کہہ کر عین ڈائنگ ہال سے نکل گئی۔ پیچھے وہ ویسے ہی جامد بیٹھی رہیں، سیب کی کاش ابھی بھی ہاتھ میں تھی۔ یہ ہر بار نہیں ہوتا تھا۔۔ہاں وہ اسے جانے کا ہر بار ضرور کہتیں تھیں۔ تھوڑا سا مہر نساء کی صحت کے حوالے سے ڈراتی تھیں مگر یہ پہلی مرتبہ ہوا تھا کے انہوں نے ڈائریکٹ اس سے یہ موضوع چھیڑا ہوا۔ محر کو لگا تھا وہ اب اپنے جذبات چھپانا سیکھ چکی ہے مگر وہ غلط تھی۔۔۔ محرام ہمایوں کبھی ایک اچھی اداکار نہیں بن پائے گی ،وہ جو سوچتی تھی،۔۔۔جو محسوس کرتی تھی اسکے چہرے پر صاف نظر آ جاتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سڈنی میں اب دوپہر اتر آئی تھی مگر لوگ ویسے ہی اپنے کاموں میں مشغول تھے۔ سمندر کی لہریں گرینڈا وپرا سے ٹکرا رہی تھیں۔ بگلے اڑ کر اس کے ارد گرد طواف کرتے اور غائب ہو جاتے۔ انہیں سمندر کی لہروں سے تھوڑے ہی دور ایک چھوٹا سا تین منزلہ سٹوڈیو واقعہ تھا(دو فلور اور ایک بیسمنٹ)۔ سٹوڈیو کی دو دیواریں سفید اینٹوں سے بنیں

تھیں، پچھلی دیوار پر بھوری اینٹیں تھیں اور سامنے کی دیوار شیشوں سے مزین شدہ تھی۔
اندر جانے کے لیئے ایک شیشے کا ٹنٹڈ دروازہ تھا اور اسکے سامنے ماربل کے دو فٹ سٹیپس۔
دروازے کے عین اوپر سٹوڈیو کا نام لکھا تھا۔

" M.R Captures "

دروازے سے اندر داخل ہو تو بلکل سامنے ایک ریسپشنسٹ مصروف سی کال رسیو کر رہی تھی۔اسکے بلکل پیچھے ماربل کی سیاہ سیڑھیاں تھی اور سیڑھیوں کو چھوڑ کر اگر گیلری میں آگے آیا جائے تو نیچے بیس منٹ تک جاتا دروازہ اور سیڑھیاں نظر آئے گے۔

انٹرینس سے لے کر سیڑھیوں تک جو ایک چیز واضح نظر آئی گی وہ تھے پودے،۔۔۔
بڑے سیاہ گملوں میں بھاری اِنڈور پلانٹس۔

فلحال ہماری منزل نیچے والی بیس منٹ ہے جس کی طرف ہاتھ میں کچھ تھامے حجاب اوڑھے ایک لڑکی بڑھ رہی تھی۔اس نے دروازہ مصروف انداز میں کھولا اور سیڑھیاں اترتے نیچے چلنے لگی۔ باہر کا شور مندمل ہو گیا اور اب بیسمنٹ کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔

کیمرہ کی کلک،۔۔لائٹس کا شور،۔۔سینڈ فین کی آواز،۔۔ماڈلز اور لوگوں کا ہجوم اور اس سب میں گرین سکرین کے بلکل سامنے کھڑی تین سیاہ فام ماڈلز اور ان ماڈلز کو کیپچر کرتا ایک کیمرہ۔

محرم!"، حجاب پہنی لڑکی نے اس کیمرہ مین کو بلایا۔۔۔کیمرہ چہرے سے ہٹا تو ہمیں " محرام کا چہرہ نظر آئے گا۔سیاہ گھنے بالوں کی وہی اونچی پونی، وہی سفید ٹراؤزر شرٹ اور پیچھے کرسی پر موجود کوٹ۔

محرنے مسکرا کر اس حجابی لڑکی کو دیکھا۔

حجابی لڑکی کی آنکھیں سرمئی تھیں۔۔۔۔

یوں جیسے پتلے سرمئی پانی میں اندر تک بس ایک کھوکھلا سرمئی رنگ کا پیالہ ہو۔۔۔اوپر سے ناک میں موجود چمکتی ہوئی چھوٹی سی نوز پن

اگر میں کبھی کوئی۔۔ ٹیم بنانا چاہوں تو کیا۔۔ تم میری ٹیم کا حصہ بنو گی؟" محرام نے ") نظروں کو ہلکا سا موڑ کر اسے دیکھا۔رجا نے آہستہ سے کیمرہ میز پر رکھا اور آگے ہوئی۔ بازوؤں کو سینے کے ساتھ باندھتے ہوئے میز پر رکھا۔

کیا تم مجھے اپنا کولیڈ فوٹو گرافر رکھو گی؟"، سوال تھا یا حکم محر نے نہیں سوچا بس کہہ ڈالا۔"

" جیسا تم کہو "

تو پھر ٹھیک ہے محرم" COUNT !! ME !! IN ")

محرام وعدے نہیں کیا کرتی تھی مگر اس بات کے تو گواہ ہو ہی کے جب بھی وعدہ کیا کرتی تھی اسے پورا ضرور کرتی تھی۔ رجا الیاس کے ساتھ کیا گیا وعدہ بھی اس نے پورا کیا۔ محرام کے چھوٹے سے سٹوڈیو کی ہیڈ سٹاف اور اسکی سب مینجر، وہی چالاک سے دکھنے والی، گوسپ کرنے والی رجا الیاس تھی۔

یہ لو تمہارا پروٹ فولیو"، سیاہ گتے کی ایک موٹی سے کتاب نماشہ پکڑا کر اس نے محرام" کے ہاتھ سے کیمرہ لیا۔ وہ ماڈلز اب ٹچ آپ کے لیئے جا چکیں تھیں۔ محرام ایک سٹرلنگ اینٹرپونیور تھی۔ ہاں وہ بہت نہیں تو کچھ کما رہی تھی اور وہ اسکا اپنا تھا۔ فلحال وہ تین یوٹیوبر بہنیں تھیں (وہی سیاہ فام ماڈلز) جن کا وہ آفیشل شوٹ کر رہی تھی۔

محرام نے اپنی کرسی سنبھالی اور گود میں پروٹ فولیو کھولا۔ رجا اب کیمرہ کے لینس کے ساتھ مشغول ہو چکی تھی۔

مس محرام"،اس کے ایک آسٹریلین ایڈیٹر نے اسے پکارا۔"

محرام کھلے پروٹ فولیو کو ہاتھ میں پکڑے اس تک گئی۔

یہیں جگہ اسکی کی اب زندگی بن چکی تھی۔اسکا اپنا سٹوڈیو اسکا خواب۔ہاں اس جگہ کا رینٹ اسکی ماں پے کررہی تھی کیونکہ جس علاقے میں اس نے بنایا تھا وہاں آس پاس ڈیزائنز ہئیر اور نیل سیلونسز تھے۔شاید یہیں ایک وجہ ہے کے اسکے سٹوڈیو کو ابھی تک کم نقصان اور زیادہ فائدے ہوئے تھے۔

آوازیں ابھی بھی ویسے ہی تھیں اور یہ پورا دن یونہی آتی رہتی تھیں جب تک "م۔آڑ کیپچرز"کی بتیاں بجھ نہ جاتیں اور پودے خاموشی سے سانس لینا نہ شروع کرتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اپنی آفس کی گھومتی کرسی پر تقریباً ڈھیر ہوتی محرام نے گردن پیچھے گرادی۔اسکے سامنے وہ شیشے کی دیوار تھی اور پیچھے وہ بھوری دیوار جس پر اسی کے مختلف ڈسٹنکشنز لٹکے ہوئے تھے،دیوار کے بیچوں بیچ ایک تصویر بھی لٹکی تھی۔۔۔اسکے نکاح پر کھینچی گئی اسکی اور

مہرنساء کی مسکراتی تصویر۔اپنے آفس کے سامنے اسنے کوئی دروازہ نہیں لگوایا تھا۔۔وہ اوپن تھا۔۔۔اسی لیئے باہر لاؤنج میں موجود تمام میٹنگزاسے واضح نظر آتی تھیں۔

لگتا ہے آج تو اب بہت تھک گئیں"،سفید ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ میں سے آواز آئی۔" محرام ہلکا سا مسکرائی اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔اسکے کندھے فلحال درد کر رہے تھے مگر کچھ دیر میں نارمل ہو جائیں گے اسکی منرل ڈیفی شنسیز اب قدرے بہتر ہو چکیں تھیں۔

نہیں یار!بس آئرن لیول آئی تھنک لو ہو رہا ہے"،اپنے بیگ کی طرف ہاتھ بڑھاتے اس" نے کہا۔سامنے وڈیو کال چل رہی تھی اور وڈیو کال پر بھلا کون ہو سکتا ہے؟

اور آپ پھر یہی سینتھیٹک سپلیمنٹ لے رہیں ہیں"،کون تھا جو یوں محر پر امیوں کی" طرح حق جتاتا تھا؟دوائی کھاتی محر ہلکا سا مسکرادی۔وڈیو کال پر بیٹھا بھورے بال اور لال گلوں والا لڑکا اسے غصہ سے دیکھ رہا تھا۔

محرام نے پانی کے ساتھ دوئیاں اندر کی اور سکرین کو دیکھا۔یوشع منیر ہاسٹل میں واقع اپنے کمرے میں بیٹھا تھا۔سیاہ پورے بازوؤں والی کھلی شرٹ اور نیچے بھوری شارٹس۔ عام سے بھورے گھنگرالے بال ماتھے کے ذریعے آنکھوں میں گرتے تھے اور اسکے نقش

۔سترہ سالہ یوشع اب بیس کا ہونے والا تھا۔اور ہم صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ خود ترقی کے مرحلے سے گزر رہا تھا۔

گالوں پر موجود تھوری بہت ایکنی ابھی بھی وہی تھی۔ بھوری بڑی آنکھیں پہلے سے زیادہ روشن تھیں جن میں اس وقت محر کے لیئے غصہ اور شکایت تھی۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کے یوشع منیر قدرتی طور پر اچھے نقوش سے نوازا گیا تھااور وقت کے ساتھ ساتھ اسکی شخصیت میں آتا کونفیڈنس اسے جاذب نظر بنا رہا تھا۔

انسان کی ساری خوبصورتی اسکے کانفیڈنس،اسکے مزاج اور صاف ستھرائی میں ہوتی ہے۔ اگر کچرا بھی دکھنے میں چمکتا ہوا سونا، یہ پانی جیسا شفاف لگتا تو انسان کو کبھی اس سے بھی مسئلہ نہ ہو۔

" کیا دیکھ رہے ہو دادا کی طرح "

یہی کے آپ اپنا بلکل خیال نہیں رکھتی، مرنے کا پورا ارادہ کیا ہوا ہے "، تو اب یہ لڑکا طنز " بھی سیکھ رہا تھا۔ محرام مسکراتے ہوئے دیکھتی گئی،ڈمپلز مسکرانے کے باعث نظر آئے۔

" تم جو نہیں ہو۔۔۔، تم ہوتے ہو تم مجھے مزے مزے کے کھانے بنا کر دیتے ہو "

مطلب اگر مجھے کھانا بنانا نہ آتا تو۔۔میرا ہونا یا نا ہونا برابر ہوتا"، صدمہ اور وہ بھی گہرا۔" تو تمہیں کونسی خوش فہمی ہے؟"، محرام کی مسکراہٹ گہری ہوئی، یوشع نے دل پر ہاتھ رکھ کر صدمے کی کیفیت کو ناپنا چاہا تو وہ تھوڑا سا ہنس دی۔

یوشع کے ساتھ وہ ایسے ہی خوش رہتی تھی۔ وہ اسکے لیئے اسکا وہ بھائی تھا جس کی اس نے بہت پہلے تمنا کی تھی اور۔۔۔یوشع کے لیئے محرام وہ بہن تھی جس کو ہمیشہ اس نے اپنی سگی بہن میں دیکھنا چاہا تھا۔

خیر میں اگلے مہینے تک ہی چکر لگاؤں گا ابھی تو نیکسٹ ویک سے فائنلز ہیں۔۔آپ بتائیں" بازل بھائی کا کچھ پتہ چلا"، عادات بدل جاتیں ہیں۔۔فطرت نہیں، اور دوسروں کی فکر کرنا یوشع منیر کی فطرت میں تھا۔

آخری اطلاع تو یہی تھی کے یوکے میں شروع کیا گیا اسکا بزنس فلاپ ہو چکا ہے اور وہ" قرضوں میں ڈوبا وہاں سے بھاگ کر تھائلینڈ جا چھپا ہے۔۔۔وہیں پر۔۔۔شاید وہ کوئی اور کاروبار شروع کرنے والا ہے یا شروع کر چکا ہے۔۔آئی ڈونٹ کنو۔۔اتنا بھی اسکے دوست سے سنا تھا"، زباب کی موت کے دو ہفتے بعد۔۔۔قرۃ العین نے لیگلی طور پر بازل کو اپنی

تمام جائداد سے عاق کر دیا تھا۔ غصہ کا تیز تو وہ ہمیشہ سے تھا اور اس واقعے کے بعد وہ ایک دن بھی وہاں نا ٹکا اور نکل گیا۔

اس دن کے بعد سے اس کے مغرور بھائی نے خود ہی ان سے تمام تعلقات توڑ دیئے۔ اسکی ماں بھلے نا بولتی ہوں مگر محرام جانتی ہے وہ بازل کو یاد کرتی ہیں، اسکی جدائی نے تو انہیں اتنا کمزور بنا دیا ہے۔ وہ اصولوں کی پابند جلاد بھلے تھیں مگر وہ ایک ماں بھی تھیں۔ اپنے جذبات بھلے وہ مشینی رکھتی تھی مگر اب صرف محرام اور وہ رہ گئے تھے۔۔۔ اور جتنا اس نے ان دو سالوں میں اپنی ماں کو سمجھا تھا اس سے زیادہ بہتر طریقے سے اس نے پوری عمر نہیں سمجھا ہو گا۔ وہ اُن سے اِس موضوع پر بات بھی کرنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن ہر چیز کو وقت درکار ہے۔ ان کے درمیان موجود دیوار ابھی پگھل رہی تھی۔۔۔ پگھل چکی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ کا بھی کوئی کنٹیکٹ نہیں ان سے "، لیپ ٹاپ اٹھاتی محر نے نہیں میں جواب دیا۔"

اسکے ٹیبل کے عین سامنے دو آرام دہ موٹے صوفے رکھے تھے۔ جو بیٹھنے سے اندر کو

دھنس جاتے تھے اور جن پر ٹانگیں رکھنے کی جگہ موجود تھی۔ان پر ڈھیتے اس نے لیپ ٹاپ کو گود میں رکھا۔

تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں یوش"، محر جانتی تھی جواب 'نہ 'میں ہو گا۔اسکے سارا" تعلیمی خرچہ مہر نساء پہلے ہی فنڈ کر چکیں تھیں مگر وہ پھر بھی پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

مجھے کس چیز کی ضرورت نہیں"، کہتے ساتھ اس نے سامنے سے پانی کی بوتل اٹھائی اور" پینے لگا۔

اسی دوران محر کے آفس میں رجا داخل ہوئی۔۔ہاتھ میں ایک یو ایس بی تھی اور دوسرے میں غالباً کوئی انویٹیشن کارڈ۔۔

یے لو۔۔آج کے شوٹ کی تصاویر اس فلیش میں ہیں اور۔۔۔"آگے آتے ہوئے اسکی " نظر یوشع پر پڑی۔۔"اوہائے یوشا"، وہ جو اسکو سلام کرنے والا تھا اپنے نام غلط پکارنے پر منہ بنا کر رک گیا۔

میرا نام یوشا نہیں یوشع ہے۔۔لمبامت کیا کریں"، نام کی سائنس کو جیسے رجا نے ہوا " میں اڑا دیا۔

www.novelsclubb.com

خیر۔۔ محرم یہ مسٹر والٹس مین کی بیٹی کی شادی کا کارڈ ہے۔۔ تمہیں ایز آ گیسٹ " انوائٹ کیا ہے۔۔ حیرت گوروں نے بھی لوگوں کو شادیوں پر بلانا شروع کر دیا"، رجا نے سفید کارڈ محر کے سامنے رکھے چھوٹے سے سفید کارڈ بورڈ ٹیبل پر رکھا اور چلی گئی۔

اسکے جاتے ہی یوشع نے محرام سے پوچھا۔۔"یہ واقعی آپ کے لیئے کام کرتیں ہیں کیا ؟۔۔نام تک تو سہی لینا آتا نہیں"، محرام ہلکا سا ہنسی۔۔رجا کی عادت تھی وہ ناموں کے معاملے میں انتہائی پھوڑ تھی۔

خیر۔۔۔عینا آنٹی کب جارہیں ہیں پاکستان؟"،عینا آنٹی نام۔۔یوشع کی ہی تخلیق تھا" جس پر اسکی ماں ہمیشہ منہ ہی منہ میں 'سیدھا نام بھی نہیں لے سکتا بدتمیز' کہا کرتیں تھیں ۔

www.novelsclubb.com

اگلے مہینے"، پاکستان کا ذکر آتے ہی جیسے اسکا دل ڈوب جاتا تھا ہمیشہ ایک ہی آواز کانوں " میں گونجتی تھی

میں نے ایک اور بھی غلطی کی ہے محرام ہمایوں، آج نہیں۔۔۔ کل نہیں۔۔پرسوں")

("نہیں، ہمیشہ یہی غلطی کی ہے۔۔۔ تم سے محبت کی

آپ بھی جائیں گی؟"، آنکھیں چراتے ہوئے کہا۔ محرام کے چہرے ہر چھائے سائے وہ" باخوبی پڑھ سکتا تھا۔ اسکا چہچہاتا چہرہ ایک دم ہی بجھ سا گیا۔

میں نے کیا کرنا ہے؟"، ہلکی سی آواز میں کہتے اس نے کاؤچ کے اوپر لگی سیاہ لیدر کو" کرچھنے کی کوشش کی۔ لمبی پتلی چھوٹی انگلی میں آج بھی وہی سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔۔ پتہ نہیں کیوں مگر اب وہ اس انگوٹھی کو ہٹانا نہیں چاہتی تھی۔

نساء پھوپھو سے ملیے گا نا"، یوشع کی نظریں ابھی بھی محرام سے نہیں ملیں تھیں۔ یہ ایک" ایسا موضوع تھا جس کے بارے میں بات کرتے وقت وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھنے کے بجائے ہر ایک شے کو دیکھتے رہتے۔

www.novelsclubb.com

آپیا!"، آہستہ سے پکارا"

ہوں"، کھوئے ہوئے لہجہ میں اس نے ہونٹ ہلائے بغیر کہا۔"

آپ گلٹی ہیں نا۔۔"، نظروں کے اوپر سے محر کو دیکھا"۔۔۔کے آپ جاتے وقت نساء" "پھوپھو کے پاس کیوں نہیں رکی، خود کو ان پر فوقیت کیوں دی۔

محرام خاموش رہی۔ ہلکی سی نظر بھوری اینٹوں کی دیوار پر لگیں اپنی کامیابیوں پر ڈالی۔ اسکی ایک طرف شیشے کی دیوار تھی جہاں سے دوپہر کی روشنی اندر کو آتی تھی۔

ڈاکٹرز نے کہا ہے انہیں اٹینشن کی ضرورت ہے۔"،اس نے محرام کو منانے کی کوشش" کی

ان کے پاس سب ہے"، نظر ابھی بھی اپنی کامیابیوں پر تھی۔۔۔اسکا دل جانتا تھا یہ" دلیل بہت بے معنی ہے مگر دماغ کر پرسکون رکھنے کے لیئے کچھ تو کہنا تھا نا۔

کون ہے انکے پاس؟"،اس نے دکھ سے طعنہ دیا"۔۔عینا آنٹی یہاں ہوتیں ہیں، آپ" "جاتی نہیں۔ میرے فون پر ان سے بات ہوتی ہے اور احمد بھائی۔۔

محرام جم گئی۔ کچھ لمحات کے لیئے سب بے معنی ہو گیا۔ کمرے میں جیسے خلاسی بڑھ گئی تھی اور اس میں بس وہ تھی، سامنے کھلا لیپ ٹاپ اور اپنی کامیابیوں کے بیچ لگی وہ تصویر

www.novelsclubb.com

۔۔۔آوازیں رکیں اور پھر اتنی ہی تیزی سے واپس آئیں جیسے کوئی غبار اسا ہو جس سے انسان باہر نکلا ہو۔۔۔وہ اس شخص کا ذکر پچھلے ڈھائی سالوں سے نظرانداز کرتی آئی تھی۔

احمد بھائی کو وہ خود کے قریب تو آنے دیتی ہیں مگر۔۔۔ان سے بات نہیں کرتیں۔"، "یوشع کی آنکھوں میں محر کے لیئے دکھ،احساس اور ممنونیت جھلک رہی تھی،"احمد بھائی انہیں دوائی دیتے ہیں،وہ چپ چاپ کھا لیتی ہیں۔۔احمد بھائی ان سے انکے دن کا پوچھتے ہیں وہ روز ایک ہی جملہ دوہراتی ہیں۔۔اچھا گزرا اور جب سوال کیا جائے آپ نے آج کیا کیا تو کہہ دیتی ہیں۔۔۔کچھ نہیں"،اسکی آواز اونچی ہو رہی تھی،غصہ سے نہیں تکلیف سے۔۔ وہ تکلیف جو محسوس کرنا اسکی فطرت میں تھا۔"نساء پھوپھو اندر سے ختم ہو چکی ہیں۔۔اور ایک مریض جب اندر سے جینے کی خواہش چھوڑ دے۔۔ تو اسے کوئی دوا، کوئی علاج ٹھیک نہیں کر سکتا آپیا"۔

www.novelsclubb.com

" یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہے ہو"، بالآخر اس نے سکرین کی طرف دیکھا۔آنکھوں میں سختی تھی یوں کے آنسو کو روکا ہوا ہو۔یوشع حیران نہیں ہوا وہ بس اچانک سے چیخ اٹھا

کیونکہ آپ وہ واحد شخص ہیں۔۔ جو احمد بھائی اور نساء پھوپھو کے آپس کے تعلقات صحیح " کر سکتی ہیں "

کوئی کسی کا تعلق کسی اور کے ساتھ درست نہیں کر سکتا۔ سب انسان کے اپنے بس میں " ہوتا ہے"، نم آنکھوں کے ساتھ پختہ لہجہ میں کہا۔

کر سکتا ہے آپیا۔۔ آپ کر سکتی ہیں"، تھک کے وہ پیچھے ہوا۔ افسوس سے سکرین کے پار " دیکھا۔ دونوں میں خاموشی چھاگئی۔ سامنے بنا کال ڈسکونیکٹ کرنے کا آئی کن دیکھتے اس نے سوچا کال کاٹ دے۔

کال مت کاٹیے گا"، سینے پر بندھے بازو، اور آنکھوں میں بیزاری کے ساتھ یوشع منیر " نے کہا۔ ایسی کیا طاقت تھی اس کے کہنے میں کہ محرام نے ارادہ ترک کر دیا۔

وہ اٹھی اور اپنے ورک ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس میں انڈیلا۔۔ جب یوشع کا سوال سارے میں پھیلا

ایسا کیا کیا ہے بھائی نے ؟"، محرام کا سانس وہیں رک گیا۔ ٹانگیں بھی وہیں جم گئیں۔ ("" " تم بھلے مجھے معاف مت کرنا۔۔ مگر مجھ سے نفرت کبھی مت کرنا")۔ وہ اپنے خیال میں

اس قدر کھو گئی تھی کے اسے پتہ بھی نا چلا۔پانی گلاس سے ابھر کر باہر نکل رہا تھا۔اس نے فوراً سے جگ ہٹایا اور اپنے گیلے ہاتھوں کو جھاڑنے لگی

مجھے نہیں معلوم۔"، وہیں کھڑے کھڑے جواب دیا(احمد کی اصلیت اسکے علاوہ صرف" دانی کو معلوم تھی)

وہ آپ کے سب سے قریبی دوست تھے۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے آپکو معلوم نہ ہو"، " تفتیش سے کہا

دوست تھا۔۔سایہ نہیں جو سب پتہ ہو گا"، غصہ سے دوبارہ صوفے پر آکر بیٹھی۔ہاتھ " میں پکڑے پانی کا گلاس میں سے پانی جھلک کے نیچے گرا۔

یوشع نے گہری سانس لی۔۔ماتھے پر ڈلے بل بالوں کے نیچے چھپ گیے تھے،"انہوں نے بابا کی پراپرٹی بیچ دی ہے۔"، محرام خود کو کمپوز رکھے پانی پینے لگی۔۔یوں لگتا تھا حلق سے کانٹے گزر رہیں ہوں

اچھا!"، یہ بات وہ جانتی تھی، عین نے بتائی تھی "

"اپنی نرسری شروع کی ہے انہوں نے اور اسی کے قریب ایک شیلٹر ہوم بھی۔"

اچھا!"، یہ بھی وہ جانتی تھی، عین نے بتایا تھا "

"پھر مل آئیں نا، یہ نا ہوں۔۔۔وہ ہمیشہ کے لیئے چلیں جائیں۔"

تم کس کی سفارش کر رہے ہو۔۔دانی کی۔۔یا اپنے بھائی کی"۔۔بے تاثر نگاہوں سے " دیکھتے سینے پر بازو باندھے۔

جس کا آپکو دل کرتا ہے کام کر دیں"، پوری دانتوں کی بتیسی دکھائی۔ محرام نے ایک " گہری سانس خارج کی اور آگے ہوتے ہوئے انگلی میں پہنی ہوئی آنگھوٹی گھمائی۔

" میں اگر جاؤ گی تو تمہیں بھی جانا ہو گا "

نہیں جا سکتا۔۔۔فائنلز فار گاٹ"، مسکراتے ہوئے یاد دلایا۔ محرام نہیں مسکرائی وہ " اپنے بڑی بہن موڈ میں آچکی تھی۔

www.novelsclubb.com

بہانے۔۔سب بہانے"،یوشع کی آئبرو نا سمجھی سے آپس میں جڑیں۔"تم اسی لیئے " نہیں جاتے کیونکہ تم بھی گلٹی ہو۔۔ تمہیں لگتا ہے دانی کی اس حالت کے ذمہ دار تم بھی ہو جبکہ۔۔۔زباب کی موت تمہاری وجہ سے نہیں ہوئی تھی"،اب باری تھی یوشع کے کٹہرے میں کھڑے ہونے کی۔

محر کو لگا وہ ابھی اسکی بت سے اختلاف کرے گا مگر اسکے اندازے کے بر عکس وہ اداسی سے مسکرایا، "آپ جو بھی کہہ لے محر آپی۔۔جب تک میرا دل یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔آپکی باتیں مجھ پر اثر انداز نہیں ہو نگی۔مجھے ابھی خود کو وقت دینا ہے۔۔۔۔پھوپھو کو میری نہیں آپکی ضرورت ہے۔۔۔آپ جایئے گا"، محرام کی زبان سے یک دم ہی تمام الفاظ ختم ہو گئے

تھوری دیر دونوں خاموش رہے پھر یوشع نے بات کا آغاز کیا۔

، محرام نے جھٹکے سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔۔وجہ اسکا سوال نہیں اسکا"" "جگن کا کچھ پیتہ چلا

نفرت نہیں بچتاوا سنائی دے رہا تھا۔لہجہ تھا۔وہاں

تم ابھی بھی اسکے بارے میں کیوں پوچھتے ہو"،ایک ساتھ ڈھیر سارا غصہ آیا۔۔انسان کو" اچھا ہونا چاہیے مگر اتنا نہیں کے وہ اپنی بہن کے (تقریباً) قاتل کی خیر و عافیت پوچھے۔

پیتہ نہیں۔۔۔"، گردن جھکی تھی،وہ اپنے لمبی معمار جیسے ہاتھوں کو دیکھتا گیا۔"کیونکہ " شاید میں آج تک تسلیم نہیں کر پایا کے جس دن۔۔زباب آپی چلی گئی تھی اسکے اگلے دن

ہی جگن بھی چلیں گئیں"، محرام کا غصہ قدرے کم ہوا۔امید دلانے والے لہجے میں وہ مخاطب ہوئی

اسے کچھ نہیں ہوا ہو گا، وہ جگن ہے۔۔۔مجھے یقین ہے وہ اس جہاز میں بیٹھی ہی نہیں "ہو گی۔۔۔اور ہمیں کیا معلوم وہ آسٹریلیا ہی جا رہی تھی یا نہیں

جس دن جگن گھر سے غائب ہوئی تھی۔۔اگلی صبح اطلاع آئی کے تین بجے آسٹریلیا جانے والا جہاز کریش کرنے کے باعث بہت سے لوگ جان بحق ہوئے۔ محرام کو وہ منظر آج بھی یاد ہے جب ولا کے لاؤنج میں ٹی وی پوری آواز کے ساتھ چل رہا تھا اور اس پر تباہ ہوئے جہاز کی تصاویر گردش کر رہیں تھیں۔اسکا دل اس وقت ڈوبا تھا۔۔۔پہلی دفعہ اسے اندازہ ہوا خون کے رشتہ کو ہمیشہ کے لیئے کھو دینا کیسا لگتا ہے۔

خبروں کے مطابق یہ پلین کریش قدرتی نہیں۔۔ پلینڈ تھا۔۔بہت سے لوگوں کی لاش مسخ ہو چکی تھی یہاں تک کے وہ شناخت کے قابل بھی نہیں رہیں تھیں۔۔۔انکے خاندان کو یقین تھا کے جگن بھی کہیں انہیں مسخ شدہ لاشوں میں سے ایک تھی۔یعنی کے جگن تاثیر کا اختتام ایسا ہی ہونا تھا۔۔موت !بے نامی کی موت !

خیر۔۔"، یوشع نے گہری سانس لی، "میں اب چلتا ہوں آپ۔۔۔بس مجھ سے وعدہ کر دیں" آپ پاکستان جائیں گی۔۔بھلے ایک دن کے لیئے مگر آپ جائیں گی"۔ محرام کا دل چاہا انکار کر دے مگر پھر یوشع کی وہ پر امید نگاہیں۔۔ لیکن۔۔۔کیا وہ پاکستان جا کر مہر نساء کا سامنا کر لے گی؟ کیا وہ۔۔احمد کا سامنا کر لے گی؟

میں نے ایک اور بھی غلطی کی ہے محرام ہمایوں، آج نہیں۔۔۔کل نہیں۔۔پرسوں")

("نہیں، ہمیشہ یہی غلطی کی ہے۔۔۔تم سے محبت کی

یہ جملہ اسکا پیچھا نہیں چھوڑتے تھا؟، وہ احمد کو کب کا معاف کر چکی تھی، کہیں اندر وہ دوبارہ دوستی بھی کر لے گی مگر اسے ڈر تھا یہ سچ جاننے کے بعد اگر وہ اسے باقاعدہ ملے گی تو شاید وہ جو دوستی کی نظر تھی وہ اس نظر کو بھول جائے۔ سر پر ایک تلوار لٹکتی رہے کے یہ شخص جو سامنے بیٹھا ہے یہ محرام کے بارے میں رائے قدرے مختلف رکھتا ہے۔ اسے ڈر تھا وہ احمد کے ساتھ دوبارہ کمفرٹیبل نہیں ہو سکے گی۔

آپیا!"، یوشع نے خاموش بیٹھی محرام کو پکارا" جائیں گی نا؟!"، محرام اسے دیکھتی گئی " ۔۔بغیر پلک جھپکے۔۔سانس روکے۔۔ہونٹ سیئے۔۔۔جب

ٹھیک ہے"، گردن ہاں میں ہلائی "میں جاؤ گی"۔بس یہ کچھ لفظ اور یوشع منیر کے ' ہونٹ مسکرانے لگے۔وہ محرام ہمایوں ہے وہ سامنا کر لے گی۔وہ مہر نساء خاور کا۔۔وہ احمد جہانزیب کا۔۔وہ سب کا سامنا کر لے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو ماہ بعد

ملک تھا پاکستان۔۔۔شہر تھا اسلام آباد۔۔۔مہینہ تھا جنوری

آسٹریلیا کی گرمیوں سے نکل کر پاکستان کی یخ بستہ سردیوں میں آنا آسان نہ تھا۔اسے یقین تھا یہ موسمی تبدیلی اسے بیمار کر دے گی مگر وہ کونسا ہمیشہ کے لیئے آئی تھی۔۔ایک کام تھا وہ کرنا تھا،کچھ گرہیں تھی وہ سلجھانی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اسلام آباد آئی رپورٹ کے باہر تیز بارش ہو رہی تھی۔ پیو منٹ مکمل بھیگا ہوا تھا۔ اپنے لیئے اس نے گاڑی منگوالی تھی۔ اسکی ماں ایک مہینہ پہلے کی آچکیں تھیں اور ولا میں رہ رہیں تھیں مگر محرام۔۔۔ وہ وہاں نہیں جایئے گی۔ اس نے اپنے لیئے ہوٹل بک کروالیا تھا۔

(اسکا اپارٹمنٹ کرایئے داروں کے حوالے تھا)۔

بمشکل چھتری اور اپنا سامان سنبھالتی وہ کیب میں سوار ہوئی۔۔۔ اسکا بنایا پلین سیدھا سادہ تھا۔ وہ جانتی تھی اسکی پہلی منزل کہاں ہے۔۔ اور کون ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ جنوری کا وہ وقت تھا جب بارشیں بے تحاشہ برستیں تھیں۔ پورا پاکستان تقریباً اسی مون سون کی زد میں آیا تھا۔ سردی آئے دن اسی وجہ سے حد سے زیادہ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں اسلام آباد کی بھیگی سڑک پر اگر گاڑی چلتی تو وہ پانی کو ساتھ اڑاتی جاتی۔ انہیں گاڑیوں میں سے ایک گاڑی اسکی بھی تھی جو بارش میں بھیگتے مصروف سے مہر نساء خاور کے ہاسپٹل کے سامنے رکی۔

ہر روز نجانے کتنے لوگ اس ہاسپٹل میں اپنی آخری سانسیں لیتے ہونگے مگر انکے چلے جانے سے کبھی زندگی کی مصروفیت نہیں رکتی۔

بھوری اور آف وائٹ راہداریوں میں نرسز، ڈاکٹرز، مریضوں کے ساتھ آئی فیملی سب آگے پیچھے ہو رہے تھے۔ آس پاس شور تھا مگر اسے اپنے اندر خاموشی محسوس ہو رہی تھی۔

ارد گرد کے شور میں اسے خود میں خاموشی محسوس ہو رہی تھی۔ یا یہ کہا جائے کے وہ سن (تھی۔)

ہر قدم بھاری تھا۔ ہر نگاہ میں خوف۔ وہ ڈھائی سال بعد وہاں آگئی تھی جہاں سے سارے رشتے ٹوٹے تھے۔ یہیں پر ہی توزباب کی لاش لائی گئی تھی۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے وہ واپس یہاں آئے گی جہاں سے یہ بدقسمتی کا سائکل) شروع ہوا تھا۔ وہ

جگہ جہاں سے it all started to go wron g)

www.novelsclubb.com

گہرے گلابی رنگ کے ٹخنوں کو چھوتے کوک ٹیل سویٹر کے اوپر اس نے سیاہ رنگ کا بغیر بٹن والا لمبا کوٹ پہن رکھا تھا۔ پاؤں میں سفید بھاری سنیکرز اور سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ کانوں میں پہنے سیفٹی پن کے جیسے آئیر نگز دمک رہیں تھیں۔

ہر وارڈ میں کوئی نا کوئی مریض تھا، پورا ہسپتال روشن تھا۔ وہ جانتی تھی اسے کہاں جانا ہے، مگر اسکے باوجود بھی وہ آہستہ سے رک رک کر آس پاس کو اپنے اندر اتارتی آگے بڑھ رہی تھی۔

(اسکی نظریں ابھی بھی ولاء پر سجی لائٹس پر تھیں جو خود میں ایک پوری داستان سنا رہیں تھیں۔)

اسے لگا تھا اب وہ پاکستان نہیں آئے گی مگر وہ غلط تھی۔۔۔ وہ آئی تھی بلکہ وہ آچکی تھی۔

ماضی کو پیچھے چھوڑتے وہ لفٹ کی جانب بڑھی۔۔ وہ اب بہت آگے آچکی تھی، یہ سب بے معنی ہو چکا تھا

(وہ ابھی بھی ٹرانس میں تھی مگر اس سب کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اس نے ولاء کے وسیع شیشے کے دروازے کو پار کرنے کا فیصلہ کیا(ماضی کو ماضی میں ہی رہنے دو محرام ہمایوں)

لفٹ میں سوار ہوتے وہ ہاسپٹل کے سب سے اوپری فلور پر آئی۔ بھوری دیواریں اور سفید ٹائلز۔ باہر ہوتی بارش کے مقابلے اندر آوازیں زیادہ اونچی تھیں۔ لفٹ سے نکلتے وہ بائیں جانب کو مڑیں اور پھر دائیں طرف کے کوریڈور میں بنے واحد دو کمروں کے بیچ کھڑی ہو گئی۔

" ڈائریکٹر ایم بی بی ایس ڈاکٹر مہر نساء خاور "

بائیں جانب والے دروازے کے ساتھ نیم پلیٹ لٹکی تھی۔اس نے آنکھیں بند کی ایک سانس لیا، آنکھیں کھولیں اور سانس خارج کی۔

دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی۔

مجھے یہاں کیوں روکے ہوا ہے عین"، دروازہ ابھی مکمل پار کیا ہی نہیں تھا جب اسے ان کی آواز آئی۔ وہی جن کے بارے میں مشہور تھا کے وہ محرام کے جیسی تھیں یا پھر۔۔۔
محرام انکا عکس تھی۔

سامنے ایک شیشے کی دیوار تھی اور اسکی دوسری طرف ویل چیئر پر بیٹھا وجود اسکی نانو کا تھا۔

آپ کو کسی سے ملوانا ہے ممی"، ساتھ بیٹھی قرۃ العین نے ان سے کہا۔ اسکی ماں نے ایک" سیاہ گارڈیگن پہنا تھا اور بھورے بال اب مکمل سفید ہوئے ایک جوڑے میں قید تھے۔ محرام کی نظر پھسل کر مہر نساء کی پیٹھ پر پڑی۔ انکے سیاہ بال ڈائی شدہ تھے۔ نفاست سے گنگی کر کے انہوں پیچھے کیچڑ میں بند کیا ہوا تھا۔ فربہ وجود نے کندھوں پر کیمل رنگ کی لمبی سی شال ڈالی تھی۔ محرام صرف انکا نیم رخ دیکھ سکتی تھی اور وہ نیم رخ بھی اسکور لانے کے لیئے کافی تھا۔

ایک بچہ اپنی ماں کے بغیر ایک دن نہیں رہ سکتا، اس نے تو پھر ڈھائی سال گزارے تھے۔

قرۃ العین جو کچھ کہنے والی تھی رک گئیں۔ محرام اپنے سنیکرز میں چل کر آتی اب اس کمرے میں کڑھی تھی۔ اسکی نم آنکھیں مقناطیس کی طرح مہر نساء کی پیٹھ پر مرکوز تھیں۔

اپنی بیٹی کی نظروں کا تعاقب کرتے مہر نساء نے بمشکل ویل چیئر موڑی۔ ایک لمحہ لگا اور ان دونوں کے درمیان گھائل دیوار ڈھے گئی۔

اسکی دانی کس قدر بوڑھی ہو چکیں تھیں۔ چہرے پر جھڑیوں کی تعداد میں اضافہ آ چکا تھا۔ انکی سیاہ آنکھوں کی روشنی غائب تھی، وہاں پر پھیلی اکتاہٹ ویل چیئر موڑتے ساتھ حیرت اور ششدر میں بدل گئی۔

م۔۔ح۔۔ر۔۔و"، بغیر آواز نکالے انہوں نے اسکا نام توڑ توڑ کر پکارا۔۔۔ پھر اوپر سے " نیچے اسے دیکھا۔ محر ہچکی مار کر رونے لگی۔ کہیں یہ کوئی خواب تو نہیں !

بے اختیار نکلنے والے آنسو کسی آبشار کی طرح بہتے ہوئے منظر دھندلا گئے۔ مگر اس نے انہیں نہیں رگڑا۔ وہ چاہتی تھی ان آنسوؤں کو وہ خود گر رگڑیں جنہیں دیکھ کر وہ روئی تھی۔

می !"، قرۃ العین نے مہر نساء کو تھوڑا سا ہلایا۔ انہوں نے خوف زدہ نگاہیں اٹھا کر اپنی بیٹی " کو دیکھا جیسے یقین دہانی چاہتی ہو کے سامنے کرڑھی لڑکی محرام ہی تھی۔۔ انکی محرام۔

عین نے ہولے سے گردن ہاں میں ہلائی۔ مہر نساء کے آنسو ہچکی کی طرح نکلے۔ کانپتے بازوؤں کو فوراً محرام کے کیئے کھولا۔ وہ ایک بھی سیکنڈ ضائع کیئے بغیر انکے سینے سے لگ گئی

۔

میری محرو۔۔۔میری بیٹی۔۔۔تم آگئی"،اونچااونچا روتے ہوئے وہ کبھی اسکے ہاتھ چومتی کبھی بالوں کو سہلاتیں۔دونوں نانو نواسی روئے جارہی تھیں۔کبھی ایک سامنے والے کو دلاسہ دیتا کبھی دوسرا سامنے والے کے آنسو پونچھتا۔

قرۃالعین نے وہاں کھڑا ہونے کے بجائے باہر جانا پسند کیا،وہ اگر اندر کڑھی رہتی تو شاید انکا خود کے آنسوؤں پر اختیار نا رہتا۔

کمرے سے باہر آتے انہوں نے سینے پر ہاتھ رکھ کر لمبی مگر گیلی سانسیں اندر کو کھینچی۔پھر مہرنساء کے نام کی لگی پلیٹ کو دیکھا۔ایک آنسو ابھی پلک پر آیا ہی تھا کے انہوں نے بے دردی سے اسے صاف کر دیا۔

آپ تو ممی پھر بھی محرام سے مل سکتی ہیں۔۔میرا کیا جس کی ایک بیٹی مر چکی ہو اور بیٹے کو اس نے خود زندگی سے نکالا ہو۔۔۔میں کیسے ملوں ان سے"،وہ بدلی نہیں تھیں انہوں نے بس اپنی تلخ فطرت کو ظاہر کرنا کم کر دیا تھا۔وہ اپنے بچوں کو یاد کرتی تھیں مگر اس بات کا اعتراف وہ کبھی نہیں کرے گی۔۔۔باتیں دل میں رکھنا مہرنساء ولا کے مکینوں کی پرانی روایت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بارش اب باہر تھم چکی تھی۔ ہلکے ہلکے قطرے تھے جو وقتاً فوقتاً آسمان سے ٹپک پڑتے۔ شیشے پر پھسل کر آتے قطروں کو بغور دیکھتے وہ اپنی گرین ٹی میں چمچ پھیرنے لگیں۔ بارش کے قطرے بہتے ہوئے آتے اور آپس میں مل کر اک نیا قطرہ بناتے۔ کوٹ اب ساتھ صوفے پر رکھا تھا اور سیاہ بال نفاست سے لو پونی ٹیل میں قید تھے۔

ہیٹر کے باعث کمرہ نرم گرم سا تھا۔ صوفے کی دوسری طرف ویل چیئر پر مہر نساء بیٹھیں تھیں۔ انکے ہلکے گلابی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ چہرے پر بلا کا سکون تھا۔

درمیان میں ایک میز تھی جس پر ڈرائے فروٹس کا باؤل لدھا ہوا رکھا تھا۔ مہر نساء کی گود میں ایک پلیٹ موجود تھی جس سے وقتاً فوقتاً وہ والنٹ کریکر سے اخروٹ اٹھا کر توڑ تیں۔ (walnut cracker)

چمچ چلنے کی آواز بند ہوئی تو اس نے سفید بڑے سے مگ کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر ہاتھ گرم کرنے چاہے۔

تم نے غلطی کر دی۔۔"، محرام جانتی تھی وہ کس بارے میں بات کر رہیں ہیں، "اتنے سالوں میں بھی تم اندازہ نہ کر سکی کے تمہاری دانی کیسی ہیں"، اخروٹ ٹوٹنے کی آواز آئی ۔محرام جھکی ہوئی گردن اور سیاہ آنکھوں کے ساتھ انکے سفید جھریوں والے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔اللہ کا شکر تھا انکا بازو جو وقتی طور پر فالج زدہ ہوا تھا وہ اب ٹھیک ہو چکا تھا۔

میں نے کبھی تمہاری ماں سے نفرت کی۔۔کے وہ مجھے چھوڑ کر اتنا عرصہ باہر کیوں رہی۔" ۔تو پھر میں تم سے کیوں کروں گی؟"، محرام کی گردن مزید جھک گئی۔ گرین ٹی میں سے نکل کر آتا دھواں ہاتھ کے ذریعے فضا میں پھلایا۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔میں نہیں جانتی تم کیوں گئی تھی"، اپنی گرین ٹی کا گھونٹ بھرا اور ہلکی سی نگاہ مہر نساء کے چہرے پر ڈالی۔۔۔ بھڑاپے نے انکی جلد لٹکا دی تھی۔انہوں نے اخروٹ توڑ کر ڈرائے فروٹ کے پیالے میں اچھالے۔ساتھ ہی محرام کو انہیں کھانے کا اشارہ کیا۔

لیکن آپ نے تو پھر بھی کچھ بھی سہی نہیں کیا"، بادام اٹھاتے ہوئے آہستہ سے شکایت" کی۔دونوں زو معنی باتیں کرتے ہوئے بھی جانتیں تھیں کے موضوع گفتگو کون ہے۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں نے کوشش نہیں کی ہو گی ؟"، بھوری طبیب نے تھکن زدہ سانس" خارج کی، "روز اٹھ کر میں خود سے یہی کہتی تھی کے آج۔۔میں سب بھول جاؤ گی، آج سے ایک نئے دن کی شروعات ہے۔۔ مگر پھر جیسے ہی وہ میرے سامنے آتا میں کوشش " کے باوجود بھی سب پہلے جیسا نہ کر پاتی

کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہتا دانی"، وہ ہاتھ میں تھامے مگ میں جھانک رہی تھی۔۔ ہلکا" سبز مایہ دھواں اڑا رہا تھا، "آپ نے معاف کر کے نئے رشتے کی بنیاد رکھنی ہوتی ہے،۔۔ "سب زیرو سے سٹارٹ کرنا ہوتا ہے

کہنا آسان ہے بیٹے۔۔۔ کرنا مشکل"، آخری آخروٹ ٹوٹ ہی نہیں رہا تھا، وہ مسلسل" زور لگا رہی تھیں۔۔ لیکن انکے بھورے وجود میں اتنی ہی قوت تھی۔

محرام نے ہاتھ آگے بڑھا کر والنٹ کریکر ان سے لیا اور آخروٹ توڑنا شروع کیا، "ایک بات بولوں۔۔ دانی!" آخروٹ پر زور لگایا "ساری غلطی احمد کی نہیں۔۔۔۔ بہت سا قصور آپ کا بھی ہے"، اونچے سے کریک کے ساتھ آخروٹ کا چھلکا ٹوٹا اور اندر سے ! آخروٹ نظر آیا۔ ایک طرف کا حصہ جلا ہوا تھا۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا

مہرنساء نے ندامت سے اسے دیکھا۔۔وہ اپنی غلطیوں سے انجان نہیں تھیں، "آپ نے ہی ہمیشہ سے اسے یہ سکھایا کے سب کی سن لو، کسی کو کچھ نہ کہو، نہ وہاں سے ہٹو اور نہ ہی جواب دو۔۔۔ہاں خاموشی بہترین ہتھیار ہے مگر۔۔ضرورت سے زیادہ خاموشی لوگوں کو اپنی حدود بھلا دیتیں ہیں"، ایک اور مگ میز سے اٹھاتے ہوئے وہ کڑھی ہوئی۔۔چل کر کھڑکی کے پاس رکھے ٹیبل کے قریب گئی اور الیکٹرک کیٹل میں پانی گرم کرنے کے لیئے رکھا۔

جانتی ہوں۔۔۔"، افسوس بھرا لہجہ "مگر۔۔مجھے یہ یقین نہیں آتا کے کوئی اپنے ہی "خاندان کے کسی فرد کے اتنا خلاف کیسے جا سکتا ہے؟

اس لیئے کیونکہ آپ نے کبھی اس شخص کو خاندان کا حصہ بننے ہی نہیں دیا"، محرام بھیگی" ہوئی کھڑکی کے سامنے کڑھی پانی گرم ہونے کا انتظار کرتی رہی۔

بازل کو آپ نے کبھی بدتمیزی کرنے سے روکا ہی نہیں،۔۔۔مما کو کبھی طعنے دینے سے آپ نے روکا ہی نہیں"، بارش کے قطروں کے انگلی کے کنارے سے ٹریس کیا۔

www.novelsclubb.com

روکا تھا میں نے بازل کو۔۔ مگر تم۔۔۔ جانتی تو ہو تم اپنی ماں اور بھائی کو۔۔۔وہ کیسے "، " ہیں

مہر نساء ہلکی سی گردن موڑے اس سے شکوہ کر رہی تھیں۔

اور آپ انکے سامنے یہ سوچ کر خاموش ہو جاتیں تھیں کے وہ آپ کا سگا خون ہیں" ۔۔احمد نہیں"، گرم پانی کو سفید مگ میں ڈالا اور صوفے پر آکر واپس بیٹھی۔

بھوڑی فربہ ڈاکٹر نے اپنی نواسی کی بات کے ساتھ اکتفا کرتے گردن ہلائی۔"تمہاری ماں کے ساتھ بھی تو حبا نے غلط کیا تھا۔۔۔واحد دوست تھی اسکی اور وہ۔۔۔خاندان کے "منہ پر کالک مل کر چلی گئی

کیا مما کی اپنی بیٹی گھر سے نہیں بھاگی؟"، ٹی بیگ گرم پانی میں رکھا،" غلطی مما کی ہے۔" ۔حبا آنٹی ایک آزاد انسان ہیں وہ اپنے فیصلے کر سکتی ہیں۔۔اور جہاں تک بات ہے کالک ملنے کی"، ٹی بیگ کو نکالتے سائڈ پر رکھا اور چمچ اٹھائی"تو اس میں بھی آپکا اور آپکے بھائی کا قصور ہے"، آج وہ بول رہی تھی اور مہر نساء سن رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

آپ نے کبھی اپنے بھائی کو سکھایا ہی نہیں کے ہونے والی بیوی کی عزت کیسے کرتے ہیں"
اس بات نے ناصرف حِبا انٹی کی بلکہ زباب کی۔۔،یوشع کی۔۔اینڈ ایون انکی ماں کی بھی
زندگی ضائع کی"اس نے چائے مہر نساء کے سامنے کی۔

اپنے سے تیس سالہ بڑے آدمی سے شادی کرنا چاہتی تھی وہ اور اوپر سے وہ اسکا ٹیچر تھا"
"

میں انکے گھر سے بھاگنے اور محبت کو جسٹفائی نہیں کر رہی دانی۔۔۔میں آپ کے ان پر "
زبردستی کرنے کو غلط کہہ رہی ہوں۔۔ہر انسان اپنے کیئے پر پہلے جواب دے ہے۔۔اگر
آپ حبا آنٹی کی سن لیتی تو شاید وہ گھر سے نہ بھاگتی۔۔۔ہاں آپ شادی نہ کرواتی انکی مگر
جس طریقہ سے آپ نے مسئلہ کو ہینڈل کرنا

چاہا،“it wasn't the right way

۔ہونٹوں کے کنارے سوچ اور اداسی کی وجہ سے مڑیں تھے۔مہر نساء نے ہاتھ میں کپ
تھاما ہوا تھا

توکیا۔۔۔تم اتنی دور سے مجھے غلط قرار دینے آئی ہو؟"، معصومیت سے سوال کیا۔"

www.novelsclubb.com

تسک دانی آف کورس نہیں"، چائے کا گھونٹ اندر انڈیلتے اس نے صوفے سے ٹیک "لگائی۔ "میں آپ کے رشتے درست کرنے آئیں ہوں

اب بہت دیر ہو چکی ہے"، اداس بچتانے والے لہجے میں کہا۔ جھماکا سا ہوا تھا، جیسے بہت" سی خلا دماغ کے ایک کونے میں گئی اور ایک آواز کو کھود کے نکالا تا کہ وہ ارد گرد پھیلا سکے۔

لیکن اگر وہ غلطی کئیں لوگوں کی زندگیاں برباد کر دے تو؟"، سکرین کے پار سے بھی") وہ محسوس کر سکتی تھی کو ثر دعا مسکرا رہی ہیں۔

" it's never too late for anything"

کسی چیز کے لیے کبھی دیر نہیں ہوتی۔۔۔ جب تک انسان نہیں مرتا تب تک دیر نہیں" ہوتی"، مقناطیسی انداز میں کہا۔ مہر نساء نے حیرت سے کپ کے اوپر سے اسے دیکھا۔ وہ واپس حال میں آئی اور تھوڑا سا مسکرائی۔ زبان سے بے اختیار ایک اچھے انسان کے لیئے دعا ادا ہوئی۔

محرام نے چائے کا آخری گھونٹ بھرا اور کپ نیچے رکھ دیا۔

"it's never too late for anything"

اسکے لہجے میں یقین جھلک رہا تھا، پُر عزم۔۔چٹانوں کو سر کرنے والا لہجہ۔

گردن موڑ کر اب وہ کھڑکی پر سے پھسلتے قطروں کو دیکھنے لگی۔وہ جانتی تھی اسکے بعد اب اسکی اگلی منزل کیا ہے۔۔۔اور کون ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بارش اب نہیں ہو رہی تھی مگر۔۔اسکا اثر ابھی تک ماحول میں موجود تھا۔

اسلام آباد کی آبادی سے تھوڑی ہی دور ایک انڈر کنسٹرکڈ علاقہ تھا۔وہیں پر ایک سیاہ بھاری میٹل کا گیٹ کو پار کرو تو دوسری طرف اینٹوں کی بنی روش تھی جو دو منزلہ عمارت کے سامنے رکتی تھی۔عمارت کا ایکسٹیئیر بھورا اور سفید تھا اور عمارت کے ساتھ ہی ایک وسیع نرسری تھی۔ہرے کپڑے کے نیچے قطار میں لگے پودے بارش کے پانی کے باعث نم تھے۔

www.novelsclubb.com

عمارت کے بلکل اوپر ایک بورڈ لگا تھا جس پر بڑا سا عمارت کا نام لکھا تھا

آج trust

عمارت کے اندر آؤتو بھوری لکڑی کی ایک روش ہو گی جو ایک گول میدان میں کھلے گی۔

روش کے اطراف دروازے اور سیڑھیاں تھیں اور اس کھلے میدان کے بیچو بیچ ایک اونچا درخت جو چھت سے باہر کو جا رہا تھا۔

درخت کو پار کر کے ہم اپنے مطلوبہ کمرے میں آتے ہیں۔ بڑا سا لکڑی کا دروازہ جس کے باہر اس شیلٹر ہاؤس کے مالک کا نام لکھا تھا۔

کمرے کے اندر جھانکو تو ہیٹر آن تھا۔ایک لمبی کھڑکی تھی جس کے نیچے سیاہ صوفہ رکھا تھا۔ کمرے کا انٹرئیر و نیچر ہونے کے ساتھ ساتھ قدرت کے بھی قریب لگتا تھا۔۔۔وجہ تھی وہ پودے، پوری عمارت میں جگہ جگہ گملے رکھے تھے۔یہاں تک کے راہداریوں میں چلتے آؤتو سر پر لٹکے لیم کے گرد بھی پودوں کی ایک بیل بندھی ملے گی۔

اندر وہ کڑھی تھی، سینے پر بندھے بازو، کندھے پر پھیلا یا کوٹ اور سیفٹی پن جیسی آئیر نگز پونی کی وجہ سے نمایا۔

وہ نم کھڑکی کے سامنے کڑھی تھی جس پر بنی جھاگ کی تہہ دوسری طرف بنی نرسری کو دکھانے سے محروم تھی۔ مگر محرام ہمایوں کی سیاہ آنکھیں کہیں اور کھوئی ہوئیں تھیں۔

وہ کمرے کو نہیں دیکھ رہی تھی، وہ تو اس کھڑکی کو بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔اسکی نظریں صوفے کے ساتھ رکھے سائڈ ٹیبل پر ٹکی تھیں۔

جہاں ایک چھوٹی سی سائکل، ایک منار پاکستان اور ایک گلوب رکھا تھا۔تینوں چیزیں ہی گولڈ پلیٹڈ تھی، نکلی گولڈ پلیٹڈ۔ساتھ فریم میں قید ان کے بچپن کی ایک خوبصورت مگر آخری یاد بھی رکھی تھی۔محرام آٹھ سال کی تھی اور بازل اور احمد بارہ سال کے تھے جب وہ پہلی بار مہرنساء کے ساتھ لاہور گئے تھے۔

اس نے فریم اٹھائی۔آہستہ سے اس پر ہاتھ پھیرا۔ایک فریم اس نے بھی تو اپنے دفتر میں رکھی ہوئی تھی۔اسکے نکاح پر کھینچی گئی اسکی اور مہرنساء کی تصویر اسکی ڈسٹنکشنز والی دیوار کے عین درمیان میں آویزا تھی۔

کیسی ہو!"۔اسکے دماغ نے ابھی آواز کو نہیں پہچانا تھا وہ بس آواز سن کر مڑی تھی پہچانا" اس نے دیکھنے کے بعد تھا۔وہ اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔ڈھائی سال بعد۔نیلی ڈریس شرٹ کے ساتھ گہری سرمئی ڈریس پینٹ پہنے۔گلے میں گہرے جامنی رنگ کی آدھ کھلی ٹائے تھی اور شرٹ کے بازو کہنیوں سے اوپر کو موڑکے ہاتھ جیب میں اڑسے تھے۔

"کیسی ہو؟" اگر کچھ بدلا تھا تو اسکی آواز، بھاری بلکہ بہت بھاری۔

وہ لڑکا اب بڑا ہو چکا تھا۔ دراز قد، مہرون رنگ کی راف سی ٹی شرٹ، ساتھ بلیک ٹرؤازر پہنے ہاتھ میں ایک گملا اٹھایا ہوا تھا

اتنی ٹھنڈ میں بھی اس نے کوئی سویٹر کوٹ کچھ پہن نہیں رکھا تھا۔ محرام کی نظر اسکے بازو پر لگے نشان سے ہوتے اس کے چہرے پر ٹکی، ہاتھ میں ابھی بھی فریم تھا۔

بھورے بال ماتھے کے ایک طرف گرتے تھے، ہلکی بھوری آنکھیں جو اسکی سکن کی طرح دھوپ میں چمکتی تھیں اور بلکل محرام کی طرح۔۔ بائیں آئبرو کے درمیان ایک چھوٹا سا تل۔

بھورے بال سیاہ پی کیپ کے نیچے تھے، آئی برو چھپے ہوئے تھے۔ بھوری دھاڑی سلیقہ سے سیٹ تھی اور پیلی رنگت صاف ستھری تھی۔

www.novelsclubb.com

احمد جہانزیب اسکے بلکل سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔ ندامت سے۔۔۔ خوشی سے۔۔۔

"فرشتہ"، یہی پہلا خیال تھا جو محرام ہمایوں کے زہن میں احمد جہانزیب کو دیکھ کر آتا تھا۔

ہونہہ۔۔۔ٹھیک ہوں"، نظریں ہٹا کر فریم کو دیکھا۔"

" جگہ تھوڑی سنسان سی لگے گی دراصل سارے بچے ٹرپ کے لیئے گئے ہیں "

کتنا عرصہ ہو گیا تمہیں یہ چلاتے ہوئے؟"، فریم میز پر رکھی اور کندھوں پر کوٹ" درست کیا۔ وہ دانستا اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے کترا رہی تھی۔

نو ماہ ہو گئے ہیں۔۔۔فلحال تو سب اچھا ہی چل رہا ہے"، نروس ہوتے اس نے ہاتھوں کی" انگلیاں چٹکائیں، "یہی بیٹھو گی یا ٹور پر چلو گی؟"، محرام کا دماغ اس وقت کچھ مصروف تھا۔

احمد کو کچھ سیکینڈز خالی نظروں سے دیکھتے رہنے کے بعد اسے اندازہ ہوا اس نے کوئی سوال پوچھا ہے۔

دماغ نے کہا یہیں بیٹھتے ہیں دل کی آواز آئی ٹور اور۔۔۔دل جیت گیا۔ "ٹور"، اس نے آہستہ سے کہا۔ وہ خود بھی حیران تھی کے اس نے یہ کیوں کہا مگر دل ہی دل میں وہ اسکی کامیابی دیکھنا چاہتی تھی۔

اوکے پھر چلو"،احمد نے دروازہ کھول کر اسے پہلے جانے کا اشارہ کیا۔ محر کی نظر اسکی کیپ پر گئی،"اب تو کیپ اتار دو"،دل میں کہا بولی نہیں۔احمد جہانزیب ایک سیکنڈ کے لیئے رکا اور پھر۔۔۔

ایک منٹ"،سیاہ کیپ اتاری اور پیچھے میز پر رکھی۔بالوں کو ہاتھ مار کر ماتھے پر بکھیرا اور باہر چلنے کا اشارہ کیا۔ محرام حیران رہ گئی اس نے تو یہ اونچا کہا بھی نہیں تا پھر؟

اب وہ دونوں راہداری میں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔گلابی سویٹر والی عورت اور جامنی ٹائے والا مرد۔ایک طرف سے پلرز نے دونوں فلورز کو آپس میں جورے رکھا تھا۔ راہداری کی دیواریں سفید تھیں اور فرش مصنوعی لڑکی کا بنا تھا۔ چھت پر ہر تین قدم کے فاصلے سے لمپ لٹکائے گئے تھے۔۔۔ بھورے لمبے۔۔ سبز بیل کے ساتھ۔

یہ یہاں آگے شیلٹر رومز ہیں،اور فنس کے کمرے اوپر والے فلور پر بنے ہیں۔"،ہاتھ کا اشارہ کرکے وہ محرام کو آگے بنی تھوڑی سی سیڑھیوں پر لایا۔ایک شیشے اور لکڑی کا دروازہ کھولا اور باہر سے دکھایا۔

"یہ شیلٹر رومز ہیں، جو لوگ کچھ دنوں کے لیئے پناہ چاہتے ہوں، یا جو اپنے مستقل ٹھکانے کی تلاش میں ہوں انکے لیئے۔۔۔"اندر پلرز لگے تھے اور تقریباً کوئی پندرہ سفید بیڈز۔ جیسے سرکاری ہاسپٹلز میں ہوتے ہیں۔

"یہاں سے دانی کے ہاسپٹل میں جو لوگ ایڈمٹ ہوتے تھے اور انکا آگے پیچھے کوئی نہیں وہ بھی آتے ہیں"۔ محرام نے نظریں دوہرا کر کمرے کو دیکھا

"میں جب اینٹر ہوئی تھی تب وہاں بھی سیڑھیاں تھیں۔۔"

"ہاں وہ اوپر لے کر جاتی ہیں۔۔یہ بھی تمہیں اوپر ہی لے کر جائیں گی"، دراصل جہاں وہ کھڑے تھے وہ چلتی ہوئی سیڑھیوں کے ساتھ مخالف سمت پر بنا کمرہ تھا۔"یہاں تمہیں کافی ہِڈن دروازے اور راستے ملیں گیں۔" گرم جوش میزبان والی مسکراہٹ سجاتے کہا اور اسے اوپر چلنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"احمد سر!"۔۔اسی وقت ایک درمیانے قد کا لڑکا بھاگتا ہوا آیا۔اسکے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس پر دو چائے کے گرم بھاپ اڑاتے کپ تھے۔

احمد آگے آیا اور ایک کپ اٹھا کر محرام کی طرف بڑھایا، وہ حیرت سے منہ کھولے کھڑی تھی۔

مجھے پتہ ہے تم چائے کافی نہیں لیتی مگر۔۔۔ یہ میرے ہاتھ کی چائے ہے"، جھجکتے ہوئے" محرام نے کپ تھام لیا۔

جیسے ہی آپکے آنے کا پتہ چلا یہ سر۔۔ بنا کر اندر ہی چھوڑ آئے تھے،۔۔۔ دوسرا کپ " میں نے بنایا ہے جو سر کے پاس ہے"، وہ لڑکا شاید یہاں اپنے باس کے ساتھ پہلی مرتبہ کوئی لڑکی دیکھ رہا تھا۔ بتیسی اندر جا ہی نہیں رہی تھی۔

احمد نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور اوپر بڑھنے لگا۔

محرام نا چاہتے ہوئے بھی ہلکا سا مسکرائی، کچھ سوچتے ہوئے اس نے چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔ اندر تک سکون اتر گیا، وہ اب جا کر صرف گرین ٹی پینا شروع ہوئی تھی وہ بھی یوشع کے زبردستی کہنے پر لیکن اپنے دوست کے ہاتھ کی بنی چائے کا ذائقہ۔۔۔ آج بھی سب سے بہترین تھا۔

وہ دونوں اوپر آئے تو سیڑھیوں نے دو الگ راستے دکھائے، وہ درخت ابھی بھی نظر آرہا تھا ۔ایک طرف بورڈ پر "بوائز" لکھا تھا دوسری طرف "گرلز"۔

"یہ اس طرف لڑکوں کے کمریں ہیں۔" محرام اپنی چائے پیتے گئی جبکہ اس نے ہاتھ میں کپ ایسے ہی تھاما ہوا تھا۔اوپر کا منظر بھی نیچے جیسا تھا، وہی بھوری لکڑیاں اور سفید دیواریں بس فرق یہ تھا یہاں پر پلرز کے ساتھ گرل لگا تھا۔

"تمہیں اسے چلانے کے لیئے فنڈس ملتے ہیں؟"، وہ دونوں لڑکوں کے کمروں کے قریب جا رہے تھے جب محرام نے سوال کیا۔احمد نے ہاں میں سر ہلایا

"اس کو چلانے کے لیئے کچھ مجھے فنڈس ملتے ہیں، کچھ میری اپنی سیونگز میرا مطلب منیر انکل۔۔"

"آئی کنو"، محرام نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا پھر ایک بند دروازے کے پاس رک گئی۔ شیشے کی کھڑکی کے باعث وہ اندر بنے نفاست سے بنکر بیڈ کو دیکھ سکتی تھی۔

"وہ میس ہے"، دونوں راستوں کا ایک کونا ایک بڑے سے حال نما دروازے کے ساتھ ملتا تھا۔احمد اسی طرف اشارہ کرتے بولا۔"میس کے بلکل نیچے کچن ہے۔

ہونہہ۔۔نائس"، محر نے ایک اور گھونٹ بھرا اور چھت کو دیکھا۔"

بس یہی ہے۔۔۔۔میری اتنے عرصے کی محنت"، آہستہ سے کہتے وہ گرل پر کہنیاں"
ٹکائیں کھڑا ہو گیا۔اپنی چائے پیتے ہوئے درخت کو دیکھا۔

بہت پیارا انٹئیر ئیر ہے۔۔۔کیا سارے یتیم خانے ایسے ہی ہوتے ہیں۔؟"، احمد کے"
ساتھ وہ بھی گرل کے پاس آکر کرڑھی ہوئی یونکہ اسکی پیٹھ گرل کی طرف تھی۔

"، چائے کا بڑا سا گھونٹ لیا۔"نہیں سب نہیں

محرام ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آس پاس دیکھ رہی تھی۔

اور۔۔"، احمد نے پکارا"تمہارا اسٹوڈیو کیسا جا رہا ہے؟"، گہری نظریں جیسے محرام کی سوچ"
پڑھنا چاہ رہی ہوں۔

www.novelsclubb.com

اچھا جا رہا ہے۔۔ابھی تک تو۔۔ویسے"، بات کا رخ موڑا۔احمد نے کپ کو ہونٹوں کے"
قریب لے جاتے اسے دیکھا

" میں نے تم سے کہنا تھا کے۔۔۔ i want to give funds too "

میں تم سے فنڈز نہیں لے سکتا محرام"، کپ کی سطح پر انگلی پھیری اور ہلکا سا مسکرایا۔۔"
اسی انداز میں گردن جھکی، ہونٹ کا کونا اوپر ہوا۔۔"تم ابھی خود سٹرگل کر رہی ہو۔۔ میں کیوں تم پر بوجھ ڈالوں"، محر اس سے کہنا چاہتی تھی وہ اپنی خوشی سے دے رہی ہے لیکن ۔۔۔پتا نہیں کیوں اس نے خاموشی کو چنا۔ جب سب باتیں ہوئیں تھیں اسے سمجھ نہیں آیا وہ اب کیا کہے۔ ہاں دماغ میں ایک سوال ضرور تھا جو وہ کب سے پوچھنا چاہتی تھی۔

احمد!"، ساتھ کھڑا آدمی خاموشی سے چائے کا گھونٹ لیتا گیا۔"تم سے ایک سوال پوچھ لوں۔۔۔۔؟"،

بولو"، اجازت دی۔"دانی کے۔۔۔(انگلی میں پہنے سونے کے چھلے کو گھمایا)۔۔ان کے بال۔۔ تم نے ڈائے کیئے ہیں؟"، بے تکا سا سوال تھا مگر وہ جاننا چاہتی تھی۔ جامنی ٹائے والا مرد مسکرایا اور اسی طرح مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا۔ محر کو کندھوں پر سے بوجھ ہلکا ہوتا محسوس ہوا۔ ابھی ساری امیدیں ختم نہیں ہوئیں تھیں۔

مجھے یاد ہے انہیں اپنے سیاہ بالوں سے کس قدر محبت ہے میں نے ہی ڈائے کیے تھے۔۔ " کیوں اچھے نہیں ہوئے؟"، وہ پوری خوشی کے ساتھ مسکرائی "نہیں نہیں۔۔ بہت اچھے

ہیں"۔خاموشی ایک بار دوبارہ چاہ گئی۔۔لیکن اس میں وہ گھٹن نہیں تھی جو پہلے وہاں موجود تھی۔۔۔درخت پر گرڑے پانی کے قطرے محرام کو کہیں اور لے گئے۔

ولا کی انیکسی، گیلی مٹی کی خوشبو، خاموشی، ٹھنڈی ہوائیں۔ایک مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر اتری۔

تم خوش ہونا محرام؟"،احمد کی آواز پر وہ حال میں آئی۔ساتھ کھڑا مرد بھوری آنکھیں" چھوٹی کیئے اسے دیکھ رہا تھا۔

محرام کو اسکے سوال کی نوعیت سمجھ نہیں آئی،"ہاں۔تم؟"مگر اس نے کریدا نہیں،بس سوال دوبارہ لوٹا دیا۔"ہونہہ۔۔۔ٹھیک ہے سب"،وہ سیدھا ہوا اور پلر سے ٹیک لگائی۔

اس سب کا آئیڈیا کیسے آیا؟"،اسنے بھی اب پلر کے ساتھ ٹیک لگالی۔دونوں آمنے" سامنے کھڑے تھے،بھاپ اُڑاتی چائے کے کپ،چھت پر لٹکے لیمپ اور پانی سے نہایا ہوا درخت۔۔۔سکون تھا !

پتہ نہیں۔۔۔"،بہت دیر تک مسکرانے کے بعد جواب آیا"کچھ مجھے گلٹ تھا۔۔۔کچھ" ۔۔تمہاری بات سچ ثابت ہوئی شفیق جابر نے اس سب کے باوجود بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑا

۔۔اور۔۔۔کچھ میں نہیں چاہتا تھا۔۔۔اس معاشرے میں اب مزید کوئی اور احمد

جہانزیب پیدا ہوں "، بھوری آنکھوں سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا

احمد جہانزیب کے جواب نے اسے کچھ لمحات کے لیے لاجواب کر دیا۔

" تم خوش نہیں ہو نا؟"، وہ بھی اسکا دوست تھا۔۔کچھ تو وہ بھی سمجھ سکتی تھی

دانی جب تک تمہیں معاف نہیں کرے گی تم خوش نہیں رہو گے نا" "

،وہ مسکرا رہا تھا مگر اسکا لہجہ۔۔۔وہ اسکی مسکراہٹ کے "وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں

" گیں

ساتھ دغا کر رہا تھا۔۔وہاں مایوسی تھی

، محرا اسے دیکھ رہی تھی اور وہ مسکراتے "اور اگر میں کہوں۔۔وہ تمہیں معاف کر چکی ہیں

" تو۔۔

ہوئے درخت کو۔

www.novelsclubb.com

مجھے بھی یہی لگتا تھا وہ مجھے معاف کردے گی۔۔ مگر میں غلط تھا۔۔۔ مجھے لگتا تھا اگر اس" دنیا میں سب سے زیادہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو وہ بھی مجھ سے ہی سب سے زیادہ کرتی ہو نگی۔۔ مگر۔۔۔(سیاہ آنکھوں میں دیکھا) میں غلط تھا ان کا پسندیدہ بچہ ہمیشہ سے تم تھی۔۔

i envy you ،سکون، خاموشی، امید سب غائب ہو گئی۔۔ وہ دیکھ ہی" Mehraam Humayun

اسے کچھ ایسا رہا تھا۔۔ جیسے اگر اسے محرام کی قدر نہ ہوتی تو وہ اسی کا وہ سب سے بڑا دشمن ہوتا۔ محرام نے نظریں موڑ لیں۔

" ،ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا" میں یہاں سب ٹھیک کرنے آئیں ہوں۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔"اسکی وہ خوف زدہ کرنے والی نظریں وہ ویسی ہی تھیں، سیاہ" بالوں والی لڑکی نے آنکھوں کے کناروں سے اسے دیکھا۔

محبت کے معاملے میں احمد جہانزیب ہمیشہ سے ہی بدقسمت رہا ہے"، وقت جیسے رک گیا ہو۔۔۔دل کے دھڑکنے کی آواز جیسے تھم گئی ہو۔یہ کیا تھا؟ وہ کون تھا؟ پل پل بدلتا روپ ۔۔ کبھی نفرت۔۔ کبھی اداسی

" تم ہمارے ہی خاندان کا حصہ ہو۔۔ مما تمہاری فرسٹ کزن ہیں"، اس نے بات پر زور دیا.اس کی آواز میں ایک خاص گہرائی تھی..جو لوگ بات منوانے کے لیئے استعمال کرتے ہیں۔

" بھول گئی ہو کیا۔۔ ہم معاف نہیں کرتے۔۔ میری ماں نے دھوکہ دیا ہے سب کو۔۔ اسکی سزا مجھے کاٹنی ہے" وہ ہنس رہا تھا۔۔رو رہا تھا۔۔جو بھی تھا وہ تکلیف میں تھا۔

" کوئی کسی اور کی سزا نہیں کاٹتا احمد جہانزیب!"، لہجہ کی گہرائی ابھی بھی قائم تھی۔۔۔وہ ہار نہیں مانے گی۔۔وہ اسکی تکالیف نہیں ختم کرسکتی تھی۔۔وہ بس کم کرنا چاہتی تھی۔

کرونگی۔۔ جسٹ ٹرسٹ می!"""میں وعدہ نہیں کرونگی مگر۔۔۔ میں کوشش ضرور

احمد نے اسے نہیں دیکھا۔۔وہ بس دونوں ہاتھوں سے ریلنگ تھامے درخت کو دیکھنے لگا ۔۔۔ محرام جانتی تھی وہ سب ٹھیک کرلے گی۔۔ابھی دیر نہیں ہوئی تھی۔۔۔درخت پر

لگے پودوں پر سے ایک بارش کا قطرہ بہتا ہوا آیا، پتہ کی نوک پر ٹھہرا اور نیچے کھلے مرمریں اینٹوں والے میدان میں کھڑے پانی کے ننھے تالاب میں سے ایک کا حصہ بن گیا۔

it's never too late for anything

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اگلا دن

آج سورج نکلا تھا۔ بارش کا پانی یوں سڑکوں پر سے غائب ہوا جیسے بارش کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔ دھوپ نے اپنا اثر دکھادیا۔ یوں سب مٹ گیا۔۔ جیسے کوئی بدگمانی کبھی ہوئی ہی نہ ہو۔

اسکا اپنی طبیعت کو لے کر جو یقین تھا وہ سچ ہو گیا۔ ایک دن پہلے احمد سے ملنے کے بعد جب وہ فارغ ہوئی تو اسے بخار نے آن گھیرا۔ وہ یہ کام کل ہی کر لیتی مگر طبیعت نے اجازت نہ دی۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے اس نے دوائی کھائی اور پانی پیا۔ دانی اور احمد ایک ہی چھت کے نیچے رہتے تھے مگر اسے یقین تھا ان دونوں میں سے کسی نے بھی آپس میں بات نہیں کی ہو گی۔ مہر نساء اسکے بولنے کا انتظار کر کے سو گئی ہو نگی اور احمد انکے بولنے کا انتظار کرتے کرتے۔

www.novelsclubb.com

ہاسپٹل کے سامنے گاڑی روکتے وہ باہر نکلی۔ آج اس نے لمبا ہلکے نیلے رنگ کا سویٹر پہنا تھا جس کے نیچے سفید کرتا نظر آرہا تھا۔ کرتے کے نیچے کھلا سیاہ ٹراؤزر اور وہی سنیکرز تھے اور

گردن میں سیاہ سکارف لپیٹا ہوا تھا۔ سیاہ بال اونچی پانی میں بند کر کے آگے کندھے پر ڈالے تھے۔

دھوپ کے باعث اسکی آنکھیں چھوٹی ہوئیں تھیں۔ ایک گہرا سانس اندر لے کر خارج کیا اور ہاسپٹل کا دروازہ پار کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ اس سے جو کہنا چاہتی ہیں نادانی۔۔ آج پلیز کہہ دیجیے گا"، ہاسپٹل کے پیچھے موجود" لان میں وہ اور مہر نساء بیٹھے تھے۔

" مجھے اس سے بہت کچھ کہنا ہوتا ہے ہمیشہ۔۔ مگر زبان سے لفظ نکلتے ہی نہیں

ویل چیئر پر بیٹھے وجود نے آج بھی کندھوں کو شال سے ڈھکا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو اپنی زبان پر اختیار ہونا چاہیے دانی۔۔ آپ کی زبان کو آپ پر نہیں"، دھوپ ان" سے کافی فاصلے پر تھی۔ مہر نساء نے محرام کی بات پر نروٹھے لہجے میں آنکھیں گھمائی۔ مگر اسی وقت انکی نظر کہیں اور جا ٹھہری۔ چہرے کے تاثرات یک لخت تبدیل ہوئے۔ وہاں اب سکتہ، خوف۔۔۔ اور افسوس تھا۔ محرام نے بھی وہیں دیکھا۔

وہ سیاہ پورے بازوؤں والی ہینلی (Henley) کے ساتھ سیاہ ہی پینٹ پہنے آرہا تھا۔

آج بھی اس نے وہی سیاہ کیپ پہنی تھی اور آج بھی اس نے کوئی سویٹر، کوٹ نہیں پہن رکھا تھا۔ مناسب چال چل کر آتا احمد جہانزیب مہر نساء کے پاس رکا۔

اسلام علیکم"، سر انکے سامنے جھکایا۔ مہر نساء اسے چبھتی نگاہوں سے دیکھتیں رہیں۔ "

دانی!"، محرام نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں ہاتھ پھیرنے کا کہا لیکن وہ ٹس سے " مس نہ ہوئیں۔ احمد نے بغیر کچھ بولے سر خود ہی واپس سیدھا کر لیا۔ اسکے چہرے کے تاثرات نہیں بدلے۔ وہ جس مایوسی کے ساتھ آیا تھا اسی مایوسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

محرام کا دل کیا وہ اپنی دانی کو جھنجھوڑ کر دوبارہ پہلے جیسا کرے۔ وہ انہیں چبھتی نگاہوں کے ساتھ سر اٹھا کر

احمد کو دیکھ رہی تھیں۔ جبکہ پیچھے محرام کو تقریباً ایک مینٹل بریک ڈاؤن ہو رہا تھا۔ اپنے میں وہ گھاس پر لیٹے گول چکر کاٹ کر سر پیٹ رہی تھی مگر اپنے conscious unconscious

www.novelsclubb.com

میں وہ وہاں غصہ سے مٹھیاں بھینچے کڑھی تھی۔

!اتنی ضدی کیوں تھی اسکی خاندان کی عورتیں

کیسی ہیں؟"، قمر پر بندھے ہاتھ، جھکی نظریں۔ مہرنساء ابھی بھی اسے اسی طریقہ سے دیکھ"
رہی تھیں۔ سورج کی دھوپ آہستہ آہستہ ان کے قریب آنے لگی اور دفعتاً مہرنساء کے
آدھے رخ کو اپنے لپیٹ میں لے گئی۔

بیمار ہونے کا ارادہ ہے تمہارا؟"، مہرنساء کے خالص ماں والے لہجہ میں احمد نے تو بس ہلکا "
سا تفتیش سے

دیکھا جبکہ محرام کا منہ پورا کا پورا کھل گیا۔ صرف اسکا ہی نہیں unconscious
گھاس میں رولتے اسکے

www.novelsclubb.com

کا بھی۔

اتنی ٹھنڈ میں تم یہ ہیرو بن کر کے گھوم رہے ہو؟"، اونچی آواز میں اسے ذلیل کیا۔ احمد کا"
منہ بھی اب حیرت سے کھلتا گیا۔ جبکہ محرام کی ٹانگیں اچھلنے کے لیئے تیار تھیں۔

جیکٹ سویٹر کہاں ہیں تمہارا اہاں ؟۔۔میں ویل چیئر پر آئی ہوں دنیا سے نہیں گئی جو تم ان" عیاشیوں پر تل گئے ہو"، نجانے کتنے سالوں بعد مہر نساء نے اس سے کام کے سوا کوئی اور بات کی تھی،اپنا رعب جمایا تھا،اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا

دھوپ اب اپنا راستہ بناتی ان تینوں پر پڑ رہی تھی۔احمد اور محرام نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا پھر ویل چیئر پر بیٹھی عورت کو اور پھر ایک دوسرے کو۔

دانی ی ی ی !!!!!!!"، محرام نے جوش انکی ویل چیئر کو گھماتے ہوئے کہا۔ مسکرانے" کے باعث اسکے ڈمپلز نظر آرہے تھے۔

ہٹو پیچھے"، محرام کو پیچھے دھکیلتے انہوں نے اپنی ویل چیئر دوبارہ احمد کی طرف موڑی۔"

ادھر آو تم زرا!" بازو سے پکڑ کر اپنے برابر نیچے کیا اور زور سے کان کھینچا"۔کون سی" جوانی چڑھی ہے تمہیں۔۔جو تمہیں میرے ہاسپٹل میں بیمار ہو کر آنے کا شوق ہے ہاں !" ،زور سے کان کھینچتے وہ اسے دھمکی دے رہیں تھیں۔۔۔بس چلتا تو اسکو دو ہاتھ بھی لگا دیتیں۔

دانی! دانی! نہ کریں تکلیف ہو رہی ہے"، کان چھڑواتے کہا لیکن۔۔۔انہوں نے مزید" زور سے کھینچا

تو اس حلیہ میں گھومتے تکلیف نہیں ہوتی"، ہلکا سا دھکا دیتے اس کا کان چھوڑا۔"

لیکن برا منانے کے بجائے وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔لال ہوئے کان کو پکڑے وہ خوشی سے مسکرا رہا تھا۔اس وقت تو اگر مہر نساء اسکا سر بھی پھاڑ دیتیں تو وہ مسکراتے مر جاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بدگمانیاں دور ہو چکی تھیں۔۔

رشتوں کی نئی بنیادیں رکھیں گئی تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کل کا مایوس کن ماحول اب بدل گیا تھا۔۔۔

وہ تینوں ابھی بھی لان میں ہی موجود تھے فرق صرف اتنا تھا کے مہر نساء ان دونوں سے کافی دور اپنی فزیو تھراپی سٹ کے ساتھ مصروف تھی جو ہر دو منٹ بعد ان سے ڈانٹ کھاتی۔احمد اور محرام ایک بینچ پر بیٹھے دور سے انہیں دیکھ سکتے تھے مگر سن نہیں۔

محرام ٹانگ پر ٹانگ رکھے مسکرا رہی تھی، ساتھ بیگ رکھا تھا اور اسکی دوسری طرف بیٹھا ہینلی پہنے مرد گردن جھکائے مسکرا رہا تھا۔

اُن دونوں میں خاموشی تھی آس پاس ہاسپٹل کے کچھ اور مریض بھی لان میں کھلی سانس لینے آئے تھے۔

تمہیں کیا لگتا ہے احمد۔۔۔؟"اس نے سر اٹھا کر محر کو دیکھا" کیا دانی ٹھیک ہو جائیں " "گی؟

احمد نے تھکن زدہ سانس خارج کی اور ٹیک لگاتے ہوئے بازو سینے پر باندھے،"ڈاکٹرز کے بقول انکے پاس بس یہی دو سال ہیں۔یہ تھریپسٹ صرف اسی لیئے ہے تاکے انکا باقی جسم مفلوج ہونے سے بچ سکے کیونکہ۔۔ہو سکتا ہے انکا پورا بدن فالج زدہ ہو جائے اور اگر نہیں "ہوا تو انکے آرگن کمزور ہو چکے ہیں۔گردے تقریباً ختم ہونے کے قریب ہیں ا۔۔

"بس کرو بس!"، محرام نے کراہ کر آنکھیں بند کی۔احمد اداسی سے مسکرایا اور دوبارہ گردن جھکادی۔

"محر"،احمد نے اسے پکارا،وہ دونوں اپنی تھریپسٹ کو ڈپٹتے مہر نساء کو دیکھ رہے تھے

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔"احمد کی آواز پر محرنے گردن موڑ کر ساتھ دیکھا"کیا دانی نے مجھے دل سے معاف کیا ہے؟"، محرام کے چہرے پر سے ایک سایہ سا گزرا۔یہ انسان ہر وقت اتنا بدگمان کیوں رہتا تھا؟

"اتنے سالوں کی ناراضگی اتنی جلدی نہیں جاتی احمد۔۔وہ آہستہ آہستہ تمہارے ساتھ صحیح ہو جائیں گی بس تم نے ہار نہیں مانی"

"تمہیں کیا لگتا ہے کیا میں نے کوشش نہیں کی ہو گی؟"،شکایت کی۔محرام کی آنکھیں کوفت سے بند ہوئیں!ایک تو یہ ماں بیٹا!

"ہاں!کرتے ہو تم کوشش مگر جس طرح سے کرتے ہو نا مجھے بھی پتہ ہے۔دو سوال پوچھتے ہو گے وہ جواب نہیں دیتی ہو نگی تم خاموش ہو جاتے ہو گے۔۔۔"وہ جھگڑ نہیں

www.novelsclubb.com

رہی تھی، سچ بول رہی تھی۔" صحیح کہتی تھی جگن۔۔اتنی کمپلیکس فیملی کس کی ہوتی ہے ؟"،،وہ جتا نہیں رہی تھی، احمد کو آئینہ دکھا رہی تھی۔

دونوں میں ایک بار دوبارہ خاموشی چھا گئی۔وہ تھریپسٹ اب ایک دو اور لوگوں کی مدد کے ساتھ مہرنساء کو ویل چیئر سے اٹھا کر کھڑا کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ دونوں جس بینچ پر بیٹھے تھے اسکے عین اوپر ایک بوڑھا وسیع درخت تھا۔اسی کے سایہ ہونے کے باعث وہ دونوں دھوپ سے محفوظ تھے۔

محر۔۔"،آہستہ سے پکارا"ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟"،آنکھیں چھوٹی کیئے اس نے" سر اٹھایا اور اونچی پانی والی لڑکی کو دیکھا۔،"ہونہہ پوچھو"ٹانگ پر ٹانگ چڑھی تھی اور سینے پر بازو بندھے تھے۔احمد کے بجائے وہ مسکراتے ہوئے اپنی دانی کو دیکھ رہی تھی۔

تمہارے آگے کا کیا ارادہ ہے؟"،انگلیوں کے ساتھ کھیلتے اس نے کہا۔آواز میں کچھ " جھجک اور امید سی تھی۔

کیا مطلب؟"،وہ اچھے سے مطلب سمجھ چکی تھی بس انجان بننے کی اداکاری کر رہی تھی" ۔احمد نے اندر تک جھانکتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ایک ہاتھ ابھی بھی دوسرے کی

انگلیوں سے کھیل رہا تھا۔ سیاہ آنکھیں نا چاہتے ہوئے بھی اسکے ہاتھوں کو دیکھنے لگیں۔ جلد کھردری تھی۔۔ جیسے یہ ہاتھ بہت محنت کرتے ہوں۔۔ ہاتھوں کا سفر کرتے وہ سیاہ آنکھیں اسکے پی کیپ کے نیچے موجود چہرے پر رُکیں۔ خوف۔۔ یہ پہلا خیال تھا جو دماغ میں آیا تھا اور۔۔ کس بات کا خوف؟ یہی کے کہیں وہ محرام کا چہرہ نہ پڑھ لے۔ اسی وجہ سے اس نے چہرہ پھیر لیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی یہ مرد اسکے اندر چلتی جنگ کو سمجھے۔۔۔

رہنے دو"، اس کی آواز پست اور تھکی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو جھٹکا، جذبات کو" اندر دھکیلا۔۔ اور دور دیکھا جیسے اس بار اسے ڈر ہو کہ پاس بیٹھی لڑکی اسے مبہم انداز میں پڑھ نالے۔۔ حسب معمول کے برخلاف محرام کو اپنے دوست پر غصہ آیا۔ وہ اپنے جذبات کا اظہار کیوں نہیں کرتا تھا؟۔ وہ ہمیشہ اپنے آپ میں اتنا کیوں رہتا تھا؟۔ یہ بندہ کبھی سیدھی طرح بات کیوں نہیں کرتا تھا؟

www.novelsclubb.com

احمد آئی پرامس۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی اور نہ ہی یہاں سے اٹھ کر جاؤ گی "
۔۔ اگر تم پہلی بار مجھے بتادو کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے، اپنے الفاظ کو سمیٹ کر رکھنا پلیز چھوڑ دو"، اس کی آواز میں شکوہ تھا۔۔ وہ تھک چکی تھی، ہمیشہ اندھیرے میں

رہنے سے تھک چکی تھی۔احمد نے ہلکا سا اسکی شکوہ کرتی آنکھوں میں دیکھا لیکن کچھ کہا نہیں۔ تھک کر محرام نے خود ہی سچ بول دیا

" اب باری تھی بھوری آنکھوں کی حیران ہونے کی۔"میرا ابھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں

محرام کو کیسے معلوم ہوا وہ یہ پوچھنا چاہ رہا ہے؟

میں ابھی اپنے سٹوڈیو اور خود کو وقت دینا چاہتی ہوں"اسکا لہجے تھکا تھکا تھا۔احمد نے سمجھ لیا یہ تھکن اسی کی وجہ سے ہے اور اسکی ذو معنی باتوں کی وجہ سے۔

اور مستقبل میں ؟"امید سے پوچھا۔ہمت آج بھی نہیں تھی اس موضوع پر بات کرنے "کی۔آنکھیں چرائی ہوئیں تھی۔

سوچو گی"،اپنی بات کہہ کر وہ دوبارہ مہر نساء کو دیکھنے لگی۔۔ لیکن احمد وہاں نہیں دیکھ رہا" تھا۔۔۔وہ اسکا چہرہ کھوج رہا تھا۔بہت دیر تک بغور اسے دیکھتے اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔

اگر۔۔۔ کبھی"،ماتھا انگلی سے مسلا"تم۔۔۔ مستقبل میں شادی کرنا چاہو۔۔۔"، محرام جم" گئی"تو تم کس سے کرو گی؟"،وہ اپنی دھڑکن کی آواز صاف سن سکتی تھی۔کیا یہ الفاظ اس نے واقعی سنے تھے یا اسکے کان اسکے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہے تھے؟ کھلی آنکھوں میں

حیرت تھی۔احمد کے چہرہ پر صاف لکھا تھا"پلیز جواب دینا"،اسکی زبان کو کچھ وقت لگا الفاظ چننے میں۔منہ کھولا مگر دماغ خالی تھا

کس سے۔۔کرنی چاہیے ؟"،اسکی آواز بھی کسی کھائی سے آرہی تھی مگر آئبرو پھر بھی" اچکاتے سوال کیا"تمہاری نظر میں کوئی ہے ؟"احمد نے ایک ہلکی سی نگاہ اس پر ڈالی اور ڈرتے ہوئے چہرہ پھیر لیا۔

دونوں میں دوبارہ خاموشی چھاگئی۔وقفہ طویل ہوگیا۔۔آس پاس کی آوازیں دونوں کے درمیان چھائے تناؤ کو کم نا کر سکیں۔

میں نے انیکسی میں۔۔"،کہنے کے لیئے بہت کچھ تھا۔۔بس الفاظ نہیں"اس دن" تمہیں جو بھی کہا تھا وہ سب غصہ میں آکر تھا۔۔میں تھک چکا تھا کٹہرے میں کھڑے ہو ہو "کر۔تم مجھ پر ٹرسٹ نہیں کرتی تھی،تم مجھے غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ تم نے میرا ٹرسٹ توڑا تھا"، محرام نے آرام سے اسکی بات کاٹی۔ڈھائی سالوں" میں یہ زخم کسی حد تک مندمل ہوچکا تھا،غائب نہیں۔"تم نے مجھے کبھی بتایا۔۔تم کیا

محسوس کرتے ہو؟"،اتنے عرصے سے انتظار کیا تھااس نے یہ الفاظ احمد سے کہنے کے لیئے

۔

میں ڈرتا تھا۔۔۔کے کہیں تم بڑا نا منا جاؤ"، "میرا برا منانے کی خاطر تم یہ بات چھپاتے رہے"، محرام نے صدمے سے کہا۔احمد نے ایک ڈرتی نظر اس پر ڈالی اور رخ تھوڑا سا تبدیل کیا

پھر مجھے اس دن انکار کیوں کیا؟"،وہ دوبارہ سے اسے عدالت میں کھڑا کر چکی تھی۔ مگر" اب وقت تھا کے وہ اپنی ساری غلط فہمیوں کا جواب طلب کرے۔

کب؟"۔۔"جب میں اپنی مہندی کی رات تمہارے پاس آئی تھی،اس وقت کیوں" "نہیں بتایا مجھے کیا محسوس کرتے ہو؟

تم اس وقت اپنی خاطر آئی تھی میرے پاس۔۔میں چاہتا ہوں تم اگر مجھے اپناؤ تو نہیں" احساسات کے ساتھ جو میرے تمہاری خاطر ہیں۔۔نا کے ایک آپشن سمجھ کر۔۔۔"، آنکھوں میں دیکھتے مضبوطی سے کہا۔۔"میں اپنے احساسات کی قدر کرتا ہوں، محر۔اس رات میں نے اپنی سیلف ریسپکٹ کو بچانے کے لیئے تمہیں انکار کیا تھا۔"وقت رک گیا،

اس کے علاوہ سب کچھ ایک منٹ کے لیے رک گیا۔"اور۔۔۔اگر میں تمہیں ہاں کر بھی دیتا تمہاری ممایہ کبھی ہونے نہ دیتی،الٹا میرا کردار مشکوک ہو جاتا۔۔۔میں دانی کی بنائی گی عزت اور مان کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا"۔احمد کے اعتراف نے اسے کچھ دیر کے لیئے حیرت میں ڈال دیا

میں دو دن بعد چلی جاؤ نگی"،اسی طرح احمد کو دیکھے کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح کہا"

۔

جانتا ہوں"،آہستہ سے اعتراف کرتے اس نے گردن جھکا دی لیکن محرام چہرہ نہیں" پھیر سکی۔۔اتنے سالوں تک وہ اس آدمی کی آنکھیں کیوں نہیں پڑھ پائی؟آس پاس سب نے سمجھ لیا،بس وہی اندھیرے میں رہی۔۔۔یا پھر اندھی رہی۔

میں آج بھی۔۔تمہارے بارے میں یہی سوچتا ہوں۔۔۔ایسے ہی احساسات رکھتا ہوں" ۔۔"،وہ مسکرا رہا تھا۔پیلی رنگت اتنے عرصے بعد محرام کو لگا چمک رہی ہے۔"اگر مستقبل میں تم کبھی شادی کے لیئے تیار ہو۔۔تو میں تمہارا انتظار کرونگا محرام"،انکے

قریب سے ایک بھورا باب اپنی جوان معذور بیٹھی کی ویل چیئر دھکیلتا گزرا مگر وہ ٹرانس سے باہر نہ نکل سکی۔

مت کرنا انتظار۔۔۔"، چہرہ آہستہ سے پھیرا، آنکھیں بند کیں "میں نہیں چاہتی کوئی" میری راہ دیکھے "یہ وقت اسکا تھا۔۔ یہ سٹر گل اسکی تھی۔۔ وہ راستہ نہیں بھٹکے گی

بہت برسوں سے یہ کرر ہاہوں"، وہاں اداس مسکراہٹیں تھیں۔۔ تھکے ہوئے کندھے" تھے۔

آگے مت کرنا۔۔ کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر شادی کر لینا۔۔ تیئیں کے ہونے والے " " ہو۔۔ دانی کی خاطر گھر بسا لینا

دانی بھی یہی چاہیں گی"، محرام نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔ وہ مسکرا رہا تھا اور اسی طرح اس نے "یقین دہانی

www.novelsclubb.com

کے لیئے دونوں آنکھوں کو بند کیا اور پھر کھولا۔۔ یوں کہنا چاہ رہا ہو کے "میں تمہارا انتظار کرونگا"۔

محرام کی آنکھیں اب بے تاثر تھیں۔۔۔احمد کو دیکنے کے بعد دانی کو دیکھا۔انکی تھریپسٹ اب جانے کی تیاری کر رہی تھی۔وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور اپنا پرس کندھے پر ڈالا۔۔وہ مزید یہاں بیٹھی رہی تو شاید وقت میں جم جایئے گی۔۔اس کی یہ خواہش نہیں تھی۔اسے زمانے کے ساتھ آگے بڑھنا تھا۔

رخ مورتے وہ عین احمد کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔ہاتھوں کو ملتے وہ جگہ سے کھڑا ہوا۔محر نے سینے پر بازو باندھے۔اس نے جیب میں ہاتھ ڈالے تھے۔ایک گہری سانس لی اور آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔اسے پتہ تھا اس نے کیا کہنا ہے۔۔۔وہ تیار تھی۔

میں وعدہ نہیں کر رہی کیونکہ وعدے بھاری ہوتے ہیں لیکن۔۔۔"،کچھ دیر کے لیئے" رکی۔۔۔"اگر کبھی میں مستقبل میں مڑ کر پیچھے دیکھو۔۔۔تو میں تمہارے پاس ضرور آؤنگی"،ایک قدم پیچھے ہوئی"مگر ایک بار پھر۔۔میرا انتظار مت کرنا۔۔۔میں شاید کل ہی آجاؤ،ایک ماہ بعد آؤ،کئی سال بعد آؤ۔۔یا پھر۔۔شاید کبھی نا آؤ۔۔مگر میرا انتظار مت کرنا"، محرام اتنا تو جانتی تھی وہ اسکے پیچھے نہیں آئے گا۔۔۔اتنا اعتبار تھا اسے۔

ٹھیک ہے !۔۔۔"، وہ مسکرایا، گردن جھکائی اور پھر چہرہ اٹھایا۔۔"میں چاہوں گا، تم " مجھے خود ڈھونڈو اسی لیئے تب تک (ہاتھ آگے بڑھایا)" محرام نے اسکے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسے۔وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔اداسی سے نہیں۔۔۔امید سے، یقین سے۔۔۔ عقیدت سے۔۔

"till next time. Mehraam Humayun"، محرام مسکرائی اور سر کو خم دیا

"till next time . (اسکا ہاتھ تھاما) Ahmed Jahanzaib"

قسمت انہیں دیکھ رہی تھی اور۔۔ قسمت جانتی تھی کے ان دو لوگوں کے راستے۔۔۔ مستقبل میں ضرور ملیں گیں کیونکہ۔۔۔احمد جہانزیب کی کہانی محرام ہمایوں کے بغیر نا مکمل تھی۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے ہاتھ ملا کر ایک عہد کیا۔۔وہ آگے بڑھ گئی، وہ پیچھے مڑ گیا۔ محرام کا رخ لان سے باہر تھا، احمد کا رخ مہر نساء کی طرف۔وہ انکے پاس جھکا ان سے حال احوال پوچھ رہا تھا اور وہ اپنے نروٹھے انداز میں یقیناً تھریپسٹ کی برائی کر رہی تھی، احمد ہنس دیا۔ محرام مسکرا رہی

تھی۔۔۔لان کے اختتام پر پہنچ کر وہ رکی۔اس نے سنا تھا کے پیچھے مڑ کر دیکھنے والا ریت کا مجسمہ بن جاتا ہے لیکن وہ پیچھے مڑنا چاہتی تھی۔۔وہ دیکھنا چاہتی تھی وہ پیچھے کیا چھوڑے جا رہی ہے۔۔۔،اور کچھ سوال بھی خود سے پوچھنا چاہتی تھی۔

سینے پر بازو باندھے وہ نیم رخ پر مڑی۔احمد دانی کے ساتھ مل کر اسی تھریپسٹ کی برائی کر رہا تھا۔تصویر مکمل تھی۔۔۔

کیا وہ اس انسان سے نفرت کرتی ہے؟"۔دماغ نے سوال کیا۔دل نے اکِ دم جواب دیا"

نہیں!"۔دماغ نے ایک اور سوال کیا"

www.novelsclubb.com

کیا وہ اس انسان سے محبت کرتی ہے؟"۔۔دل تھوڑی دیر کے لیئے خاموش ہوا۔وہ آدمی" یقیناً اب اس تھریپسٹ کا دفاع کر رہا تھا

نہیں!"۔۔۔جواب میں تھوڑی تکلیف تھی لیکن دماغ نے دوبارہ سوال کیا"

کیا وہ اس انسان کو معاف کر سکتی تھی؟"۔اس جواب پر اسے سوچنا نہ پڑا۔اگلے سیکنڈ" جواب آیا

" ہاں!"،دل نے کہا۔۔۔"ہمیشہ۔۔۔ہر بار"

کیا وہ اسکی زندگی کا اہم ترین شخص تھا؟"۔۔۔وہ جو نیم رخ پر مڑی تھی اب مکمل مڑ گئی۔" دماغ سوال کرتا رہا دل جواب دیتا گیا

ہاں اسکا ہونا اہم تھا مگر"،دماغ نے دل کو دیکھا۔۔۔"محرام ہمایوں کے سکون سے زیادہ" اہم اسکے لیئے کچھ نا تھا"۔وہ جواب پر حیران نہیں ہوئی،کیونکہ یہی حقیقت تھی

کیا وہ اس سے دوستی کر سکتی تھی؟"۔۔اگلا سوال"

اسے وقت درکار تھا"۔۔۔اسکا جواب"

www.novelsclubb.com

کیا وہ کبھی اس سے محبت کر پائے گی؟"،اس سوال پر وہ رک گئی۔۔۔دل خاموش تھا،" محرام ہمایوں اس سوال کا جواب تمہیں خود دینا تھا۔احمد اسکی نظروں سے انجان اب دانی کی ویل چیئر دھکیلتا منظر سے غائب ہونے لگا

اسے وقت درکار تھا"۔۔۔اونچی سرگوشی کی۔۔۔"اسے وقت درکار تھا"۔۔لب" ہلاتے وہ مڑ گئی

سیاہ سکارف ہوا کے باعث اڑنے لگا مگر وہ سینے پر بازو باندھے آگے چلتی گئی۔۔۔وہ ہاسپٹل یونہی مصروف رہا۔۔اسکی مصروفیت میں رتی برابر فرق نا آیا

اسے وقت درکار تھا۔۔۔لیکن۔۔۔وہ پُرامید تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شدہ

www.novelsclubb.com